مقبول عالم

گلزار شریعت

بقلم خود برکت علی ولد امام دین سکنہ ۱۹۱۰

سستی کتابیں اور قرآن مجید

مقبول عام

گلزارِ شریعت

پتہ

ارزانی کا کتب خانہ مقبول عام لاہور

(جملہ حقوق محفوظ ہیں)

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ

کتاب مستطاب تالیف لطیف جناب مولانا مولوی ابو الفیض عبد الرحمٰن صاحب سنی حنفی قادری ہزاروی متوطن ریاست اول انب۔

مسائل نمازوں کا مجموعہ یعنی تنزیل اللسان مشتمل بر بیان ...

گلدستۂ شریعت
حصہ دوم
جلد اول

مولانا عبد الرحمٰن صاحب ہزاروی نے صابر الیکٹرک پریس ریلوے روڈ لاہور میں چھپوا کر امام پورہ ضلع شیخوپورہ سے شائع کیا۔

ملنے کا پتہ

مولانا مولوی عبد الرحمٰن ہزاروی خطیب جامع امام پورہ ضلع شیخوپورہ پنجاب

(بتاریخ ۱۷ جمادی الاول ۱۳۵۳ھ ہجری بتمام گشت)

نوٹ:۔ بوجہ زیادہ ہو جانے حجم کتاب کے حصہ دوم کو دو جلدوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ قیمت اصلی جلد اول ... صرف۔

توحید باری تعالےٰ عزاسمہٗ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہزارہا ہزار حمد و ستایش اُس خالق بیچوں کو جس نے کلمہ کن سے زمین کو فرش اور آسمان کو سقف مرفوع قائم فرما کر زمین کو اشجار و نباتات و معدنیات سے اور آسمان کو فانوسہائے چاند سورج و شمعہائے ستارگان سے مزین فرمایا۔ اور ہژدہ ہزار مخلوقات کو پیدا کر کے ازانجملہ انسان کو بجوہر ادراک و لؤلؤ نطق اشرف و افضل ٹھہرا کر اپنے کمال فضل و کرم و لطف سے اس کو خلق الانسان علمہ البیان کا تمغہ عنایت فرمایا۔ اور حصول درجہ تقرب بارگاہ ایزدی کے لئے واسجد واقترب کا مشاعرہ دکھایا۔

نعت سرور کائنات علیہ افضل الصلوات

ہزارہا درود نامحدود اس کے اس رسول پرنور شافع یوم النشور پر جس کے شان شاہیان میں لولاک لما خلقت الافلاک فرما کر باعث ایجاد عالمیان و تتمہ دور زمان و خاتم نبیان و رحمت جہانیاں علی وجہ نتائج ظہور میں لایا

فصلے اللہ علی نور کزو شد نورہا پیدا — زمین از حب و ساکن فلک در عشق او شیدا

محمد حامد و محمود وی را خالقش بستود — از شد بود ہر موجود از وشد دیدہا بینا

از و در ہر تن ذوقی و زو در ہر دلی شوقی — و زو بر ہر زبان ذکری و زو در ہر سر سودا

دو چشم نرگسینش راکہ مازاغ البصر خوانند — دو زلف عنبرینش راکہ واللیل اذا یغشیٰ

ذکر محامد و محاسن جناب مہجر نواب خان زمان خان صاحب

والی ریاست تناول انب ادام اللہ اقبالہٗ

الحمد للہ کہ اس احقر زمان عبدالرحمٰن نے تمام کتب احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم و ہمہ کتب فقہ حنفیہ متداولہ بین الناس سے مسائل ضروریہ نماز

ومسائل نقد اور کعات نماز و اوقات نماز کوشش تمام وسعی بلیغ سے انتخاب کر کے بزبان اردو کتاب تالیف کی جس کا نام نامی گلزار شریعت رکھا اور ہدیہ اہل اسلام کیا۔ کمال فضل و بلاغت بندہ و مستندیت و مقبولیت کتاب ہر خاص و عام ازین جہت تصور کی جائے۔ بیت

چو بوالفیض تصنیف کردہ کتاب | در ایام خان زمان خان نواب
سر سر نوابان مخبر مہاں | بایام حسنش بنازے جہاں
ندیدم چنیں مال و ملک امیر | کہ کردست بخشش بہ پیر و صغیر
طلب می کند خیر ہر دو سرے | خدایا امیدش بکن ہم بجا۔

جناب نواب نوابان تاج مہان سکندر شوکت دارانشان قائم مقام سلیمان مخلص عالمان محب عارفان حامی سنت و ناصر اہلسنت وجماعت وقاطع بدعت و ماحی اہل بدعت۔ شفقت کنندۂ یتیمان مرحم مساکیناں و بخشش کنندہ ہمہ عالمیاں سخاوت میں نظیر نہیں رکھتا۔ مثلاً یہ کہا جائے کہ اگر حاتم طائی ہوتا تو اس کے پایۂ تخت کو بوسہ دیتا۔ جود و سخا و عدل و انصاف میں بے مثل زمان۔ سنی حنفی المذہب میجر نواب خان زمان خان ابن النواب محمد اکرم خان ادام اللہ اقبالہ و شرح صدرہٗ و ضاعف قدرہٗ جس کے حق میں اس احقر زمان کی زبان پر لانا واجب ہے۔

بیت

سزد گر بدورش بنازم چناں
کہ سید بدوران نوشیروان
جنان عدل گسترد اندر جہان۔
بارام خسپند.. اہل.. زمان..
ز اقبال فرخندہ تست لے نواب
کہ بوالفیض تصنیف کرد این کتاب
کہ تا گنبد نیلگو نرا بقا است
ترا نام روشن در این در بہا است

اگر جملہ اوصاف تو اے نواب
نولیسم نگنجاندش این کتاب
دعا می کنم بر تو از خدا۔
نگہدار تو باد دائم خدا۔
تنا دل ز اقبالت آباد باد۔
رعیت ز الطافت ہم شاد باد۔
ترا کافی ست اینکہ پروردگار
کند مر ترا خیر کن بے شمار

سبب تالیف کتاب

امابعد حقیر سراپا تقصیر فقیر الی اللہ القدیر خاکپائے فقراء والعلماء ابو الفیض محمد عبد الرحمان القرشی نسباً السنی مسلکاً الحنفی مذہباً القادری الاشرفی مشرباً الہزاردی وطناً اصلیاً الہندی قاطناً الاہوری سفراً النکودری الامام نوری حضراً۔ ہُداہُ اللہ سواء الطریق واذاقہ اللہ حلاوۃ التحقیق واشربہ اللہ خمر الرحیق۔ برادران دینی و حنفیان یقینی کی خدمت میں عرض پرداز ہے۔ کہ گو آج وہ وقت ہے۔ کہ جس میں سلسلۂ تصنیف و تالیف اور اشاعت و تبلیغ اپنی نوعیت میں اُس حدِ کمال کو پہنچ گیا۔ کہ جس کے بعد بمصداق ہر کمالِ را زوال الاکمال لایزال کے اور کوئی درجہ نہیں۔ اول کوئی ایسا مسئلہ کتمِ عدم میں باقی نہ رہا۔ جو کہ زبانِ درفشان سے صادر ہوا۔ اور کتابی شکل اختیار کر کے منصۂ شہود پر جلوہ گر نہ ہوا ہو۔ دوم۔ اگر وہ کتاب حلیہ عربی میں محلّیٰ تھی۔ تو وہ بخیال سہولت فارسی لباس میں ملبوس کر دی گئی اور پھر فارسی کو بھی پہلوی نہ رہنے دیا۔ بلکہ خلعت اردو سے محلل کی گئی۔ پھر اس پر بھی اکتفا نہ ہوئی۔ بلکہ بمصداق الناس اشبھھم بزمانہم بابائھم

مطول کو مختصر اور مختصر کو موجز خلاصہ کر کے دنیا کے پیش نظر کر دیا گیا ہے تاکہ خلق اللہ اس نعمت عظمیٰ سے محروم و بے بہرہ نہ رہ جائے۔ فی الجملہ علم کی کوئی قلت باقی نہیں رہی۔ ہاں اگر کمی ہے تو صرف عمل کی ہے۔ اور یہ شکایت بفحوائے قولہ تعالیٰ اِعْمَلُوْا اٰلَ دَاوٗدَ شُکْرًا وَقَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ ہمیشہ سے رہی اور ہے۔ اور رہیگی۔ حَتّٰی لَا تَقُوْمَ السَّاعَۃُ اِلَّا عَلٰی اَشْرَارِ النَّاسِ۔ اور یہ مولیٰ تعالیٰ کی ہدایت ہے۔ وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔ اب ایک کم مایہ شخص کو تو کیا بلکہ بڑے بڑے اذہان صافیہ وعقول زاکیہ بھی قلم فرسائی کرنے سے بمصداق ؎

چو کارے بے فضولی من بر آید۔
مرا در وی سخن گفتن نشاید ٭
وگر بینم کہ نابینا و چاہ ست۔
وگر خاموش بنشینم گناہ ست

باز آگئے ہیں۔ جب ضرورت ہی نہیں تو پھر کیا؟ اگر کوئی شخص بازارِ نمائش میں اپنی مصنوعات کو نمایاں کرتا ہے۔ تو اس کی غرض وغایت صرف یہی نہیں ہوتی۔ کہ اس کو انعامی تمغہ ملے۔ بلکہ یہ بھی ضرور خیال ہوتا ہے کہ اس کی ساختہ پرداختہ چیز کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جائے ورنہ اگر انعام میں جوتے ہی کھانے مقصود ہوں تو چنداں محنت کی کیا ضرورت؟ کوئی شرمناک فعل کر کے کیوں یہ صلہ حاصل نہ کر لیتا؟ ہاں بفحوائے کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَیْھِمْ فَرِحُوْنَ۔ کس نہ گوید کہ دوغ من ترش است۔ ہر ایک فرد بشر اپنے ہی فعل کو پسند کرتا ہے۔ عام ازیں کہ کسی غرض دنیاوی سے یہ خیال ہو۔ یا یہ کہ اصل نہیں تو نقل ہی سہی یا یہ کہ بازارِ یوسفی میں اٹی سوت کی لے کر اس لئے حاضر ہوا ہو کہ خریداروں کے دفتر میں نام ہی درج ہو جائے تاکہ طعن بے رغبتی کے تازیانہ سے محفوظ و مامون رہ سکے۔ وَالَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ

اِلاَّ جُھدَ ھُوَ اگر اسّی ہزار دینار کی توفیق نہیں۔ تو نیم سیر کھجوریں ہی سہی۔ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفسًا اِلاَّ وُسعَھَا۔ ابتلا بمقدار طاقت ہوتی ہے مگر ایک ایسی آرزو جو کسی وقت لحال کے لحاظ سے باقی تھی جسکو آج دن تک کسی نے بھی پورا نہیں کیا۔ جسکو کامل و پورا کرنا درحقیقت اسی ہیچمدان کے حصہ مقدر تھا۔ اور بمصداق اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ اَمرًا ھَیَّأَ لَہٗ اَسبَابًا اکثر احباب مواقع ضرورت میں مستدعی ہوئے کہ کوئی ایسی کتاب تصنیف کی جائے۔ جو کہ علاوہ مسائل و فضائل ضروریہ نماز کے جامع جمیع الصلوٰت نوافل بھی ہو جس سے کہ ہر خاص و عام کو فائدہ پہنچے اور متعدد کتابوں کے مطالعہ سے بھی مستغنی کر دے اور اس سراپا تقصیر بے بضاعت کے لئے ذریعہ نجات اور وسیلہ فلاح بھی ہو اور کیا عجب ہے رحمت بے علت سبب انگیز سے کہ کوئی بندہ خدا اہل دل اس کتاب کو دیکھ کر خوش ہو جائے۔ اور مؤلف کے افلاس باطنی پر رحم کرے۔ اور توجہ فرمائے یا بعد موت مصنف کے لئے دعائے مغفرت کرے۔ ع وَلِلاَرضِ مِن کَأسِ الکِرَامِ نَصِیبٌ۔ مگر نوادرات و عجائبات زمانہ جن کو عام لوگ نوائب و مصائب سے تعبیر کیا کرتے ہیں۔ کچھ ایسے فریفتہ اور مجنون صفت ہو گئے۔ کہ والئی انیس جلیس بن گئے۔ بھلا تیر ہائے تقدیر بھی کبھی شست سے خطا ہوا کرتے ہیں؟ جن کے عدم فراق پر تقریبًا مایوسی ہو گئی تھی۔ مگر بمصداق ؎

اِذَا اشتَدَّت بِکَ البَلوٰی فَفَکِّر اَلَم نَشرَح
فَعُسرٌ بَینَ یُسرَینِ اِذَا فَکَّرتَہٗ فَافرَح

اس بات کی انتظار تھی کہ وہ یسر کب آئے۔ غفور الرحیم کی رحمت رحمت پر سبقت کر گئی۔ اور ایام فراق نے وصال سے تبادلہ کیا۔ اور ہموم و غموم فرخ و سرور سے بدل گئے۔ بفضلہ تعالیٰ مدہوش الم کو قدرے ہوش آگئی الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ مگر قریحہ میں جمود اور فطنت میں خمود ضرور نمودار ہو گیا اور

ہمتِ بلند پستی کے زیر بار ہو گئی۔ اور قلم اُٹھانا دشوار ہو گیا۔ اسی خیال میں عرصہ طویل گذر گیا۔ آخر کار فضل ایزدی شامل حال ہوا۔ اور ہاتف غیب نے یہ ندا دی کہ ؎ بہر کارے کہ ہمت بستہ گردد ٭ اگر خارے بود گلدستہ گردد

وہ نوادرات زمانہ جن کو اوپر مجازی معنی میں نوادرات و عجائبات سے تعبیر کیا گیا ہے حقیقی معنی میں نوادرات سے تبدیل ہو گئے۔ ؎

شکر الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست ٭ آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید

اور بقول حضرت بلبل شیراز رحمۃ اللہ علیہ ؎

غرض نقشے ست کز ما یاد ماند ٭ کہ ہستی را نمی بینم بقائے
مگر صاحبدلے روزے برحمت ٭ کند در حق این مسکین دعائے
نیاید کس اندر جہاں کو بماند ٭ مگر آنکہ زو نام نیکو بماند
ہر آن کو نماند پسش یادگار ٭ درختِ وجودش نیاورد بار
دگر رفت و ایشاں خیرش نماند ٭ نشاید پس از مرگش الحمد خواند

آنکھوں میں سمایا اور تمام تردوات کو پس پشت ڈالکر قلم اٹھایا۔ اور بطور یادگار جسقدر بھی فہم نارسا نے رسائی کی قلمبند کر کے گلزار شریعت سے نامزد کیا۔ دعا ہے کہ خداوند کریم اس کو قبول فرمائے اور ہر خاص و عام کو اس سے فائدہ مند کرے۔ اور خاکسار کے لئے ذریعہ ثواب آخرت کا ٹھیرائے۔ آمین ثم آمین۔

اعتذار

جملہ ناظرین کی خدمت میں ملتمس ہوں کہ اگر کہیں اس میں خطاء وسہو کوئی غلطی پائیں تو اُس کی اصلاح فرما کر خاکسار کو مطلع کریں تاکہ دوسرے اڈیشن میں اُس کی اصلاح کی جائے۔ ورنہ بمصداق ؎

قبا گر حریر است وگر پرنیال | بناچار حشوش بود درمیان
تو گر پرنیانی نیابی مکوش | کرم کار فرما و حشوم بپوش
نه نازم بسرمایۂ فضل خویش | بدریوزہ آوردہ ام دست پیش
شنیدم کہ در روز امید و بیم | بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم
تو نیز ار بدی بینی اندر سخن | بخلق جہاں آفرین کار کن
چو لفظے پسند آیدت از ہزار | بمردی کہ دست از تعنت بدار

اور بمقتضائے اِلْاِنْسَانُ مُرَکَّبٌ مِنَ الْخَطَاءِ وَالنِّسْیَان کے پردہ پوشی کریں۔ اور اس فقیر الی اللہ الغنی کو دعا خیر سے یاد فرماویں۔

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

مقدمۂ بیان عبادت میں

عبادت حاصل زندگی ہے اور سرمایۂ نجات ثمرۂ علم و فائدہ حیات ہے۔ اور ذریعہ جنت و کیمیائے سعادت طریق اولیاء و بضاعت اتقیاء مقصد سالکان و حرفت مردان نتیجۂ نظام عالم اور بمصداق وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ (میں نے جن و انس کو محض عبادت کے لیئے پیدا کیا ہے) غایت آفرینش جن و انس مقبول ابرار و مقربین محبوب انبیاء و مرسلین بزرگانِ دین شب و روز عبادت و طاعت و ریاضت میں مشغول رہتے ہیں۔ ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے زندگی تین چیز کے لئے عزیز ہے۔ سجدہ دراز سنتوں میں اور شدت تشنگی روزوں میں اور محبت اُن لوگوں سے جن کی باتیں پسندیدہ ہوں۔ شعر

یک زمانہ صحبت با اولیاء | بہتر از صد سالہ عبادت بے ریا
گفتۂ او گفتۂ اللہ بود | گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ سری سقطی کی عمر اٹھانوے ۹۸ برس کی ہوئی کسی نے بجز وقت مرگ لیٹے نہ دیکھا۔ محمد جریری ایک سال مکہ میں رہے نہ سوئے نہ بیٹھے سیدھی کی۔ نہ پاؤں پھیلائے۔ اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ ایک رات رکوع اور دوسری سجدہ میں تمام کرتے تھے۔ ربیع کہتے ہیں میں نے انہیں نماز حج میں پایا۔ جب فارغ ہوئے دل میں کہا وظیفہ پڑھ لیں تو باتیں کروں۔ ظہر تک اُسی حال پر بیٹھے رہے پھر ظہر پڑھی اور عصر تک۔ اور عصر سے مغرب اور مغرب سے عشار اور عشا سے صبح تک نماز و وظیفہ میں مشغول رہے۔ ایک ساعت آنکھ لگی۔ چونک اُٹھے اور کہا۔ الہی میں جسم بسیار خواب اور شکم بسیار خوار سے پناہ مانگتا ہوں۔ ابوبکر بن عیاش رضی اللہ عنہ چالیس برس نہ لیٹے۔ آنکھ میں پانی آگیا۔ تین سال اہل و عیال سے چھپایا۔ ہر روز تیس ہزار بار سورۂ اخلاص اور پانسو ۵۰۰ رکعت پڑھتے اور دن میں کئی ختم کرتے اور فرماتے جو تمام عمر آخرت کے لئے عبادت کرے تھوڑی ہے۔ کہ آخرت کی کوئی انتہا نہیں۔ سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ ایک رات میں رابعہ بصری کے پاس گیا۔ اور ہم دونوں رات بھر نماز میں مشغول رہے۔ صبح کو اُن سے کہا۔ شکر اس توفیق کا کیا ادا کیا جائے کہا شکر اس کا یہ ہے کہ دن کو روزہ رکھا جائے۔ بعض تابعین عصر کے وضو سے صبح کی نماز ادا کرتے۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس سال صبح کی نماز عشاء کے وضو سے پڑھی۔ ہر رات دو رکعت میں قرآن کریم ختم کرتے۔ رات دن کسی وقت نہ سوتے۔ صرف عصر و مغرب کے درمیان دیوار مسجد سے تکیہ لگا کر آرام لیتے۔ خود حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم دن کو روزہ رکھتے اور رات قیام میں بسر فرماتے۔ یہاں تک کہ پاؤں مبارک پر ورم آگیا۔ سلطان الاصفیا حضرت نظام الدین محبوب الہی فرماتے ہیں۔ شیوخ چشم مشائخ عظام کہلاتے ہیں۔ اور مشائخ میں سوا عظام کے کچھ باقی نہیں رہتا

اے عزیز ہر چند کار مقدر و مقسوم ہے۔ مگر جسے نوازا چاہتے ہیں۔ اُسے محنت و ریاضت میں مصروف اور جسے رد کرتے ہیں عیش و عشرت میں مشغوف رکھتے ہیں۔ ؎

نابردہ رنج گنج میسّر نمی شود مزد او گرفت جان برادر کہ کار کرد

شیطان نے ایک عابد کو بھکایا۔ تو رات دن اللہ اللہ کرتا ہے۔ کبھی اُس طرف سے بھی جواب آتا ہے۔ غیب سے ندا آئی تیرا اللہ کہنا ہی ہمارا جواب ہے اور تیرا سوزِ دل ہمارا ایلچی۔ اے عزیز اگرچہ ازل میں فرما دیا فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَ فَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ (ایک گروہ جنت میں ہوگا اور ایک دوزخ میں) اور سعادت و شقاوت (نیک بختی و بدبختی) پہلے پیدائش سے لکھدی۔ اَلسَّعِیْدُ مَنْ سَعِدَ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ وَالشَّقِیُّ مَنْ شَقِیَ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ (نیک بخت و بدبخت ہونے کا فیصلہ بطن مادر میں ہی ہو جاتا ہے) مگر علامت سعادت و شقاوت کی اسوقت ظاہر ہے۔ جسے ہلاک کیا چاہتے ہیں اس کے دل میں یہ بات ڈالتے ہیں۔ جو لکھا ہے۔ ہوگا۔ جہد و مشقت و عبادت و ریاضت سے کیا حاصل جس کی موت بحکم ازل آجاتی ہے۔ اُسی کے دل میں یہ خطرہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ اگر اسوقت مرنا مقدر ہے کبھی نہ بچونگا۔ پھر کھانے پینے سے کیا فائدہ۔ اور جس کی زندگی منظور ہوتی ہے۔ اُسے کھانے اور پینے اور تجارت و زراعت کی طرف راغب کرتے ہیں۔ اسی طرح اگر تجھے عبادت و ریاضت کی توفیق دیں۔ علامت تیری نجات و سعادت کی ہے۔ اور جو بطالت و غفلت میں مبتلا کریں۔ یقین جان کہ تیری تقدیر میں خرابی لکھی ہے۔ مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں۔ ایک بار جناب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے۔ اور دستِ اقدس میں ایک چھڑی تھی کہ اُس سے زمین کریدتے۔ یعنی ایک تفکر قلب انور پر طاری تھا۔ کہ سر مبارک اٹھایا۔ اور ارشاد فرمایا۔ کوئی جان ایسی نہیں۔ جس کا گھر پہلے سے نہ معلوم ہو چکا ہو

کہ جنت میں ہے یا دوزخ میں۔ صحابہ کرام نے عرض کی فَلِمَ نَعْمَلُ اَفَلَا نَتَّکِلُ۔ پھر ہم عمل کیوں کریں۔ کیا تکیہ نہ کر بیٹھیں یعنی جو مقدر میں ہے وہ ہوگا۔ ہمارے عمل سے کیا ہوتا ہے۔ ارشاد ہوا۔ اِعْمَلُوْا فَکُلٌّ مُّیَسَّرٌ لِّمَا خُلِقَ لَہٗ، عمل کئے جاؤ کہ ہر ایک کو وہی سامان مہیا کر دیا جاتا ہے جس کے لئے پیدا ہوا۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی۔ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی ہ فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْیُسْرٰی وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی وَکَذَّبَ بِالْحُسْنٰی فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْعُسْرٰی ہ۔ اے عزیز اِنَّ الدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ۔ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ جیسا عمل کریگا پھل پاویگا۔ ؎

گندم از گندم بروید جو ز جو ۔۔۔ از مکافاتِ عمل غافل مشو

لہو ولہب کھیل وکود میں عمر عزیز برباد کرنا اور عیش آخرت کی اُمید یا گناہ کرنا اور نجات کا متوقع اور اُمیدوار ہونا حماقت نہیں تو کیا ہے۔ رباعی

اے دل بہوس بر سر کارے نرسی ۔۔۔ تا غم نخوری بغمگسارے نرسی۔

تا سودہ نگردی چو حنا در تہ سنگ ۔۔۔ ہرگز بکف ہائے نگارے نرسی۔

جس نے بویا کچھ نہیں وہ کاٹے کیا۔ اگرچہ کوئی عمل بے عنایت ورحمت الٰہی کام نہیں آتا۔ مگر عنایت ورحمت اُسی پر ہوتی ہے۔ جو نیک عمل کرتا ہے۔ وہ مولیٰ کریم خود ارشاد فرماتا ہے۔ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ خدا کی رحمت نیکوں کے شامل حال ہے۔ جو آج دوزخ کی طرف چلتا ہو دوزخ سے قریب اور بہشت سے دور ہوتا جاتا ہے۔ کل اگر بہشت کی طرف چلنا چاہے گا: جانے نہ دینگے۔ اُس وقت اپنی نادانی کا مصداق فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْبِهِمْ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِیْرِ معترف ہوگا۔ اور قدر اس دار العمل کی سمجھیگا۔ ؎

بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت ۔۔۔ کہ با کہ باختہ عشق در شب دیجور

ف الدُّنْیَا سَاعَۃٌ فَاجْعَلُوْھَا طَاعَۃً ۱۲ منہ۔

(صبح کے وقت تیرے رات کے عمل کی حقیقت تیرے سامنے آجائے گی۔
اور تجھے معلوم ہو جائیگا۔ کہ میں نے رات کو کیا کام کیا ہے) مگر اسوقت جاننا
محض بیکار ہے۔ ہر چند عرض کرے گا۔ رَبِّ ارْجِعُنِیْ اَعْمَلُ صَالِحًا
(اے رب مجھے دوبارہ دنیا کی طرف پھیر تاکہ میں اچھا کام کروں) قَالُوْا
رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَیْنَا شِقْوَتُنَا وَکُنَّا قَوْمًا ضَالِّیْنَ قَالُوْا لَوْ کُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا کُنَّا فِیْ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ قَالَ اخْسَئُوْا
فِیْهَا وَلَا تُکَلِّمُوْنَ ط ملامت کے سوا جواب نہ پائیگا۔ ؎

نامۂ کان بحشر خواہی خواند از ہمیں جا سواد باید کرد۔

ایک روز قہّار مطلق کے حضور کھڑا ہونا اور ایک ایک نعمت کا حساب دینا
ہے۔ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ ط جب فرمائے گا۔ ہم نے
تجھے ہاتھ پاؤں زبان کان ناک آنکھیں اور طرح طرح کی نعمتیں عطا فرمائیں۔
تو نے انہیں کس کام میں رکھا۔ اس وقت کیا جواب دیگا۔ اِنَّ السَّمْعَ
وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰٓئِکَ کَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ط قطع نظر ان نعمتوں اور
عنایتوں کے صرف ربوبیت والوہیت مقتضی اس کی ہے۔ کہ اس کی بندگی و
عبادت کی جاوے۔ قال اللہ تعالیٰ اَنَا رَبُّکُمْ فَاعْبُدُوْنَ دیکھو یہ تفریع
اس مدعا میں صریح ہے۔ حضرت رسالت پناہ علیہ افضل التحیہ وافضل السلام
من الملک العلام۔ فرماتے ہیں۔ اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا۔ یہ
عبادت وریاضت تحصیل نجات ومغفرت کی غرض سے نہیں بلکہ باقتضائے
بندگی ہے۔ خواجہ فریدالدین رحمۃ اللہ علیہ نے ایک لونڈی خریدی اُسے بچھونا
بچھانے کا حکم دیا۔ اُس نے عرض کیا۔ یا شیخ تمہارا کوئی مولیٰ بھی ہے۔
بڑی شرم کی بات ہے کہ تم سوؤ اور وہ جاگتا رہے۔ بالجملہ غلام پر فرمانبرداری
وخدمت مولیٰ کی واجب ہے۔ اور جو نسبت کہ مولیٰ اور بندہ میں ہے۔
عبادت وبندگی کے لیئے کافی وافی ہے۔ مگر ناقص اُس نسبت پر نظر نہیں
کرتے۔ اور جب تک اپنے حظ ونصیب کو دخل نہ ہو کسی کام کی طرف

متوجہ نہیں ہوتے۔ ان کے لیئے چند فوائد اس عمدہ کام کے ذکر ہوتے ہیں
فائدہ اول:۔ جو عبادت کرتا ہے۔ ممدوحین خدا میں داخل ہوتا ہے کہ خداوند
کریم اپنے نیک بندوں کی مدح و تعریف کرتا ہے۔ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ
نَعِیْمٍ ۝ دوم۔ اللہ تعالیٰ اُس سے محبت رکھتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ
سوم۔ اُسے قبول عام عطا فرماتا ہے۔ کہ سوا بدبختانِ ازلی کے سب اُسے
دوست رکھتے ہیں۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جب
خدا بندہ کو دوست رکھتا ہے جبرئیل علیہ السلام سے فرماتا ہے۔ اے جبرئیل
میں اُس سے محبت رکھتا ہوں تو اُس سے محبت کر۔ جبرئیل آمین علیہ السلام
تمام زمین میں ندا کرتے ہیں۔ اے اہل زمین خدا کو فلاں شخص سے محبت
ہے تم اُسے دوست رکھو۔ فَیُوْضَعُ لَہُ الْقَبُوْلُ فِی الْاَرْضِ ط۔
چہارم۔ مولیٰ تعالیٰ اس کے سب کام درست کرتا ہے۔ اَلَیْسَ اللّٰہُ
بِکَافٍ عَبْدَہٗ۔ پنجم۔ اس کے رزق کا کفیل و ضامن ہوتا ہے۔ وَکَفٰی
بِاللّٰہِ وَکِیْلًا ط ششم۔ اس کی مدد کرتا ہے، اور دشمنوں اور حاسدوں
کے شر و حسد سے محفوظ رکھتا ہے۔ کَفَی اللّٰہُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ
وَکَفٰی بِاللّٰہِ نَصِیْرًا ط ہفتم۔ خدا کے نزدیک موقر و معظم و مکرم و عزت
والا ہو جاتا ہے۔ فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ۔ اِنَّ
اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ۔ ہشتم۔ اللہ تعالیٰ اُسے دنیا میں
وہ عزت بخشتا ہے کہ ملوک اور بادشاہ و سلاطین و جباران و متکبران زمین
اُس کی خدمت و فرمانبرداری کرتے ہیں۔ بعض مشائخ عظام فرماتے ہیں۔ کہ
جو خدا کا ہو جاتا ہے۔ تمام عالم میں اس کا حکم جاری ہوتا ہے۔ ؎

تو یک عملدگر خود بجا آوری ... سر نہ فلک زیر پا آوری۔

؎ کسب رضا رساند فلک زیر پا ببیں ... کس بے رضا بذروۂ علیا نمیرسد[1]

مولیٰ تعالیٰ کی رضا کے سوا انسان مرتبہ کمال کو نہیں پہنچ سکتا۔ صالح علیہ السلام

[1] مولیٰ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں تمام چیزیں فرمانبردار ہو جاتی ہیں۔

کی اونٹنی کو اپنی طرف نسبت کیا۔ نَاقَةُ اللّٰهِ وَ سُقْيٰهَا۔ سب جانور اہلی وجنگلی اُس سے ڈرتے۔ کعبۂ معظمہ کو اپنا گھر فرمایا۔ فَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِيْنَ وَالْعَاكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ۔ آدمی اُس کی زمین میں شکار نہیں کھیلتے۔ پرندا اس پر ہوکر نہیں اُڑتے۔ اصحاب فیل کو اُس کی بے ادبی نے ہلاک کیا۔ اور اُن کے ہاتھی محمود نے اُسے دیکھ کر سجدہ کیا ہر چند مارا لاکھا سے مطابق الم ہوا ؎

کرا دماغ کہ از کوئے یار برخیزد ۔ نشستہ ایم کہ از ما غبار برخیزد

نہم۔ اُسے ہمتِ بلند اور عالی عطا فرماتا ہے۔ کہ لوث طمع وحرص اُسکے نزدیک نہیں آتا۔ اور صبح وشام غیر خدا سے کچھ کام نہیں رہتا۔ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ۔ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ۔ **دہم**، دل اُس کا تونگر ہو جاتا ہے۔ کہ دولت ہفت اقلیم اس کی نظر میں حقیر و بے قدر ہو جاتی ہے۔ وَاِنَّمَا الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ۔ ع۔ تونگری بدل ست نہ بمال۔ تونگری دل ہی کی ہوتی ہے۔ **یازدہم**۔ اس کے دل میں ایک نور پیدا ہوتا ہے جس کی روشنی میں ملکوت آسمان وزمین اس پر منکشف ہوتے ہیں۔ وَكَذٰلِكَ نُرِيْ اِبْرَاهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ۔ **دوازدہم**۔ وحشت اس کے قریب نہیں آتی۔ اور خود مالک حقیقی اس کا مونس ہوتا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِيْنَ۔ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۔ (خدا کی یاد سے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے) **سیزدہم** اس کا دل اس قدر فراخ ومنشرح اور کشادہ فرماتے ہیں۔ کہ علوم ومعارف بے تکلف حاصل اور نظریات بدیہی ہو جاتے ہیں۔ اور انتہا اس کی یہ ہے۔ کہ تعلیم الہی بے واسطہ توجہ فرماتی اور مشق لوح وقلم بے کار رہ جاتی ہے۔ مرتبۂ اُمیّت کہ خاصۂ جناب سرور کائنات ہے اسی سے عبارت اور عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ۔ اور حدیث میں عُلِّمْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اسی طرف

اشارت ہے۔ **چہاردہم**۔ اُس کا رعب خلق کے دل میں پیدا ہوتا ہے۔ کہ زبردستانِ عالم اُس کے نام سے کانپتے ہیں۔ اور کج کلاہان جہان اس کے سامنے بات نہیں کر سکتے۔ اور نہایت اس کی یہ ہے۔ کہ شیطان اُس کے سایہ سے بھاگتا ہے۔ اور جس راہ وہ چلے۔ اُس راہ سے نہیں گذرتا۔ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَفِرُّ مِنْ ظِلِّ عُمَرَ۔ وَمَا لَقِیَكَ الشَّیْطَانُ سَالِكًا فَجًّا قَطُّ اِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَیْرَ فَجِّكَ۔ بے شک شیطان لعین فاروق اعظم کے سایہ سے بھاگتا ہے۔ اور تجھے راستہ میں شیطان کبھی نہیں ملا مگر اُس نے راہ دیگر اختیار کی۔ **پانزدہم**۔ خلق کو اُس سے محبت ہو جاتی ہے یہاں تک کہ آسمان و زمین اُس کی موت پر روتے ہیں جیسے کہ حدیث شریف میں آیا ہو حَتَّى الْحُوْتُ فِي الْمَاءِ۔ یہاں تک کہ مچھلی پانی میں۔ **شانزدہم** اُس کے ہر کام اور ہر چیز میں برکت ہوتی ہے۔ حتی کہ لوگ اُس کے کپڑوں اور مکان سے تبرک کرتے اور فائدہ اٹھاتے ہیں۔ جہان جاتا ہے رحمت الہی نازل ہوتی ہے۔ اور رضائے ربانی حاصل ہوتی ہے لِلّٰہِ قَوْمٌ اِذَا حَلُّوْا بِمَنْزِلَةٍ حَلَّ الرِّضٰى وَیَسِیْرُ الْجُوْدُ اِنْ سَارُوْا۔ واللہ تعالی کی ایک ایسی مخلوق ہے کہ جب وہ کسی منزل پر اُترتے ہیں۔ تو خداوند کریم کی رضا بھی وہاں اُترتی ہے۔ اور اگر سیر کریں تو جود بھی اُن کے ساتھ سیر کرتی ہے) **ہفتدہم**۔ بارگاہ الہی میں ایسا قبول و وجاہت پاتا ہے۔ کہ اُس کے پاس هُمُ الْقَوْمُ لَا یَشْقٰى بِهِمْ جَلِیْسُهُمْ (بیٹھنے والے بھی بدبخت اور رحمت الہی سے محروم نہیں رہتے۔ **ہژدہم**۔ اور بمصداق مَنْ كَانَ لِلّٰہِ كَانَ اللّٰہُ لَهٗ۔ و بمصداق ؎

یکے دیدم از عرصۂ رودبار کہ پیش آمدم بر پلنگے سوار
چنان ہول زان حال بر من نشست کہ ترسیدنم پائے رفتن ببست
تبسم کنان دست بر لب گرفت کہ سعدی مدار آنچہ دیدی شگفت

تو ہم گردن از حکم داور مپیچ	کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ
رہ این است رو از طریقت متاب	بنہ گام و کامے کہ خواہی بیاب

زمین اور پانی اور ہوا اور وحوش و طیور و سباع اس کے مسخر و تابعدار فرمانبردار ہو جاتے ہیں۔ کہ پانی پر چل سکتا ہے۔

بگفتہ دسجادہ بر روئے آب	خیال ست پنداشتم یا بخواب
زمد ہوشیم دیدہ آتش بخفت	نگہ بامداداں بمن کرد و گفت
عجب ماندی اے یار فرخندہ رای	ترا کشتی آورد ما را خدائے۔
چرا اہل صورت بدیں ننگرند	کہ ابدال در آب و آتش روند
نہ طفلے کز آتش ندارد خبر	نگہدارد ش مادر مہرور
پس آنانکہ در وجد مستغرق اند	چناں دان کہ منظور علین الحق اند
نگہدار داز تاب آتش خلیل	چو تابوت موسیٰ از غرقاب نیل
چو کودک بدست شناور درست	نترسد۔ گرہ جلہ پہنا ور است
تو بر روئے دریا قدم چون نی	چو مردان کہ بر خشک تردامنی

نوزدہم۔ دعا اُس کی قبول ہوتی اور سفارش منظور ہو جاتا ہے۔ خدا اپنے فضل و کرم سے کر دیتا ہے۔ اور بمصداق حدیث شریف رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ لَوْ اَقْسَمَ بِاللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ۔ جس بات پر قسم کھاتا ہے۔ وہی ہو جاتی ہے

بستم۔ عبادت سے بدن کمزور ہوتا ہے اور اُس کا ضعف و کمزور ہونا روح کو قوت بخشتا ہے۔ ؎

مردن تن در ریاضت بندگیست	رنج این تن روح را پائندگیست
تن ریاضت گرچہ لاغر میکند	صدر را چوں بدر را نور میکند

بست و یکم۔ اُس کے ذریعہ و وسیلہ سے خلق خدا رزق پاتی ہے۔ اور نصرت الہی نازل ہوتی ہے **بست و دوم**۔ رفتہ رفتہ یادِ خدا اُس کی خمیر ہو جاتی ہے۔ اور بمصداق رِجَالٌ لَّا تُلْہِیْہِمْ تِجَارَۃٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ۔

دل ہر وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہتا ہے کہ کوئی کام اُس سے مانع نہیں ہوتا۔
بست وسوم۔ دربارگاہ الٰہی میں اسے ایسا مرتبۂ جلیلہ عطا فرماتے ہیں
کہ بمصداق وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ لوگ
اس کی جاہ و برکت کو اپنی حاجتوں میں وسیلہ کرتے ہیں، اور اُس کے توسل و
شفاعت سے مرادیں پاتے ہیں۔ **بست وچہارم**۔ انجام کار جب
عبادت نہایت کو پہنچتی ہے۔ تو عابد و معبود میں ایک ایسی نسبت مجہول الکیفیت
حاصل ہوتی ہے۔ کہ زبان جس کے بیان سے قاصر اور دستِ عقل دامنِ ادراک
سے کوتاہ۔ جناب باری حلول سے پاک ہے۔ اور واجب و ممکن کا اتحاد محال۔

مگرے گفتۂ او گفتۂ اللہ بود — گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

جو بات کہتا ہے خدا کا کلام ہے۔ اور جو فعل کرتا ہے اللہ کا کام ہے۔

ے شرح ایں معنی بروں از آگہی ست — پا نہادن اندریں رہ بیرہی است

جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پروردگار اکرم سے ناقل ہیں۔
مَا يَزَالُ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى اُحْبَبْتُهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ
كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهٖ وَيَدَهُ
الَّذِيْ يَبْطِشُ بِهٖ وَرِجْلَهُ الَّذِيْ يَمْشِيْ بِهٖ وَفُؤَادَهُ الَّذِيْ يَعْقِلُ
بِهٖ وَلِسَانَهُ الَّذِيْ يَتَكَلَّمُ بِهٖ ہمیشہ بندہ میری نزدیکی چاہتا رہتا ہے
نوافل سے۔ یہاں تک کہ میں اُسے دوست رکھتا ہوں۔ تو ہو جاتا ہوں اُسکا
وہ کان جس سے وہ سنتا ہے۔ اور اس کی وہ آنکھ جس سے وہ دیکھتا ہے۔
اور اس کا وہ ہاتھ جس سے وہ پکڑتا ہے۔ اور اُس کا پاؤں جس سے وہ چلتا
ہے۔ اور اس کا وہ دل جس سے وہ سمجھتا ہے۔ اور اس کی وہ زبان جس سی
وہ کلام کرتا ہے **بست وپنجم**۔ وقت مرگ ایمان ثابت اور بفحوائے۔
اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ مِنْ سُلْطَانٍ۔ مکر و وساوس و فریب
شیطان سے محفوظ رہتا ہے **بست وششم** بفحوائے يَا اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ

ارْجِعِی اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً (اے نفس مطمئن پھر چل اپنے رب کی طرف اس حال میں کہ تو اس سے راضی ہے۔ اور وہ تجھ سے) فرشتے اُسے خدا کی رضامندی کے ساتھ بشارت دیتے ہیں۔ اسوقت وہ جان بہزار شوق و رغبت دار آخرت کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ اور ثمرہ اس رغبت کا یہ ہوتا ہے کہ خدائے تعالیٰ بھی اس کے ملنے کو دوست رکھتا ہے۔ اور پسند فرماتا ہے مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ (جوکہ مولی کریم کی ملاقات کو پسند کرتا ہے۔ مولی تعالیٰ اس کی ملاقات کو پسند فرماتا ہے۔ **بست و هفتم** جب وہ جان اپنے مالک کے حضور پہنچتی ہے۔ محبوب حقیقی اپنے جوار رحمت میں جگہ دیتا ہے۔ اور ارشاد فرماتا ہے۔ فَادْخُلِی فِی عِبَادِی وَادْخُلِی جَنَّتِی۔ **بست و هشتم**۔ اُسے ملکوت آسمان میں جلوہ دیتے اور ملاء اعلیٰ پر عرض کرتے۔ ایک ایک خوشبو اُس رُوح پاک سے نکلتی ہے۔ کہ دماغ قدسیاں معطر کردیتی ہے۔ ملائکہ اُسی کی زیارت کرتے ہیں۔ اور اسی کے حق میں دعائے خیر دیتے ہیں۔ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكَ وَعَلٰی جَسَدٍ كُنْتِ تَعْمُرِیْنَهٗ۔

بست و نهم۔ قبر کے فتنے سے محفوظ رہتی ہے۔ اور سوال نکیرین کا جواب غیب سے اُسے تعلیم ہوتا ہے۔ یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ۔ **سیئم**۔ پروردگار عالم اسکی قبر کو روشن و فراخ کرتا ہے۔ اور ایک کھڑکی بہشت کی طرف اس کی قبر میں کھول دیتا ہے۔ کَمَا نَطَقَتْ بِهِ الصِّحَاحُ۔ **سی و یکم**۔ اس کی روح تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ تَشَاءُ بہشت اور متبرک مکانات کی سیر کرتی ہے۔

سی و دوم۔ یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَی الرَّحْمٰنِ وَفْدًا حشر کے دن اُسے خلعت و تاج کرامت عنایت ہوگا۔ اور میدانِ قیامت میں نور کے اونٹوں پر سوار ہوکر جاوے گا۔ **سی و سوم**۔ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ۔ قیامت کے ہول سے مامون رہیگا۔ **سی و چہارم**۔ یَوْمَ لَا ظِلَّ

اِلَّا ظِلُّهٗ وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ وَّفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ـ اُسے
عرش کے سایہ میں جگہ دینگے کہ تیزی آفتابِ حشر کی نہ ستائیگی۔ سی و پنجم
اُس کے چہرے کو وہ نور عطا فرمائینگے۔ کہ آفتاب و مہتاب میں نہیں۔ وُجُوْهٌ
يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ـ سی و ششم۔ نامۂ اعمال اُس
کے دہنے ہاتھ میں دیا جاوے گا۔ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَيَقُوْلُ
هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ـ سی و ہفتم۔ پلہ اُس کے نیک اعمال کا گراں ہوگا۔
یا اعمال اُس کے وزن نہ کئے جائینگے۔ وَمَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ
سی و ہشتم۔ حساب اُس کا بآسانی ہوگا۔ یا بلا حساب بہشت میں داخل
کرینگے۔ يَا مُحَمَّدُ اَدْخِلْ مِنْ اُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ
الْبَابِ الْاَيْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَآءُ النَّاسِ فِيْمَا
سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْاَبْوَابِ ـ سی و نہم۔ پانی حوض کوثر کا پلا دینگے
کہ پھر کبھی پیاس میں مبتلا نہ ہوگا۔ لَا ظَمَاءَ بَعْدَهٗ اَبَدًا ـ چہلم۔ پل صراط سے
بہت جلد اور بآسانی گزرے گا۔ كَطَرْفَةِ الْعَيْنِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرِّيْحِ
وَكَالطَّيْرِ ـ چہل و یکم۔ میدانِ حشر میں اپنے متعلقوں کی شفاعت کرے گا
وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْكُمْ بِاَشَدَّ مُنَاشَدَةً فِي الْحَقِّ
تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لِلّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ
فِي النَّارِ ـ چہل و دوم۔ ملک ابدی یعنی بہشت بریں اُسے عنایت کرینگے
کہ پھر کبھی کوئی رنج و تکلیف اُس کے پاس نہ آوے گی۔ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ـ چہل و سوم۔ روز قیامت اُسے نور کے تختے
پر بٹھا دینگے۔ یا عرش یا لوائے محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سایہ تلے جگہ دینگے
نِعْمَ الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ـ چہل و چہارم۔ اللہ جل شانہٗ
اُس سے ایسا خوشنود ہوگا۔ کہ پھر کبھی ناراض نہ ہوگا۔ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا
الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ اَيْ رِضْوَانُ اللّٰهِ ـ چہل و پنجم۔ جناب باری اسکی

سب مرادیں بر لادے گا۔ اور جو مانگے گا۔ حضرت کریم عطا فرما دیگا۔ لَهُمْ مَّا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

چہل و ششم۔ عبادت باعث معرفت ہے۔ اور معرفت اقصٰی مرادات۔

چون تشنگی بر سر کوئے کسے عاقبت بینی تو ہم روئے کسے

چہل و ہفتم۔ دیدار محبوب سے مشرف ہوگا۔ اور اس نعمت عظمٰی و دولت کبریٰ سے کوئی نعمت دنیا و عقبیٰ کی کچھ نسبت نہیں رکھتی۔ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ **چہل و ہشتم**۔ رفاقت و معیت انبیاء و صدیقین و شہدا و صالحین سے مشرف ہوتا ہے۔ اُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا **چہل و نہم**۔ ہفتہ میں دو بار عبادتیں اُس کی جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور عرض کی جاتی ہیں۔ حضور اُس سے خوش ہوتے ہیں۔ اور اُس کے حق میں دعاء خیر فرماتے ہیں۔ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

پنجاہم۔ ہر عمل کا اجر معین ہے۔ کہ اُس سے تجاوز نہیں کرتا۔ بخلاف عبادت کے کہ دہ گونہ سے سات سو گونہ تک بلکہ اس سے بھی زیادہ حاصل ہوتا ہے۔ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا اور ارشاد ہوتا ہے۔ مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ۔ انکی مثل جو راہ خدا میں اپنے محبوب مال کو خرچ کرتے ہیں۔ دانے کی مانند ہے۔ جس نے اُگائیں سات بالیاں۔ ہر بالی میں سو دانے۔

مال را کز بہر دین باشی حمول نِعْمَ مَالٌ صَالِحٌ خواندش رسول

اور فضیلت والے اوقات مانند ماہ رمضان خصوصاً عشرہ اخیر (آخر کے دس روز) اور شعبان و ماہ ہاحرام و شب قدر و شب برات اور پہلی اور دسویں رات محرم اور پہلی اور پندرہویں اور ستائیسویں رجب اور شب عیدو

شب عرفہ اور ستائیسویں رمضان کی اور اماکن متبرکہ (بزرگ جگہیں) مانند کعبۂ معظمہ و مسجد نبوی علی صاحبہا افضل التحیات و افضل السلام من الملک العلام و بیت المقدس و مشاہد طیبہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور مساجد اور مجالس و مقابر علماء و اولیاء میں اس سے بھی زیادہ ملتا ہے۔ مثلاً کعبۂ شریفہ میں ہر عبادت کا ثواب بیس لاکھ گنا ہوتا ہے۔ اور مسجد حرام میں ایک لاکھ اور مسجد حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں پچاس ہزار اور بیت المقدس میں پانچ ہزار۔ وَ غَیرُ ذٰلِکَ۔ اور ماہ رمضان میں نفل کا ثواب فرض کے برابر عُمرَۃٌ فِی رَمَضَانَ تَعدِلُ حَجَّۃً مَعِی اور فرض کا کم از کم ستر گونہ عنایت فرماتا ہے۔ وَاللّٰہُ یُضَاعِفُ لِمَن یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیمٌ ۔ ذٰلِکَ فَضلُ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیمِ ۔

بَابُ اَسرَارُ الصَّلٰوۃ
نماز کا فلسفہ

اس میں چار فصلیں ہیں۔ فصل اول فضائل و فوائد نماز میں۔ نماز حضوری بارگاہ بے نیاز ہے۔ اور مقام مناجات و راز۔ اگر نمازی جانے کس کے حضور بلایا جاتا ہوں۔ دنیا و مافیہا ترک کر کے سر کے بل مسجد کی طرف دوڑے مقصود و غایت ہر عبادت سے ثواب و جنت ہے۔ اور نماز خود مقصود و غایت عارفین کہتے ہیں۔ اگر بندے کو نماز و بہشت میں مخیر کریں نماز اختیار کرے۔ یہ دولت بے نہایت قَسَمتُ الصَّلٰوۃَ بَینِی وَبَینَ عَبدِی نِصفَینِ فَنِصفُہَا لِی وَنِصفُہَا لِعَبدِی۔ بہشت میں کہاں جو مسجد میں جاتا ہے گویا خدا کی زیارت کرنے والا ہے اُس کے ہر قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔ دوسرے پر ایک گناہ معاف ہوتا ہے۔ جو بندہ خالصاً لوجہ اللہ نماز

پڑھتا ہے۔ گناہ اُس کے برگہائے درخت کی طرح جھڑتے ہیں اور فرشتے خدا کے حضور اس کی مدح وثنا وتعریف کرتے ہیں۔ اور اُس کے حق میں دعا اور اس کی دعا پر آمین کہتے ہیں۔ اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ پروردگار عالم اُس کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اور اس کے ساتھ اپنے فرشتوں سے فخر ومباہات کرتا ہے۔ اور ایک منادی پکارتا ہے اگر یہ مناجات کرنیوالا جانتا کس سے مناجات کرتا ہے۔ دوسرے کی طرف التفات نہ کرتا۔ اور جو رات کو نماز کے لئے لحاف سے جدا ہوتا ہے خدائے تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے۔ میرے اس بندہ کو دیکھو میرے واسطے اپنا لحاف چھوڑ کر نماز میں مشغول ہے۔ ارباب طریقت فرماتے ہیں جب بندہ برعایت ارکان وشرائط وجمع ظاہر وباطن نماز پڑھتا ہے۔ اُس کے دل پر ایک نور چمکتا ہے۔ جس سے عجائب ملک وغرائب ملکوت بقدر صفائی قلب وہمت مصلی (نمازی) پر منکشف ہوتے ہیں۔ بعض پر حقائق اشیاء اور بعض پر ان کی مثالیں اور کسی پر صفات الہیہ کے انوار اور دوسروں پر اسرار افعال ظاہر کرتا ہے۔ جو ترقی مسلمان کو (بمصداق اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ نماز میں حاصل ہوتی ہے کسی کام میں نہیں۔ اور جو راز اُس سے کھلتے ہیں کسی عمل سے ظاہر نہیں ہوتے۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشت ودوزخ نماز میں ملاحظہ فرمائے۔ اور حاجیوں کے کپڑے چرانے والے اور اُس عورت کو جس نے بلی باندھ کر بھوک پیاس سے ہلاک کی دوزخ میں دیکھا حقیقت اس کی اذعان سافلہ کے ادراک سے ورلے ہے۔ شیخ ابوسعید ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ کے مرید نے اُن کے حجرے میں ایک نور دیکھا۔ بے اختیار چلایا۔ اِنِّیْ رَاَیْتُ رَبِّیْ۔ بے شک ضرور میں نے اپنے پروردگار کو دیکھا۔ شیخ نے فرمایا۔ اے نادان تو کہاں اور وہ ذات پاک کہاں۔ یہ نور تیرے وضو کا ہے۔ جب نور وضو کا یہ حال ہے تو نماز کی حقیقت ہر کس وناکس کب سمجھے۔ مگر قیامت کو یہ نور

مصلی (نمازی) کی پیشانی پر ظاہر ہوگا۔ کہ نشان سجدے کا چودھویں رات کے چاند کی مانند چمکیگا۔ اگر شامتِ اعمال سے دوزخ میں جاوے گا۔ آتش جہنم مواضع سجود کو نہ جلا سکے گی۔ خداتعالی کو کوئی عمل نماز سے زیادہ محبوب نہیں ورنہ فرشتوں کو اُس میں مشغول کرتا۔ وہ ارکانِ نماز میں مصروف ہیں بعض رکوع بعض سجود بعض قیام بعض قعود۔ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خوشی و راحت نماز میں حاصل ہوتی۔ (قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ) کسی عبادت میں نہ ملتی اکثر فرماتے۔ اَرِحْنَا یَا بِلَالُ بِالصَّلٰوۃِ۔ آرام پہنچا ہمیں اے بلال نماز سے

جان کمال ست و نداۓ اوکمال
مصطفےٰ گویان اَرِحْنَا یا بلال

حدیث شریف میں ہے۔ اَلصَّلٰوۃُ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ نماز جنت کی کنجی ہے۔ ابوداؤد وغیرہ میں آیا۔ پانچ نمازیں خدا نے فرض کیں۔ (مَنْ اَحْسَنَ وَضُوْءَھُنَّ وَصَلّٰی ھُنَّ لِوَقْتِھِنَّ الخ) جو ان کا وضو اچھی طرح کرے اور انہیں وقت پر پڑھے۔ اور ان کا رکوع و سجود خضوع و خشوع سے پورا کرے۔ اُس کے لئے خدا پر عہد ہے کہ بخشدے۔

اور جو ایسا نہ کرے اُس کے لئے خدا پر عہد نہیں چاہے بخشے چاہے عذاب کرے۔ امام مالک وابن حبان ونسائی کی روایت میں قریب اسکے وارد ہے۔ اللہ جل شانہ فرماتا ہے۔ وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ صبر سے نماز سے مدد چاہو۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کچھ رنج و ملال ہوتا نماز پڑھتے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیٹا مر گیا۔ نماز پڑھنے لگے۔ اور ارشاد ہوتا ہے۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔ کسی نے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ فلاں شخص رات کو نماز پڑھتا ہے۔ اور صبح ہوتے چوری کرتا ہے ارشاد ہوا اُسے منع کردیگا۔ جو تو کہتا ہے۔ یعنی نماز اُس کی چوری چھڑا دے گی۔

اور فرماتا ہے۔ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلَاتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ اُولٰٓئِكَ
هُمُ الْوَارِثُوْنَ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِیْهَا خَالِدُوْنَ
یہ آیت باآواز بلند پکارتی ہے۔ کہ نماز دخول فردوس میں دخل تام رکھتی ہے
اور فرماتا ہے۔ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّیْلِ
اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰی لِلذَّاكِرِیْنَ (آپ
نماز قائم کریں دن کے دو طرفوں اور کچھ حصہ رات میں بے شک نیکیاں برائیوں کو
دور کرتی ہیں۔ اور نصیحت ماننے والوں کے لئے نصیحت ہے۔ **فائدہ** طرفی
النہار اصل میں طرفین تھا۔ طرف کا تثنیہ ہے۔ نون التثنیہ بوجہ اضافت ساقط
ہو گیا۔ طرف بمعنی کنارہ ہے اور طرفین دو کنارے۔ دن کے اول الطرف
میں نماز صبح ہے۔ اور آخر الطرف میں نماز ظہر و عصر ہے۔ لہٰذا طرفی النہار کی
نظم سے تین نمازیں ثابت ہوئیں۔ اور زلفاً جمع ہے زُلفۃ کا۔ بمعنی طائفۃ من
اللیل ایک حصہ رات سے جو کہ صراحتاً نماز مغرب و عشاء پر دلالت کرتا ہے تین
اور دو پانچ نمازیں اس آیہ شریفہ سے ثابت ہوئیں) سیاق آیت سے ظاہر
ہے کہ حسنات سے مراد نمازیں ہیں۔ اور ان کے سبب گناہ بخشے جاتے ہیں۔
حدیث شریف میں بھی وارد ہوا۔ نماز پنجگانہ گناہوں کو اسطرح دور کرتی ہے جیسے
پانی میل کو۔ سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ پروردگار تقدس و تعالیٰ نمازی سے راضی
ہوتا ہے۔ اور قیامت کو اُسے اپنے دیدار سے مشرف کرے گا۔ اور یہ ایسی دولت
ہے کہ نہایت نہیں رکھتی۔ اور دنیا و ما فیہا بلکہ ہشت جنت اُس کی قیمت نہیں
ہو سکتی۔ سخت بے ہمت ہے وہ جو اس عمدہ کام میں جسکی بدولت یہ دولت
اور بے نہایت نعمت حاصل ہو کاہلی کرے اور اپنی جان مصیبت میں ڈالے
عذاب آخرت کی صعوبت اور تکلیف اور سختی جو بے نماز پر ہوگی۔ بیان سے باہر
ہے۔ دنیا میں بھی ہزار طرح کی بلا و آفت اُس پر نازل ہوتی ہے۔ لکھا ہے۔
بغداد شریف میں ایک امیرزادی مر گئی۔ جب غسل کے لئے چادر اُتاری۔

ایک اژدہا بدن سے لپٹا نظر آیا۔ لوگوں نے مارنا چاہا۔ میت کے باپ نے کہا
یہ سانپ خدا کے غضب کا ہے مارا نہ جاوے گا۔ پھر سانپ سے کہا۔ میں
جانتا ہوں تو خدا کے حکم سے آیا ہے۔ مگر ہمیں بھی حکم ہے کہ سنت کے مطابق
تجہیز و تکفین (کفن دفن) کریں۔ اس کام کی مہلت دے۔ سانپ فوراً جدا ہو گیا
اور ایک کونے میں جا بیٹھا۔ جب اُسے غسل و کفن دیکر پلنگ پر ڈالا جھپٹ
کر بدستور لپٹ گیا۔ آخر ساتھ ہی دفن ہوا۔ لوگوں نے اُس امیر سے پوچھا۔ یہ
لڑکی کیا گناہ کرتی تھی۔ کہا کبھی نماز قضا کرتی۔ اس سے زیادہ سخت مصیبت کیا
ہوگی۔ کہ تارک جمعہ کے حق میں وارد ہوا اگر باز نہ آوے گا۔ حق تعالیٰ اُس کے
دل پر مہر کر دے گا۔ پس تارک پنجگانہ کا کیا حال ہوگا۔ اور ارشاد ہوتا ہے۔
اِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخَاشِعِيْنَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُلَاقُوْا
رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ط اس آیت سے ظاہر ہے۔ کہ بے نماز
قیامت آنے کا اعتقاد نہیں رکھتا۔ اور جو اُس کا اعتقاد نہیں رکھتا۔ خدا کی بات
جھٹلانے والا ہے۔ اسی لئے ارشاد ہوا وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا
يَرْكَعُوْنَ ٥ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ط اور جب کہا جاتا اُن سے
رکوع کرو نہیں کرتے۔ خرابی ہے اُس دن جھٹلانے والوں کے لئے۔ فائدہ ٥
دوزخ میں ایک وادی ہے۔ جس کی سختی سے جہنم بھی پناہ مانگتا ہے۔ اُس کا
نام ویل ہے۔ قصداً نماز قضا کرنے والے اس کے مستحق ہیں۔ دوسری جگہ
اس سے زیادہ تصریح ہے۔ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ
الْمُشْرِكِيْنَ ط۔ نماز برپا رکھو اور مشرکین سے مت ہو جاؤ۔ اور حدیث میں بھی
وارد ہے۔ مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ ط جس نے دیدہ
دانستہ جان بوجھ کر نماز ترک کی پس بے شک کافر ہوا۔ اسی طرح بہت
آیات و احادیث کہ بے نمازی کے کفر پر دلالت کرتی ہیں۔ اور امیر المؤمنین
عمر اور سیدنا عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن عباس و معاذ بن جبل و جابر بن عبداللہ

وابو درداو و احمد بن حنبل و اسحاق بن راہویہ و عبداللہ بن مبارک و ابراہیم نخعی و حکم
بن عُیینہ و ابوایوب سختیانی و ابوداؤد طیالسی و زہیر بن حرب وغیرہم صحابہ تابعین
وائمہ دین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اُسے کافر کہتے اور امام مالک و امام شافعی
قتل کا حکم دیتے ہیں۔ اکثر مالکیہ و حنبلیہ و شافعیہ گردن مارتے اور بعض شافعیہ
و مالکیہ تیز ہتھیار سے بدن میں زخم لگاتے ہیں۔ یہاں تک کہ مرجاوے۔ یا توبہ
کرے۔ امام اعظم اور ابو یوسف اور زہری اور مزنی اور حافظ ابوالحسن علی مقدس
فرماتے ہیں اگر توبہ نہ کرے دائم الحبس (ہمیشہ کے لیئے قید) کیا جاوے۔ اور
بعض شافعیہ و مالکیہ کا فتوےٰ یہ ہے کہ بے نماز کو غسل نہ دیا جاوے۔ اور نماز
جنازہ اس کی نہ پڑھی جاوے۔ قبر اُس کی بلند نہ کریں بلکہ تذلیل کے لیئے زمین
کے برابر رکھیں کہ اُس نے ایسے عمدہ فرض کو ذلیل سمجھا اور حق اُسکا ادا نہ کیا۔ الحاصل
جو قدر و منزلت و مرتبت اس عبادت کی ہے کسی عمل کی نہیں۔ اور جسقدر اہتمام
شارع کو اسکا منظور ہے دوسری عبادت کا نہیں۔ روزہ مریض و مسافر اور
حج سفر سے عاجز اور زکوٰۃ بے مقدور پر فرض نہیں۔ مگر نماز سوا حائض اور نفساء
کے سب مکلفوں پر فرض ہے۔ اسی لیئے اس عبادت میں نیابت اصلاً
مداخلت نہیں رکھتی۔ بخلاف حج کے کہ غیر کی طرف سے ہو سکتا ہے۔ اور
شیخ فانی (جسکو بوجہ بڑھاپے کے اسقدر کمزوری ہو گئی ہو کہ روزہ نہ رکھ سکے
اُس کو شیخ فانی کہتے ہیں۔ اور جو شخص گو بوڑھا ہو۔ مگر بوجہ مرض کمزور و ضعیف
ہو گیا ہو اور آئندہ کو طاقت و قدرت کی امید ہو۔ وہ شیخ فانی نہیں صحت و
قدرت کے بعد خود روزہ رکھے گا۔ اسکو یہاں فدیہ دینا جائز نہیں) روزہ کے
عوض فدیہ ادا کر سکتا ہے۔ زکوٰۃ وغیرہا عبادات مالیہ میں نیابت جاری ہے
دایک شخص کی جانب سے دوسرا کر سکتا ہے، تمام عبادات سے پہلا فرض
اس امت پر نماز ہے۔ اور قیامت کے روز پہلے اُسی کا حساب ہو گا۔

؎ روزِ محشر کہ جان گداز بود اولیں پرسشِ نماز بود۔

اور اُسی سے مواخذہ کیا جائیگا اگر وہ پوری نہ نکلی سب اعمال رد کر دیے جائینگے
مسلمانوں کو چاہیئے۔ اس عمدہ نفیس اور اعلیٰ وافضل عبادت کو کمال رغبت و
وشوق وذوق سے بجالادیں۔ اور پورے طریق سے پنجوقتہ ادا کریں۔ اور عذر و
بہانے پیش نہ کریں۔ یہ عذر و بہانے وحیلہ قیامت کے دن کام نہ آئینگے
اُس روز اگر دریا خون کا آنکھوں سے بہائیں گے۔ دو رکعت نماز کی اجازت نہ پاوینگے
وَقَدْ کَانُوْا یُدْعَوْنَ اِلَی السُّجُوْدِ وَھُمْ سَالِمُوْنَ۔ اور تحقیق یہ تھے
دنیا میں بلائے جاتے خاص خدائے تعالیٰ کی عبادت کے واسطے اور اُسوقت
میں یہ سالم تھے استعداد سے اور صحیح الفطرت تھے۔ مگر اُسوقت خدا تعالیٰ کی
عبادت کے خوگر عادی ہوتے۔ تو اُن کو اسطرح کا تغیر اور تبدل ظاہر نہ ہوتا
آج اختیار باقی ہے۔ قضا نمازیں ادا کریں۔ اور پنجگانہ مسجد میں جاکر جماعت کے
ساتھ پڑھیں۔ احادیث صحیحہ میں جماعت کی تاکید اور تارک پر وعید شدید وارد ہے
فقہائے کرام فرماتے ہیں۔ اگر اہل شہر جماعت چھوڑ دیں۔ امام وقت اُن پر
جہاد کرے بعض نمازی جماعت میں حاضر نہ ہوئے۔ حضور سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے ارادہ کیا کسی کو نماز پڑھانے کا حکم دوں۔ اور اُن پر
اُن کے گھر جلا دوں۔ ایک روز آپ نے نماز صبح پڑھائی۔ پس از فراغ ارشاد
فرمایا۔ کیا فلاں فلاں شخص حاضر ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا یہ دو نمازیں
یعنی صبح وعشاء منافقین پر نہایت گراں ہیں اور اگر وہ اُن کی فضیلت سے واقف
ہوتے تو اُفتاں وخیزاں آتے اور فرماتے ہیں۔ اگر کسی قریہ بادیہ میں تین آدمی
بھی ہوں اور نماز جماعت سے نہ پڑھیں۔ شیطان اُن پر غالب ہو جاتا ہے اور فرماتے
ہیں۔ جماعت لازم پکڑو کہ بھیڑیا یعنی شیطان اُسی کو کھاتا ہے۔ جو گلہ سے الگ ہوتی
ہے۔ اور فرماتے ہیں جو اذان سُنکر بلا عذر مسجد میں حاضر نہ ہو۔ گھر میں نماز پڑھ لے
وہ نماز اُس کی قبول نہ ہو صحابہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عذر کیا
ہے۔ فرمایا۔ خوف یا مرض۔ اور فرماتے ہیں اگر عورتوں اور لڑکوں کے جلنے کا خوف

نہ ہوتا۔ اپنے غلاموں کو حکم دیتا۔ کہ تارکین جماعت عشاء اور اُن کے گھروں مال متاع
کو جلادیں۔ اور فرماتے ہیں جو اذان سنکر مسجد میں حاضر نہ ہو ملعون ہو جاوے۔
ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جسے خوش آتا ہو۔ کہ روز قیامت خدا سے
مسلمان ملے۔ نماز پنجگانہ مسجد میں پڑھے اگر گھر میں پڑھو گے۔ تو اپنے نبی کی سنت
ترک کرو گے۔ اور جب اپنے نبی کی سنت ترک کرو گے۔ گمراہ ہو جاؤ گے۔ حضرت
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کوئی جماعت ترک نہ کرتا تھا۔ مگر منافق ظاہر النفاق
اس کے سوا بہت احادیث ہیں۔ کہ ترک جماعت کے جرم عظیم وسخت گناہ
ہونے پر شاہد ہیں۔ سلف صالح کی تکبیر اُولیٰ فوت ہوتی۔ تو تین روز اور جماعت ہاتھ
نہ آتی تو سات روز تک اپنا ماتم کرتے حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ میری
جماعت فوت ہوئی سوا ابو اسحاق بخاری کے کوئی تعزیت و ماتم کو نہ آیا۔ اگر
میرا بیٹا مرجاتا۔ تو دس ہزار آدمی سے زیادہ تعزیت کو آتے کہ مصیبت
دین مصیبت دنیا سے لوگوں کی نگاہ میں سہل و آسان ہے۔ میمون بن مہران
مسجد میں آئے۔ کسی نے کہا نماز ہو گئی۔ فرمایا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط
مجھے یہ نماز ولایت عراق سے زیادہ عزیز تھی۔
باقی آئندہ ترہیب میں بیان ہوگا۔ فَانْتَظِرْ تَحَلَّلْ یُفِیْتُکَ ۱۲

فصل دوم

شروط نماز کے بیان میں

شرع میں شرط خارج موقوف علیہ کو کہتے ہیں۔ اور وہ پانچ ہیں۔ اوّل
طہارت اور وہ دو قسم ہے۔ طہارتِ ظاہر و طہارتِ باطن۔ طہارت ظاہر
کہ بدن و جامہ و مکان کی پاکی سے عبارت ہے اور طہارتِ باطن کہ حسب تصریح

امام حجۃ الاسلام محمد بن محمد غزالی کے تین قسم ہے۔ پاکی سر کی غیر حق وماسوی اللہ سے اور یہ طہارت انبیار وصدیقین کی ہے۔ قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِي خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ ط دوئم پاکی دل کی اخلاق رذیلہ سے مانند کبر وحسد وعجب وکینہ وبغض وریا کے یہ طہارت متقین کی ہے۔ اور اِنَّ اللّٰہَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ۔ (خداوندکریم تمہاری صورتوں اور اموال کو نہیں دیکھتا۔ لیکن تمہارے دلوں کو دیکھتا ہی) اسکی طرف اشارہ ہے۔ سوئم پاکی جوارح واعضار کی ذنوب ومعاصی و گناہوں سے کہ طہارت پارساؤں کی ہے۔ جو لوگ طہارت کو طہارت ظاہر میں منحصر سمجھتے اور اس میں حد سے زاید تکلف اور مبالغہ کرتے ہیں۔ حقیقت طہارت سے غافل ہیں۔ صحابہ کرام اسمیں اس درجہ تکلف واہتمام نہ فرماتے۔ ہمہ تن تطہیر وتنظیف وپاکی باطن میں مصروف رہتے۔ آیا یہ فضائل بُنِيَ الدِّيْنُ عَلَى النَّظَافَةِ اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ وَاللّٰہُ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ہ ترجمہ دین کی بنیاد پاکی پر رکھی گئی ہے۔ پاکی نصف ایمان ہے۔ اللہ تعالیٰ پاکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے) صرف طہارت ظاہر کے ہیں۔ حاشا وکلا بلکہ طہارت حقیقیہ ونظافت قصُوی طہارت باطن ہے۔ خصوصاً قسم اول کہ افضل مراتب ہے۔ ہاں یہ طہارت کمال نماز کے لئے شرط ہے۔ اور اصل نماز کی صحت اُس پر موقوف نہیں۔ لہٰذا فقہائے کرام اس سے بحث نہیں کرتے۔ دوئم ستر عورت کہ فقہا کے نزدیک جزو خاص بدن چھپانا اور اہل طریقت کے طور پر اُس کے ساتھ فضائح باطنیہ کا اخفا شرط ہے لیکن چھپانا اُن کا علام الغیوب سے ممکن نہیں ناچار خوف وندامت وخجلت کو قائم مقام اُس کے کرتے ہیں۔ کہ جو غلام اپنے رحیم وکریم مولیٰ کی نافرمانی کر کے بھاگے۔ اور کہیں ٹھکانا نہ پاکر پھر اُسی کے در پر آپڑے۔ خوف سے بدن کانپتا ہو۔ اور اپنی حرکتوں پر شرمندہ کہ ندامت وخجلت سے سر نہ اُٹھا سکے۔

وہ مولیٰ ایسے غلام کی حرکتوں سے چشم پوشی و اغماض و درگزر کرتا ہے۔ اور
اس کے قصور سے درگزر فرما کر اپنی مہربانیوں سے نوازتا ہے۔ سوم نیت
وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ ط (انہیں تو یہی حکم
ہوا کہ اللہ ہی کی عبادت کریں۔ اس کے لئے دین کو خالص رکھتے ہوئے)۔
فرماتے ہیں کہ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَلِکُلِّ امْرِءٍ مَّا نَوٰی ط
اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔ اور ہر شخص کے لئے وہ ہے جو اس نے نیت کی۔
اور وہ اس جگہ ارادہ خالصۃً للہ سے عبارت ہے۔ اور مراتب خلوص متفاوت
ہیں۔ ایک یہ کہ امتثال اور بجالانا امر الٰہی ملحوظ ہوا۔ اور غیر کی طرف نظر نہ کرے۔
جو شخص عبادت سے اپنی ناموری یا قدر و منزلت خلق کے دل میں چاہتا ہے
عبادت اُس کی ہرگز قبول نہیں۔ قیامت کو اُس سے کہا جاوے گا۔ اے فاجر
اے غادر اے کافر اے خاسر تیرا عمل گم اور اجر حبط و ضائع ہوا۔ اپنا اجر اُس سے
لے جس کے لئے عمل کرتا تھا۔ اور اعلیٰ مرتبہ اُس کا یہ ہے۔ کہ اپنے حظ و نصیب و
خواہشات کو بھی دخل نہ دے جو عذاب آخر کے خوف۔ سے نماز پڑھتا ہے روزہ
رکھتا ہے۔ اس غلام کے مثل ہے۔ کہ مار کے ڈر سے چار و ناچار مولیٰ کی خدمت
کرتا ہے۔ اور جو حور و قصور کے لئے بندگی و عبادت کرتا ہے۔ وہ درحقیقت خادم
ان چیزوں کا ہے۔ نہ خادم مولیٰ۔ یہ مرتبہ ہر چند عقل کا مقتضی ہے۔ کہ عاقل جب
دنیا کی عشرتوں اور نعمتوں کو فانی اور غم و نقصان اور دوسرے عیبوں سے مشوب
و مکدر دیکھتا ہے۔ اور جانتا ہے ایک عالم اور ہے اور اشرف و اکمل و دائم ہے
عیوب و نقصان سے پاک و مبرا ہے۔ اوقات عزیز اور اپنی عمر اسکی طلب
میں مصروف کرتا ہے۔ اور تھوڑی دیر کا آرام و راحت چھوڑ کر ثواب آخرت
کی طرف کہ باقی و ثابت ہے۔ راغب ہوتا ہے۔ مگر کامل اس عبادت کو چار۔
وجہ سے ناقص سمجھتے ہیں۔ وجہ اول جس بات میں حظ نفس کو دخل ہے خالص
نہیں۔ اور جو خالص نہیں ناقص ہے۔ بندہ مخلص اپنے حظ و نصیب سے مطلب

نہیں رکھتا۔ اور اپنی خواہش و مراد محبوب پر قربان کرتا ہے۔ عارف حکم میت میں ہے
وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ اور مردے کو خواہش و آرزو
سے کام نہیں۔ اسی وجہ سے کہتے ہیں۔ مَنْ لَهُ شُغْلٌ فِي دُنْيَاهُ أُوْ فِي قَلْبِهِ
حَدِيْثُ عُقْبَاهُ فَلَيْسَ لَهُ نَصِيْبٌ مِنْ خِدْمَةِ مَوْلَاهُ۔ وجہ سوم امام
شمس الدین سجاوندی کہتے ہیں۔ بندے کو مولیٰ کی خدمت میں اُجرت پر نظر
رکھنا بیجا ہے۔ مسئلہ شرع ہے کہ غلام اپنے مولیٰ کے کام میں اُجرت کا
مستحق نہیں۔ پروردگار نے اسے جو نعمتیں عنایت کیں کسی شے کے عوض
نہ دیں۔ اسے بھی چاہیئے کہ اُس کی بندگی کو جنت کا وسیلہ اور دوزخ سے
سپر نہ ٹھہرائے۔ سوا اس کے عبادت اُس کی توفیق سے ہوتی ہے۔
ملک شاہی سے کوئی چیز بادشاہ کے پیشکش کرنا اور اُسے حسنِ خدمت و
موجب استحقاق سمجھنا تراجنون اور دیوانگی ہے۔ اور خواہ مخواہ عوض ضرور
ہے۔ تو کیا وہ نعمتیں جو خدمت سے پہلے عنایت ہوئیں تھوڑی ہیں۔ جو
ابھی مطالبہ باقی ہے۔ طُرّہ یہ ہے۔ جو چیز عبادت کے بدلے طلب کرتا
ہے۔ تیری ناقص عبادت اُس کی قیمت نہیں۔ اور کیا عجب کہا ؎

قدسی ندانم چون شود سودائے بازارِ جزا۔
او نقد آمرزش بکف من جنس عصیاں در بغل

جو نادان مٹھی بھر جو بادشاہ کے حضور لے جاوے اور سمجھے میں اس
خدمت سے بڑے عہدے کا مستحق ہوگیا۔ دیوانہ ہے۔ اگر عقل رکھتا۔
نقصان خدمت پر شرمندہ ہوتا ؎

چگونہ سر زخجالت برآورم از پیش | کہ خدمتے بسزا برنیامد از دستم

؎ بندہ ہماں بہ کہ ز تقصیر خویش | عذر بدرگاہ خدا آورد
ورنہ سزاوارِ خداوندیش | کس نتواند کہ بجا آورد
از دست و زبان کہ بر آید | کز عہدہ شکرش بدر آید

اے عزیز اپنی ناچیز خدمت پر نظر کرتا ہے۔ اور اُس شے کی قدر و منزلت جسے اُس کے عوض چاہتا ہے۔ نہیں دیکھتا۔ پروردگار اُسے عزیز و گرامی فرماتا ہے۔ اِذَا رَاَیْتَ ثَمَّ رَاَیْتَ نَعِیْمًا وَّ مُلْکًا کَبِیْرًا ؕ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُسے بیش بہا فرماتے ہیں۔ اَلَا اِنَّ سِلْعَۃَ اللّٰہِ غَالِیَۃٌ اَلَا اِنَّ سِلْعَۃَ اللّٰہِ الْجَنَّۃُ تو بھی عزیز و گرامی سمجھ اور بیش قیمت جان۔ اور اپنی ناقص عبادت اُس کے مقابلہ میں شمار نہ کر۔ اگر تجھے ہزار برس کی عمر دیں اور تمام انفاس اپنے بندگی و عبادت میں صرف کرے۔ اُس ملک عظیم و بے بہا نعیم کے سامنے کیا حقیقت ہے۔ وجہ سوم۔ اپنے فعل پر نظر اور اُس کے لئے قدر و قیمت ثابت کرنا کم ظرفی۔ اَلْحَذَرْ اَلْحَذَرْ اَیُّھَا الْمَاءُرْ دَالْمَدَ رُ۔ بڑے بڑے ڈالر اسجگہ معترف بقصور ہیں۔ عاکفان کعبۂ جلالش بہ تقصیر عبادت معترف اند۔ (اُسکے گوشہ کے بیٹھنے والے) کہ مَاعَبَدْنَاکَ حَقَّ عِبَادَتِکَ (نہیں عبادت کی ہم نے تیری جیسا کہ تیری عبادت کا حق تھا) و واصفان حلیۂ جمالش بتحیر منسوب۔ (اس کے جمال کی تعریف کرنے والے) کہ مَا عَرَفْنَاکَ حَقَّ مَعْرِفَتِکَ (نہیں پہچانا ہم نے تجھ کو جو حق تیرے پہچاننے کا ہے۔ یعنی باعتبار کنہ تیری ذات کے نہیں پہچانا۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرض کرتے ہیں۔ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ۔ تیری کیا حقیقت جو اپنی عبادت پر ناز کرتا ہے۔ کیا تو نے نہ سنا ابلیس نے اسّی ہزار برس عبادت کی۔ ایک ساعت اپنی طرف دیکھا سب حبط ہوئی۔ اور ملعون ابدی ہو گیا مولیٰ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ مَنْ جَاھَدَ فَاِنَّمَا یُجَاھِدُ لِنَفْسِہٖ اِنَّ اللّٰہَ لَغَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ۔ جو مجاہدہ کرتا ہے اپنی جان کے لئے کرتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ تمام جہان سے بے پرواہ ہے۔ ایسے غنی کو جسے تمام جہان کی پرواہ نہیں حقیر خدمت اور ناقص عبادت دکھاتا ہے

ہَیْہَاتَ ہَیْہَاتَ۔ افسوس یہ خدمت اُس درگاہ رب العلمین کے لائق نہیں ہاں وہ کریم ہے۔ اور کریم ناقص ہدیہ کو رد نہیں کرتا۔ اور تھوڑی محنت پر بہت انعام دیتا ہے۔ اگر اپنے فضل و کرم سے قبول کرے اور انعام بے نہایت کہ لَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَھُمْ مِّنْ قُرَّۃِ اَعْیُنٍ اور مَالَا عَیْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ۔ جنت میں اللہ تعالیٰ اپنے ایماندار بندوں کے لیئے انواع و اقسام کی ایسی نعمتیں جمع فرمائی ہیں۔ جن تک آدمی کا وہم و خیال نہیں پہنچتا نہ ایسی نعمتیں کسی آنکھ نے دیکھیں۔ نہ کسی کان نے سنیں۔ نہ کسی دل میں اُن کا خطرہ ہوا) جس سے عبارت ہے عنایت فرماوے کچھ بعید نہیں ؎ مے توانی کہ دہی اشک مرا حُسنِ قبول

اے کہ دُر ساختۂ قطرۂ بارانی را۔

بلکہ جس حالت میں براہ بندہ نوازی بلا استحقاق ہماری عبادت پر ثواب آخرت و نعیم جنت کا وعدہ کیا تو اُمید قوی ہے۔ کہ اس انعام سے ہمیں نوازے گا حقیقت رجا عبادت میں یہی ہے۔ نہ یہ کہ اُسے ثواب آخرت و نعیم جنت کی قیمت سمجھے اور استحقاق اپنا ثابت کرے۔ وجہ چہارم: محب صادق سوا محبوب کے کسی طرف التفات نہیں کرتا ؎

چو دل با دلبرے آرام گیرد ز وصل دیگرے کے کام گیرد۔
نہی صد دستہ ریحان پیش بلبل۔ نخواہد خاطرش جز نکہتِ گل

اور عیش و عشرت سے کام نہیں رکھتا ؎

هَنِیْئًا لِاَرْبَابِ النَّعِیْمِ نَعِیْمُھُمْ
وَلِلْعَاشِقِ الْمِسْکِیْنِ مَا یَتَجَرَّعُ۔

اگر وعدۂ دیدار بہشت میں نہ ہوتا۔ ذکر اُس کا دوستانِ خدا کی زبان پر نہ آتا۔ اور کوئی خوشی کے ساتھ اُس میں قدم نہ رکھتا۔ یہ لوگ اگر مطلوب حقیقی کو بہشت میں نہ پاویں۔ اُس کی نعمتیں زحمت سمجھیں۔ اور بفرض محال دیدار دوزخ

میں میسر ہو تو آتش جہنم کو توتیائے چشم بنائیں۔ اور طوق و سلاسل بہشت کے کنگنوں سے بہتر نظر آئیں۔ اور آیۂ کریمہ سَارِعُوْا اِلٰی مَغْفِرَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَ جَنَّۃٍ۔ اس مقام پر وارد نہیں کہ مشتاق کو اس مکان کی طرف جس میں وصل موعود ہو دوڑنا ضرور ہے۔ ؎

اَمُرُّ عَلَی الدِّیَارِ دِیَارِ لَیْلٰی ۔ اُقَبِّلُ ذَا الْجِدَارِ وَ ذَا الْجِدَارَا

وَمَا حُبُّ الدِّیَارِ شَغَفْنَ قَلْبِیْ ۔ وَلٰکِنْ حُبُّ مَنْ سَکَنَ الدِّیَارَا

اے عزیز بہشت کو انواع نعمت و ہزاران زینت سے آراستہ کرنا اور اُسی کو حصولِ دیدار کی جگہ ٹھہرانا پھر اُس کی طرف بلانا امتحان کے لئے ہے۔ کہ کون مطلوب بالذات سمجھکر اُس کی طرف دوڑتا ہے۔ اور کون وصل یار اور لذتِ دیدار کے لئے طلب کرتا ہے۔ جب طلب آخرت کا یہ حال ہے۔ تو جو لوگ دنیا کے لئے عبادت کرتے ہیں۔ دین کو دنیا کے بدلے فروخت کرتے ہیں۔ کیا عجب یہود کے ساتھ ایک رسی میں باندھے جاویں۔ اگر اعلیٰ مرتبہ اخلاص بحث کی نارسائی سے حاصل نہ ہو۔ تو ادنےٰ مرتبہ کہ ثواب خلق کی طرف نظر نہ کرے واجب ہے۔ لیکن صرف یہ امر عدمی کافی نہیں بنیت و ارادہ للہ یعنی کم از کم اسقدر سمجھنا کہ خدا کے لئے نماز پڑھتا ہوں۔ ضرور ہے۔ یہاں تک کہ نماز غفلتِ دل کے ساتھ صحیح نہیں۔ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ۔ توجہ واجب ہے اصل امر میں وجوب ہے۔ وَلَا تَکُنْ مِّنَ الْغَافِلِیْنَ۔ غفلت نہ کر غفلت حرام ہے۔ اور ظاہر نہی سے تحریم۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس نماز میں دل حاضر نہیں عذاب کی طرف جلدی کرنے والی ہے۔ ابو العالیہ رحمۃ اللہ علیہ آیۂ کریمہ اَلَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِہِمْ سَاھُوْنَ کی تفسیر فرماتے ہیں یعنی وہ لوگ جو نماز میں بھولتے ہیں۔ کہ رکعتوں کا شمار نہیں رکھتے۔ احیاء العلوم میں مرفوعاً مروی ہے۔ بنی اسرائیل کے ایک پیغمبر کو وحی ہوئی۔ اپنی قوم سے کہدے بدنوں کے ساتھ میرے پاس آتے ہو

اور اپنی زبانیں مجھے دیتے ہو۔ اور دل مجھ سے غائب رکھتے ہو باطل کی حس کی طرف جاتے ہو۔ اے عزیز جو حقیقت نماز سے واقف ہے۔ خوب جانتا ہے کہ غفلت اُس کی ضد ہے۔ اور کوئی شے اپنی ضد و منافی کے ساتھ جمع نہیں ہوتی۔ اور حضور قلب روح نماز ہے۔ اور قالب بے روح مردہ ہے۔ اور عبدالواحد بن زید رضی اللہ عنہ اس مضمون پر اجماع کا دعوی کرتے ہیں لیکن چونکہ یہ امر اکثر اشخاص پر دشوار ہے۔ لہذا فقہا رحمہ اللہ علیہم صرف وقت تکبیر کے حضور قلب صحت نماز کے لئے کافی کہتے ہیں اور محققین فقہائے حنفیہ فرماتے ہیں۔ معتبر اس جگہ عمل قلب ہے۔ مجرد الفاظ کفایت نہیں کرتے۔ کہ وہ کلام ہے نہ نیت۔ مگر اس کے حق میں کہ کثرت یا شدت ہموم و غموم سے دل حاضر نہ کر سکے۔ بالجملہ فقہا وقت تکبیر کے اسقدر سمجھنا کہ بہ تعمیل حکم الہی مثلاً نماز فجر پڑھتا ہوں۔ کافی جانتے ہیں۔ اور حدیث مذکور و اقوال سلف کو ترغیب احضار قلب و تشدد پر محمول کرتے ہیں اور تحقیق یہ ہے۔ کہ نماز عوام مومنین جس سے فقہا بحث کرتے ہیں۔ ضرور اسقدر اور اسی طرح طہارت ظاہر وغیرہا شرائط مصرحۂ فقہا سے تمام ہو جاتی ہے۔ گو اہل کمال اسکو صورت نماز سمجھیں اور ثواب۔ کہ اُس پر موعود ہے۔ حاصل ہو جاتا ہے۔ اگرچہ یہ حضرات اُسے صورت ثواب کہیں اور اقوال سلف جو اُس کے فساد کا حکم کرتے ہیں۔ نماز کاملین کے حق میں وارد کہ حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ۔ ورنہ یہ حکم تکلیف بالمحال کے قریب ہے۔ کہ نماز بمجرد بلوغ فرض ہوتی ہے۔ اور تطہیر (پاکی) باطنی اور اسی طرح حضور قلب ابتدائے کار میں اختیار سے خارج اور باہر ہے۔ پہلے قدم میں کوئی منزل طے نہیں ہوتی۔ اور قلم ہاتھ میں لیتے ہی یاقوت رقم خان نہیں ہو جاتا۔ پس جو نادان عقل کے اندھے کہتے ہیں کہ جب دل حاضر نہیں۔ تو ہمیں نماز سے کیا حاصل۔ محض جاہل ہیں۔ ہمیں تعمیل حکم چاہیئے کامل کرنا۔

اور قبول فرمانا اسکے تعلق ہے۔ اور وہ جو بعض احمق شیطان کے مرید کہتے ہیں
کہ ہم حقیقت نماز ادا کرتے ہیں صورت نہ ادا کرنا ہمیں کیا مضر۔ جواب اسکا
یہ ہے کہ صورت بے حقیقت اگرچہ ناقص ہے۔ مگر حقیقت بے صورت
باطل ہے۔ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مولی علی رضی اللہ عنہ کہ
تمام اہل کمال جن کے کفش بردار ہیں۔ اسی صورت سے نماز پڑہتے۔ اِن
مدعیانِ خامکار کو اُس کے ترک کی کس نے اجازت دی اور اس کی طرف
کس وجہ سے حاجت نہ رہی۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ؕ
چہارم وقت۔ استیعاب اوقات میں حرج عظیم تھا۔ کہ بندے کھانا
پینا سونا وغیرہ ضروریات نہ کر سکتے۔ اور جو نماز غیر معین اوقات میں فرض ہوتی
تو نفس تسویف کی گھاٹی میں ڈالتا کہ جلدی کیا ہے۔ پڑھ لینگے۔ یہاں تک
کہ اُس دولت سے محروم رہتے۔ لہٰذا پروردگار عالم نے یہ عمدہ عبادت اوقات
معینہ میں فرض کی! اور آٹھ پہر میں تھوڑی دیر اس کام کے لئے مقرر فرمائی۔ تا تحصیل
معاش اور کاروبار دنیاوی میں حرج نہ ہو۔ باوجود اس رعایت کے تعمیل میں قصور
سراسر شرارت اور بغاوت اور موجب طرد و لعنت ہے۔ جب بادشاہ کوئی حکم
برعایت مصالح رعیت نافذ اور جاری فرماتا ہے۔ سب لوگ برضا و رغبت قبول
کرتے ہیں۔ سوا سرکش باغی کے۔ جو اُس کی سلطنت سے مقابلہ کو آمادہ ہے
قریب ہے کہ قہر سلطان اسکی سرکوبی کو فوج ظفر موج بھیجے۔ کہ انواع و اقسام کے
عذاب سے ہلاک کر کے کسی گڑھے میں ڈالدے۔ سزا اُس کی جو بادشاہانِ
دنیا سے بغاوت کرے اس قدر ہے۔ بخلاف بادشاہ حقیقی کے کہ جو اُس سے
بغاوت کرتا ہے۔ بعد ہلاک کرنے فوج کے کہ اس جگہ ملائکہ عذاب سے عبارت
ہے۔ وہ گڑھا اس کے حق میں دوزخ ہو جاتا ہے۔ قیامت تک اُس میں جلتا
ہے۔ حشر کے روز اس سے زیادہ سختی اور مصیبت میں مبتلا ہوگا۔ پھر دوزخ میں
جاویگا۔ وہاں آگ کا طوق گلے میں ڈالینگے اور آگ کی زنجیریں پہنائیں گے

زقوم کھاوے گا۔ اور پیپ لہو دوزخیوں کا پیئے گا۔ بڑے بڑے سانپ بچھو جن کا ایک ڈنک عالم کو ہلاک کرے کاٹینگے۔ کیا طویل زمانہ یہ بلائیں اٹھانا سہل اور آسان ہے۔ فَمَا اَصْبَرَھُمْ عَلَی النَّارِ ط۔ (اُن کو دوزخ کی آگ پر کیا عجیب صبر ہے) اور پانچ وقت نماز پڑھنا دشوار اور مشکل ہے۔ نَسْئَالُ اللہَ الْعَوْنَ وَالتَّوْفِیْقَ ط **پنجم استقبال قبلہ** ۔ نماز مقام مناجات دراز ہے۔ اور اس امر کے لیئے استقبال ضرور ہے۔ لیکن حقیقت توجہ اسجگہ متصور نہیں۔ کہ وہ ذات پاک جہت وطرف ومقابلہ سے منزہ ہے۔ اور پاک ہے بلکہ خاک افتادہ اپنے حیز ومکان سے عروج نہیں کرتی۔ اس درگاہ تک رسائی پھر کہاں۔ ناچار کعبے کی طرف جسے جناب باری نے تشریفاً وتعظیماً اپنا گھر فرمایا متوجہ ہوتی ہے۔ البتہ روح انسانی عالم امر سے ہے۔ وہ اس عالم کی طرف توجہ نہیں کر سکتی۔ پس قبلہ جسم خاکی کا کعبہ اور روح انسانی کا رب کعبہ ہے اَنْ تَعْبُدَ اللہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ۔ (تو خدا کی اس طرح عبادت کر۔ گویا تو اُس ذات احد کا مشاہدہ کرتا ہے۔ پس اگر تو اُس کو نہیں دیکھ سکتا۔ تو بے شک وہ تجھے دیکھتا ہے۔) اسی توجہ کے دو مرتبوں کی طرف اشارہ ہے۔ پہلا مرتبہ کَاَنَّکَ تَرَاہُ اہل محبت کا ہے۔ کہ دل اُن کا مشاہدۂ محبوب میں مستغرق ہے۔ ماسوا خدا کے اصلاً کام نہیں رکھتے۔ خصوصاً جس وقت محبوب اپنے حضور بلاوے۔ اور ملاقات ومناجات سے مشرف فرماوے۔ اُس وقت دنیا ومافیہا کو گوشۂ چشم سے نہیں دیکھتے بلکہ نعمت دو عالم کی طرف التفات نہیں کرتے۔ نقل ہے کہ ایک روز شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ دونوں شہر سے باہر جنگل کی طرف جاتے تھے۔ کہ راستہ میں نماز کا وقت آگیا۔ دونوں صاحبوں نے وضو کرکے نماز کا ارادہ کیا۔ کہ اسی اثنا میں ایک مزدور آیا۔ اور اپنے سر سے لکڑیوں کا گٹھا اتار کر وضو کیا۔ اور اُن کے پاس آگیا۔ انہوں نے پہچان لیا۔ کہ

یہ شخص اولیاء اللہ میں سے ہے۔ اور ان دونوں نے اسکو اپنا امام بنایا۔ اور خود
مقتدی بنے۔ مگر اس بزرگ نے ہر رکوع و سجود میں بہت دیر لگائی۔ جب نماز
سے فارغ ہوئے تو شیخ نے پوچھا۔ کہ رکوع و سجود میں اسقدر دیر کیوں ہوئی۔
اُس بزرگ نے جواب دیا کہ میں ہر رکوع و سجود میں تسبیح پڑھتا تھا۔ اور ہر تسبیح
کا جواب جب تک لبیک عبدی نہ سُن لیتا تھا۔ سر نہیں اٹھاتا تھا۔ اس
وجہ سے رکوع و سجود میں دیر ہوئی تھی۔ پس جو نماز کہ باصواب نہیں ہوتی وہ نماز
نماز نہیں۔ بلکہ وہ دل کی پریشانی ہے۔ کیونکہ خدائے تعالیٰ حیّ و قیوم ہے اور
نعوذ باللہ وہ بت اور مردہ نہیں۔ اور اس کی عبادت بت پرستوں اور کفاروں
کی عبادت نہیں۔ کہ اُنہیں بت کی طرح سے کوئی جواب نہیں ملتا ہے۔
کیونکہ بت مردہ ہیں اور اللہ تعالیٰ حیّ و قیوم ہے۔ جب کوئی بندہ اُسے پکارتا
ہے تو وہ اُسے جواب دیتا ہے۔ اسی لئے حدیث شریف میں آیا ہے۔ لَا
صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ (نماز کامل طور سے ادا نہیں ہوتی۔ مگر حضور
دل سے) اس لئے نماز خدائے تعالیٰ کی طرف کامل توجہ اور یکسوئی سے
پوری ہوتی ہے ورنہ وہ ایک پریشانی اور جدائی ہوتی ہے۔ فقیر باھو کہتا ہے
کہ اہلِ نماز کے لئے رکوع و سجود میں خدائے تعالیٰ کی طرف سے لبیک عبدی
جواب ملتا ہے۔ اور عارف باللہ کے لئے ہر دم اور ہر ساعت اور ہر لحظہ لبیک
عبدی کا جواب موجود ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ
سو تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔) اگر ایک بندہ کہے۔ اللہ۔ بنیل مرتبہ
بذریعہ الہام ندا دیتا ہے۔ لَبَّيْكَ عَبْدِیْ لَبَّيْكَ عَبْدِیْ۔ مگر مراتب الہام
آسان نہیں ہیں۔ **نقل ہے** کہ ایک روز شیخ جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ
قاضی بدواں کے مکان پر آئے جنہیں قاضی نجم الدین سنائی بھی کہتے ہیں شیخ نے
پوچھا۔ کہ قاضی نجم الدین کیا کرتے ہیں۔ لوگوں نے کہا۔ نماز پڑھ رہے ہیں۔ شیخ نے کہا
کیا قاضی نجم الدین نماز پڑھنا جانتے ہیں۔ قاضی نجم الدین یہ کلام سنتے ہی باہر آئے۔ اور

شیخ سے کہا۔ یہ تم نے کیا کہا۔ شیخ نے کہا علما کی نماز اور ہے۔ اور فقراء کی نماز اور ہے۔ علماء کی نماز یہ ہے کہ جب تک قبلہ برابر نہ کر لیں۔ نماز نہیں پڑھ سکتے۔ اور اگر انہیں قبلہ معلوم نہ ہو سکے۔ تو وہ تحری[1] کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ اور فقرا کی نماز یہ ہے کہ وہ جب تک عرش کو برابر نہیں دیکھ لیتے۔ نماز نہیں پڑھتے۔ القصہ قاضی نجم الدین اس وقت گھر میں واپس چلے گئے۔ شب کو انہوں نے خواب میں دیکھا۔ کہ شیخ جلال الدین عرش پر مصلے بچھائے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں۔ قاضی نجم الدین خواب کی ہیبت سے بیدار ہو گئے۔ اور شیخ کے پاس آکر معذرت کی۔ اور فرمایا۔ معاف کیجیے میں معذور ہوں۔ شیخ نے کہا۔ اے قاضی تم نے جو مجھے عرش پر مصلیٰ بچھائے نماز پڑھتے دیکھا۔ یہ درویشوں کے مراتب میں سے ایک کمترین درجہ ہے۔ اور ان کے مقام اس سے بھی بڑھکر ہیں۔ اور اگر میں تم پر اُن مراتب کو ظاہر کر دوں۔ تو تم اپنے حال پر نہ رہو گے۔ اور تجلی نور سے ہلاک ہو جاؤ گے۔ فقیر اس مقام کے علاوہ ستر ہزار مقامات اور حاصل کرتا ہے۔ اور ہر روز پنجوقتہ نماز عرش پر پڑھتا ہے۔ تو اپنے آپ کو خانہ کعبہ پر دیکھتا ہے۔ اور جب وہاں سے لوٹتا ہے تو تمام عالم کو اپنی دس انگلیوں کے درمیان میں دیکھتا ہے۔ اے عزیز اگر مجنوں کو وصل لیلیٰ کی بشارت دیتے ملک اسکندر حکومت دارا اس کے صلے میں دیتا۔ اور جو تمام دنیا اُس کے قبضے میں ہوتی۔ نثار کرتا۔ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ ہم اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم باتیں کرتے جب نماز کا وقت آتا یہ حال ہو جاتا گویا آپ ہمیں اور ہم انہیں نہیں پہچانتے کسی نے ایک کامل سے پوچھا۔ تمہیں نماز میں دنیا کی کوئی بات یاد آتی ہے۔ فرمایا نہ نماز میں نہ اور وقت میں۔ دوسرے بزرگ نے اس سوال کے جواب میں کہا۔ کیا نماز سے زیادہ کوئی چیز پیاری ہے۔ جسے یاد کروں۔ مسلم بن یسار رحمۃ اللہ علیہ جب

---

[1] جن صورتوں میں کہ قبلہ معلوم نہ ہو سکے اسوقت جس طرف دل گواہی دیدے اسطرف نماز پڑھ لینے کو تحری کہتے ہیں اور اسکی ضرورت اجنبی مقامات میں ہوا کرتی ہے مثلاً کوئی شخص جنگل میں ہو اور آسمان پر بادل ہوں اور قبلہ نما بھی نزدیک نہ ہو اور کوئی بتلانے والا بھی نہ ہو تو ایسی حالت میں تحری کر کے نماز پڑھ سکتا ہے۔ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ ۱۲

نماز کا ارادہ کرتے لوگوں سے کہتے اب تم باتیں کرو۔ کہ میں تمہاری بات نہ سنونگا
ایک کامل جب تک نماز پڑھتے آنسو داڑھی پر بہتے۔ عامر بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ
جب نماز پڑھتے۔ اُن کی بیٹی دف بجاتی اور عورتیں جو چاہتیں کہتیں انہیں اصلا خبر
نہ ہوتی۔ ایک دن مسلم بن لیسار رحمۃ اللہ علیہ مسجد میں نماز پڑھتے تھے۔ ستون مسجد
گر گیا۔ لوگ دیکھنے کو جمع ہوئے اُنہیں خبر نہ ہوئی۔ بعض اولیا نے
برسوں نماز پڑھی اور دائیں بائیں کے مقتدیوں کو نہ پہچانا۔ اے عزیز یہ لوگ جس
وقت قاصدانِ مولیٰ کی ندا سنتے ہیں۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاح یعنی
اپنے محبوب کے دربار میں حاضر اور اس کے وصل سے مشرف ہو۔ دنیا و مافیہا
سے ہاتھ دھو کر خانۂ دوست کی طرف چلتے ہیں۔ جب اس کے حضور پہنچتے ہیں جانِ
تن کو وداع کر کے لذت وصل میں مستغرق ہو جاتے ہیں۔ اُس وقت سر کٹ جاوے
یا بدن ٹکڑے ہو مطلق آگاہ نہ ہو۔ بعض اکابر اولیا حکایت کرتے ہیں کسی لڑائی میں
مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کی ران مبارک میں تیر لگا۔ جب آپ نماز میں مشغول ہوئے
لوگوں نے نکال لیا۔ اور آپ کو خبر نہ ہوئی۔ کسی کامل کے بعض اطراف میں آکھہ آگیا
کسی طرح آرام نہ ہوا۔ قطع عضو کی ٹھہری۔ درد کے خوف سے نہ کاٹ سکے۔
ناچار لوگوں نے نماز میں اُس عضو اندام۔ جوڑ کو کاٹا اور انہیں اصلا درد محسوس
نہ ہوا۔ قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِیْ خَوْضِهِمْ یَلْعَبُوْنَ ۝ اور تَبَتَّلْ اِلَیْهِ
تَبْتِیْلًا ۝ اسی مقام کی طرف اشارہ ہے۔ اور غلبۂ ذوق و شوق اس کے لوازم
سے ہے۔ کہ محب صادق محبوب سے جسقدر زیادہ قریب ہوتا ہے۔ آتش شوق
زیادہ بھڑکتی ہے۔ ابراہیم علیہ السلام جب نماز پڑھتے۔ جوش سینہ کی آواز دو میل
جاتی۔ **دوسرا مرتبہ**۔ کہ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّهٗ یَرَاکَ جس سے
عبارت ہے چار امر کو مستلزم۔ اول حیا کہ جو دربار شاہی میں عین اس حالت میں
کہ بادشاہ اس کی طرف متوجہ ہو اپنے کپڑے یا بدن میں نجاست و پلیدی دیکھتا
ہے یا بادشاہ کی عظمت و جلال اور اپنی خدمت کے نقصان پر نظر کرتا ہے بالضرور

دل میں شرماتا ہے۔ اسی طرح جب بندہ نماز میں کہ بادشاہ حقیقی کا دربار ہے عیوب نفس و خبث باطن کو خیال کرتا اور سمجھتا ہے۔ کہ سب بادشاہوں کا بادشاہ جو ظاہر و باطن سے خبردار ہے۔ میرے عیبوں کو دیکھ رہا ہے۔ یا حضرت احدیت جل جلالہٗ کی عظمت تصور کرتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ اس دربار میں مقرب فرشتے اور اولوالعزم پیغمبر نہایت فروتنی اور عاجزی سے سر جھکاتے ہیں اور اولیا و اصفیا کس ادب و تعظیم سے بندگی بجالاتے ہیں۔ میری ناقص عبادت باایں عیب و نجاست باطن کس شمار میں ہے۔ اسکو اپنی حرکت سے شرم آتی ہے۔ اور ڈرتا ہے۔ مبادا بادشاہ اس ناقص خدمت کو رد کردے۔ یا اس حرکت پر کہ ایسے دربار میں لوث نجاست کے ساتھ آیا بے ادب ٹھہرا کر نکال دے۔ پس جو شخص نماز میں اپنے عیوب اور خدمت کے قصور پر نہیں شرماتا۔ یا اس کے دل میں رد کردینے کا خوف نہیں آتا۔ اس مرتبہ سے بہرہ نہیں رکھتا۔

اے عزیز تیری کیا حقیقت! بڑے بڑے کامل کہ ہزار اہتمام سے نماز ادا کرتے ہیں۔ اُس کے رد ہونے اور نہ قبول ہونے سے ڈرتے ہیں۔ حاتم اصمّ رحمۃ اللہ علیہ سے حکایت ہے۔ جب نماز کا وقت آتا ہے۔ اچھی طرح وضو کرکے مصلّے پر بیٹھتا ہوں تاکہ اعضا جمع ہو جاویں پھر نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہوں کعبے کو بھوؤں کے بیچ میں اور صراط کو پاؤں تلے اور بہشت کو دہنی طرف اور دوزخ کو بائیں جانب۔ اور ملک الموت کو اپنے پیچھے اور اُس نماز کو اپنی پچھلی نماز خیال کرتا ہوں پھر خوف و رجا میں کھڑا ہوکر تکبیر کہتا ہوں اور قرأت بترتیل و رکوع بتواضع و سجدہ بخشوع و قعود بہیئت مسنونہ اخلاص کے ساتھ ادا کرتا ہوں۔ باوجود اس کے نہیں جانتا کہ میری نماز قبول ہوتی ہے یا نہیں؟

دوم۔ نشاط و مسرت کہ جب آدمی کریم کے پاس جاتا ہے اور اسے اپنی طرف متوجہ پاتا ہے۔ سمجھتا ہے اب مراد حاصل ہوئی۔ اسی طرح جب نمازی پروردگار عالم جل ذکرہٗ کے کمال پر نظر کرتا ہے۔ اور اُسے اپنی طرف متوجہ سمجھتا ہے

امیداس کی قوی ہوجاتی ہے۔ فرحت وانبساط قلب اس امر کے ثمرات سے ہے۔ **سوم**۔ خشوع وخضوع کہ جو بادشاہ کے حضور میں اس کی عظمت پر نظر کرتا ہے کمال تذلل اور فروتنی وعاجزی بجالاتا ہے۔ امام حجۃ الاسلام محمد بن غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی ہوئی۔ اے موسیٰ جب تو مجھے یاد کرے اس حال پر یاد کر کہ تو اپنے اعضا رتوڑتا ہو اور میری یاد کے وقت خاشع وساکن ہوجا۔ اور جب مجھے یاد کرے اپنی زبان کو دل کے پیچھے کر۔ اور جب میرے روبرو کھڑا ہو بندہ ذلیل کی طرح کھڑا ہو۔ اور خوفناک دل اور راست گو زبان کے ساتھ مناجات کر۔ داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کیا۔ الٰہی تیرے گھر میں کون رہتا ہے۔ اور تو کس کی نماز قبول کرتا ہے ارشاد ہوا میرے گھر میں وہی رہتا ہے اور اسی کی نماز قبول کرتا ہوں جو میری عظمت کے سامنے جھک جاتا ہے اور میری یاد میں دن کاٹتا ہے اور میرے واسطے نفس کو خواہشوں سے روکتا ہے اور بھوکے کو کھلاتا ہے۔ اور مسافر کو ٹھیراتا ہے۔ اور مصیبت زدے پر رحم کرتا ہے۔ اس شخص کا نور آسمانوں میں سورج کی طرح چمکتا ہے۔ اگر وہ مجھے پکارتا ہے میں لبیک کہتا ہوں اور جو مجھ سے مانگتا ہے میں دیتا ہوں۔ اس کے لئے جہل میں حکمت اور غفلت میں ذکر اور تاریکی میں روشنی کرتا ہوں۔ مثال اُس کی آدمیوں میں فردوس کی مانند ہے۔ نہ اُس کی نہریں خشک ہوں نہ پھل بگڑیں۔ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نماز تمہارے دین کا منہ ہے اپنے دین کا منہ خشوع سے آراستہ کرو۔ بعض صحف میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میں ہر نمازی کی نماز قبول نہیں کرتا۔ اس کی نماز قبول کرتا ہوں جو میری عظمت کے لئے جھکتا ہے۔ اور میرے بندوں سے تکبر نہیں کرتا۔ اور میرے لئے بھوکے فقیر کو کھانا کھلاتا ہے۔ **چہارم**۔ ہیبت کہ جو بادشاہ کے دربار میں جاتا ہے۔ اور اس کی عظمت تصور کرتا ہے۔ ایک خوف اُس کے دل میں

پیدا ہوتا ہے۔ اسی کو ہیبت کہتے ہیں۔ شیر بیشۂ شجاعت مولیٰ علی کرم اللہ وجہٗ جب نماز کا ارادہ کرتے بدن میں لرزہ پڑتا۔ اور رنگ چہرۂ مبارک کا متغیر ہو جاتا۔ اور فرماتے اُس امانت کے ادا کا وقت آیا۔ جسکا بوجھ آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں سے نہ اُٹھ سکا۔ اور ہم نے اٹھالیا۔ (اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا) (پارہ ۲۲ سورۃ الاحزاب)

بارِ وجودِ خویش نتابد دلم ز ضعف   لیکن ز بارِ عشق کشیدن ضعیف نیست
آسمان بارِ امانت نتوانست کشید۔   قرعۂ فال بنام منِ دیوانہ زدند

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ جب وضو کرتے رنگ زرد ہو جاتا۔ لوگ کہتے آپ کی یہ کیا عادت ہے۔ فرماتے کیا تم نہیں جانتے۔ کس کے سامنے کھڑے ہونے کا ارادہ ہے۔ اور کمال اس ہیبت کا یہ ہے۔ کہ آدمی دنیا و امورِ دنیا سے غافل ہو جائے۔ جیسے بادشاہانِ دنیا کے دربار میں این و آن کا خیال نہیں آتا۔ اور نماز میں اِدھر اُدھر بھٹکتا ہے۔ اُس کے دل میں اُن کا وقار عظمتِ سے زیادہ ہے۔ ایسا شخص مردودِ بارگاہ اور سرزنش کے لائق ہے۔ کیا عجب ہے کہ بادشاہ اُس نالائق کو اپنے دربار سے نکال دے اور یہ **پانچواں امر** ہے۔ کہ مرتبۂ ثانیہ میں حاصل ہوتا ہے۔ لَوْ عَلِمَ الْمُنَاجِيْ مَنْ يُّنَاجِيْ مَا الْتَفَتَ اگر مناجات کرنے والا جانے کہ کس ذات سے مناجات کرتا ہے۔ تو ہرگز اِدھر اُدھر توجہ نہ کرے۔ اس کی طرف اشارہ ہے مگر کیفیت اس کی مرتبۂ اولیٰ سے مغائر ہے۔ کہ یہ اثرِ ہیبت ہے اور وہ ثمرۂ صحبت۔ دوسرا اثرِ ہیبت کا سکون و وقار ہے۔ جو خدا کے حضور بے فائدہ حرکت کرے بے ادب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ نماز میں اپنی داڑھی سے کھیلتا ہے۔ فرمایا اگر یہ جانتا کس سے مناجات کر رہا ہے تو ایسا نہ کرتا۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب نماز پڑھتے۔ معلوم ہوتا گویا ستون

ہیں۔ اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ لکڑی کی طرح ساکن ہو جاتے۔ بعض اکابرین جب رکوع کرتے چڑیاں اُنہیں جماد سمجھکر اُن پر بیٹھتیں۔ خلف ابن ایوب رضی اللہ عنہ نماز میں مکھی نہ اُڑاتے۔ کسی نے کہا آپ مکھی کی ایذا پر صبر کرتے ہیں فرمایا میں نے سنا۔ فساق و بدکار لوگ بادشاہوں کے کوڑوں پر صبر کرتے ہیں۔ تاکہ لوگ اُنہیں صابر کہیں۔ اور اس بات پر فخر کرتے ہیں۔ کیا میں خدا کے حضور مکھی کی ایذا پر صبر نہ کروں۔ اور یہ **چھٹا امر** ہے۔ کہ مرتبہ ثانیہ میں حاصل ہوتا ہے۔ اے عزیز خوف الٰہی اصل کار ہے۔ جسے خداوند کریم عقل سلیم عطا کرتا ہے ہر وقت اُس سے ڈرتا ہے۔ بعض صالحین نے چالیس برس خوف الٰہی سے سر نہ اٹھایا۔ زرارہ بن اوفی رضی اللہ عنہ نماز پڑھتے تھے۔ جب اس آیت پر پہنچے فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ ۙ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ۙ (پس جب پھونکا جاویگا بیچ صور کے۔ پس وہ اُسدن دن بھاری ہے عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ۙ خصوصاً کافروں پر آسان نہ ہوگا) مرکر گر پڑے۔ ربیع بن خثیم رضی اللہ عنہ کہ اکابر تابعین سے ہیں۔ ہمیشہ آنکھیں نیچی رکھتے یہاں تک کہ لوگ انہیں اندھا سمجھتے سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر جاتے ان کی لونڈی کہتی۔ صدیقک ذَالِكَ الْاَعْمٰى قَدْ جَاءَ۔ آپ کا وہ اندھا یار آیا ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہنستے اور ان سے فرماتے۔ خدا کی قسم اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں دیکھتے خوش ہوتے۔ ایک روز ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ لوہاروں کے کوچے میں گزرے۔ آگ کو شعلہ زن دیکھ کر گر پڑے۔ آٹھ پہر بے ہوش رہے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ اُن کے سرہانے بیٹھے فرماتے۔ خدا کی قسم یہ خوف ہے ؎

دلا بہر خدا ترسی قیامت غفلتی داری
مکن نہ خدمت سلطان بجنید بے نیاز یہا

فصل سوم

صفت نماز میں

جو مسلمان برعایت شرائط و ارکان و واجبات و سنن و مستحبات اس ترتیب وصفت کے ساتھ کہ مشہور کتب فقہ میں مسطور و مذکور ہے بنظر تعمیل حکم الہی عز مجدہٗ نماز پڑ ہے۔ شرع شریف میں نماز اسکی صحیح ہے۔ مگر کمال اُس کا یہ ہے کہ حقیقت ارکان و شرائط و واجبات و آداب کی بجالاوے اور ادا کے وقت اُن کے اسرار پر نظر رکھے۔ مثلاً روح و حقیقت طہارت یہ ہے۔ کہ جس طرح بندہ نجاست حقیقی و حکمی سے ظاہر کو پاک کرتا ہے۔ اُسی طرح علائق دنیوی و خباثت مادی سے باطن کو صاف کرے کہ منظر بادشاہ حقیقی علام الغیوب کا باطن ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ۔ مولی تعالی تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے۔ صورتوں کو نہیں دیکھتا۔ مکان کہ ظرف ابد ہے اور لباس کہ بعید ہے۔ اور چمڑا کہ قریب ہے۔ پاک کرنا اور دل کو کہ مظروف اور جس کی طہارت اصل مطلوب ہے۔ ملوث و آلودہ چھوڑنا ایسا ہے جیسے ایک بادشاہ عالی قدر و عالیجاہ اپنے غلام کو حکم دے۔ کہ آج ہمارے حضور حاضر ہو کر نذر گزرانے۔ اور وہ نادان ایک خسیس چیز کہ ہرگز بارگاہ سلطان کے لائق نہیں۔ خوان طلائی میں رکھ کر اور خوان پوش زربفتی مرصع اُس پر ڈالکر حضور میں لے جاوے۔ آیا بادشاہ اُس کی اس حرکت پر ناخوش ہو کر کمال عتاب سے اُسے نہ نکالدیگا۔ اور منذورنا منظور فرما کر اس کے منہ پر نہ مارے گا۔ بعض مشائخ کرام رضوان اللہ علیہم من الملک العلام آیہ کریمہ لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی۔ مستی اور نشہ کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ۔ سکر سے محبت دنیا

اور اُس میں استغراق مراد لیتے ہیں۔ یعنی جبکا دل دنیا کی الفت اور اس کی لذت میں مستغرق ہے۔ قابل حضوری نہیں۔ حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ۔ (یہاں تک کہ جانو جو کہتے ہو یعنی جب تک حال موافق قال اور باطن ہمزبان ظاہر نہ ہو عالم الغیب والشہادہ کے حضور جانا اور اسکی خدمت وبندگی کا دعویٰ کرنا محض بے معنی ونادانی ہے۔ ؎

برزبان تسبیح ودر دل گاؤ خر۔
ایں چنیں تسبیح کَے دارد اثر۔

اور مقصود اس بیان سے یہ ہے۔ کہ طالبانِ حقیقت مالک حقیقی کو ظاہر وباطن سے واقف سمجھ کر طہارت باطن وصلاح قلب کی تحصیل میں اہتمام بجا لادیں۔ نہ یہ کہ لوث باطن وغفلت دل کو عذر قرار دے کر نمازیں بافراغت چٹ کریں اور کہیں جسوقت دل حاضر اور باطن ماسوا سے طاہر و پاک ہوگا۔ نماز پڑھینگے۔ بدون ان امور کے حرکات وسکنات ظاہری سے کیا حاصل مانند اُس غلام سرکش باغی کے جسے مولیٰ کسی کام کا اسوقت حکم دے اور وہ صاف انکار کردے کہ مجھ سے یہ کام تیری پسند کے لائق ہونا دشوار ہے اور بدون اس کے بیکار ہے۔ جب سلیقہ پیدا کرونگا۔ اُسوقت تعمیل حکم کرونگا۔ اگر یہ غلام عقل رکھتا۔ احتیاط وہوشیاری کے ساتھ فوراً تعمیل کرتا۔ باوجود اس کے اگر قصور رہتا شرمندہ ہوتا اور آئندہ اس سے احتراز واجتناب کرتا۔ اور اس کے ازالہ کی فکر کرتا۔ بندہ کو تعمیل حکم چاہیئے۔ پسند کرنا اور نہ کرنا مولیٰ کریم کے اختیار میں ہے۔ تمرد وسرکشی سے کہ ترک تعمیل میں ہے منسوب نہ ہوگا۔ اور اس طریق سے وہ قصور ونقصان بھی رفتہ رفتہ علاج وتدبیر سے کہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ اطبائے باطنی رحمہم اللہ کی کتابوں میں تحریر ہے زائل ہوجائیگا اُسوقت **حقیقت توجہ** وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا[ا] وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔ کی حاصل اور ان کلمات

[ا] آیہ کریمہ میں لفظ مُسْلِمًا نہیں۔ مگر ادعیہ نماز کے بعض احادیث صحاح میں اسی طرح مروی ہُوا۔ واللہ اعلم ۱۲ منہ

طیبات کے کہنے قابل ہوگا۔ شرح اس کلام کی مشائخ کرام کے طور پر یہ ہے
وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مخلوقات اور ممکنات
سے کہ خود محتاج اور اپنی حد ذات میں بمصداق كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ وَكُلُّ نَفْسٍ
ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ہالک ہیں دست بردار ہو کر مالک کائنات و خالق ارض و
سموٰت کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ جو لَا يَبْقٰى اِلَّا وَجْهُهٗ ؎

اَلَا كُلُّ نَعِيْمٍ لَا مُحَالَةَ زَائِلٌ　　اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ

باقی و دائم ہے۔ اور بمصداق وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ سب
اس کے محتاج ہیں۔ حَنِيْفًا سب باطل دینوں اور جھوٹے مذہبوں سے
یکسو و کنارہ کش ہو کر مُسْلِمًا سچا دین کہ اسلام ہے اختیار کرتا ہوں۔ وَمَا
اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ط۔ اور میں مشرکوں سے نہیں۔ کہ کسی چیز کو اُس وحدہٗ
لاشریک کا ساجھی ٹھیراؤں۔ اصالت تاسیس اس مقام میں ارادہ شرک
خفی کی مقتضی ہے۔ مصلی پر واجب ہے کہ شرک خفی سے احتراز اور حال
مطابق قول کے کرے۔ اور اس امر سے شرماوے کہ ابتداء مناجات کی
جھوٹ سے ہو۔ اور یہ بھی سمجھ لے کہ توجہ بوجہ ظاہر پروردگار تقدس و تعالیٰ
عن الجہات کی طرف ممکن نہیں۔ پس صدق کلام توجہ باطن پر موقوف
ہے۔ اور یہ توجہ اس امر کو مستلزم کہ عظمت و کبریائی بادشاہ حقیقی کی دل مصلی
میں مرتکز ہو۔ اور جو بات دل میں ہوتی ہے۔ اثر اُسکا اقوال و افعال میں ظاہر
ہوتا ہے۔ ع　كُلُّ اِنَاءٍ بِمَا فِيْهِ يَتَرَشَّحُ

ع　می تراود زہم آنچہ درآوند من ست

اثر قولی یہ ہے۔ کہ زبان سے کہتا ہے۔ **تکبیر تحریمہ**۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
اللہ بہت بڑا ہے۔ علماء فرماتے ہیں جو معنی تکبیر کے نہیں جانتا سخت جاہل
ہے۔ اور جو جان کر خدا کے حضور اپنے نفس یا دوسرے کی طرف مائل یا متوجہ
ہے۔ وہ چیز اس کے نزدیک خدا سے زیادہ بڑی ہے۔ اور اُس نامراد

کی مراد اصلی و معبود حقیقی ہے۔ اَفَرَئیتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوَاهُ۔ اور اثر فعلی یہ ہے۔ کہ اس کے حضور بکمال خشوع و خضوع و عاجزی و فروتنی و نیاز دست بستہ کھڑا ہوتا ہے۔ اور اس مقام میں تین ادب کی رعایت ضرور ہے

قیام۔ اوّل اس کھڑا ہونے کو خدا کا احسان سمجھے کہ مجھ سے ناچیز کو اپنے دربار میں بلایا ہے۔ اور کھڑے ہونے کی اجازت دی۔ جان و دل اس عنایت پر قربان کرے تو بجا ہے۔ اور سلطنت ہفت کشور اس دولت کے مقابلہ میں خاک سمجھے۔ اور اس پر لات مارے۔ تو زیبا۔ نہ یہ کہ اپنا کمال سمجھے اور بادشاہ حقیقی اور مالک الملک والملوک پر ناز کرے ؎

منّت منہ کہ خدمتِ سلطان ہمی کنم۔
منّت شناس ازو کہ بخدمت بداشتت

یَمُنُّوْنَ عَلَیْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا قُلِ اللّٰهُ یَمُنُّ عَلَیْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِیْمَانِ (آپ پر ایمان لانے کا احسان ظاہر کرتے ہیں آپ فرمادیں کہ یہ مولیٰ کا تم پر احسان ہے۔ کہ اُس نے تم کو ایمان سے بہرہ ور فرمایا) دوم بندہ گنہگار و ذلیل و خوار کی طرح جسکے قصور خدمت پر مولیٰ مطلع ہے۔ شرمندہ سر افگندہ رہے اور تصویر محشر پیش نظر رکھے۔ کہ ایک دن اسی طرح اُس کے حضور کھڑا ہونا اور اُن نافرمانیوں کا جو عمر بھر کرتا رہا حساب دینا ہے۔ سوم جسطرح نگاہ ظاہر قدم پر رکھتا ہے۔ روئے باطن جناب حدیث کی طرف رکھے۔ نہ کسی طرف منہ پھیرے۔ نہ دل غیر کی طرف متوجہ کرے گویا اُسے بادشاہ جبار کے سامنے کھڑا کیا ہے۔ اور حکم ناطق دیا ہے۔ اگر گردن ہلائے گا مارا جائے گا۔ یا اُس عاشقِ جان باختہ کی طرح کہ غیرتِ محبوب کا خیال اور مَنِ الْتَفَتَ اِلٰی غَیْرِنَا فَلَیْسَ مِنَّا۔ (جو ادھر اُدھر دیکھے وہ ہمارا نہیں) کا تازیانہ نفس سرکش کو توسنی سے روکے ہوئے ہے۔ کہ خلاف مرضی محبوب نہ ہو۔ جب روئے ظاہر کا یہ حال ہو روئے باطن کا

کیا حال ہو گا۔ بندہ وہ ہے۔ کہ مراد و مقصود اُس کا ذات مطلق کے سوا دوسری چیز نہ ہو۔ اور اس کی عظمت کے سامنے تمام عالم کو نیست سمجھے۔ سب خوبیاں اور کمالات کے ساتھ متصف اُسی کو سمجھے! اور تمام عیوب سے پاکی اُس کے لئے سمجھے۔ اور اس مضمون کو زبان سے بیان کرے۔ **ثنا**۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پاکی کے ساتھ یاد کرتا ہوں تجھے اے خدا اور سب عیوب و نقائص سے تجھے پاک جانتا ہوں۔ وَبِحَمْدِكَ یعنی تیری خوبیاں بیان کرتا ہوں اور تیرا شکر بجالاتا ہوں۔ کہ تو نے باآن عظمت و بڑائی و جلال و کبریائی مجھ سی ناچیز بے کمال کو اپنے دربار میں بلایا۔ اور اس عمدہ خدمت اور جلیل منصب سے ممتاز فرمایا۔ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ۔ بہت خوبیوں کا ہے تیرا نام۔ کوئی نام اُس خوبی کو نہیں پہنچتا۔ کہ پاک ذات اور برتر صفات پر دلالت کرتا ہے۔ وَتَعَالٰى جَدُّكَ اور تیری عظمت و سلطنت بلند ہے۔ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ اور تیرے سوا کوئی پوجا و بندگی کے لائق نہیں۔ تو ہی سچا معبود ہے۔ اور الوہیت اور جو صفات الوہیت سے ہے۔ تیرے ہی لئے مخصوص ہے۔ فَاَنْتَ الْاِلٰهُ الْمَعْبُوْدُ حَقًّا وَالْاَحَدُ الصَّمَدُ الْمَوْجُوْدُ اَزَلًا وَّاَبَدًا لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔ جب بندہ اپنے مالک کی تسبیح و تحمید سے فارغ ہوا اور اسکی یکتائی کا دل سے معترف ہوا۔ اسوقت ایک قوی دشمن کا دغدغہ کہ ہر وقت متاع و اسباب گراں بہائے۔ ایمان کی گھات میں ہے دل میں پیدا ہوا۔ کہ مبادا اس دولت کو چھین لے جائے۔ اور قرب یار کو بعد سے مبدل کرے۔ ناچار حافظ حقیقی کی طرف رجوع لاتا ہے۔ اور کہتا ہے **تعوذ**۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔ حقیقت استعاذہ کی یہ ہے کہ شیطانی کاموں سے احتراز و اجتناب کر کے اُن باتوں میں جو خدا کو پسند ہیں مشغول ہو۔ جو درندوں سے بچنا چاہتا ہے۔ اور اُن کے جنگل میں بھاگ کر محفوظ مکان میں پناہ نہیں لیتا۔ بلکہ وہیں کھڑا ہو کر کہتا ہے۔ اَعُوْذُ مِنْهُمْ بِهٰذَا الْحِصْنِ الْحَصِيْنِ۔

(میں اس مضبوط و محکم قلعہ کے ساتھ درندوں سے پناہ چاہتا ہوں) بھلا درندے اُسے کب چھوڑینگے۔ اسی طرح جو آدمی ہوا و ہوس کے جال میں قید ہے۔ شیطان کی رسی میں جکڑا ہوا ہے۔ استعاذہ (پناہ مانگنا) اُسے فائدہ نہ دیگا۔ پس بندہ کو لازم ہے کہ معاصی و گناہوں کی خطرناک و ہولناک وادی سے بھاگ کر خدا کی پناہ پکڑے اور حمد و ثنا اس کی جو شیطان جیسے قوی دشمن سے بچانے والا ہے بجالاوے اور اُس کا نام کہ ہر بلا سے امان ہے۔ ورد زبان کر کے حرز جان بنا وے اور کہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ وجہ تخصیص اسماء متبرکہ ثلثہ کی یہ ہے۔ کہ آدمی تین سبب سے کسی کی مدح سرائی کرتا ہے۔ یا ممدوح حسن ذاتی رکھتا ہے۔ یا اُس کا احسان اس پر ہوتا ہے۔ یا آئندہ اس سے احسان کی توقع اور امید ہوتی ہے۔ سو (اللّٰہ علم لذات الواجب الوجود المستجمع لجمیع الصفات الکمالات المستحق لجمیع المحامد) علم ہے ذات واجب الوجود جامع جمیع صفات کمال کا اور وہی مستحق ہے سب تعریفوں کا اور اُسے باعتبار اُن مہربانیوں کے جو دنیا میں بندوں پر کرتا ہے رحمٰن کہتے ہیں اور بنظر مہربانی ہائے آخرت کے رحیم کہتے ہیں۔ گویا بندہ عرض کرتا ہے کہ حسن ذاتی بھی تجھی کو ثابت ہے۔ اور دنیا میں بھی سب نعمتیں تو ہی عنایت کرتا ہے۔ اور آخرت میں بھی تو ہی کام آوے گا۔ اور طرح طرح کی رحمتیں فرمائے گا۔ پس تیری ہی حمد و ثنا کرنا لائق ہے اور تجھی کو سراہنا چاہیئے۔ **فاتحہ** - اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ - تمام خوبیاں اور ستائشیں ازل سے ابد تک جس حامد سے جس محمود کے لیئے جس خوبی پر صادر ہوں۔ وہ سب اُس ذات پاک واجب الوجود مستجمع تمام اوصاف علیہ کو ثابت ہیں۔ جو سارے جہان کا پالنے والا ہے۔ کہ جب وہ تمام عالم کا خالق اور پرورش کرنے والا اور حسن و احسان کائنات کا اُس کے عطا و قدرت بخشنے سے ہے۔ (وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ) پس جو کسی مخلوق کو سراہتا ہے اور تعریف کرتا ہے درحقیقت اُس کے مالک و خالق کی حمد بجالاتا ہے

ولنعم ما قیل ؎

حمد را با تو نسبتے ست درست

بر در ہر کہ رفت بر در تست

جب مصلی اس مضمون کو تصور کرتا ہے۔ ہیبت و عظمت اس ذوالجلال والکبریا کی جس کے بادشاہان مجازی محتاج و دست نگر ہیں۔ اس درجہ دل میں پیدا ہوتی ہے۔ کہ ہیبت سلاطین دنیا کی جو اُن کے دربار میں منظر اُن کی شوکت وقدرت وجاہ وعظمت کے عارض ہوتی ہے۔ اُس سے کچھ نسبت نہیں رکھتی ہٰذا اس آیت کے بعد فرمایا۔ الرحمٰن الرحیم۔ اگرچہ میں سب بادشاہوں کا بادشاہ ہوں۔ اور تمام جہاں کا مالک و پروردگار ہوں۔ مگر میری سرکار کو بادشاہانِ مجازی کے دربار پر قیاس نہ کرو۔ وہاں قہر محض ہے۔ تھوڑی بات میں ناراض ہوتے ہیں۔ کہ پھر کسی طرح راضی نہیں ہوتے۔ اور گناہگار کا عذر قبول نہیں کرتے اور ہر کس وناکس کی بات نہیں سنتے۔ یہاں مہربانی ورحمت قہر وغضب سے زیادہ ہے۔ فَاِنَّمَا رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ غَضَبِیْ وَعَفْوِیْ سَبَقَ عِقَابِیْ وَ اِنَّ رَحْمَتِیْ لَوَسِعَتْ کُلَّ شَیْئٍ۔ ؎

بازآ بازآ ہر آنچہ ہستی بازآ | گر کافر وگبر وبت پرستی بازآ
ایں درگہِ ما درگہِ نومیدی نیست | صد بار اگر توبہ شکستی بازآ

جو عرض کرنا ہے۔ عرض کر کہ سنا جاوے گا۔ اور مانگنا ہے۔ مانگ کہ دیا جاویگا یہاں تیرے گناہ وبے لیاقتی پر نظر نہیں۔ بلکہ اپنی رحمت کاملہ شاملہ پر نظر ہے۔ اور مزید اطمینان وتسلی کے واسطے ارشاد ہوتا ہے۔ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ مالک انصاف کے روز کا گویا اسطرف اشارہ فرماتے ہیں۔ کہ آخر ایک روز ہمارے حضور کھڑا ہونا اور بے واسطہ کسی کے ہم سے سوال وجواب کرنا ہے۔ آج کون مانع ہے۔ اے عزیز جسطرح مضمون اس آیت کا کمال خوف وہیبت بندے کے دل میں پیدا کرتا ہے۔ کہ چور کے حق میں اس سے زیادہ کوئی مصیبت سخت تر نہیں کہ اُسے

حاکم جبار و قہار کے پاس جس کے خوف سے بڑے بڑے مقرب بید کی طرح لرزتے اور کانپتے ہیں۔ اور وہ اس کی چوری سے واقف و خبردار اور قصور کا خود گواہ ہے۔ لے جایئں اور یہ بھی جانتا ہو کہ اس نے حکم عام دیا ہے۔ کہ جو چوری کرے گا سخت سزا پائیگا۔ اسی طرح امید نجات کو قوت دیتا ہے۔ کہ جب کوئی گنہ گار کسی حاکم غفار کے پاس گرفتار آتا ہے۔ سمجھتا ہے۔ کہ وہ اپنے رحم و کرم سے میرا گناہ معاف فرمائیگا۔ اور بمقتضائے ستاری رسوائی سے بھی نجات بخشیگا۔ اگر میری تفضیح و رسوائی منظور ہوتی حساب و کتاب دوسروں کے تعلق کرتا۔ ایک اعرابی نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے روز بندوں کا حساب کون لے گا۔ فرمایا۔ اللہ جل جلالہ خود اپنے بندوں کا حساب لے گا۔ اعرابی یہ سنکر خوش ہوا۔ اور کہا۔ خدائے تعالی کریم ہے۔ اور کریم جب قدرت پاتا ہے۔ معاف فرما دیتا ہے۔ اور جب حساب لیتا ہے سختی نہیں کرتا۔ آپ نے فرمایا۔ اعرابی فقیہ ہے۔ سچ کہتا ہے۔ خدا سے زیادہ کوئی کریم نہیں کسی نے بعض اکابر دین سے عرض کیا۔ قیامت کو جب آپ سے سوال ہوگا۔ یَاَیُّھَا الْاِنْسَانُ مَاغَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ الَّذِیْ خَلَقَكَ فَسَوّٰكَ اے آدمی کس نے مغرور کیا تجھے اس کرم والے پروردگار کے ساتھ۔ جس نے تجھے پیدا کیا۔ سو ٹھیک بنایا تو آپ کیا جواب دینگے۔ فرمایا میں کہدونگا۔ پروردگار تیرے کرم نے وَلِنِعْمَ مَاقِیْلَ؎

الٰہی تا غفور اسمت شنیدم گنہ را مست شادی مرگ دیدم۔

شرمندہ ازانیم کہ در دار مکافات اندر خورِ عفو تو نکردیم گناہے۔

یعنی ہم اس سے شرمندہ ہیں۔ کہ دنیا میں تیری معافی کے لائق کوئی گناہ نہیں کیا۔ خلاصہ یہ کہ جب اپنے مالک کے کمال رحم و کرم پر نظر کرکے سمجھتا ہے۔ کہ اس کے دربار میں عرض معروض کی گنجایش ہے۔ بیباکانہ غیبت سے خطاب کی طرف التفات کرتا ہے۔ اور اپنے عرض حال پر آمادہ ہو جاتا ہے اور کہتا ہے۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ط ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد

چاہتے ہیں۔ ہنوز یہ کلمہ پورا نہیں نکلتا۔ کہ تازیانہ خوف کا دل پر مارا جاتا ہے۔ مبادا
غیب سے ندا ہو۔ لے کاذب خموش۔ صبح سے شام تک تیرا دل اغیار کی
طرف جھکا رہتا ہے! اور ہماری عبادت کا دعویٰ کرتا ہے۔ بندہ وہ ہے۔ کہ
سب کو چھوڑ کر ہماری طرف رجوع کرے۔ کسی سے کام نہ رکھے۔ جو فرمائیں بجا
لائے اور جس سے روکیں باز آئے۔ اپنی خواہش کو دخل نہ دے۔ ہماری تقدیر
پر راضی و شاکر رہے۔ اسی طرح استعانت ہم سے یہ ہے۔ کہ ہر مصیبت میں
ہماری طرف رجوع کرے۔ اور جو مانگے ہم سے مانگے۔ جس طرح دودھ پیتا بچہ
ماں کے سوا کسی سے التجا نہیں کرتا۔ اور دوسرے کے پاس آرام نہیں پاتا

ے ما عیال حضرتیم و شیر خوا　　گفت اَلْخَلْقُ عِیَالُ لِلّٰہِ

نہ یہ کہ بادشاہوں کے دربار میں رزق کے لئے جاوے۔ ے

از برائے رزق تو رنجیدہ　　وَفِی السَّمَاءِ رِزْقُکُمْ نشنیدہ

اور حاکم کے پاس دادخواہی اور طبیب کے گھر علاج کے واسطے جاوے
اور ہر معاملے میں مالک حقیقی کو چھوڑ کر غیر سے التجا کرے۔ قوی کو چھوڑ کر ضعیف
کی طرف اور غنی کو چھوڑ کر مفلس کی طرف رجوع کرنا خلاف عقل ہے۔ جب
کہ خدائے تعالیٰ قوی اور غنی ہے۔ وَاللّٰہُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ
اور اس کے سوا سب ضعیف و مفلس ہیں۔ تو قوی کو چھوڑ کر ضعیف کی طرف
دوڑنا اور غنی سے منہ موڑ کر مفلس سے مانگنا خلاف عقل ہے۔ اور شرمندگی کی بات
ہے۔ بلکہ چاہیئے۔ جو کچھ طلب کرے خدا سے کرے۔ اور اسی سے ڈرے اور ضعیف
اور مفلسوں سے نہ ڈرے۔ اور لَا تَتَحَرَّکُ ذَرَّۃٌ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ پر نظر رکھے۔
ولنعم ما قیل ے　گر لبو و جان من اندر سقر

جز خدا دیگر نہ از من خبر

گر زند او گردنت تو دم مزن　جگش ضرور

سر ہو شتند سر و ہمہ عاشق حقو

جو مانگے خدا سے مانگے! اور جو عبادت کرے خدا کی رضا کے لیئے کرے۔ نہ کہ خوف عذاب دوزخ و طلب بہشت کے لیئے ہے

خوانی مرا خبیر و خلاف تو آشکار ۔ دانی مرا بصیر و خطائے تو بر ملا

گر دانیم بصیر چرا می کنی گنہ ۔ ور خوانیم خبیر چرا می‌کنی خطا

ما گر عطا کنیم چہ خدمت کنی بخلق ۔ خلق از کرم کنند چہ منت بری ز ما۔

ما ہم خالق تو چو حاصل شود تعب ۔ خلقند خواجہ تو چو حاصل شود عطا

اجرائے من خوری و کنی خدمت امیر[۱] ۔ روزی من بری و کشی منت کیا[۲]

گہ چوں عسس[۳] مدارت از خوان بیکیاں ۔ گہ چوں مگس قرارت بر خوان اغنیا

گاہے چو کرم پیلہ کشی طیلسان بسر ۔ گاہے ز روئے حیلہ کنی پیرہن قبا

تا کے غنوی بر ہر گنہ جرم رہ بسر ۔ تا کے کنی بمعذرت جبر اکتفا

گوئی کہ جبر باشد و باکت نہ از گناہ ۔ دانی کہ جرم داری و شرمت نہ از خدا

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ۔ ۔ گر کافر و بت پرستی باز آ

آمدم بر سر مطلب۔ ناچار اس قول کو خلاف فعل سمجھکر خواہان حقیقت ہوتا ہے اور دعوی سے دعا کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ دکھا ہم کو سیدھی راہ کہ دہنے بائیں سے کام اور غیر سے علاقہ نہ رکھیں صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ۔ راہ اُن کی جنپر تو نے احسان کیا کہ انہیں ہر طرف سے روک کر اپنا کرلیا۔ اور اپنے شوق و محبت میں تمام عالم سے بیگانہ کردیا۔ (مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰئِكَ رَفِيْقًا) غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ نہ راہ اُن کی جن پر غصہ ہوا۔ اور نہ راہ گمراہوں کی۔ کہ تیرا دامن چھوڑکر اوروں کیطرف جھکے۔ اور بمصداق غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا مورد عذاب و لعنت ہوئے۔ اٰمِيْن۔ خدایا! اپنے بندے کی عرض قبول فرما اور جو طلب کرتا ہوں اپنے فضل و کرم سے عطا کرے

[۱] وظیفہ۔ [۲] بادشاہ۔ [۳] کوتوال

خداوندا بگردانی بلا را۔ ازیں آفت نگہداری تو ما را۔
بحق آں دو گیسوئے محمد صلے اللہ علیہ وسلم زبوں گرداں زبردستانِ ما را۔

ثم آمین

یارب بمحمد صلے اللہ علیہ وسلم و علی و زہرا۔ یارب بحسین و حسن آل عبا
از لطف برآر حاجتم در دو سرا بے منتِ خلق یا علیُّ الاعلیٰ۔

صحیح مسلم شریف میں مرفوعاً مروی ہے کہ اللہ جل جلالہٗ ارشاد فرماتا ہے کہ میں نے نماز اپنے میں اور اپنے بندے میں نصفا نصف تقسیم کی۔ اور میرے بندے کے لئے ہے وہ جو کچھ مانگے۔ جب بندہ کہتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ اللہ فرماتا ہے میرے بندہ نے میری حمد کی۔ اور جب کہتا ہے۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ فرماتا ہے میرے بندہ نے میری تعریف کی۔ اور جب کہتا ہے۔ مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ فرماتا ہے میرے بندے نے میری تعظیم کی یعنی یہ تین آیتیں خاص میرے لئے ہیں اور ان میں میری حمد و ثنا و تمجید ہے۔ اور جب بندہ عرض کرتا ہے۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ ارشاد ہوتا ہے یہ میرے اور میرے بندہ کے درمیان ہے۔ (یعنی کہ عبادت خدا کے لئے ہے۔ اور استعانت بندہ کا مطلب) اور میرے بندے کے لئے ہے جو کچھ مانگے۔ اور جب دعا کرتا ہے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔ فرماتا ہے۔ یہ سب میرے بندہ کے لئے ہے۔ اور میرے بندہ کے لئے وہ جو کچھ مانگے۔ **ختم سورت**۔ اے عزیز یہ عنایت مولیٰ کی بندے کے حق میں کافی و وافی ہے۔ مگر اس سورت کے پڑھنے سے محبوب کی باتوں کا شوق دل میں بڑھتا ہے۔ لہٰذا بقدر اقتضائے حال ایک وقت تک اُس کلام پاک کی تلاوت میں مشغول رہتا ہے۔ اور اس کی بلاغت و لطافت و

حسن وخوبی پر نظر کرکے (رکوع) بکمال خشوع وخضوع عظمت جل مجدہٗ کے سامنے جھک جاتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ پاکی بولتا ہوں اپنے بڑے رب کی۔ **قولہ** عنایت الہی ولطف ربانی وکرم یزدانی کہ بحکم مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہُ درماندگی اور بیچارگی کو لازم ہے۔ دستگیری فرماکر سر اُسکا اٹھاتی ہے۔ اُسوقت امید بندہ کی توی ہوتی ہے۔ اور سمجھتا ہے کہ رب العالمین نے میری تسبیح وتحمید قبول فرمائی۔ اور میرے عجز ونیاز پر نظر فرماکر یہ رفعت وبلندی بخشی۔ لہذا اس مضمون کی طرف سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ سے اشارہ کرکے اسکی عنایت بے غایت کا شکر بجالاتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔ خدایا تیرا شکر کس زبان سے ادا کروں۔ کہ مجھ سے ناچیز کو اپنے حضور میں کہ قدسیوں کا سجدہ گاہ ہے بلایا اور اپنے دربار میں جگہ دیکر طرح طرح کے لطف وعنایت سے سربلند فرمایا۔ اس رحم وکرم کے مقابلہ میں بندہ ناچیز سے سوا اس کے اور کیا ہوسکتا ہے۔ (سجدہ اولیٰ) کہ سر عبودیت وبندگی زمین نیاز پر جھکائے اور عجز کو کہ موجب مزید عنایت ہو، زیادہ ظاہر کرے۔ لہذا سربسجدہ ہوکر عرض کرتا ہے۔ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی میرا برتر پروردگار سب عیوب ونقائص سے پاک ومنزہ ہے جب بندہ یہ عبادت کہ کمال تواضع وعنایت تذلل ہے بجالاتا ہے۔ رحمت الہی جوش فرماتی ہے۔ اور اجازت (جلسہ) بیٹھنے کی جس سے بڑھ کر کوئی عزت نہیں حاصل ہوتی ہے۔ گویا ارشاد ہوتا ہے۔ کہ ہم عوض اس تواضع وعجز ونیاز کے تجھے وہ مرتبہ جو تیرے حوصلہ سے باہر ہے۔ بخشتے ہیں اور اپنے حضور بیٹھنے کا حکم دیتے ہیں۔ جبوقت بندہ اس تشریف سے سرفراز ہوتا ہے۔ بدین خیال کہ مبادا نفس سرکش کمال قرب پر مغرور ہوکر کبر وعجب کی بلا میں مبتلا کرے۔ عظمت الہی بیان کرتا ہوا۔ (سجدہ ثانیہ) پھر سجدہ میں جھک جاتا ہے اور زبان حال سے کہتا ہے اے دل ہمت کہیں مغرور نہ ہو جانا۔ اور اصل حقیقت اپنی کہ خاک

ذلیل و نطفۂ ناپاک ہے بھول نہ جانا یہ قرب و منزلت اُس کے فضل و کرم
سے ہے نہ تیری استعداد و عمل سے کارخانۂ الٰہی میں کوئی چیز خاک سے زیادہ
خوار و ذلیل نہیں۔ رفعت و بلندی کا اقتضا اس میں کہاں مگر مالک اپنے ملک
میں مختار ہے۔ جس بندۂ خوار و ذلیل و ذرہ بے مقدار کو چاہے تشریف کرامت
سے مخصوص فرماکر اپنی درگاہ میں بلا دے اور بیٹھنے کی اجازت دے ایسے
مہربان و رحیم مولی کا شکر اور اُس کے حضور دست بستہ کھڑے ہوکر خدمت بجا
لانا اور ان افعال کو جو موجب اس قرب و رفعت کے ہوئے۔ مکرر ادا کرنا
فرض ہے۔ ع اَلْمِسْكُ مَاكَرَّرْتَهٗ يَتَضَوَّعُ (**رکعت اُخریٰ**) لہذا پھر دست
بستہ کھڑے ہوکر وہ افعال دوبارہ ادا کرتا ہے۔ اس بار جو یہ سجدہ میں گیا۔ اور
جسقدر تعظیم و تذلل اس کے حیطۂ قدرت میں تھی بجا لایا۔ اب نظر عنایت
اور زیادہ ہوئی گویا بندہ نوازی اُس کے پردۂ غیب سے آواز دیتی ہے اب
سر نیاز خاک سے اٹھا اور تاج کرامت سر پر رکھ ہمارے حضور باطمینان تمام
بیٹھ اور اپنا مطلب عرض کر۔ بندہ اس انعام کو دیکھ کر اپنا مقصد و مطلب گم کر کے
مالک کی حمد و ثنا میں مشغول ہوتا ہے۔ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ
سب تعظیمیں اور نمازیں اور پاکیاں اللہ ہی کے لیئے ہیں۔ جسکا فضل و کرم ذرہ
بے مقدار کو خورشید پرانوار بناتا ہے اور بلا استحقاق و سابقۂ خدمت معتدبہا
اپنے بندے کو ایسے عمدہ مقامات عطا فرماتا ہے۔ اب کہ یہ ثنا و تحیت خسروی
ادا کر چکا۔ ناگاہ عرش سلطانی کی دہنی جانب نظر آیا کہ گویا وزیر اعظم و دستور
محترم بہزاران جاہ و جلال کرسی عز و اقبال پر جلوہ افروز ہے۔ لہذا ادھر متوجہ
ہوکر عرض کرتا ہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ
سلام تم پر اے نبی اور خدا کی مہربانی اور اُسکی افزونیاں۔ یہ کلمہ ہر چند معنیً
انشا ہے مگر مثل کلمہ سابقہ کے اُسے اخبار قرار دینا بھی ممکن ہے یعنی بادشاہانِ
جلیل کے دربار میں جسقدر قرب زیادہ۔ اُسی قدر خوف عتاب و ترس زوال

منصب بہتر ہے۔ اور وہاں ہر ایک کے لیئے ایک مرتبہ معین ہے جس سے آگے تجاوز نہیں کر سکتا۔ وَمَا مِنَّا اِلَّا لَہٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ مگر تمہیں اس دربار میں وہ وجاہت و علو مرتبت حاصل نہیں جس کے زوال کا کبھی اندلیشہ ہو۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ حضور اس خوف و ترس سے مامون ہیں۔ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ اور بادشاہ حقیقی آپ پر اس قدر مہربان ہے کہ کبھی عتاب نہ فرمائے گا۔ وَبَرَکَاتُہٗ اور اس بارگاہ میں حضور کا مرتبہ متناہی نہیں۔ بلکہ بعنایت خسروی یوماً فیوماً در تزاید و کمال ترقی پر ہے وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی (ہر پچھلی ساعت آپ کے لیئے پہلی سے بہتر ہے) بعدہٗ حاضرین دربار و مقربان بارگاہ کو سلام اور بنظر عموم رحمت سلطانی اپنے نفس کو بھی اُس میں شریک کرتا ہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ط سلام ہم پر اور خدا کے نیک بندوں پر اب تو الطاف شاہنشاہی اس پر متواتر نازل ہوئے اور عنایات سلطانی سے بے نہایت شرف حاصل ہوئے کبھی اُس دربار والاجاہ میں بیٹھنا پایا کبھی پایہ بوس عرش خسروی ہاتھ آیا۔ کبھی بلا وساطت غیر وزیر اعظم سے دولت خطاب ملی۔ کبھی مقربان حضرت کے ساتھ نعمت سلام میں شرکت ہوئی۔ ان باتوں پر لحاظ کر کے کثرت سرور و نشاط سے بے اختیار ہو کر پکار اُٹھتا ہے۔ کہ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ میں گواہی دیتا ہوں کہ پرستش و عبادت کے قابل یہی بادشاہ عالم پناہ ہے۔ جسکی رحمت عام شامل ہے اور بندہ نوازی اُس کی نہایت نہیں رکھتی۔ اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے خالص بندے اور سچے رسول ہیں۔ جنہوں نے اُس کے حکم کے مجھے اس عبادت کے طریقے بتائے۔ جو موجب ان توقیرات کے ہوئے اور اس کے وسیلہ سے وہ عزت پائی۔ جو میرے حوصلہ سے باہر تھی۔

اس مضمون کو خیال کر کے چاہتا ہے۔ کہ اُن کے احسانات کا کچھ شکر ادا کرے مگر اپنے میں اس قدر قدرت نہیں پاتا اور اُن کے انعام بے غایت و بے نہایت نظر آتے ہیں۔ لہٰذا اسی بادشاہ کی طرف التجا لاتا ہے۔ جس نے انہیں یہ فضائل و کمالات عنایت کئے۔ اور تمام جہان کے لئے رحمت اور قاسمِ خوانِ نعمت فرمایا۔ کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ الخ گویا یہ مضمون ادا کرتا ہے۔ خدایا تیرے رسول کا احسان اس عاجز ناچیز بندے پر ایسا نہیں جسکا شکر و عوض و بدلہ ادا کر سکے۔ تو ہی اپنے فضل و کرم سے انہیں اس کی جزائے خیر عطا کر اور اپنی رحمت کا صلہ اُن پر اور اُن کی آل پر جو واسطۂ وصول ہدایت ہوئے نازل فرما ؎ یَا رَبِّ صَلِّ وَ سَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلٰی نَبِیِّکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّہِمِ

اے شہ ہر دو سرا بر تو ہزاراں صلوٰۃ | شافع روزِ جزا بر تو ہزاراں صلوٰت
مظہر نورِ خدا بر تو ہزاراں صلوٰت | شمع ایوانِ رضا بر تو ہزاراں صلوٰت

پھر اپنے اور اپنے والدین اور مسلمانوں کے لئے دعائے مغفرت اور حاضران دربار کو سلام کر کے رخصت ہوتا ہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ نَسْئَلُ تَوْفِیْقَ الْعَمَلِ مِنَ اللّٰہِ۔ **فائدہ۔** قولہٗ حاضران دربار کہ اہل جماعت اور ملائکہ سے جو کتابت اعمال و حفظ انسان پر مامور ہیں۔ عبارت ہے اور بعض کے نزدیک کل ملائکہ اور صالحین جن و انس حاضر ہوں۔ یا غائب۔ زندہ ہوں یا مردہ۔ ارادہ کرنا چاہیئے۔ اس بات کو سب عالم نے ترک کر دیا ہے۔ شاید کوئی آدمی سلام کے وقت کچھ ارادہ کرتا ہو۔ **مناجات** ؎

اے فضل تو دستگیر من دستم گیر | سر آمدہ ام ز خویشتن دستم گیر
تا چند کنم توبہ و تا کے شکنم | اے توبہ دہ توبہ شکن دستم گیر

فصل چہارم در متفرقات

فائدہ فرضیت صلوات خمسہ قرآن شریف اور حدیث شریف اور اجماع امت مرحومہ اور قیاس سے ثابت ہے۔ نماز فرض عین ہے۔ منکر اس کا کافر ہے۔ اور تارک الصلوۃ فاسق مردود الشہادۃ اور سخت گنہگار اور منحوس اور مقطوع البرکت ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ (نماز قائم کرو اور زکات دو۔ اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ نماز پڑھو یعنی باجماعت نماز ادا کرو۔ (اقیموا صیغہ امر ہے جو کہ وجوب کا مقتضی ہے اور مراد اقامت سے ادا کرنا نماز کا اس کے اوقات میں مع نگہبانی تمام ارکان کے) **قولہ تعالیٰ** یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ نماز قائم کرتے ہیں۔ اے یَاْتُوْنَ بِهَا بِحُقُوْقِهَا (جلالین) اور بیضاوی میں ہے۔ اے یُعَدِّلُوْنَ ارکانہا ویحفظونہا من ان یقع زیغ فی افعالہا تفسیر خازن شریف میں ہے۔ ای یداومون علیہا فی مواقیتہا بحدودہا واتمام ارکانہا وحفظہا من ان یقع فیہا خَلَلٌ فی فرائضہا وسننہا وادابہا یقال قام بالامر واقام الامر اذا اتی بہ معطی حقوقہا اور مدارک میں ہے۔ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ ای یتمون الصَّلٰوتَ الْخَمْسَ بِوُضُوْئِهَا وَرُكُوْعِهَا وَسُجُوْدِهَا وَمَا يَجِبُ فِيْهَا مِنْ مَوَاقِيْتِهَا مندرجہ بالا تمام عبارات کا خلاصہ مطلب مطابق ان آیتوں کے (اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَائِمُوْنَ ۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ) کے یہ ہے۔ کہ یعنی سیدھا کھڑا کرنا یعنی تعدیل ارکان اور نہایت خضوع و خشوع اور حضور قلب سے نماز ادا کرنا ہر جگہ قرآن شریف میں نماز کو بلفظ اقامت

یقیمون الصلوٰۃ اقم الصلوٰۃ۔ اقیموا الصلوٰۃ) طلب کیا ہے
کسی جگہ قرآن شریف وحدیث شریف میں بلفظ فاقرؤ والصلوٰۃ یا ادّوا الصلوٰۃ
نہیں فرمایا تاکہ یہ راز معلوم ہو جائے۔ کہ نماز پڑھنا اور چیز ہے اور اس کو قائم
کرنا اور بات ہے ع بہ بیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا۔ قُوْمُوْا
لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ ۔ اور مولیٰ تعالیٰ کے حضور میں کھڑے رہو۔ اس آیت سے
نماز میں کھڑا ہونا ثابت ہے۔ حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰاتِ وَالصَّلٰوۃِ
الْوُسْطٰی تمام نمازوں خصوصاً درمیان والی نماز (عصر) کی نگہبانی رکھو۔
الصَّلَوٰات صیغہ جمع ہے۔ جو کہ مجملاً صلوٰت خمسہ پر دلالت کرتا ہے۔ جس
کی تفصیل بمصداق والقران یفسر بعضہ بَعْضاً ذیل کی آیت کریمی
ہے کہ اس سے مراد پانچ نمازیں ہیں وہ یہ ہے۔ فَسُبْحَانَ اللّٰہِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ
وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَہُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ
تُظْہِرُوْنَ ۔ پس تسبیح پڑھو اللہ کی جب مغرب اور عشا کرو۔ لفظ مسا وقت
مغرب وعشا دونوں کو شامل ہے۔ اور صبح کے وقت اور واسطے اُسکے تعریف ہی
آسمانوں اور زمین میں۔ اور وقت عصر کے اور وقت ظہر کے۔ عَشِیًّا سے مراد
بلحاظ لغت عصر ہے۔ رئیس المفسرین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
مروی ہے کہ آپ سے سوال کیا گیا۔ آیا قرآن مجید میں صلوٰت خمسہ کا ذکر ہے
فرمایا۔ ہاں اور آیت مندرجہ بالا کو تلاوت فرمایا۔ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ
النَّہَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْہِبْنَ السَّیِّاٰتِ ذٰلِکَ
ذِکْرٰی لِلذّٰکِرِیْنَ ۔ نماز قائم کر دن کے دونوں کناروں اور رات کے کچھ
حصہ میں۔ بے شک نیکیاں گناہوں کو دور کرتی ہیں۔ یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے
والوں کے لئے۔ اس آیہ شریفہ میں بھی صلوٰت خمسہ کا ذکر ہے۔ لفظ طرفی اصل میں
طرفین تھا جو کہ طرف کا تثنیہ ہے۔ طرف ایک کنارہ اور طرفین دو کنارے نون
تثنیہ بوجہ اضافت ساقط ہو گیا ہے۔ دن کے دل الطرف میں نماز صبح ہے۔ اور

آخر الطرف میں نماز ظہر و عصر ہے۔ لہذا لفظ طَرَفَیِ للتثنیۃ سے تین نمازیں ثابت ہیں۔ اور زُلَفًا جمع زُلفۃ کا بمعنی طائفۃ من اللیل ایک حصہ رات سے مراد نماز مغرب و عشا ہے۔ فَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ ای صلوۃ الصبح وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ای صلوۃ الظہر والعصر وَمِنَ اللَّیْلِ فَسَبِّحْہُ ای صل العشاء والمغرب وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ای صل النوافل المسنونۃ عقب الفرائض۔ الحمدللہ اس آیت شریف سے بھی صلوات خمسہ کا مع نوافل مسنونہ صریح ثبوت ملا۔ بعض علماء فرماتے ہیں۔ فرضیت نماز خمسہ منجملہ ضروریات دین ہے حاجت کسی خاص دلیل سے استدلال کی نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

لطیفہ انسان کو پانچ حال عارض ہوتے ہیں۔ وقت ولادت سے شباب تک زمانہ نمو و ترقی ہے۔ پھر زمانہ کہولت پھر زمانہ شیخوخت پھر موت اور بعد موت کے ایک عرصہ تک اُس کا ذکر باقی اور آثار موجود رہتے ہیں۔ مناسب ان کے پانچ حال آفتاب عالمتاب پر کہ عمدہ آیات بینات الٰہی سے ہے۔ وارد ہوتے ہیں اول۔ طلوع سے غایت ارتفاع و بلندی تک مناسب پہلے حال انسانی کے ہے۔ قبل اُس کے نماز فجر فرض ہوئی۔ اور **دوم** غرب کی طرف جھکنا۔ مشابہ کہولت کے ہے کہ وقت ظہر کا ہے۔ اور **سوم** قریب بغرب اُس کا نور متغیر ہونا بڑھاپے سے مناسب اُس وقت عصر۔ اور **چہارم** غروب گویا موت ہے۔ اسوقت مغرب۔ اور **پنجم** بعد غائب ہونے شفق کے کہ وقت فنائے کامل و زوال آثار سے مشابہ ہے۔ نماز عشا فرض ہوئی **لطیفہ** طلوع فجر ایک عمدہ نعمت ہے۔ کہ انسان اسوقت رات کی تاریکی اور نیند کی غفلت سے کہ بمنزلہ موت کے ہے نجات پاتا ہے۔ اور دن کی روشنی اور بیداری کے فائدوں سے بہرہ مند اور اثر آفتاب کا عمدہ مظاہر قدرت باری سے ظاہر ہوتا ہے۔ اُس وقت عبادت مولیٰ کریم بنظر اس نعمت اور اُس کے

فوائداور بخیال اس امر کے بجالانا نہایت مناسب ہے۔ کہ آفتاب بے توقع ثواب اپنے مالک کی خدمت میں سرگرم و مستعد ہے۔

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کارند

وائے نادانی کہ میں باوجود امید ثواب و خوف عذاب اُس کی عبادت میں قصور کروں اور وقت زوال ایک حالت مشابہ رکوع کے آفتاب کو عارض ہوتی ہے۔ جس کے دیکھنے سے خدا کی کمال قدرت و عظمت ظاہر ہوتی ہے۔ اور بندہ بنظر اُس کی قدرت اور تمام عظمت کے خدمت اُس کی بجالاتا ہے۔ اور اُس کے حضور سر جھکاتا ہے۔ یہ وقت ظہر کا ہے۔ جب آفتاب بہت نیچا ہوتا ہے۔ اور ہیئت مناسب سجدہ کے لیے لاحق ہوتی ہے۔ انسان کے دل میں بھی رغبت سجدہ اور اپنے مالک کی بندگی کی پیدا ہوتی ہے اور نماز عصر ادا کرتا ہے۔ بعد غروب کے زمانہ کا رنگ بدل جاتا ہے۔ اور ایک نئی قدرت حضرت رب العزت جل جلالہٗ کی ظاہر ہوتی ہے۔ اُسوقت نماز مغرب فرض ہوئی۔ اور جب رات کی تاریکی زیادہ ہوتی ہے اور ستارے آسمان پر اچھی طرح ظاہر ہو جاتے ہیں۔ ایک اور جلوہ اس کی قدرت کا نظر آتا ہے۔ اُسوقت بندہ نماز عشاء ادا کرتا ہے اور اُس قادر مطلق کی کہ تمام آسمان و زمین جس کے قبضہ میں ہے بندگی بجالاتا ہے سُبۡحَانَہٗ مَا اَعۡظَمَ شَانَہٗ **نکتہ**۔ کہتے ہیں جب آدم علیہ السلام بہشت سے دنیا میں آئے عالم اُن پر تاریک ہوا اور رات کی ظلمت اس پر مزید تھی۔ ناگاہ صبح روشن ہوئی۔ آپ نے دو رکعت نماز اس نعمت کے شکر میں ادا کی وہی دو رکعت ہم پر فرض ہوئی۔ تاکہ گناہوں کی تاریکیاں زائل ہوں اور انوار طاعت حاصل ہوں۔ اور زوال کے بعد خدائے تعالیٰ نے حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ذبح سے نجات دی۔ جناب ابراہیم علیہ السلام نے اُس وقت چار رکعت نماز پڑھی۔ کہ چار نعمتیں انہیں عطا ہوئیں۔ ۱؎ فرزند قتل سے رہا ہوئے ۲؎ خدا

کے حکم پر راضی اور جان دینے پر ثابت قدم رہے۔ سے خدائے تعالیٰ اُن کی راضی ہوا۔ سے اور فدیہ عنایت فرمایا۔ ہمیں بھی بعد زوال چار رکعت نماز پڑھنے کا حکم ہوا۔ کہ ہمکو خدائے کریم نے اپنے فضل عمیم سے بطفیل رسول رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے دوزخ سے کہ ہلاک حقیقی ہے آزاد کیا اور ہم سے بھی راضی ہوا۔ اور ایمان پر ثابت قدم رکھا۔ اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْنَا عَلَی الْاِیْمَانِ ط اور قیامت کے روز انشاءاللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ کو ہمارا فدیہ کرے گا۔ عصر کے وقت حضرت یونس علیہ السلام نے چار تاریکیوں سے نجات ظلمت ذلت۔ ظلمت شب ظلمت آب۔ ظلمت شکم ماہی اُس کے شکر میں چار رکعت پڑہیں۔ وہ چار ہم پر بھی فرض ہوئیں۔ کہ تاریکی معصیت۔ تاریکی قبر۔ تاریکی صراط۔ تاریکی جہنم سے نجات پائیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے وقت مغرب تین رکعت ادا فرمائیں۔ دو اپنی اور اپنی ماں سے الوہیت کی نفی اور تیسری خدا کے ثابت کرنے کے شکر میں ہمیں بھی حکم ہوا۔ کہ اسوقت تین رکعت پڑھا کریں۔ کہ حساب حشر سہل ہو اور آتش دوزخ سے نجات اور خوف قیامت سے امن حاصل ہو۔ نماز عشا چار رکعت حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پڑہی۔ کہ راہ گمشدہ ہاتھ آئی۔ عورت کے غم سے نجات ہوئی۔ رنج سے رہائی پائی۔ ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مرتبۂ وزارت و نبوت حاصل ہوا اور بسبب وعدۂ نصرت الٰہی کے خوف فرعون زائل ہوا۔ ہم پر بھی چار رکعت مقرر ہوئیں۔ کہ ہمیں خدا تعالےٰ نے راہ حق دکھائی۔ اور غم آخرت سے بامید رحمت و شفاعت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رہائی ملی اور ہم میں اولیا و اقطاب کہ نائبان انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ پیدا کئے دشمنان دین پر بمصداق وَلَا تَہِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ؕ غلبہ عطا فرمایا۔ اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ؕ **فائدہ۔** قاسم بن جعفر کی روایت میں ہے۔ آدم علیہ السلام نے نماز فجر اور اسحٰق علیہ السلام نے ظہر اور عزیر علیہ السلام

نے عصر اور داؤد علیہ السلام نے نماز مغرب اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء ادا کی۔ اس تقدیر پر عشا خصائص امت مرحومہ سے ہے۔ اور بر تقدیر اول اجتماع نماز پنجگانہ واللہ اعلم بالصواب **لطیفہ** امام فخر الدین رازی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ آٹھ پہر میں جاگنے کی سترہ ساعت ہیں۔ نہار معتدل بارہ ساعت کا ہوتا ہے۔ اور اکثر آدمی اول شب تین اور آخر شب دو ساعت بیدار رہتے ہیں۔ بعد وآں سترہ ساعت کے سترہ رکعت فرض ہوئیں۔ تاکہ بندے ہر ساعت کے مقابل ایک ایک رکعت کی قدر تو اپنے مولیٰ کی عبادت و بندگی میں صرف کریں۔ **حکمت**۔ بنا اس دین متین کی مستحسنات عقلیہ و مرضیات عرفیہ پر ہے فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا اور دستور ہے جب بادشاہوں کے دربار کا قصد کرتے ہیں۔ اطراف بدن دھوتے ہیں۔ لہٰذا نماز سے قبل وضو فرض ہوا۔ کہ نماز بادشاہ حقیقی کا دربار ہے۔ اور نیز وجہ تخصیص ان اعضا کی یہ ہے۔ کہ جب تمام بدن کا دھونا بوجہ حرج فرض نہ ہوا۔ تو یہ اعضار کہ اطراف بدن ہیں قائم مقام اس کے ہوئے اور نیز احادیث میں وارد ہے۔ کہ وضو گناہوں سے پاک کرتا ہے اور ان اعضار کو اکتساب ذنوب اور گناہ کرنے میں بہ نسبت باقی بدن کے زیادہ مداخلت ہے اور بھی اس فعل کو تطہیر باطن سے وہ نسبت ہے۔ جو کلمات نیت نماز کو نیت سے اور اقرار لسانی کو تصدیق سے اسی لحاظ سے کہتے ہیں۔ وضو میں ہاتھ دھونا دنیا سے ہاتھ دھونے سے اور کلی لذت طعام و شراب سے اور ناک میں پانی ڈالنا لذت مشمومات سے دست برداری اور منہ دھونا توجہ الی الغیر ترک کرنا اور پاؤں دھونا غیر کی طرف جانے کو ترک کرنے اور مسح سر تزکیۂ خیال کی طرف اشارہ ہے۔ اور دستور ہے۔ کہ جب آدمی بادشاہ کے حضور جانا چاہتا ہے۔ موتھ ہاتھ پاؤں دھوتا ہے۔ نہ مقعد د بر دکون) اور تجربہ سے ثابت ہے۔ کہ ان اعضار کا دھونا دفع بینند اور تفریح قلب میں پورا اثر رکھتا ہے۔ موضع حدث ددبر) دھونے کو اس جگہ میں اصلا دخل نہیں لیس

ثابت ہؤا کہ بعض نرے بیدینوں کا اعتراض کہ ایجاب وضو اور عدم ایجاب غسل مقعد کہ محل خروج ریح ہے۔ محض بے قیاس و بے بنیاد ہے۔ یعنی بعض لوگ یہ اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ ہوا خارج ہونے سے وضو واجب ہو جاتا ہے۔ اور ہوا نکلنے کی جگہ دہونے کا حکم نہیں دیا جاتا۔ حالانکہ وہ ریح نکلنے کی جگہ ہے۔ چاہیئے تھا کہ اول وہ جگہ دہوئی جاتی۔ یہ اعتراض باطل محض ہے۔ کیونکہ خروج ریح سے بدن پر ظاہری نجاست نہیں لگی۔ جبکا دہونا ضروری ہوتا۔ اور جو فائدہ اعضاء ثلثہ کے دہونے پر مرتب ہے۔ (رفع نوم و تفریح قلب ہے) وہ اس میں نہیں۔ لہٰذا کوئی دانا لا یعنی کام میں تضیع اوقات نہیں کرتا۔ ہاں البتہ مسح سر کی حکمت کما حقہ سمجھ میں نہیں آتی۔ اور ہماری عقل ناقص اُسے ادراک نہیں کر سکتی۔ سوا اس کے کہ ایجاب امور تعبدیہ وغیر معقول المعنی کا واسطے امتحان بندگی کے ہے۔ کہ کون ہمارے حکم کو اس خیال و نظر سے کہ حکم مولیٰ کریم ہے بلا پس و پیش و تردد و انکار تعمیل کرتا ہے۔ اور کون اپنی دانائی کو دخل دے کر قیل وقال و چون و چرا کرتا ہے۔ سوا اس کے پروردگار تعالیٰ حکیم اور بمصداق فعل الحکیم لا یخلوا عن الحکمۃ حکیم کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں کہ فضول و عبث اُس کے سراپردہ حکمت کے پاس نہیں آسکتا۔ تعالی اللّٰہ علواً کبیراً۔ یہ کیا ضرور ہے کہ جس بات کا بھید ہماری سمجھ میں نہ آوے اُس میں کوئی راز نہ ہو وہ فضول ہو۔ یا جس کی حکمت تک ہمارا ذہن نہ پہنچے۔ اُس میں کچھ حکمت نہ ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما فرماتے ہیں جب تو خدا کی ندا سنے یقین جان کہ تجھے کسی بھلائی کی طرف بلاتا ہے۔ اور کسی برائی سے روکتا اور بچاتا ہے۔ انسان جس کی دانائی کا معتقد ہو جاتا ہے۔ اور اُس کے کاموں کی خوبی تجربہ سے سمجھ لیتا ہے۔ اُس کے ہر کام کو اچھا جانتا ہے۔ گو فائدہ اُس کا سمجھ میں آوے یا نہ آوے۔ اور بمصداق ؎

بمے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغان گوید کہ سالک بے خبر نبود ز راہ و رسم منزلہا

یقین کرتا ہے کہ اُس نے ضرور کچھ فائدہ تجویز کیا ہوگا۔ گو میری عقل اُسے دریافت نہیں کر سکتی۔ کیا خداوند کریم کی نسبت اسقدر اعتقاد بھی نہیں جو اُس کا حکم بے چون وچرا قبول کرتا **حکمت**۔ ارکان وضو پر مضمضہ و استنشاق مقدم ہوا کہ طہارت آب میں وصف معتبر ہے رنگ نظر سے معلوم ہو جاتا ہے اور مزہ ذائقہ سے اور بو شامہ سے دریافت ہوتی ہے۔ اور وجہ تقدیم مضمضہ استنشاق پر ظاہر ہے۔ کہ منہ ناک سے شریف تر ہے۔ **فائدہ**۔ مشروعیت استقبال کعبہ میں چار نکتے ہیں۔ اول زمین مبداء انسان ہے۔ اور کعبہ شریف وسط وافضل بقاع ارض ہے۔ پس وہی اُس کا قبلہ مقرر ہوا کہ اپنی حقیقت کو یاد رکھ کر تکبر و تعلی سے باز رہے۔ اور تواضع و انکسار کہ مناسب جوہر خاک اور لب لباب نماز ہے پیش رکھے۔ **دوم**۔ حکما کہتے ہیں۔ انسان کے لئے دو قوتیں ہیں۔ عقلیہ متخیلہ یہ قوت جب عقلیہ کی مدد کرتی ہے فعل اُس کا قوی ہو جاتا ہے اس لئے مہندس جب کوئی حکم احکام مقادیر سے دریافت کرنا چاہتا ہے۔ مطابق اُس کے ایک صورت عالم اجسام میں وضع کرتا ہے۔ اور جو شخص دربار بادشاہی میں جاتا ہے۔ بادشاہ کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ اور اُس کی خدمت بجالاتا ہے لیکن اس دربار میں مقابلہ اور مواجہ کی گنجائش نہیں۔ تعالیٰ عن ذالك علواً کبیراً لہذا استقبال کعبہ اُس کے قائم مقام ہوا۔ جسطرح قرائت و ذکر و تسبیحات جاری مجری ثنائے سلطان اور رکوع و سجود بمنزلہ خدمت شاہی ہے۔ **سوم**۔ روح عبادت کی خشوع ہے۔ اور ایک جہت کی طرف استقبال اُس کی مؤید ہے کہ ہر طرف منہ کرنے اور ادہر اُدہر دیکھنے سے خشوع میں خلل واقع ہوتا ہے اور وجہ تخصیص کعبہ کی ظاہر ہے۔ کہ اسے مالک حقیقی عزاسمہٗ نے اپنا گھر فرمایا ہے۔ **چہارم**۔ یہود اس وجہ سے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جانب غربی سے ندا آئی۔ جانب غربی کو استقبال کرتے ہیں۔ اور نصاریٰ اس نظر سے کہ حضرت مریم پر تجلی روح القدس علیہما السلام کی مکان شرقی میں ہوئی۔ اُس کی طرف استقبال

کرتے ہیں۔ کعبہ کہ تعمیر کردہ حضرت خلیل و مولد حبیب جلیل ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔
اہل اسلام کا قبلہ مقرر ہوا۔ **نکتہ**۔ رفع یدین نفی کبریائی غیر خدا اور جمیع ماسوائے مولیٰ
سے دست برداری کی طرف اشارہ ہے۔ اور تکبیر تحریمہ اثبات عظمت حضرت احدیت
ہے۔ اثبات قولی و نفی فعلی کے ملانے سے یہ مضمون حاصل ہوتا ہے۔ کہ عظمت
و کبریائی خاصہ جناب الٰہی ہے۔ لہٰذا تمام ماسوا سے انقطاع کر کے اُسی کی طرف
جھکتا ہے۔ اور اُس کی صفت و ثنا بجا لاتا ہے **حکمت** بر خلاف اور ارکان
کے دو سجدے ہر رکعت میں فرض ہوئے۔ (۱) کہ سجدہ بمنزلہ شاہد دعویٰ ایمان
ہے۔ حدیث میں وارد ہے سجدہ کا نشان قیامت کے روز پیشانی پر چمکے گا۔ اور
ثبوت دعویٰ کے لئے شرع شریف میں دو گواہ عادل مقرر ہیں۔ (۲) یا ایک سجدہ
سے عبادت جسم اور دوسرے سجدہ سے عبادت رُوح کی طرف اشارہ ہے۔
(۳) یا پہلا بنظر عظمت و جلال مولیٰ اور دوسرا اظہار اپنے عجز و ذلت کا ہے (۴) یا پہلا
شکر معرفت اور دوسرا اظہار خدمت۔ (۵) یا پہلے سے اس مضمون کی طرف کہ آدمی
زمین سے پیدا ہوا اور دوسرے سے اس بات کی طرف بمصداق آیہ کریمہ مِنْهَا
خَلَقْنٰكُمْ وَ فِيْهَا نُعِيْدُكُمْ کہ انجام کار زمین میں جاوے گا۔ اشارہ ہے۔
گویا نمازی دونوں سجدہ سے آیہ کریمہ کے مضمون کا اقرار کرتا ہے۔ (۶) یا پہلا امتثال
امر ہے اور دوسرا ترغیم شیطان ہے۔ کہ اُس نے سجدہ سے تکبر کر کے تمام محنت
و ریاضت اپنی برباد کی (۷) مبسوط میں ہے۔ دونوں سجدے شیطان کی ترغیم اور اُس
کے جلانے اور خوار و ذلیل کرنے کے واسطے ہیں۔ کہ اُسے سجدہ کرنے کا حکم ہوا
تعمیل نہ کی۔ ہم اس فعل کو بار بار کرتے ہیں۔ اور اعتراض امام سرجی رضی اللہ عنہ
کا ان دونوں وجہ پر کہ شیطان نے خدائے تعالیٰ کو لاکھوں کروڑوں سجدے کئے۔
انکار اُس کا سجدۂ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مخصوص ہے۔ ساقط ہے کہ اُس
نے اگرچہ لاکھوں بار سجدہ کیا۔ مگر سجدہ ہی کے انکار سے ملعون ہوا۔ جب ہم اس
فعل کو بہ تکرار کرینگے۔ اور اس کی عوض ثواب عظیم پائینگے۔ بالضرور اُس کافر ملعون کو

ندامت اور اپنے انکار پر حسرت ہوگی۔ چنانچہ یہ مضمون بعینہٖ حدیث شریف میں موجود ہے۔ کہ جب بندہ سجدہ تلاوت کرتا ہے۔ شیطان روتا ہوا الگ ہوجاتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ اے خرابی اُسے سجدہ کا حکم ہوا بجالایا۔ بہشت کا مستحق ہوا میں نے انکار کیا اور دوزخی ہوا۔ اور سجود سہو کی نسبت ارشاد ہوا کَانَتَا تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ (۸) اور شیخ الاسلام تکرار سجود میں یہ نکتہ لکھتے ہیں۔ کہ جناب باری نے جب بنی آدم سے میثاق لیا۔ تو اُسوقت سجدہ کا حکم فرمایا۔ تاکہ فعل مطابق قول کے ہو۔ مسلمان سجدہ میں گئے۔ کافر نہ کرسکے۔ جب مسلمانوں نے سجدہ سے سر اٹھایا۔ اور اپنے کو اس دولتِ عظمیٰ سے مخصوص پایا۔ توفیق الٰہی کا شکر سجدہ سے ادا کیا۔ وہی دو سجدے نماز میں مقرر ہوئے **حکمت** مشروعیت جماعت میں یہ راز ہے۔ کہ کسی کی نماز میں مثلاً خشوع ہے۔ اور کسی کی نماز میں خضوع اور کسی کی نماز میں ذوق و شوق اور کسی کی رعایت امتثال و بندگی اور کسی کی ہیبت و وقار زیادہ ہے۔ ان سب کیفیات کے ملنے سے ہیئت اجتماعی حکم معجون مرکب کا پیدا کرتی ہے۔ اور یہ بات علیحدہ علیحدہ میں حاصل نہیں ہوسکتی۔ علماء کرام فرماتے ہیں۔ نماز جماعت میں چار فائدے ہیں۔ اول۔ نمازیوں میں باہم دوستی و محبت پیدا ہوتی ہے۔ اور ایک دوسرے کے حال سے واقف ہوتا رہتا ہے **دوم** نفس پر تنہا عبادت شاق ہے اور دل کو اُس میں مصروف دیکھکر یہ رغبت و نشاط و دل کی خوشی سے بجا لاتا ہے۔ اور شیطان بھی بمصداق حدیث شریف فَاِنَّمَا يَاْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ تنہا پر حملہ کرتا ہے۔ **سوم**۔ برکت کامل کی ناقص اور حاضر القلب کی غافل کے دل پر اثر کرتی ہے۔ اور اُسے کمال کی طرف کھینچتی ہے۔ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَىٰ بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ وہ ایسی بابرکت جماعت ہے۔ جس کا ہمنشین بے بہرہ نہیں رہتا ع می پذیرند بدان را بطفیل نیکاں۔

شعر

شنیدم کہ در روزِ امید و بیم — بدان را بہ نیکاں ببخشد کریم

روایت ہے کہ حضرت وہب بن منبہ پچھلی صف میں کھڑے ہوتے اور کہتے میں نے تورایت شریف میں دیکھا ہے۔ کہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں بعض لوگ جب سجدہ سے سر اُٹھاتے ہیں۔ جو آدمی اُن کے پیچھے ہوتے ہیں۔ بخشے جاتے ہیں **چہارم**۔ اجتماع مسلمین باعث برکات و موجب نزول رحمت یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ الْجَمَاعَتِ اور سبب حصول فوائد دارین ہے۔ جاہل علما سے مسائل سیکھتے ہیں۔ اور بے شوقوں کو اہل محبت کا شوق دیکھ کر خدا کی بندگی کا شوق اور خائفین کے خضوع وخشوع دیکھنے سے اوروں کے دل میں بھی خوف پیدا ہوتا ہے۔ اور بیباک لوگ اہل احتیاط کی احتیاط دیکھ کر بے احتیاطی و بے باکی سے باز آتے ہیں۔ اور نماز جلد پڑھنے والے صابر اور باوقار لوگوں کی نماز دیکھکر اپنی ناشائستہ حرکات پر نادم ہوتے ہیں۔ اور نماز ٹھیک کر لیتے ہیں۔ اے عزیز نماز جماعت بڑی دولت ہے۔ احیاء العلوم میں مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔ جس کی تکبیر تحریمہ چالیس روز فوت نہ ہو۔ نفاق اور دوزخ سی محفوظ رہے اور یہ بھی حدیث شریف میں ہے۔ ایک گروہ قیامت کے روز چمکتے تاروں کے مانند محشور ہوگا۔ فرشتے کہیں گے۔ تم کیا عمل کرتے تھے۔ کہینگے اذان سنتے ہی سب کام چھوڑ کر طہارت میں مشغول ہوجاتے۔ دوسرے گروہ کے منہ چاند کی طرح چمکتے ہونگے۔ فرشتے اُن سے اُن کا عمل دریافت کرینگے۔ وہ خدا کے بندے جواب دینگے۔ ہم وقت سے پہلے طہارت کر لیتے۔ تیسرے کے منہ آفتاب کی طرح روشن ہونگے۔ وہ کہیں گے۔ ہم اذان سے پہلے مسجد میں پہنچ جاتے۔ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ کا بھی یہی مطلب ہے۔ صحیح حدیث میں ہر جسکا دل مسجد میں لگا رہتا ہے۔ خدائے تعالیٰ اُسے عرش کے سایہ میں کھڑا کریگا جس دن سوا اس کے کہیں سایہ نہ ہوگا۔ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّہٗ اور فرماتے ہیں ایک نماز جماعت سے ستائیس۲۷ نماز تنہا کے برابر ہے۔ محیط رضی الدین میں ہے۔ جماعت سنت مؤکدہ ہے۔ اگر تمام اہل شہر ترک جماعت کریں اور سمجھانے

سے باز نہ آئیں۔ اُن پر جہاد کرنا چاہیئے۔ کہ جماعت شعار اسلام ہے۔ امام محمد رضی اللہ عنہ تارکین اذان پر جہاد جائز کہتے ہیں۔ جب ترک اذان برکہ وسیلہ جماعت ہے۔ اور اس کی طرف ندا سے عبارت ہے۔ جہاد جائز ہوا تو ترک جماعت پر کسطرح جائز نہ ہوگا۔ غایۃ البیان و اجناس میں ہے: تارک جماعت کی گواہی مقبول نہیں۔

فائدہ - جب کہ تارک جماعت کے متعلق یہ فیصلہ ہے۔ تو تارک الصلوۃ کے متعلق کیا فیصلہ ہوگا۔ بس بلحاظ حدیث شریف کے تارکین نماز کے گھر جلانے چاہیئے تاکہ بے نماز درمیان میں زندہ آگ میں جلیں۔ اور وَلَهُمْ خِزْیٌ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ اَلِیْمٌ کے ٹھیک مصداق ہوں۔ اور بعض کتب فقہ میں مذکور ہے کہ تارک جماعت پر تعزیر ضرور ہے۔ اور ہمسایوں پر اُسے نصیحت کرنا واجب ہے۔ یہانتک کہ اگر سکوت کرینگے تو گنہگار ہونگے اور بدائع میں اکثر مشائخ سے جماعت کا وجوب نقل کیا ہے۔ اور بعض فقہا نے اسے ارجح اور اصح لکھا۔ اور کرخی نے اُسے سنت مؤکدہ سے تعبیر کر کے وجوب کے ساتھ تعبیر کیا ہے۔

لطیفہ - نماز جامع جمیع عبادات ہے۔ تکبیر و تسبیح و تہلیل و تحمید و قرائت و درود شریف و تشہد و دعا وغیرہا عبادات قولی ہیں۔ اور طہارت و رفع یدین و استقبال قبلہ و قیام و قعود و رکوع و سجود و جلسہ و قومہ و تعدیل ارکان۔ عبادات فعلی۔ اور ستر عورت و تنظیف جامہ عبادات مالی کھانا پینا جماع ترک کرنا بمنزلۂ صوم ہے اور تکبیر تحریمہ بجائے احرام ہے۔ اور استقبال قبلہ قائم مقام طواف ہے۔ اور قیام بمشابہ وقوف عرفہ ہے۔ اور تعوذ جاری مجری رمی جمار ہے اور مال خرچ کرنا ستر عورت و آلات طہارت میں مثل زکوۃ ہے۔ اور قعدہ شبیہ اعتکاف ہے۔ اور رکوع و سجود و تواضع و تذلل ہے۔ کہ اصل عبادات و ملاک حسنات ہے۔ اور نیز قعدہ مثل عبادت جمادات اور رکوع بمنزلۂ عبادت حشرات الارض اور قیام بجائے عبادت اشجار و نباتات اور ذکر تسبیح عبادت طیور و جن و ملائکہ ہے۔ اور دعا کہ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ مفتاح ہر مدعا ہے۔ اس عبادت

کالب لباب و خلاصہ ہے۔ اور نیز وضو مانند زرہ کے ہے۔ اور امام مثل مبارز اور قوم لشکر صف آرا۔ اور گروہ شیاطین غنیم لئیم اور محراب موضع حرب ہے۔ جہاد میں کافروں کو قتل کرتے ہیں۔ نماز میں اُن کے رئیس و سردار کو ہزیمت دیتے ہیں۔ جہاد میں فتح کے بعد مال تقسیم کرتے ہیں۔ نماز میں بعد سلام فضل و رضامندی ذوالجلال سے بہرہ وافی پاتے ہیں **لطیفہ**۔ صلوٰۃ صلی بالضم والکسر کہ بمعنی سوختن ہے۔ ہم اشتقاق ہے۔ پس بندہ مصلی کو چاہیئے جب نماز میں داخل ہو پروانہ دار ع من ایستادہ ام تا بسوزم تمام۔ شمع حقیقت پر اس طرح جل بھن جاوے۔ کہ سوز و گداز ظاہر نہ ہونے پاوے۔

تمت بالخیر

ابوالفیض

۱۵ رجب ۱۳۵۳ھ

خلاف شرع گمراہی ہے

اگرچہ توحید میں کتنا ہی غرق ہو جائے۔ ظاہری حالت خلاف شرع نہ ہونا چاہیئے۔ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب عین الفقر میں لکھتے ہیں۔ فقر میراث محمدی ہے۔ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس لئے کہ فقیر کی ابتداء شریعت ہے۔ اور اس کی انتہا بھی شریعت ہے۔ یہی فقیر کامل و مکمل ہے۔ سر و اسرار حال و احوال سکر و مستی قبض و بسط عشق و محبت کسی وقت میں شریعت سے قدم باہر نہیں رکھتا۔ اور اگر کسی وقت بھی شریعت غرا سے باہر ہو جائے۔ تو مراتب خاص اُس سے سلب ہو جاتے ہیں۔ حضرت

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اِذَا رَأَیْتَ رَجُلاً یَطِیْرُ فِی الْھَوَاءِ اَوْ یَمْشِیْ فِی الْمَاءِ وَتَرَکَ سُنَّۃً مِّنْ سُنَّتِیْ فَاضْرِبْہُ بِالنَّعْلَیْنِ۔ جب تو کسی شخص کو ہوا میں اُڑتا ہوا یا پانی پر چلتا ہوا دیکھے اور تجھے معلوم ہو کہ میری سنت پر عمل نہیں کرتا۔ تو اُسے جوتے مار۔ یعنی اُس کی خداوند کریم کے نزدیک کوئی عزت و قدر و منزلت و مرتبت نہیں۔

کسانیکہ زیں راہ برگشتہ اند — برفتند بسیار سرگشتہ اند
خلاف پیمبر کسے راہ گزید — کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید
محال ست سعدی کہ راہ صفا — تواں رفت جز درپے مصطفےٰ!

شیطان لعین لئیم کو خدائے تعالیٰ نے اس سے زیادہ قدرت دی ہے۔

نماز دائمی با وقت پندار — کسے وقتے نخواند پس گنہگار

نماز ہمیشہ اپنے وقت پر پڑھتا رہ۔ اور جو شخص ایک وقت بھی نہ پڑھے۔ تو وہ گنہگار بدکار ہے۔ **تنبیہ**:۔ اور یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ نماز سے وہی نماز مراد ہے جس کی مولیٰ کریم نے اَقِمِ الصَّلوٰۃَ وَ اَقِیْمُوا الصَّلوٰۃَ سے حضرت نبی کریم فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وسلم کو تعلیم فرمائی۔ اور پھر حضور نے یہی نماز پڑھی اور پڑھنے کا حکم فرمایا۔ اور آپ کے مدرسہ کے درس حاصل کرنے والوں نے بھی اُس پر مداومت فرمائی۔ اور دوسروں کو ہمیشہ پڑھنے کا حکم سنایا اور وہ نماز کوئی ایسی نماز نہ تھی۔ جو کہ خلوت خانہ تنہائی میں پڑھی جاتی جس کی حقیقت عوام الناس پر عیاں نہ ہوتی اور پردہ خفا میں رہ کر قیامت تک سینہ بسینہ منتقل ہوتی چلی جاتی۔ جیطرح بعض ملاحدہ کا خیال ہے۔ یہ عقیدہ محض باطل اور دعویٰ بلا دلیل ہے۔ بلکہ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ اس کی شان ہے

نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ۔

طریقت۔ منافی شریعت نہیں وہ شریعت ہی کا باطنی حصہ ہے۔ بعض جاہل متصوف جو یہ کہا کرتے ہیں۔ طریقت اور ہے اور شریعت اور۔ محض گمراہی اور

بدوینی اور بے ایمانی ہے۔ اور اس زعم باطل کے باعث اپنے آپ کو شریعت سے آزاد سمجھنا صریح کفر و الحاد ہے۔ فَأْتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۔ اپنے دعوی کی سچائی میں دلیل لاؤ مسلم کو مسلم بہ سے دلیل پیش کرنا ضروری ہے اور مؤمن کو مومن بہ سے۔ ورنہ مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا کے مقابلے میں عقل بے عقل ہے۔ احکام شرعیہ کی پابندی سے کوئی ولی کیسا ہی عظیم اور بڑا ہو سبکدوش نہیں ہو سکتا۔ بعض عوام اولئک کالانعام جو یہ بک دیتے ہیں۔ کہ شریعت راستہ ہے راستہ کی حاجت اُن کو ہے جو مقصود تک نہ پہنچے ہوں ہم تو پہنچ گئے۔ مؤلف کہتا ہے۔ واقعی یہ لوگ اُولٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ کے درجہ تک پہنچ گئے۔ جہاں جا کر خدائے تعالی اور اس کے رسولوں اور برگزیدہ بندوں میں اس مرتبہ والے کو پہچان نہیں رہجاتی۔ اور نہ ہی حلال و حرام کا سوال باقی رہجاتا ہے۔ جو عین ابلیس اور اس کے عسکر ملعونہ کا مذہب ہے۔ سید الطائفہ صوفیہ صافیہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے ان گمراہوں کو فرمایا۔ صَدَقُوا لَقَدْ وَصَلُوا وَلٰكِنْ إِلَى أَيْنَ إِلَى النَّارِ وہ سچ کہتے ہیں بے شک پہنچے مگر کہاں جہنم کو۔ البتہ اگر مجذوبیت سے عقل تکلیفی زائل ہو گئی ہو جیسے عشق والا۔ اور مجنون دیوانہ۔ تو اس سے قلم شریعت بمصداق حدیث صحیح رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلٰثٍ عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَبْلُغَ وَعَنِ الْمَعْتُوْهِ حَتّٰى يَعْقِلَ اٹھ جائیگا مگر یہ بھی سمجھ لو جو اس قسم کا ہوگا۔ اُس کی ایسی باتیں کبھی نہ ہونگی۔ شریعت کا مقابلہ ہرگز نہ کرے گا اور بفحوائے مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلِيًّا جَاهِلًا قَطُّ ولایت بے علم کو ہرگز نہیں ملتی۔ یہ حصہ صاحب علم کا ہے۔ خواہ علم بطور ظاہر حاصل کیا ہو یا اس مرتبہ پہ پہنچنے سے پیشتر اللہ تعالی نے بمصداق وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا اُسپر علوم منکشف کر دیئے ہوں۔ تمام اولیاء اولین و آخرین سے اولیاء محمدی صلی اللہ علیہ وسلم افضل ہیں۔ اور تمام اولیائے امت مرحومہ

ہیں سب سے زیادہ معرفت و قرب الٰہی میں خلفائے اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہیں اور ان میں ترتیب وہی افضلیت ہے۔ سب سے زیادہ معرفت و قرب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ہے۔ پھر فاروق۔ پھر ذوالنورین پھر مولیٰ مرتضیٰ کو۔ (رضی اللہ عنہم) ہاں مرتبہ تکمیل پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جانب کمالات نبوت حضرات شیخین کو قائم فرمایا۔ اور جانب کمالات ولایت حضرت مولیٰ علی مشکلکشا کو تو جملہ اولیائے مابعد نے مولیٰ علی ہی کے گھر سے نعمت پائی ہے۔ اور انہیں کے دست نگر تھے اور ہیں اور رہیں گے۔

لطیفہ۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ شریعت ہیں۔ اور حضرت فاروق رضی اللہ عنہ طریقت ہیں۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حقیقت اور حضرت علی کرم اللہ وجہ معرفت ہیں۔ اور جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سرّ ہیں۔ اور حضرت ابوبکر صدیق صدق ہیں۔ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ عدل ہیں۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حیا اور حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ جود و کرم۔ اور جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فقر ہیں۔ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہوا کی طرح سائق ہیں اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پانی کی طرح رقیق القلب ہیں۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آگ کی طرح گرم اور تیز مزاج ہیں اور حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ خاک کی طرح منکسر المزاج ہیں۔ اور جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بمنزلۂ اربعہ عناصر کے انسان کامل ہیں۔ اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ جناب رسول کریم انسان کامل ہیں۔ اور باقی لوگ علی حسب مراتب تقرب رکھتے ہیں۔ ؎

صدیق صدق و عمر عدل بحر حیا عثمان بود
گوئے فقر ش ز پیغمبر شاہ مرداں می بود

فقیر اس مقام پر پہنچکر دونوں جہاں سے دست بردار ہو جاتا ہے اور اسی مرتبہ کے بیان میں فرمایا گیا ہے۔ اَمْشِیْ عَلٰی عَلَی الْعَرْشِ بِبَدَنِ الاَ خَلَا اِمْرِطِ

بے سرش سیرے کند در لامکاں کے تواند کرد وصف عاشقاں

انسان تین قسم کے ہیں۔ اول۔ اہل حجاب حیوان ناطق ہیں۔ دوم اہل جذب احمق ومجنون ہیں۔ سوم۔ اہل محبوب۔ مقام محمدی کو طے کیئے ہوتے ہیں۔ فقیر ہمنشین اہل اللہ ہے۔ اہل علم خوشبو کی مانند ہیں اور اہل دنیا مردار کی بدبو کی مانند ہیں۔ ؎ چیست دنیا از خدا غافل بُدن۔

نے قماش ونقرہ و فرزند و زن۔

فقیر کی چار قسمیں ہیں۔ ۱۔ صاحب وطن۔ صاحب۲ باطن (جسکا دل اول آخر ایک ہوتا ہے ۳۔ صاحب معنی ۴۔ صاحب بطن۔ اور چار قسمیں اور ہیں ۱۔ صاحب حیرت ۲۔ صاحب جرم وگریہ۔ ۳۔ صاحب عشق۔ ۴۔ صاحب شوق قلب وذکر وفکر ووحدت ووجد۔ فقیر صاحب بطن حیوانوں کی طرح شکم پُری کرتا ہے اور باطن سے بالکل بے خبر ہوتا ہے۔ آخر کو اپنا انجام خراب کرتا ہے اور صاحب باطن بقدر ضرورت کھاتا ہے۔ اور اس سے دوچند اس کے وجود میں نور کا ظہور ہوتا ہے۔ ؎

این خورد گردد پلیدی زو جدا	وان خورد گردد ہمہ نور خدا
این خورد زاید ہمہ بخل وحسد	وان خورد زاید ہمہ نور احد
این زمین پاک وآں شورست وبد	این فرشتہ پاک وآں دیوست ودد
خوردن برائے زیستن وذکر کردن است	تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن است

شکم فقیر تنور اور ان کا قلب بیت المعمور ہوتا ہے۔ اور ان کی خواب حضور اور بیداری ہوتی ہے۔ زاہد طالب جنت ان کے نزدیک مزدور ہے۔ اور اس کی آخرت مغفور ہے۔ **صاحب زر وصاحب نظر**۔ مرشد کی دو قسمیں ہیں۔ مرشد صاحب زر ومرشد صاحب نظر۔ اور مرشد فضلی سالی اور مرشد وصالی لایزالی سے بھی یہی مراد ہے۔ مرشد کامل پھلدار اور سایہ دار دونوں خوبیاں کی خاصیت رکھتا ہے۔ اور جسطرح لوگ ثمردار میوہ دار درخت سے پھل کھاتے ہیں۔ اور سایہ دار درخت سے آفتاب کی تپش سے آرام پاتے ہیں۔ اسی طرح

مرشد کامل طالب کو ہر زمانہ میں فیض پہنچاتا ہے۔ اور جسطرح مرشد کو دشمن دنیا اور دوست دین ہونا چاہیئے۔ اسی طرح طالب کو بھی صاحب یقین ہونا چاہیئے کہ مرشد سے اپنے جان و مال میں کچھ دریغ نہ کرے۔ حدیث شریف میں وارد ہے تَرْکُ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ عِبَادَۃٍ وَحُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ جسطرح ترک دنیا تمام عبادتوں کی جڑ ہے۔ اسی طرح حب دنیا تمام گناہوں کی جڑ ہے۔ اور مرشد طالب کے لئے وسیلہ ہوتا ہے۔ اور وسیلہ فضیلت سے افضل ہوتا ہے۔ کیونکہ فضیلت گناہ سے خارج نہیں ہوتی۔ اور وسیلہ گناہ سے خارج ہوتا ہے۔ اور گناہ سے بچاتا ہے۔ جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو حضرت زلیخا کے واقعہ میں اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی نشانی دکھائی اور وہ اپنے قصد سے باز رہے۔ اور جیسا کہ وارد ہوا ہے۔ اَلشَّیْخُ فِیْ قَوْمِہٖ کَنَبِیٍّ فِیْ اُمَّتِیْ (شیخ قوم میری امت میں بمنزلہ نبی کے ہوگا) اور مرشد کامل ایک نظر سے طالب کے علوم بھلا دیتا ہے۔ اور طالب جاہل کو اس سے آگاہ کر دیتا ہے۔ ؎

گر ترا علم است یا حلم است یا دانش عظیم

بے وسیلت مے رساند مر ترا راہے رجیم

اگرچہ تجھے علم و حلم اور عقل ہو۔ تب بھی بے وسیلہ کے گمراہی میں پڑ جانے کا خوف ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ اَلْوَسِیْلَۃُ دَرَجَۃٌ (وسیلہ ایک درجہ عظیم ہے) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ (تم اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو) اور مرشد صاحب زر خلق خدا کو گمراہ کرتا ہے اور اپنی دوکانداری کو فروغ دیتا ہے۔ اور جسطرف دنیا کا رخ دیکھتا ہے اسی طرف اپنے طالبوں کو متوجہ کر کے اپنا اُتو سیدھا کرتا ہے۔ اور ؎

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست   پس بہر دستِ نباید داد دست

کا مصداق ہوتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ اَلْحَذَر۔ **لطیفہ**۔ لفظ مرشد میں چار حرف ہیں۔ (م) مروت کی ہے اور (ر) ریاضت کی۔ اور (ش) شوق کی اور (د) دردکی

پس مرشد صاحب تجربہ اور صاحب مروت و ریاضت و شوق و درد ہونا چاہیئے اور یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔ کا مصداق ہونا چاہیئے۔ مرشدی ایک نہایت اعلیٰ مرتبہ ہے۔ اور اخص الخص کا مقام ہے۔ جو مرتبہ عام وخاص اور خاص الخاص سے بڑھ کر ہے اور مقام اخص مقام سر ہے۔ **ھدایت**۔ چار مرشدوں کا ہاتھ پکڑنا چاہیئے۔ ۱؎ مرشد شریعت۔ ۲؎ مرشد طریقت۔ ۳؎ مرشد حقیقت ۴؎ مرشد معرفت۔ مرشد شریعت بنائے اسلام۔ کلمہ۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ پر قائم رہتا ہے۔ اور مرشد طریقت گردن میں بندگی کا طوق ڈال کر دونوں جہاں سے بے نیاز ہوتا ہے۔ اور مرشد حقیقت نفس کشی اور اس کی سرکوبی میں جانبازی کرتا ہے۔ اور مرشدِ معرفت سرِّ اسرار پر مطلع ہو کر صاحبِ راز ہوتا ہے۔ جو شخص کہ طالب اللہ کو ان مراتب تک نہ پہنچا سکے۔ وہ مکار و غاباز فریبی کاذب ہے کانِدا ہے۔ اسی طرح جو شخص کہ زہد و تقویٰ میں رہتا ہے۔ اور ریاضت و چلہ کشی بہت کچھ کرتا ہے مگر باطن سے بے خبر ہے وہ بھی گمراہی کے بیابان میں پڑا ہوا ہے اَلْحَذَر اَلْحَذَر اَلْحَذَر۔

لطیفہ۔ اللہ کے نام پر الف ہے۔ اور انسان اور احد پر بھی الف ہے۔ پس انسان اہل سر کو کہتے ہیں۔ اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ ؂ انسانِ کامل میرا ایک راز ہے اور میں اس کا راز ہوں ؂ اور دیکھو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی انسان ہیں۔ تو اب دوسرا شخص بھی انسان جب ہو سکتا ہے کہ آپ کا تابعدار اور پیرو بنے۔ ورنہ ظاہری صورت سے آدمی انسان کہلانے کا حقدار نہیں ہوتا۔ اور جو ظاہر انسان نظر آتا ہے۔ اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تابعدار نہیں ہے۔ وہ درحقیقت خنزیر سے بھی بدتر ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اُولٰٓئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ ھُمْ اَضَلُّ جیسا کہ بے نماز کے متعلق حضور نے فرمایا ہے۔ کہ خنزیر سے بھی بدتر ہے۔ اور جو ایمان سے خالی ہو اس کا کیا حال ہوگا۔ ھ

چند صورت آخر اے صورت پرست ۔ جانِ بے معنیت از صورت نرست

گر بصورت آدمی انساں بُدے ۔ احمد و بوجہل خود یکساں بُدے

(اگر آدمی (صرف) صورت کی بدولت انسان کہلانے کا مستحق ہوتا۔ اور باطن کا کچھ لحاظ نہ ہوتا۔ تو معاذ اللہ پھر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوجہل برابر ہوتے۔)

احمد و بوجہل در بت خانہ رفت ۔ زیں شدن تا آں شدن فرقیت زفت

(حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوجہل دونوں بت خانے میں گئے مگر آپ کے جانے میں اور ابوجہل کے جانے میں بڑا فرق ہے۔)

ایں در آید سر نہند آں را بتان ۔ واں در آید سر نہد چوں اُمتان

(آپ آتے ہیں۔ تو بت آپ کے آگے منہ کے بل اوندھے گر جاتے ہیں۔ وہ لعین آتا ہے تو خود ان بتوں کے آگے پجاریوں کی طرح ماتھا ٹیکتا ہے)

بہ لاقامت لات بشکست خورد ۔ با عز از دین آب عزّیٰ ببرد

نہ از لات و عزّیٰ برآورد گرد ۔ کہ توراۃ و انجیل را منسوخ کرد

(روایت ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ شریف کی طرف تشریف لے گئے۔ جس کے اندر باہر بتوں کی دنیا آباد تھی۔ تو آپ ہر بت کی طرف چھڑی سے اشارہ فرماتے اور یہ آیت پڑھتے۔ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا۔ (حق آگیا اور باطل مٹ گیا۔ بے شک باطل مٹنے والا تھا) تو وہ بت منہ کے بل گر جاتا تھا)

نقش بر دیوار مثلِ آدم است ۔ بنگر از صورت چہ چیز او را کم است

(دیوار پر کی تصویر بظاہر آدمی کی سی ہے۔ دیکھ۔ کونسی چیز اس کی صورت میں کم ہے)

جان کم است آں صورتِ بے تاب را۔

رو بجو آں گوہر نایاب را۔

(اس بے طاقت تصویر میں جان کی کمی ہے۔ جا اُس گوہرِ نایاب یعنی جان کو

تلاش کرو۔ ؎ شد سرِ شیرانِ عالم جملہ پست
چوں سگِ اصحاب را داوند دست

جب کارکنانِ قضاو قدر نے اصحاب کہف کے کتے کو غلبہ معنوی عطا فرمایا۔ تو تمام شیرانِ عالم کا سر اسکے سامنے پست ہو گیا۔ ؎
سگِ اصحاب کہف روزے چند پئے نیکاں گرفت و مردم شد

یہ برتری باطن کی تیسری مثال ہے۔ ؎
چہ زیانستش ازاں نقشِ نفور چوں کہ جانش غرق شد دربحرِ نور

ربھلا اس اصحاب کہف کے کتے کو اس قابل نفرت صورت کیا نقصان ہے۔ جب کہ اُس کی جان دریائے نور میں غرق ہو چکی ؎
سگ از ہمراہی اصحابِ کہف از شیر مرداں شد
ندارم گرچہ حالے گردِ اہل حال میگردم

اب چوتھی مثال کمالات باطنی کی بیان کرتے ہیں۔ کہ صرف باطن ہی قابلِ لحاظ ہے نہ کہ ظاہر ؎
وصفِ صورت نیست اندر خامہا عالم و عادل بود در نامہا

یعنی خطوں میں جو لوگوں کو عالم و عادل لکھا جاتا ہے۔ تو قلم یہ اُن کی صورت ظاہری کی تعریف نہیں لکھتا۔ بلکہ یہ اُن کے روحانی اوصاف ہیں۔ ؎
عالم و عادل ہمہ معنی است و بس کش نیابی در مکان وپیش و پس

اور عالم و عادل وغیرہ اوصاف جنکو قلم لکھتا ہے سب محض معانی ہیں جن کو کسی مکان میں متحیز اور آگے یا پیچھے کی سمت سے منسوب نہ پاؤگے۔
؎ مے دمد بر تن زسوئے لامکان مے نگنجد در فلک خورشیدِ جان

یہ معانی لامکان سے بدن پر وارد ہوتے ہیں۔ اور وہ اس آفتابِ روح کی صفات ہیں۔ جو آسمان میں نہیں سما سکتا۔ مطلب عالم و عادل وغیرہ روح کی صفات ہیں۔ اور روح لامکانی ہے۔ یعنی عالم امر سے تعلق رکھتی ہے اور

مجردات میں سے ہے۔ اس لئے یہ صفات بھی لامکانی ہیں۔ جسمانیات میں سے نہیں ہیں۔

گوشِ خر بفروش دیگر گوش خر کیں سخن را در نیابد گوشِ خر

مگر ایک گدھے اور بیوقوف آدمی کے (غیر متوجہ) کان فروخت کر ڈالو اور دوسرے کان خرید لو۔ کیونکہ اس بات کو بیوقوفانہ کان نہیں سن سکتے

خاتمِ ملکِ سلیمان ست علم جملہ عالم صورت و جان ست علم

تمام جہان ایک مجسمہ ہے۔ اور علم اُس کی جان ہے

آدمی را زین ہنر بیچارہ گشت خلقِ دریا ہا و خلقِ کوہ و دشت

تمام مخلوقات انسان کی بوجہ علم کے مسخر و تابعدار ہو گئی ہے۔

زو پلنگ و شیر ترساں ہمچو موش زو شدہ پنہاں بہ دشت و کہ وحوش

تمام جہان کے خونخوار جانور بھی اس حضرت انسان سے ڈرتے ہیں

زو پری و دیو ساحلہا گرفت ہر یکے در جائے پنہاں جا گرفت

(جن و پری نے اس سے ڈر کر شہر چھوڑ دئیے اور ساحل سمندر پر رہنا اختیار کیا۔ ہر ایک نے کسی پوشیدہ مقام میں گھر بنا لیا۔

آدمی را دشمنِ پنہاں بسے ست آدمی با حذر عاقل کسے ست

گو تمام اشیاء اس حضرت انسان سے بوجہ اس کے علم کے ڈرتے ہیں اور اس کے فرماں بردار ہیں۔ لیکن تاہم انسان کو اپنے پوشیدہ دشمنوں سے محتاط رہنا چاہیئے۔ بقول سعدی رحمۃ اللہ علیہ

ازاں کز تو ترسد بترس اے حکیم۔ دگر با چنو صد بر آئی بجنگ

یعنی جو تجھ سے ڈرے۔ تو بھی اُس سے ڈر۔ گو تو ایسوں پر غالب رہے دشمن پنہاں سے مراد شیاطین اور ارواح خبیثہ ہیں۔ آمدم برسرِ مطلب۔ خدائے تعالیٰ نے اس انسان کو بڑی فضیلت دی ہے۔ کہ اُسے رسالت سے ممتاز کیا۔ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ اٰدَمَ وَ فَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْ

تَفْضِيلًا۔ اور اسی طرح آدم پر بھی الف ہے۔ تو آدمی وہی ہے۔ جو آدمیت حاصل کرے ورنہ حیوانِ لایعقل ہے۔ اور جو شخص کہ خدا و رسول سے نزدیک ہوتا ہے۔ وہ لذتِ دنیاوی اور نفس و شیطان سے دور ہوتا ہے۔ اور جو شخص دنیائے دوں اور خواہشِ نفسانی اور حرکات شیطانی سے نزدیک ہوتا ہے۔ وہ خدا اور رسول سے دور ہوتا ہے۔ طالبانِ اخلاص و عبادت۔ پہلے تم پر علم فرض ہے کیونکہ اس پر دونوں جہاں کا دار و مدار ہے۔ اور جان لو کہ علم و عبادت دو جوہر ہیں کہ جن کے باعث اہل تصانیف کی تصنیف اور معلموں کی تعلیم اور ناصحوں کی نصیحت سنتے اور دیکھتے ہو۔ بلکہ بمصداق بُعِثْتُ مُعَلِّمًا اور اَفَلَا اَكُوْنَ عَبْدًا شَكُوْرًا علم اور عبادت کے لئے کتابوں کو نازل فرمایا۔ اور رسولوں کو مبعوث فرمایا ہے اور آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ اُن میں مخلوقات ہے۔ خدا نے پیدا کیا ہے۔ اور قرآن مجید کی ان دو آیتوں میں اچھی طرح غور کرو۔ پہلی آیت اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَیْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا اللہ ہی کی ذات پاک ہے۔ جس نے سات آسمانوں کو اور مثل اُن کی زمین کو پیدا کیا۔ اپنا حکم اُن کے درمیان نازل فرماتا ہے۔ تاکہ تم جان لو۔ کہ اللہ ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ اور یقیناً اللہ کا علم ہر ایک چیز کو احاطہ کرنے والا ہے۔ یہ آیت علم کی شرافت پر خصوصاً علم توحید پر دلیل کافی ہے۔ دوسری آیت وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ (میں نے جن اور انسان کو صرف اپنی عبادت ہی کے لئے پیدا کیا ہے) یہ آیت پاک شرافت عبادت اور عبادت کرنے پر دلیل کافی ہے۔ لہذا علم اور عبادت کی نہایت ہی قدر کرو۔ کیونکہ دونوں جہاں کو پیدا کرنے کا یہی باعث ہے۔ بنابریں بندے پر واجب ہے کہ ان ہی نظر میں رکھے۔ اور ان ہی میں مشغول رہے۔ اور جان تو کہ ان دو کے سوا باقی سب کام بے فائدہ اور لغو اور لاحاصل اور فضول اور لایعنی اور نکمے ہیں۔

إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ۔ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ط ان دونوں آیتوں میں غور کرو۔ اور سمجھ لو کہ رزق دینا رزاق مطلق نے اپنے ذمہ کر لیا ہوا ہے۔ اور صاف اور تاکیدی فیصلہ کر دیا گیا ہے۔ کہ رزق کسی کے اپنے اختیار میں ہرگز نہیں کیونکہ آیت اولیٰ میں مبتدا معرفہ ہے۔ اور خبر معرف باللام ہے الخ اور آیت ثانی اولیٰ کی تفسیر کرتی ہے۔ ؎

كَمْ عَاقِلٍ عَاقِلٍ اَعْيَتْ مَذَاهِبُهٗ

وَكَمْ جَاهِلٍ جَاهِلٍ تَلْقَاهُ مَرْزُوْقًا

وَهٰذَا الَّذِيْ تَرَكَ الْاَوْهَامَ حَائِرَةً

وَجَعَلَ عَالِمَ النِّحْرِيْرِ زِنْدِيْقًا

بہت دانا جو کہ اپنی زندگی سے تنگ آ گئے ہیں۔ اور بہت سے جاہل جو کہ صاحب مال ہیں اور یہ ایک ایسی چیز ہے جس نے عقلاء کی عقلوں کو متحیر کر دیا ہے۔ اور متبحر عالموں کو زندیق کر دیا ہے۔ ؎

اگر روزی بدانش برفزودے ۔۔۔ زناداں تنگ تر روزی نبودے

بخت و تخت بکاردانی نیست ۔۔۔ جز بتائید آسمانی نیست۔

اگر رزق کسب اور دانائی پر موقوف ہوتا تو بے وقوف لوگ مرض بھوک سے ہلاک ہو جاتے۔ دانائی پر رزق ہرگز موقوف نہیں۔ بلکہ بفحوائے مَا اَصَابَكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ جو کچھ فیض ہوتا ہے۔ مولیٰ حقیقی کی طرف سے ہوتا ہے ؎

از برائے رزق تو رنجیدہ،

وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ نشنیدہ۔

جب تم علم اور عبادت کی فضیلت جان چکے۔ تو اب یہ بات معلوم کرو کہ علم عمل سے شریف تر اور جوہر نفیس ہے۔ مولیٰ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ۔ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُ

۳۔ وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَۃَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا۔ اور اسی واسطے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِیْ عَلٰی اَدْنَاکُمْ کہ عالم کی فضیلت عابد پر اتنی ہے کہ جتنی میری فضیلت میری امت کے ادنیٰ آدمی پر اور نیز فرمایا۔ عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ ؎

فضلے کہ دارد عالمے بر عابداں ہم زاہداں
چوں فضل احمد صلی اللہ علیہ وسلم مصطفےٰ بر کم کمینہ از بشر

اور نیز فرمایا۔ فَقِیْہٌ وَاحِدٌ اَشَدُّ عَلَی الشَّیْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ ایک عالم شیطان پر ہزار عابدوں سے بھی زیادہ زبردست ہے۔ ؎

با عالماں نسبت مکن عابد کہ تنہا خویش را
خواہد خلاصی از خدا عالم خلاصی صد نفر
شو خاکپائے عالماں تا جائے یابی در جناں
شو دور تر از جاہلاں تا تو نسوزی در سقر۔

اور نیز فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک نظر عالم کی طرف کرنی خدائے تعالیٰ کے نزدیک ایک سو سال کی عبادت سے زیادہ محبوب ہے۔ اور نیز فرمایا۔ مَنْ نَظَرَ اِلٰی وَجْہِ الْعَالِمِ خَلَقَ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْ تِلْکَ النَّظْرِ مَلَکًا یَسْتَغْفِرُ لَہٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔ جو عالم کی طرف ایک بار نظر کرے خدائے تعالیٰ اس نظر سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے۔ جو قیامت تک اس کے لئے مغفرت مانگتا رہیگا۔ اور نیز فرمایا۔ میں تمہیں اہل بہشت میں سے شریف ترین لوگ بتاؤں۔ حضور کے اصحاب نے عرض کی۔ ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمائیے۔ فرمایا کہ وہ لوگ میری امت کے عالم ربانی ہیں۔ اب یہ بات واضح ہو گئی ہے۔ کہ عبادت کی نسبت علم نہایت شریف ہے۔ و لیکن بندے کو بغیر عبادت کے چارہ نہیں ہے۔

وارنہ علم بغیر عمل بیکار محض ہے۔ کیونکہ علم بمنزلہ درخت ہے۔ اور عمل بمنزلہ پھل ہے اور شرافت درخت کے لئے ہے۔ جو اصل ہے۔ ولیکن درخت کے وجود سے فائدہ اور نفع پھل سے ہے۔ جب ایسا ہے تو بندے کیلئے لازم ہے کہ علم اور عمل میں حصہ ہو۔ حضور نے فرمایا۔ اَلْعِلْمُ بِلَا عَمَلٍ ضَلَالٌ وَالْعَمَلُ بِدُوْنِ الْعِلْمِ وَبَالٌ۔ کہ علم بغیر عمل گمراہی ہے اور عمل بغیر علم وبال ہے۔ اور نیز فرمایا اَلْعِلْمُ بِلَا عَمَلٍ کَالْقَوْسِ بِلَا وَتَرٍ۔ کہ علم سوائے عمل کے مثل قوس کے ہے بغیر وتر (چلّہ) کے

مقصود از علم ست عمل درس و قضا مقصود نے
عالم کہ باشد بے عمل دانی کمانے بے وتر
علمے کہ حاصل شد ترا ترس از خدا تقویٰ بکن
ورنہ تو باشی دزد دین ہم رہزن ہم حیلہ گر

اور نیز فرمایا۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْعِلْمُ عُرْیَانٌ وَلِبَاسُہُ التَّقْوٰی وَزِیْنَتُہُ الْحَیَاءُ وَثَمَرَتُہُ الْعَمَلُ۔ کہ علم ننگا اور برہنہ ہے۔ اور اس کا لباس تقویٰ ہے اور اس کی زینت حیا ہے اور اسکا پھل عمل ہے۔ اسی واسطے حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا ہے۔ علم کو اسطرح طلب کرو کہ عبادت میں رکاوٹ نہ ہو
اور عبادت کو اسطرح کرو
کہ تحصیل علم میں رکاوٹ نہ کرے۔ لہٰذا علم کو طلب کرو اور بے عبادت نہ رہو اور عبادت کرو۔ اسطرح کہ علم کے حصول میں خلل نہ ہو۔

جب معلوم ہوا کہ بندے کو علم اور عبادت کے بغیر چارہ نہیں۔ تو اب جان لو کہ علم کو عمل پر مقدم رکھنا بہتر ہے۔ کیونکہ علم اصل اور رہبر ہے۔ اسی واسطے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ علم عمل کا امام ہے۔ اور عمل علم کا تابعدار ہے۔ علم اصل اور امام ہے۔ اور عبادت

ہر دو طرح سے مقدم ہے۔ اول یہ کہ عبادت کرنے سے پہلے معبود کی شناخت واجب اور ضروری ہے۔ جس ذات کی شناخت نہیں اور اُسکا نام اور صفت نہیں جانتے ہو۔ اسکی عبادت کس طرح کر سکتے ہو۔ اس کے بارے میں کیسا عقیدہ رکھو گے؟ اور کس چیز پر اعتقاد رکھو گے؟ اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ تم کسی چیز کا اعتقاد اس کی ذات اور صفت میں کر لو۔ حالانکہ وہ اعتقاد حق کے خلاف ہے۔ اس باعث سے تمام عبادت کی کرائی ضائع ہو گئی لہٰذا ضرور ہے کہ شرع شریف میں جن چیزوں کے کرنے کا حکم ہے اور جس طرح سے بجا لانے کا امر ہے۔ پہلے اُس کو جان لو۔ اور یہ بھی جان لو۔ کہ کونسی چیز کا ترک واجب ہے۔ اور ممنوعات میں سے ہیں۔ تاکہ اُنکی ترک کرو۔ اس بات کو بھی جان لو کہ عبادت کے لئے کسطرح فارغ ہو سکتے ہو تا وقتیکہ یہ نہ جانو کہ کیا ہے؟ اور کسطرح ہے؟ اور کسطرح بجا لانا ہے اور گناہ سے کسطرح پرہیز کرو گے۔ جب تک کہ نہ جان لو کہ یہ گناہ ہے۔ اور اس سے کس طرح بچنا ہے۔ لہٰذا عبادت شرعی جیسے طہارت اور نماز وغیرہ تمام شرائط اور احکام کے ساتھ سیکھو۔ تاکہ اُن پر قائم رہو۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے۔ کہ تم ایک چیز کے کرنے پر تیار ہو حالانکہ وہ عبادت کو فاسد کرنے والی ہے۔ یا سنت طریق کے مخالف ہے! اور تم کو اُس کی اطلاع نہیں۔ اور ایسا ہی ہوتا ہے کہ تم کو عبادت میں کوئی مشکل پیش آئے جسکو تم نہ خود جانتے ہو اور نہ کوئی ایسا شخص موجود ہے کہ جس سے دریافت کر سکو۔ پھر اس بات کو یاد رکھو۔ کہ عبادت ظاہری کا دارومدار عبادت باطنی پر ہے جسکا تعلق دل کے ساتھ ہے۔ اُسکا سیکھنا بھی تم پر فرض عین ہے۔ جیسے توکل۔ رضا۔ صبر۔ توبہ۔ اخلاص وغیرہ۔ ان چیزوں کا تفصیلی بیان کتاب ریاض السالکین مصنفہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ میں مطالعہ کرو۔ سو جسم کا پاک رکھنا اور جسم کی عبادت ایک حصہ عبادت کا ہے۔ اور دل کو پاک

رکھنا اور دل کی عبادت ۹۹ حصے عبادت کے ہیں۔ لہذا عبادت باطنی
کے ارکان و احکام کی ضدوں کا بھی جاننا تم پر فرض ہے۔ جیسے عدم توکل۔
درازی امید۔ حسد۔ بغض۔ بخل۔ ریا۔ تکبر۔ عجب۔ کینہ وغیرہ۔ تاکہ تم اُن چیزوں سے
پرہیز کرو۔ ان امور کا علم اور عمل از روئے حکم قرآن مجید فرض عین ہے۔ حق
تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (اگر
تم ایمان والے ہو تو صرف اللہ ہی پر بھروسہ رکھو) نیز وَاشْكُرُوا اللّٰهَ اِنْ
كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ (اگر تم خاص اللہ ہی کی عبادت کرتے ہو تو اس
کا شکر بھی کرو۔ دوسری جگہ فرماتا ہے۔ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔
آپ صبر کریں۔ اور آپ کا صبر نہیں مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ) اور
ارشاد فرماتا ہے۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً
نَّصُوْحًا (اے ایمان والو! خدا کی طرف خالص رجوع کرو) اور ارشاد فرماتا
ہے۔ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ (انہیں تو
صرف اس بات کا حکم دیا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی اخلاص سے عبادت
کریں۔ اور ارشاد فرماتا ہے۔ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا (سب سے قطع
تعلق کر کے اللہ ہی کے ساتھ ہو جاؤ) ان کے علاوہ اس بیان میں اور آیات
قرآنی بھی ہیں۔ جیسے کہ نماز و روزہ کی فرضیت میں ہیں۔ پھر تمہیں کیا ہو گیا
ہے؟ کہ نماز اور روزہ و زکوٰۃ کو فرض جانتے ہو اور ان باطنی فرائض کو ترک
کرتے ہو؟ حالانکہ دونوں کا فرمانے والا ایک ہے۔ اور دونوں حکم فرضیت
میں برابر ہیں۔ اور قرآن مجید بھی ایک ہے۔ بلکہ تم ان فرائض سے بالکل
غافل ہو۔ اور ان کے نام تک نہیں جانتے ہو۔ میں نہیں جانتا کہ تم نے
کس شخص کے فتویٰ پر اعتقاد کر رکھا ہو۔ مگر ایسے شخص کے فتوے پر کہ جس
کی ہمت کا دار و مدار محض دنیا ہی ہے۔ کہ نیک کو بد سمجھا ہے اور بد کو نیک
اور جن علوم کا خدائے تعالیٰ نے قرآن مجید میں نور و حکمت و ہدایت نام رکھا ہے

اُن کو بالکل ترک کر دیا ہے۔ کہ اس کا مفہوم یہ نہیں ہو سکتا کہ اَفَتُؤمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْکِتَابِ وَتَکْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ بعض قرآن کو مان لینا اور بعض سے انکار کرنا یہ کونسا ایمان ہے؟ اور مال حرام جمع کرنے کی طرف کامل توجہ کر رکھی ہے۔ خدا سے ڈرو خوف کرو کہ اِن فرائض کو ترک کر رہے ہو اور نماز و روزہ نفلی میں لگے ہوئے ہو یہ تمہیں کچھ بھی فائدہ نہ دینگے۔ اور بسا اوقات گناہ پر اصرار کرتے ہو۔ جو دوزخ میں لے جانے کا باعث اور سبب ہے اور مباح چیزوں کو کھانے اور پینے اور خواب وغیرہ کو ترک کرتے ہو اور تمہارا خیال ہے کہ اس طرح خدا کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ اور خدا راضی ہوتا ہے حالانکہ تم غلط راستے پر چل رہے ہو۔ اور اس سے بھی بُری بات یہ ہے۔ کہ تم درازی امید میں مبتلا ہو۔ حالانکہ درازی امید محض گناہ اور معصیت ہے اور اپنی جہالت کے باعث اُسکو نیت خیر خیال کرتے ہو۔ باوجودیکہ نیت خیر اور درازی امید میں بڑا فرق ہے۔ اسی طرح بھوک اور من کے مارنے میں ہوتے ہو۔ اور گمان کرتے ہو کہ میں عاجزی اور انکساری کر رہا ہوں۔ اور اسی طرح صرف ریاکاری میں ہوتے ہو۔ اور گمان کرتے ہو کہ میں خدائے تعالیٰ کی حمد و تعریف کر رہا ہوں۔ یا گمان کرتے ہو کہ میں لوگوں کو نیکی کی طرف بُلا رہا ہوں۔ حاصل یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کے بارے میں گناہوں کو عبادت اور دردناک عذاب کی جگہ بہت بڑے ثواب کی امید رکھتے ہو۔ بنا بریں بہت بڑے غرور اور بھاری غفلت میں رہتے ہو۔ قسم بخدا۔ یہ نفل جاہل عابدوں کے لیئے ایک بہت بڑی بھاری مصیبت ہے۔ اس کے بعد جان لو کہ اعمال ظاہری کو اعمال باطنی کے ساتھ ایک خاص تعلق ہے۔ کہ جس کے باعث درست ہو جائیں یا بگڑ جائیں۔ جیسے اخلاص اور ریا اترانا اور احسان کا ذکر کرنا وغیرہ۔ لہذا جو شخص اعمال باطن کو نہیں جانتا اور اُن کی تاثیر اعمال ظاہری میں نہیں پہچانتا۔ اور بچنے کا طریق۔ اور اس سے اعمال کی حفاظت نہیں جانتا ہے

تو ایسے شخص کا کوئی عمل اعمال ظاہر میں سے سلامت نہیں رہ سکتا ہے اور
اُس کی ظاہری اور باطنی عبادت سب فوت ہو جاتی ہے۔ اُس کے ہاتھ
میں سوائے رنج اور شقاوت اور بدبختی کے کوئی چیز نہیں رہتی ہے فَذٰلِكَ
خُسْرَانٌ مُّبِيْنٌ ط اور یہ ظاہر نقصان ہے۔ اسی واسطے حضرت رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جاہل کے نماز پڑھنے سے عالم کا خواب کرنا
بہتر و افضل ہے۔ اور عابل بے علم صلاحیت کی نسبت خرابی زیادہ کرتا ہے
نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نیک بختوں کو علم الہام ہوتا ہے
اور بدبخت علم سے محروم اور بے نصیب ہوتے ہیں۔ بدبختی اس سبب
سے ہے۔ کہ علم نہ سیکھا۔ اور بے علمی کی حالت میں عمل کیا۔ جو قیامت کو فائدہ
نہ دیگا۔ اسی واسطے پہلے زمانے کے زاہداں رضی اللہ عنہم نے علم حاصل کرنے
کے بارے میں سخت تاکید کی ہے۔ اور سب کاموں میں سے علم کے کام
کو اختیار کیا ہے۔ کیونکہ عبودیت کا مدار علم پر ہے۔ جب تم نے یہ جان لیا
کہ عبادت علم بغیر نہیں تو ثابت ہوا کہ علم عبادت پر مقدم ہے دوسری
وجہ علم کے عمل پر مقدم ہونے کی یہ ہے۔ کہ علم نافع دہشت اور خوف خدا
کا سبب ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ
مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ (خدا کے بندوں میں سے صرف عالم ہی ڈرتے
ہیں) یہ اس وجہ سے ہے۔ کہ جو شخص خدائے تعالیٰ کی شناخت جو حق
شناخت نہیں کرتا ہے۔ وہ خدا سے نہیں ڈرتا ہے۔ جو ڈرنے کا حق ہو
اور حرمت نہیں کرتا ہے۔ اور تعظیم نہیں کرتا ہے جو حق تعظیم کرنے کا ہے
لہذا سب طرح کی عبادتیں علم کا ثمرہ ہیں۔ اور علم ہی بفضلہ تعالیٰ سب گناہوں
سے بچانے والا ہے۔ ان دو کے سوا بندے کے لئے خدائے تعالیٰ کی
عبادت میں اور کوئی چیز مقصود نہیں ہے۔ بنا بریں راہ آخرت کے
سفر کرنے کے لئے تم پر علم ہی فرض ہے۔ اور اللہ ہی توفیق دینے والا ہے

سوال۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّ مُسْلِمَۃٍ (ہر ایک مسلمان مرد اور عورت پر علم کا طلب کرنا فرض ہے) کونسا علم ہے کہ جسکا طلب کرنا لازم اور فرض ہے۔ اس کی حد اور مقدار کیا ہے؟ کہ بندے کو عبادت کے کام میں اُس کو حاصل کرنا چاہیئے

جواب۔ جن علموں کا طلب کرنا ضروری اور فرض عین ہے۔ تین ہیں۔ علم توحید۔ علم سِر یعنی جسکا تعلق دل کے ساتھ ہے۔ علم شریعت۔

علم توحید کی مقدار اس قدر واجب ہے۔ کہ جس سے دین کے اصول کی معرفت ہو جائے۔ یعنی خداوند تعالیٰ۔ علیم۔ قدیر۔ حیّ (زندہ کرنے والا) مرید ارادہ کرنے والا۔ متکلم کلام کرنے والا۔ سمیع سننے والا۔ بصیر دیکھنے والا۔ واحد لاشریک صفات کمال کے ساتھ موصوف ہے۔ حدوث (نوپیدگی) سے پاک ہے تمام چیزوں پر تنہا قدیم ہے۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اور تمام چیزیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امور آخرت کے متعلق بیان فرمائی ہیں۔ اُن میں آپ صادق ہیں۔ اور وہ تمام چیزیں برحق ہیں۔

اور تم پر لازم ہے۔ کہ ایسی چیز پر اعتقاد نہ کرو۔ جب تک کہ اُسکو قرآن مجید اور حدیث شریف سے معلوم نہ کرلو۔ حاصل یہ ہے کہ جس چیز کا نہ جاننا باعث ہلاکت ہے۔ اس کا سیکھنا فرض عین ہے۔ ۲ علم سِر اُس قدر سیکھنا فرض ہے۔ کہ جس سے واجبات اور ممنوعات جان سکو تاکہ حق تعالیٰ کی تعظیم اور اخلاص اور سلامتی عمل حاصل ہو۔

۳ علم شریعت پر جس قدر عمل کرنا فرض ہے اُسی قدر اُس کا سیکھنا بھی فرض ہے۔ تاکہ اس کے حق کے مطابق ادا کرو۔ جیسے طہارت و نماز و روزے کا علم۔ لیکن حج اور زکوٰۃ اور جہاد کا علم اگر یہ بھی تم پر فرض ہوں

تو اُس کا بھی سیکھنا فرض ہے۔ لیکن علم توحید کا، اسقدر سیکھنا کہ جن سے اہل بدعت کو ملزم قرار دے سکو۔ فرض عین نہیں ہے۔ بلکہ فرض کفایہ ہے۔ فرض اسی قدر ہے۔ کہ جس سے اپنا اعتقاد درست رکھ سکو۔

یہی حالت علم سِر کی ہے۔ عجائبات قلب کی بہت بڑی شرح ہو اس کے سب کی معرفت تم پر واجب نہیں ہے۔ بلکہ اسی قدر جو عبادت میں فائدہ دے۔ جاننا فرض عین ہے۔ تاکہ نقصان دینے والی چیزوں سے پرہیز کرو۔ اور جن کی سخت ضرورت ہے۔ جیسے اخلاص۔ توکل حمد و شکران کو حاصل کرو۔ اسی طرح علم فقہ میں واجب نہیں۔ کہ تم سب باب فقہ کے جیسے خرید و فروخت نکاح و طلاق وغیرہ سب کو یاد کرو کیونکہ سب کا جاننا فرض کفایہ ہے۔ فرض عین بقدر ضرورت ہے۔ حاصل کلام یہ کہ عبادت کی منزل کے سفر میں سات گھاٹیں آتی ہیں۔ ۱۔ علم ۲۔ توبہ ۳۔ بالغات۔ ۴۔ عوارضات۔ ۵۔ باعثات۔ ۶۔ قادحات۔ ۷۔ حمد و شکر۔ ان سب کا تفصیلی بیان کتاب ریاض السالکین مصنفہ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ میں مطالعہ کرو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

اللّٰھم اغفر لنا والحقنا بالصالحین وجعلنا فی زمرۃ العارفین حتی یستھلک ذاتنا فی ذاتک وصفاتنا فی صفاتک۔
آمین ثم آمین۔

(۷۸۶) نحمدہٗ ونصلے علےٰ رسولہ الکریم صلے اللہ علیہ وسلم

باب الترغیب

۱؎ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ ط بعد ایمان بالغیب یعنی تصدیق کے دیگر تمام عبادات
نماز کو مقدم فرمایا۔ اور اُس کو متقین کی صفت اولیٰ گردانا۔ اس کی تقدیم اس
کی فضیلت کی دلیل ہے۔ ۲؎ اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ وَاَقِمِ
الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ ط میں ہی تو معبود ہوں میرے سوا اور کوئی معبود نہیں
پس میری ہی عبادت کیا کرو۔ اور میری ہی یاد کے لئے نماز پڑھا کرو۔ اس
آیۂ مبارکہ میں بعد ایمان کے فَاعْبُدْنِیْ سے عبادت کا ذکر فرمایا اور عبادت
عام ہے۔ ذکر ہو مراقبہ ہو دعا ہو حاجات میں پکار کر گریہ وزاری کرنا ہو
زکوٰۃ وخیرات ہو۔ نماز ہو روزہ ہو حج ہو غرضیکہ جملہ فَاعْبُدْنِیْ کا تمام عبادات
کو شامل ہے۔ اس کے بعد تخصیص بعد تعمیم کے طور پر اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ
بالخصوص مؤکد فرمانا دلیل ہے اس بات پر کہ جو فضل وبزرگی نماز کو حاصل
ہے۔ دیگر کسی عبادت کو حاصل نہیں۔ ۳؎۔ اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ
وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ ط اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ط
وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ط وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ط اگر یہ جاہل وسرکش
کافر نہ مانیں۔ تو آپ کتاب الٰہی کی جو آپ کی طرف بھیجی گئی ہے یعنی
قرآن مجید تلاوت کیجئے۔ کیونکہ اس میں نوح اور ابراہیم ولوط وموسیٰ علیہم
الصلوٰۃ والسلام کی امتوں کا پورا بیان ہے۔ آپ کے دل کو تسکین ہو جائیگی
کہ پہلے بھی کافر اور بت پرستوں نے اپنے انبیاءؑ کے ساتھ یہ کچھ کیا تھا جس
کی وجہ سے برباد اور تباہ ہوئے یہ کوئی نئی بات نہیں۔ اور اسی لئے اُتْلُ
فرمایا۔ اُتْلُ عَلَیْھِمْ نہیں فرمایا۔ اور نیز قرآن مجید میں دنیا کی بے ثباتی

اور دار آخرت کی ترغیب ہے۔ اس کے پڑھنے سے خواہ مخواہ دل کو تسلی اور روح کو تسکین حاصل ہو جاتی ہے۔ اور حقیقۃً دنیا کو بے بقا اور بے وفا اور بے ثبات سمجھنے لگتا ہے۔ پھر کوئی کرنج رنج نہیں معلوم ہوتا ہے اور اب تک قرآن مجید کی تلاوت میں بھی برکت رکھی ہوئی ہے اور تلاوت کا پہلے اس لئے حکم دیا کہ اسکو سننے والا بھی مستفیض ہوتا ہے اور یہ ہی نہیں کہ صرف پڑھنے والے کو اسکا فائدہ پہنچے۔ اور اسی لئے بہ نسبت خفی پڑھنے کے اوسط درجہ کا جہر اولی قرار دیا گیا ہے۔ اس کا بیان آگے آئے گا۔ بس اگر اس سے بھی ان کو فیض نصیب نہ ہو۔ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ آپ نماز پڑھیں۔ کیونکہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ ط نماز برے اور بے حیائی کے کاموں سے روک دیتی ہے کیونکہ نماز جامع جمیع عبادات ہے (چنانچہ اس کا تفصیلی بیان آگے گذرا ہے) تکبیر تسبیح و تہلیل اور قیام و رکوع و سجود و قعود وغیرہ تمام اشیاء نماز میں موجود ہیں۔ اور شرعاً نماز بھی اُس عبادت کا نام ہے۔ جسمیں یہ تمام چیزیں پائی جاتی ہوں۔ اسکا خلاف شریعت غرا کا خلاف ہے۔ اور بعض جہال ملاحدہ کا جو یہ خیال ہے کہ نماز دل میں اللہ اللہ کرنے کا نام ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ فرمایا۔ کہ نماز قائم کرو نہ کہ فَاقْرَءُوا الصَّلٰوۃَ کہ نماز پڑھو لہذا دل میں ہی اللہ اللہ کر لینا کافی ہے۔ یہ محض باطل ہے۔ یہ خوئے بدرا بہانہ بسیار کا مصداق ہے۔ ان کا جواب صرف یہ ہی کافی ہے۔ ؎

زاں کہ زو لقرآن و حدیث نہ رہی

جوابش آنکہ جوابش ندہی۔

اور کیا ہی عجیب تعلیم ہے۔ کہ اِذَا خَاطَبَھُمُ الْجَاھِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا۔ جواب جاہلاں باشد خموشی۔ ان کے

جواب میں مشغول ہونا تضیع اوقات ہے) اور دوسری بات یہ ہے. کہ نماز کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ شریف پڑھی جاتی ہے. جسکا ہر جملہ انسان کی روحانی قوتوں کو ابھارنے والا ہے. پھر اُس کا کھڑا ہونا. حمد و ثنا کرنا اُس کے آگے سر رکھ کر اُسکی حمد ثنا کرنا روح کو تازہ کرنا ہے. اور جب روح پر تازگی آتی ہے. تو نفسانی قوتیں گھٹ جاتی ہیں. جو بے حیائی اور بُرے کاموں کی محرک تھیں. اور ذکر الٰہی نماز کے باہر بھی کیا کریں. کیونکہ وَلَذِکۡرُ اللّٰہِ اَکۡبَرُ. خواہ ذکر قلبی ہو خواہ لسانی. جہری ہو خواہ سری. یہ بڑی چیز ہے اس میں اللہ تعالیٰ سے نزدیکی ہوتی ہے. اور بمصداق اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ. کہ خدا کی یاد میں دل کو اطمینان حاصل ہوتا ہے یہ تین قسم کی عبادت ہے. تلاوت[۱]. نماز[۲]. ذکر[۳]. اگرچہ نماز میں یہ تینوں باتیں پائی جاتی ہیں. مگر جداگانہ بھی ہر ایک جدا اثر رکھتی ہے. اس لیے ہر ایک کو جداگانہ ذکر فرمایا. اور اس ترتیب میں ایک نکتہ ہے. وَاللّٰہُ یَعۡلَمُ مَا تَصۡنَعُوۡنَ. میں اشارہ ہے. کہ خلوص سے یہ کام کرو. ورنہ بمصداق

ہر زبان تسبیح و در دل گاؤ خر ... ایں چنیں تسبیح کے دارد اثر

دو چشم ندارسید ز درگاہِ کبریا

کاے بندہ کبر بہتر ازیں عجز با ریا.

خوانی مرا خبیر و خلافِ تو آشکار.

دانی مرا بصیر و خطائے تو بر ملا.

لاحاصل اور تضیع اوقات ہے. وہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے. یہ تعلیم باطنی تھی. کہ تم ایسے ہو جاؤ تمہارے نور باطن سے لوگ خود بخود ہدایت پر آجائینگے. سے اِنَّ الۡاِنۡسَانَ خُلِقَ ھَلُوۡعًا ۙ اِذَا مَسَّہُ الشَّرُّ جَزُوۡعًا ۙ وَّ اِذَا مَسَّہُ الۡخَیۡرُ مَنُوۡعًا ۙ اِلَّا الۡمُصَلِّیۡنَ الَّذِیۡنَ ھُمۡ عَلٰی صَلَاتِہِمۡ دَآئِمُوۡنَ ۙ وَالَّذِیۡنَ فِیۡۤ اَمۡوَالِہِمۡ حَقٌّ مَّعۡلُوۡمٌ لِّلسَّآئِلِ وَالۡمَحۡرُوۡمِ

وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ وَالَّذِينَ هُمْ مِنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُشْفِقُونَ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ غَيْرُ مَأْمُونٍ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ۝ إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ۝ فَمَنِ ابْتَغَى وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ بِشَهَادَاتِهِمْ قَائِمُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ۝ أُولَٰئِكَ فِي جَنَّاتٍ مُكْرَمُونَ ۝ بے شک آدمی موافق اپنی جبلت کے پیدا کیا گیا ہے۔ بے صبر اور حریص گھبرالا۔ ھَلُوْع لغت عرب میں حریص اور بے صبر کو کہتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس لفظ کے معنی دریافت کئے گئے تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس لفظ کی تفسیر خود ہی فرما دی ہے۔ اور فرمایا اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا جب پہنچے اس کو برائی جیسے مفلسی اور بیماری یا نقصان مال ہو یا اولاد یا کوئی دوسری مصیبت تو نہایت گھبراوے۔ اور مضطرب اور بے قرار ہووے۔ بخلاف دوسرے جانوروں کے اور اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ آدمی کی سمجھ اور دانائی بہت قوی ہے۔ اور اس کی عقل اور فکر دور دور پہنچتی ہے۔ اسواسطے ہر مصیبت کے رنج والم کی وجوہات کو خوب غور کرکے دریافت کرتا ہے۔ اور اس کے لوازمات کے انجام کے حال کو بہت دور سے دیکھتا ہے۔ پھر وہم کے غلبہ کے سبب سے اُن سب کو واقع ہوا جانتا ہے۔ اور اُس بے قراری کے حال میں مغلوب ہو جاتا ہے اور اُس مصیبت کے دفع کرنے کے واسطے طرح طرح کے حیلے اور تدبیریں بھی اُس کے دل میں آتی ہیں۔ اور کسی سے مطلب براری نہیں ہوتی ہے۔ پھر ایک تدبیر کو چھوڑتا ہے۔ اور دوسری تدبیر میں پڑتا ہے۔ اور اس انتقال میں یعنی ایک تدبیر کو چھوڑنے اور دوسری کو پکڑنے میں اُس کے

قوی کو بہت بے قراری حاصل ہوتی ہے اور ایک تدبیر کو تمام نہ کرکے دوسری تدبیر کے سامان کی فکر میں جا پڑتا ہے۔ وَاِذَا مَسَّہُ الْخَیْرُ مَنُوْعًا۔ اور جب پہنچتی ہے اُس کو بھلائی جیسے دولت اور حکومت یا دوسری طرح کی بھلائی تو نہایت بخیل ہو جاتا ہے۔ اور ہرگز نہیں چاہتا کہ دوسرے کو کچھ فائدہ پہنچے اور جب خداتعالیٰ اُس پر ہر طرف سے خوشی اور ترقی کے دروازے کھولتا ہے تو اس کو ہر نعمت اور ہر مرتبے کی ترقی کی محافظت اور نگہبانی منظور ہوتی ہے۔ تاکہ دوسرے کو نہ پہنچے۔ اور میری ہی نسل اور خاندان میں یہ حکومت اور ثروت ہمیشہ باقی رہے۔ پھر اس سبب سے اس کا بخل روز بروز بڑھتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ قارون کا چھوٹا بھائی بن جاتا ہے۔ اَعَاذَنَا اللہُ مِنْہُ اور بخل اور نگہبانی مال میں ایسے شخص کو اگر قارون کا بڑا بھائی کہا جائے تو بھی بجا ہے کیونکہ موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے بار بار کہنے پر قارون نے ادائے زکوٰۃ کا ارادہ کر لیا تھا۔ لیکن مالِ زکوٰۃ کو بہت دیکھ کر رک گیا تھا۔ اور یہ بخیل راہ خدا پر خرچ کرنے کا خیال تک بھی کبھی نہیں کرتا چہ جائیکہ ارادہ کرے، سو یہ بھی اُس کی دانائی اور بزرگی ہے۔ کہ ہر نعمت کے نفع کی وجوہوں کو خوب غور کر لیتا ہے۔ اور اس کے لوازمات بعیدہ اور پوشیدہ خواصوں کو دور سے بوجھ سمجھ لیتا ہے۔ اور اُس میں انتہا درجہ کی خواہش کرتا ہے۔ اور وہم کے غلبے کے سبب سے ہر ایک خواہش کو ہُوا بوجھتا سمجھتا ہے اور اس نعمت کو تنہا اپنے ہی پاس رکھنے کے واسطے طرح طرح کی حیلے سازیاں اور تدبیریں کرتا ہے اور اُس میں بہت فکر اور غور کرتا ہے۔ حریص کبھی سیر نہیں ہوتا۔ ؎

گر بریزی بحر را در کوزۂ چند گنجد قسمت یک روزۂ

کوزۂ چشم حریصاں پُر نشد تا صدف قانع نشد پُر در نشد

(حریص لوگوں کی بھوکی آنکھوں کا کوزہ کبھی پُر نہ ہوا۔ جب تک سیپ نے

قناعت نہ کی موتیوں سے مالا مال نہ ہُوا۔ ع
اگر جمعیت دل ہے تجھے قانع ہو۔
کہ اہل حرص کے کب کام خاطر خواہ ہوتے ہیں۔ ؎
ممکن نہیں بغیر قناعت فراغِ دل۔ ہر چند تودہ تودہ سیم و زر ملے۔
بند بگسل باش آزاد اے پسر چند باشی بند سیم و بند زر۔
بیٹا قید کو توڑ کر آزاد ہو جا۔ چاندی سونے کے خیال میں کہاں تک مقید رہے گا۔ ؎ ہر کرا جامہ ز عشقِ چاک شد۔
او ز حرص و عیبِ کلی پاک شد
جس شخص کا جامہ عشق سے چاک ہو گیا۔ وہ حرص اور ہر قسم کے عیب سے پاک ہو گیا ؎
کیا کام مجھے خوف و رجا سے کہ میرے پاس۔
ہے جاں سو بے جان ہے دل ہے سو غنی ہے
؎ ننہادہ ایم بارِ جہان بر دلِ ضعیف
این کار و بار بستہ بہ یک سو نہادہ ایم۔

عشق تمام روحانی امراض کا علاج ہے ؎

شاد باش اے عشقِ خوش سودائے ما
اے طبیبِ جملہ علتہائے ما۔
(اے عشق جو ہمارا اچھا جنون ہے اے ہمارے تمام اخلاقی روحانی امراض کے طبیب تو خوش رہے) عشق غرور کی دوا ہے۔ ؎
اے دوائے نخوت و ناموسِ ما۔ اے تو افلاطون و جالینوسِ ما۔
اے عشق جو ہمارے تکبر اور عزت طلبی کی دوا ہے۔ اے وہ کہ تو ہمارا افلاطون اور جالینوس ہے۔ ؎
بذل مال و جاہ و ترکِ نام و ننگ در طریقِ عشق اول منزل است

مطلب نہ عشقبازی تحصیل خاکساری است
اُفتادگی است حاصل از بختگی ثمر را۔

جسم خاک از عشق بر افلاک شد کوہ در رقص آمد و چالاک شد
عشق گنجد در دلِ تنگ و نگنجد در جہاں۔
وین سخن در دل نگنجد عقل دور اندیش را

عشق جانِ طور آمد عاشقا طور مست وخرَّ مُوسیٰ صٰعِقًا

آمدم بر سر مطلب۔ غرض یہ ہے۔ کہ یہ دونوں صفتیں یعنی بے صبری اور حرص کی زیادتی اکثر بندگی اور عبادت کی خرابی کا سبب اور انبیاء علیہم السلام اور قرآن سے پھرنے اور انکار کرنے کا سبب پڑتی ہیں۔ تو دوزخ کے بلانے کے قابل سب آدمی ہوئے۔ اسواسطے کہ اُن کی اصل پیدائش میں دوزخ کے بلانے کی استعداد پائی جاتی ہے۔ مگر آٹھ فرقے کہ اُنکو دوزخ نہ بلاوے گی۔ اسواسطے کہ اُن کو اپنے آٹھوں دروازوں سے بہشت بلاوے گی۔ اگر ان کو دوزخ بھی بلاوے تو آپس میں دوزخ اور بہشت کے جھگڑا اور مناقشہ لازم آوے اور دوزخ اور بہشت آپس میں خواجہ تاش ہیں۔ یعنی ایک ہی خاندان کے تابعدار ہیں۔ اور اُن کے آپس میں صلح اور ملاپ ہے۔ اُن میں جھگڑا فساد آپس میں ہو نہیں سکتا۔ اور اُن آٹھوں فرقوں کی تفصیل یہ ہے۔ اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَائِمُوْنَ ط مگر وہ نمازی جو اپنی نماز پر ہمیشگی کرتے ہیں۔ اور یہ اُن کا فعل اس بات کی دلیل ہے۔ کہ یہ زیادہ حریص اور بے صبرے نہیں پیدا کئے گئے ہیں۔ والا پنجوقتہ نماز کا ادا کرنا اُن سے نہ ہو سکتا اور جو یہ رات و دن میں پانچ وقت اپنے خاوند کی حضوری میں حاضر ہوتے ہیں۔ تو اُن سے اپنے خاوند و مالک کے واسطے اپنے مال سے نذر و نیاز دینے میں انکار کب ہو سکتا ہے۔ یا جن کی تنخواہ حق تعالیٰ نے اُن پر اُتاری ہے

اُن کو نہ دیں اور حرص کی زیادتی ان کو اس مرتبے کو پہنچا دے کہ اُس کے حق کو منع کریں۔ یہ اُن سے ہرگز ممکن نہیں ہے۔ اس جگہ پر جاننا چاہیئے کہ حق تعالیٰ نے نماز پڑھنے والوں کو گویا ان آٹھوں فرقوں کا سردار کرکے اس آیت میں سب سے پہلے ذکر فرمایا ہے۔ اور اس کلام کے آخر میں بھی اس فرقے کا ذکر کرکے کلام کو ختم کیا ہے۔ تو اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ عبادت نماز ہی ہر عبادت کی جڑ ہے۔ اور نماز ہی ثمرہ ہر عبادت ہے۔ کوئی عبادت معتدبہ اور معتبر قرار نہیں دی جا سکتی۔ تاوقتیکہ نماز نہ پڑھی جاوے کیونکہ نماز اسلام کا رکن اعظم ہے۔ اور یہ ہی خصوصی عبادت ہے جو ہر فرد مسلم پر بلا امتیاز صغیر و کبیر امیر و غریب و مسافر و مقیم و مرد و عورت فرض ہے۔ اور جس سے کہ بمصداق مُرُوْا صُبْيَانَكُمْ بِالصَّلٰوةِ اِذَا كَانُوْا سَبْعًا وَاضْرِبُوْهُمْ اِذَا كَانُوْا عَشْرًا نابالغ بچے بھی مستثنا نہیں کئے گئے تاکہ بچپن ہی میں عادی ہو جائیں۔ اور بعد البلوغ بلا تکلف اس فریضہ کو ادا کر سکیں۔ سو ظاہر میں تکرار معلوم ہوتا ہے لیکن درحقیقت تکرار نہیں۔ اس کے کئی وجوہات ہیں پہلی وجہ یہ ہے کہ لوگوں نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر اور عظیم المرتبت صحابی ہیں۔ اس آیت کے معنی دریافت کیئے کہ نماز کی ہمیشگی سے کیا مراد ہے اسواسطے کہ ہمیشہ نماز میں رہنا آدمی کی طاقت سے باہر ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ نماز کی ہمیشگی سے یہ مراد ہے۔ کہ نماز پڑھنے میں داہنے بائیں نہ دیکھے۔ اور دل بھی سوائے خدا کی یاد کے دوسری طرف نماز میں نہ لگاوے۔ اور ظاہر بھی یہ ہے۔ کہ محافظت کا لفظ جو ان آیتوں کے آخر میں آتا ہے۔ اُس سے مراد یہی ہے کہ نماز کے مقدمے میں بڑا اہتمام کرے۔ یعنی اُس کے آداب اور شرطوں کی رعایت کرنا اور وقت آنے سے پہلے وضو کرکے کپڑے پہن کے قبلہ کی طرف دریافت کرکے مستعد ہو کر بیٹھنا تاکہ نماز کا وقت جو آوے۔ تو

اُس وقت کسی شرط کے حاصل کرنے کی طرف دل متعلق نہ رہے اور اثناء نماز میں ظاہری اور باطنی کی عاجزی سے کھڑے ہونا۔ اور ریا سے بچنا۔ اسی طرح تمام آداب اور سنن کی رعایت کے ساتھ اول سے آخر تک نماز کو تمام کرنا اور نماز سے فراغت ہونے کے بعد بھی بیہودہ اور بُری باتوں سے پرہیز کرنا یہ سب چیزیں التفات کے سوائے ہیں۔ دوسری وجہ یہ ہے۔ کہ مداومت سے مراد یہ ہے۔ کہ پانچ وقت کی نماز ہمیشہ ادا کرنا اور ایک وقت کی بھی نماز کو دیدہ دانستہ ترک نہ کرنا اور محافظت سے دوسری چیزیں مراد ہیں۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی منقول ہے۔ تیسری وجہ یہ ہے۔ کہ پہلی آیت سے فرض نماز مراد ہے اور آخر کی آیت سوائے فرض کے دوسری نمازیں مراد ہیں۔ جیسے روز کی سنن مؤکدہ اور چاشت اور اشراق اور دوپہر لوٹنے کی اور تہجد کی نماز چنانچہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ ۲ وَالَّذِیْنَ فِیْٓ اَمْوَالِہِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ط۔ دوسرے وہ لوگ جن کے سب قسم کے مالوں میں سائل اور محروم یعنی بے سوال کا جو نہ مانگنے کی وجہ سے بے نصیب رہ جاتا ہے۔ حق ہے اور حق بھی کیسا معلوم کہ اُس نے کھولدیا ہے کہ اسقدر دیا کرونگا۔ یہ نہیں کہ کبھی دیا اور کبھی نہ دیا۔ بلکہ ایک حصہ معین کر دیا ہے۔ اس حق معلوم میں علما کا اختلاف ہے۔ بعض صدقات واجبہ جیسے زکوٰۃ و صدقۃ الفطر و دیگر نفقات واجبہ مراد لیتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں صدقات واجبہ کے علاوہ خیر و خیرات مراد ہے۔ خواہ صدقات واجبہ مراد ہوں یا نفلیہ۔ بتانا تو اسی امر کا مقصود ہے کہ یہ لوگ حریص نہیں ہیں۔ بلکہ اپنے اموال کو مصارف صرف میں خرچ کرتے ہیں۔ فی اموالہم جمع کا صیغہ بتا رہا ہے۔ کہ سب مالوں میں خیرات جاری رہے۔ زراعت۔ مواشی۔ تجارت نقد میں سے

جسطرح ممکن ہو نفع پہنچاتے ہیں۔ مکان ہیں تو مفت اِن میں مساکین و
غرباء کو رہنے دیتے ہیں۔ مہمان کو اُتارتے ہیں۔ اِن کی گاڑی اور گھوڑوں
کو حاجت والے مانگ کرلے جاتے ہیں۔ اِن کے کپڑوں اور ہتھیاروں
اور کتابوں اور دیگر اشیاء سے نفع اٹھاتے ہیں۔ یہ کریم النفس دریغ نہیں
کرتے۔ حق کا لفظ کہہ رہا ہے۔ کہ ایسے درماندوں کا اِن کے مال میں بڑا زور
ہے اور حصہ معین ہے۔ جیسا شریکوں کا ہوتا ہے۔ ان کے دامن ہمیشہ
مسکینوں کے ہاتھ میں رہا کرتے ہیں۔ سائل سے مراد وہ آدمی ہے۔
کہ اپنی احتیاج کو اپنی زبان سے ظاہر کرے۔ یا کوچہ گرد فقیر جو خانہ بخانہ
مانگتا پھرتا ہو۔ مگر محروم کے معنی میں علماء کے متعدد قول ہیں۔ (۱) تو وہی جو
بیان ہو چکا ہے۔ کہ نہ مانگنے کی وجہ سے بے بہرہ رہجاتے ہیں (۲) بعض
کہتے ہیں۔ کہ محروم سے جانور مراد ہیں۔ اسواسطے کہ بے زبان ہیں۔ ان
پر رحم کرنا اور اپنے مال سے ان کو نفع پہنچانا چاہیئے۔ (۳) بعض کہتے ہیں۔
محروم سے وہ مصیبت زدہ لوگ مراد ہیں۔ جو اپنے گھروں میں بیٹھے
ہوئے ہیں۔ حالانکہ اُن کو دینا زیادہ ثواب ہے۔ اور لَا یَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ
اِلْحَافًا کے عین مصداق ہیں۔ حدیث شریف میں آیا لَیْسَ الْمِسْکِیْنُ
الَّذِیْ تَرُدُّہُ الْاُکْلَۃُ وَالْاُکْلَتَانِ وَالتَّمْرَۃُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰکِنَّ
الْمِسْکِیْنَ الَّذِیْنَ لَا یَجِدُ غِنًا یُغْنِیْہِ وَلَا یَسْئَلُ النَّاسَ
فَتُصَدَّقُ عَلَیْہِ یعنی مسکین وہ نہیں ہے جسکو پھیرلے ایک لقمہ یا
دو لقمے یا ایک خرما یا دو خرمے اور در بدر مارا مارا پھرے بلکہ مسکین وہ
ہے۔ کہ اپنی احتیاج کے دفع کی چیز نہیں رکھتا اور اپنی احتیاج کو کسی کے
سامنے ظاہر کرکے سوال بھی نہیں کرتا۔ تاکہ لوگ اُس کی حاجت دریافت
کرکے کچھ اُس کو دے دیویں۔ سو ایسے فقیر کو دینا بہت بڑا ثواب ہے
باوجود اس کے سائل کو محروم پر مقدم کیا۔ اس لیئے کہ یہ نفس الامر میں

ہر جگہ پہلے پہنچا کرتا ہے۔ یعنی مانگنے والا نہ مانگنے والے سے ظاہر میں بھی مقدم ہے۔ افسوس ہے ان سائلوں پر جنہوں نے اسکو دائمی پیشہ بنا لیا ہے۔ ایسے سائلوں کو از روئے شریعت غرا محمد صلی اللہ علیہ وسلم دینا ناجائز ہے۔ اور اس کے ساتھ اظہار کرامت ولایت کا بھی دعویٰ کرتے ہیں افسوس صد افسوس!۔ **فائدہ**۔ نماز بدنی و روحانی عبادت تھی۔ اس کے بعد مالی عبادت بھی ضرور ہے۔ اس لئے اس دوسرے جملہ کو اس کے بعد بیان فرما کر جتلا دیا کہ نری نماز باوجود قدرت مال خرچ کرنے کے کافی نہیں۔ مال میں سے خیرات و صدقات بھی دیا کرو۔ ؎

نیرزد بخیل آنکہ نامش بری	دگر روزگارش کند چاکری۔
مکن التفاتے بمال بخیل	مبر نام مال و منال بخیل
بخیل ار بود زاہد بحر و بر	بہشتی نباشد بحکم خبر
بدگمانی کردن و حرص آوری	کفر باشد پیش خوان مہتری۔

ھم۔ یا وہ تاجر مراد ہے کہ اُس کی اصل پونجی میں بہت نقصان آیا۔ یا اُس کا مال بالکل غارت میں چلا گیا ہو۔ اسکو دینا اور اس کی مدد امداد بھی بڑا ثواب ہے۔ **فائدہ**۔ صدقات و خیرات کو دفع مصائب و نوائب میں خصوصی تاثیر ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ صدقہ خدا کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے۔ دوسری حدیث میں وارد ہے۔ کہ اَلصَّدَقَاتُ تَرُدُّ الْبَلَاءَ صدقات بلاؤں کو ٹالتے ہیں بلکہ موت تک ٹل سکتی ہے، اور دعا اور مناجات سے بھی ہر بلا و مصیبت دفع ہو سکتی ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ جب بلا و مصیبت نازل ہو چکی ہو تو ادھر سے نماز پڑھنی شروع کر دی۔ اور ادھر سے صدقہ و خیرات کرنے لگا۔ اور اس وقت کی نمازیں اور صدقات و خیرات مفید ثابت نہ ہونگے۔ جب کہ پہلے سے تارک فرائض تھا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ

مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ فَیَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَا اَخَّرْتَنِیْٓ اِلٰٓی اَجَلٍ قَرِیْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَکُنْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ط (اور ہمارے دیئے میں سے اُس دن سے پہلے دے لو کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے۔ تو پھر کہنے لگے۔ کہ اے رب مجھے ذرا تو مہلت دی ہوتی کہ میں خیرات دے لیتا۔ اور نیک ہو جاتا! اور اللہ تعالیٰ تو کسی کو ہرگز مہلت نہیں دیتا۔ جب کہ اس کا وقت آجاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو تم کر رہے ہو۔ خداوند کریم اس آیت پاک میں مال خرچ کرنے کا حکم دیتا ہے۔ جو تمام آسائش دنیا اور جملہ غفلات کا ذریعہ ہے۔ اور تمام بے ہودہ خیالات کی جڑ ہے۔ اور جب کہ یہ مال مالک حقیقی کے نام پر خرچ کیا جاوے۔ تو یہ تمام امراض ظاہری اور خصوصاً امراض باطن کا مکمل علاج ہے۔ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰکُمْ کہ ہمارے دیئے سے دو جیطرح ذکر اللہ میں نماز فرائض یا نوافل حج وغیرہ کی تخصیص نہ تھی بلکہ عام مراد تھی۔ نماز روزہ حج بھی اور ایسی ذکر و فکر و مراقبہ بھی ہو اسی طرح یہاں خرچ کرنے سے خاص زکوٰۃ وصدقات واجبہ مراد نہیں بلکہ عام ہے پھر فرماتا ہے۔ کہ کام بہت جلد کرو۔ برسوں کے آنے والے سامانوں پر منحصر نہ رکھو کہ یوں ہوگا۔ اور اسقدر ہو جاوے تب دینگے اور فرصت سے اللہ کو یاد بھی کیا کرینگے۔ کس لئے کہ موت کا کوئی وقت معین نہیں۔ ہر وقت کھٹکا لگا ہوا ہے۔ ؎

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا پل کی خبر نہیں

؎ اجل لگا ہوئے گھات ہر کسی پہ ہے
ہوش باش کہ عالم رداردی پہ ہے

پھر عمر بھر تو یاد الٰہی نہ کی۔ حتیٰ کہ نماز پنجگانہ سے بھی غافل پڑے رہے۔ اللہ کی راہ میں کوڑی تک نہ دی زکوٰۃ وصدقات واجبہ بھی نہ دیئے۔ اور خیالات میں بے فکر تھے۔ کہ موت کے سامان پیدا ہو گئے اور یقین ہو گیا کہ

اب ان رفیقوں کو چھوڑتے ہیں۔ ایسا کہ پھر کبھی یہاں آنا نہ ہوگا۔ تو اب لگے حسرت وافسوس سے یہ کہنے کہ اے خدا مجھے ذرا مہلت دے کہ میں خیرات دے لوں۔ مگر اسوقت کسی کو ایک ذرا بھی مہلت اللہ تعالیٰ نہیں دیتا۔ اب تم کو مہلت بہت ہے۔ جو کرنا ہو کرلو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔ (حقانی تفسیر سورہ منافقون)

مولائے روم فرماتے ہیں۔ ؎

چوں قضا آید نہ بینی غیر پوست

دشمناں را باز نشناسی ز دوست

جب قضا آئے گی۔ تو تم سوائے ظاہری حالت کے کچھ نہ دیکھو گے دشمن و دوست میں تمیز نہ کر سکو گے۔ ؎

قضا شخصے ست پنج انگشت دارد ۔ چو خواہد از کسے کارے برآرد

دو بر دیدہ گزارد واں دو بر گوش ۔ یکے بر لب نہد گوید کہ خاموش

؎ چوں چنیں شد ابتہال آغاز کن

نالہ و تسبیح و روزہ ساز کن۔

جب ایسا ہو تو خدا کی درگاہ میں عجز و نیاز شروع کرو۔ زاری و تسبیح اور روزے کا سامان کرو۔ یہاں روزہ وغیرہ سے نفلی عبادت مراد ہے جو عموماً مصائب و نوائب کے نزول کے وقت کی جاتی ہے۔ نہ کہ فرض بھی ابھی شروع کرے۔ پہلے کبھی بھول کر بھی نماز فرض نہ پڑھی تھی۔ اور نہ ہی کبھی روزہ رمضان شریف کا رکھا تھا۔ چو چنیں شد کے دو معنی ہیں (۱) جب ایسا ہے۔ (۲) جب ایسا ہو۔ اور اس لحاظ سے اس کا مطلب دو طرح ہو سکتا ہے۔ ایک تو یہ کہ جب یہ بات ہے کہ قضا کے سامنے تدبیر کی کوئی پیش نہیں جاتی۔ بلکہ انسان خود دشمن کے ہاتھ جا گرفتار ہوتا ہے تو مناسب ہے۔ کہ ایسے ناگہانی مصائب سے بچنے کے لئے خداوند کریم

سے دعا و گریہ زاری و مناجات کریں۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ جب ایسا واقعہ ہو جائے۔ کہ انسان کی قضا آگئی ہے۔ اور وہ اپنے پاؤں سے نوائب و مصائب کے منہ میں خود بخود جا رہا ہے۔ اور کوئی تدبیر و سعی کارگر نہیں ہوتی تو یہ وقت ہے کہ خدا کی درگاہ میں دعا کرے۔ اور صدقہ و خیرات اور صوم و صلوٰۃ وغیرہ ظاہری و باطنی عبادتوں کے ساتھ استمداد کرے۔ ؎

جب الجھنے لگے سر رشتہ تدبیر تیرا
جب نشانے سے رہے دور اک تیر تیرا
لوگ جب تجھ سے بگڑنے لگیں بے جرم و قصور
ہر طرف سے تجھے جب گھیر لیں آفات و شرور
بغرض جب ہو زمانے کی ہوا تیرے خلاف
جب ہو سب دائرہ ارض و سما تیرے خلاف
چھوڑ دے پروائے کوا کب نہ ہو پابند فلک
ہاتھ اٹھا بہر دعا پیش خداوند فلک

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں تحریر فرماتے ہیں۔ وَرُبَمَا یَكُوْنُ الْعَبْدُ قَدْ اُحِیْطَ بِهٖ وَقُضِیَ بِهِلَاكِهٖ فِیْ عَالَمِ الْمِثَالِ فَانْدَفَعَ اِلٰی بَذْلِ اَمْوَالٍ خَطِیْرَةٍ وَتَضَرَّعَ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی هُوَ وَنَاسٌ مِنَ الْمَرْحُوْمِیْنَ فَهَا هِلَاكُهٗ بِنَفْسِهٖ بِاِهْلَاكِ مَالِهٖ وَهُوَ قَوْلُهٗ (صلی اللہ علیہ وسلم) لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ۔ اور بسا اوقات بندہ قضا کے پنجہ میں آجاتا ہے۔ اور عالم مثال میں اس کی موت کا فیصلہ ہو چکتا ہے۔ (جس کو خواب وغیرہ کے ذریعہ سے محسوس معلوم کرکے) وہ فوراً بہت سے اموال خیرات کرنے لگتا ہے

اور وہ خود اور کئی دوسرے مقبول لوگ مولی کریم کی درگاہ میں گریہ زاری کرتے ہیں تو اُس کے مال کے خرچ کرنے سے اس کی موت ٹل جاتی ہے۔ اور یہی معنی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول مبارک کا کہ قضا کو دعا ہی لوٹاتی ہے۔ اور عمر کو صدقہ ہی بڑھاتا ہے۔ تاثیر دعا کے متعلق اسی کتاب میں خود اپنا ایک کشف بیان فرماتے ہیں۔ اِنَّ نَاسًا تَشَاجَرُوْا فِيْمَا بَيْنَهُمْ وَتَحَاقَدُوْا فَالْتَجَأْتُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَرَأَيْتُ نُقْطَةً مِثَالِيَّةً نُوْرَانِيَّةً نَزَلَتْ مِنْ حَظِيْرَةِ الْقُدُسِ اِلَى الْاَرْضِ الخ یعنی چند آدمی باہم جھگڑنے اور بغض عداوت کرنے لگے۔ میں نے بارگاہ خداوندی میں دعا کی۔ تو مجھے ایک نقطہ مثالی نورانی نظر آیا۔ جو حظیرہ قدس سے زمین پر نازل ہوا۔ پھر وہ آہستہ آہستہ پھیلنے لگا۔ اور جوں جوں پھیلتا جاتا تھا اِن لوگوں کا بغض وکینہ دور ہوتا جاتا تھا۔ ابھی ہم اس نشست میں تھے کہ وہ سب ایک دوسرے کے ساتھ نرمی سے پیش آنے لگے۔ اور ہر ایک کے دل میں وہی الفت پیدا ہو گئی۔ جو پہلے تھی اور یہ واقعہ اللہ تعالی کی اُن عجیب نشانیوں میں سے تھا۔ جو مجھ پر منکشف ہوئیں۔ اس سے ذرا آگے چل کر فرماتے ہیں۔ وَتَدْ تَبَيَّنَتِ السُّنَّةُ بَيَانًا وَاضِحًا اِنَّ الْحَوَادِثَ يَخْلُقُهَا اللّٰهُ قَبْلَ اَنْ تَحْدُثَ فِي الْاَرْضِ خَلْقًا مَّا ثم ينزل فی هذا العالم فيظهر فيه كما خلق اول مرة سنة من الله تعالى ثم يمحى الثابت و يثبت المعدوم بحسب هذا الوجود قال الله تعالى يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتَابِ مثل ان يخلق الله البلاء خلقاما فينزله على المبتلى ولصعد الدعاء فيردّه وقد يخلق الموت فيصعد البرّ ويرده یعنی احادیث شریفہ سے یہ بات پوری طرح روشن ہے۔ کہ اللہ تعالی تمام حوادث کو ان کے

زمین پر حادث ہونے سے پہلے کسی پیدائش کے ساتھ پیدا کرتا ہے اس کے بعد ان کو اس عالم میں نازل کرتا ہے. پھر وہ یہاں اسطرح ظہور میں آتے ہیں جسطرح پہلے کسی سنت اللہ کے ماتحت پیدا کئے گئے تھے. اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس وجود کے لحاظ سے ان میں سے کسی ثابت کو معدوم کرتا ہے. اور کسی معدوم کو ثابت کرتا ہے. چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ جسکو چاہتا ہے. مٹاتا ہے اور جسکو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے اور اس کے پاس ام الکتاب ہے یعنی لوح محفوظ ہے. چنانچہ اللہ تعالیٰ ایک بلا کو کسی طرح کی پیدائش سے پیدا کرتا ہے. پھر اس کو اس شخص پر جس کے لئے یہ بلا بنی تھی. نازل کرتا ہے. ادھر سے دعا اوپر چڑھتی ہے. تو وہ اس بلا کو لوٹا دیتی ہے. اور کبھی موت کو پیدا کرتا ہے. تو نیکی اوپر چڑھتی ہے. اور اسکو لوٹا دیتی ہے. الخ

فائدہ۔ مذکورہ بالا مصائب و نوائب و موت جنکو دعا یا صدقات وغیرہ بفضلہ تعالیٰ و بکرمہ رد کرنے کے باعث ہوتے ہیں. ان سے مراد قضائے معلق محض اور معلق شبیہ بہ مبرم ہے. کیونکہ قضا تین قسم ہے. (۱) مبرم حقیقی کہ علم الٰہی میں کسی شے پر معلق نہیں (۲) اور معلق محض کہ صحف ملائکہ میں کسی چیز پر اس کا معلق ہونا ظاہر فرما دیا گیا ہے. کہ اگر فلاں بن فلاں بیمار ہو جائے اور فلاں مال سے صدقہ دے. یا فلاں نیکی کرے. تو اس مصیبت کو اس سے ٹال دیا جائے گا. (۳) اور معلق شبیہ بہ مبرم کہ صحف ملئکہ میں اس کی تعلیق مذکور نہیں اور علم الٰہی میں تعلیق ہے. وہ جو مبرم حقیقی ہے اس کی تبدیل ممکن نہیں. اکابر محبوبان خدا اگر اتفاقاً اس بارے میں کچھ عرض کرتے ہیں. تو انہیں اس خیال سے واپس فرما دیا جاتا ہے. اس کی مثالیں قرآن مجید و احادیث شریفہ میں بکثرت موجود ہیں. مشتے نمونہ از خروارے ایک مثال بیان کی جاتی ہے

وہ یہ کہ ملائکہ قوم لوط پر عذاب لے کر آئے۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ و السلام اُن کافروں کے بارے میں اتنے مساعی ہوئے۔ کہ اپنے رب سے جھگڑنے لگے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یُجَادِلُنَا فِیْ قَوْمِ لُوْطٍ۔ ہم سے جھگڑنے لگا قوم لوط کے بارے میں۔ چونکہ یہ عذاب قوم لوط پر قضائے مبرم حقیقی تھا۔ تو انہیں ارشاد ہوا۔ یَاإِبْرَاهِيمُ أَعْرِضْ عَنْ هٰذَا إِنَّهُمْ اٰتِيهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُودٍ۔ اے ابراہیم اس خیال میں نہ پڑ۔ بے شک اُن پر وہ عذاب آنے والا ہے۔ جو پھرنے کا نہیں۔ اور وہ جو ظاہر قضائے معلق ہے۔ اُس تک اکثر اولیاء کی رسائی ہوتی ہے۔ اُن کی دعا سے اُن کی ہمت سے وہ ٹل جاتی ہے اور حضرت مولائے روم رحمۃ اللہ علیہ کے اس شعر ؎

اولیاء را ہست قدرت از الٰہ تیر جستہ باز گرداند ز راہ۔

کا بھی یہی مطلب ہے۔ کہ اولیاء کرام تیر جستہ کو باز رکھتے ہیں۔ اور وہ جو متوسط حالت میں ہے۔ جسے صحف ملائکہ کے اعتبار سے مبرم بھی کہہ سکتے ہیں۔ اُس تک خواص اکابر کی رسائی ہوتی ہے۔ حضور سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ اس کو فرماتے ہیں۔ میں قضائے مبرم کو رد کر دیتا ہوں۔ اور اسی کی نسبت حدیث شریف میں ارشاد ہوا۔ اِنَّ الدُّعَاءَ يَرُدُّ الْقَضَاءَ بَعْدَ مَا أُبْرِمَ بیشک دعا قضاء مبرم کو ٹال دیتی ہے۔ ؎

نالہ مسکین کائے تو علام الغیوب
زیر سنگِ مکرِ بد مارا مکوب۔

رو رو کر دعا کرو کہ اے غیب کے جاننے والے ہم کو کسی برے بیدین آدمی کے سنگِ مکر سے صدمہ نہ پہنچائیو۔ ؎

نگہ دار از رخنۂ رہزنان مکن شاد بر من دلِ دشمنان

مولائے روم ؎

یا کریم العفو ستار العیوب — انتقام از ما مکش اندر ذنوب

مولائے جامی رحمۃ اللہ علیہ ؎

گناہانم اگر از حد بیرون ست — ہزاراں بار ازاں بفضیلت فزون ست
اگر باشد دو صد خرمن گناہم — توانی سوختن از برق آہم۔
اگر باشد ز عصیاں صد کتابم۔ — توانی شستن از چشم پر آبم۔
آنچہ در گوشت زاشیا زانچہ ہست۔ — وانما جانرا بہر حالت کہ ہست

ترجمہ اس شعر کا مصداق قول قائل کے کہ اَللّٰهُمَّ اَرِنَا حَقَائِقَ الْاَشْيَاءِ كَمَا هِيَ۔ الہی اشیاء عالم کے اصلی حقائق جو کچھ ہیں ہم کو دکھا دے جس سے یہ مقصد ہے۔ کہ ہم خیر و شر اور نفع و ضرر میں تمیز کر سکیں۔ ؎

گرسنگی کردیم اے شیر آفریں — شیر را مگمار بر ما زیں کمیں۔
آب خوش را صورت آتش مدہ — اندر آتش صورت آبے منہ

خوشگوار پانی کو آگ کی شکل میں نمایاں نہ کر اور آگ میں پانی کی صورت نہ رکھ۔ یعنی ایسا نہ ہو کہ ہم نفس کے دہوکے سے کسی مفید چیز کو مضر سمجھ کر چھوڑ بیٹھیں۔ اور کسی مضر چیز کو مفید سمجھ کر اختیار کر لیں۔ جامی علیہ الرحمۃ

؎ میانِ نیک و بد تخلیط کردیم — گہے افراط و گہ تفریط کردیم
راہِ فرمودنیہا کم سپردیم — بنا فرمودنیہا پا فشردیم۔
زنا کوشیدنِ خود در خروشیم — بدہ توفیق کوشش نا بکوشیم۔

مولائے روم رحمۃ اللہ علیہ ؎

از شرابِ قہر چوں مستی دہی — نیستہا را صورتِ ہستی دہی

الہی جب تو اپنے قہر کی شراب سے کسی کی عقل زائل کر دیتا ہے۔ تو بے اصل و غیر موجود چیزوں کو اس کی نظر کے سامنے موجود چیزوں کی

صورت دے دیتا ہے۔ یعنی ان لوگوں کی نگاہ میں راست بینی و حقیقت شناسی کی صلاحیت نہیں رہتی۔ وہ اپنے اعمال کے نتائج سمجھتے ہیں کچھ اور پیش آتے ہیں کچھ اور۔ وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا الخ کا بھی یہی مطلب ہے۔ کہ ان کی آنکھیں تو ہیں لیکن ان سے دیکھ نہیں سکتے۔ اور کان موجود ہیں ان سے سُن نہیں سکتے الخ یہ حالت اُن لوگوں کی شقاوت اور بدبختی اور ان پر قہر الٰہی کے نزول کی علامت ہے۔ اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَارْزُقْنَا اِتِّبَاعَهٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اجْتِنَابَهٗ

ے
چو خواہد قضا سر نگونت کند — بکردار بد رہنمونت کند
کسے را کہ بدگشت روز بہی — نگردد نصیبش بجز گمرہی

ے
چیست مستی؟ بند چشم از دید چشم
تا نماید سنگ گوہر پشم یشم

مستی کیا ہے؟ تمیز کی آنکھ کا بصارت سے بند ہو جانا۔ یہاں تک کہ اسکو پتھر بصورت مروارید اور پشم بصورت سنگ یشب دکھائی دینے لگے۔ مستی سے مراد یہ ہے۔ کہ انسان کی قوت تمیز نہ رہے۔ اور مضر اشیاء کو مفید سمجھنے لگے۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں تحریر فرماتے ہیں۔ وَالْاٰثَامُ رُبَمَا تَشْتَبِهُ بِمَا لَيْسَ بِاِثْمٍ كَمَا قَالَ الْمُشْرِكُوْنَ اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا اِمَّا بِقُصُوْرِ الْعِلْمِ اَوْ لِغَرَضٍ دُنْيَوِيٍّ يُفْسِدُ بَصِيْرَتَهٗ یعنی گناہوں پر کبھی مباحات کا شبہ پڑنے لگتا ہے۔ جیسے مشرکوں نے کہا تھا۔ کہ بیع تو بالکل ربا کی سی ہے۔ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا حالانکہ مولےٰ تعالیٰ نے بیع کو حلال کیا اور ربٰو (سود) بیاج کو حرام کیا ہے۔ مشرکین

کی بصارت زائل ہو چکی ہے۔ ان میں مادہ تمیز نہیں رہ گیا۔ جس کے ساتھ حل و حرمت میں تمیز کر سکیں۔ اور یہ اشتباہ یا تو کم علمی کے سبب سے ہوتا ہے یا کسی دنیوی غرض سے۔ جو اس کی بصیرت کو خراب کر دیتی ہے۔ مولائے روم ؎

چیست مستی ؟ حسّہا مبدل شدن۔

چوبِ گز اندر نظر صندل شدن۔

(مستی کیا ہے ؟ ادراک باطنی کا بدل جانا۔ اور جھاؤ کی لکڑی کا صندل دکھائی دینا یعنی غیر مفید چیزوں کا مفید سمجھنا اور اس سے بصارت چشم کا زوال مراد نہیں۔ بلکہ بصیرت قلب کا زوال مراد ہے۔ اور اس حالت میں بصارت بھی غیر مفید ہو جاتی ہے۔ ؎

گر شود بینش دو چنداں بے بصیرت را چہ نفع

میکشد احول دو میلِ سرمہ چشمِ خویش را

؎ تہی دستانِ قسمت را چہ سود از رہبرِ کامل

کہ خضر از آبِ حیوان تشنہ می آرد سکندر را

صرف یہی نہیں کہ صدقات و خیرات اور دعا سے زندوں ہی سے مصائب و آلام ٹلتی ہیں۔ بلکہ یہ اشیاء بمصداق احادیث صحیحہ کے اُن لوگوں سے بھی آفات و بلیات کو ٹال سکتی ہیں۔ جو کہ اس دارِ بے بقا اور بے وفا سے روپوش ہو چکے ہیں۔ اسی لئے فاتحہ اور گیارہویں تیجہ و برسی و چہلم و ختم قرآن شریف وغیرہ مسلمانوں میں قدیم سے رائج ہے۔ اور احادیث صحیحہ سے یہ امور ثابت ہیں۔ ان کا منکر گمراہ و بے دین ہے۔ (۳) وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ اور تیسرے وہ لوگ جو سچا جانتے ہیں جزا کے دن کو۔ اس میں سب نیکیوں کی طرف اشارہ ہے۔ اور ہر قسم کی برائی جیسے حرص۔ بے صبری

حسد و بغض و کینہ چوری و زنا و غیرہ سے بچنے کی طرف ایا ہے۔ کیونکہ جو شخص کہ روزِ جزاء کا صحیح عقیدہ رکھتا ہوگا۔ وہ جو نیکی کرے گا۔ دل کھول کر کرے گا۔ غرباء کو دینا اقارب و ضعفاء پر رحم و شفقت کرنا سب کے عوض کی یقینی اُمید ضرور تحریک کرتی ہے۔ اسی طرح ہر قسم کے ظلم وستم اور ناحق شناسی سے روکنے کو بھی یہ یقین سدِ قوی ہے۔ یہ جملہ اور اس کے بعد کا جملہ پہلے اور آئندہ احکام کے لیے تاکید کا فائدہ بخشتا ہے۔ (۴) وَالَّذِیْنَ ھُمْ مِنْ عَذَابِ رَبِّھِمْ مُّشْفِقُوْنَ چوتھے وہ لوگ جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرا کرتے ہیں۔ کس لئے کہ اِنَّ عَذَابَ رَبِّھِمْ غَیْرُ مَامُوْنٍ ان کے رب کے عذاب کا کچھ ٹھیک نہیں۔ کہ کب اور کسوقت نازل ہو جائے اس سے نڈر رہنا نہ چاہیئے۔ پہلا جملہ عذاب اور ثواب آخرت کے خوف و امید کی وجہ نیکی پر ابھارنے والا بدی سے روکنے والا تھا۔ مگر انسانی حرص و طمع و شہوت کبھی اس قدر دور و دراز کی سزا یا جزا سے غافل کر کے بدی میں ڈال دیتے ہیں۔ مگر جب اسکو بُرے کام پر دنیا ہی میں تازیانے پڑنے کا خوف دلایا جاتا ہے۔ کہ آخرت تو آخرت دنیا ہی میں ایسے بد کاموں کی سزا مل جاتی ہے۔ دبیماری تنگدستی۔ بے عزتی کوئی ناگہانی مصیبت ارضی و سماوی عامہ یا خاصہ قحط و با تسلط حکام ظالم و غلبۂ اعداء یا موت لختِ جگر و خانہ خرابی وغیرہ۔ تو بہت جلد متنبہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس کے بعد اِنَّ عَذَابَ رَبِّھِمْ غَیْرُ مَامُوْنٍ بھی سنا دیا اور دنیا میں اعمالِ بد پر سزا آنا یقینی بات ہے۔ بارہا مشاہدہ ہوا ہے اور ہر روز ہوتا ہے۔ یہ اور بات ہے۔ کہ کوئی کور باطن اس سزا کو من اللہ نہ سمجھے اور اسباب کی طرف منسوب کرے۔ مگر عاقل جب غور کر کے دیکھے گا تو اسباب کا سلسلہ بھی اسی مسبب الاسباب کے ہاتھ میں دیکھے گا۔

یہاں تک یہ چار اوصاف بیان ہوئے۔ ان میں دو پہلے قوت عملیہ کی تکمیل کے لئے تھے۔ اور چونکہ مقصود تر تھے اس لئے ان کو مقدم کیا۔ اور یہ دونوں آخیر قوت نظریہ کی تکمیل کے لئے ہیں اور یہ دونوں اُن دونوں کے لئے محرک ہیں۔ اور یہ چاروں فرقے جو مذکور ہوئے سو وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے بدنی اور مالی عبادت ادا کرنے پر صبر کیا۔ اور مصیبت اور بلاؤں کو جھیل لیا۔ اور اپنی حرص کو جو طاعت کے مخالف تھی ترک کیا تھا۔ اور گناہ اور شہوتوں کی خواہش کو بالکل موقوف کیا تھا۔ اب اُن لوگوں کا حال بیان فرماتے ہیں۔ جنسے جزئی کاموں میں صبر اور قناعت ظاہر ہوتی ہے۔ سو وہ بھی چار فرقے تھے۔ پہلا فرقہ وہ ہے۔ جو اپنے شرمگاہ کی شہوت پر اور عورت سے صحبت کرنے کی لذّت پر حرص نہیں کرتا ہے۔ بلکہ صبر کرتا ہے اور یہ چیز ہے۔ جو اکثر خلق اللہ کی خرابی کا باعث ہوتی ہے۔ دوسرا فرقہ وہ ہے۔ جو خدا کی مخلوق کے حق میں جیسے امانت ہے یا عہد حرص نہیں کرتا بلکہ اُس کے ادا کرنے میں صبر کرتا ہے۔ تیسرا فرقہ وہ ہے۔ جو خلق اللہ کے حقوق کو جو ظاہر کرنے کے سزاوار ہیں۔ اُن کے چھپانے پر حرص نہیں کرتا بلکہ اُس کے ظاہر کرنے پر صبر کرتا ہے۔ چوتھا فرقہ وہ ہے۔ جو نفل عبادات میں جو اپنے ذمہ پر لازم کرلی ہیں، خصوصاً نماز نفل جو دن رات میں اپنے پر مقرر کرلی ہے۔ اس کے ادا کرنے پر صبر کرتا ہے اور کھیل کود اور آرام وچین کی لذّت میں اپنے وقت کو گذارنے میں حرص نہیں کرتا اور ان فرقوں کو اس ترتیب سے بیان کرنے کی وجہ یہ ہے۔ کہ عبادات بدنی جو حق تعالیٰ کے واجب کرنے سے بندے پر لازم ہوتی ہیں۔ وہ اسی ترتیب سے بزرگی وفضیلت رکھتی ہیں۔ سب سے اعلیٰ پنجوقتہ نمازیں ہمیشہ ادا کرنے پر صبر کرنا اور ان کے ترک پر حرص نہ کرنا اعلیٰ درجے کی نزدیکی اور قرب کا سبب ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے۔ مَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْئٍ اَحَبَّ مِمَّا

اَفْتَرَضْتُ عَلَيْهِ کہ جسقدر قرب اور نزدیکی بندہ کو فرائض ادا کرنے
میں حاصل ہوتی ہے۔ دیگر نوافل عبادات سے نہیں ہوتی۔ اور دوسری
عبادتوں سے نماز میں زیادہ خصوصیت ہے۔ اسواسطے کہ نماز جامع ہے
سب عبادتوں کو اور انتہا درجے کی حضوری اور قرب کو جو سرگوشی اور کلام
کی حد کو پہنچے۔ بلا واسطہ پہنچا دیتی ہے۔ پھر اس کے بعد فرض زکوٰۃ کو ادا کرنا
اور اپنے ذمے کے واجب نفقے دینے میں خلق اللہ کی منفعت اور خدا
کے بندوں کی پرورش منظور رکھنا کیونکہ یہ بھی مولیٰ کریم کی خوشنودی کا سبب
بنتی ہے۔ پھر اس کے بعد گھبراہٹ اور بے صبری اور حرص کو ترک کرنا
بلا اور مصیبت کے وقت میں فوت شدہ چیز پر ثواب کی اُمید سے
نہایت بڑا مرتبہ ہے۔ اُس ترک سے جو عذاب کی دہشت سے ہو
پھر اُس کے بعد نامشروع چیز پر حرص نہ کرنا اور جو شرع میں جائز ہے۔
اسی قدر پر اکتفا کرنا خصوصاً شرمگاہ کی شہوت کے مقدمے میں بہت ہی
بڑا اور سخت صبر ہے اور یہ سب حقوق اللہ ہیں۔ پھر جو بندوں کے حق سے
علاقہ رکھتا ہے۔ سو وہ یا اُن کے حقوق کا ادا کرنا ہے۔ جو اُس کے ذمہ
پر ہیں۔ جیسے عہد اور پیمان کا پورا کرنا اور امانت کا ادا کرنا یا اُن کے حقوق
کو ظاہر کر دینا کہ اُس میں انہوں کے مالوں کا زندہ کرنا ہے۔ اگرچہ اپنے نفس
پر کچھ لازم نہیں آتا ہے۔ اور جب حقوق کو ترک حرص اور صبر کرنے سے
مضبوط کیا۔ تو اب اس کے ذمہ کچھ باقی نہ رہا۔ مگر نذر و نذور جو اپنے ذمے
خود لازم کر لی ہو۔ جیسے نفل عبادات خصوصاً نماز سوان کا ذکر آخر میں کیا
گیا ہے۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ اِلَّا عَلٰى
اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ
اور پانچویں وہ لوگ جو اپنے ستر خاص کو محفوظ رکھتے ہیں کسی پر نہیں
کھولتے۔ یعنی جماع نہیں کرتے۔ مگر اُسی قدر پر بس کرنا انسان کی طاقت

سے زیادہ اس پر بوجھ دھرنا تھا۔ کس لیئے کہ انسان میں یہ ایک ایسی قوت رکھی ہے۔ کہ اُس کو مجبور و مقہور کر دیتی ہے۔ اور اس کے حواس وعقل میں اپنے غلبہ کے وقت فتور ڈال دیتی ہے۔ اور اسی لیئے اس تجرد کو اسلام نے لَا رَھْبَانِیَّۃَ فِی الْاِسْلَامِ کا حکم سنا کر باطل کر دیا ہے گو عیسائیوں کے راہبوں اور ہنود کے گشائیوں جوگیوں میں عمدہ عبادت اور نفس کے ساتھ اعلیٰ درجہ کا مقابلہ ہے۔ اس لیئے اس کے بعد اس حکیم مطلق نے دو جگہ کے لئے اجازت دے دی۔ (۱) الا علٰے ازواجھم اول بیوی کے لئے۔ مرد کو اپنی بیوی سے جماع جائز ہے۔ کس لیئے کہ بیوی کو زوج اُس کا جوڑا کہتے ہیں۔ جو دونوں کے ملنے سے امور خانہ داری سر انجام پاتے ہیں۔ اُس کے اندر بھی خداوند کریم نے یہ مادہ رکھا ہے۔ اگر مرد اس پر ازار نہ کھولے تو اُس کی حاجت روانہ ہو۔ اُس کے لیئے فتنے میں پڑنے کا خوف ہے۔ پھر باہم اتحاد قائم نہ رہے۔ دوئم عورت کی محبت باہمی کا جس پر تمام خانہ داری موقوف ہے۔ بیشتر اسی اختلاط پر مدار ہے۔ بیوی کون ہے۔ اور کیا شرطیں ہیں۔ اس کو عرف پر چھوڑ دیا اور قرآن مجید میں متعدد جگہ بتلا یا گیا۔ سوئم نسل انسانی کا بقا منشا خداوندی ہے۔ اور وہ بجز اس کے عادۃً ہو نہیں سکتا۔ (۲) اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُھُمْ لونڈیوں پر جو مردوں کے ہاتھ کا مال ہیں۔ یہاں بھی جماع کرنا جائز ہے۔ اس مقام پر دیگر مذاہب والے لوگ اور خصوصاً عیسائی اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ غلام بنانے کا مسئلہ جو مسلمانوں میں رائج ہے۔ یہ عقل سلیم کے ایک دم خلاف ہے۔ سو اس کے دو جواب ہیں۔ اول یہ کہ کتب سابقہ سے پتہ چلتا ہے۔ کہ یہ کوئی نیا مسئلہ نہیں بلکہ لونڈی غلام بنانے کا دستور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شریعت میں بھی پایا جاتا ہے۔ توریت موجودہ میں لونڈی غلاموں کے

احکام مذکور ہیں۔ دیکھو کتاب استثنیٰ کا ۲۱ باب ۱۰ درس میں۔ کتاب مذکور ۲ باب ۱۳ درس اور جب خداوند تیرا خدا اسے تیرے قبضے میں کر دے تو وہاں کے ہر ایک مرد کو تلوار کی دھار سے قتل کر۔ ۱۴ مگر عورتیں اور لڑکوں اور مواشی کو اور جو کچھ اس شہر میں ہو اس کی ساری لوٹ اپنے لئے لے۔ کتاب مذکور کا ۱۵ باب ۱۲ تا ۱۷ جملہ۔ جس میں غلام لونڈیوں کے رکھنے اور آزاد کرنے کا صاف حکم ہے۔ اور ۲۱ باب میں صحبت کرنے کی اجازت ہے۔ دوسرا جواب یہ کہ لونڈی اور غلام بنانا ابتداءً اللہ تعالیٰ کا حق ہے اس معنی کر کے یہ جزاء کفر ہے کیونکہ جب کہ کافروں نے خدا کی عبادت سے غیرت کی اور سوائے خدا کے اور معبود بنائے اور توحید کی نشانیاں ملاحظہ نہ کیں اور اپنے نفوس کو ملحق بابہائم و الجمادات کر دیا۔ لہٰذا ان کو اللہ تعالیٰ نے یہ جزا دی۔ دنیا میں کہ اُن کو اپنے بندوں کے بندے گردانا۔ مملوک مال کی طرح۔ اسی واسطے مسلمان غلام نہیں بنایا جاسکتا ہے اور انتہاءً یہ حق عبد ہو جاتا ہے۔ اس معنی کر کے کہ شارع نے اُس کو مملوک کر دیا ہے۔ قطع نظر عقوبت اور جزا سے فائدہ یہ ہے کہ یہ مملوک ہی رہے گا۔ گو مسلم متقی کیوں نہ ہو جائے۔ نامی شرح حسامی کی اس (کہ الرق حق اللہ تعالیٰ ابتداء بمعنی انه جزاء الکفر حیث استنکف الکفار عن عبادته واتخذوا الھا من دونه ولم یتفکروا فی آیات التوحید والحقو نفوسھم بالبھائم والجمادات فی ذلک نجازاھم اللہ تعالیٰ فی الدنیا بجعلھم عبید عبیدہ مستملکین مبتذلین ولھذا لم یثبت الرق علی المسلم ابتداء وحق العباد انتھاءً ولبقا بمعنی ان الشارع جعله ملکا مع قطع النظر عن جھة العقوبة والجزاء حتی انه یبقی مملوکا وان اسلم واتقی الخ عبارت کا بھی یہی مطلب ہے۔ آج کل کی

عیسائی قومیں اس کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہیں۔ اور اہل اسلام پر عیب لگاتی ہیں۔ مگر اُن کو معلوم رہے کہ اسلام میں لونڈی غلاموں کے حقوق عیسائی آزاد رعیت سے زیادہ ملحوظ ہیں۔ لونڈی جب مرد کا مال ہے اور گھر میں رہ کر کاروبار کرتی ہے۔ اگر اُس کا کسی سے نکاح نہیں کیا گیا تو اس کے ساتھ ہم بستری بھی اُس پر ترحم اور اولاد کی ماں کہلانے کے لیئے عزت دینا ہے۔ فَمَنِ ابْتَغٰی وَرَاءَ ذٰلِکَ فَاُولٰئِکَ ھُمُ العادُونَ جو ان دو طریقوں کے سوا قضاء شہوت کے لیئے اور طریقہ عمل میں لادے وہ حد سے تجاوز کرنے والا سرکش اور خدا کا نافرمان باغی ہے۔

متعہ کی حرمت۔ متعہ کی ہوئی عورتیں بھی اس آیت سے حرام ہوتی ہیں۔ کیونکہ وہ نہ بیوی ہے۔ کوئی حق زوجیت میراث و نان و پارچہ وغیرہ اس کے لیئے ثابت نہیں۔ نہ لونڈی ہے۔ اور اسی طرح وطی فی الدبر بھی ممنوع ہے۔ خواہ لڑکے سے ہو خواہ غیر عورت سے ہو خواہ اپنی بیوی یا لونڈی سے ہو۔ کیونکہ وہ نہ بیوی ہے نہ لونڈی اور جلق لگانا اور عورت کو عورت سے مساحقت کرنا اور عورت کو اس کام کے لیئے نوکر رکھنا۔ یا مخفی پوشیدہ آشنائی دوستی کرنا یا اُجرت دے کر یہ فعل کرنا سب ممنوع ہیں۔ وَالَّذِینَ ھُمْ لِاَمٰنٰتِھِمْ وَعَھْدِھِمْ رٰعُوْنَ اور چھٹے وہ لوگ ہیں۔ جو اپنی امانتوں اور عہدوں کی رعایت رکھتے ہیں۔ امانت کی کئی قسمیں ہیں۔ اللہ تعالٰی کی امانت اس کے عطا کردہ قویٰ اور احوال ہیں۔ اِن کو بے جا صرف نہ کرنا چاہیئے۔ ۲ بات کی امانت۔ آقا اور میاں کے مال کی امانت۔ ۳ علماء کے پاس علم امانت ہے اس کو نہ چھپائیں۔ اسی طرح عہد بھی کئی قسم کا ہے۔ خدا کا عہد کہ اُس کی عبادت کرینگے۔ باہمی بندوں کے جائز عہد

خاوند بیوی کا باہمی مودت وحسن معاشرت کا عہد جو بلفظ نکاح سے قائم ہوتا ہے۔ وَاَخَذْنَ مِنْكُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا سب کی رعایت بمصداق۔ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰی اَهْلِهَا۔ یا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ (آیۃ اولی عام ہے۔ اور ثانیہ خاص ہے) لازم و فرض ہے۔ وَالَّذِينَ هُمْ بِشَهَادَاتِهِمْ قَائِمُونَ ط اور ساتویں وہ لوگ ہیں جو اپنی گواہی پر قائم ہیں۔ یعنی گواہی ادا کرنے میں نہ کسی کی رعایت کرتے ہیں نہ کسی سے ڈرتے ہیں۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ يَا اَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِينَ اِنْ يَكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰى اَنْ تَعْدِلُوا وَاِنْ تَلْوُوا اَوْ تُعْرِضُوا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ط پ سورۃ النساء رکوع ۲۰ (مسلمانوں انصاف پر قائم رہو خدا سے ڈر کر گواہی دو یعنی سچی بات کہو اگر خود تمہارے ماں باپ یا عزیزوں کے خلاف ہو۔ اگر کوئی مالدار یا مفلس ہے تو اللہ ان کا مالک ہے۔ تم انصاف کو چھوڑ کر دلنفس کی خواہش پر مت چلو۔ اور اگر گواہی میں پیچ کروگے یا بچا جاؤ گے تو اللہ تعالیٰ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔) اس سے انتظام عالم کا قیام اور حقوق العباد کا تحفظ تام ہے۔ لفظ قائم تبلا رہا ہے کہ نہ تو گواہی چھپائی جائے۔ کہ کہدے میں نہیں جانتا۔ اور نہ حیلہ بہانے سے کنارہ کشی کرے۔ اور اشارہ اس بات کی طرف بھی ہے۔ کہ گواہی کو بدون کم وبیش کے بیان کر دینا چاہیئے۔ اسواسطے کہ کم اور زیادہ کرنے میں قیام اس گواہی پر ثابت نہیں ہوتا۔ اور یہ گناہ کبیرہ ہے۔ کیونکہ اس میں حقوق العباد تلف ہوتے ہیں۔ اور یہ سب سے زیادہ گناہ ہے۔ کہ جھوٹی گواہی دے۔ حقوق العباد کی شہادت کے سوا توحید و رسالت کی گواہی بھی ہر ایماندار پر فرض ہے۔

وَالَّذِينَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ط اور آٹھویں وہ لوگ جو اپنی نماز کی نگہبانی میں رہتے ہیں۔ تاکہ اُس کا ثواب جاتا نہ رہے۔ ہمیشہ پڑھنا جو پہلے مذکور ہوا تھا اور بات ہے۔ اور محافظت رکھنا جو یہاں ذکر ہے اور بات ہے۔ کیونکہ محافظت کے معنی شرائط و ارکان کی بجا آوری اور مفسدات و مکروہات سے بچنا ہے۔ اور اہتمام کرنا اور حضور قلب سے ادا کرنا ہے۔ جسطرح پانچ وقت نماز پر قائم رہنا نہایت شاق اور گراں ہے اور نہایت صبر اور بے حرصی کی دلیل ہے۔ اسی طرح مفسدات اور مکروہات سے اپنے آپ کو بچائے رکھنا بھی بہت شاق اور گران ہے اور کمال صبر اور بے حرصی کی دلیل ہو سکتی ہے۔ اسی واسطے اِن دونوں چیزوں کو باوجود اس بات کے کہ ایک ہی چیز سے تعلق رکھتی ہیں جدا جدا بیان فرمایا۔ اور شروع ایک فعل سے کیا یعنی مداومت سے اور دوسرے پر تمام کیا۔ یعنی نقصان کی چیزوں سے بچنا تاکہ نماز کی فضیلت اور اس کی اہمیت معلوم ہو جاوے۔ اور یہ بھی معلوم ہو جائے کہ تہذیب روحانی کے لئے بھی یہ ایک رکن اعظم ہے۔ اور اسی پر صفات کا اتمام ہے۔ کہ ان آٹھوں فرقوں کے اول اور آخر نماز والے ہیں اور ہمیشگی کا ذکر پہلے اسواسطے کیا۔ کہ نماز کے سبب سے جتنی آفتیں بے صبری اور حرص کی زیادتی کی ہیں سب کم ہو جاتی ہیں۔ لِاَنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ یعنی اسواسطے کہ نماز بے حیائی اور برائیوں سے باز رکھتی ہے۔ اور جب حرص کم ہوئی۔ اور صبر قوی تو نماز پر ہمیشگی حاصل ہو سکتی ہے۔ اسواسطے کہ نماز کی محافظت اور نگہبانی میں سب مشقتوں پر صبر کرنا اور تمام منافع کو چھوڑنا ضرور ہوتا ہے۔ اور سب لذتوں پر حرص کرنا محافظت کو منع کرتا ہے۔ اسی واسطے محافظت پر ختم فرمایا ہے۔ اُولٰٓئِکَ یہ سب فرقے جو بے صبری اور

بخل اور حرص اور برائیوں سے پاک ہیں۔ فی جنات قسم قسم کے باغوں میں ہونگے۔ اپنے اپنے عملوں کے مرتبے کے موافق مُکَرَّمُون تعظیم اور بزرگی کئے گئے۔ یعنی عزت سے وہاں ہونگے۔ اسواسطے کہ سب اچھی عادات اُن میں پائی جاتی ہیں۔ اور برائیوں سے بچے ہوئے ہیں۔ بزرگوں کی تعظیم واجب ہوتی ہے۔ جسطرح شریر نافرمانوں کی حقارت واجب ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ آدمی کی بزرگی اُس کے اخلاق حسنہ کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اور اس کی برائی اس کے اخلاق قبیحہ کی وجہ سے ہوتی ہے۔ وہاں کی عزت اور وہاں کے دائمی عیش قرآن مجید و احادیث صحیحہ میں مفصل مذکور ہیں۔ فَلْيُطَالِعْ ثَمَّهٗ ؎

اے برادر گر خبرداری تمام	نرم و شیریں گوئے با مردم کلام
ہر کہ باشد تلخ گو و ترشروی	دوستاں ازوے بگردانند روی
غل و غش بگذار چوں زر پاک شو	پیش ازانکہ خاک گردی خاک شو
حرص بگذار و قناعت پیشہ کن	آخر ز مردن یکے اندیشہ کن

۵۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی۔ کہ تحقیق فلاح پائی اُس نے کہ جو پاک بن گیا۔ پاکی عام ہے۔ اول جسم کی پاکی۔ نجاسات ظاہرہ گوہ۔ موت (پیشاب) وغیرہ سے۔ اور نیز ناپاک کپڑوں سے عام ہے کہ وہ حقیقتاً ناپاک ہوں۔ کہ اُن پر نجاستیں لگی ہوں۔ یا حکماً کہ مال حرام یا مشتبہ سے بنائے گئے ہوں۔ یا نامشروع ہوں۔ جیسا کہ مرد کے لئے ریشم اور زری گوٹا یا نیچا دامن اور فساق و بدکاروں کی وضع و تراشں ہو۔ اور نیز جسم کو حکمی نجاستوں سے بھی پاک کیا ہو جنابت یا حدث اصغر سے غسل اور وضو کے ساتھ۔ کیونکہ جسم کی پاکی کو روح کی پاکیزگی میں بڑا دخل ہے۔ اس کے بعد روح کی پاکیزگی ہے۔ اور یہی مقصد اصلی بھی ہے۔ اور وہ روحانی نجاستیں کیا ہیں۔ کفر و شرک

یا دیگر عقائد باطلہ مثلاً حق سبحانہ کی ذات یا کسی صفت کا انکار یا انبیاء علیہم السلام اور اُن کے ارشادات اور کتب سماویہ اور عالم آخرت اور ملائکہ کا انکار یا اُن میں کوئی خیال باطل جیسا کہ گمراہ فرقوں کو ہوتا ہے۔ ان سب سے تزکیہ ایمان لانا اور عقائد حقہ کا دل پر نقش کرنا ہے۔ اور یہ روحانی پاکی ہے۔ پھر افعال بد اور اخلاق قبیحہ سے پاکی حاصل کرنا ہے۔ زنا۔ چوری۔ جھوٹ بولنا۔ دغا بازی۔ کینہ حسد۔ ؎

از حسد اول تو دل را پاک دار خویشتن را بعد ازاں مومن شمار

طمع بے جا۔ عَزَّ مَنْ قَنِعَ وَذَلَّ مَنْ طَمِعَ۔ حب شہوات فاسدہ سے پاک کرنا ہے۔ جس کے لئے توبہ و استغفار اور ندامت اور آنکھوں کے آنسو بڑا عمدہ صابن ہے۔ نہ کسی حوض کا پانی جیسا کہ عیسائی سمجھتے ہیں۔ **فائدہ** - عیسائی بپتسمہ یعنی حوض میں غوطہ لگانے چھڑکا دینے کو پاکی روحانی خیال کرتے ہیں۔ اسی طرح عامہ ہنود گنگا جمنا دریاؤں میں نہانا پاکی سمجھتے ہیں۔ یہ سب ان کے خیالات باطلہ ہیں اور نہ کسی دریا میں نہانا جیسا کہ ہنود خیال کرتے ہیں۔ اور اتلاف حقوق کی نجاست سے بھی پاکی حاصل کرے عام ہے۔ کہ حقوق اللہ ہوں جیسا کہ اُس کے فرائض و واجبات جن میں زکوٰۃ اموال و صدقات و خیرات بھی شامل ہیں۔ یا حقوق العباد ہوں۔ مگر ان سب باتوں سے صرف ناپاکی دور ہوتی ہے۔ ابھی تک کوئی نیا رنگ نہیں پیدا ہوتا۔ اس لئے نئے رنگ پیدا کرنے کے لئے ان جملوں میں ارشاد فرماتا ہے۔ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ۔ کہ اپنے رب کا نام لے۔ عام کہ ذکر قلبی ہو یا ذکر لسانی ہو سر ہو یا جہر۔ بشرطیکہ شرعی اور مسنون طریقوں سے ہو۔ ذکر الٰہی سے روح پر ایک ایسی نورانیت پیدا ہوتی ہے۔ جو اور کسی کام سے نہیں ہوتی۔ اسی لئے ایک اور جگہ فرما دیا۔ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا

لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ط اب اس کے بعد ترقی ہوتی ہے۔ فرماتا ہے۔
فَصَلّٰی۔ کہ پھر نماز پڑھی۔ یہاں بھی نماز کا ذکر تخصیص بعد تعمیم کے رنگ پر
کیا گیا ہے۔ یہ اس کی علو شان پر دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ نماز میں روح اور
جسم دونوں ذکر و فکر و مراقبہ میں ہوتے ہیں۔ بعض عرفاء نے فرمایا ہے۔
کہ اس آیت میں تمام منازل سلوک کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ
تَزَکّٰی میں توبہ اور معاصی سے تصفیہ آگیا۔ جو اول منزل ہے۔ وذکر
اسمہ ربہ میں ذکر قلبی ولسانی وروحی وسری آگیا۔ اور فصلی میں مرتبہ
مشاہدہ تک پہنچنا آگیا۔ اور اسی لیے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے۔ کہ اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ ط کہ نماز معراج المومنین ہے
فقہا فرماتے ہیں۔ کہ تزکّی میں طہارت کی طرف اور ذکر اسم ربہ میں
تکبیر تحریمہ کی طرف اور فصلی میں ادائے نماز کی طرف اشارہ ہے۔
اور اسی لیے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ اگر اللہ اکبر کی جگہ الرحمٰن
اعظم یا لا الہ الا اللہ یا اللہ اجل یا سبحان اللہ بھی کہدیگا۔ تو
نماز ہو جائے گی۔ کیونکہ ذکر میں یہ بھی شامل ہے۔ صرف لفظ اللہ اکبر کہکر
نماز شروع کرنے کی کوئی خصوصیت نہیں۔ نیز فصلی سے یہ بھی ثابت
ہوا کہ تکبیر یا ذکر جو شروع نماز کے وقت ہو۔ نماز میں داخل نہیں۔ یعنی
تکبیر تحریمہ رکن نہیں شرط ہے۔ جو کلمہ فا سے واضح ہے۔ (یعنی تکبیر تحریمہ
صرف نماز جنازہ میں رکن ہے۔ باقی نمازوں میں شرط ہے) اَفْلَحَ کے
لفظ میں تعمیم ہے۔ دنیا کی فلاح اور آخرت کی فلاح سب آگئی جنت
اور دیدار الہی وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔ سب کو شامل ہے

بآب عبادت وضو تازہ دار ۔۔۔ کہ فردا ز آتش شوی رستگار
نماز از سر صدق بر پائے دار ۔۔۔ کہ حاصل کنی دولت پائدار
زطاعت بود روشنائی جان ۔۔۔ کہ روشن ز خورشید باشد جہاں

اگر حق پرستی کنی اختیار ۔۔۔ در اقلیم دولت شوی شہریار

فائدہ- کفار وغیرہ دنیا پرست کہتے تھے۔ کہ ہم کو تزکیہ اور ذکر اور نماز میں کوئی فلاح اور کامیابی نظر نہیں آتی۔ کیا ہم عقل وادراک نہیں رکھتے۔ اس کے جواب میں ارشاد فرماتا ہے۔ یا یوں کہو۔ کہ وہ بھی تزکیہ کے مدعی تھے۔ اُن کے جواب میں ارشاد فرماتا ہے۔ تمہیں عقل اور ادراک کیا نہیں۔ بَلْ بلکہ تم تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا دنیا کی چند روزہ زندگانی اور اس کے لذات فانیہ کو آخرت اور اُس کے لذات باقیہ پر فوقیت دیتے ہو۔ حالانکہ وَالْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی وہ جہاں دنیا سے کہیں بہتر ہے کیونکہ دنیا کے گھر میں کونسی لذت ہے۔ جس کے اول بھی تلخی نہ ہو۔ اور آخر بھی تلخی نہ ہو۔ کونسی شادمانی اور خوشی ہے۔ جس میں غم کا کانٹا نہ لگا ہو۔ اگر دنیا کے بڑے بڑے بادشاہوں اور دولتمندوں سے پوچھئے گا۔ کہ تمہیں پوری مرادیں حاصل ہوگئیں۔ اب تو کوئی ارمان اور ہوس باقی نہیں تو (؎

ہفت اقلیمے ار بگیرد بادشاہ ۔۔۔ ہمچناں در بندِ اقلیم دیگر۔

فوراً کہدینگے۔ ابھی بہت کچھ ارمان دل میں باقی ہیں۔ جو ابھی نہیں نکلے پھر یہ کیسا کانٹا ہے۔ جو ہر وقت کھٹکتا رہتا ہے۔ اور اگر یہ پوچھیے کہ کوئی رنج وغم تو نہیں۔ تو جھٹ بول اُٹھیں گے۔ کہ ہزاروں۔ کوئی کہہ اُٹھیگا کہ میرا بیٹا مر گیا۔ اور میری زندگی تلخ کر گیا۔ کوئی کہے گا۔ میری محبوبہ مر گئی مجھے اُس کی جدائی نے بے آرام اور بے چین کر دیا۔ کوئی کہے گا۔ مجھے فلاں مرض نے مجبور کر رکھا ہے۔ اور اگر ان سب باتوں میں سے کوئی بھی نہیں۔ تو پھر بقا نہیں۔ چند روزہ عیش وکامرانی کے بعد فنا ہے ؎

یہ حسن جوانی چند دن کی بات ہے
چار دن کی چاندنی پھر اندھیری رات ہے

اور فنا بھی ایسی کہ گویا کبھی آئے ہی نہیں تھے۔ برخلاف آخرت کے کہ وہاں کے عیش بے خار ہیں۔ اور اس پر باقی ہیں۔ فنا ہی نہیں چونکہ یہ مضمون کہ آخرت کو دنیا پر فوقیت ہے۔ (اس لئے دل کو اس فانی اور کمتر چیز پر باقی اور بہتر کے مقابلہ میں بمصداق ہر چہ نباید دلبستگی را نشاید نہ لگانا چاہیئے) اکثر طبائع بنی آدم کے مخالف تھا۔ کیونکہ ان کی جبلت میں دنیا کی محبت اور آخرت سے نفرت اور غفلت ہے۔ اس لئے اس مطلب کے اثبات کے لئے پہلی کتابوں سے سند لائی گئی۔ جو اکثر طوائف عالم کے نزدیک بالخصوص عرب کے نزدیک مسلم الثبوت ہیں فقال اِنَّ هٰذا کہ تحقیق یہ مضمون قَدْ اَفْلَحَ سے لے کر آخر تک لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی پہلی کتابوں میں ہے۔ ہرگز منسوخ نہیں ہوا نہ ہوگا۔ بالخصوص صُحُفِ اِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰی حضرت ابراہیم اور موسیٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام کے صحیفوں میں بھی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بھی خدا تعالیٰ نے متعدد صحیفے نازل کئے تھے۔ صحیفہ چھوٹی سی کتاب۔ اب صحیح تعداد تو معلوم نہیں۔ کہ کتنے تھے۔ گو بعض نے تعداد لکھی ہے۔ اور نہ اُن میں سے کوئی صحیفہ اب کسی کے پاس موجود ہے۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر بھی تورات کے علاوہ اور صحیفے بھی نازل ہوئے تھے۔ اُن میں بھی یہ مضمون موجود تھا۔

۶۔ اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْهٰی عَبْدًا اِذَا صَلّٰی ۝ اَرَءَیْتَ اِنْ کَانَ عَلَی الْهُدٰی ۝ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰی ۝ اَرَءَیْتَ اِنْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی ۝ اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰی ۝ (ترجمہ۔ تم نے اُس کو بھی دیکھا۔ جو بندے کو نماز سے روکتا ہے۔ بھلا دیکھو تو سہی اگر وہ راہ پر ہوتا۔ یا پرہیزگاری سکھاتا۔ بھلا دیکھو تو سہی۔ اگر اُس نے جھٹلایا۔ اور منہ موڑ لیا تو کیا وہ نہیں جانتا کہ اللہ دیکھ رہا ہے) اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْهٰی عَبْدًا اِذَا صَلّٰی

کہ بندے کو نماز پڑہنے سے روکتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے بندوں کو نماز
اور رجوع الی اللہ سے روکتا ہے۔ آپ تو روکا ہوا تھا ہی۔ اوروں کو بھی
روکتا ہے۔ یہ گمراہی اور سرکشی کا کمال درجہ ہے۔ ابو جہل لعین نے بھی
ایسا ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا۔ کہ آپ نماز پڑھ رہے
تھے۔ پیچھے آکر گلا مبارک میں پٹکا ڈالکر اس زور سے کھینچا کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں مبارک نکل آئیں اور کہا کہ اگر پھر کبھی تجھے کعبہ
میں نماز پڑہتے دیکھونگا تو گردن توڑ ڈالونگا۔ اور بلال جو غلام تھے۔ رضی اللہ
عنہ جب تک اُس کی ملک میں تھے۔ اُن کو بھی نماز سے روکتا تھا۔ اسوجہ
سے مفسرین نے کہدیا۔ کہ یہ آیات ابوجہل علیہ اللعنت کے حق میں
نازل ہوئیں۔ پس ثابت ہوا کہ نماز سے جبراً روکنا یا ترک الصلوۃ کی
تعلیم دینا کہ نماز کیا چیز ہے۔ اس میں کیا رکھا ہوا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔
ابو جہل لعین کی صفت تھی۔ تفسیر عزیزی میں یَنْهٰی عَبْدًا اِذَا صَلّٰی
منع می کند بندہ را چوں میخواہد کہ نماز گذارد۔ حالانکہ حق بندہ آنست کہ
پروردگار خود را بدل وزبان وبا عبادت نماید وایں چنیں عبادت جامع
غیر از نماز نیست۔ وحق خدا آنست کہ معبود باشد بہر عبادت۔ پس این
کس ہم حق بندہ را تلف می کند وہم حق خدا۔ پس سرکشی او بر خدا و بر بندگانِ
خدا ثابت شدہ این شخص ابو جہل لعین بود کہ بار بار آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم را از نماز در مسجد الحرام منع می کرد و می گفت کہ اگر ترا خواہم دید کہ جبہہ
خود بر زمین رسانیدی گردن ترا بخشی خواہم کرد وہر چند نزول این آیت
در حق آں لعین است۔ لیکن ہر کہ از طاعت خدا منع می کند وباز وارد۔
دریں وعید و مذمت شریک است۔ خلاصہ یہ کہ جو شخص خدا کی عبادت
سے منع کرے۔ وہ ابوجہل جیسا ہے۔ اور اس وعید میں ابوجہل کا شریک
ہے۔ **فائدہ**۔ نماز سے روکنے سے وہی روکنا مراد ہے۔ جو عبادت

الہی کا مخالف بنکر روکے یا نماز کو ہیچ سمجھے اور کہے نماز کیا چیز ہے؟
ورنہ بے قاعدہ اگر کوئی نماز پڑھے جیسا کہ اوقات مکروہ میں یا غصب کی
زمین میں یا فرائض وسنن کے علاوہ اور زیادہ نوافل میں نوکر یا بیوی
مصروف ہوکر حرج کار کرے۔ تو یہ روکنا وہ روکنا نہیں۔ اب یہ بتانا
ہے کہ بجائے اس سرکشی کے اُس کو یہ کرنا تھا۔ فقال ارئیت ان
کانَ علی الھدیٰ او امر بالتقویٰ۔ اے دیکھنے والے دیکھ تو سہی
وہ نافشکر متکبر باغی بنکر جو اوروں کو بھی خدا کی طرف رجوع ہونے سے روکتا ہے
اگر بجائے اس گمراہی اور سرکشی اور خدا اور بندے کی حق تلفی کے خود ہدایت
پر ہوتا یعنی سیدھی راہ چلتا جو انبیاء کی راہ ہے۔ اور اس سے بھی ترقی کرکے
اوروں کو بھی تقویٰ و پرہیزگاری کی ہدایت کرتا۔ حکم دیتا تو کیا ہی اچھا ہوتا
گمراہی اور سرکشی کے بدلے ہدایت پر ہوتا اور لوگوں کے روکنے کے بدلے اُن کو بھی
ہدایت کرتا مہدی اور ہادی ہوتا۔ تو کیا بگڑ جاتا۔ برخلاف اس کے ضال
مضل بنگیا۔ نعمت کی شکرگزاری یہ ہے نہ وہ۔ **فائدہ** لفظ او جس کے
معنی یا کے ہیں۔ انفصال حقیقی کے لیئے نہیں۔ صرف منع خلو کے لیئے
ہے۔ کہ ان میں سے ایک نہ ایک بات ضرور کرنی تھی۔ اور جو دونوں ہوتیں
تو اور اچھا ہوتا۔ مگر وہ بدنصیب ادھر آتا ہی نہیں۔ اس بات کو اس جملہ
میں ارشاد فرماتا ہے۔ ارئیت ان کذب وتولی الم یعلم بان اللہ
یریٰ۔ دیکھ تو سہی اگر اس بدبخت نے ارشاد الہی کو جو اسی کی بہتری
کے لیئے تھا۔ بجائے تصدیق کرنے کے جھٹلا دیا اور منہ موڑ لیا ہے۔ تو
کیا یہ بدنصیب نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ بھی دیکھ رہا ہے۔ خلاصہ کلام اگر وہ
خود بھی ہدایت پر ہوتا۔ اور دوسروں کو بھی ہدایت کرتا تو کیا ہی اچھا ہوتا اور
جو اس نے جھٹلا دیا۔ اور منہ موڑ لیا۔ تو بھی خدا نیکی بدی کا بدلہ دیتا ہے۔
پھر جو بندہ نیکی سے روکتا ہے۔ اور بدی کرتا ہے۔ کیا اس نے یہ سمجھ لیا ہے

کہ خدا دیکھتا نہیں ہے۔ ضرور دیکھتا ہے۔ اس میں اجمالی طور پر اعتقادات کی جزا و سزا کی طرف اشارہ ہے۔ اور تفصیل اس کی یہ ہے۔ کہ خداوند کریم لطیف و خبیر ہے۔ کوئی جوہر اور کوئی عرض اس کے علم سے باہر نہیں اور علم بھی علم حضوری کہ نہ ذہول ہے نہ نسیان اور یہ اس لئے کہ وہ خالق ہے۔ اور جواہر و اعراض مخلوق ہیں۔ اور علت کو معلول کا علم حضوری ہوتا ہے۔ اور یہ بھی ثابت کہ وہ عادل ہے۔ پھر اس کے نزدیک محسن اور مسیئ نیک اور بد برابر کیونکر ہو سکتا ہے۔ اور قادر بھی ہے۔ اور قدرت کاملہ کا ثبوت اس کے خالق ہونے سے بخوبی ہے۔ پھر قادر بھی ہو۔ عادل بھی ہو عالم بھی ہو کہ اعمال تو اعمال دلوں کے خطرات بھی اسکو معلوم ہوں پھر اگر وہ نیک کو جزا اور بد کو سزا نہ دے۔ تو عالم کی بادشاہی تو بڑی چیز ہے ایک گھر پر بھی حکومت نہیں کر سکتا۔ اس لئے جسطرح اسکے فضل کا مقتضا یہ تھا۔ کہ اس نے انسان کو یہ یہ نعمتیں عطا کیں۔ اور علم[1] کی دستار اس کے سر پر باندھکر اور مخلوق کا سردار بنایا۔ اسی طرح اس کے عدل و انصاف کا بھی یہ تقاضا ہے۔ کہ ان نعمتوں کے شکر کرنیوالے کو دنیا میں یا مرنیکے بعد جزاء خیر عطا کرے۔ اور وہ کیا حیات جاودانی اور سرور ابدی۔ اور شکریہ کیا ہے۔ ایمان لانا اور نیک کام کرنا اور یہ خیال رکھنا کہ مجھے اللہ جل جلالہٗ کے سامنے حاضر ہونا ہے۔ اور دل سے اس محسن کی محبت کرنا۔ اور ناشکری کیا ہے۔ کفر اور طغیان اور نیکی نہ کرنا اور نیکی سے اوروں کو بھی روکنا تو سزا اس کی جہنم ہے (حقانی)

اَللّٰھُمَّ احفظنا مِنْ بلاءِ الدنیا وعذاب الاٰخرہ ط

۷۔ اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ ط الخ دوسری قسم کی تہذیب اخلاق اور بھی ہے۔ جو اس قسم اول کے بعد ضروری ہے۔ وہ کیا اپنے مالک و

[1] بو البشر کو عَلَّمَ الْاَسْمَآءَ بگ ست۔ صد ہزاراں علمش اندر ہر رگ ست۔ ۱۲ منہ

خالق و رازق کے ساتھ رابطہ اور اخلاص و نیاز پیدا کرنا ہے۔ یہ تہذیب نفس ہے۔ یہ اعلیٰ درجہ کی حکمت ہے۔ یہ خاص حصہ حضرات انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کا ہے۔ اور اس لئے اسکو حکمت نوامیہ کہتے ہیں۔ یہ وہ فن ہے۔ کہ جس سے روح میں نور و سرور پیدا ہوتا ہے۔ اور مرنے کے بعد اسکی روح عالم قدس کی طرف اس طرح دوڑتی ہے۔ اور اڑ کر جاتی ہے کہ جسطرح اوپر سے ڈھیلا یا پتھر نیچے اپنے حیز طبعی کی طرف میل کرتا ہے۔ اور اس فن کی طرف فقراء اہل کمال کو بڑی شوق اور رغبت ہوتی ہے۔ اور جسکو اس کی لذت نصیب ہو جاتی ہے۔ پھر وہ دوسرے مشغول میں مشغول ہونا ایک جبر سمجھتا ہے۔ اسی کے لئے مرتاضین جنگلوں اور پہاڑوں میں گوشہ نشینی کرتے ہیں۔ اور کیا کیا محنتیں اُٹھاتے ہیں مگر بغیر مرشد کامل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منزل مقصود کو نہیں پہنچتے۔

ے خَلِيلَيَّ قُطَّاعُ الْفَيَافِي اِلَے الْحِمٰى
كَثِيْرٌ وَّ اَرْبَابُ الْوُصُوْلِ قَلَائِلُ

اے دوستو! چراگاہ تک جنگلوں کے راستے چلنے والے بہت ہیں۔ اور منزل مقصود تک پہنچنے والے قلیل ہیں۔ ے

دور است سر آب درین بادیہ ہُشدار
تا غول بیاباں نفریبد بسراب

اس کو تزکیۂ نفس بھی کہتے ہیں۔ اب اس کے دو اصول ارشاد فرماتا ہے۔ اول۔ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَاۗءُوْنَ ؕ کہ خرابی ہے ان نمازیوں کی جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں۔ فائدہ۔ گو بظاہر یہ آیات الترہیب ہیں۔ مگر درحقیقت ترغیب سے مشحون ہیں، نماز ایک ایسی عبادت ہے۔ کہ جس میں جسم اور روح دونوں شریک ہیں، اور یہ ایک ایسی عبادت ہے

کہ اگر بحضور قلب اور مع شرائط ہو۔ تو روح کو ایسا جلد روشن کرتی ہے۔ کہ پھر بندہ کو خود بخود معاصی اور ہر قسم کی بدکاری سے نفرت ہو جاتی ہے۔ اس لیئے قرآن مجید میں آیا ہے۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَ الْمُنْکَرِ ط پھر ایسے بدبخت کور چشم دل کے اندھے جو نماز سے بے خبر ہیں۔ افعال ذمیمہ سے باز کسطرح آ سکتے ہیں۔ کیونکہ ان میں ملکیت کا تقاضا جا کر بہیمیت وشیطانیت کا تقاضا غالب آ جاتا ہے۔ اس جملہ میں نہ صرف نماز ادا کرنے کی تاکید ہے بلکہ ہمہ تن متوجہ ہونے کا بھی حکم ہے۔ کس لیئے کہ دکھلاوے اور غفلت کی اور رسمی نماز نہیں۔ ایسا نمازی دراصل نماز سے بے خبر ہے۔ یہ تزکیہ نفس کا اول رکن ہے۔ جو اسلام میں پنجگانہ فرض ہے۔ **فائدہ** ۔ نماز سے سہو جیسا کہ آیت میں ہے۔ اور نماز میں سہو فرق رکھتا ہے۔ اول کے معنی ہیں۔ نماز میں سستی کرنا یا بالکل ترک کرنا اور شرائط سے وقت پر نہ پڑھنا۔ حضور دل سے ادا نہ کرنا۔ جیسا کہ مدینہ منورہ کے منافق کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ ان کے حق میں فرمایا۔ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَی الصَّلٰوۃِ قَامُوْا کُسَالٰی یُرَآءُوْنَ النَّاس کہ جب نماز کے لیئے اُٹھتے ہیں۔ تو سستی سے اُٹھتے ہیں۔ لوگوں کو دکھانے کو اور اللہ تعالیٰ کو یاد نہیں کرتے۔ اِلَّا قَلِیْلًا ط مگر تھوڑا۔ یعنی فقط زبان سے نہ دل سے۔ اور نماز میں سہو اس کی کسی چیز کو بھولجانا۔ پھر یہ کبھی۔ استغراق کلی سے ہوتا ہے۔ جیسا کہ مصداق لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ مَلَکٌ مُّقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُّرْسَلٌ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں بھول گئے۔ اور درمیان کا قاعدہ کیئے بغیر دو رکعت پڑھ کر تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہو گئے اور پھر آخر میں سجدہ سہو کیا۔ اور اکثر اولیاء کرام کو بھی یہ پیش آیا ہے اور کبھی کسی اور وجہ سے بھی وقوعہ میں آتا ہے۔ مگر اس کا تدارک شرع

میں سجدہ سہو سے کر دیا گیا ہے۔ بہر طور نماز میں سہو منافقین کی شان نہیں پیدا کرتا۔ اور یوں انسان کو بھول چوک لگی ہوئی ہے۔ مگر نماز سے سہو سخت بات ہے۔ **دوم**۔ اب تزکیہ نفس کا دوسرا اصل الاصول بیان فرماتا ہے۔ ان الذین ھم یرآءون ط کہ خرابی اُن کی کہ جو کوئی نیکی بھی کرتے ہیں۔ تو لوگوں کو دکھانے اور نمود کے لئے کرتے ہیں۔ اس میں تعلیم ہے کہ خلوص نیت اور توجہ الی اللہ ہر کام کے لئے ہونی چاہیئے۔ ہر ایک نیک کام جسکی بنیاد خلوص پر ہوگی۔ اس کا نیک پھل دنیا و آخرت میں ہوگا۔ ورنہ برباد ہو جاوے گا۔ خلوص عجیب چیز ہے۔ تمام حسنات کی بنیاد یہی ہے۔ اور جو کام خلوص سے ہوتا ہے۔ روح میں اُس سے نورانیت حاصل ہوتی ہے۔ مرنے کے بعد رفع درجات کا باعث ہوتا ہے۔ یہ ریا کاری کہ جس کی مذمت حضرت عیسٰی علیہ الصلوۃ والسلام نے بھی یہود کے فقیہوں کے سامنے بیان فرمائی۔ ایک روحانی مرض ہے اور بہت ہی بُرا مرض ہے۔ اگر کوئی شخص ذرا بھی عقل سلیم رکھتا ہو تو فوراً کہہ سکتا ہے۔ کہ رات بھر پیر اور مرشد اور ولی اور بزرگ کہلانے کے لئے جاگنا۔ روزے رکھنا۔ مال خرچ کرنا دنیا کی آسائش جائز چھوڑ کر زاہد بننا۔ زاہدوں کا لباس پہننا اور طرح طرح کی مشقتیں اٹھانا۔ مال نمود کے لئے صرف کرنا ایک لغو اور فضول حرکت ہے۔ آخرت میں تو کچھ ثواب نہیں۔ اس بات پر تو اس ریاکار کا دل بھی فتوی دیتا ہے۔ اب رہی دنیا کی نیک نامی۔ سو ایسا کون ہے جسکو سب نے مان لیا ہو۔ پھر بھی ہزاروں بُرا کہنے والے ہوتے ہی ہیں۔ ؎

قیل ان الالٰہ ذو ولد
قیل ان الرسول قد کہنا

اور جو کسی نے دہو کہ کھا کر اچھا بھی جانا۔ تو اُس کو کیا ملا۔ صرف یہی بات کہ نفس خبیث خوش اور موٹا ہو گیا۔ مگر اس کے ساتھ ہی جب کہ یہ جھوٹا ملمع اُتر جاتا ہے۔ تو اتنا ہی رنج بھی ہوتا ہے۔ اور سنت اللہ جاری ہے۔ کہ وہ جھوٹے ملمع کو زایل کر ہی دیتا ہے۔ بہت سی نامراد ریاکاروں کی چندروز چمک ظاہر ہوئی مگر تھوڑے ہی دنوں بعد نیست ونابود بھی ہو گئے۔ نام رہا نہ نشان۔ قبروں پر گدھے کھڑے ہگتے ہیں۔ اور جو خلوص قلبی سے حسنات کرتے ہیں۔ نہ ان کو کسی کے اچھا کہنے کی پرواہ نہ بُرا کہنے کی پروا لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَائِمٍ اور سات پردوں میں بھی اپنے آپ کو چھپاتے ہیں۔ مولیٰ کریم ان کو دنیا میں قبولیت عامہ عطا کرتا ہے۔ بنی آدم کے دلوں میں میلان ومحبت پھونکدیتا ہے۔ ؎

تبسم کناں دست برلب گرفت ۔۔ کہ سعدی مدار آنچہ دیدی شگفت
توہم گردن از حکم داور مپیچ ۔۔ کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ
رہ این است روازطریقت متاب ۔۔ بنہ کام وکامے کہ خواہی بیاب

وہ دنیا میں عرصہ دراز تک نیک نامی سے یاد کئے جاتے ہیں۔

بات یہ ہے۔ کہ ع نگنجد اندر خدائی خودی

جو خدائے جبار وجلیل بقاو کبریائی کا حصہ لینا چاہتا ہے تو غیرت الٰہی اس کو مٹا ڈالتی ہے۔ جن کی بقا اپنی ہستی مٹانے کے بعد ہوئی ہے۔ وہ اسی کی بقاء سے ہمیشہ باقی رہا کرتے ہیں۔ ریاکار نماز میں خدا کو سجدہ نہیں کرتے بلکہ انہیں کو کرتے ہیں۔ جن کو یہ سجدہ دکھانا چاہتے ہیں۔ ہائے ہائے ان کا معبود اصلی اہل دنیا اور دنیا ہوتی ہے اور اسی طرح جو لوگ شہرت حاصل کرنے کے لئے کوئی دنیاوی کام کرتے ہیں۔ اور فضول خرچی میں برباد ہو جاتے ہیں۔ آخر ان کی شہرت

بھی خاک میں ملجاتی ہے۔ دو دن کے بعد اس کی فضول خرچی کا تذکرہ بھی نہیں ہوتا۔ الغرض شہرت اور نمود نہایت بیکار اور برباد چیز ہے۔ جس سے کوئی فائدہ دینی و دنیاوی نہیں۔ دنعم ماقیل۔ ؎

دو شمم ندارسید زدرگاہ کبریا　　کاے بندہ کبر بہتر ازین عجز باریا
خوانی مرا خبیر و خلافِ تو آشکار　　دانی مرا بصیر و خطائے تو برملا۔

؎ کلیدِ درِ دوزخ ست آن نماز
که در روئے مردم گذاری دراز

اخلاص دار و کارہا در کارہا اخلاص کن،

کفرے بداں سمع وریائے از مرائی کس بہتر
پاک گرداری عمل را از ریا،　　شمع ایمانِ ترا باشد ضیاء

اور اس کی طلب امراض نفسانیہ میں سے بڑا سخت اور مہلک مرض ہے۔ اس مرض اور جملہ امراض روحانیہ سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو شفا بخشی تھی۔ اور اس نجاست سے پاک کردیا تھا۔ جس کا ذکر قرآن مجید کی اس آیت وَ یُزَکِّیْهِمْ میں موجود ہے۔ (تفسیر حقانی) **فائدہ**۔ مسلمان پر لازم ہے۔ کہ اپنے آپ کو دو چیزوں سے محفوظ رکھے۔ تاکہ اس کے اعمال حسنہ کو باطل اور بے کار نہ کردیں۔ اور وہ چیزیں ایک دکھاوا دوسرا اترانا ہے۔

پہلے ریاکاری کا حال سنو۔ اس سے دو چیزوں کے باعث بچنا ضروری ہے۔ پہلا سبب یہ ہے۔ کہ اگر عبادت میں ریاکاری نہ کروگے۔ تو قبول ہوگی۔ اور اس میں بہت سا ثواب حاصل ہوگا ورنہ تمہارے ہی منہ پر دے ماریں گے۔ لہذا سارے ثواب یا بہت حصوں سے محروم ہوجاؤگے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد

فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ میں شرک کے بارے میں تمام غنیوں ۱ؐ سے غنی ہوں۔ یعنی جو شخص کہ عمل کرے۔ اور اس کے کسی حصہ میں غیر حق کو شریک بنا دے میں اُس کے عمل کو ہرگز قبول نہ کرونگا مگر اُسی کو کہ میرے ہی لیے خالص ہے۔ اور روایت کرتے ہیں۔ کہ حق تعالیٰ قیامت کے روز بندے کو کہے گا۔ جس وقت کہ بندہ عمل کا بدلہ چاہے گا۔ کیا تجھ کو مجلسوں میں بلند جگہ پر نہیں بٹھایا تھا؟ کیا تجھ کو دنیا میں سردار نہیں بنایا تھا؟ کیا تیرے ہاتھ ارزاں چیزیں فروخت نہ ہوئی تھیں؟

دوسرا سبب یہ ہے۔ کہ ریا کاری کا خطر سخت اور باعث ضرر عظیم ہے۔ بعض خطرات ریا کاری میں سے دو فضیحت اور دو مصیبت ہیں۔ پہلی فضیحت اور رسوائی یہ ہے کہ فرشتوں کے سامنے رسوائی ہے۔ جیسا کہ روایت کرتے ہیں۔ کہ فرشتے بندے کے عمل کو اوپر لے جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ حکم دیتا ہے۔ کہ لے جاؤ اور قعر جہنم میں ڈال دو۔ کہ اُس کا مقصود اس عمل سے میری ذات نہ تھی۔ لہذا رسوائی ہوتی ہے۔

دوسری فضیحت قیامت کے روز سب مخلوق کے سامنے ہے۔ جیسے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ ریا کار کو قیامت کے روز چار ناموں سے پکارا جائے گا۔ کافر۔ فاجر۔ مکار۔ ریا کار۔ تیری کوشش اکارت ہوئی۔ اور تیرا درجہ برباد ہوا۔ آج تیرا کچھ حصہ نہیں ہے۔ جس کے واسطے تو نے عمل کیا تھا۔ اس سے طلب کر۔ اور روایت کرتے ہیں کہ قیامت کے روز منادی پکارے گا۔ اس طرح کہ سب لوگ سنینگے۔ وہ لوگ کہاں ہیں؟ کہ جو لوگوں کی پرستش کرتے تھے اُٹھیں

۱ؐ قال اللہ تعالیٰ انا اغنی الشرکاء عن الشرک من عمل عملاً اشرک فیہ معی غیری ترکتہ وشرکہ وفی روایۃ فانا منہ بریٔ ھو للذی عملہ ۱۲ متفق علیہ

اور اُن سے اپنا اجر طلب کریں۔ کیونکہ میں ملاوٹ والے عمل کو قبول نہیں کرتا۔

اب دو مصیبتوں کا حال سنو۔ پہلی مصیبت یہ ہے۔ کہ بہشت ہاتھ سے نکل جائے گا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہشت کہتا ہے۔ کہ میں بخیل اور ریاکار پر حرام ہوں۔ ؎

بخیل ار بود زاہد بحر و بر   بہشتی نباشد بحکم خبر۔

اس حدیث شریف کے دو مطلب ہیں۔ ایک یہ ہے۔ کہ بخیل سے وہ شخص مراد ہے۔ کہ لا اِلٰہَ الا اللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہنے میں بخل کرتا ہے۔ اور ریاکار سے وہ شخص مراد ہے۔ جو ایمان و توحید میں ریاکاری کرتا ہے۔ دوسرا مطلب اس کا بھی اعلیٰ ہے۔ کہ ریاکاری اور بخل سے اپنے نفس کو پاک نہ کیا ہو۔ ایسے شخص کے ایمان کے زائل ہونے کا خوف ہے۔ لہٰذا کفر میں پڑے گا اور بہشت کافر پر حرام ہے۔

دوسری مصیبت یہ ہے۔ کہ ریاکار دوزخ میں داخل نہ ہوگا۔ اسواسطے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ قیامت کے روز پہلے ایک مرد کو لائیں گے۔ کہ جس نے قرآن مجید پڑھا ہوگا اور دوسرے کو لائینگے۔ کہ جو راہِ خدا میں مارا گیا ہوگا۔ اور تیسرے مالدار کو لائینگے۔ کہ جس نے راہ خدا میں مال خرچ کیا ہوگا۔ پھر خداوند تعالیٰ قرآن مجید کے قاری صاحب سے دریافت کرے گا۔ کہ میں نے تجھ کو وہ چیز سکھائی کہ جو میں نے اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری تھی۔؟ وہ عرض کرے گا کہ ہاں میرے رب۔ پھر حکم ہوگا۔ کہ تو نے جانے ہوئے کا کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا۔ میرے خدا۔ میں نے رات اور دن تیرے ہی واسطے پڑھا۔ حکم ہوگا تو جھوٹا ہے اور فرشتے بھی کہینگے

کہ تو جھوٹا ہے۔ حق تعالیٰ فرمائے گا۔ کہ تیرا مقصود تو یہ تھا۔ کہ لوگ کہیں
کہ فلاں آدمی قرآن مجید پڑھا ہوا ہے۔ سو انہوں نے کہدیا ہے؟
پھر اُس شخص کو لائینگے جو راہ خدا میں مارا گیا ہے۔ مولی تعالیٰ فرمائے
گا کہ تو نے کیا کیا؟۔ وہ عرض کرے گا۔ کہ میرے خدا تو نے مجھ کو
جہاد کرنے کا حکم دیا۔ تیرے راستے میں جہاد کیا۔ یہاں تک کہ مارا
گیا۔ حکم ہوگا۔ کہ تو جھوٹا ہے۔ اور فرشتے بھی کہینگے کہ تو جھوٹا ہے۔ خدا
تعالیٰ کہیگا۔ کہ تیرا مقصود تو یہ تھا۔ کہ لوگ کہیں کہ فلاں آدمی بڑا بہادر
اور دلیر ہے۔ سو انہوں نے کہدیا ہے۔ پھر صاحب مال کو لائینگے حکم
ہوگا کیا میں نے تجھ پر نعمت فراخ نہ کی تھی؟ اور میں نے تجھ کو کسی
کا محتاج نہ کیا تھا۔ وہ عرض کرے گا۔ ہاں میرے رب۔ حکم ہوگا۔ کہ
ہمارے دیئے کو تم نے کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا۔ کہ میں نے رشتہ
داروں کے ساتھ سلوک کیا۔ اور صدقات و خیرات بھی کی۔ حکم ہوگا
کہ تو جھوٹا ہے۔ اور فرشتے بھی کہیں گے کہ تو جھوٹا ہے۔ حق تعالیٰ فرمائیگا
کہ تیرا مقصود تو یہ تھا کہ لوگ کہیں کہ فلاں آدمی سخی ہے۔ سو انہوں
نے کہدیا ہے۔ پھر ان کو سب کے سامنے گھسیٹ کر دوزخ میں
گرا دینگے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ جب
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک بیان فرما چکے۔ تو میرے زانو
پر دست مبارک مارا۔ اور فرمایا ابوہریرہ یہی لوگ مخلوقِ خدا سے
ہیں۔ کہ جن کے ساتھ پہلے پہل دوزخ کی آگ بھڑکائی جائیگی۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ دوزخ اور
اہل دوزخ ریاکاروں سے فریاد کرینگے۔ حاضرین محفل نے عرض
کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوزخ کسطرح فریاد کرے گا؟ فرمایا
کہ آگ کی گرمی سے کہ جو اُن کو عذاب ہوگا۔ تفصیل کے لئے

ریاض السالکین ہے۔

دوسری چیز خود پسندی اور اترانا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا۔ اس سے پرہیز کرنا دو چیز کے باعث ہے۔ پہلا سبب یہ ہے کہ خود پسند آدمی توفیق خیر سے محروم رہتا ہے کیونکہ اترانے والا ذلیل ہے۔ اور جب بندے کو توفیق نہ رہے گی۔ تو جلدی برباد ہو جائے گا۔ اسی واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں۔ ایک بخل کہ جس کا پیچھا کیا جائے۔ ؎

بخل شاخِ از درخت دوزخ است
وآن بخیلک از سگانِ مسلخ است

دوسرے خواہش کہ جسکا اتباع کیا جائے۔ اور تیسرے اپنے آپ پر اترانا ہے۔ ؎

خودستائی پیشۂ شیطان بود — ہر کہ خود را کم زند مرد آں بود
گفت شیطان من ز آدم بہترم — تا قیامت گشت ملعون لاجرم
از تواضع خاک مردم می شود — نور نار از سرکشی گم مے شود
دانہ پست افتد زبر دستش کند — خوشہ چوں سر بر کشد بستش کند

دوسرا سبب یہ ہے۔ کہ خود پسندی عمل صالح کو برباد کرتی ہے اسی واسطے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ اے میرے حواریوں کی جماعت۔ بہت سے چراغوں کو ہوا گل کر دیتی ہے۔ اور بہت سے عابدوں کو خود پسندی نے خراب کر دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ۔ یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا اَصَابَكَ ط اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ۔ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۝ وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ط اِنَّ اَنْکَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ ۝ اور چونکہ مقصود انسانی عبادت ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ط اور یہ خصلت عبادت ہی سے بندے کو محروم کردیتی ہے۔ اور اگر تھوڑی عبادت کر بھی لے تو خودپسندی اسکو ضائع کردیتی ہے۔ لہٰذا ایسی خصلت سے بچنا واجب ہے۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط اللہ تعالیٰ ہی توفیق خیر عطا فرمانے والا ہے۔ (تفصیل کے لئے ریاض السالکین مطالعہ کرو)

اِنَّا اَعْطَیْنٰكَ الْکَوْثَرَ۔ **حوض کوثر**۔ یہ ایک حوض ہے۔ جس کی تہ مشک کی ہے۔ یاقوت اور موتیوں پر جاری ہے۔ دونوں کنارے سونے کے ہیں۔ اور ان پر موتیوں کے قبے نصب ہیں۔ اُس کے برتن (کوزے) آسمان کے ستاروں سے زیادہ ہیں اسکا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہے۔ مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ جو ایک مرتبہ پیئے گا۔ پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ حوض اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا ہے۔ حضور اس سے اپنی اُمت کو سیراب فرمائینگے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی نصیب فرمائے آمین۔ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ط کوثر میں مفسرین کے پندرہ ۱۵ اقوال ہیں۔ ایک قول میں نماز پنجگانہ ہے کہ خاص اپنے رب کے لئے نہ کسی غیر کے لئے نماز پڑھیں۔ فسکریہ ہیں اور نماز کو کوثر سے کمال مشابہت بھی ہے۔ کیونکہ اس میں اپنے خالق سے مناجات و عجز و نیاز شہد سے زیادہ شیریں ہے۔ اور جو اس میں انوار غیبیہ چمکا کرتے ہیں۔ وہ دودھ سے زیادہ سفید اور روشن ہیں۔ اور دل کو جو یقین و سرور اس میں حاصل ہوتا ہے۔ وہ برف سے زیادہ سرد ہے

اور آداب و سنن نماز کے ان سرسبز درختوں اور جواہر کی لڑیوں سے مشابہ ہیں۔ جو حوض کوثر کے اردگرد ہونگے۔ اور اذکار و تسبیحات جو نماز کے ہر رکن میں مقرر ہیں۔ اُن جواہرات کے آب خوروں اور پیالوں سے مشابہ ہیں۔ کس لئے کہ ان سے بھر بھر کر شراب محبت الٰہی پی جاتی ہے۔ اور شوق کی پیاس کو بجھایا جاتا ہے۔ عبودیت کی دو ہی باتیں ہیں۔ اول تعلیم امر اللہ۔ دوم شفقت بر خلق اللہ پس فصل میں اول کی طرف اور وانحر میں دوسری کی طرف ایماء ہے۔ وانحر کا لفظ عرب کے محاورہ میں قربانی کے معنی میں مستعمل ہے۔ لہذا اس جگہ اس کے معنی قربانی کرنے کے بمصداق اقیموا الصلوۃ واتوا الزکوٰۃ مراد ہیں۔ اور یہی قول قوی تر ہے۔ کیونکہ نماز کے ساتھ زکوٰۃ کا اکثر جگہ قرآن مجید میں ذکر ہے۔ اور قربانی بھی ایک قسم کی زکوٰۃ ہے۔ (تفسیر حقانی)

قولہ تعالیٰ۔ اقیموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ ولا تکونوا من المشرکین ط قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ الفرق بین العبد والکفر ترک الصلوٰۃ۔ قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اَلْعَهْدُ الَّذِیْ بیننا وبینھم الصلوٰۃ فَمَنْ تَرَکَھَا فَقَدْ کَفَرَ (رواہ الترمذی وغیرہ) اب ہم نماز کے بعض فضائل جو احادیث میں وارد ہیں۔ بیان کرتے ہیں۔ کہ مسلمان اپنے پیارے رسول کے ارشادات بگوش دل سنیں۔ اور اُن پر عمل کریں۔ اللہ عزوجل توفیق عطا فرماوے۔ آمین۔ اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنَا لِلسَّدَادِ وَالرَّشَادِ ط

احادیث۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا وہ عمل ارشاد ہو کہ مجھے جنت میں لے چلے اور جہنم سے بچائے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ کی عبادت کر۔ اور اس کے

ساتھ کسی کو شریک نہ کر۔ اور نماز قائم رکھ اور زکوٰۃ دے۔ اور ماہ رمضان کا روزہ رکھ۔ اور بیت اللہ کا حج کر (ترمذی وغیرہ) (۲) فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک اُن تمام گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔ جو ان کے درمیان ہوں جب کہ کبائر سے بچا جائے۔ (رواہ مسلم) (۳) ارشاد فرمایا بتلاؤ تو کسی کے دروازہ پر نہر ہو وہ اس میں ہر روز پانچ بار غسل کرے کیا اُس کے بدن پر میل رہ جائے گا۔ عرض کی نہ۔ فرمایا یہی مثال پانچوں نمازوں کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے سبب خطاؤں کو محو کر دیتا ہے (بخاری) (۴) ایک صاحب سے ایک گناہ صادر ہوا حاضر ہو کر عرض کی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۔ نماز قائم کرو دن کے دونوں کناروں اور رات کے کچھ حصہ میں بے شک نیکیاں گناہوں کو دور کرتی ہیں۔ یہ نصیحت ہے۔ نصیحت ماننے والوں کے لئے۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَلِيْ خَاصَّةً اَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً کیا یہ حکم خاص میرے لئے ہے۔ فرمایا میری سب اُمت کے لئے۔ (رواہ الشیخان عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ) (۵) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ اعمال میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کیا ہے۔ فرمایا وقت کے اندر نماز۔ میں نے عرض کی۔ پھر کیا۔ فرمایا ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا میں نے عرض کی۔ پھر کیا۔ فرمایا۔ راہ خدا میں جہاد۔ (رواہ الشیخان) (۶) ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جاڑوں میں باہر تشریف لے گئے پت جھاڑ کا زمانہ تھا۔ دو ٹہنیاں پکڑ لیں۔ پتے گرنے لگے فرمایا۔ اے ابوذر میں نے

عرض کی۔ لَبَّیْکَ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا۔ مسلمان بندہ ، اللہ کے لیئے نماز پڑھتا ہے۔ تو اُس سے گناہ ایسے گرتے ہیں۔ جیسے اس درخت سے یہ پتے۔ (رواہ الامام احمد)(۷)۔ فرمایا جو شخص اپنے گھر میں طہارت (وضو وغسل) کر کے فرض ادا کرنے کے لیئے مسجد کو جاتا ہے۔ تو ایک قدم پر ایک گناہ محو ہوتا ہے۔ دوسرے پر ایک درجہ بلند ہوتا ہے۔ (رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ) فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دو رکعت نماز پڑھے۔ لَا یَسْہُوْ فِیْہِمَا لَا یُحَدِّثُ نَفْسَہٗ فِیْہِمَا اور اُن میں سہو نہ کرے۔ تو جو کچھ پیشتر اس کے گناہ ہوئے ہیں۔ اللہ معاف فرما دیتا ہے۔ یعنی صغائر۔ (رواہ احمد) (۸) فرمایا۔ بندہ جب نماز کے لیئے کھڑا ہوتا ہے۔ اُس کے لیئے جنتوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور اُس کے اور پروردگار کے درمیان حجاب مٹا دیئے جاتے ہیں۔ اور حور عین اُس کا استقبال کرتی ہیں۔ جب تک نہ ناک سنکے نہ کھکارے۔ (طبرانی)، ۹۔ فرمایا سب سی پہلے قیامت کے دن بندہ سے نماز کا حساب لیا جائیگا۔ ؎

روزِ محشر کہ جاں گداز بود۔

اوّلین پرسشِ نماز بود۔

اگر یہ درست ہوئی تو باقی اعمال بھی ٹھیک رہیں گے۔ اور یہ بگڑی تو سبھی بگڑے۔ اور ایک روایت میں ہے۔ وہ خائب وخاسر ہوا۔ (طبرانی)، (۱۰) ایک روایت میں یوں ہے۔ اگر نماز پوری کی ہے تو پوری لکھی جائے گی۔ اور پوری نہیں کی۔ یعنی اس میں نقصان ہے (تو ملائکہ سے فرمائے گا۔ دیکھو میرے بندہ کے نوافل ہوں۔ تو اُن سے فرض پورے کر دو۔ پھر زکوٰۃ کا اسی طرح حساب ہوگا۔ پھر بعد میں باقی اعمال کا۔ (ابوداؤد وغیرہ)(۱۱) فرمایا جو مسلمان جہنم میں جائیگا۔

والعیاذ باللہ) اس کے پورے بدن کو آگ کھائے گی۔ سوا اعضائے سجود کے اللہ تعالیٰ نے اُن کا کھانا آگ پر حرام کر دیا ہے (ابوداؤد وغیرہ) فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بندہ کی یہ حالت سب سے زیادہ پسند ہے کہ اُسے سجدہ کرتا دیکھے۔ کہ اپنا مونہ خاک پر رگڑ رہا ہے۔ (طبرانی) ۱۲۔ فرمایا کوئی صبح و شام نہیں۔ مگر زمین کا ایک ٹکڑا دوسرے کو پکارتا ہے۔ آج تجھ پر کوئی نیک بندہ گزرا۔ جس نے تجھ پر نماز پڑھی یا ذکر الہی کیا اگر وہ ہاں کہے تو اس کے لیئے اس سبب سے اپنے اوپر بزرگی تصور کرتا ہے (طبرانی)، (۱۳) فرمایا۔ جنت کی کنجی نماز ہے۔ اور نماز کی کنجی طہارت ہے (مسلم) (۱۴) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو طہارت کر کے اپنے گھر سے فرض نماز کے لیئے نکلا۔ اس کا اجر ایسا ہے۔ جیسا حج کرنے والے محرم کا۔ اور جو چاشت کے لیئے نکلا اُس کا اجر عمرہ کرنے والے کی مثل ہے۔ اور ایک نماز دوسری نماز تک کہ دونوں کے درمیان میں کوئی لغو بات نہو۔ علیین میں لکھی ہوئی ہے۔ (ابوداؤد) فرمایا جو تنہائی میں دو رکعت نماز پڑھے کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کے سوا کوئی نہ دیکھے۔ اس کے لیئے جہنم سے برأت لکھدی جاتی ہے۔ (کنز العمال) (۱۵) فرمایا پانچ نمازیں اللہ تعالےٰ نے بندوں پر فرض کیں۔ جس نے اچھی طرح وضو کیا اور وقت میں پڑھیں۔ اور رکوع وخشوع کو پورا کیا تو اُس کے لیئے اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر عہد کر لیا ہے۔ کہ اُسے بخشدے۔ اور جس نے نہ کیا اس کے لیئے عہد نہیں چاہیئے بخشدے چاہے عذاب کرے۔ (ابوداؤد) (۱۶) فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اگر وقت میں نماز قائم رکھے تو میرے بندہ کا میرے ذمہ کرم پر عہد ہے۔ کہ اُسے عذاب نہ دوں اور بے حساب جنت میں داخل کروں۔ (رواہ الحاکم) (۱۷) فرمایا اللہ

تعالیٰ نے کوئی ایسی چیز فرض نہ کی۔ جو توحید و نماز سے بہتر ہو۔ اگر اس سے بہتر کوئی چیز ہوتی۔ تو وہ ضرور ملائکہ پر فرض کرتا۔ اُن میں کوئی رکوع میں ہے کوئی سجدے میں۔ (رواہ الدیلمی) (۱۸) فرمایا۔ جو بندہ نماز پڑھ کر اُس جگہ جب تک بیٹھا رہتا ہے۔ فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں۔ اُسوقت تک کہ بے وضو ہو جائے یا اُٹھ کھڑا ہو۔ ملائکہ کا استغفار اس کے لئے یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ اَللّٰھُمَّ تُبْ عَلَیْہِ۔ اور متعدد احادیث میں آیا ہے۔ کہ جب تک نماز کے انتظار میں ہے۔ اُس وقت تک وہ نماز ہی میں ہے۔ فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو صبح کی نماز پڑھتا ہے وہ شام تک اللہ کے ذمہ میں ہے۔ دوسری روایت میں ہے تو اللہ کا ذمہ نہ توڑو جو اللہ کا ذمہ توڑے گا۔ اللہ تعالیٰ اُسے اوندھا کر کے دوزخ میں ڈالدیگا۔ (طبرانی) (۱۹) فرمایا جو صبح نماز کو گیا۔ ایمان کے جھنڈے کے ساتھ گیا۔ اور جو صبح بازار کو گیا ابلیس کے جھنڈے کے ساتھ گیا۔ (ابن ماجہ) (۲۰) فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ صَلَّی الْعِشَآءَ فِیْ جَمَاعَةٍ فَکَاَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّیْلِ وَمَنْ صَلَّی الصُّبْحَ فِیْ جَمَاعَةٍ فَکَاَنَّمَا صَلَّی اللَّیْلَ کُلَّہٗ کہ جو عشا کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرے گویا اُس نے نصف شب قیام کیا۔ اور جس نے صبح کو نماز کو باجماعت ادا کیا۔ گویا اُس نے تمام رات قیام کیا۔ (مسلم) (۲۱) فرمایا جس نے چالیس روز نماز فجر و عشا باجماعت پڑھی اسکو اللہ تعالیٰ دو براتیں ادا فرمائیگا۔ ایک نار سے دوسری نفاق سے۔ (رواہ الخطیب) (۲۲) فرمایا رات اور دن کے ملائکہ نماز فجر و عصر میں جمع ہوتے ہیں۔ جب وہ جاتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ اُن سے فرماتا ہے۔ کہاں سے آئے حالانکہ وہ جانتا ہے۔ عرض کرتے ہیں۔ تیرے بندوں کے پاس سے جب ہم اُن کے پاس گئے۔ تو وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ اور اُن میں نماز پڑھتی چھوڑ کر تیرے ہاں حاضر ہوئے۔ (رواہ احمد)

(۲۴۳) فرماتے ہیں جو مسجد جماعت میں چالیس راتیں نماز عشا پڑھے۔ کہ رکعت اولیٰ فوت نہ ہو اللہ اُس کے لئے دوزخ سے آزادی لکھدیتا ہے۔ (ابن ماجہ) (۲۴۴) فرماتے ہیں سب نمازوں میں گراں منافقین پر پر نماز عشا و فجر ہے۔ اور جو اُن میں فضیلت ہے۔ اگر جانتے تو ضرور حاضر ہوتے اگرچہ سرین کے بل گھسٹتے ہوئے یعنی جیسے بھی ممکن ہوتا (متفق علیہ) (۲۴۵) فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لَنْ یَّلِجَ النَّارَ اَحَدٌ صَلّٰی قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ غُرُوْبِہَا یعنی الفجر والعصر۔ صبح و عصر کی نماز پڑھنے والا جہنم میں ہرگز نہیں جائے گا۔ (رواہ مسلم)

باب الترہیب

قال اللہ تعالیٰ۔ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِہِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ وَاتَّبَعُوا الشَّہَوَاتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا۔ ان کے بعد کچھ ناخلف پیدا ہوئے جنہوں نے نمازیں ضایع کردیں اور نفسانی خواہشوں کا اتباع کیا۔ عنقریب اُنہیں سخت عذاب طویل و شدید سے ملنا ہوگا۔ غَیّ جہنم میں ایک وادی ہے۔ جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زیادہ ہے۔ اس میں ایک کوآں ہے جسکا نام ہبہب ہے۔ جب جہنم کی آگ بجھنے پر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس کنویں کو کھول دیتا ہے۔ جس سے وہ بدستور بھڑکنے لگتی ہے۔ قَالَ اللہُ تَعَالٰی کُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰہُمْ سَعِیْرًا۔ جب بجھنے پر آئے گی۔ ہم اُنہیں اور بھڑک زیادہ کریں گے۔ یہ کوآں بے نمازوں اور زانیوں اور شرابیوں اور سود خواروں اور ماں باپ کو دکھ دینے والوں کے لئے ہے۔

فائدہ - نماز کی اہمیت کا اس سے بھی پتہ چلتا ہے۔ کہ خداوند کریم نے سب احکام اپنے حبیب پاک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین پر بھیجے۔ جب نماز فرض کرنی منظور ہوئی۔ حضور کو اپنے پاس عرش عظیم پر بلا کر اسے فرض کیا۔ اور شب اسرا میں یہ تحفہ عنایت فرمایا۔ فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ط خرابی اُن نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز سے بے خبر اور غافل ہیں۔ وقت گزار کر پڑھنے اُٹھتے ہیں۔ جہنم میں ایک وادی ہے۔ جس کی سختی سے جہنم بھی پناہ مانگتا ہے۔ اُس کا نام ویل ہے۔ قصداً نماز قضا کرنے والے اُس کے مستحق ہیں۔ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ اِلَّا اَصْحَابَ الْيَمِيْنِ فِيْ جَنّٰتٍ يَتَسَآءَلُوْنَ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ط مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ط قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمُسْلِمِيْنَ ط **ترجمہ** - ہر جی اپنے کئے میں پھنسا ہے۔ مگر داہنے ہاتھ والے باغوں میں ہیں۔ مل کر پوچھتے ہیں گنہگاروں کا احوال۔ تم کاہے سے پڑے دوزخ میں۔ وہ بولے ہم نہ تھے نماز پڑھتے اور نہ تھے کھانا کھلاتے محتاج کو۔ تفسیر اس کی یہ ہے۔ کہ ہر جان بدلے میں اُس کے جو کمایا ہے برائی کے کرنے سے اور نیکی کے نہ کرنے سے رَهِيْنَةٌ گرد ہو گی دوزخ میں اور دوزخ کے مؤکلوں کے ہاتھوں میں اور جو حاصل کرنے کے اسباب و آلات ہر نفس میں انیس ۱۹ چیزیں ہیں۔ اور دو ۲ پاؤں اور زبان اور دل اور پیشاب اور پاخانہ کا مقام اور پیٹ اور پیٹھ اور حواس خمسہ یعنی باصرہ سامعہ۔ لامسہ۔ ذائقہ۔ شامہ اور فکر و عقل اور شہوت اور غضب اسی سبب سے دوزخ میں اُنیس ۱۹ فرشتے اُن پر عذاب کرینگے۔ اور ایذا پہنچاوینگے اور کوئی شخص ان چیزوں کے استعمال میں بے قصور نہیں بچا ہے۔

ہر شخص قصور والا ہے۔ یا ان چیزوں کے غیر محل میں صرف کرنے
سے یا اس محل میں صرف نہ کرنے سے یہی سبب ہے۔ کہ دوزخ
کے موکلوں سے کسی شخص کو خلاص بھی منصور نہیں۔ اِلَّا اَصْحٰبَ
الْیَمِیْنِ ط مگر داہنی طرف والے جو میثاق کے روز حضرت آدم علیہ
السلام کی پشت مبارک سے داہنی طرف سے نکلے تھے۔ اور
دنیا میں بھی سیدھی چال چلے تھے۔ اور موقف بھی عرش کے داہنے
طرف جدہر بہشت ہے۔ کھڑے ہوئے تھے۔ اور اسی طرف وانہ
بھی ہوئے اور اُن کے نامۂ اعمال بھی داہنے ہاتھ میں آئے تھے۔
سو ان لوگوں نے البتہ حقوق واجبات وغیرہ کو ادا کر کے اُس گروہ سے
خلاصی کی۔ اور آپ بری الذمہ ہوئے۔ اور جہنم کے موکلوں کے ہاتھ
سے نجات پاکر داخل ہوئے۔ فِیْ جَنّٰتٍ باغوں میں۔ اس سبب سے
کہ اُن کی روحانیت غالب آئی اور اُن کو دوزخ کے موکلوں کے
ہاتھ سے چھڑا لائے۔ اور یہ لوگ ان باغوں میں اسقدر بے خوف اور
فارغ البال اور آرام و چین میں ہونگے۔ کہ آپس میں یَتَسَآءَلُوْنَ
عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ ط پوچھینگے۔ گنہگاروں کے حال سے کہ وہ لوگ کہاں
گئے اور کیا ہوئے۔ جو نظر نہیں آتے ہیں۔ گویا اُن کو کچھ بھی اُن کے
حال کی خبر نہیں ہے۔ کہ وہ لوگ کسی بلا اور مصیبت میں گرفتار ہیں
اور جب سنینگے۔ کہ گنہگاروں کو دوزخ میں داخل کیا۔ اور آگ میں
جھونکا۔ تب ان گنہگاروں کی طرف متوجہ ہو کر توبیخ یا تعجب سے
خطاب کرینگے اور پوچھینگے۔ کہ مَا سَلَکَکُمْ فِیْ سَقَرَ ط کونسی چیز لائی
تم کو دوزخ میں چیزوں کو اپنے سے دور کرو۔ یعنی قوائے حیوانیہ اور
طبعیہ کی خواہشوں کو اپنی قوت روحانیہ کے زور سے اپنے سے دفع کرو
تاکہ تم کو جہنم کے موکل فرشتے کہ وہ بھی مثل ان قوتوں کے ہیں کھینچکر

دوزخ میں نہ لے جاتے۔ اور اس سوال کے جواب میں گنہگار دوزخیوں سے یوں قالوا کہینگے۔ کہ ہم سے علمی اور عملی قوی کو عالم علوی کی طرف جذب کرنا اور کھینچنا نہ ہو سکا۔ اسواسطے کہ لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ہ نہ تھے۔ ہم نماز پڑہنے والوں سے اگرچہ نماز کی فرض رکعتین دن اور رات میں کل اُنیس ۱۹ تھیں۔ دو فجر کی اور چار ظہر کی اور چار عصر کی اور تین مغرب کی اور چار عشاء کی ہیں۔ سترہ رکعتیں فرض اصلی ہیں اور دو رکعتیں رات کی نماز سے جس میں طاق کی رعایت کے سبب سے ایک رکعت اور زیادہ کر کے وتر نام رکھا ہے۔ اس سبب سے بیس ۲۰ ہوگئیں۔ سو اگر ہم نماز پڑہنے والوں سے ہوتے تو وہ اُنیس ۱۹ رکعتیں آج کے دن ہمارے کام آتیں۔ اور اُن اُنیسوں ۱۹ دوزخ کے مؤکلوں سے ہم کو خلاص کرتیں۔ اور یہ بھی ہے۔ کہ دن رات کی ساعتیں چوبیس ۲۴ ہیں۔ ان میں سے پانچ ساعتیں نماز کے واسطے مقرر ہیں۔ تاکہ باقی اُنیس ۱۹ ساعتوں کی یہ پانچوں ساعتیں کفارہ ہو جاویں۔ اور جو ہم سے ان پانچوں ساعتوں میں نماز ادا نہ ہوئی۔ تو باقی اُنیس ۱۹ ساعتوں کا کفارہ بھی ہم کو حاصل نہ ہوا۔ اس واسطے ہر ساعت کی غفلت کے عوض میں ایک ایک موکل دوزخ کا ہم پر مسلط ہوا۔ اور یہ بھی ہے۔ کہ نماز کے ارکان و شروط سب ملکر اُنیس ۱۹ چیزیں ہیں۔ بدن کی طہارت[۱]۔ کپڑے کی طہارت[۲]۔ اور حدث اصغر اور اکبر سے طاہر ہونا[۳]۔ استقبال قبلہ کا[۴]۔ ستر عورت[۵]۔ قیام[۶]۔ رکوع[۷]۔ سجود[۸]۔ قعود[۹]۔ تکبیر تحریمہ[۱۰] رفع الیدین کے ساتھ۔ قرأت[۱۱]۔ تشہد[۱۲]۔ درود شریف[۱۳]۔ دعا حضور دل کی[۱۴]۔ نیت[۱۵]۔ سلام[۱۶]۔ ہر رکن میں اطمینان[۱۷]۔ کلام اور عمل منافی نماز کو ترک کرنا[۱۸]۔ داہنے بائیں التفات[۱۹] کو ترک کرنا۔ اور جو ہم نے نماز کو ترک کیا۔ تو یہ اُنیس ۱۹ چیزیں بھی ہم سے ترک ہوگئیں۔ سو

اس سبب سے اُنیس ۱۹ موکلوں نے ہم کو گرفتار کیا۔ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ ۝ اور نہ کھانا کھلاتے تھے۔ ہم فقیر محتاج کو اسواسطے کہ اگر ایک وقت بھی پیٹ بھر مسکین کو کھانا کھلاتے ہم تو اُسوقت اُنیس ۱۹ ساعت تک خاطر جمعی سے اس کو گذرتی اور حیوانیہ اور طبعیہ انیسوں ۱۹ قوتیں اُس کی اُنیس ۱۹ ساعت تک زندہ اور تازہ رہتیں اور اگر ان اُنیسوں ۱۹ ساعتوں میں ان اپنی انیس ۱۹ قوتوں سے کوئی کام بہتر کرتا تو ہمارے نامۂ اعمال میں اسکا ثواب لکھا جاتا۔ اسواسطے کہ ہم ہی اُس کے باعث بڑے تھے۔ اور یہ بھی ہے۔ کہ پکا کر کھانا کھلانا تب اجر کامل کا باعث ہوتا ہے۔ جب یہ اُنیس ۱۹ چیزیں پائی جاتی ہیں۔ ہل جوتنا۔ بیج چھٹکانا۔ سینچنا۔ کھیتی کی محافظت کرنا جانوروں سے۔ اور اس کا کاٹنا۔ اور منڈائی کرنا اور دانے کو بھوس سے علیحدہ کرنا۔ اور کھریاں کو بچانا۔ اور غلہ کو کھیت سے اُٹھا کر آبادی یا گھر میں لانا۔ اور پیسنا اور چھلنی سے چھاننا آٹے کا۔ اور خمیر کرنا۔ اور پکانا اور نمک ڈالنا اور روٹی کے ساتھ واسطے سالن بہم پہونچانا۔ اور اس کھانے کو اٹھا کے عزت سے مسکین کے سامنے جا رکھنا۔ اور اس کو پیٹ بھر کے کھانے دینا۔ جلدی نہ کرنا۔ اور پھر عزت اور حرمت سے اُس فقیر کو رخصت کرنا اور اُس کا احسان اس کے اوپر نہ رکھنا اور بار بار اس کو یاد بھی نہ کرنا سو اگر ایک فقیر کو بھی اسطرح سے کھانا کھلاتے ہم تو وہ اُنیس ۱۹ چیزیں یہاں اِن اُنیسوں ۱۹ موکلوں سے ہم کو بچاتیں۔ اور ہمارے کام میں آتیں۔ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ ۝ اور تھے ہم دھنستے بد صحبتوں میں ساتھ دھنسنے والوں کے اور ان صحبتوں میں انیس ۱۹ آفتیں اور برائیاں تھیں پہلی برائی بے ہودہ بکنا۔ جیسے عورتوں کے حسن و جمال کا ذکر کرنا۔ اور دولتمندوں کی عیش اور بادشاہوں کے تکبر اور ان کی شان اور تجمل کے

اسباب اور صحابہ کی آپس میں جنگ و جدل کی گفتگو اور باطل مذہبوں کا چرچا اور فاسقوں کے فسق کا بیان کرنا۔ دوسری برائی آپس کے کلام میں نکتہ گیری اور عیب چینی کرنا اور اس کلام کے عیب کو بیان کرنا۔ ۳۔ برائی تعصب کی راہ سے مذہبوں میں اور مذہب کے اقوال میں لڑائی جھگڑا اور اپنی سخن پروری کرنا۔ اور شریعت کے حکم سے زیادہ اپنے حقوق کے لینے میں جھگڑا کرنا۔ چوتھی برائی کلام کو وزن اور قافیہ اور استعارہ اور خوش تقریری سے آراستہ کرنا اور اچھائی کی ہجو اور برائی کی تعریف کے اشعار پڑھنا اور اس مضمون سے لذت حاصل کرنا۔ (۵) برائی فحش بکنا جماع یا پیشاب یا پاخانہ کے مقدمہ ننگ کے ذکر سے یا پردہ نشین عورتوں کا نام لے کر۔ (۶) چھٹی برائی آپسمیں سخت گوئی کرنا جیسے بے حیا احمق جاہل وغیرہ کسی کو کہنا۔ (۷) ساتویں برائی گالی دینا اور کسی کی آبرو لینا۔ (۸) آٹھویں برائی لعنت کا استعمال کرنا۔ خصوصاً غیر مستحق پر۔ (۹) نویں برائی ہنسی مسخری کی زیادتی کرنا ہنسی کے اندازے سے جو دوسرے کے رنج و ملال کا سبب بنے۔ (۱۰) دسویں برائی تہمت اور بہتان لگانا اور بے گناہ کی طرف برائی کی نسبت کرنا (۱۱) گیارہویں برائی مسلمانوں کے حرکات و سکنات پر ہنسنا مسخری کی راہ سے اور مسلمانوں کے عیب بیان کر کے دوسروں کو ہنسنا (۱۲) بارہویں برائی وعدہ خلافی کرنا (۱۳) تیرہویں برائی جھوٹ بکنا پھر اس پر مبالغہ کرنا (۱۴) چودہویں برائی آدمیوں کے چھپے رازوں کو کھولنا اور لوگوں کی گھر کی پوشیدہ باتوں کو سب کے سامنے کرنا (۱۵) پندرہویں برائی بد دعا کرنا (۱۶) سولہویں برائی نیت بد کرنا (۱۷) سترہویں برائی ادھر کی ادھر لگانا (۱۸) اٹھارہویں برائی منہ پر کسی کی تعریف کرنا (۱۹) انیسویں برائی اپنا اور اپنی قوم کا اور اپنے بزرگوں کا فخر زور شور سے بیان کرنا۔ سو

ان انیسؔ آفتوں نے ہم کو ان اُنیسؔ بلاؤں میں ڈالا یعنی دوزخ میں انیس موکلوں کے ہاتھ گرفتار ہوئے۔ وکنا نکذب بیوم الدین۔

فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ثُمَّ ذَهَبَ إِلٰى أَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى أَوْلٰى لَكَ فَأَوْلٰى ثُمَّ أَوْلٰى لَكَ فَأَوْلٰى۔ أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَنْ يُتْرَكَ سُدًى ط۔ تیرے پروردگار کیطرف ہے اُس دن کھینچ لے جانا۔ جیسے بھاگے ہوئے کو اس کے مالک کے پیادے کھینچ لے جاتے ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ آخرت کی ابتدا اسی دن سے شروع ہوتی ہے یعنی موت کے دن سے۔ اگرچہ انتہا اس کی قیامت کے روز ہوگی۔ لیکن افسوس کہ آدمی اُس آخرت کی نزدیکی کو نہیں بوجھتا۔ اور اپنے توشہ کی فکر سے جو سفر میں کام آوے کہ جو کہ ایک نہایت مشکل سفر ہے۔ **شعر**

راہ پر خوف است و زداں در کمیں
راہبر بر تا نمانی بر زمین۔

اور ہدیہ اور سوغات سے۔ جو اپنے خاوند و مالک کے حضور میں مشرف ہونے کے بعد اس کی سرخروئی اور مالک کی خوشنودی کا سبب بنے بالکل غافل ہے۔ فَلَا صَدَّقَ ط سو نہ سچا جانا قرآن کی آیتوں کو اور خداوند کریم کے رسولوں کو تاکہ اس سبب سے اعتقاد تو درست اپنے ساتھ لے جاتا۔ اور قرآن مجید اور پیغمبر اس کے شفیع ہوتے۔ وَلَا صَلّٰى ط اور نہ نماز پڑھی اسواسطے کہ حضرت رب العالمین کی حضوری میں سب سے پہلے اسی عبادت کی پرسش ہوگی۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ مِنْ أَعْمَالِهِ الصَّلٰوةُ پہلے جس چیز سے کہ حساب کیا جائیگا بندہ۔ اپنے عملوں سے وہ نماز ہے۔ **شعر** روز محشر کہ جاں گداز بود۔ اولیں پرسش نماز بود۔

تاکہ فی الفور پہلی ہی پرسش میں خجل اور شرمندہ ہو اور یہ بھی ہے۔ کہ اَلْفَرْقُ بَیْنَ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ وَالْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ۔ یہ عبادت نشان ہے جدائی کا کافر اور ایماندار میں یعنی اگر نماز پڑھتا ہے تو ایمانداروں کے گروہ میں شامل وَاِلَّا فَلَا ورنہ کافروں میں اور یہ بھی ہے۔ کہ یہ عبادت توجہ الی اللہ کی صورت ہے۔ اور اس عبادت کا بجالانا گویا بھاگنے سے رجوع کرنا ہے۔ جسطرح کوئی غلام اگر اپنے مالک سے بھاگا ہو۔ لیکن جب اپنے خاوندو مالک کا مکان دیکھتا ہے۔ تو اُسکو سلام کرتا ہے۔ اور اُس کی تعظیم بھی کرتا ہے۔ تو یہ بات خاوند کے غضب کے جوش کو کچھ تھوڑا ہلکا کردیتی ہے۔ اور اُس شخص نے فقط اس عبادت کے نہ کرنے پر اکتفانہ کیا۔ وَلٰکِنْ کَذَّبَ لیکن جھٹلایا قرآن کی آیتوں کو اور پیغمبروں کو بجائے سچا جاننے کے۔ وَتَوَلّٰی اور پیٹھ دی اور منہ پھیرا عوض میں اللہ تعالیٰ کی طرف ہونے کے ثُمَّ پھر باوجود ایسی زبردست تقصیروں کے نادم وپشیمان نہ ہوا بلکہ ذَھَبَ اِلٰی اَھْلِہٖ یَتَمَطّٰی گیا اپنے گھر کی طرف اینٹھتا اور اکڑتا ہوا گویا قرآن اور پیغمبر کو جھٹلانے اور نماز کے ترک کرنے میں خدا تعالیٰ سے لڑائی اور مقابلہ کرکے جیت آیا۔ سو اپنی قوت بازو پر بھول رہا ہے۔ اور اکڑتا ہے۔ تو ضرور ایسے شخص سے مرنے کے بعد کہا جائے گا۔ کہ اَوْلٰی لَکَ فَاَوْلٰی خرابی ہوجیو تیری پھر خرابی ہوجیو۔ یہ دونوں خرابیاں قہر اور غضب کے عالم میں اس کے واسطے موعود ہیں۔ پہلے نہ سچا جاننے اور نماز کے ترک پر۔ اور دوسرے جھٹلانے اور مُنہ پھیرنے پر۔ ثُمَّ اَوْلٰی لَکَ فَاَوْلٰی پھر قیامت کے دن خرابی ہوجیو تیری پھر خرابی ہوجیو یہ دونوں خرابیاں اس کے واسطے انہیں دونوں سببوں سے قیامت کے دن موعود ہیں۔ اور جو یہاں تک بیان کیا گیا۔ کہ آدمی اسطرح قیامت اور موت سے

بے خبر اور غافل ہے کہ ہرگز کسی کے خبردار کرنے اور نصیحت کرنے سے آگاہ نہیں ہوتا اور اس غفلت کی نیند سے ہشیار نہیں ہوتا۔ تو اب جھڑکی سے اُس سے پوچھتے ہیں۔ کہ تجھ کو ایسی غفلت کس سبب سے ہے۔ کون سے شبہے نے تیرے دل میں قرار پکڑا ہے۔ اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ یُّتْرَكَ سُدًى کیا گمان کرتا ہے۔ کہ انسان کو چھوڑ دیا جائیگا۔ جانوروں کی طرح کہ جو چاہتے ہیں۔ سو وہ کرتے ہیں اور اُن سے اس بات کی پرسش نہیں ہے۔ نہ مرنے کے بعد نہ حشر میں۔ سو آدمی کا یہ گمان غلط ہے۔ اور فساد اُس کا ظاہر ہے۔ اسواسطے کہ اگر اپنی خلقت میں تامل اور غور کرے تو دریافت کر سکتا ہے۔ کہ جب میں ہوا یعنی کرنے نہ کرنے کی مجھے تکلیف دی گئی۔ تو مجھ کو ہر عمل کی جزا کا چکھنا اور ہر چیز کی پرسش مجھ سے ہونا ضرور ہی ہوا۔ نہایت اس کی یہ ہے۔ کہ اعمال کی جزا کی پرسش مُردوں کے مرنے اور بہت مدت ان پر گذرنے کے بعد زندہ کرنے پر موقوف تھی۔ اور یہ یعنی مدت دراز کا گذرنا اور پھر زندہ ہونا کچھ تردد اور انکار کی جگہ نہیں ہے۔ اسواسطے کہ اُس کا سچا ہونا ادنے غور سے اور تامل سے معلوم ہو سکتا ہے۔ اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ

نظم ؎

پاؤں سے کب ہو سکے ہے سر کا کام
جیبہ کا کب لے سکے ہے آنکھ نام
کان کب دیدار کا پاوے مزا۔
کیا تیری قدرت ہے اے رب العلا

الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْـيِۦ الْمَوْتٰى سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ بَلٰى ط

احادیث ۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو نماز عشاء سے

پہلے سوئے اللہ اُس کی آنکھ نہ سلائے۔ (فَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَيْنُهُ مَرَّتَيْنِ) (رواہ البزار عن ابن عمر رضی اللہ عنہما) (۲) فرمایا جس کی نماز فوت ہوئی (فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلُهُ وَمَالُهُ) گویا اس کے اہل ومال جاتے رہے (رواہ الشیخان) (۳) فرمایا جس نے قصداً نماز چھوڑی۔ دوزخ کے دروازے پر اُس کا نام لکھدیا جاتا ہے۔ (ابو نعیم) (۴) فرمایا قصداً نماز ترک نہ کرو کہ جو قصداً نماز ترک کردیتا ہے۔ اللہ ورسول اُس سے بری الذمہ ہیں۔ (امام احمد) (۵) فرمایا جس دین میں نماز نہیں اُس میں کوئی خیر نہیں۔ لَا خَيْرَ فِي دِيْنٍ لَيْسَ فِيْهِ رُكُوْعٌ۔ (رواہ الشیخان)، (۶) فرماتے ہیں جس نے نماز چھوڑ دی اُس کا کوئی دین نہیں۔ اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْنِ نماز دین کا ستون ہے (رواہ البیہقی)، (۷) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام میں اُسکا کوئی حصہ نہیں۔ جس کے لئے نماز نہ ہو (رواہ البزار) (۸) فرمایا جس نے نماز پر محافظت کی قیامت کے دن، وہ نماز اُس کے لیئے نور وبرہان ونجات ہوگی۔ اور جس نے محافظت نہ کی۔ اُس کے لیئے نہ نور ہے۔ نہ برہان نہ نجات اور قیامت کے دن قارون وفرعون وہامان وابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ (رواہ الدارمی وغیرہ) (۹) بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ) جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی اُس کے اعمال ضائع ہو گئے۔ (رواہ البخاری) (۱۰) حضرت امیر المؤمنین عمر رضی اللہ نے (كَتَبَ إِلَى عُمَّالِهِ إِنَّ أَهَمَّ أُمُوْرِكُمْ عِنْدِي الصَّلٰوةُ مَنْ حَفِظَهَا وَحَافَظَ عَلَيْهَا حَفِظَ دِيْنَهُ وَمَنْ ضَيَّعَهَا فَهُوَ لِمَا سِوَاهَا أَضْيَعُ) اپنے صوبوں کے پاس فرمان بھیجا کہ تمہارے سب کاموں سے اہم اور

ضروری کام میرے نزدیک نماز ہے۔ جس نے اُس کا حفظ کیا اور اُس پر محافظت و مداومت کی اُس نے اپنا دین محفوظ رکھا۔ اور جس نے اسے ضائع کیا وہ اوروں کو بدرجہ اولیٰ ضائع کرے گا۔ (رواہ مالک)۔

(۱۱) عبداللہ بن شفیق کہتے ہیں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین لَا یَرَوْنَ شَیْئًا مِنَ الْاَعْمَالِ تَرْکُہٗ کُفْرٌ غَیْرَ الصَّلٰوۃِ) کسی عمل کے ترک کو کفر نہیں جانتے تھے۔ سوا نماز کے (رواہ الترمذی)

(۱۲) حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مُرُوْا اَوْلَادَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ وَھُمْ اَبْنَاءُ سَبْعَ سِنِیْنَ وَاضْرِبُوْھُمْ عَلَیْھَا وَھُمْ اَبْنَاءُ عَشْرَ سِنِیْنَ۔ جب تمہارے بچے سات برس کے ہوں تو انہیں نماز کا حکم کرو۔ اور جب دس برس کے ہو جائیں تو مار کر پڑھاؤ (رواہ ابوداؤد) (۱۳) فرمایا اَلْعَھْدُ الَّذِیْ بَیْنَنَا وَبَیْنَھُمُ الصَّلٰوۃُ فَمَنْ تَرَکَھَا فَقَدْ کَفَرَ جو عہد ہمارے اور کافروں کے درمیان ہے وہ صرف نماز ہے۔ جس نے نماز کو چھوڑ دیا بے شک وہ کافر ہے۔ (رواہ الترمذی وغیرہ) (۱۴) حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے جبرائیل علیہ السلام نے آ کر کہا۔ مسلمان کہتا ہے۔ کہ خدائے تعالیٰ کا ہزار شکر ہے۔ کہ اُس نے مجھے مسلمان پیدا کیا اور یہودی اور نصرانی نہیں پیدا کیا۔ یہودی کہتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ اُس نے مجھے یہودی پیدا کیا۔ اور نصرانی نہیں پیدا کیا نصرانی کہتا ہے۔ کہ خداوند کریم کا شکر ہے۔ کہ اُس نے مجھے نصرانی پیدا کیا ہے۔ اور مجوسی نہیں پیدا کیا۔ مجوسی کہتا ہے خداوند کریم کا شکر ہے کہ اُس نے مجھے مجوسی پیدا کیا اور منافق نہیں پیدا کیا۔ منافق کہتا ہے۔ خداوند کریم کا شکر ہے کہ اُس نے مجھے منافق پیدا کیا۔ اور مشرک پیدا نہیں کیا۔ مشرک کہتا ہے۔ کہ خداوند کریم کا شکر ہے۔ کہ اُس نے

مجھے مشرک پیدا کیا اور بے دین نہیں پیدا کیا۔ بے دین کہتا ہے۔ خداوند کریم کا شکر ہے۔ کہ اُس نے مجھے بے دین پیدا کیا۔ اور کافر نہیں پیدا کیا۔ کافر کہتا ہے۔ کہ خداوند کریم کا شکر ہے۔ کہ اُس نے مجھے کافر پیدا کیا۔ اور سگ نہیں پیدا کیا۔ سگ کہتا ہے۔ کہ خداوند کریم کا شکر ہے کہ اُس نے مجھے سگ پیدا کیا۔ اور سور نہیں پیدا کیا۔ سور کہتا ہے کہ خداوند کریم کا شکر ہے کہ اُس نے مجھے سور پیدا کیا اور بے نماز نہیں پیدا کیا۔ (عین الفقر)

بہت احادیث ایسی آئی ہیں۔ جن کا ظاہر یہ ہے۔ کہ قصداً نماز کا ترک کرنا کفر ہے۔ اور بعض صحابۂ کرام مثلاً حضرت امیر المومنین فاروق اعظم و عبدالرحمٰن بن عوف و عبداللہ بن مسعود و عبداللہ بن عباس و جابر بن عبداللہ و معاذ بن جبل و ابوہریرۃ و ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہی مذہب تھا۔ اور بعض ائمہ مثلاً امام احمد بن حنبل و اسحٰق بن راہویہ و عبداللہ بن مبارک اور امام نخعی کا یہی مذہب تھا۔ اگرچہ ہمارے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ و دیگر ائمہ نیز بہت سے صحابۂ کرام اس کی تکفیر نہیں کرتے۔ پھر بھی یہ کیا تھوڑی بات ہے کہ اُن جلیل القدر حضرات کے نزدیک ایسا شخص کافر ہے۔

فائدہ - لوگ بے نماز ہیں اور پھر دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ ہم حضرت غوث اعظم قدس سرہ العزیز کے نزدیک منظور ہیں۔ اور اُن کی جناب میں اعتقاد رکھتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا حکم اُن کی نسبت کفر و قتل کا ہے۔ وہ ایسے شخص کو کیسا پیار کرینگے اور کب اُس کا کہا مانیں گے۔ سب سے اوّل نماز کا پابند ہونا ضروری ہے۔ جس سے خدا تعالیٰ اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ راضی ہوں۔ بعدہٗ جو عرض معروض اس

جناب میں کرنی ہوں کریں وہ منظور فرمائینگے ورنہ کچھ نہیں۔ مفت کی
گیارہویں پر پیسے ضائع نہ کریں۔ نقل ہے کہ ایک روز حضرت بایزید
بسطامی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ امام المسلمین
حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ ؎

لَقَدْ زَانَ الْبِلَادَ وَمَنْ عَلَیْهَا
اِمَامُ الْمُسْلِمِیْنَ اَبُوْحَنِیْفَہ
فَمَا بِالْمَشْرِقَیْنِ لَہٗ نَظِیْرًا
وَلَا بِالْمَغْرِبَیْنِ وَلَا بِکُوْفَہ
اِمَامًا کَانَ لِلْاِسْلَامِ بَحْرًا
اَمِیْنًا لِلنَّبِیِّ وَلِلْخَلِیْقَہ۔

(یعنی آپ نے جملہ ولایتوں اور ولایت والوں کو زیب دیدیا ہے
سو اس کی نظیر نہ ولایت مشرق میں ہے۔ نہ ولایت مغرب میں اور
نہ کوفہ میں۔ آپ اسلام کے سمندر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور
ساری خلقت کے امین ہیں) کی خدمت میں ملاقات کے لیئے
حاضر ہوئے۔ آپ نے حکم دیا۔ کہ تاش کو صاف کرکے اس میں شہد
بھر لاؤ۔ اور شہد پر ایک بال رکھ لاؤ۔ خادم حکم بجالایا۔ آپ نے
اپنے دوستوں سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ کہ آپ ان تینوں چیزوں کی
تاویل بیان کریں۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ خدائے تعالیٰ
کی بہشت اس تاش سے زیادہ روشن اور صاف اور اس کی نعمتیں شہد
سے زیادہ شیریں اور پلصراط سے گذرجانا بال سے زیادہ باریک ہے
اس کے بعد حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اسلام
اس تاش سے زیادہ روشن اور اہل اسلام ہونا شہد سے زیادہ شیریں

اور اسلام کی حفاظت کرنی بال سے زیادہ باریک ہے۔ اس کے بعد حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ علم دین اس تاش سے زیادہ روشن اور مسائل فقہ شہد سے زیادہ شیریں اور ان کی باریکیاں بال سے زیادہ باریک ہیں۔ اس کے بعد آپ کے خادم نے کہا۔ مہمانوں کا منہ اس تاش سے زیادہ روشن اور ان کی خدمت کرنی شہد سے زیادہ شیریں اور ان کا دل خوش رکھنا بال سے زیادہ باریک ہے۔

فقیر باہو کہتا ہے۔ کہ بہشت کی نعمتیں کھانا خرِ نفس کا کام ہے۔ علم پر عمل نہ کرنا بے خبر اور ناواقف کا کام ہے اور مہماں کا منہ دیکھنا پُرخطر ہے۔ اور بے محنت محبّت حق میں پہنچنا زہر ہے۔ اور اسلام میں تصدیق کے قدم رکھنے میں ریا کا بھی خوف ہے۔ اور برزخ اسم اللہ اُس تاش سے زیادہ روشن ہے۔ اور لذتِ مشاہدہ شہد سے زیادہ شیریں اور فنا فی اللہ اور وحدانیت میں غرق ہونا اور خودی سے نکلنا اور نفس کو مارنا بال سے زیادہ باریک ہے۔ اَلَّذِیۡنَ یَذۡکُرُوۡنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّ قُعُوۡدًا وَّ عَلٰی جُنُوۡبِہِمۡ وہ لوگ ہمیشہ اُٹھتے بیٹھتے ہر وقت خدا ہی کو یاد کرتے ہیں۔ ما لوگوں کو مسئلہ مسائل کی طرف جسقدر توجہ ہوتی ہے عمل کی طرف اتنی توجہ نہیں ہوتی۔ کیونکہ مسئلہ مسائل سے لوگوں کے دلوں میں ان کی وقعت زیادہ ہوتی ہے۔ اور دنیا بھی اس سے حاصل ہوتی ہے۔ اور عمل اور ذکر خفی شمشیر کی طرح ہے جو نفس کو زیر کرتی ہے۔

ؔ رہے جبیت یعنی خود فنا
از علم خود می شود کبر و ریا

ؔ علم کثیر آمد و عمرت قصیر
آنچہ ضروری ست بآن شغل گیر

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اعوذ بک ان اوالی لک عدواً او اعادی لک ولیاً او

اسخط لك رضنا او ارضى لك سخطا او اقول لحق هذا باطل او اقول لباطل هذا حق او اقول للذين كفروا هؤلاء اهدى من الذين آمنوا سبيلا۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

برحمتک یا ارحم الراحمین

کِتابُ الصَّلٰوۃ

نماز کا بیان

ایمان و تصحیح عقائد مطابق مذہب اہلسنت و جماعت کے بعد نماز تمام فرائض میں نہایت اہم و اعظم ہے۔ قرآن مجید و احادیث نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی اہمیت سے مالامال ہیں۔ جا بجا اس کی تاکید آئی اور اس کے تارکین پر وعید فرمائی۔ **قولہ تعالیٰ** - اقیموا الصلوۃ و اٰتوا الزکوۃ وارکعوا مع الراکعین۔ نماز قائم کرو اور زکاۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ نماز پڑھو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اس امر کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔ اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور

حج کرنا اور ماہ رمضان شریف کا روزہ رکھنا۔ (رواہ البخاری ومسلم)

مسائل فقیہہ

مسئلہ۔ ہر عاقل بالغ پر نماز فرض عین ہے۔ اس کی فرضیت کا منکر کافر ہے۔ اور جو قصداً چھوڑے اگرچہ ایک ہی وقت کی وہ فاسق ہے۔ اور جو نماز نہ پڑھتا ہو قید کیا جائے یہاں تک کہ توبہ کرے اور نماز پڑھنے لگے۔ بلکہ ائمہ ثلثہ مالک وشافعی واحمد رضی اللہ عنہم کے نزدیک سلطان اسلام کو اُس کے قتل کا حکم ہے۔ (درمختار) **مسئلہ**۔ سوائے عذر شرعی کسی طرح نماز چھوٹ نہیں سکتی۔ عذر شرعی سات ہیں۔ حیض[۱] و نفاس[۲] بیہوشی[۳]۔ غشی[۴]۔ نسیان[۵]۔ دیوانگی[۶]۔ نیند[۷]۔ **مسئلہ**۔ ادنی مدت بلوغ کی لڑکے کے حق میں بارہ[۱۲] برس ہے اور لڑکی کے حق میں نو۹ برس اور زیادہ کی حد دونوں کے حق میں پندرہ برس رکھی گئی ہے۔ مگر اس درمیان میں لڑکا لڑکی دعوئ بلوغ کر بیٹھیں۔ تو بلا قسم مقبول ہوگا۔ اور اگر نو۹ برس سے پہلے لڑکی اور بارہ برس سے پہلے لڑکا دعوئ بلوغ کرے تو مقبول نہیں نماز باعتبار برسوں کے پندرہ برس کی عمر میں فرض ہوگی۔ مگر ماں باپ پر واجب ہے کہ ۷ برس کی عمر سے بچہ کو نماز پڑھوائیں۔ تاکہ نماز پڑھنے کی عادت ہوجائے۔ حدیث میں آیا ہے۔ جب بچہ سات برس کی عمر کا ہو۔ اُس کو نماز پڑھنے کا حکم کریں۔ اور جب دس برس کا ہو۔ اُس کو مار کر پڑھوائیں۔ (ابوداؤد وغیرہ) **مسئلہ**۔ نماز خالص عبادت بدنی ہے۔ اس میں نیابت جاری نہیں ہوسکتی۔ یعنی ایک کی طرف سے دوسرا نہیں پڑھ سکتا۔ نہ یہ ہوسکتا ہے کہ زندگی میں نماز کے بدلے کچھ مال بطور فدیہ ادا کردے۔ البتہ اگر کسی پر کچھ نمازیں رہ گئی ہیں اور انتقال کرگیا۔ اور وصیت کرگیا کہ اُس کی نمازوں کا فدیہ ادا کیا جائے۔ تو ادا کیا

جائے اور امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ قبول ہو اور بے وصیت بھی وارث
اُس کی طرف سے دے کہ امید قبول و عفو ہے۔ (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**
فرضیت نماز کا سبب حقیقی امر الٰہی ہے۔ اور سبب ظاہری وقت ہے
کہ اول وقت سے آخر وقت تک جب ادا کرے۔ ادا ہو جائیگی اور
فرض ذمہ سے ساقط ہو جائے گا۔ اور اگر ادا نہ کی یہاں تک کہ وقت
کا ایک خفیف جز باقی ہے تو بھی جز آخر سبب ہے۔ تو اگر کوئی مجنون یا
بے ہوش ہوش میں آیا۔ یا حیض و نفاس والی پاک ہوئی۔ یا صبی (بچہ)
بالغ ہوا۔ یا کافر مسلمان ہوا۔ اور وقت صرف اتنا ہے کہ اللہ اکبر کہہ لے
تو ان سب پر اس وقت کی نماز فرض ہو گئی اور جنون و بے ہوشی پانچ
وقت سے زاید کو مستغرق نہ ہوں۔ تو اگرچہ تکبیر تحریمہ کا بھی وقت نہ ملے
نماز فرض ہے قضا پڑھے۔ (در مختار) حیض و نفاس والی کی تفصیل یہ ہے
کہ اگر پوری مدت میں پاک ہوئی تو صرف اللہ اکبر کہنے کی گنجایش کے
وقت میں ہونے سے نماز فرض ہو جائے گی۔ اور اگر پوری مدت سے
پہلے پاک ہوئی یعنی حیض میں دس دن سے پہلے اور نفاس میں چالیس
دن سے پہلے۔ تو اتنا وقت درکار ہے کہ غسل کر کے کپڑے پہنکر اللہ اکبر
کہہ سکے۔ غسل کر سکنے میں مقدمات غسل پانی لانا۔ کپڑے اُتارنا داخل
ہیں **مسئلہ**۔ نابالغ نے وقت میں نماز پڑہی تھی۔ اور اب آخر وقت
میں بالغ ہوا۔ تو اُس پر فرض ہے کہ اب پھر پڑھے۔ یوہیں اگر معاذ اللہ
کوئی مرتد ہو گیا۔ پھر آخر وقت میں اسلام لایا۔ اس پر اسوقت کی نماز فرض
ہے۔ اگرچہ اول وقت میں قبل ارتداد نماز پڑھ چکا ہو (در مختار) **مسئلہ**
نابالغ عشاء کی نماز پڑھ کر سویا تھا۔ اُس کو احتلام ہوا۔ اور بیدار نہ ہوا۔ یہاں
تک کہ فجر طلوع ہونے کے بعد آنکھ کھلی تو عشاء کا اعادہ کرے اور اگر طلوع
فجر سے پیشتر آنکھ کھلی تو اُس پر عشا کی نماز بالاجماع فرض ہے۔ (بحر الرائق)

مسئلہ۔ کسی نے اول وقت میں نماز نہ پڑہی تھی اور آخر وقت کوئی ایسا عذر پیش ہو گیا۔ جس سے نماز ساقط ہو جاتی ہے۔ مثلاً آخر وقت میں حیض ونفاس ہو گیا یا جنون یا بے ہوشی طاری ہو گئی تو اسوقت کی نماز معاف ہو گئی۔ اُس کی قضا بھی ان پر نہیں۔ مگر جنون و بے ہوشی میں شرط ہے کہ علی الاتصال پانچ نمازوں سے زاید کو گھیر لیں۔ ورنہ قضا لازم ہو گی (عالمگیری)

مسئلہ۔ یہ گمان تھا کہ ابھی وقت نہیں ہوا نماز پڑھ لی۔ بعد نماز معلوم ہوا کہ وقت ہو گیا تھا۔ نماز نہ ہوئی۔ (اعادے کرے) (درمختار)۔

نماز کے وقتوں کا بیان

اوقات نماز کے لئے اول ایک نقشہ دیا جاتا ہے جس میں اوقات صوم وصلوٰۃ کے علاوہ مقدار یوم بھی دیگئی ہے۔ اس کے بعد مسائل ضروریہ اوقات خمسہ بیان ہونگے۔

یہ نقشہ عرض ۳۱ شہر لاہور اور اس عرض کے ۷۹۱ بلاد وقصبات مشہور قریات کے لئے ہے۔ اگرچہ بظاہر سات شہروں کے ہیں۔ مگر درحقیقت تقریباً چھ ہزار جگہوں کے لئے اوقات صوم وصلوٰۃ ہیں۔ آخیر میں ایک جدول دیدی گئی ہے۔ جس سے معلوم ہوگا کہ کس عرض میں کونسا شہر واقع ہے۔ یہ اوقات ریلوے ساعت سے دئیے گئے ہیں۔ کہ آجکل اسی کا رواج عام ہے۔ اور اگر کوئی صاحب بلدی وقت بنانا چاہیں تو کتاب میں دیکھیں کہ ۱۵ اپریل۔ ۱۵ر جون یکم ستمبر۔ ۲۵ دسمبر کو نصف النہار کا کیا وقت ہے بارہ بجے سے جو کچھ کمی یا زیادتی ہو۔ اس قدر منٹ زیادہ یا کم کرکے اوقات بلدی (لوکل ٹائم) بنا سکتے ہیں اور چونکہ معدودہ چند حضرات کے سوا عام طور پر لوگ گھڑی کی صحت کا التزام نہیں کرتے۔ دو چار منٹ کی کمی یا بیشی کا

کا کچھ بھی خیال ہی نہیں کرتے۔ اس لئے جملہ اوقات میں پانچ منٹ کی احتیاط چاہیئے۔ ابتداء وقت ۵ منٹ بعد سمجھیں۔ اور ختم وقت ۵ منٹ قبل یہ احتیاط نمازوں کے لئے ہے۔ اور روزہ کے لئے دس منٹ قبل سحری ختم کردیں اور اسی قدر بعد کو افطار کریں۔ صبح صادق منتہائے سحری اور ابتداء وقت فجر ہے۔ اور انتہائے فجر طلوع آفتاب۔ ضحوہ کبری نصف النہار شرعی ہے۔ اس وقت سے نصف النہار تک کوئی نماز نہیں۔ رمضان یا روزہ نفل میں اس وقت سے پہلے نیت کرے تو روزہ ہو جائیگا۔ ورنہ نہیں۔ نصف النہار ابتدائے وقت ظہر ہے۔ عصر منتہائے ظہر و ابتدائے عصر ہے۔ غروب آفتاب انتہائے عصر و ابتداء مغرب و وقت افطار ہے۔ اگرچہ عصر کی نماز غروب شمس تک پڑھ سکتے ہیں۔ مگر ۲۵ منٹ قبل غروب آفتاب پڑھ لینا چاہیئے۔ ورنہ وقت مکروہ ہو جائیگا۔ عشا انتہائے وقت مغرب غروب شفق سفید و ابتداء وقت عشا و بعد نماز عشا وقت وتر ہے۔ اس وقت سے لے کر منتہائے سحری تک نماز عشا و وتر درست ہے۔ مگر تہائی رات سے زیادہ تاخیر پسندیدہ نہیں۔

وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ وَھُوَ الْھَادِیُ

۵

بیدار شو گر غافلی در یاب گر صاحبدلی
شاید کہ نتواں یافتن ایں چنیں ایّام را

تاریخ	صبح صادق		طلوع آفتاب		ضحوہ کبریٰ		نصف النہار		عصر حنفی		غروب آفتاب		عشا حنفی		[illegible]
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	۱۰ گھنٹہ
۱	۴	۳	۶	۳۲	۱۱	۵۳	۱۲	۳۷	۴	۲	۵	۴۰	۷	۷	۷ منٹ
۲	″	۴	″	۳۳	″	۵۳	″	۳۷	″	۲	″	۴۰	″	۷	۷
۳	″	۴	″	۳۳	″	۵۳	″	۳۷	″	۳	″	۴۱	″	۸	۸
۴	″	۴	″	۳۳	″	۵۴	″	۳۸	″	۳	″	۴۱	″	۸	۸
۵	″	۴	″	۳۳	″	۵۴	″	۳۸	″	۴	″	۴۲	″	۹	۹
۶	۴	۷	۶	۳۴	۱۱	۵۵	۱۲	۳۹	۴	۵	۵	۴۳	۷	۱۰	۹
۷	″	۷	″	۳۴	″	۵۵	″	۳۹	″	۶	″	۴۴	″	۱۱	۱۰
۸	″	۷	″	۳۴	″	۵۶	″	۴۰	″	۷	″	۴۵	″	۱۲	۱۱
۹	″	۷	″	۳۴	″	۵۶	″	۴۰	″	۸	″	۴۶	″	۱۳	۱۲
۱۰	″	۷	″	۳۳	″	۵۷	″	۴۱	″	۹	″	۴۷	″	۱۴	۱۳
۱۱	۴	۷	۶	۳۳	۱۱	۵۷	۱۲	۴۱	۴	۹	۵	۴۷	۷	۱۴	۱۴
۱۲	″	۷	″	۳۳	″	۵۷	″	۴۱	″	۱۰	″	۴۸	″	۱۴	۱۵
۱۳	″	۷	″	۳۳	″	۵۸	″	۴۲	″	۱۱	″	۴۹	″	۱۵	۱۶
۱۴	″	۷	″	۳۳	″	۵۸	″	۴۲	″	۱۲	″	۵۰	″	۱۶	۱۷
۱۵	″	۷	″	۳۲	″	۵۸	″	۴۲	″	۱۳	″	۵۱	″	۱۷	۱۸
۱۶	۴	۷	۶	۳۳	۱۱	۵۹	۱۲	۴۳	۴	۱۴	۵	۵۲	۷	۱۸	۱۹
۱۷	″	-	″	۳۲	″	۵۹	″	۴۳	″	۱۵	″	۵۲	″	۱۸	۲۰
۱۸	″	۶	″	۳۱	″	۵۹	″	۴۳	″	۱۶	″	۵۳	″	۱۹	۲۱
۱۹	″	۶	″	۳۲	۱۲	۰	″	۴۴	″	۱۷	″	۵۴	″	۲۰	۲۲
۲۰	″	۶	″	۳۲	″	۰	″	۴۴	″	۱۸	″	۵۵	″	۲۰	۲۳
۲۱	۴	۶	۶	۳۲	۱۲	۱	۱۲	۴۴	۴	۱۹	۵	۵۶	۷	۲۱	۲۴
۲۲	″	۶	″	۳۱	″	۱	″	۴۵	″	۲۰	″	۵۷	″	۲۲	۲۵
۲۳	″	۶	″	۳۱	″	۲	″	۴۵	″	۲۱	″	۵۸	″	۲۳	۲۶
۲۴	″	۵	″	۳۱	″	۲	″	۴۵	″	۲۲	″	۵۹	″	۲۴	۲۸
۲۵	″	۵	″	۳۰	″	۲	″	۴۵	″	۲۳	۶	۰	″	۲۵	۳۰
۲۶	۴	۵	۶	۳۰	۱۲	۳	۱۲	۴۶	۴	۲۴	۶	۱	۷	۲۶	۳۱
۲۷	″	۴	″	۲۹	″	۳	″	۴۶	″	۲۵	″	۲	″	۲۷	۳۲
۲۸	″	۳	″	۲۹	″	۳	″	۴۶	″	۲۵	″	۳	″	۲۸	۳۴
۲۹	″	۳	″	۲۸	″	۳	″	۴۶	″	۲۶	″	۴	″	۲۹	۳۶
۳۰	″	۳	″	۲۸	″	۳	″	۴۶	″	۲۷	″	۵	″	۲۹	۳۸
۳۱	۴	۲	۶	۲۷	۱۲	۴	۱۲	۴۶	۴	۲۸	۶	۶	۷	۳۰	۳۹

تاریخ فروری	صبح صادق		طلوع آفتاب		ضحوہ کبریٰ		نصف النہار		عصر حنفی		غروب آفتاب		عشا حنفی		[illegible]
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	۱۰ گھنٹہ
۱	۶	۲	۷	۲۶	۱۳	۴	۱۳	۴۶	۴	۲۹	۶	۷	۷	۳۰	۴۱ منٹ
۲	″	۱	″	۲۶	″	۴	″	۴۷	″	۳۰	″	۸	″	۳۱	۴۲
۳	″	۱	″	۲۵	″	۵	″	۴۷	″	۳۱	″	۹	″	۳۱	۴۴
۴	″	۰	″	۲۳	″	۵	″	۴۷	″	۳۱	″	۹	″	۳۲	۴۵
۵	″	۰	″	۲۴	″	۵	″	۴۷	″	۳۲	″	۱۰	″	۳۳	۴۷
۶	۵	۵۹	۷	۲۳	۱۳	۵	۱۳	۴۷	۴	۳۲	۶	۱۱	۷	۳۴	۴۸
۷	″	۵۹	″	۲۲	″	۵	″	۴۷	″	۳۳	″	۱۲	″	۳۵	۵۰
۸	″	۵۸	″	۲۲	″	۵	″	۴۷	″	۳۳	″	۱۳	″	۳۵	۵۲
۹	″	۵۸	″	۲۱	″	۶	″	۴۷	″	۳۳	″	۱۴	″	۳۶	۵۳
۱۰	″	۵۷	″	۲۰	″	۶	″	۴۷	″	۳۵	″	۱۴	″	۳۷	۵۵
۱۱	۵	۵۶	۷	۱۹	۱۲	۶	۱۳	۴۷	۴	۳۶	۶	۱۵	۷	۳۷	۵۷
۱۲	″	۵۶	″	۱۸	″	۶	″	۴۷	″	۳۷	″	۱۶	″	۳۸	۵۹
۱۳	″	۵۴	″	۱۷	″	۶	″	۴۷	″	۳۸	″	۱۷	″	۳۹	۸ گ
۱۴	″	۵۵	″	۱۶	″	۶	″	۴۷	″	۳۹	″	۱۸	″	۳۹	۳
۱۵	″	۵۴	″	۱۵	″	۶	″	۴۷	″	۴۰	″	۱۹	″	۴۰	۴
۱۶	۵	۵۳	۷	۱۴	۱۲	۶	۱۲	۴۷	۴	۴۱	۶	۲۰	۷	۴۱	۶
۱۷	″	۵۲	″	۱۳	″	۶	″	۴۷	″	۴۱	″	۲۰	″	۴۲	۷
۱۸	″	۵۱	″	۱۲	″	۶	″	۴۷	″	۴۲	″	۲۰	″	۴۳	۹
۱۹	″	۵۱	″	۱۱	″	۶	″	۴۷	″	۴۳	″	۲۲	″	۴۳	۱۱
۲۰	″	۵۰	″	۱۰	″	۶	″	۴۷	″	۴۳	″	۲۳	″	۴۳	۱۳
۲۱	۵	۴۹	۷	۹	۱۳	۶	۱۳	۴۷	۴	۴۵	۶	۲۴	۷	۴۵	۱۵
۲۲	″	۴۸	″	۸	″	۶	″	۴۷	″	۴۶	″	۲۵	″	۴۵	۱۷
۲۳	″	۴۷	″	۷	″	۶	″	۴۶	″	۴۶	″	۲۵	″	۴۶	۱۸
۲۴	″	۴۶	″	۶	″	۶	″	۴۶	″	۴۷	″	۲۶	″	۴۷	۲۰
۲۵	″	۴۵	″	۵	″	۶	″	۴۶	″	۴۸	″	۲۷	″	۴۷	۲۲
۲۶	۵	۴۴	۷	۴	۱۲	۶	۱۲	۴۶	۴	۴۹	۶	۲۸	۷	۴۸	۲۴
۲۷	″	۴۲	″	۳	″	۵	″	۴۶	″	۴۹	″	۲۸	″	۴۹	۲۶
۲۸	۵	۴۱	۷	۲	۱۳	۵	۱۲	۴۶	۴	۵۰	۶	۲۹	۷	۵۰	۲۷

تاریخ	صبح صادق		طلوع آفتاب		ضحوۂ کبریٰ		نصف النہار		عصر حنفی		غروب آفتاب		عشا حنفی		[illegible]
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	۱۱ گھنٹہ
۱	۵	۴۰	۷	۱	۱۲	۵	۱۳	۴۶	۴	۵۰	۶	۳۰	۷	۵۱	۲۹
۲	〃	۳۹	۶	۵۹	〃	۵	〃	۴۵	〃	۵۱	〃	۳۰	〃	۵۲	منٹ ۳۱
۳	〃	۳۸	〃	۵۸	〃	۴	〃	۴۵	〃	۵۱	〃	۳۱	〃	۵۲	۳۳
۴	〃	۳۷	〃	۵۷	〃	۴	〃	۴۵	〃	۵۲	〃	۳۲	〃	۵۳	۳۵
۵	〃	۳۶	〃	۵۶	〃	۴	〃	۴۵	〃	۵۲	〃	۳۳	〃	۵۴	۳۶
۶	۵	۳۵	۶	۵۵	۱۲	۴	۱۳	۴۴	۴	۵۳	۶	۳۳	۷	۵۵	۳۸
۷	〃	۳۴	〃	۵۴	〃	۴	〃	۴۴	〃	۵۳	〃	۳۴	〃	۵۶	۴۰
۸	〃	۳۳	〃	۵۳	〃	۴	〃	۴۴	〃	۵۴	〃	۳۵	〃	۵۶	۴۲
۹	〃	۳۲	〃	۵۲	〃	۴	〃	۴۴	〃	۵۵	〃	۳۶	〃	۵۶	۴۴
۱۰	〃	۳۰	〃	۵۱	〃	۳	〃	۴۴	〃	۵۵	〃	۳۶	〃	۵۷	۴۶
۱۱	۵	۲۹	۶	۴۹	۱۲	۳	۱۳	۴۳	۴	۵۶	۶	۳۷	۷	۵۸	۴۸
۱۲	〃	۲۸	〃	۴۸	〃	۳	〃	۴۳	〃	۵۶	〃	۳۸	〃	۵۸	۵۰
۱۳	〃	۲۷	〃	۴۷	〃	۳	〃	۴۳	〃	۵۷	〃	۳۹	〃	۵۹	۵۲
۱۴	〃	۲۶	〃	۴۶	〃	۳	〃	۴۳	〃	۵۸	〃	۴۰	۸	۰	۵۴
۱۵	〃	۲۴	〃	۴۴	〃	۳	〃	۴۲	〃	۵۸	〃	۴۰	〃	۰	۵۶
۱۶	۵	۲۳	۶	۴۳	〃	۲	〃	۴۲	۴	۵۹	۶	۴۱	۸	۱	۵۸
۱۷	〃	۲۲		۴۲	۱۲	۲	۱۳	۴۲	〃	۵۹	〃	۴۲	〃	۱	گھنٹہ ۱۲
۱۸	〃	۲۱	〃	۴۰	〃	۱	〃	۴۱	〃	۵۹	〃	۴۲	〃	۲	۲
۱۹	〃	۲۰	〃	۳۹	〃	۱	〃	۴۱	۵	۰	〃	۴۳	〃	۲	۴
۲۰	〃	۱۸	〃	۳۸	〃	۱	〃	۴۱	〃	۰	〃	۴۴	〃	۳	۶
۲۱	۵	۱۷	۶	۳۶	۱۲	۰	۱۳	۴۰	۵	۰	۶	۴۴	۸	۴	۸
۲۲	〃	۱۶	〃	۳۵	〃	۰	〃	۴۰	〃	۱	〃	۴۵	〃	۴	۱۰
۲۳	〃	۱۴	〃	۳۳	〃	۰	〃	۴۰	〃	۱	〃	۴۶	〃	۵	۱۲
۲۴	〃	۱۳	〃	۳۲	۱۱	۵۶	〃	۳۹	〃	۱	〃	۴۶	〃	۶	۱۴
۲۵	〃	۱۱	〃	۳۱	〃	۵۹	〃	۳۹	〃	۲	〃	۴۷	〃	۷	۱۶
۲۶	۵	۱۰	۶	۳۰	۱۱	۵۹	۱۳	۳۹	۵	۲	۶	۴۸	۸	۷	۱۸
۲۷	〃	۹	〃	۲۸	〃	۵۸	〃	۳۹	〃	۳	〃	۴۸	〃	۸	۲۰
۲۸	〃	۸	〃	۲۷	〃	۵۸	〃	۳۸	〃	۳	〃	۴۹	〃	۹	۲۲
۲۹	〃	۶	〃	۲۶	〃	۵۸	〃	۳۸	〃	۳	〃	۵۰	〃	۱۰	۲۴
۳۰	〃	۵	〃	۲۵	〃	۵۷	〃	۳۸	〃	۴	〃	۵۰	〃	۱۱	۲۵
۳۱	۵	۳	۶	۲۴	۱	۵۷	۱۳	۳۷	۵	۴	۶	۵۱	۸	۱۲	۲۷

تاریخ	صبح صادق		طلوع آفتاب		ضحوہ کبریٰ		نصف النہار		عصر حنفی		غروب آفتاب		عشا حنفی		[illegible]
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ ۱۲
۱	۵	۲	۶	۲۲	۱۱	۵۶	۱۲	۳۷	۵	۴	۶	۵۱	۸	۱۳	منٹ ۲۹
۲	″	۰	″	۲۱	″	۵۶	″	۳۷	″	۵	″	۵۲	″	۱۴	۳۱
۳	۴	۵۹	″	۱۹	″	۵۵	″	۳۶	″	۵	″	۵۲	″	۱۵	۳۳
۴	″	۵۷	″	۱۸	″	۵۵	″	۳۶	″	۵	″	۵۳	″	۱۶	۳۵
۵	″	۵۶	″	۱۷	″	۵۵	″	۳۶	″	۶	″	۵۴	″	۱۶	۳۷
۶	۴	۵۴	۶	۱۶	″	۵۴	۱۲	۳۶	۵	۶	۶	۵۵	۸	۱۷	۳۹
۷	″	۵۳	″	۱۵	″	۵۴	″	۳۵	″	۶	″	۵۶	″	۱۸	۴۱
۸	″	۵۱	″	۱۳	″	۵۳	″	۳۵	″	۷	″	۵۶	″	۱۹	۴۳
۹	″	۴۹	″	۱۲	″	۵۳	″	۳۵	″	۷	″	۵۷	″	۱۹	۴۵
۱۰	″	۴۸	″	۱۱	″	۵۳	″	۳۵	″	۸	″	۵۸	″	۲۰	۴۷
۱۱	۴	۴۶	۶	۹	۱۱	۵۲	۱۲	۳۴	۵	۸	۶	۵۸	۸	۲۱	۴۹
۱۲	″	۴۵	″	۸	″	۵۲	″	۳۴	″	۸	″	۵۹	″	۲۲	۵۱
۱۳	″	۴۳	″	۷	″	۵۱	″	۳۴	″	۹	″	۵۹	″	۲۳	۵۳
۱۴	″	۴۳	″	۶	″	۵۱	″	۳۴	″	۹	۷	۰	″	۲۴	۵۴
۱۵	″	۴۰	″	۵	″	۵۱	″	۳۳	″	۱۰	″	۰	″	۲۵	۵۶
۱۶	۴	۳۹	۶	۴	۱۱	۵۰	۱۲	۳۳	۵	۱۰	۷	۱	۸	۲۵	۵۷
۱۷	″	۳۸	″	۳	″	۵۰	″	۳۳	″	۱۱	″	۲	″	۲۶	۵۹
۱۸	″	۳۶	″	۲	″	۴۹	″	۳۲	″	۱۱	″	۲	″	۲۷	گھنٹہ ۱۳
۱۹	″	۳۵	″	۱	″	۴۹	″	۳۲	″	۱۲	″	۳	″	۲۸	۲
۲۰	″	۳۴	″	۰	″	۴۹	″	۳۲	″	۱۲	″	۴	″	۲۸	۴
۲۱	۴	۳۲	۵	۵۹	۱۱	۴۸	۱۲	۳۲	۵	۱۳	۷	۴	۸	۲۹	۵
۲۲	″	۳۱	″	۵۸	″	۴۸	″	۳۲	″	۱۳	″	۵	″	۳۰	۷
۲۳	″	۲۹	″	۵۶	″	۴۷	″	۳۱	″	۱۴	″	۶	″	۳۱	۹
۲۴	″	۲۸	″	۵۵	″	۴۷	″	۳۱	″	۱۵	″	۶	″	۳۲	۱۱
۲۵	″	۲۷	″	۵۴	″	۴۷	″	۳۱	″	۱۶	″	۷	″	۳۳	۱۳
۲۶	۴	۲۵	۵	۵۳	۱۱	۴۶	۱۲	۳۱	۵	۱۷	۷	۸	۸	۳۴	۱۵
۲۷	″	۲۴	″	۵۲	″	۴۶	″	۳۱	″	۱۷	″	۹	″	۳۵	۱۷
۲۸	″	۲۳	″	۵۱	″	۴۶	″	۳۰	″	۱۸	″	۹	″	۳۶	۱۸
۲۹	″	۲۲	″	۵۰	″	۴۶	″	۳۰	″	۱۹	″	۱۰	″	۳۷	۲۰
۳۰	۴	۲۱	۵	۴۹	۱۱	۴۵	۱۲	۳۰	۵	۱۹	۷	۱۱	۸	۳۸	۱۱

تاریخ	صبح صادق		طلوع آفتاب		ضحوہ کبریٰ		نصف النہار		عصر حنفی		غروب آفتاب		عشا حنفی		[illegible]
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ ۱۲
۱	۴	۲۰	۵	۴۸	۱۱	۴۵	۱۲	۳۰	۵	۲۰	۷	۱۱	۸	۳۹	۲۳
۲	،،	۱۹	،،	۴۷	،،	۴۵	،،	۳۰	،،	۲۰	،،	۱۲	،،	۴۰	۲۵
۳	،،	۱۸	،،	۴۶	،،	۴۵	،،	۳۰	،،	۲۱	،،	۱۳	،،	۴۱	۲۷
۴	،،	۱۷	،،	۴۵	،،	۴۵	،،	۳۰	،،	۲۱	،،	۱۳	،،	۴۲	۲۸
۵	،،	۱۶	،،	۴۵	،،	۴۵	،،	۳۰	،،	۲۲	،،	۱۴	،،	۴۳	۲۹
۶	۴	۱۵	۵	۴۴	۱۱	۴۴	۱۲	۳۰	۵	۲۲	۷	۱۵	۷	۴۴	۳۱
۷	،،	۱۳	،،	۴۳	،،	۴۴	،،	۳۰	،،	۲۲	،،	۱۵	،،	۴۵	۳۲
۸	،،	۱۲	،،	۴۲	،،	۴۴	،،	۲۹	،،	۲۳	،،	۱۶	،،	۴۶	۳۴
۹	،،	۱۱	،،	۴۱	،،	۴۳	،،	۲۹	،،	۲۳	،،	۱۷	،،	۴۶	۳۶
۱۰	،،	۱۰	،،	۴۰	،،	۴۳	،،	۲۹	،،	۲۳	،،	۱۸	،،	۴۷	۳۸
۱۱	۴	۸	۵	۳۹	۱۱	۴۳	۱۲	۲۹	۵	۲۳	۷	۱۸	۸	۴۸	۳۹
۱۲	،،	۷	،،	۳۹	،،	۴۳	،،	۲۹	،،	۲۳	،،	۱۹	،،	۵۰	۴۰
۱۳	،،	۶	،،	۳۸	،،	۴۳	،،	۲۹	،،	۲۴	،،	۲۰	،،	۵۱	۴۲
۱۴	،،	۵	،،	۳۷	،،	۴۳	،،	۲۹	،،	۲۴	،،	۲۰	،،	۵۲	۴۳
۱۵	،،	۴	،،	۳۷	،،	۴۲	،،	۲۹	،،	۲۴	،،	۲۱	،،	۵۳	۴۴
۱۶	۴	۳	۵	۳۶	۱۱	۴۲	۱۲	۲۹	۵	۲۴	۷	۲۲	۸	۵۴	۴۶
۱۷	،،	۳	،،	۳۵	،،	۴۲	،،	۲۹	،،	۲۴	،،	۲۲	،،	۵۴	۴۷
۱۸	،،	۲	،،	۳۵	،،	۴۲	،،	۲۹	،،	۲۴	،،	۲۳	،،	۵۵	۴۸
۱۹	،،	۱	،،	۳۴	،،	۴۲	،،	۲۹	،،	۲۵	،،	۲۴	،،	۵۶	۵۰
۲۰	،،	۰	،،	۳۳	،،	۴۲	،،	۲۹	،،	۲۵	،،	۲۴	،،	۵۷	۵۱
۲۱	۳	۵۹	۵	۳۳	۱۱	۴۲	۱۲	۲۹	۵	۲۵	۷	۲۵	۸	۵۸	۵۲
۲۲	،،	۵۸	،،	۳۳	،،	۴۲	،،	۲۹	،،	۲۵	،،	۲۶	،،	۵۹	۵۴
۲۳	،،	۵۷	،،	۳۲	،،	۴۲	،،	۳۰	،،	۲۵	،،	۲۷	،،	۰	۵۵
۲۴	،،	۵۶	،،	۳۲	،،	۴۲	،،	۳۰	،،	۲۵	،،	۲۷	۹	۱	۵۶
۲۵	،،	۵۶	،،	۳۱	،،	۴۲	،،	۳۰	،،	۲۵	،،	۲۸	،،	۲	۵۸
۲۶	۳	۵۵	۵	۳۱	۱۱	۴۲	۱۲	۳۰	۵	۲۶	۷	۲۹	۹	۳	۵۹
۲۷	،،	۵۵	،،	۳۱	،،	۴۳	،،	۳۰	،،	۲۶	،،	۲۹	،،	۴	گھنٹہ ۱
۲۸	،،	۵۴	،،	۳۰	،،	۴۲	،،	۳۰	،،	۲۶	،،	۳۰	،،	۵	۱
۲۹	،،	۵۳	،،	۳۰	،،	۴۲	،،	۳۰	،،	۲۶	،،	۳۰	،،	۶	۱
۳۰	،،	۵۲	،،	۲۹	،،	۴۲	،،	۳۰	،،	۲۶	،،	۳۱	،،	۷	۲
۳۱	۳	۵۲	۵	۲۹	۱۱	۴۲	۱۲	۳۰	۵	۲۶	۷	۳۱	۹	۸	۲

ماہ جون	صبح صادق		طلوع آفتاب		ضحوۂ کبریٰ		نصف النہار		عصر حنفی		غروب آفتاب		عشا حنفی		[illegible]
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ ۱۲
۱	۳	۵۱	۵	۲۹	۱۱	۴۲	۱۲	۳۱	۵	۲۷	۷	۳۲	۹	۹	۳
۲	〃	۵۱	〃	۲۹	〃	۴۲	〃	۳۱	〃	۲۷	〃	۳۳	〃	۹	۴
۳	〃	۵۰	〃	۲۸	〃	۴۳	〃	۳۱	〃	۲۷	〃	۳۳	〃	۱۰	۵
۴	〃	۵۰	〃	۲۸	〃	۴۲	〃	۳۱	〃	۲۷	〃	۳۴	〃	۱۱	۵
۵	〃	۵۰	〃	۲۸	〃	۴۲	〃	۳۱	〃	۲۷	〃	۳۴	〃	۱۱	۶
۶	۳	۵۰	۵	۲۷	۱۱	۴۲	۱۲	۳۱	۵	۲۸	۷	۳۴	۹	۱۲	۷
۷	〃	۵۰	〃	۲۷	〃	۴۲	〃	۳۲	〃	۲۸	〃	۳۵	〃	۱۳	۸
۸	〃	۵۰	〃	۲۷	〃	۴۳	〃	۳۲	〃	۲۸	〃	۳۵	〃	۱۳	۸
۹	〃	۵۰	〃	۲۷	〃	۴۳	〃	۳۲	〃	۲۸	〃	۳۶	〃	۱۴	۹
۱۰	〃	۴۹	〃	۲۷	〃	۴۳	〃	۳۲	〃	۲۸	〃	۳۶	〃	۱۴	۹
۱۱	۳	۴۹	۵	۲۷	۱۱	۴۳	۱۲	۳۲	۵	۲۹	۷	۳۶	۹	۱۵	۹
۱۲	〃	۴۹	〃	۲۷	〃	۴۳	〃	۳۳	〃	۲۹	〃	۳۷	〃	۱۵	۱۰
۱۳	〃	۴۹	〃	۲۷	〃	۴۳	〃	۳۳	〃	۲۹	〃	۳۷	〃	۱۶	۱۰
۱۴	〃	۴۹	〃	۲۷	〃	۴۳	〃	۳۳	〃	۲۹	〃	۳۷	〃	۱۶	۱۰
۱۵	〃	۴۹	〃	۲۷	〃	۴۳	〃	۳۳	〃	۲۹	〃	۳۸	〃	۱۶	۱۱
۱۶	۳	۴۹	۵	۲۷	۱۱	۴۳	۱۲	۳۳	۵	۳۰	۷	۳۸	۹	۱۷	۱۱
۱۷	〃	۴۹	〃	۲۸	〃	۴۳	〃	۳۳	〃	۳۰	〃	۳۸	〃	۱۷	۱۱
۱۸	〃	۴۹	〃	۲۸	〃	۴۴	〃	۳۴	〃	۳۰	〃	۳۹	〃	۱۷	۱۱
۱۹	〃	۴۹	〃	۲۸	〃	۴۳	〃	۳۴	〃	۳۰	〃	۳۹	〃	۱۷	۱۱
۲۰	〃	۴۹	〃	۲۸	〃	۴۴	〃	۳۴	〃	۳۰	〃	۳۹	〃	۱۸	۱۱
۲۱	۳	۴۹	۵	۲۸	۱۱	۴۴	۱۲	۳۴	۵	۳۱	۷	۳۹	۹	۱۸	۱۱
۲۲	〃	۴۹	〃	۲۹	〃	۴۴	〃	۳۵	〃	۳۱	〃	۴۰	〃	۱۸	۱۱
۲۳	〃	۴۹	〃	۲۹	〃	۴۴	〃	۳۵	〃	۳۱	〃	۴۰	〃	۱۸	۱۱
۲۴	〃	۴۹	〃	۲۹	〃	۴۴	〃	۳۵	〃	۳۱	〃	۴۰	〃	۱۸	۱۱
۲۵	〃	۵۰	〃	۲۹	〃	۴۵	〃	۳۵	〃	۳۱	〃	۴۰	〃	۱۹	۱۱
۲۶	۳	۵۰	۵	۳۰	۱۱	۴۵	۱۲	۳۵	۵	۳۱	۷	۴۱	۹	۱۹	۱۰
۲۷	〃	۵۰	〃	۳۰	〃	۴۵	〃	۳۶	〃	۳۱	〃	۴۱	〃	۱۹	۱۰
۲۸	〃	۵۰	〃	۳۰	〃	۴۵	〃	۳۶	〃	۳۲	〃	۴۱	〃	۱۹	۱۰
۲۹	〃	۵۱	〃	۳۰	〃	۴۶	〃	۳۶	〃	۳۲	〃	۴۱	〃	۱۹	۱۰
۳۰	۳	۵۱	۵	۳۰	۱۱	۴۶	۱۲	۳۶	۵	۳۲	۷	۴۱	۹	۲۰	۱۰

تاریخ	صبح صادق		طلوع آفتاب		ضحوہ کبریٰ		نصف النہار		عصر حنفی		غروب آفتاب		عشا حنفی		[illegible]
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ
۱	۳	۵۲	۵	۳۱	۱۱	۴۶	۱۲	۳۶	۵	۳۲	۷	۴۱	۹	۲۰	۱۰
۲	〃	۵۳	〃	۳۱	〃	۴۷	〃	۳۷	〃	۳۲	〃	۴۱	〃	۲۰	۱۰
۳	〃	۵۳	〃	۳۲	〃	۴۷	〃	۳۷	〃	۳۲	〃	۴۱	〃	۲۰	۹
۴	〃	۵۴	〃	۳۲	〃	۴۷	〃	۳۷	〃	۳۲	〃	۴۱	〃	۱۹	۹
۵	〃	۵۴	〃	۳۳	〃	۴۸	〃	۳۷	〃	۳۲	〃	۴۱	〃	۱۹	۸
۶	۳	۵۵	۵	۳۳	۱۱	۴۸	۱۲	۳۷	۵	۳۲	۷	۴۱	۹	۱۹	۸
۷	〃	۵۶	〃	۳۴	〃	۴۸	〃	۳۸	〃	۳۲	〃	۴۱	〃	۱۸	۷
۸	〃	۵۷	〃	۳۴	〃	۴۸	〃	۳۸	〃	۳۳	〃	۴۱	〃	۱۸	۷
۹	〃	۵۷	〃	۳۵	〃	۴۹	〃	۳۸	〃	۳۱	〃	۴۱	〃	۱۸	۶
۱۰	〃	۵۸	〃	۳۵	〃	۴۹	〃	۳۸	〃	۳۱	〃	۴۰	〃	۱۷	۵
۱۱	۳	۵۸	۵	۳۵	۱۱	۴۹	۱۲	۳۸	۵	۳۱	۷	۴۰	۹	۱۷	۵
۱۲	〃	۵۹	〃	۳۶	〃	۴۹	〃	۳۸	〃	۳۱	〃	۴۰	〃	۱۷	۴
۱۳	〃	۰	〃	۳۶	〃	۴۹	〃	۳۸	〃	۳۱	〃	۴۰	〃	۱۶	۳
۱۴	〃	۱	〃	۳۷	〃	۵۰	〃	۳۸	〃	۳۱	〃	۳۹	〃	۱۶	۲
۱۵	〃	۲	〃	۳۸	〃	۵۰	〃	۳۹	〃	۳۱	〃	۳۹	〃	۱۵	۱
۱۶	۴	۲	۵	۳۹	۱۱	۵۰	۱۲	۳۹	۵	۳۰	۷	۳۹	۹	۱۵	۰
۱۷	〃	۳	〃	۳۹	〃	۵۰	〃	۳۹	〃	۳۰	〃	۳۹	〃	۱۴	۰
۱۸	〃	۴	〃	۴۰	〃	۵۱	〃	۳۹	〃	۳۰	〃	۳۸	〃	۱۴	۵۹
۱۹	〃	۵	〃	۴۰	〃	۵۱	〃	۳۹	〃	۳۰	〃	۳۸	〃	۱۳	۵۸
۲۰	〃	۵	〃	۴۱	〃	۵۱	〃	۳۹	〃	۳۰	〃	۳۸	〃	۱۳	۵۷
۲۱	۴	۶	۵	۴۱	۱۱	۵۱	۱۲	۳۹	۵	۳۰	۷	۳۷	۹	۱۲	۵۶
۲۲	〃	۷	〃	۴۱	〃	۵۱	〃	۳۹	〃	۲۹	〃	۳۶	〃	۱۱	۵۵
۲۳	〃	۷	〃	۴۲	〃	۵۱	〃	۳۹	〃	۲۹	〃	۳۶	〃	۱۰	۵۴
۲۴	〃	۸	〃	۴۲	〃	۵۱	〃	۳۹	〃	۲۹	〃	۳۵	〃	۹	۵۳
۲۵	〃	۹	〃	۴۳	〃	۵۲	〃	۳۹	〃	۲۹	〃	۳۵	〃	۸	۵۲
۲۶	۴	۱۰	۵	۴۴	۱۱	۵۲	۱۲	۳۹	۵	۲۹	۷	۳۴	۹	۷	۵۰
۲۷	〃	۱۱	〃	۴۵	〃	۵۲	〃	۳۹	〃	۲۹	〃	۳۳	〃	۶	۴۸
۲۸	〃	۱۲	〃	۴۶	〃	۵۲	〃	۳۹	〃	۲۸	〃	۳۲	〃	۵	۴۶
۲۹	〃	۱۳	〃	۴۷	〃	۵۲	〃	۳۹	〃	۲۸	〃	۳۲	〃	۵	۴۵
۳۰	〃	۱۴	〃	۴۷	〃	۵۲	〃	۳۹	〃	۲۸	〃	۳۱	〃	۴	۴۴
۳۱	۴	۱۵	۵	۴۸	۱۱	۵۲	۱۲	۳۹	۵	۲۸	۷	۳۰	۹	۳	۴۳

تاریخ	صبح صادق		طلوع آفتاب		ضحوۂ کبریٰ		نصف النہار		عصر حنفی		غروب آفتاب		عشا حنفی		[illegible]
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ ۱۲
۱	۴	۱۶	۵	۴۹	۱۱	۵۳	۱۲	۳۹	۵	۲۸	۷	۳۰	۹	۲	۴۱
۲	〃	۱۷	〃	۴۹	〃	۵۳	〃	۳۹	〃	۲۷	〃	۲۹	〃	۱	۴۰
۳	〃	۱۷	〃	۵۰	〃	۵۳	〃	۳۹	〃	۲۷	〃	۲۸	〃	۵۹	۳۸
۴	〃	۱۸	〃	۵۱	〃	۵۳	〃	۳۹	〃	۲۶	〃	۲۷	〃	۵۸	۳۶
۵	〃	۱۹	〃	۵۲	〃	۵۳	〃	۳۹	〃	۲۶	〃	۲۶	〃	۵۷	۳۴
۶	۴	۲۰	۵	۵۳	۱۱	۵۳	۱۲	۳۹	۵	۲۵	۷	۲۵	۸	۵۶	۳۲
۷	〃	۲۱	〃	۵۳	〃	۵۳	〃	۳۹	〃	۲۴	〃	۲۴	〃	۵۵	۳۱
۸	〃	۲۲	〃	۵۴	〃	۵۳	〃	۳۹	〃	۲۴	〃	۲۳	〃	۵۴	۲۹
۱	〃	۲۳	〃	۵۴	〃	۵۳	〃	۳۸	〃	۲۳	〃	۲۲	〃	۵۳	۲۸
۱۰	۴	۲۴	۵	۵۵	۱۱	۵۳	۱۲	۳۸	۵	۲۲	۷	۲۱	۸	۵۲	۲۶
۱۱	〃	۲۵	〃	۵۶	〃	۵۳	〃	۳۸	〃	۲۲	〃	۲۰	〃	۵۱	۲۴
۱۲	〃	۲۶	〃	۵۶	〃	۵۳	〃	۳۸	〃	۲۱	〃	۱۹	〃	۵۰	۲۳
۱۳	〃	۲۷	〃	۵۷	〃	۵۳	〃	۳۸	〃	۲۰	〃	۱۸	〃	۴۸	۲۱
۱۴	〃	۲۸	〃	۵۸	〃	۵۳	〃	۳۸	〃	۲۰	〃	۱۷	〃	۴۷	۱۹
۱۵	〃	۲۸	〃	۵۸	〃	۵۳	〃	۳۷	〃	۱۹	〃	۱۷	〃	۴۶	۱۸
۱۶	۴	۲۹	۵	۵۹	۱۱	۵۳	۱۲	۳۷	۵	۱۹	۷	۱۶	۸	۴۴	۱۷
۱۷	〃	۳۰	〃	۵۹	〃	۵۳	〃	۳۷	〃	۱۸	〃	۱۵	〃	۴۳	۱۶
۸	〃	۳۱	۶	۰	〃	۵۳	〃	۳۷	〃	۱۸	〃	۱۴	〃	۴۲	۱۴
۱۹	〃	۳۲	〃	۰	〃	۵۳	〃	۳۷	〃	۱۷	〃	۱۳	〃	۴۰	۱۳
۲۰	〃	۳۳	〃	۱	〃	۵۳	〃	۳۶	〃	۱۷	〃	۱۲	〃	۳۹	۱۱
۲۱	۴	۳۴	۶	۱	۱۱	۵۳	۱۲	۳۶	۵	۱۶	۷	۱۰	۸	۳۷	۹
۲۲	〃	۳۵	〃	۲	〃	۵۲		۳۶	〃	۱۵	〃	۹	〃	۳۶	۷
۲۳	〃	۳۶	〃	۳	〃	۵۲	〃	۳۶	〃	۱۴	〃	۸	〃	۳۴	۵
۲۴	〃	۳۷	〃	۳	〃	۵۲	〃	۳۵	〃	۱۴	〃	۷	〃	۳۳	۴
۲۵	〃	۳۸	〃	۴	〃	۵۲	〃	۳۵	〃	۱۳	〃	۶	〃	۳۱	۲
۲۶	۴	۳۹	۶	۴	۱۱	۵۲	۱۲	۳۵	۵	۱۲	۷	۵	۸	۳۰	۱
۲۷	〃	۴۰	〃	۵	〃	۵۲	〃	۳۵	〃	۱۱	〃	۴	〃	۲۸	۱۱ / ۵۹
۲۸	〃	۴۰	〃	۵	〃	۵۱	〃	۳۴	〃	۱۱	〃	۲	〃	۲۷	۵۷
۲۹	〃	۴۱	〃	۶	〃	۵۱	〃	۳۴	〃	۱۰	〃	۱	〃	۲۶	۵۵
۳۰	〃	۴۲	〃	۷	〃	۵۱	〃	۳۴	〃	۱۰	〃	۰	〃	۲۵	۵۳
۳۱	۴	۴۳	۶	۷	۱۱	۵۱	۱۲	۳۳	۵	۹	۶	۵۹	۸	۲۳	۵۲

تاریخ	صبح صادق		طلوع آفتاب		ضحوۂ کبریٰ		نصف النہار		عصر حنفی		غروب آفتاب		عشا حنفی		[illegible]
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ ۱۲
۱	۴	۴۴	۶	۷	۱۱	۵۱	۱۲	۳۳	۵	۸	۶	۵۸	۸	۲۲	۵۱
۲	〃	۴۵	〃	۸	〃	۵۱	〃	۳۳	〃	۷	〃	۵۷	〃	۲۱	۴۹
۳	۰	۴۵	〃	۹	〃	۵۱	〃	۳۲	۰	۶	〃	۵۶	〃	۱۹	۴۷
۴	〃	۴۶	〃	۹	〃	۵۰	〃	۳۲	〃	۵	〃	۵۴	〃	۱۸	۴۵
۵	〃	۴۷	〃	۱۰	〃	۵۰	〃	۳۲	〃	۴	〃	۵۳	〃	۱۷	۴۳
۶	۴	۴۸	۶	۱۱	۱۱	۵۰	۱۲	۳۱	۵	۳	۶	۵۲	۸	۱۵	۴۱
۷	〃	۴۸	〃	۱۲	〃	۴۹	〃	۳۱	〃	۲	〃	۵۰	〃	۱۴	۳۸
۸	〃	۴۹	〃	۱۳	〃	۴۹	〃	۳۱	〃	۱	〃	۴۹	〃	۱۲	۳۶
۹	〃	۵۰	〃	۱۳	〃	۴۹	〃	۳۰	〃	۰	〃	۴۸	〃	۱۰	۳۴
۱۰	〃	۵۱	〃	۱۴	〃	۴۸	〃	۳۰	۴	۵۹	〃	۴۶	〃	۹	۳۲
۱۱	۴	۵۲	۶	۱۴	۱۱	۴۸	۱۲	۳۰	۴	۵۸	۶	۴۵	۸	۸	۳۰
۱۲	〃	۵۳	〃	۱۵	〃	۴۸	〃	۲۹	〃	۵۷	〃	۴۴	〃	۶	۲۹
۱۳	〃	۵۴	〃	۱۵	〃	۴۸	〃	۲۹	〃	۵۶	〃	۴۳	〃	۵	۲۷
۱۴	〃	۵۴	〃	۱۶	〃	۴۷	〃	۲۹	〃	۵۵	〃	۴۱	〃	۴	۲۵
۱۵	〃	۵۴	〃	۱۶	〃	۴۷	〃	۲۸	〃	۵۴	〃	۴۰	〃	۲	۲۳
۱۶	۴	۵۵	۶	۱۷	۱۱	۴۷	۱۲	۲۸	۴	۵۳	۶	۳۸	۸	۱	۲۱
۱۷	〃	۵۶	〃	۱۸	〃	۴۷	〃	۲۷	〃	۵۲	〃	۳۷	۷	۵۹	۱۹
۱۸	〃	۵۶	〃	۱۹	〃	۴۶	〃	۲۷	〃	۵۱	〃	۳۶	〃	۵۸	۱۷
۱۹	〃	۵۷	〃	۲۰	〃	۴۶	〃	۲۵	〃	۵۰	〃	۳۵	〃	۵۶	۱۵
۲۰	〃	۵۸	〃	۲۱	〃	۴۶	〃	۲۶	〃	۴۹	〃	۳۴	〃	۵۵	۱۳
۲۱	۴	۵۹	۶	۲۱	۱۱	۴۵	۱۲	۲۶	۴	۴۸	۶	۳۲	۷	۵۴	۱۱
۲۲	۵	۰	〃	۲۲	〃	۴۵	〃	۲۶	〃	۴۷	〃	۳۱	〃	۵۳	۹
۲۳	〃	۰	〃	۲۲	〃	۴۵	〃	۲۵	〃	۴۶	〃	۲۹	〃	۵۱	۷
۲۴	〃	۱	〃	۲۳	〃	۴۴	〃	۲۵	〃	۴۵	〃	۲۸	〃	۵۰	۵
۲۵	〃	۲	〃	۲۳	〃	۴۴	〃	۲۵	〃	۴۴	〃	۲۷	〃	۴۹	۴
۲۶	۵	۲	۶	۲۳	۱۱	۴۴	۱۲	۲۴	۴	۴۳	۶	۲۵	۷	۴۷	۲
۲۷	〃	۳	〃	۲۴	〃	۴۳	〃	۲۴	〃	۴۲	〃	۲۴	〃	۴۶	گھنٹہ ۱۲
۲۸	〃	۳	〃	۲۵	〃	۴۳	〃	۲۴	〃	۴۱	〃	۲۳	〃	۴۴	〃 ۵۸
۲۹	〃	۴	〃	۲۵	〃	۴۳	〃	۲۳	〃	۴۰	〃	۲۱	〃	۴۳	۵۶
۳۰	۵	۴	۶	۲۶	۱۱	۴۲	۱۲	۲۳	۴	۳۹	۶	۲۰	۷	۴۱	۵۴

[illegible]	صبح صادق		طلوع آفتاب		ضحوہ کبریٰ		نصف النہار		عصر حنفی		غروب آفتاب		عشا حنفی		[illegible]
۱	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ
۱	۵	۵	۶	۲۷	۱۱	۴۲	۱۲	۲۳	۳	۳۸	۶	۱۹	۷	۴۰	۵۲
۲	〃	۶	〃	۲۷	〃	۴۲	〃	۲۳	〃	۳۷	〃	۱۸	〃	۳۸	۵۱
۳	〃	۶	〃	۲۸	〃	۴۲	〃	۲۲	〃	۳۶	〃	۱۷	〃	۳۷	۴۹
۴	〃	۷	〃	۲۸	〃	۴۱	〃	۲۲	〃	۳۵	〃	۱۵	〃	۳۶	۴۷
۵	〃	۸	〃	۲۹	〃	۴۱	〃	۲۲	〃	۳۴	〃	۱۴	〃	۳۴	۴۵
۶	۵	۸	۶	۳۰	۱۱	۴۱	۱۲	۲۱	۳	۳۳	۶	۱۳	۷	۳۳	۴۳
۷	〃	۹	〃	۳۰	〃	۴۰	〃	۲۱	〃	۳۲	〃	۱۱	〃	۳۲	۴۱
۸	〃	۱۰	〃	۳۱	〃	۴۰	〃	۲۱	〃	۳۱	〃	۱۰	〃	۳۰	۳۹
۹	〃	۱۰	〃	۳۱	〃	۴۰	〃	۲۰	〃	۳۰	〃	۹	〃	۲۱	۳۷
۱۰	〃	۱۱	〃	۳۲	〃	۳۹	〃	۲۰	〃	۲۹	〃	۷	〃	۲۸	۳۵
۱۱	۵	۱۲	۶	۳۳	۱۱	۳۹	۱۲	۲۰	۳	۲۸	۶	۶	۷	۲۷	۳۳
۱۲	〃	۱۲	〃	۳۳	〃	۳۱	〃	۱۹	〃	۲۷	〃	۵	〃	۲۶	۳۱
۱۳	〃	۱۳	〃	۳۴	〃	۳۸	〃	۱۹	〃	۲۶	〃	۴	〃	۲۵	۲۹
۱۴	〃	۱۴	〃	۳۵	〃	۳۸	〃	۱۹	〃	۲۵	〃	۳	〃	۲۴	۲۸
۱۵	〃	۱۴	〃	۳۵	〃	۳۸	〃	۱۹	〃	۲۴	〃	۲	〃	۲۳	۲۶
۱۶	۵	۱۵	۶	۳۶	۱۱	۳۸	۱۲	۱۹	۳	۲۳	۶	۱	۷	۲۱	۲۴
۱۷	〃	۱۵	〃	۳۷	〃	۳۷	〃	۱۸	〃	۲۲	۵	۵۹	〃	۲۰	۲۲
۱۸	〃	۱۶	〃	۳۸	〃	۳۷	〃	۱۸	〃	۲۱	〃	۵۸	〃	۱۹	۲۰
۱۹	〃	۱۶	〃	۳۹	〃	۳۷	〃	۱۸	〃	۲۰	〃	۵۷	〃	۱۸	۱۸
۲۰	〃	۱۷	〃	۴۰	〃	۳۷	〃	۱۸	〃	۱۹	〃	۵۶	〃	۱۷	۱۶
۲۱	۵	۱۸	۶	۴۱	۱۱	۳۷	۱۲	۱۸	۳	۱۸	۵	۵۵	۷	۱۶	۱۴
۲۲	〃	۱۸	〃	۴۱	〃	۳۶	〃	۱۷	〃	۱۷	〃	۵۴	〃	۱۵	۱۳
۲۳	〃	۱۹	〃	۴۲	〃	۳۶	〃	۱۷	〃	۱۶	〃	۵۳	〃	۱۴	۱۱
۲۴	〃	۲۰	〃	۴۳	〃	۳۶	〃	۱۷	〃	۱۵	〃	۵۲	〃	۱۳	۹
۲۵	〃	۲۰	〃	۴۴	〃	۳۶	〃	۱۷	〃	۱۴	〃	۵۱	〃	۱۲	۷
۲۶	۵	۲۱	۶	۴۵	۱۱	۳۶	۱۲	۱۷	۳	۱۳	۵	۵۰	۷	۱۲	۵
۲۷	〃	۲۲	〃	۴۵	〃	۳۵	〃	۱۷	〃	۱۲	〃	۴۹	〃	۱۱	۴
۲۸	〃	۲۲	〃	۴۶	〃	۳۵	〃	۱۷	〃	۱۱	〃	۴۸	〃	۱۰	۲
۲۹	〃	۲۳	〃	۴۷	〃	۳۵	〃	۱۷	〃	۱۰	〃	۴۷	〃	۱۰	۰
۳۰	〃	۲۴	〃	۴۸	〃	۳۵	〃	۱۷	〃	۹	〃	۴۶	〃	۹	[illegible]
۳۱	۵	۲۵	۶	۴۸	۱۱	۳۵	۱۲	۱۷	۳	۸	۵	۴۵	۷	۸	۵۷

تاریخ	صبح صادق		طلوع آفتاب		ضحوۂ کبریٰ		نصف النہار		عصر حنفی		غروب آفتاب		عشا حنفی		[illegible]
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ
۱	۵	۲۶	۶	۴۹	۱۱	۳۵	۱۲	۱۷	۴	۷	۵	۴۴	۷	۷	۵۵
۲	"	۲۷	"	۵۰	"	۳۵	"	۱۷	"	۶	"	۴۴	"	۶	۵۴
۳	"	۲۷	"	۵۱	"	۳۵	"	۱۷	"	۶	"	۴۳	"	۵	۵۲
۴	"	۲۸	"	۵۲	"	۳۵	"	۱۷	"	۵	"	۴۲	"	۴	۵۰
۵	"	۲۹	"	۵۳	"	۳۵	"	۱۷	"	۴	"	۴۱	"	۳	۴۸
۶	۵	۲۹	۶	۵۳	۱۱	۳۵	۱۲	۱۷	۴	۴	۵	۴۰	۷	۳	۴۷
۷	"	۳۰	"	۵۴	"	۳۵	"	۱۷	"	۳	"	۴۰	"	۲	۴۶
۸	"	۳۱	"	۵۵	"	۳۵	"	۱۷	"	۳	"	۳۹	"	۲	۴۵
۹	"	۳۱	"	۵۵	"	۳۵	"	۱۷	"	۲	"	۳۹	"	۱	۴۴
۱۰	"	۳۲	"	۵۶	"	۳۵	"	۱۷	"	۲	"	۳۸	"	۱	۴۲
۱۱	۵	۳۳	۶	۵۷	۱۱	۳۵	۱۲	۱۷	۴	۱	۵	۳۷	۷	۰	۴۰
۱۲	"	۳۳	"	۵۸	"	۳۵	"	۱۷	"	۰	"	۳۶	"		۳۸
۱۳	"	۳۴	"	۵۹	"	۳۵	"	۱۷	۳	۵۹	"	۳۵	۶	۵۹	۳۷
۱۴	"	۳۵	"	۵۹	"	۳۵	"	۱۷	"	۵۹	"	۳۵	"	۵۹	۳۶
۱۵	"	۳۵	۷	۰	"	۳۵	"	۱۸	"	۵۸	"	۳۴	"	۵۹	۳۴
۱۶	۵	۳۶	۷	۱	۱۱	۳۵	۱۲	۱۸	۳	۵۸	۵	۳۴	۶	۵۸	۳۲
۱۷	"	۳۷	"	۲	"	۳۵	"	۱۸	"	۵۷	"	۳۳	"	۵۸	۳۰
۱۸	"	۳۸	"	۳	"	۳۵	"	۱۸	"	۵۷	"	۳۳	"	۵۸	۲۹
۱۹	"	۳۹	"	۴	"	۳۵	"	۱۸	"	۵۶	"	۳۲	"	۵۷	۲۸
۲۰	"	۴۰	"	۵	"	۳۶	"	۱۹	"	۵۶	"	۳۲	"	۵۷	۲۷
۲۱	۵	۴۰	۷	۶	۱۱	۳۶	۱۲	۱۹	۳	۵۶	۵	۳۲	۶	۵۷	۲۶
۲۲	"	۴۱	"	۶	"	۳۶	"	۱۹	"	۵۵	"	۳۱	"	۵۷	۲۵
۲۳	"	۴۲	"	۷	"	۳۶	"	۱۹	"	۵۵	"	۳۱	"	۵۶	۲۴
۲۴	"	۴۳	"	۸	"	۳۶	"	۲۰	"	۵۵	"	۳۰	"	۵۶	۲۲
۲۵	"	۴۳	"	۹	"	۳۶	"	۲۰	"	۵۴	"	۳۰	"	۵۶	۲۱
۲۶	۵	۴۴	۷	۱۰	۱۱	۳۷	۱۲	۲۰	۳	۵۴	۵	۳۰	۶	۵۶	۲۰
۲۷	"	۴۵	"	۱۰	"	۳۷	"	۲۱	"	۵۴	"	۲۹	"	۵۶	۱۹
۲۸	"	۴۵	"	۱۱	"	۳۷	"	۲۱	"	۵۳	"	۲۹	"	۵۶	۱۸
۲۹	"	۴۶	"	۱۲	"	۳۷	"	۲۱	"	۵۳	"	۲۹	"	۵۵	۱۷
۳۰	۵	۴۷	۷	۱۳	۱۱	۳۸	۱۲	۲۲	۳	۵۳	۵	۲۹	۶	۵۵	۱۶

تاریخ	صبح صادق		طلوع آفتاب		ضحوۂ کبریٰ		نصف النہار		عصر حنفی		غروب آفتاب		عشا حنفی		مقدار یوم
	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ ۱۰
۱	۵	۴۸	۶	۱۴	۱۱	۳۸	۱۲	۲۲	۳	۵۲	۵	۲۹	۶	۵۵	۱۵
۲	〃	۴۹	〃	۱۵	〃	۳۹	〃	۲۲	〃	۵۲	〃	۲۹	〃	۵۵	۱۴
۳	〃	۵۰	〃	۱۶	〃	۳۹	〃	۲۳	〃	۵۲	〃	۲۹	〃	۵۵	۱۳
۴	〃	۵۰	〃	۱۷	〃	۳۹	〃	۲۳	〃	۵۲	〃	۲۹	〃	۵۵	۱۲
۵	〃	۵۱	〃	۱۸	〃	۴۰	〃	۲۴	〃	۵۲	〃	۲۹	〃	۵۵	۱۱
۶	۵	۵۲	۶	۱۹	۱۱	۴۰	۱۲	۲۴	۳	۵۲	۵	۲۹	۶	۵۶	۱۰
۷	〃	۵۲	〃	۲۰	〃	۴۰	〃	۲۴	〃	۵۳	〃	۲۹	〃	۵۶	۹
۸	〃	۵۳	〃	۲۰	〃	۴۱	〃	۲۵	〃	۵۳	〃	۲۹	〃	۵۶	۹
۹	〃	۵۴	〃	۲۱	〃	۴۱	〃	۲۵	〃	۵۳	〃	۲۹	〃	۵۶	۸
۱۰	〃	۵۴	〃	۲۱	〃	۴۱	〃	۲۶	〃	۵۳	〃	۲۹	〃	۵۷	۸
۱۱	۵	۵۵	۶	۲۱	۱۱	۴۲	۱۲	۲۶	۳	۵۴	۵	۲۹	۶	۵۷	۸
۱۲	〃	۵۶	〃	۲۲	〃	۴۲	〃	۲۷	〃	۵۴	〃	۲۹	〃	۵۷	۷
۱۳	〃	۵۶	〃	۲۳	〃	۴۳	〃	۲۷	〃	۵۴	〃	۳۰	〃	۵۸	۷
۱۴	〃	۵۷	〃	۲۳	〃	۴۳	〃	۲۸	〃	۵۵	〃	۳۰	〃	۵۸	۷
۱۵	〃	۵۷	〃	۲۴	〃	۴۴	〃	۲۸	〃	۵۵	〃	۳۱	〃	۵۹	۶
۱۶	۵	۵۸	۶	۲۵	۱۱	۴۵	۱۲	۲۹	۳	۵۵	۵	۳۱	۶	۵۹	۶
۱۷	〃	۵۹	〃	۲۶	〃	۴۵	〃	۲۹	〃	۵۶	〃	۳۲	〃	۵۹	۶
۱۸	۶	۰	〃	۲۶	〃	۴۶	〃	۳۰	〃	۵۶	〃	۳۲	۷	۰	۶
۱۹	〃	۰	〃	۲۷	〃	۴۶	〃	۳۰	〃	۵۶	〃	۳۳	〃	۰	۶
۲۰	〃	۱	〃	۲۸	〃	۴۷	〃	۳۱	〃	۵۷	〃	۳۴	〃	۱	۶
۲۱	۶	۱	۶	۲۸	۱۱	۴۷	۱۲	۳۱	۳	۵۷	۵	۳۴	۷	۱	۶
۲۲	〃	۲	〃	۲۹	〃	۴۸	〃	۳۲	〃	۵۷	〃	۳۵	〃	۱	۶
۲۳	〃	۳	〃	۲۹	〃	۴۸	〃	۳۲	〃	۵۸	〃	۳۵	〃	۲	۶
۲۴	〃	۳	〃	۳۰	〃	۴۹	〃	۳۳	〃	۵۸	〃	۳۶	〃	۲	۶
۲۵	〃	۴	〃	۳۰	〃	۵۰	〃	۳۳	〃	۵۸	〃	۳۶	〃	۳	۶
۲۶	۶	۴	۶	۳۱	۱۱	۵۰	۱۲	۳۴	۳	۵۹	۵	۳۷	۷	۳	۶
۲۷	〃	۴	〃	۳۱	〃	۵۰	〃	۳۴	〃	۵۹	〃	۳۷	〃	۴	۶
۲۸	〃	۵	〃	۳۲	〃	۵۱	〃	۳۵	۴	۰	〃	۳۸	〃	۵	۶
۲۹	〃	۵	〃	۳۲	〃	۵۱	〃	۳۵	〃	۰	〃	۳۸	〃	۵	۶
۳۰	〃	۵	〃	۳۳	〃	۵۲	〃	۳۶	〃	۱	〃	۳۹	〃	۶	۶
۳۱	۶	۶	۶	۳۳	۱۱	۵۲	۱۲	۳۶	۴	۱	۵	۳۹	۷	۶	۶

صوبہ پنجاب

ان تمام جگہوں میں اوقات لاہور سے اس قدر منٹ سیکنڈ کم کریں

ضلع انبالہ ۴	سیکنڈ	منٹ						
			تھوبہ	۴	۲	فتو وال	۳۲	۳
بھارت گڑھ	۸	۹	جینتی پور اسٹیشن	۸	۳	کنٹھو نانگل	۴۸	۲
عالم پور	۵۲	۸	جلال آباد	۲۸	۳	کھارا	۳۶	۲
کنولی	۰	۹	جنڈیالہ	۴۸	۲	کیکر	۵۲	۰
ہندور	۴۴	۹	جنڈیالہ اسٹیشن	۵۶	۲	گگر بھانا	۴۸	۳
ضلع امرتسر ۵۰	سیکنڈ	منٹ	جھبو وال	۴۰	۲	گوئندوال	۱۶	۳
ابھن	۸	۲	چبھال اسٹیشن	۲۸	۳	گوئند گڑھ	۸	۲
اٹاری	۸	۱	چھگوان	۲۴	۱	لوپوک	۱۲	۱
اجنالہ	۴۴	۱	خاصا اسٹیشن	۳۶	۱	مجو پور	۲۰	۲
امرتسر شہر	۱۲	۲	خواص پور	۴	۳	مجیٹھا	۳۲	۲
باگا	۳۶	۱	راجہ سانسی	۵۲	۱	مجل	۱۶	۳
تتاری اسٹیشن	۲۸	۳	رسول پور	۸	۳	ملیاں	۰	۳
پچھیر	۳۲	۱	ریا	۴۰	۲	مہتابو کوٹ	۴۴	۳
بھوچر	۳۲	۱	رمداس	۲۰	۲	نوشہرہ	۱۲	۲
بھوی وال	۵۶	۱	ستھیالہ	۵۲	۳	وزیر بھولر	۴۸	۳
بھوی والا	۵۶	۱	سرائے امانت خان	۲۸	۲	ویرکا	۲۸	۲
بیگووال	۵۴	۲	سرحالی	۲۴	۲	ویرنا اسٹیشن	۲۸	۲
بیں ویسٹ بنک	۵۲	۳	سوہیاں	۲۰	۲	ویرووالا	۲۰	۳
ترن تارن	۲۴	۲	شیروں	۲۸	۲	.	.	..

بشہر اسٹیٹ ۳۱	سکنڈ	منٹ	سنگلا	۴۴	۱۵	ہری پور	۴۰	۱۰
ارنی	۱۲	۱۵	سنگری	۲۸	۱۳	کھیوگ اسٹیٹ ۱	سکنڈ	منٹ
باگل	۵۲	۱۳	شنیخاں	۲۰	۱۳	کھیوگ اسٹیٹ	۱۲	۱۲
باگی	۴	۳	کانا	۰	۱۷	ضلع جالندھر	سکنڈ	منٹ
بیرنگ	۴۸	۱۵	گرامانگ	۳۲	۱۶	آدم پور	۳۲	۵
بھابھہ باس	۴۳	۱۴	گورا	۳۲	۱۳	اوڑ	۴۴	۶
باجیرل	۴	۱۵	منجواری	۱۶	۱۴	بادشاہ پور	۵۲	۴
پربانی	۵۶	۱۵	نیتھل	۱۶	۱۷	بانگا	۴۰	۶
پرساری	۳۶	۱۳	نیلنگ	۴۰	۱۸	بلگا	۱۶	۵
پندرا	۱۲	۱۵	باگھل اسٹیٹ ۲	سکنڈ	منٹ	بھوگ پور	۱۶	۵
ترندا	۳۰	۱۴	ارکی	۳۶	۱۰	پھلور	۵۲	۵
جنگ لیک	۴۴	۱۴	نبٹل	۳۶	۱۰	پھلور اسٹیشن	۴۸	۵
خاص دہات	۱۶	۱۴	بالیس اسٹیٹ ۱	سکنڈ	منٹ	ٹانوان	۴	۵
چرگاؤ	۱۲	۱۴	گودنا	۳۶	۱۲	جالندھر شہر	۰	۵
چیینی	۴۴	۱۵	بھاجی اسٹیٹ ۴	سکنڈ	منٹ	جالندھر سٹی اسٹیشن	۴	۵
دت نگر	۴	۱۳	پنوہ	۴۸	۱۰	جالندھر کنٹونمنٹ	۱۲	۵
رام پور	۱۶	۱۳	سونی	۱۲	۱۱	جالندھر کنٹونمنٹ اسٹیشن	۲۴	۵
ازنگ	۸	۱۶	منند	۴۴	۱۱	جبدلاہ	۳۶	۷
رس کلونگ	۳۶	۱۶	ناگر	۵۶	۱۰	جمشیر	۸	۵
رکچام	۴	۱۶	پندرا اسٹیٹ ۱	سکنڈ	منٹ	جھونگ	۱۶	۵
رلا	۳۶	۱۵	مٹیل	۰	۱۳	دخانی	۲۰	۴
سرحان	۱۲	۱۱	پٹیالہ اسٹیٹ ۲	سکنڈ	منٹ	درولی	۴۸	۵
سمیر کوٹ	۲۸	۱۶	سیری	۵۲	۱۱	راہسن	۱۲	۷

مقام	سیکنڈ	منٹ	مقام	سیکنڈ	منٹ	مقام	سیکنڈ	منٹ
رڑکا کلاں	۲۸	۵	کیسر	۲۸	۱۱	جنڈیالہ	۵۶	۰
سمرا	۱۲	۵	مہاسا	۳۶	۱۱	رئیا	۳۶	۱
شاہ کوٹ	۰	۴	دھامی سٹیٹ ۱	سیکنڈ	منٹ	کالاخانیا	۴۴	۰
علاول پور	۲۰	۵	بلوگ	۵۲	۱۰	مردل	۱۶	۱
کرتارپور	۴۰	۴	رین گڑھ اسٹیٹ ۱	سیکنڈ	منٹ	میانی	۴۴	۰
کرتارپور اسٹیشن	۳۶	۴	رین گڑھ	۴۴	۱۳	ضلع فیروزپور ۵	سیکنڈ	منٹ
کلیرن	۳۲	۶	سکیت اسٹیٹ ۷	سیکنڈ	منٹ	تال وندی	۲۸	۲
کلیتھ	۵۶	۵	بنائرڈ	۱۶	۱۰	تغندو	۴۰	۲
کنگ سمیو	۴۴	۴	بھنوٹ	۲۰	۱۱	سوبردن	۱۶	۳
کولاہ باکڑہ	۱۲	۵	پنگنا	۱۲	۱۱	فتح گڑھ	۸	۳
گورایا اسنس	۴۸	۵	دادر	۰	۱۰	مکھو	۴۴	۲
گیلون	۱۲	۴	دیہر	۰	۱۰	ضلع کانگڑا ۵۱	سکنڈ	منٹ
گنا چور	۴۰	۶	سکیت شہر	۲۰	۱۰	ارسنا	۰	۱۳
لسارد	۲۸	۵	کمیری	۵۶	۱۰	بادل	۸	۱۱
لوہیاں	۳۲	۳	ضلع شملہ ۹	سیکنڈ	منٹ	بادھل	۴۰	۹
لمسیان	۴	۴	جتوگ	۸	۱۰	بادوسر	۳۲	۸
موراں	۲۰	۶	ڈابلنگ	۰	۱۷	باری رابا	۲۰	۱۲
مہنت پور	۳۶	۴	درکوٹی	۸	۱۳	باجورہ	۲۰	۱۱
نواں شہر	۸	۷	شملہ شہر	۲۰	۱۱	بانکھود	۴۰	۱۲
نورمحل	۴	۵	کیاری گھاٹ	۰	۱۱	بنجودی	۴۸	۷
گھنڈ اسٹیٹ ۱	سیکنڈ	منٹ	کیکرہاتی	۳۶	۱۰	پلاچ	۴	۱۲
گھونڈ اسٹیٹ	۴۴	۱۲	ضلع سیالکوٹ ۶	سیکنڈ	منٹ	منگا	۲۸	۱۲
درکوٹی اسٹیٹ ۲	سیکنڈ	منٹ	بادومعنی	۲۰	۰	تلنگ	۰	۱۵

نام			نام			نام		
تھرل	۴۸	۸	شین	۴۸	۱۴	پھاگوارا اسٹیشن	۴۴	۵
جالر	۵۲	۱۲	عالم پور	۴۴	۸	پنجال	۱۲	۶
جلالڑی	۴	۹	کانگڑہ شہر	۴۴	۷	چھپیرڑ	۳۶	۵
جالورسی	۱۶	۱۲	کرون	۲۰	۹	جسیب دال	۲۴	۴
جاہو	۳۲	۹	کلوہا	۳۲	۷	دھیل والا	۴	۴
جوالا مکھی	۰	۸	کندن	۴	۱۲	ڈالا	۲۰	۵
جے سنگھ پور	۸	۹	کوٹ	۲۰	۱۲	طولو ندی	۲۴	۳
چھوالی	۲۴	۱۲	گرلی	۳۶	۷	کالا	۲۸	۴
چھیٹ برنی	۸	۷	گولر	۱۲	۷	کپور تھلہ شہر	۱۲	۴
چپوترا	۴۴	۸	لارجی	۴۰	۱۱	لاکھن پور	۰	۶
چورد	۳۲	۸	لمبا گردن	۵۶	۸	ہری آباد	۴۰	۵
چینور	۱۲	۷	منگور	۵۶	۱۱	ہمیرا	۲۴	۴
دادا	۴	۷						
دانش	۲۴	۱۲	نادول	۴	۸	کمہار سین سٹیٹ ۲	سکنڈ	منٹ
درد	۵۲	۸	نرمند	۰	۱۳	کمہار سین شہر	۲۸	۱۲
ڈیرہ گوپی پور	۳۶	۷	نرہنا	۰	۷	نرکنڈ	۳۲	۱۲
ڈہیل	۲۸	۸	ہمیر پور	۴۸	۸	کنڈل اسٹیٹ ۱	سکنڈ	منٹ
دھلنتیا	۸	۸	کانٹی اسٹیٹ ۱	سکنڈ	منٹ	مٹیانہ	۱۶	۱۲
دلاسنی	۳۲	۱۱	کانٹی شہر	۳۶	۱۲	کوٹ گڑھ اسٹیٹ ۱	سکنڈ	منٹ
ری پور	۱۶	۸	کپور تھلہ اسٹیٹ ۱۶	سکنڈ	منٹ	کوٹ گڑھ	۳۶	۱۲
سلطان پور	۴۸	۱۰	الڈ اٹا	۵۲	۳	کھلورا اسٹیٹ ۸	سکنڈ	منٹ
سوجان پور ٹیرا	۴۴	۸	بیبن الیسٹ بینک	۵۶	۲	بجیر پور	۴۴	۸
سیبا	۴۴	۶	بنگو وال	۴۸	۴	لسی	۵۲	۸
شوکلی	۴۴	۱۲	پھاگوارہ	۴۸	۵	بلاسپور	۴۴	۹

بیری	۳۶	۹	نوشہرہ	۵۲	۳	مزنگ	بالکل مطابق	
جھجولی	۱۶	۹	ضلع لاہور ۲۸	سکنڈ	منٹ	میانمیر ویسٹ سٹیشن	۸	۰
جھلیا	۵۶	۹	اتقل پور	۲۰	۰	" ایسٹ اسٹیشن	۱۶	۰
کمرہ ہیرتی	۳۲	۹	باغبان پورہ	۱۲	۰	مینالہ	۵۲	۰
کوٹ	۴۴	۱۰	باٹی	۸	۲	نزودر	۵۶	۰
کیونتھل سٹیٹ ۲	سکنڈ	منٹ	بدھنا	۱۲	۰	ولٹوہا	۱۶	۱
باگو	۵۶	۱۱	پوہو وید	۲۴	۰	ہریک	۲۸	۰
جولنگا	۲۴	۱۱	پٹیلا	بالکل مطابق		منڈی اسٹیٹ ۱۳	سکنڈ	منٹ
ضلع گجرانوالہ ۱	سکنڈ	منٹ	جابو	۴۴	۰	پنڈو	۵۲	۱۰
ونا سنگھ	۱۶	۰	چھوہار پور	۲۸	۰	نگالہ	۵۲	۹
ضلع گورداسپور ۱۳	سکنڈ	منٹ	دہولان	۸	۰	درام پور	۴۴	۹
بٹالہ	۲۸	۳	روکھن والا	بالکل مطابق		درنگر	۲۸	۱۰
بدھی پور	۵۲	۳	سرسنگھ	۳۲	۱	روج دار	۴۸	۱۱
بیدھی پور	۵۲	۳	سوبرون	۸	۲	رین	۱۶	۱۱
پرمائن	۳۲	۳	سیجرہ	۱۲	۱	روپی	۱۶	۱۰
چھیام	۳۲	۳	قصور	۳۲	۰	کملا	۲۴	۹
دہاروال	۲۸	۴	کاناکاچا	۱۲	۰	کومنڈ	۴۴	۱۰
سری گوبندگڑھ	۳۶	۴	کلیچہ	۳۶	۰	گدکھار	۲۸	۱۰
سوہل اسٹیشن	۰	۴	کھمکارن	۵۶	۰	منجٹ	۵۶	۹
فتح گڑھ	۲۸	۲	گندس سنگھ والا	۴۸	۰	منڈی شہر	۲۴	۱۰
قادیان	۱۲	۴	لاہور اسٹیشن	۴	۰	ہوربوگ	۰	۱۰
کہنوان	۳۲	۴	للیانی	۲۴	۰	نالاگڑھ اسٹیٹ ۴	سکنڈ	منٹ
مومن	۴	۳	مان	۴۰	۰	بلاسی	۱۶	۱۰

رام گڑھ	۵۲	۹	حاجی پور	۴۰	۵	نوشہرہ	۰	۵
سورج گڑھ	۴	۱۰	دسویا	۲۰	۵	ہاتی	۱۶	۷
نالاگڑھ شہر	۳۶	۹	ڈنگوہ	۲۴	۸	ہارتھا	۲۰	۶
ضلع ہوشیارپور	سکنڈ	منٹ	دھرم پور	۲۰	۶	ہریانا	۴	۶
امب	۴۸	۸	دہرووال	۵۲	۶	ہندووال	۴۴	۶
انندپور	۴۴	۸	دہول باہا	۱۶	۶	ہوشیارپور شہر	۸	۶
ادھر	۱۲	۵	سنتوکھ گڑھ	۰	۸	ہوشیارپور کنٹونمنٹ	۲۴	۶
ادنا	۴۸	۷	سردہ	۴۰	۷			
باج واڑا	۲۸	۶	ظہورا	۸	۵			
بالاچور	۵۶	۷	کاٹھگڑھ	۱۶	۸			
بدھی بید	۲۴	۵	کرتھ پور	۰	۹			
بلووال	۵۲	۵	گجریت	۵۶	۶			
بھاپور	۸	۸	گرہدی والا	۴۴	۵			
بھرتلا	۱۲	۸	گرہ شنکر	۱۶	۷			
بھنگا	۵۶	۶	لوہارا	۸	۷			
بھونگا	۵۶	۵	ماہل پور	۵۲	۶			
بیجون	۴۴	۶	مبارک پور	۴	۷			
پانام	۲۰	۷	مٹھپانا	۵۲	۸			
پہرہ	۳۸	۶	مجری	۳۶	۷			
جنکور	۵۲	۷	میسروانی	۳۶	۷			
جنڈہ باری	۲۴	۸	میانی	۵۶	۴			
جیگون	۲۰	۷	موکریاں	۱۲	۵			
چھرد	۴۰	۸	نورپور	۳۶	۸			

تمت

ان جگہوں میں اوقات لاہور پر اتنے منٹ سیکنڈ زیادہ کریں

بہاولپور اسٹیٹ ۱	سیکنڈ	منٹ	جھنگ شہر	۰	۸	سرشامیر	۴۰	۶
بھمباڑو بہ	۳۶	۱۰	جھوک شہانہ	۴۴	۶	سرگنی	۲۰	۸
ضلع پشاور ۱	سیکنڈ	منٹ	جھوک کھیچن	۳۲	۵	سنگرا	۸	۶
سلع خانہ	۴۸	۹	حسن خان	۲۴	۸	سنگرنا	۳۲	۷
ضلع جھنگ ۱۷	سیکنڈ	منٹ	حسن شاہ	۲۸	۷	سمندری	۲۸	۵
اٹھارن ہزاری	۵۲	۸	حویلی بہادر شاہ	۳۶	۸	سید	۲۸	۶
احمد نگر	۴۴	۵	خورین والا	۱۲	۴	سبیرا	۲۰	۶
اوچھ	۲۴	۹	کھیوا	۲۸	۷	سدہان	۴۰	۸
باگھری	۳۶	۸	چاہ بہاریری	۴۸	۹	شاہ جیونان	۵۲	۷
باگریہ	۳۶	۸	چند سلطان پور	۴۰	۷	شاہ کوٹ	۲۴	۴
بجاری	۵۲	۵	چنیوٹ	۲۰	۵	شیخ برسلاوف	۴۸	۴
برانا	۵۲	۶	چیلی	۴۴	۸	صابر	۳۶	۸
بکش والا	۲۰	۵	دال برہمن والا	۴۸	۷	علینی	۳۶	۶
بھاتیسکی	۲۰	۵	ڈچکوٹ	۴	۵	قادری پور	۳۶	۸
بھوانا	۲۰	۵	دواریتھ	۲	۶	کرانہ خاص	۳۲	۶
بھودانا	۲۰	۵	ڈمرا	۰	۶	کنوٹل والا	۵۶	۸
بھوالدانا	۲۴	۹	راجوہ	۲۰	۵	کلودال	۴	۵
بھمب	۱۶	۸	رٹا	۳۶	۷	کلوہنا	۰	۶
پکاماری	۱۶	۶	رشید	۵۲	۸	کنووالا	۵۲	۵
ترر	۱۲	۵	رودن والی	۴۰	۷	کودھان	۴۸	۶
ٹالی	۲۴	۶	روڈو سلطان	۱۲	۹	کوٹ سلطان	۲۴	۷

کوٹی ملورا	٥٦	٥	بہادر والا	٢٤	١٣	جھوک گورین والا	٢٨	١٥
گولیار	٥٢	٨	بھکر	٤	١٣	جے والی والا	٢٠	١٢
ماری	٤٨	٨	بھوگی والا	٤٤	١١	حیات کورائی	٨	١٤
منسلی والا	٠	٧	بھیں	٢٨	١٢	حیدرآباد	٢٨	١٠
مچکی والا	٠	٩	بھیال	١٦	١٣	حسن والا	٨	١٠
مستن	٣٢	٨	پنج گرین	٤٠	١٢	حسام	٤٨	١٣
نگھیانہ	٠	٨	پوٹاہ	٣٢	١٤	چردار	٣٦	١٥
نگینی	١٢	٧	پیر اشہب بھال	٨	١٣	چودہوال	٥٢	١٥
نیکوکرا	١٢	٨	پیرو	١٦	١٤	چونی	٣٦	١٤
واسا سلطانہ	٤	٩	ٹریان	٤٠	١٤	چھپیا	٨	١٣
والا	١٢	٦	ٹنڈا	١٢	١٢	خان والا	٤٠	١٢
وعدہ شاہ	٣٦	١٠	ٹوپاری والا	٠	١٠	خانن والا	٤٠	١٠
ہمونا	١٢	٥	ٹیکن	٤	١٤	خانہ والا	٨	١٣
ڈیرہ اسمعیلخاں ١٣٢	سکنڈ	منٹ	جلوالی	٠	١٥	خودر	٥٦	١٢
احمد سندی	٥٢	١٢	جنڈ والا	٥٦	١٠	خوباں	٢٠	١٤
بارم	٤٤	١٣	جوپاں والا	١٢	١١	درابن غربی	٥٦	١٥
باہر فقیر والا	٨	١١	جھنگو والا	٠	١١	درابن شرقی	٢٨	١٣
بمبا والا	٥٦	١١	جھوک بیلچن والی	٥٢	١٤	دریا دال والا	٣٦	١٢
بدھی والا	٣٦	١٢	جھوک چنڈن والی	٣٦	١٥	ولی والا	٣٢	١١
بستی قاضی	٤٤	١٣	جھوک درکانی	٤	١٤	وولت والا	١٢	١٣
بستی میاں خان	٤٠	١٣	جھوک کریم دادبخانی	٤٨	١٤	ڈیرہ اسمعیلخان شہر	٤٠	١٣
بستی سیل	٤٨	١٣	جھوک لیخانی	٢٨	١٥	ڈیرہ فتح خان	١٢	١٤
بلوچ والا	١٢	١٥	جھوک رند	٢٨	١٥	دین پور	٤٠	١٣

رحمن آزاد سوہلاں	۸	۱۴	کروڑ	۳۲	۱۳	گڑھ سکندر	۱۲	۱۵
رنگ پور	۲۸	۱۴	کری شاموائی	۲۴	۱۵	گڑھ مستان	۴۴	۱۵
رشید	۵۲	۱۴	کری والا	۱۲	۱۳	گڑھ ممریز	۳۶	۱۵
روڑا	۲۸	۱۴	کری والا	۴۰	۱۲	گنڈی عمر خان	۰	۱۵
زاراکینی	۱۶	۱۶	کشن والا	۲۴	۱۲	گوواہ	۱۶	۱۴
زندانی	۴۰	۱۴	کھٹو والا	۸	۱۲	گوہر والا	۰	۱۱
سگو شمالی	۰	۱۴	کوری	۵۶	۱۳	لال والا	۴	۱۲
سندھی والا	۸	۱۳	کوٹ للو	۸	۱۶	لونڈھ	۲۴	۱۴
شاہ اجمل	۴۰	۱۴	کوٹ لو مبارک	۴۸	۱۴	لونی	۵۶	۱۵
شاہ دولہ	۵۶	۱۰	کوٹ سلطان	۵۶	۱۵	مارا	۲۰	۱۴
شاہی والا	۵۶	۱۰	کوٹ ٹاگا	۴۸	۱۵	مٹ	۲۸	۱۵
شاہ عالم	۵۶	۱۵	کوٹ زیر دست خان	۲۰	۱۳	مٹھی	۳۶	۱۴
شیخ عمر	۸	۱۴	کوٹ ظفر	۸	۱۵	مڈی	۴	۱۵
شورکوٹ	۴۸	۱۳	کوہ بہادر	۵۶	۱۵	مروالا	۸	۱۲
شیر و کہنہ	۵۲	۱۴	کلاچی	۲۸	۱۵	من والا	۲۴	۱۲
شیر و نو	۴۴	۱۴	کرلو والا	۴۸	۱۰	مکیرا	۳۲	۱۱
شیر و والا	۴۰	۱۰	کیوریا	۳۶	۱۱	مہنی	۵۶	۱۱
طبی حمزہ	۲۴	۱۳	کبیتی	۲۸	۱۱	مہنتو والا	۰	۱۲
علی لک	۸	۱۳	کنجن	۴۸	۱۲	مورانی	۸	۱۳
غلام علی والا	۲۴	۱۲	کھیری	۱۲	۱۴	موسیٰ زئی	۴۸	۱۵
فاتا	۰	۱۴	گدائی	۴۸	۱۱	مہر والا	۱۲	۱۲
فتح پور	۲۴	۱۳	گڑھ عبداللہ	۴۰	۱۵	میراں	۲۸	۱۴
کاٹھ گڑھ	۴۰	۱۴	گڑھ خون والا	۲۸	۱۵	نامی یرا	۱۲	۱۴

نوتک	۱۲	۱۳	دلووسگو والا	۲۰	۹	جهبرن	۵۶	۱
نوٹ کانی	۲۸	۱۴	دھیرہ خاص	۲۴	۷	جنڈیالہ شیرخان	۴۰	۱
فوری والا	۵۶	۱۳	دینار	۴۸	۷	چھوہار کانا	۲۸	۲
نون کوٹ	۸	۱۱	ربداری	۸	۱۰	خانقاہ اسریہ	۵۶	۳
وان والا	۵۶	۱۱	ساہی وال	۰	۸	خانقاہ ڈوگراں	۵۲	۲
دیپوا	۱۶	۱۵	شاہ حسین	۲۸	۹	خورر	۸	۱
دیگ والا	۲۴	۱۱	شاہ والا	۱۶	۱۰	دوہتا عظمت	۲۸	۳
ہیدان	۴۴	۱۴	طلب والا	۵۲	۴	دھنڈیاں والا	۵۶	۱
ضلع ڈیرہ غازیخان	سکنڈ	منٹ	فزد کا	۴۰	۷	رنداں والی	۲۸	۳
اسیانوالی	۰	۱۶	کھائی کھا	۳۲	۸	سہدوک	۲۴	۰
طبی	۳۶	۱۴	گرما	۴۰	۴	شوخے کی	۲۸	۳
عثمان	۲۴	۱۵	لکھن	۳۶	۶	شیخوپورہ	۲۰	۱
قمردین	۳۲	۱۵	مبارک خاں	۴۰	۷	فیروزی	۴	۲
ضلع شاہ پور	سکنڈ	منٹ	میکن	۱۶	۱۰	کوناں	۳۶	۱
ابخو	۴۴	۸	نورپور	۳۲	۷	کسوکی	۲۴	۲
ببول والا	۲۸	۹	نواسگو	۵۲	۹	کلوکی	۴۴	۱
پائل	۲۰	۹	نہنگ	۸	۸	کمونکی	۸	۰
پیلی میدان	۲۴	۶	ہندو	۸	۸	کوٹیکا	۰	۴
جاورا	۲۰	۸	ضلع گوجرانوالہ ۲۰	سکنڈ	منٹ	گجیانہ	۲۴	۲
جمالی	۰	۹	اجنیاں والا	۱۲	۲	مجو چک	۵۶	۰
جہانیاں شاہ	۸	۸	بدر علی	۳۲	۴	منان والا	۳۶	۲
حکیم چیر والا	۱۲	۱۰	بھیکی	۴۰	۱	ننگال	۲۸	۰
حویلی نگی	۱۲	۸	پنڈی بھٹیاں	۱۲	۴	داران	۴۸	۱

ضلع لاہور ۴۰	سکنڈ	منٹ	غازی پور	۵۲	۰	جنڈراکھا	۳۲	۳
اسال	۴	۲	فیض پور	۱۲	۱	جھمرہ	۸	۴
اچھرہ	۴	۰	قلعہ دھارم سنگھ	۴۶	۲	جھجک	۴۸	۲
باگھیانہ	۲۰	۱	قلعہ کمر سنگھ	۳۰	۲	چھاجا	۳۲	۴
بدھو	۴	۱	کاناکاچھا اسٹیشن	۴	۰	چھمبگی	۴۰	۳
بروال	۵۲	۱	کوٹ پنڈاس	۳۶	۰	چنیپورہ	۴۰	۲
بھالی بھبرہ	۳۲	۱	کھائی	۳۲	۱	دانا باد	۲۸	۳
جانگا مانگا اسٹیشن	۳۲	۱	مانگٹن	۵۶	۱	دینگی	۴۴	۲
چونگ	۳۶	۰	مٹا	۲۰	۰	سیدپور	۵۶	۲
غادپور	۵۶	۰	مچرالا	۱۲	۲	سیدوالا	۱۶	۳
خان پور	۵۲	۰	مدرن	۴۴	۱	فرید آباد	۴	۳
درگا بی جیل	۱۶	۰	مراد	۱۲	۱	کنال	۱۲	۳
راجہ جنگ اسٹیشن	۲۰	۰	مرید کی اسٹیشن	۱۶	۰	کوٹ ظہیر	۲۸	۲
رام تھمن	۸	۰	ملہاں	۰	۱	مسن	۴۸	۳
رائے ونڈ	۲۸	۰	مندریا نوالہ	۴۴	۰	موہالکی	۵۲	۲
رائے ونڈ اسٹیشن	۳۲	۰	منگ	۸	۱	موموالا	۵۲	۲
سرائے نوشہرہ	۰	۲	منگوٹرد	۸	۲	مہاراں والا	۴۰	۳
سلطان کی	۴۴	۰	ننکانہ	۲۸	۲	ہرن والا	۴۰	۳
شرقپور	۵۶	۰	ضلع منٹگمری ۴۴	سکنڈ	منٹ	ہرچوکی	۱۶	۲
شہدرہ	۸	۰	بچیک	۴۰	۲	ہرلی	۱۶	۴
شہدرہ اسٹیشن	۴	۰	بھکی	۴۰	۲			
شیخاں	۴	۲	بھوبو دانا	۴۸	۲			
عظیم والا	۴۸	۱	جھنیانا	۲۸	۳			

فہرست اضلاع بقید عرض البلد

عرض ۱۹ درجہ	درجہ	دقیقہ	بونائی گڑھ	۲۱	۴۹	مان بھوم	۲۳	۴
پوری جگن ناتھ	۱۹	۴۸	عرض ۲۲ درجہ	درجہ	دقیقہ	ہزاری باغ	۲۳	۵۹
عرض ۲۰ درجہ	درجہ	دقیقہ	باقر گنج	۲۲	۳۴	عرض ۲۴ درجہ	درجہ	دقیقہ
اٹھگر	۲۰	۳۱	چاٹگام	۲۲	۲۱	بوگرا	۲۴	۵۱
انگول	۲۰	۴۸	کلکتہ	۲۲	۳۵	پبنا	۲۴	۱
			کھلنا	۲۲	۴۹			
بارمیا	۲۰	۲۶	میدناپور	۲۲	۲۵	مرشدآباد	۲۴	۱۲
بود	۲۰	۵۰	نواکھالی	۲۲	۴۹	میمن سنگھ	۲۴	۴۶
نانچپر	۲۰	۵۸	ہوڑا	۲۲	۳۷	گیا	۲۴	۴۸
میگرا	۲۰	۲۸	ہوگلی	۲۲	۵۴	عرض ۲۵ درجہ	درجہ	دقیقہ
خاندپور	۲۰	۱۶	اودے پور	۲۲	۳۲	دیناج پور	۲۵	۳۸
ڈسپا"	۲۰	۱۹	جشن پور	۲۲	۵۳	رنگ پور	۲۵	۴۶
دھنکانال	۲۰	۴۰	سنگھ بھوم	۲۲	۴۸	آرہ	۲۵	۳۴
رنپور	۲۰	۴۰	عرض ۲۳ درجہ	درجہ	دقیقہ	بانکی پور	۲۵	۳۸
نرسنگھ پور	۲۰	۲۸	بانکورا	۲۳	۱۴	بھاگلپور	۲۵	۱۵
نیاگر	۲۰	۸	بردوان	۲۳	۱۴	پٹنہ	۲۵	۳۶
ہنڈول	۲۰	۳۷	جیسر	۲۳	۱۰	پورنیہ	۲۵	۴۸
عرض ۲۱ درجہ	درجہ	دقیقہ	ڈھاکہ	۲۳	۴۲	چھپرا	۲۵	۴۷
بالاسور	۲۱	۳۰	ندیا	۲۳	۲۴	مالدہ	۲۵	۲
کیونجر	۲۱	۳۸	پلاموں	۲۳	۵۴	مونگھیر	۲۵	۲۳
نال گری	۲۱	۲۷	رانچی	۲۳	۲۲	الہ آباد	۲۵	۲۷

مقام	درجہ	دقیقہ
باندا	۲۵	۲۹
بلیا	۲۵	۴۴
بنارس	۲۵	۱۹
پرتاب گڑھ	۲۵	۵۴
جون پور	۲۵	۴۵
جھانسی	۲۵	۲۸
غازی پور	۲۵	۳۵
فتح پور	۲۵	۳۲
مرزا پور	۲۵	۹
ہمیر پور	۲۵	۵۸
عرض ۲۶ درجہ	درجہ	دقیقہ
جلپائی گوڑی	۲۶	۳۱
کوچ بہار	۲۶	۲۰
دربھنگہ	۲۶	۱۰
مظفر پور	۲۶	۷
موتیہاری	۲۶	۳۸
اٹاوہ	۲۶	۴۷
اعظم گڑھ	۲۶	۵
اوناد	۲۶	۳۳
بارہ بنکی	۲۶	۵۶
بستی	۲۶	۴۹
جالون	۲۶	۸
رائے بریلی	۲۶	۱۴

مقام	درجہ	دقیقہ
سلطان پور	۲۶	۱۵
کانپور	۲۶	۲۷
گورکھپور	۲۶	۴۶
لکھنو	۲۶	۵۲
عرض ۲۷ درجہ	درجہ	دقیقہ
دارجیلنگ	۲۷	۲
آگرہ	۲۷	۱۰
ایٹہ	۲۷	۳۴
بہرائچ	۲۷	۲۵
سیتاپور	۲۷	۳۵
شاہجہانپور	۲۷	۵۳
علی گڑھ	۲۷	۵۶
فرخ آباد	۲۷	۲۴
کھیری	۲۷	۵۵
گونڈا	۲۷	۷
متھرا	۲۷	۲۹
مین پوری	۲۷	۱۵
ہردوئی	۲۷	۲۳
عرض ۲۸ درجہ	درجہ	دقیقہ
بریلی شریف	۲۸	۲۱
بدایوں	۲۸	۲
بلند شہر	۲۸	۳۵
پیلی بھیت	۲۸	۳۵

مقام	درجہ	دقیقہ
ریاست رامپور	۲۸	۴۹
مراد آباد	۲۸	۵۰
میرٹھ	۲۸	۲۹
پاٹوڈی اسٹیٹ	۲۸	۲۰
دوجانہ اسٹیٹ	۲۸	۴۱
رہتک	۲۸	۵۴
گڑگانواں	۲۸	۲۹
لوہارو اسٹیٹ	۲۸	۲۶
عرض ۲۹ درجہ	درجہ	دقیقہ
الموڑہ	۲۹	۳۶
بجنور	۲۹	۲۲
سہارنپور	۲۹	۵۸
مظفر گڑھ	۲۹	۲۸
نینی تال	۲۹	۲۴
بھاولپور اسٹیٹ	۲۹	۲۴
جیند	۲۹	۲۰
حصار	۲۹	۱۰
کرنال	۲۹	۴۱
عرض ۳۰ درجہ	درجہ	دقیقہ
ٹہری گڑھوال	۳۰	۲۳
ڈیرہ دون	۳۰	۱۹
انبالہ	۳۰	۲۳
پٹیالہ اسٹیٹ	۳۰	۱۹

	درجہ	دقیقہ
ڈیرہ غازی خاں	۳۰	۳
فریدکوٹ اسٹیٹ	۳۰	۴۰
فیروزپور	۳۰	۵۸
لودھیانہ	۳۰	۵۶
مظفرنگر	۳۰	۴
ملتان	۳۰	۱۲
منٹگمری	۳۰	۳۹
نابھا اسٹیٹ	۳۰	۲۳
عرض ۳۱ درجہ	درجہ	دقیقہ
امرتسر	۳۱	۲۸
تھیوگ اسٹیٹ	۳۱	۷
جالندھر	۳۱	۲۰
جھنگ	۳۱	۱۸
ڈیرہ اسمعیل خاں	۳۱	۴۹

	درجہ	دقیقہ
سکیت اسٹیٹ	۳۱	۳۲
شملہ	۳۱	۶
کانٹی اسٹیٹ	۳۱	۱۶
کپورتھلہ اسٹیٹ	۳۱	۲۳
کمہارسین اسٹیٹ	۳۱	۱۹
گھنڈ اسٹیٹ	۳۱	۵
لاہور	۳۱	۳۵
منڈی اسٹیٹ	۳۱	۵
نالاگڑھ اسٹیٹ	۳۱	۲
ہوشیارپور	۳۱	۳۲
عرض ۳۲ درجہ	درجہ	دقیقہ
بنو اسٹیٹ	۳۲	۵۹
جہلم	۳۲	۵۶
چمبا اسٹیٹ	۳۲	۳۳

	درجہ	دقیقہ
سیالکوٹ	۳۲	۲۰
شاہ پور	۳۲	۱۸
کانگڑہ	۳۲	۵
گجرات	۳۲	۳۴
گجرانوالہ	۳۲	۹
گرداسپور	۳۲	۳
عرض ۳۳ درجہ	درجہ	دقیقہ
راولپنڈی	۳۳	۳۶
کوہاٹ	۳۳	۳۵
عرض ۳۴ درجہ	درجہ	دقیقہ
پشاور	۳۴	۱
کشمیر	۳۴	۱۰

تمت

اوقات خمسہ کے متعلق ضروری مسائل

(۱) وقت فجر طلوع صبح صادق سے آفتاب کی کرن چمکنے تک ہے۔ (متون)

فائدہ:۔ صبح صادق ایک روشنی ہے۔ کہ پورب کی جانب جہاں سے آج آفتاب طلوع ہونے والا ہے۔ اس کے اوپر آسمان کے کنارے میں دکھائی دیتی ہے۔ اور بڑھتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ تمام آسمان پر پھیل جاتی ہے اور زمین پر اجالا ہوجاتا ہے۔ اور اس سے قبل بیچ آسمان میں ایک دراز سپیدی ظاہر ہوتی ہے۔ جس کے نیچے سارا افق سیاہ ہوتا ہے۔ صبح صادق اس کے نیچے

سے پھوٹ کر جنوباً شمالاً دونوں پہلوؤں پر پھیل کر اوپر بڑھتی ہے۔ یہ دراز سپیدی اس میں غائب ہو جاتی ہے۔ اس کو صبح کاذب کہتے ہیں۔ اس سے فجر کا وقت نہیں ہوتا۔ یہ جو بعض نے لکھا ہے۔ کہ صبح کاذب کی سپیدی جاکر بعد کو تاریکی ہو جاتی ہے۔ محض غلط ہے۔ صحیح وہ ہے جو ہم نے بیان کیا۔ (۴) مختار یہ ہے۔ کہ نماز فجر میں صبح صادق کی سپیدی چمککر ذرا پھیلنی شروع ہو اس کا اعتبار کیا جائے۔ اور عشاء اور سحری کھانے میں اس کے ابتدائے طلوع کا اعتبار ہو۔ (عالمگیری) **فائدہ**۔ صبح صادق چمکنے سے طلوع آفتاب تک ان بلاد میں کم از کم ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ ہے اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ پینتیس منٹ ہے۔ نہ اس سے کم نہ اس سے زیادہ۔ اکیس مارچ کو ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ ہوتا ہے۔ پھر بڑھتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ ۲۲ جون کو پورا ایک گھنٹہ ۳۵ منٹ ہو جاتا ہے۔ پھر گھٹنا شروع ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ ۲۲ ستمبر کو ایک گھنٹہ ۱۸ منٹ ہو جاتا ہے۔ پھر بڑھتا ہے یہاں تک کہ ۲۲ دسمبر کو ایک گھنٹہ ۲۴ منٹ ہو جاتا ہے پھر کم ہوتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ ۲۱ مارچ کو وہی ایک گھنٹہ ۱۸ منٹ ہو جاتا ہے۔ جو شخص وقت صحیح نہ جانتا ہو۔ اسے چاہیئے کہ گرمیوں میں ایک گھنٹہ ۴۰ منٹ باقی رہنے پر سحری چھوڑ دے۔ خصوصاً جون جولائی میں اور جاڑوں میں ڈیڑھ گھنٹہ رہنے پر خصوصاً دسمبر جنوری میں اور مارچ و ستمبر کے اواخر میں جب دن رات برابر ہوتا ہے۔ تو سحری ایک گھنٹہ چوبیس منٹ پر چھوڑے اور سحری چھوڑنے کا جو وقت بیان کیا گیا اس کے آٹھ دس منٹ بعد اذان کہی جائے۔ تاکہ سحری اور اذان دونوں طرف احتیاط رہے۔ بعض ناواقف آفتاب نکلنے سے دو پونے دو گھنٹے پہلے اذان کہدیتے ہیں۔ پھر اسی وقت سنت بلکہ فرض بھی بعض دفعہ پڑھ لیتے ہیں۔ نہ یہ اذان ہو نہ نماز۔ بعضوں نے رات کا ساتواں حصہ وقت فجر سمجھ رکھا ہے۔ یہ ہرگز صحیح نہیں۔ ماہ جون و

جولائی میں جب کہ دن بڑا ہوتا ہے۔ اور رات تقریباً دس گھنٹے کی ہوتی ہے
تو البتہ وقت صبح رات کا ساتواں حصہ یا اس سے چند منٹ پہلے ہوجاتا ہے
مگر دسمبر جنوری میں جب کہ رات چودہ گھنٹے کی ہوتی ہے۔ اس وقت فجر کا
وقت نواں حصہ بلکہ اس سے بھی کم ہوجاتا ہے۔ ابتدائے وقت فجر
کی شناخت دشوار ہے۔ خصوصاً جب کہ گرد و غبار ہو یا چاندنی رات ہو۔
لہذا ہمیشہ طلوع آفتاب کا خیال رکھے۔ کہ آج جس وقت طلوع ہوا دوسرے
دن اسی حساب سے وقت متذکرہ بالا کے اندر اندر اذان و فجر ادا کی جائے
(از افادات رضویہ) **وقت ظہر و جمعہ**۔ آفتاب ڈھلنے سے پہلے
اس وقت تک ہے۔ کہ ہر چیز کا سایہ علاوہ سایہ اصلی کے دو چند ہوجائے
(متون)، **فائدہ**۔ ہر دن کا سایہ اصلی وہ سایہ ہے۔ کہ اس دن آفتاب
کے خط نصف النہار پر پہنچنے کے وقت ہوتا ہے۔ اور وہ موسم اور بلاد
کے مختلف ہونے سے مختلف ہوتا ہے۔ دن جتنا گھٹتا ہے۔ سایہ بڑھتا
جاتا ہے۔ اور دن جتنا بڑھتا جاتا ہے۔ سایہ کم ہوتا جاتا ہے۔ یعنی جاڑوں
میں زیادہ ہوتا ہے۔ اور گرمیوں میں کم۔ اور ان شہروں میں کہ خط استوا کے قرب
میں واقع ہیں کم ہوتا ہے۔ بلکہ بعض جگہ بعض موسم میں بالکل ہوتا ہی نہیں۔
جب آفتاب بالکل سمت راست پر ہوتا ہے۔ چنانچہ موسم سرما ماہ دسمبر
میں ہمارے ملک کے عرض بلد پر کہ ۲۸ درجہ کے قریب پر واقع ہے۔
ساڑھے آٹھ قدم سے زاید یعنی سوائے کے قریب سایہ اصلی ہوجاتا ہے۔
اور مکہ معظمہ میں جو ۲۲ درجہ پر واقع ہے۔ ان دنوں میں سات قدم سے کچھ
ہی زائد ہوتا ہے۔ اس سے زاید پھر نہیں ہوتا۔ اسی طرح موسم گرما میں
مکہ معظمہ میں ۲۷ مئی سے ۳۰ مئی تک دوپہر کے وقت بالکل سایہ نہیں ہوتا
اس کے بعد پھر وہ سایہ الٹا ظاہر ہوتا ہے یعنی سایہ جو شمال کو بڑھتا تھا۔
اب مکہ معظمہ میں جنوب کو ہوتا ہے۔ اور ۲۳ جون تک پاؤ قدم تک بڑھکر پھر گھٹتا ہی

یہاں تک کہ ۱۵ر جولائی سے ۱۸ر جولائی تک پھر معدوم ہو جاتا ہے۔ بلکہ سب سے کم سایہ ۲۲ر جون کو نصف قدم باقی رہتا ہے۔ (از افادات رضویہ)۔
فائدہ۔ آفتاب ڈھلنے کی پہچان یہ ہے۔ کہ برابر زمین میں ہموار لکڑی اس طرح سیدھی نصب کریں کہ مشرق یا مغرب کو اصلا جھکی نہ ہو۔ آفتاب جتنا بلند ہوتا جائے گا۔ اس لکڑی کا سایہ کم ہوتا جائے گا۔ جب کم ہونا موقوف ہو جائے تو اس وقت خط نصف النہار پر پہنچا۔ اور اس وقت کا سایہ سایہ اصلی ہے اس کے بعد بڑھنا شروع ہو گا۔ اور یہ دلیل ہے۔ کہ خط نصف النہار سے متجاوز ہوا۔ اب ظہر کا وقت ہوا یہ ایک تخمینہ ہے۔ اس لئے کہ سایہ کا کم و بیش ہونا خصوصاً موسم گرما میں جلد متمیز نہیں ہوتا۔ اس سے بہتر طریقہ خط نصف النہار کا یہ ہے۔ کہ ہموار زمین میں نہایت صحیح کمپاس سے سوئی کی سیدھ پر خط نصف النہار کا کھینچ دیں۔ اور ان ملکوں میں اس خط کے جنوبی کنارے پر کوئی مخروطی شکل کی نہایت باریک نوکدار لکڑی خوب سیدھی نصب کریں۔ کہ شرق یا غرب کو اصلا نہ جھکی ہو اور وہ خط نصف النہار اس کے قاعدے کے عین وسط میں ہو۔ جب اس کی نوک کا سایہ اس خط پر منطبق ہو۔ ٹھیک دوپہر ہو گیا۔ جب بال برابر پورب کو جھکے دوپہر ڈھل گیا۔ ظہر کا وقت آگیا۔ **وقت عصر**۔ بعد ختم ہونے ظہر کے یعنی سوا سایہ اصلی کے دو مثل سایہ ہونے سے آفتاب ڈوبنے تک ہے۔ (متون)، **فائدہ**۔ ان بلاد میں وقت عصر کم از کم ایک گھنٹہ ۳۵ منٹ اور زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے ۶ منٹ ہے اس کی تفصیل یہ ہے۔ ۲۴ر اکتوبر تحویل عقرب سے آخر ماہ تک ایک گھنٹہ ۳۶ منٹ۔ ایک ایک گھنٹہ ۳۶ منٹ۔ پھر یکم نومبر سے ۱۸ر فروری یعنی پونے چار مہینے تک تقریباً ایک گھنٹہ ۳۵ منٹ۔ سال میں یہ سب سے چھوٹا وقت عصر ہے۔ ان بلاد میں عصر کا وقت کبھی اس سے کم نہیں ہوتا۔ پھر ۱۹ر فروری تحویل حوت سے ختم ماہ تک ایک گھنٹہ ۳۶ منٹ پھر مارچ کے ہفتہ اول میں

ایک گھنٹہ ۳۷ منٹ ہفتہ دوم میں ایک گھنٹہ ۳۸ منٹ ہفتہ سوم میں ایک گھنٹہ ۴۰ منٹ پھر ۲۱ مارچ تحویل حمل سے آخر ماہ تک ایک گھنٹہ ۴۱ منٹ پھر اپریل کے ہفتہ اول میں ایک گھنٹہ ۴۳ منٹ دوسرے ہفتہ میں ایک گھنٹہ ۴۵ منٹ تیسرے ہفتہ میں ایک گھنٹہ ۴۸ منٹ پھر ۲۰-۲۱ اپریل تحویل ثور سے آخر ماہ تک ایک گھنٹہ ۵۰ منٹ پھر مئی کے ہفتہ اول میں ایک گھنٹہ ۵۳ منٹ ہفتہ دوم میں ایک گھنٹہ ۵۵ منٹ ہفتہ سوم میں ایک گھنٹہ ۵۸ منٹ پھر ۲۲، ۲۳ مئی تحویل جوزا سے آخر ماہ تک دو گھنٹے ایک منٹ پھر جون کے پہلے ہفتہ میں دو گھنٹے ۳ منٹ۔ ہفتہ دوم میں دو گھنٹے چار منٹ ہفتہ سوم میں دو گھنٹے ۵ منٹ پھر ۲۲ جون تحویل سرطان سے آخر ماہ تک دو گھنٹے چھ منٹ۔ پھر ہفتہ اول جولائی میں دو گھنٹے پانچ منٹ دوسرے ہفتہ میں دو گھنٹہ چار منٹ۔ تیسرے ہفتے میں دو گھنٹے دو منٹ پھر ۲۳ جولائی تحویل اسد کو دو گھنٹے ایک منٹ۔ اس کے بعد سے آخر ماہ تک دو گھنٹے۔ پھر اگست کے پہلے ہفتہ میں ایک گھنٹہ ۵۸ منٹ دوسرے ہفتہ میں ایک گھنٹہ ۵۵ منٹ تیسرے ہفتہ میں ایک گھنٹہ ۵۱ منٹ۔ پھر ۲۳، ۲۴ اگست تحویل سنبلہ کو ایک گھنٹہ ۵۰ منٹ پھر اس کے بعد سے آخر ماہ تک ایک گھنٹہ ۴۸ منٹ پھر ہفتہ اول ستمبر میں ایک گھنٹہ ۴۶ منٹ دوسرے ہفتہ میں ایک گھنٹہ ۴۴ منٹ تیسرے ہفتہ میں ایک گھنٹہ ۴۲ منٹ پھر ۲۳، ۲۴ ستمبر تحویل میزان میں ایک گھنٹہ ۴۱ منٹ۔ پھر اس کے بعد آخر ماہ تک ایک گھنٹہ ۴۰ منٹ پھر ہفتہ اول اکتوبر میں ایک گھنٹہ ۳۹ منٹ۔ ہفتہ دوم میں ایک گھنٹہ ۳۸ منٹ۔ ہفتہ سوم میں ۲۳ اکتوبر تک ایک گھنٹہ ۳۷ منٹ۔ غروب آفتاب سے پیشتر وقت عصر شروع ہوتا ہے۔ (ازافادات رضویہ)

وقت مغرب۔ غروب آفتاب سے غروب شفق تک ہے۔ (متون) شفق ہمارے مذہب میں اس سپیدی کا نام ہے۔ جو جانب مغرب

میں سرخی ڈوبنے کے بعد جنوباً شمالاً صبح صادق کی طرح پھیلی ہوئی رہتی ہے۔ (ہدایہ شرح وقایہ۔ عالمگیری افادات رضویہ) اور یہ وقت ان شہروں میں کم سے کم ایک گھنٹہ ۱۸ منٹ اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ ۳۵ منٹ ہوتا ہے۔ (فتاوی رضویہ) - - - - - - - - - - **فائدہ**

ہر روز کے صبح اور مغرب دونوں کے وقت برابر ہوتے ہیں۔

وقت عشا و وتر۔ غروب سپیدی مذکور سے طلوع فجر تک ہے اس شمالاً جنوباً پھیلی ہوئی سپیدی کے بعد جو سپیدی شرقاً غرباً طویل باقی رہتی ہے۔ اس کا کچھ اعتبار نہیں۔ وہ جانب مشرق میں صبح کاذب کی مثل ہے۔ (۴) اگرچہ عشا و وتر کا وقت ایک ہے۔ مگر باہم ان میں ترتیب فرض کہ عشا سے پہلے وتر کی نماز پڑھ لی تو ہوگی ہی نہیں۔ البتہ بھول کر اگر وتر پہلے پڑھ لئے۔ یا بعد کو معلوم ہوا کہ عشا کی نماز بے وضو پڑھی تھی۔ اور وتر وضو کے ساتھ۔ تو وتر ہو گئے۔ (در مختار۔ عالمگیری) (۵) جن شہروں میں عشا کا وقت ہی نہ آئے۔ کہ شفق ڈوبتے ہی یا ڈوبنے سے پہلے فجر طلوع کر آئے۔ (جیسے بلغار و لندن کہ ان جگہوں میں ہر سال چالیس راتیں ایسی ہوتی ہیں۔ کہ عشا کا وقت آتا ہی نہیں۔ اور بعض دنوں میں سکنڈوں اور منٹوں کے لئے ہوتا ہے) تو وہاں والوں کو چاہیئے۔ کہ ان دنوں کی عشا و وتر کی قضا پڑھیں (در مختار عالمگیری)

اوقات مستحبہ۔ فجر میں تاخیر مستحب یعنی جب خوب اُجالا ہو یعنی زمین روشن ہو جائے۔ شروع کرے مگر ایسا وقت ہونا مستحب ہے کہ چالیس ۴۰ سے ساٹھ آیت تک ترتیل کے ساتھ پڑھ سکے۔ پھر سلام پھیرنے کے بعد اتنا وقت باقی رہے۔ کہ اگر نماز میں فساد ظاہر ہو تو طہارت کر کے ترتیل کے ساتھ چالیس ۴۰ سے ساٹھ آیت تک دوبارہ پڑھ سکے۔ اور اتنی تاخیر مکروہ کہ طلوع آفتاب کا شک ہو جائے۔ (در مختار و عالمگیری)

مسئلہ:۔ حاجیوں کے لئے مزدلفہ میں نہایت اول وقت فجر پڑہنا مستحب ہے۔ (عالمگیری) **مسئلہ:۔** عورتوں کے لیئے ہمیشہ فجر کی نماز غلس (اول وقت) یعنی اندھیرے میں مستحب ہے۔ اور باقی نمازوں میں بہتر یہ ہے کہ مردوں کی جماعت کا انتظار کریں۔ جب جماعت ہو چکے تو پڑہیں (در مختار) **مسئلہ:۔** جاڑوں کی ظہر میں جلدی مستحب ہے۔ گرمی کے دنوں میں تاخیر مستحب ہے۔ خواہ تنہا پڑہے یا جماعت کے ساتھ۔ ہاں گرمیوں میں ظہر کی جماعت اول وقت میں ہوتی ہو۔ تو مستحب وقت کے لیئے جماعت کا ترک جائز نہیں۔ موسم ربیع جاڑوں کے حکم میں ہے۔ اور خریف گرمیوں کے حکم میں (در مختار وغیرہ) **مسئلہ:۔** جمعہ کا وقت مستحب وہی ہے۔ جو ظہر کے لئیے ہے (بحر) **مسئلہ:۔** عصر کی نماز میں ہمیشہ تاخیر مستحب ہے۔ مگر نہ اتنی تاخیر کہ خود قرص آفتاب میں زردی آجائے۔ کہ اُس پر بے تکلف بے غبار و بخار نگاہ قائم ہونے لگے۔ دہوپ کی زردی کا اعتبار نہیں۔ (در مختار وغیرہ) **مسئلہ۔** بہتر یہ ہے۔ کہ ظہر مثل اول میں پڑہیں۔ اور عصر مثل ثانی کے بعد (غنیہ) **مسئلہ۔** تجربہ سے ثابت ہوا کہ قرص آفتاب میں یہ زردی اُسوقت آجاتی ہے۔ جب غروب میں ۲۰ منٹ باقی رہتے ہیں۔ تو اسی قدر وقت کراہت ہے۔ یوہیں بعد طلوع بیس ۲۰ منٹ کے بعد جواز نماز کا وقت ہو جاتا ہے (فتاوی رضویہ) **مسئلہ۔** تاخیر سے مراد یہ ہے۔ کہ وقت مستحب کے دو حصے کیئے جائیں۔ پچھلے حصہ میں ادا کریں **مسئلہ۔** عصر کی نماز وقت مستحب میں شروع کی تھی۔ مگر اتنا طول دیا کہ وقت مکروہ آگیا۔ تو اس میں کراہت نہیں۔ (عالمگیری وغیرہ)۔ **مسئلہ۔** روز ابر کے سوا مغرب میں ہمیشہ تعجیل مستحب ہے۔ اور دو رکعت سے زاید کی تاخیر مکروہ تنزیہی اور اگر بغیر عذر سفر و مرض وغیرہ۔ اتنی تاخیر کی کہ ستارے گتھ گئے۔ تو مکروہ تحریمی (در مختار وغیرہ) **مسئلہ۔** عشاء میں تہائی رات تک

تاخیر مستحب ہے۔ اور آدھی رات تک تاخیر مباح یعنی جب کہ آدھی رات ہونے سے پہلے فرض پڑھ چکے۔ اور اتنی تاخیر کہ رات ڈھل گئی۔ مکروہ ہے کہ باعث تقلیل جماعت ہے۔ (بحر وغیرہ) **مسئلہ**۔ نماز عشا سے پہلے سونا اور بعد نماز دنیا کی باتیں کرنا قصے کہانی کہنا سننا مکروہ ہے۔ ضروری باتیں اور تلاوت قرآن شریف اور ذکر اور دینی مسائل اور صالحین کے قصے اور مہمان سے بات چیت کرنے میں حرج نہیں۔ یوہیں طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک ذکر الٰہی کے سوا ہر بات مکروہ ہے۔ (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ جو شخص جاگنے پر اعتماد رکھتا ہو۔ اُس کو آخر رات میں وتر پڑھنا مستحب ہے۔ ورنہ سونے سے قبل پڑھ لے۔ پھر اگر پچھلے وقت کو آنکھ کھلی تو تہجد پڑھے۔ وتر کا اعادہ جائز نہیں۔ (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ ابر کے دن عصر و عشا میں تعجیل مستحب ہے۔ اور باقی نمازوں میں تاخیر۔ (متون) **مسئلہ**۔ سفر وغیرہ کے عذر کی وجہ سے دو نمازوں کا ایک وقت میں جمع کرنا حرام ہے۔ خواہ یوں ہو کہ دوسری کو پہلی کے وقت میں پڑھے یا یوں کہ پہلی اسقدر مؤخر کرے کہ اُسکا وقت جاتا رہے اور دوسری کے وقت میں پڑھے مگر اس دوسری صورت میں پہلی نماز ذمہ سے ساقط ہو گئی۔ کہ بصورت قضا پڑھ لی۔ اگرچہ نماز کے قضا کرنے کا گناہ باقی ہے۔ ہاں اگر عذر سفر و مرض وغیرہ سے صورۃً جمع کرے۔ کہ پہلی کو اس کے آخر وقت میں اور دوسری کو اُس کے اول وقت میں پڑھے کہ حقیقتاً دونوں اپنے اپنے وقت میں واقع ہوں تو کوئی حرج نہیں۔ (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ**:۔ عرفہ و مزدلفہ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔ کہ عرفہ میں ظہر و عصر وقت ظہر میں پڑھی جائیں۔ اور مزدلفہ میں مغرب و عشا وقت عشا میں (عالمگیری)

اوقات مکروہ:۔ طلوع آفتاب و غروب و نصف النہار ان تینوں وقتوں میں کوئی نماز جائز نہیں۔ نہ فرض نہ واجب نہ نفل نہ قضا نہ ادا یوہیں سجدہ تلاوت و سجدہ سہو بھی ناجائز ہے۔ البتہ اُس روز اگر عصر کی نماز نہیں پڑھی۔ تو اگرچہ

آفتاب ڈوبتا ہو پڑھے۔ مگر اتنی تاخیر کرنا حرام ہے۔ حدیث شریف میں اُس کو منافق کی نماز فرمایا۔ طلوع سے مراد آفتاب کا کنارہ ظاہر ہونے سے اُس وقت تک ہے۔ کہ اُس پر نگاہ خیرہ ہونے لگے۔ جس کی مقدار کنارہ چمکنے سے ۲۰ منٹ تک ہے۔ اور اس وقت سے کہ آفتاب پر نگاہ ٹھہرنے لگے۔ ڈوبنے تک غروب ہے۔ یہ وقت بھی بیس منٹ ہے نصف النہار سے مراد نصف النہار شرعی سے نصف النہار حقیقی یعنی آفتاب ڈھلکنے تک ہے۔ جسکو ضحوہ کبریٰ کہتے ہیں یعنی طلوع فجر سے غروب آفتاب تک آج جو وقت ہے۔ اُس کے برابر دو حصے کریں۔ پہلے حصہ کے ختم پر ابتداء نصف النہار شرع ہے اور اسوقت سے آفتاب ڈھلنے تک استواء و ممانعت ہر نماز ہے (در مختار وغیرہ) **فائدہ**۔ مگر بعد نماز کہدیا جائے کہ نماز نہ ہوئی۔ آفتاب بلند ہونے کے بعد پھر پڑھنے کی تکلیف گوارہ فرمائیں **مسئلہ**۔ جنازہ اگر اوقات ممنوعہ میں لایا گیا۔ تو اُسی وقت پڑھیں۔ کوئی کراہت نہیں۔ کراہت اُس صورت میں ہے۔ کہ پیشتر سے تیار موجود ہے۔ اور تاخیر کی یہاں تک کہ وقت کراہت آگیا۔ (عالمگیری) **مسئلہ** ان اوقات میں آیت سجدہ پڑھی۔ تو بہتر یہ ہے۔ کہ سجدہ میں تاخیر کرے۔ یہاں تک کہ وقت کراہت جاتا رہے۔ اور اگر وقت مکروہ ہی میں کرلیا تو بھی جائز ہے اور وقت غیر مکروہ میں پڑھی تھی۔ تو وقت مکروہ میں سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے (عالمگیری) **مسئلہ**۔ ان اوقات میں نماز قضا ناجائز ہے۔ اور اگر قضا شروع کرلی تو واجب ہے۔ کہ توڑ دے اور وقت غیر مکروہ میں پڑھے۔ اور اگر توڑی نہیں اور پڑھ لی۔ تو فرض ساقط ہو جائے گا اور گنہگار ہوگا۔ (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ کسی نے خاص ان اوقات میں نماز پڑھنے کی نذر کی یا مطلقاً نماز پڑھنے کی منت مانی۔ دونوں صورتوں میں اوقات میں اُس نذر کا پورا کرنا جائز نہیں۔ بلکہ وقت کامل میں اپنی منت پوری کرے۔ در مختار

مسئلہ: ان وقتوں میں نفل نماز شروع کی۔ تو وہ نماز واجب ہوگئی مگر اُس وقت پڑھنا جائز نہیں۔ لہذا واجب ہے۔ کہ توڑ دے اور وقت کامل میں قضا کرے۔ اور اگر پوری کرلی۔ تو گنہگار ہوا۔ اور اب قضا واجب نہیں یعنی ذمہ سے ساقط ہوگئی **مسئلہ**۔ جو نماز وقت مباح یا مکروہ میں شروع کرکے فاسد کردی تھی۔ اُس کو بھی ان اوقات میں پڑھنا ناجائز ہے۔ (در مختار) **مسئلہ**۔ ان اوقات میں تلاوت قرآن مجید بہتر نہیں۔ افضل یہ ہے کہ ذکر و درود شریف میں مشغول رہے۔ (در مختار)

اوقات ممنوعہ۔ مسئلہ۔ بارہ وقتوں میں نوافل پڑھنا منع ہے اور اُن کے بعض یعنی ۶، ۱۲ میں فرائض و واجبات و نماز جنازہ و سجدۂ تلاوت کی بھی ممانعت ہے۔ (۱) طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک۔ کہ اس درمیان میں سوا دو رکعت سنت فجر کے کوئی نفل نماز جائز نہیں **مسئلہ** اگر کوئی شخص طلوع فجر سے پیشتر نماز نفل پڑھ رہا تھا۔ ایک رکعت پڑھ چکا تھا۔ کہ فجر طلوع کرآئی۔ تو دوسری بھی پڑھ کر پوری کرے۔ اور یہ دونوں رکعتیں سنت فجر کے قائم مقام نہیں ہوسکتیں۔ اور اگر چار رکعت کی نیت کی تھی۔ اور ایک رکعت کے بعد طلوع فجر ہوا اور چاروں رکعتیں پوری کرلیں۔ تو پچھلی دو رکعتیں سنت فجر کے قائم مقام ہو جائے گی (عالمگیری) **مسئلہ**۔ نماز فجر کے بعد سے طلوع آفتاب تک اگرچہ وقت وسیع باقی ہو اگرچہ سنت فجر فرض سے پہلے نہ پڑھی تھی۔ اور اب پڑھنا چاہتا ہو جائز نہیں (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ**۔ فرض سے پیشتر سنت فجر شروع کرکے فاسد کردی تھی اور اب فرض کے بعد اُس کی قضا پڑھنا چاہتا ہے۔ یہ بھی جائز نہیں (عالمگیری) (۲) اپنے مذہب کی جماعت کے لئے اقامت ہوئی۔ تو اقامت سے ختم جماعت تک نفل و سنت پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ البتہ اگر نماز فجر قائم ہوچکی اور جانتا ہے کہ سنت پڑھے گا جب بھی جماعت مل جائیگی۔ اگرچہ قعدہ

میں شرکت ہوگی تو حکم ہے۔ کہ جماعت سے الگ اور دور سنت فجر پڑھ
کر شریک جماعت ہو اور جو جانتا ہو کہ سنت میں مشغول ہوگا۔ تو جماعت
جاتی رہے گی۔ اور سنت کے خیال سے جماعت ترک کی یہ ناجائز و گناہ
ہے اور باقی نمازوں میں اگرچہ جماعت ملنا معلوم ہو سنتیں پڑھنا جائز نہیں
(در مختار وغیرہ) (۳) نماز عصر سے آفتاب زرد ہونے تک نفل منع ہے
نفل نماز شروع کر کے توڑ دی تھی۔ اُس کی قضا بھی اسوقت میں منع ہے
اور پڑھ لی تو ناکافی ہے اُس کے ذمہ سے ساقط نہ ہوئی۔ (در مختار وغیرہ)
(۴) غروب آفتاب سے فرض مغرب تک۔ (در مختار) (۵) جس وقت
امام اپنی جگہ سے خطبہ جمعہ کے لیئے کھڑا ہوا اسوقت سے فرض جمعہ ختم
ہونے تک نماز نفل مکروہ ہے۔ یہاں تک کہ جمعہ کی سنتیں بھی (در
مختار) (۶) عین خطبہ کے وقت خواہ کوئی خطبہ ہو جمعہ کا اول خطبہ ہو یا دوسرا
ہر نماز حتی کہ قضا بھی ناجائز ہے۔ مگر صاحب ترتیب کے لیئے خطبہ جمعہ
کے وقت قضا کی اجازت ہے۔ (در مختار) جمعہ کی سنتیں شروع کی تھیں
کہ امام خطبہ کے لیئے اپنی جگہ سے اٹھا چاروں رکعتیں پوری کرلے (عالمگیری)
(۷) نماز عیدین سے پیشتر نفل مکروہ ہے۔ خواہ گھر میں پڑھے۔ یا عیدگاہ و مسجد
میں۔ (در مختار وغیرہ) (۸) نماز عیدین کے بعد نفل مکروہ ہے جب کہ عیدگاہ
یا مسجد میں پڑھے۔ گھر میں پڑھنا مکروہ نہیں (عالمگیری وغیرہ) (۹) عرفات
میں جو ظہر و عصر ملا کر پڑھتے ہیں۔ اِن کے درمیان میں اور بعد میں بھی نفل و
سنت مکروہ ہے (۱۰) مزدلفہ میں جو مغرب و عشا جمع کیئے جاتے ہیں
فقط اِن کے درمیان میں نفل و سنت پڑھنا مکروہ ہے۔ بعد میں مکروہ نہیں
(عالمگیری وغیرہ) (۱۱) فرض کا وقت تنگ ہو تو ہر نماز یہاں تک کہ سنت
فجر و ظہر مکروہ ہے۔ (۱۲) جس بات سے دل بٹے۔ اور دفع کر سکتا ہو اُسے
بے دفع کیئے ہر نماز مکروہ ہے۔ مثلاً پاخانے یا پیشاب یا ریاح کا غلبہ ہو۔

مگر جب وقت جاتا ہو تو پڑھ لے۔ پھر پھیر لے (عالمگیری) یوہیں کھانا سامنے آگیا اور اُس کی خواہش ہو غرض کوئی ایسا امر درپیش ہو جس سے دل بٹے۔ خشوع میں فرق آئے۔ ان وقتوں میں بھی نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (در مختار وغیرہ)

مسئلہ:۔ فجر اور ظہر کے پورے وقت اول سے آخر تک بلا کراہت ہیں (بحر الرائق) یعنی یہ نمازیں اپنے وقت کے جس حصے میں پڑھی۔ اصلا مکروہ نہیں +

اذان کا بیان

قال اللہ تعالیٰ وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلاً ممن دعا الی اللہ وعمل صالحًا وقال اننی من المسلمین اُس سے اچھی کس کی بات جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک کام کرے اور یہ کہے کہ میں مسلمانوں میں ہوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس نے سات برس ثواب کے لیئے اذان کہی۔ اللہ تعالیٰ اُس کے لئے نار سے برأت لکھدیگا۔ (ترمذی وغیرہ) فرمایا مؤذن کو نماز پڑھنے والے پر دو سو بیس[۲۲۰] حسنہ زیادہ ہے۔ مگر وہ جو اُسکی مثل کہے۔ اور اگر اقامت کہے تو ایک سو چالیس نیکی ہے مگر وہ جو اُس کی مثل کہے۔ فرمایا مومن کو بدبختی و نامرادی کے لئے کافی ہے کہ موذن کو تکبیر کہتے سنے اور اجابت نہ کرے۔ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ظلم ہے اور پورا ظلم اور کفر ہے کہ اللہ کے منادی کو اذان کہتے سنے اور حاضر نہ ہو۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ اے گروہ زنان جب تم بلال کو اذان و اقامت کہتے سنو۔ تو جس طرح وہ کہتا ہے تم بھی کہو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے ہر کلمہ کے بدلے ایک لاکھ نیکی لکھے گا۔ اور ہزار درجے بلند فرمائے گا۔ اور ہزار گناہ محو کرے گا۔ عورتوں نے عرض کی۔ یہ تو عورتوں کے لئے ہے۔ مردوں کیلیئے

کیا ہے ؟ فرمایا مردوں کے لئے دونا۔ (رواہ ابن عساکر)

مسائل اذان:۔ اذان عرف شرع میں ایک خاص قسم کا اعلان ہے جس کے لئے الفاظ مقرر ہیں الفاظ اذان یہ ہیں :۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ؕ چار بار۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دوبار اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ دوبار۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ دوبار حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ دوبار اَللّٰہُ اَکْبَرُ دوبار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اذان کے معینہ کلمے پندرہ ہیں۔ اقامت اور فجر کی اذان میں دو کلمے اور زیادہ کئے جاتے ہیں۔ تو ان دونوں میں سترہ کلمے ہوئے۔ فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ دو مرتبہ اور زیادہ کیا جائے گا۔ اور اقامت میں جسکو عوام تکبیر کہتے ہیں۔ بعد حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ دو بار اور کہا جائے گا۔

مسئلہ۔ فرض پنجگانہ کہ انہیں میں جمعہ بھی ہے۔ جب جماعت مستحبہ کے ساتھ مسجد میں وقت پر ادا کئے جائیں۔ تو اُن کے لئے اذان سنت ہے اور اس کا حکم مثل واجب ہے۔ کہ اگر اذان نہ کہی تو وہاں کے سب لوگ گنہگار ہونگے۔ یہاں تک کہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر کسی شہر کے سب لوگ اذان ترک کردیں۔ تو میں اُن سے قتال (لڑائی) کرونگا۔ اور اگر ایک شخص چھوڑ دے۔ تو اُسے مارونگا اور قید کرونگا (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۔ مسجد میں بلا اذان و اقامت جماعت پڑھنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۔ قضا نماز مسجد میں پڑھے تو اذان نہ کہے۔ اگر کوئی شخص شہر میں گھر میں نماز پڑھے اور اذان نہ کہے۔ تو کراہت نہیں۔ کہ وہاں کی مسجد کی اذان اس کے لئے کافی ہے اور کہہ لینا بہتر ہے۔ (درمختار) **مسئلہ** گاؤں میں مسجد ہے کہ اُس میں اذان اور اقامت ہوتی ہے۔ تو وہاں گھر میں نماز پڑھنے والے کا وہی حکم ہے۔ جو شہر میں ہے۔ اور مسجد نہ ہو تو اذان اور اقامت میں اُس کا حکم مسافر کا سا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۔ اگر بیروں شہر و قریہ کے باغ یا کھیتی وغیرہ میں ہے اور وہ جگہ قریب ہے۔ تو گاؤں یا شہر کی اذان کفایت کرتی ہے۔ پھر اذان بھی کہہ لینا اچھا ہے۔ اور جو قریب نہ ہو تو کافی نہیں۔ قریب کی حدیہ ہے۔ کہ یہاں کی اذان کی آواز وہاں تک پہنچتی ہو (عالمگیری) **مسئلہ**۔ لوگوں نے مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑہی بعد کو معلوم ہوا کہ وہ نماز صحیح نہ ہوئی تھی۔ اور وقت باقی ہے۔ تو اُس مسجد میں جماعت سے پڑہیں۔ اور اذان کا اعادہ نہیں اور فصل طویل نہ ہو تو اقامت کی بھی حاجت نہیں۔ اور زیادہ وقفہ ہوا تو اقامت کہے۔ اور وقت جاتا رہا تو غیر مسجد میں اذان و اقامت کے ساتھ پڑہیں۔ (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ**۔ جماعت بھر کی نماز قضا ہو گئی تو اذان و اقامت سے پڑہیں۔ اور اکیلا بھی قضا کے لئے اذان و اقامت کہہ سکتا ہے۔ جب کہ جنگل میں تنہا ہو ورنہ قضا کا اظہار گناہ ہے۔ ولہذا مسجد میں قضا پڑہنا مکروہ ہے۔ اور پڑہے تو اذان نہ کہے۔ اور وتر کی قضا میں دعائے قنوت کے وقت رفع یدین نہ کرے۔ (اللہ اکبر کہنے کے وقت ہاتھ نہ اُٹھائے) ہاں اگر کسی ایسے سبب سے قضا ہو گئی۔ جس میں وہاں کے تمام مسلمان مبتلا ہو گئے۔ تو اگرچہ مسجد میں پڑہیں اذان کہیں (عالمگیری) **مسئلہ**۔ اہل جماعت سے چند نمازیں قضا ہوئیں تو پہلی کے لئے اذان و اقامت دونوں کہیں۔ اور باقیوں میں اختیار ہے۔ خواہ دونوں کہیں یا صرف اقامت پر اکتفا کریں۔ اور دونوں کہنا بہتر ہے۔ یہ اُس صورت میں ہے کہ ایک جگہ وہ سب پڑہیں۔ اور اگر مختلف اوقات میں پڑہیں تو ہر جگہ پہلی کے لئے اذان کہیں (عالمگیری) **مسئلہ**۔ وقت ہونے کے بعد اذان کہی جائے قبل از وقت کہی گئی۔ یا وقت ہونے سے پہلے شروع ہوئی اور اثنائے اذان میں وقت آگیا تو اعادہ کی جائے۔ (درمختار) **مسئلہ**۔ اذان کا وقت مستحب وہی ہے۔ جو نماز کا ہے یعنی فجر میں

روشنی پھیلنے کے بعد اور مغرب اور جاڑوں کی ظہر میں اول وقت اور گرمیوں کی ظہر اور ہر موسم کی عصر و عشا میں نصف وقت مستحب گزرنے کے بعد مگر عصر میں اتنی تاخیر نہ ہو۔ کہ نماز پڑھتے پڑھتے وقت مکروہ آجائے۔ اور اگر اول وقت اذان ہوئی اور آخر وقت میں نماز ہوئی تو بھی سنت اذان ادا ہو گئی (در مختار) **مسئلہ۔** فرائض کے سوا باقی نمازوں مثلاً جنازہ وکسوف وغیرہما میں اذان نہیں۔ (عالمگیری) **مسئلہ۔** بچے اور مغموم (غم والے) کے کان میں اور مرگی والے اور غضبناک اور بدمزاج آدمی یا جانور کے کان میں اور لڑائی کی شدت اور آتش زدگی کے وقت اور بعد دفن میت اور جن کی سرکشی کے وقت اور مسافر کے پیچھے اور جنگل میں جب راستہ بھول جائے اور کوئی بتلانے والا نہ ہو۔ اسوقت اذان مستحب ہے (ردالمختار) وبا کے زمانہ میں بھی مستحب ہے۔ (فتاوی رضویہ) **مسئلہ۔** عورتوں کو اذان واقامت کہنا مکروہ تحریمی ہے۔ کہیں گی گنہگار ہونگی اور اعادہ کی جائے (عالمگیری) **مسئلہ۔** عورتیں اپنی نماز ادا پڑھتی ہوں یا قضا۔ اُس میں اذان واقامت مکروہ ہے۔ اگرچہ جماعت سے پڑھیں۔ (در مختار) کہ اُن کی جماعت خود مکروہ ہے (متون) **مسئلہ۔** خنثے (فاسق اگرچہ عالم ہی ہو) اور نشہ والے اور پاگل اور ناسمجھ اور جنب کی اذان مکروہ ہے۔ ان سب کی اذان کا اعادہ کیا جائے۔ (در مختار) **مسئلہ۔** سمجھ وال بچہ اور غلام اور اندھے اور ولدالزنا اور بے وضو کی اذان صحیح ہے (در مختار) مگر بے وضو اذان کہنا مکروہ ہے۔ (مراقی الفلاح) **مسئلہ۔** جمعہ کے دن شہر میں ظہر کی نماز کے لیئے اذان ناجائز ہے۔ اگرچہ ظہر پڑھنے والے معذور ہوں جن پر جمعہ فرض نہ ہو (در مختار وغیرہ) **مسئلہ۔** اذان کہنے کا اہل وہ ہے۔ جو اوقات نماز پہچانتا ہو۔ وقت نہ پہچانتا ہو تو اس ثواب کا مستحق نہیں۔ جو مؤذن کے لیئے ہے (عالمگیری) **مسئلہ۔** مستحب یہ ہے کہ مؤذن مرد عاقل صالح پرہیزگار عالم

بالسنتہ دنی وجاہت لوگوں کے احوال کا نگراں اور جو جماعت سے رہجانے والے ہوں۔ اُن کو زجر و تنبیہ کرنیوالا ہو۔ اذان پر مداومت کرتا ہو۔ اور ثواب کے لیئے اذان کہتا ہو یعنی اذان پر اُجرت نہ لیتا ہو۔ اگر مؤذن نابینا ہو! اور وقت بتانے والا کوئی ایسا ہے۔ کہ صحیح بتادے تو اُس کا اور آنکھ والے کا اذان کہنا یکساں ہے۔ (عالمگیری) **مسئلہ**۔ اگر مؤذن ہی امام بھی ہو تو بہتر ہے (درمختار) **مسئلہ**۔ ایک شخص کو ایک وقت میں دو مسجدوں میں اذان کہنا مکروہ ہے۔ (درمختار) **مسئلہ**۔ اذان و اقامت کی ولایت بانی مسجد کو ہے وہ نہ ہو تو اُس کی اولاد۔ اُس کے کنبے والوں کو۔ اور اگر اہل محلہ نے کسی ایسے کو مؤذن یا امام کیا جو بانی کے مؤذن و امام سے بہتر ہے تو وہ ہی بہتر ہے۔ (درمختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ اگر اثنائے اذان میں مؤذن مرگیا یا اُس کی زبان بند ہو گئی یا رک گیا اور کوئی بتانے والا نہیں یا اُسکا وضو ٹوٹ گیا۔ اور وضو کرنے چلا گیا۔ یا بے ہوش ہو گیا تو ان سب صورتوں میں سرے سے اذان کہی جائے وہی کہے خواہ دوسرا (درمختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ اذان کے بعد معاذ اللہ مرتد ہو گیا تو اعادہ کی حاجت نہیں اور بہتر اعادہ ہے۔ اور اگر اذان کہتے میں مرتد ہو گیا تو بہتر ہے۔ کہ دوسرا شخص سرے سے کہے۔ اور اگر اُسی کو پورا کرے تو بھی جائز ہے۔ (عالمگیری) یعنی کوئی دوسرا شخص باقی کو پورا کرلے۔ نہ یہ کہ وہ بعد ارتداد اُس کی تکمیل کرے۔ کہ کافر کی اذان صحیح نہیں۔ اور اذان متجزی نہیں۔ تو فساد بعض فساد کل ہے۔ جیسے نماز کی پچھلی رکعت میں فساد ہو تو سب فاسد ہے (افادات رضویہ) **مسئلہ**۔ بیٹھ کر اذان کہنا مکروہ ہے۔ اگر کہی اعادہ کرے۔ مگر مسافر سواری پر اذان کہہ لے۔ تو مکروہ نہیں۔ اور اقامت مسافر بھی اتر کر کہے! اگر نہ اترا اور سواری ہی پر کہہ لی۔ تو ہو جائیگی۔ (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ**۔ اذان قبلہ رو کہے اور اس کے خلاف کرنا مکروہ ہے۔ اُس کا اعادہ کیا جائے۔ مگر

مسافر جب سواری پر اذان کہے اور اس کا مونہ قبلہ کی طرف نہ ہو۔ تو حرج نہیں۔ (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ اذان کہنے کی حالت میں بلا عذر کھنکارنا مکروہ ہے۔ اور اگر گلا پڑ گیا یا آواز صاف کرنے کیلئے کھنکارا تو حرج نہیں (غنیہ) **مسئلہ** مؤذن کو حالت اذان میں چلنا مکروہ ہے۔ اور اگر کوئی چلتا جائے اور اس حالت میں اذان کہتا جائے۔ تو اعادہ کریں (غنیہ وغیرہ) **مسئلہ**۔ اثنائے اذان میں بات چیت کرنا منع ہے اگر کلام کیا تو پھر سے اذان کہے (صغیری) **مسئلہ**۔ کلمات اذان میں لحن حرام ہے مثلاً اللہ یا اکبر کے ہمزہ کو مد کے ساتھ آللہ یا آکبر پڑھا یوں ہی اکبر میں بے کے بعد الف پڑھنا حرام ہے۔ (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ یوں ہی کلمات اذان کو قواعد موسیقی پر گانا بھی لحن وناجائز ہے۔ (رد المختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ سنت یہ ہے کہ اذان بلند جگہ کہی جائے۔ کہ پڑوس والوں کو خوب سنائی دے اور بلند آواز سے کہے (بحر) **مسئلہ**۔ طاقت سے زیادہ آواز بلند کرنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ**۔ اذان مئذنہ پر کہی جائے۔ یا خارج مسجد اور مسجد میں اذان نہ کہے۔ (عالمگیری وغیرہ) مسجد میں اذان کہنی مکروہ ہے۔ (غایۃ البیان فتح القدیر وغیرہا) یہ حکم ہر اذان کے لیئے ہے۔ فقہ کی کسی کتاب میں کوئی اذان اس سے مستثنیٰ نہیں۔ اذان ثانی جمعہ بھی اس میں داخل ہے۔ امام اتقانی وامام ابن ہمام نے یہ مسئلہ خاص باب جمعہ میں لکھا۔ ہاں اس میں ایک بات البتہ یہ زاید ہے کہ خطیب کے محاذی ہو یعنی سامنے مسجد بانی مسجد کے اندر منبر سے ہاتھ دو ہاتھ کے فاصلہ پر جیسا کہ ہندوستان میں اکثر جگہ رواج پڑ گیا ہے اس کی کوئی سند کسی کتاب میں نہیں۔ حدیث و فقہ دونوں کے خلاف ہے **مسئلہ**۔ اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر کہے۔ اللہ اکبر اللہ اکبر دونوں ملکر ایک کلمہ ہیں۔ دونوں کے بعد سکتہ کرے۔ درمیان میں نہیں اور سکتہ

کی مقدار یہ ہے۔ کہ جواب دینے والا جواب دے لے۔ اور سکتہ کا ترک مکروہ ہے۔ اور ایسی اذان کا اعادہ مستحب (در مختار وغیرہ)۔
مسئلہ۔ اگر کلمات اذان یا اقامت میں کسی جگہ تقدیم و تاخیر ہو گئی تو اُتنے کو صحیح کر لے سرے سے اعادہ کی حاجت نہیں اور اگر صحیح نہ کئے اور نماز پڑھ لی۔ تو نماز کے اعادہ کی حاجت نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** حی علی الصلوٰۃ داہنی طرف منہ کر کے کہے اور حی علی الفلاح بائیں جانب اگرچہ اذان نماز کے لئے نہ ہو بلکہ بچے کے کان میں یا اور کسی لئے کہی۔ یہ پھرنا فقط منہ کا ہے۔ سارے بدن سے نہ پھرے (در مختار وغیرہ)
مسئلہ۔ اگر منارہ پر اذان کہے تو داہنی طرف کے طاق سے سر نکال کر حی علی الصلوٰۃ کہے اور بائیں جانب کے طاق سے حی علی الفلاح (شرح وقایہ) یعنی جب بغیر اس کے آواز پہنچنا پورے طور پر نہ ہو (رد المحتار) یہ وہیں ہو گا کہ منارہ بند ہے اور دونوں طرف طاق کھلے ہیں اور کھلے منارہ پر ایسا نہ کرے۔ بلکہ وہی صرف منہ پھرتا ہو اور قدم ایک جگہ قایم رہیں **مسئلہ**۔ اذان کہتے وقت کانوں کے سوراخ میں انگلیاں ڈالے رہنا مستحب ہے اور اگر دونوں ہاتھ کانوں پر رکھ لے تو بھی اچھا ہے۔ (در مختار وغیرہ)

اقامت کے مسائل

مسئلہ۔ اقامت مثل اذان ہے۔ یعنی احکام مذکورہ اس کیلئے بھی ہیں۔ صرف بعض باتوں میں فرق ہے۔ اس میں بعد فلاح کے قد قامت الصلوٰۃ دو بار کہیں۔ اس میں بھی آواز بلند کرے مگر نہ اذان کی مثل۔ بلکہ اتنی کہ حاضرین تک آواز پہنچ جائے۔ اس کے کلمات جلد جلد

کہیں۔ درمیان میں سکتہ نہ کریں۔ نہ کانوں پر ہاتھ رکھنا ہے۔ نہ کانوں میں انگلیاں رکھنا۔ اور صبح کی اقامت میں الصلوٰۃ خیر من النوم نہیں اقامت بلند جگہ یا مسجد سے باہر ہونا سنت نہیں۔ اگر امام نے اقامت کہی تو قد قامت الصلوٰۃ کے وقت آگے بڑھکر مصلی پر چلا جائے (درمختار)

مسئلہ۔ اقامت میں بھی حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح کے وقت داہنے بائیں مُنہ پھیرے (درمختار) **مسئلہ**۔ جس نے اذان کہی وہی اقامت پڑھے یا اُس کی اجازت سے دوسرا بھی پڑھ سکتا ہے اگر مؤذن موجود نہ ہو تو دوسرا بلا کراہت پڑھ سکتا ہے۔ بہتر امام ہے (عالمگیری)

مسئلہ۔ جنب و محدث کی اقامت مکروہ ہے۔ مگر اعادہ نہ کی جائے گی۔ اگر اذان کہیں تو اعادہ کریں۔ کہ تکرار اذان مشروع اور تکرار تکبیر غیر مشروع ہے۔ **مسئلہ**۔ اقامت کے وقت کوئی شخص آیا تو اُسے کھڑے ہوکر انتظار کرنا مکروہ ہے۔ بلکہ بیٹھ جائے۔ جب حی علی الفلاح پر پہنچے اس وقت کھڑا ہو۔ یونہیں جو لوگ مسجد میں موجود ہیں۔ وہ بھی بیٹھے رہیں اسوقت اٹھیں۔ جب مکبر حی علی الفلاح پر پہنچے۔ یہی حکم امام کے لئے ہے۔ (عالمگیری) آج کل اکثر جگہ رواج پڑگیا ہے۔ کہ وقت اقامت سب لوگ کھڑے رہتے ہیں۔ بلکہ اکثر جگہ تو یہاں تک ہے کہ جب تک امام مصلے پر کھڑا نہ ہو۔ اسوقت تک تکبیر نہیں کہی جاتی یہ خلاف سنت ہے۔ بلکہ بعض گاؤں میں بعض ناسمجھ جاہل اقامت کے وقت بیٹھنے کو بُرا کہتے ہیں **مسئلہ**۔ مسافر نے اذان و اقامت دونوں نہ کہی یا اقامت نہ کہی تو مکروہ ہے۔ اور اگر صرف اقامت پر اکتفا کیا۔ تو کراہت نہیں۔ مگر بہتر یہ ہے۔ کہ اذان بھی کہے اگرچہ تنہا ہو۔ یا اُس کے ہمراہی وہیں موجود ہوں (درمختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ بیرون شہر کسی میدان میں جماعت قائم کی۔ اور اقامت نہ کہی تو مکروہ ہے۔

اور اذان نہ کہی تو حرج نہیں مگر خلاف اولی ہے۔ (خانیہ) **مسئلہ** مسجد محلہ یعنی جس کے امام و جماعت معین ہو کہ وہی جماعت اولی قائم کرتا ہو اُس میں جب جماعت بطریق مسنون ہو چکی تو دوبارہ اذان کہنا مکروہ ہے! اور بغیر اذان اگر دوسری جماعت قایم کی جائے۔ تو امام محراب میں نہ کھڑا ہو بلکہ دہنے یا بائیں ہٹکر کھڑا ہو کہ امتیاز رہے۔ اس امام جماعت ثانیہ کو محراب میں کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ اور مسجد محلہ نہ ہو جیسے سڑک اسٹیشن وغیرہ کی مسجدیں جن میں چند اشخاص آتے ہیں اور پڑھ کر چلے جاتے ہیں پھر کچھ اور آئے اور پڑھی (علی ہذالقیاس) تو اس مسجد میں تکرار اذان مکروہ نہیں۔ بلکہ افضل یہی ہے کہ ہر گروہ کہ نیا آئے جدید اذان و اقامت کے ساتھ جماعت کرے۔ ایسی مسجد میں ہر امام محراب میں کھڑا ہو۔ محراب سے مراد وسط مسجد ہے یہ طاق معروف ہو یا نہ ہو جیسے مسجد حرام شریف جسمیں یہ محراب اصلا نہیں۔ یا ہر مسجد صیفی یعنی صحن مسجد اس کا وسط محراب ہے۔ اگرچہ وہاں عمارت اصلا نہیں ہوتی **مسئلہ** مسجد محلہ میں بعض اہل محلہ نے اپنی جماعت پڑھ لی، اُن کے امام اور باقی لوگ آئے تو جماعت اولی انہیں کی ہے۔ پہلوں کے لئے کراہت ہے یوہیں اگر غیر محلے والے پڑھ گئے۔ اُن کے بعد محلہ کے لوگ آئے تو جماعت اولی یہی ہے۔ اور امام اپنی جگہ پر کھڑا ہو گا۔ (عالمگیری) **مسئلہ** اگر اذان آہستہ ہوئی تو پھر کہی جائے۔ اور پہلی جماعت جماعت اولی نہیں (فاضیخان) **مسئلہ** اثنائے اقامت میں بھی مؤذن کو کلام کرنا ناجائز ہے جسطرح اذان میں۔ (عالمگیری) **مسئلہ** اثنائے اذان و اقامت میں اُس کو کسی نے سلام کیا تو جواب نہ دے۔ بعد ختم بھی جواب دینا واجب نہیں (عالمگیری)

اذان کا جواب

مسئلہ جب اذان سُنے تو جواب دینے کا حکم ہے یعنی مؤذن جو کلمہ کہے اُس کے بعد سننے والا

بھی وہی کلمہ کہے۔ مگر حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح کے جواب میں
لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ کہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کہے بلکہ
اتنا اور لگالے ماشاء اللہ کان ومالم یشاء لم یکن (در مختار وغیرہ)
مسئلہ۔ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں صَدَقْتَ
وَبَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ کہے (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ جنب بھی
اذان کا جواب دے حیض ونفاس والی عورت اور خطبہ سننے والے
اور نماز جنازہ پڑھنے والے اور جو جماع میں مشغول یا قضائے حاجت
میں ہو ان پر جواب نہیں (در مختار) **مسئلہ**۔ جب اذان ہو تو اتنی
دیر کے لئے سلام کلام اور جواب سلام تمام اشغال موقوف کردے
یہاں تک کہ قرآن مجید کی تلاوت میں اذان کی آواز آئے تو تلاوت
موقوف کردے۔ اور اذان کو غور سے سنے اور جواب دے یوہیں
اقامت میں (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ جو اذان کے وقت باتوں
میں مشغول رہے۔ اُس پر معاذ اللہ خاتمہ بُرا ہونے کا خوف ہے (فتاوی رضویہ)
مسئلہ۔ راستہ چل رہا تھا کہ اذان کی آواز آئی تو اُتنی دیر کھڑا ہو جائے
سُنے اور جواب دے۔ (عالمگیری) **مسئلہ**۔ اقامت کا جواب مستحب
ہے۔ اس کا جواب بھی اسیطرح ہے۔ فرق اتنا ہے۔ کہ قد قامت الصلوٰۃ
کے جواب میں اَقَامَهَا اللہُ وَاَدَامَهَا مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ
کہے (عالمگیری) **مسئلہ**۔ اگر چند اذانیں سُنے تو اس پر پہلی ہی کا جواب
ہے۔ اور افضل یہ ہے کہ سب کا جواب دے۔ (در مختار وغیرہ)
مسئلہ۔ اگر بوقت اذان جواب نہ دیا۔ تو اگر زیادہ دیر نہ ہوئی ہو
اب دے لے (در مختار) **مسئلہ**۔ خطبہ کی اذان کا جواب زبان
سے دینا مقتدیوں کو جائز نہیں۔ (در مختار) **مسئلہ**۔ جب اذان ختم
ہو جائے تو مؤذن اور سامعین درود شریف پڑھیں۔ اُس کے بعد یہ

دعا اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَ الصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ (غنیہ وغیرہ) **مسئلہ۔** جب مؤذن اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہے تو سننے والا درود شریف پڑھے اور مستحب ہے۔ کہ انگوٹھوں کو بوسہ دیکر آنکھوں سے لگالے اور کہے قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ (در مختار) **مسئلہ۔** اذان نماز کے علاوہ اور اذانوں کا جواب بھی دیا جائے گا جیسے بچہ پیدا ہونے وقت کی اذان (ردالمختار) **مسئلہ۔** اگر اذان غلط کہی گئی مثلاً لحن کے ساتھ تو اُس کا جواب نہیں۔ بلکہ ایسی اذان سُنے بھی نہیں۔ (ردالمختار)

مسئلہ تثویب متاخرین نے تثویب مستحسن رکھی ہے۔ یعنی اذان کے بعد نماز کے لئے دوبارہ اعلان کرنا۔ اور اُس کے لئے شرع نے کوئی خاص الفاظ مقرر نہیں کیے بلکہ جو وہاں کا عرف ہو مثلاً اَلصَّلٰوۃُ اَلصَّلٰوۃُ یا قَامَتْ قَامَتْ یا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ (در مختار وغیرہ) **مسئلہ۔** مغرب کی اذان کے بعد تثویب نہیں ہوتی (عنایہ) اور دوبارہ کہہ لیں تو حرج نہیں۔ (درمختار)

اذان کے متفرق مسائل

مسئلہ۔ اذان و اقامت کے درمیان وقفہ کرنا سنت ہے اذان کہتے ہی اقامت کہدینا مکروہ ہے۔ مگر مغرب میں وقفہ تین چھوٹی آیتوں

یا ایک بڑی آیت کے برابر ہو۔ باقی نمازوں میں اذان و اقامت میں اتنی دیر تک ٹھہرے کہ جو لوگ پابند جماعت ہیں، آجائیں۔ مگر اتنا انتظار نہ کیا جائے۔ کہ وقت کراہت آجائے۔ (درمختار) مسئلہ جن نمازوں سے پیشتر سنت یا نفل ہے۔ اُن میں اَولیٰ یہ ہے۔ موذن بعد اذان سنن و نوافل پڑھے۔ ورنہ بیٹھا رہے۔ (عالمگیری) مسئلہ رئیس محلہ اُس کی ریاست کے سبب انتظار مکروہ ہے۔ ہاں اگر وہ شریر ہے اور وقت میں گنجائش ہے تو انتظار کر سکتے ہیں (درمختار) مسئلہ متقدمین نے اذان پر اُجرت لینے کو حرام بتایا مگر متاخرین نے جب لوگوں میں سستی دیکھی تو اجازت دی۔ اور اب اسی پر فتویٰ ہے۔ مگر اذان کہنے پر احادیث میں جو ثواب ارشاد ہوئے۔ وہ انہیں کے لئے ہیں جو اُجرت نہیں لیتے خالصاً للہ عزوجل اس خدمت کو انجام دیتے ہیں۔ ہاں اگر لوگ بطور خود موذن کو صاحب حاجت سمجھ کر دیدیں تو یہ بالاتفاق جائز ہے۔ بلکہ بہتر ہے۔ اور یہ اُجرت نہیں (غنیہ) جب کہ المعہود کالمشروط کی حد تک نہ پہنچ جائے۔ (رضا)۔

باب نماز کی شرطوں کا بیان

صحت نماز کی چھ شرطیں ہیں۔ (۱) طہارت۔ (۲) ستر عورت۔ (۳) استقبال قبلہ (۴) وقت (۵) نیت (۶) تحریمہ۔ طہارت یعنی مصلی کے بدن کا حدث اکبر و اصغر اور نجاست حقیقیہ قدر مانع سے پاک ہونا۔ نیز اُس کے کپڑے اور اُس جگہ کا جس پر نماز پڑھے نجاست حقیقیہ قدر مانع سے پاک ہونا (متون) شرط نماز اس قدر نجاست سے پاک ہونا ہے۔ کہ بغیر پاک کئے نماز ہوگی ہی نہیں۔ مثلاً نجاست غلیظہ درہم سے زائد

اور خفیفہ کپڑے یا بدن کے اُس حصہ کی چوتھائی سے زیادہ جس میں لگی ہو۔ اسکا نام قدر مانع ہے اور اگر اس سے کم ہے تو اس کا زائل کرنا سنت ہے **مسئلہ** کسی شخص نے اپنے کو بے وضو گمان کیا اور اسی حالت میں نماز پڑھ لی۔ بعد کو ظاہر ہوا کہ بے وضو نہ تھا۔ نماز نہ ہوئی (در مختار) **مسئلہ** مصلی اگر ایسی چیز کو اُٹھائے ہو کہ اُس کی حرکت سے وہ بھی حرکت کرے اگر اُس میں نجاست قدر مانع ہو تو نماز جائز نہیں۔ مثلاً چاندنی کا ایک سرا اوڑھکر نماز پڑھی۔ اور دوسرے سرے میں نجاست ہے۔ اگر رکوع و سجود و قیام و قعود میں اُس کی حرکت سے اُس جائے نجاست تک حرکت پہنچتی ہے۔ نماز نہ ہوگی ورنہ ہوجائیگی **مسئلہ** اگر نجاست قدر مانع سے کم ہے۔ جب بھی مکروہ ہے۔ پھر نجاست غلیظہ (سخت پلیدی) بقدر درہم ہے تو مکروہ تحریمی ہے۔ اور اس سے کم تو خلاف سنت ہے۔ (در مختار وغیرہ) **مسئلہ** چھت خیمہ سائبان اگر نجس ہوں اور مصلی کے سر سے کھڑے ہونے میں لگیں جب بھی نماز نہ ہوگی۔ (بقدر ادائے رکن لگیں) **مسئلہ** اگر اس کا کپڑا یا بدن اثنائے نماز میں بقدر مانع ناپاک ہوگیا۔ اور تین تسبیح کا وقفہ ہوا۔ نماز نہ ہوئی۔ اور اگر نماز شروع کرتے وقت کپڑا ناپاک تھا۔ یا کسی ناپاک چیز کو لئے ہوئے تھا۔ اور اسی حالت میں شروع کرلی۔ اور اللہ اکبر کہنے کے بعد جدا کیا۔ تو نماز منعقد ہی نہ ہوئی (رد المختار) **مسئلہ** مصلی کا بدن جنب یا حیض و نفاس والی عورت کے بدن سے ملا رہا۔ یا انہوں نے اُس کی گود میں سر رکھا۔ تو نماز ہوجائے گی۔ (رد المختار و در مختار) **مسئلہ** جس جگہ نماز پڑھے اُس کے طاہر ہونے سے مراد موضع سجود و قدم کا پاک ہونا ہے۔ جس چیز پر نماز پڑھتا ہو۔ اُس کے سب حصہ کا پاک ہونا شرط صحت نماز نہیں (در مختار) **مسئلہ** مصلی کے بدن یا

نجس کو تر بیٹھا نماز ہو جائے گی (بحر) **مسئلہ**۔ مصلی کی آستین کے نیچے نجاست ہے اور اسی آستین پر سجدہ کیا نماز نہ ہوگی۔ (ردالمختار) اگرچہ نجاست زیر ہاتھ نہ ہو یعنی آستین وغیرہ جو کپڑا نمازی کہ پہنے ہوئے ہے اس کے تابع ہے۔ فاصل نہ ہوگا۔ بخلاف دیگر دبیز کپڑے کے کہ اگر نجاست پر بچھا کر نماز پڑھے اور نجاست کی رنگت و بو محسوس نہ ہو تو نماز ہو جائے گی (رضا) **مسئلہ**۔ اگر سجدہ کرتے وقت دامن وغیرہ نجس زمین پر پڑتے ہوں تو مضر نہیں (ردالمختار) **مسئلہ**۔ اگر اتنا باریک کپڑا بچھا کر نماز پڑھی جو ستر کے کام نہیں آسکتا۔ نماز نہ ہوئی (جس کے نیچے سے نجاست نظر آئے) اور اگر شیشہ پر نماز پڑھی۔ اور نیچے سے نجاست نظر آرہی ہے۔ نماز ہو جائے گی۔ (درمختار)

دوسری شرط ستر عورت۔ بدن کا وہ حصہ جس کا چھپانا فرض ہے۔ اُس کو چھپانا۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ ہر نماز کے وقت کپڑے پہنو۔ فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز پڑھو تہبند باندھ لو اور چادر اوڑھ لو اور یہودیوں کی مشابہت نہ کرو (رواہ ابن عدی) **مسئلہ**۔ ستر عورت ہر حال میں واجب ہے۔ خواہ نماز میں ہو یا نہ ہو۔ تنہا ہو یا کسی کے سامنے۔ بلا کسی غرض صحیح کے تنہائی میں بھی کھولنا جائز نہیں۔ اور لوگوں کے سامنے یا نماز میں۔ تو ستر بالاجماع فرض ہے۔ یہاں تک کہ اگر اندھیرے مکان میں نماز پڑھی۔ اگرچہ وہاں کوئی نہ ہو۔ اور اُس کے پاس اتنا پاک کپڑا موجود ہے کہ ستر کا کام دے اور ننگے پڑھی۔ بالاجماع نہ ہوگی۔ مگر عورت کے لئے خلوت میں جب کہ نماز میں نہ ہو تو سارا بدن چھپانا واجب نہیں۔ بلکہ صرف ناف سے گھٹنے تک۔ **فائدہ**۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ جب بالکل کوئی آدمی پاس نہ ہو جب بھی عورت

کو تمام بدن کھولنا حرام ہے۔ عورت کو دوسری عورت کے سامنے بھی سوائے غرض صحیح کے سارا بدن کھولنا حرام ہے۔ ناف سے زانو تک عورت کو دوسری عورت سے بھی چھپانا فرض ہے اکثر عورتیں ایک دوسری سے پردہ ستر نہیں کرتیں۔ اور بہت ایسی ہیں جو کہ باہر نہروں کے کناروں پر برہنہ ہو کر غسل کرتی ہیں۔ ایک عورت دوسری عورت کے سامنے برہنہ ہو کر غسل کرنے کو کوئی عیب نہیں سمجھتی۔ ایسی عورتوں پر خدا کی لعنت اترتی نازل ہوتی ہے۔ اُن کو خدا سے ڈرنا چاہیئے۔ اور محارم کے سامنے پیٹ اور پیٹھ کا چھپانا بھی فرض ہے اور غیر محارم کے سامنے اور نماز کے لئے اگر تنہا اندھیری کوٹھڑی میں ہو۔ تمام بدن کے سوا پانچ عضو (منہ کی ٹکلی اور ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلووں کے) چھپانا فرض ہے۔ بلکہ جوان عورت کو غیر مردوں کے سامنے منہ کھولنا بھی منع ہے (در مختار) **مسئلہ** اتنا باریک کپڑا جس سے بدن چمکتا ہو۔ ستر کے لئے کافی نہیں۔ اس سے نماز پڑھی تو نہ ہوئی (عالمگیری) **مسئلہ**۔ یوہیں اگر چادر میں سے عورت کے بالوں کی سیاہی چمکے نماز نہ ہوگی۔ اور ایسا کپڑا پہننا جس سے ستر عورت نہ ہو سکے علاوہ نماز کے بھی حرام ہے **مسئلہ**۔ دبیز کپڑا جس سے بدن کا رنگ نہ چمکتا ہو مگر بدن سے بالکل ایسا چپکا ہوا ہے کہ دیکھنے سے عضو کی صورت معلوم ہوتی ہے۔ ایسے کپڑے سے نماز ہو جائے گی۔ مگر اُس عضو کی طرف دوسروں کو نگاہ کرنا جائز نہیں (ردالمختار)۔ اور ایسا کپڑا لوگوں کے سامنے پہننا منع ہے۔ اور عورتوں کے لئے بدرجۂ اولیٰ ممانعت۔ بعض عورتیں جو بہت چست پاجامے پہنتی ہیں اور باریک دوپٹے اوڑھتی ہیں اس مسئلہ سے سبق لیں۔ **مسئلہ**۔ اس کے علم میں کپڑا ناپاک ہے اور اُس میں نماز پڑھی۔ پھر معلوم ہوا کہ پاک تھا۔ نماز نہ ہوئی (در مختار وغیرہ)

مسئلہ۔ غیر نماز میں اگر نجس کپڑا ضرورت کے لیے پہنا تو حرج نہیں بشرطیکہ خشک ہو ورنہ بلا وجہ بدن ناپاک کرنا ہے۔ **مسئلہ**۔ مرد کے لئے ناف کے نیچے سے گھٹنوں تک عورت ہے۔ اس کا چھپانا فرض ہے۔ ناف داخل ستر نہیں اور زانو داخل ہیں (در مختار)

مسئلہ۔ بعض بیباک لوگ ایسے ہیں۔ کہ لوگوں کے سامنے گھٹنے بلکہ ران تک کھولے رہتے ہیں۔ یہ بھی حرام ہے۔ اور اس کی عادت ہے تو فاسق مردود الشہادت ہیں۔ **فائدہ**۔ جو لوگ نکر پہنتے ہیں جس سے کہ علاوہ زانو کے ران کا بھی کچھ حصہ برہنہ ہوتا ہے۔ یہ بھی حرام ہے پہلوان اور کھیل کود کرنے والے معمولی طور سے آگے پیچھے عورت غلیظہ کا نصف نصف چھپاتے ہیں۔ باقی سارا بدن کھلا رکھتے ہیں۔ یہ بھی حرام ہے۔ اور اس کی طرف دیکھنا بھی حرام ارادہ سے دیکھنے والے گنہگار ہیں۔

مسئلہ۔ آزاد عورتوں اور خنثیٰ مشکل کے لئے سارا بدن عورت ہے سوا منہ کی ٹکلی اور ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلوؤں کے سر کے لٹکتے ہوئے بال اور کلائیاں بھی عورت ہیں۔ ان کا چھپانا بھی فرض ہے۔

مسئلہ۔ اتنا باریک دوپٹہ جس سے بال کی سیاہی چمکے۔ عورت نے اوڑھ کر نماز پڑھی نہ ہوگی۔ جب تک اس پر کوئی ایسی چیز نہ اوڑھے جس سے بال وغیرہ کا رنگ چھپ جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۔ جن اعضا کا ستر فرض ہے۔ اُن میں کوئی عضو چوتھائی سے کم کھل گیا۔ نماز ہو گئی۔ اور اگر چوتھائی عضو کھل گیا۔ اور فوراً چھپا لیا۔ جب بھی ہو گئی۔ اور اگر بقدر ایک رکن یعنی تین مرتبہ سبحٰن اللہ کہنے کے برابر کھلا رہا۔ بالقصد کھولا اگرچہ فوراً چھپا لیا نماز فاسد ہو گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ۔ اگر نماز شروع کرتے وقت عضو کی چوتھائی کھلی ہے یعنی اس حالت پر اللہ اکبر کہہ لیا۔ تو منعقد ہی نہ ہوئی (در مختار) **مسئلہ** اگر چند اعضا

میں کچھ کچھ کھلا رہا کہ ہر ایک اُس عضو کی چوتھائی سے کم ہے۔ مگر مجموعہ اُن کا اُن کھلے ہوئے اعضا میں جو سب سے زیادہ چھوٹا ہے۔ اُسکی چوتھائی کے برابر ہے۔ نماز نہ ہوئی۔ مثلاً عورت کے کان کا نواں حصہ اور پنڈلی کا نواں حصہ کھلا رہا تو مجموعہ دونوں کا کان کی چوتھائی کی قدر ضرور ہے نماز جاتی رہی (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ**۔ عورت غلیظہ (قبل و دبر اور ان کے آس پاس کی جگہ) اور عورت خفیفہ کہ ان کے ماسوا اور اعضائے عورت ہیں۔ اس حکم میں سب برابر ہیں۔ غلظت اور خفت با اعتبار حرمت نظر کے ہے۔ کہ غلیظ کی طرف دیکھنا زیادہ حرام ہے۔ کہ اگر کسی کو گھٹنا کھولے ہوئے دیکھے تو نرمی کے ساتھ منع کرے۔ اگر باز نہ آئے تو اُس سے جھگڑا نہ کرے۔ اور اگر ران کھولے ہوئے ہے تو سختی سے منع کرے۔ اور باز نہ آیا تو مارے نہیں۔ اور اگر عورت غلیظہ کھولے ہوئے ہو تو جو مارنے پر قادر ہو مثلاً باپ یا حاکم وہ مارے (ردالمختار) **مسئلہ**۔ ستر کے لیئے یہ ضرور نہیں کہ اپنی نگاہ بھی اُن اعضا پر نہ پڑے۔ تو اگر کسی نے صرف لمبا کرتہ پہنا۔ اور اُس کا گریبان کھلا ہوا ہے۔ کہ اگر گریبان سے نظر کرے تو اعضا دکھائی دیتے ہیں۔ نماز ہو جائیگی اگرچہ بالقصد ادھر نظر کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ (درمختار) **مسئلہ**۔ اوروں سے ستر فرض ہونے کے یہ معنی ہیں۔ کہ ادھر اُدھر سے نہ دیکھ سکیں۔ تو معاذ اللہ اگر کسی شریر نے نیچے جھک کر اعضا کو دیکھ لیا تو نماز نہ گئی۔ (عالمگیری) **مسئلہ**۔ اگر کسی مرد کے پاس ستر کے لیئے جائز کپڑا نہ ہو اور ریشمی کپڑا ہے تو فرض ہے کہ اُس سے ستر کرے اور اُسی میں نماز پڑھے۔ البتہ اور کپڑا ہوتے ہوئے مرد کو ریشمی کپڑا پہننا حرام ہے۔ اور اس میں نماز مکروہ تحریمی ہے۔ (درمختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ کوئی شخص برہنہ اگر اپنا سارا جسم مع سر کے کسی ایک کپڑے میں چھپا کر نماز پڑھے نماز نہ ہوگی۔ اور اگر سر اُس سے باہر نکال لے ہو جائیگی

درد المختار) **مسئلہ**۔ کسی کے پاس بالکل کپڑا نہیں۔ تو بیٹھکر نماز پڑھے
دن ہو یا رات گھر میں ہو یا میدان میں۔ خواہ ویسے بیٹھے جیسے نماز میں
بیٹھتے ہیں (مرد مردوں کی طرح اور عورتیں عورتوں کی طرح) یا پاؤں پھیلا
کر اور عورت غلیظہ پر ہاتھ رکھ کر اور یہ بہتر ہے۔ اور رکوع وسجود کی جگہ اشارہ
کرے یا رکوع وسجود کرے۔ اور یہ اشارہ رکوع وسجود سے اس کے لئے افضل
ہے۔ اور یہ بیٹھکر پڑھنا کھڑے ہو کر پڑھنے سے افضل ہے۔ خواہ قیام میں رکوع
وسجود کے لئے اشارہ کرے۔ یا رکوع وسجود کرے۔ (در مختار وغیرہ)
مسئلہ۔ ایسا شخص برہنہ نماز پڑھ رہا تھا۔ کسی نے عاریۃً اسکو کپڑا
دیدیا یا مباح کر دیا نماز جاتی رہی۔ کپڑا پہنکر سرے سے پڑھے۔ (در مختار وغیرہ)
مسئلہ۔ اگر کپڑا دینے کا کسی نے وعدہ کیا تھا۔ تو آخر وقت تک انتظار
کرے جب دیکھے۔ کہ نماز جاتی رہیگی۔ تو برہنہ ہی پڑھ لے (ردالمختار)
مسئلہ۔ اگر دوسرے کے پاس کپڑا ہے۔ اور غالب گمان ہے۔ کہ
مانگنے سے دیگا۔ تو مانگنا واجب ہے (ردالمختار) **مسئلہ**۔ اگر کپڑا
مول ملتا ہے اور اس کے پاس دام حاجت اصلیہ سے زاید ہیں۔ تو اگر
اتنے دام مانگتا ہو جو اندازہ کرنے والوں کے اندازہ سے باہر نہ ہوں۔ تو
خریدنا واجب۔ (ردالمختار) یوہیں اگر ادھار دینے پر راضی ہو جب بھی خریدنا
واجب ہونا چاہیئے **مسئلہ**۔ اگر اس کے پاس کپڑا ایسا ہے۔ پورا
نجس ہے۔ تو نماز میں اُسے نہ پہنے۔ اور اگر ایک چوتھائی پاک ہے تو
واجب ہے کہ اُسے پہنکر پڑھے۔ برہنہ جائز نہیں۔ یہ سب اسوقت
ہے۔ کہ ایسی چیز نہیں۔ کہ کپڑا پاک کر سکے یا اُسکی نجاست قدر مانع سے
کم کر سکے۔ ورنہ واجب ہوگا کہ پاک کرے یا تقلیل (کمی) نجاست کرے
(در مختار) **مسئلہ**۔ چند شخص برہنہ ہیں۔ تو تنہا تنہا دور دور نماز پڑھیں۔
اور اگر جماعت کی تو امام درمیان میں کھڑا ہو (عالمگیری) **مسئلہ**۔ اگر برہنہ شخص

کو چٹائی یا بچھونا وغیرہ مل جائے۔ تو اُسی سے ستر کرے ننگا نہ پڑھے یوہیں گھاس یا پتوں سے ستر کرسکتا ہے تو یہی کرے (عالمگیری) **مسئلہ** اگر پورے ستر کے لیئے کپڑا نہیں اور اتنا ہے کہ بعض اعضاء کا ستر ہو جائیگا تو اس سے ستر واجب ہے۔ اور اس کپڑے سے عورت غلیظہ (آگا پیچھا) قبل و دبر کو چھپائے اور اتنا ہو کہ ایک ہی کو چھپا سکتا ہے۔ تو ایک ہی کو چھپائے۔ (در مختار) **مسئلہ** جس نے ایسی مجبوری میں برہنہ نماز پڑھی تو بعد نماز کپڑا ملنے پر اعادہ نہیں نماز ہو گئی (در مختار) **مسئلہ** اگر ستر کا کپڑا یا اُس کے پاک کرنے کی چیز نہ ملنا بندوں کی جانب سے ہو تو نماز پڑھے پھر اعادہ کرے (در مختار)

تیسری شرط استقبال قبلہ یعنی نماز میں کعبہ شریف کی طرف منہ کرنا۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سولہ یا سترہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی۔ اور حضور کو پسند یہ تھا۔ کہ کعبہ شریف قبلہ ہو۔ اس پر یہ حکم نازل ہوا۔ (جلالین) **مسئلہ** نماز اللہ ہی کے لیئے پڑھی جائے اور اُسی کے لیئے سجدہ ہو۔ نہ کعبہ کو۔ اگر کسی نے معاذ اللہ کعبہ کے لیئے سجدہ کیا۔ حرام و گناہ کبیرہ کیا۔ اور اگر عبادت کعبہ کی نیت کی۔ جب تو کھلا کافر ہے کہ غیر خدا کی عبادت کفر ہے (در مختار وغیرہ) استقبال عام ہے کہ بعینہٖ کعبہ معظمہ کی طرف منہ ہو جیسے مکہ مکرمہ والوں کے لیئے یا اُس جہت کو منہ ہو جیسے اوروں کے لیئے (در مختار) **مسئلہ** کعبہ معظمہ کے اندر نماز پڑھی تو جس رخ چاہے پڑھے کعبہ کی چھت پر بھی نماز ہو جائے گی مگر اُس کی چھت پر چڑھنا ممنوع ہے۔ (غنیہ وغیرہ) **مسئلہ** چھت کعبہ کو

موبنھ ہو سکے یہ معنی ہیں۔ کہ موبنھ کی سطح کا کوئی جز کعبہ کی سمت میں واقع ہو تو اگر قبلہ سے کچھ انحراف ہی۔ مگر منہ کا کوئی جز کعبہ کی مواجہ میں ہے۔ نماز ہو جائیگی **مسئلہ**۔ قبلہ بنائے کعبہ کا نام نہیں بلکہ وہ فضا ہے اس بنا کی محاذات دربرابر، میں ساتویں زمین سے عرش تک قبلہ ہی ہے تو اگر وہ عمارت وہاں سے اٹھا کر دوسری جگہ رکھدی جائے۔ اور اب اس عمارت کی طرف مُنہ کر کے نماز پڑہی نہ ہوگی یا کعبہ معظمہ کسی ولی کی زیارت کو گیا اور اس فضا کی طرف نماز پڑہی ہو گئی۔ یوہنی اگر بلند پہاڑ پر یا کوئیں کے اندر نماز پڑہی اور قبلہ کی طرف مُنہ کیا نماز ہو گئی۔ کہ فضا کی طرف توجہ پائی گئی۔ گو عمارت کی طرف نہ ہو درد المختار **مسئلہ**۔ جو شخص استقبال قبلہ سے عاجز ہو مثلاً مریض ہے کہ کعبہ کی طرف رخ خود بدل نہ سکے۔ یا کوئی ایسا نہ ہو جو متوجہ کرے۔ یا اُس کے پاس امانت کا مال ہے جس کے چوری جانے کا ٹھیک اندیشہ ہے۔ یا کشتی کے تختہ پر بہتا جارہا ہے اور صحیح اندیشہ ہے کہ متوجہ ہوگا تو ڈوب جائیگا۔ یا شریر جانور پر سوار ہے کہ اترنے نہیں دیتا۔ یا اترو تو جائیگا۔ مگر بے مددگار سوار نہ ہونے دیگا۔ یا یہ بوڑھا آدمی ہے کہ پھر خود سوار نہ ہو سکے گا۔ اور ایسا کوئی نہیں جو سوار کرادے تو ان سب صورتوں میں جس رخ نماز پڑھ سکے پڑھ لے اور اعادہ بھی نہیں۔ ہاں سواری کے روکنے پر قادر ہو تو روک کر پڑہے اور ممکن ہو تو قبلہ کو منہ کرے۔ ورنہ جیسے بھی ہو سکے (مگر معافی نہیں) اور اگر روکنے میں قافلہ نگاہ سے مخفی ہو جائیگا تو سواری ٹھہرانا بھی ضروری نہیں۔ یوہنی رواں میں پڑہے (رد المختار) **مسئلہ**۔ چلتی کشتی میں نماز پڑہے تو بوقت تحریمہ قبلہ کو منہ کرے اور جیسے جیسے وہ گھومتی جائے۔ یہ بھی قبلہ کو منہ پھیرتا رہے اگرچہ نماز نفل ہو (غنیہ) **مسئلہ** مصلی (نمازی) کے پاس مال ہے اور اندیشہ صحیح ہے

کہ استقبال کرے گا۔ تو چوری ہو جائے گی۔ ایسی حالت میں کوئی ایسا شخص مل گیا جو حفاظت کرے اگرچہ باُجرتِ مثل استقبال فرض ہے درالمختار جب کہ وہ اُجرت حاجت اصلیہ سے زاید اُس کے پاس ہو یا محافظ اُئندہ لینے پر راضی ہو اور اگر نقد مانگتا ہے اور اس کے پاس نہیں یا ہے۔ مگر حاجت اصلیہ سے زائد نہیں یا ہے مگر اُجرت مثل سے بہت زیادہ طلب کرتا ہے تو اجیر کرنا ضرور نہیں یو ہیں پڑھے (افادات رضویہ)

مسئلہ۔ کوئی شخص قید میں ہے۔ اور وہ لوگ اسے استقبال سے مانع ہیں۔ تو جیسے بھی ہو سکے نماز پڑھ لے۔ پھر جب موقعہ ملے وقت میں یا بعد تو اُس کا اعادہ کرے (درمختار)

تحری کے مسائل

مسئلہ۔ اگر کسی شخص کو کسی جگہ قبلہ کی شناخت نہ ہو نہ کوئی ایسا مسلمان ہے جو بتا دے۔ نہ چاند سورج ستارے ہوں یا ہوں مگر اسکو اتنا علم نہیں کہ اُن سے معلوم کر سکے۔ تو ایسے کیلئے حکم ہے کہ تحری کرے (سوچے جدہر قبلہ ہونا دل پر جمے اُدہر ہی منہ کرے) اُس کے حق دہی قبلہ ہے (عامہ کتب) **مسئلہ**۔ تحری کرکے نماز پڑہی بعد کو معلوم ہوا کہ قبلہ کی طرف نماز نہیں پڑہی ہو گئی۔ اعادہ کی حاجت نہیں (تنویر الابصار وغیرہ) **مسئلہ**۔ ایسا شخص اگر بے تحری کسی طرف منہ کرکے نماز پڑہے نماز نہ ہوئی۔ اگرچہ واقع میں قبلہ ہی کی طرف منہ کیا ہو۔ ہاں اگر قبلہ کی طرف منہ ہونا بعد نماز یقین کے ساتھ معلوم ہوا۔ ہو گئی۔ اگر بعد نماز اُس کا جہت قبلہ ہونا گمان ہو یقین نہ ہو یا اثنائے نماز میں اُس کا قبلہ ہونا معلوم ہوا۔ اگرچہ یقین کے ساتھ تو نماز نہ ہوئی (درمختار)

مسئلہ۔ اگر سوچا اور دل میں کسی طرف قبلہ ہونا ثابت ہوا اگر اُس کے خلاف دوسری طرف اُس نے منہ کیا نماز نہ ہوئی۔ اگرچہ واقعہ میں وہی قبلہ تھا جدہر منہ کیا۔ اگرچہ بعد کو یقین کے ساتھ اُسی کا قبلہ ہونا

معلوم ہو (در مختار) **مسئلہ**۔ اگر کوئی جاننے والا موجود ہے۔ اُس
سے دریافت نہیں کیا۔ خود غور کر کے کسی طرف منہ کر کے نماز پڑھ لی تو
اگر قبلہ ہی کی طرف منہ تھا۔ ہو گئی ورنہ نہیں۔ (در المختار) **مسئلہ**۔ جاننے
والے سے پوچھا اُس نے نہیں بتایا۔ نماز ہو گئی اعادہ کی حاجت نہیں (منیہ)
مسئلہ۔ ایک شخص سوچکر ایک طرف پڑھ رہا ہے۔ تو دوسرے کو
اس کا اتباع جائز نہیں۔ بلکہ اسے بھی سوچنے کا حکم ہے۔ اگر اُس کا
اتباع کیا تحری نہ کی اس کی نماز نہ ہوئی (رد المختار) **مسئلہ**۔ اگر سوچ
کر کے نماز پڑھ رہا تھا اور اثنائے نماز میں اگرچہ سجدہ سہو میں رائے بدلگئی
یا غلطی معلوم ہوئی۔ تو فرض ہے کہ فوراً گھوم جائے۔ اور پہلے جو پڑھ چکا ہے
اُس میں خرابی نہ آئیگی۔ اسی طرح اگر چاروں رکعتیں چار جہات میں پڑھیں
جائز ہے اور اگر فوراً نہ پھرا یہاں تک کہ ایک رکن یعنی تین بار سبحٰن اللہ کہنے
کا وقفہ ہوا نماز نہ ہوئی (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ نابینا غیر قبلہ کی طرف
نماز پڑھ رہا تھا۔ کوئی بینا آیا۔ اس نے اُسے سیدھا کر کے اُس کی اقتدا
کی تو اگر وہاں کوئی شخص ایسا تھا جس سے قبلہ کا حال اندھا دریافت کر سکتا
تھا۔ مگر نہ پوچھا دونوں کی نمازیں نہ ہوئیں۔ اور اگر کوئی ایسا نہ تھا۔ تو نابینا کی
ہو گئی اور مقتدی کی نہ ہوئی (غنیہ وغیرہ) **مسئلہ**۔ تحری کر کے غیر قبلہ
کو نماز پڑھ رہا تھا۔ بعد کو اُسے اپنی رائے کی غلطی معلوم ہوئی۔ اور قبلہ
کی طرف پھر گیا۔ تو جس دوسرے شخص کو اُس کی پہلی حالت معلوم ہو
اگر یہ بھی اُسی قسم کا ہے۔ کہ اُس نے بھی پہلے وہی تحری کی تھی۔ اور اب
اُسکو بھی غلطی معلوم ہوئی۔ تو اُس کی اقتدا کر سکتا ہے ورنہ نہیں (رد المختار)
مسئلہ۔ اگر امام تحری کر کے ٹھیک جہت میں پہلے ہی سے پڑھ
رہا ہے۔ تو اگرچہ تحری کرنے والوں میں نہ ہو اُس کی اقتدا کر سکتا ہے
(در مختار) **مسئلہ**۔ اگر امام و مقتدی ایک ہی جہت کو سوچکر کے نماز

پڑھ رہے تھے۔ اور امام نے نماز پوری کرلی۔ اور سلام پھیر دیا اب مسبوق ولاحق کی رائے بدل گئی۔ تو مسبوق گھوم جائے اور لاحق سرے سے پڑھے (در مختار) **مسئلہ**۔ اگر پہلے ایک طرف کو رائے ہوئی اور نماز شروع کی پھر دوسری طرف کو رائے پلٹی پلٹ گیا۔ پھر تیسری یا چوتھی بار وہی رائے ہوئی۔ جو پہلی مرتبہ تھی تو اُسی طرف پھر جائے سرے سے پڑھنے کی حاجت نہیں۔ (در مختار) **مسئلہ**۔ سوچکر کے ایک رکعت پڑھی دوسری میں رائے بدل گئی۔ اب یاد آیا کہ پہلی رکعت کا ایک سجدہ رہ گیا تو سرے سے نماز پڑھے (در مختار) **مسئلہ**۔ اندھیری رات ہے چند شخصوں نے جماعت سے سوچکر کے مختلف جہتوں میں نماز پڑھی مگر اثنائے نماز میں یہ معلوم نہ ہوا کہ اس کی جہت امام کی جہت کے خلاف ہے نہ مقتدی امام سے آگے ہے۔ نماز ہوگئی اور اگر بعد نماز معلوم ہوا کہ امام کے خلاف اس کی جہت تھی کچھ حرج نہیں۔ اور اگر امام کے آگے ہونا معلوم ہوا نماز میں یا بعد کو تو نماز نہیں ہوئی۔ (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ مصلی (نمازی) نے قبلہ سے بلا عذر قصداً سینہ پھیر دیا۔ اگرچہ فوراً ہی قبلہ کی طرف ہوگیا نماز فاسد ہوگئی۔ اور اگر بلا قصد پھر گیا اور بقدر تین تسبیح کے وقفہ نہ ہوا تو ہوگئی (منیہ وغیرہ) **مسئلہ**۔ اگر صرف منہ قبلہ سے پھیرا تو اس پر واجب ہے۔ کہ فوراً قبلہ کی طرف کرلے اور نماز نہ جائیگی مگر بلا عذر مکروہ ہے۔ (منیہ وغیرہ) **چوتھی شرط وقت ہے**۔ اس کے مسائل گذر چکے ہیں۔

پانچویں شرط نیت ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ وَمَآ اُمِرُوٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ۔ انہیں تو یہی حکم ہوا کہ اللہ ہی کی عبادت کریں۔ اُس کے لئے دین کو خالص رکھتے ہوئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ

بالنِّیَّاتِ وَلِکُلِّ امْرِءٍ مَا نَوٰی۔ اعمال کا مدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہ ہے۔ جو اس نے نیت کی۔ (بخاری و مسلم)

مسئلہ۔ نیت دل کے پکے ارادے کو کہتے ہیں محض جاننا نیت نہیں تاوقتیکہ ارادہ نہ ہو۔ (تنویر الابصار) **مسئلہ**۔ نیت میں زبان کا اعتبار نہیں اگر دل میں مثلاً ظہر کا قصد کیا۔ اور زبان سے لفظ عصر نکلا ظہر کی نماز ہو گئی۔ (درمختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ نیت کا ادنی درجہ یہ ہے کہ اگر اسوقت کوئی پوچھے کونسی نماز پڑھتا ہے۔ تو فوراً بلا تامل بتا دے اگر حالت ایسی ہے کہ سوچکر بتائے گا تو نماز نہ ہو گی (درمختار) **مسئلہ** زبان سے کہہ لینا مستحب ہے اور اس میں کچھ عربی کی تخصیص نہیں۔ فارسی وغیرہ میں بھی ہو سکتی ہے۔ اور تلفظ میں ماضی کا صیغہ ہو مثلاً نَوَیْتُ یا نیت کی میں نے۔ (درمختار) **مسئلہ**۔ احوط یہ ہے کہ اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہتے وقت نیت حاضر ہو۔ (منیہ) **مسئلہ**۔ تکبیر سے پہلے نیت کی۔ اور شروع نماز اور نیت کے درمیان کوئی امر اجنبی مثلاً کھانا پینا کام وغیرہ وہ امور جو نماز سے غیر متعلق ہیں۔ فاصل نہ ہوں نماز ہو جائے گی۔ اگرچہ تحریمہ کے وقت نیت حاضر نہ ہو (درمختار)

مسئلہ۔ وضو سے پیشتر نیت کی تو وضو کرنا فاصل اجنبی نہیں نماز ہو جائے گی۔ یونہیں وضو کے بعد نیت کی اسکے بعد نماز کے لئے چلنا پایا گیا نماز ہو جائیگی۔ اور یہ چلنا فاصل اجنبی نہیں (غنیہ) **مسئلہ**۔ اگر شروع کے بعد نیت پائی گئی اسکا اعتبار نہیں یہاں تک کہ اگر تکبیر تحریمہ میں اللہ کہنے کے بعد اکبر کے پہلے نیت کی نماز نہ ہو گی۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۔ اصح یہ ہے کہ نفل وغیرہ میں مطلق نیت کافی ہے۔ مگر احتیاط یہ ہے۔ کہ تراویح و سنت میں نیت کرے (منیہ) فرض کی نیت ہے۔ اُصَلِّی فَرْضَ ھٰذَا الْوَقْتِ لِلّٰهِ تَعَالٰی یعنی میں فلاں وقت

کی فرض نماز اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے پڑھتا ہوں۔ جس وقت کی نماز ہو۔
اس وقت کا نام لے کر نیت کرے۔ اور سنت نماز کی نیت یہ ہے۔
اُصَلِّیْ سُنَّۃَ ھٰذَا الْوَقْتِ لِلّٰہِ تَعَالٰی (پڑھتا ہوں میں نماز سنت
اسوقت کی اللہ تعالیٰ کے لئے۔ نیت نماز عید کی اس طرح ہے
اُصَلِّیْ ھٰذَا الْعِیْدَ لِلّٰہِ تَعَالٰی اِقْتَدَیْتُ بِھٰذَا الْاِمَامِ۔ پڑھتا ہوں میں
نماز عید کی خدا تعالیٰ کے لئے اقتدا کی میں نے اس امام کی۔ اور نماز تراویح
کی نیت اسطرح سے ہے۔ کہ اُصَلِّیْ صَلٰوۃَ التَّرَاوِیْحِ لِلّٰہِ تَعَالٰی
بِاَمْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ پڑھتا ہوں میں نماز تراویح کی
اللہ تعالیٰ کے لئے بحکم جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز جنازہ
کی نیت یہ ہے۔ اُصَلِّیْ لِلّٰہِ تَعَالٰی وَاَدْعُوْا لِھٰذَا الْمَیِّتِ اِقْتَدَیْتُ
بِھٰذَا الْاِمَامِ (نماز پڑھتا ہوں میں خدا تعالیٰ کے لئے اور دعا کرتا ہوں
میں واسطے اس میت کے تابعداری کی میں نے اِس امام کی۔

مسئلہ۔ نفل نماز کے لئے مطلق نماز کی نیت کافی ہے۔ اگرچہ
نفل نیت میں نہ ہو۔ (در مختار) **مسئلہ۔** فرض نماز میں نیت بھی ضرور
ہے مطلق نماز یا نفل وغیرہ کی نیت کافی نہیں۔ اگر فرضیت جانتا ہی نہ
ہو مثلاً پانچوں وقت نماز پڑھتا ہے مگر اُس کی فرضیت علم میں نہیں۔ نماز
نہ ہوگی۔ اور اُس پر اُن تمام نمازوں کی قضا فرض ہے۔ مگر جب امام کے
پیچھے ہو اور یہ نیت کرے کہ امام جو نماز پڑھتا ہے۔ وہی یہ میں بھی پڑھتا
ہوں۔ تو یہ نماز ہو جائے گی۔ اور اگر جانتا ہو مگر فرض کو غیر فرض سے تمیز نہ
کیا۔ تو دو صورتیں ہیں اگر سب میں فرض ہی کی نیت کرتا ہے۔ تو نماز
ہو جائے گی۔ مگر جن فرضوں سے پیشتر سنتیں ہیں۔ اگر سنتیں پڑھ چکا ہو
تو امامت نہیں کرسکتا۔ کہ سنتیں بہ نیت فرض پڑھنے سے اسکا فرض
ساقط ہو چکا۔ مثلاً ظہر کے پیشتر چار رکعت سنتیں بہ نیت فرض پڑھیں۔ تو

اب فرض نماز میں امامت نہیں کر سکتا۔ کہ یہ فرض پڑھ چکا۔ دوسری صورت یہ کہ نیت فرض کسی میں نہ کی۔ تو نماز فرض ادا نہ ہوئی (در مختار)

مسئلہ۔ فرض میں یہ بھی ضرور ہے۔ کہ اُس خاص نماز مثلاً ظہر یا عصر کی نیت کرے۔ یا مثلاً آج کے ظہر یا فرض وقت کی نیت وقت میں کرے۔ مگر جمعہ میں فرض وقت کی نیت کافی نہیں خصوصیت جمعہ کی نیت ضروری ہے۔ (تنویر الابصار) **مسئلہ**۔ اولیٰ یہ ہے کہ یہ نیت کرے۔ آج کی فلاں نماز کہ اگرچہ وقت خارج ہو گیا ہو نماز ہو جائیگی خصوصاً اُس کے لئے جسکو وقت خارج ہونے میں شک ہو (در مختار وغیرہ)

مسئلہ۔ نماز فرض میں یہ نیت کہ آج کے فرض پڑھتا ہوں کافی نہیں جب کہ کسی نماز کو معین نہ کیا۔ مثلاً آج کی ظہر یا عصر (رد المحتار)

مسئلہ۔ اگر کسی نے اُس دن کو دوسرا دن گمان کر لیا۔ مثلاً وہ دن پیر کا ہے۔ اور اس نے اسے منگل سمجھ کر منگل کی ظہر کی نیت کی۔ بعد کو معلوم ہوا کہ پیر تھا۔ نماز ہو جائیگی۔ (غنیہ) **مسئلہ**۔ نیت میں تعداد رکعات کی ضرورت نہیں۔ البتہ افضل ہے۔ تو اگر تعداد رکعات میں خطا واقع ہوئی۔ مثلاً تین رکعتیں ظہر یا چار رکعتیں مغرب کی نیت کی تو نماز ہو جائے گی۔ (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ فرض قضا ہو گئے ہوں تو اُن میں تعیین یوم اور تعیین نماز ضروری ہے۔ مثلاً فلاں دن کی فلاں نماز۔ مطلقاً ظہر وغیرہ یا مطلقاً قضا نیت میں ہونا کافی نہیں۔ (در مختار)

مسئلہ۔ اگر اس کے ذمہ ایک ہی قضا نماز ہو تو پھر تعیین یوم کی ضرورت نہیں۔ فقط اتنی نیت میرے ذمہ جو فلان ظہر ہے کافی ہے (رد المحتار)

مسئلہ۔ اگر کسی کے ذمہ بہت سی نمازیں ہیں۔ اور دن تاریخ بھی یاد نہ ہو تو اس کے لئے آسان طریقہ نیت کا یہ ہے کہ سب میں پہلی یا سب میں پچھلی فلاں نماز جو میرے ذمہ ہے (در مختار) **مسئلہ**۔ کسی کے ذمہ

اتوار کی نماز تھی اگر اس کو گمان ہوا کہ ہفتہ کی ہے۔ اور اس کی نیت سے نماز پڑھی بعد کو معلوم ہوا کہ اتوار کی تھی ادا نہ ہوئی (غنیہ) **مسئلہ** قضا یا ادا کی نیت کی کچھ حاجت نہیں۔ اگر قضا بہ نیت ادا پڑھی یا ادا بہ نیت قضا تو نماز ہوگئی (مثلاً وقت ظہر باقی ہے۔ اور اس نے گمان کیا کہ جاتا رہا۔ اور اس دن کی نماز ظہر بہ نیت قضا پڑھی۔ یا وقت جاتا رہا اور اس نے گمان کیا کہ باقی ہے۔ اور بہ نیت ادا پڑھی ہوگئی اور اگر یوں نہ کیا بلکہ وقت باقی ہے اور اس نے ظہر کی قضا پڑھی مگر اس دن کی ظہر کی نیت نہ کی تو نہ ہوئی یوہیں اُسکے ذمہ کسی دن کی نماز ظہر تھی اور بہ نیت ادا پڑھی (در مختار وغیرہ) **مسئلہ** مقتدی کو اقتدا کی نیت بھی ضروری ہے۔ اور امام کو نیت امامت مقتدی کی نماز صحیح ہونے کے لئے ضروری نہیں۔ یہاں تک کہ اگر امام نے یہ قصد کر لیا۔ کہ میں فلاں کا امام نہیں ہوں اور اُس نے اُس کی اقتدا کی۔ نماز ہو گئی۔ مگر امام نے امامت کی نیت نہ کی۔ تو ثواب جماعت نہ پائے گا۔ اور ثواب جماعت حاصل ہونے کے لیے مقتدی کی شرکت سے پیشتر نیت کر لینا ضروری نہیں۔ بلکہ وقت شرکت بھی کر سکتا ہے۔ (در مختار)

مسئلہ ۔ ایک صورت میں امام کو نیت امامت بالاتفاق ضروری ہے۔ کہ مقتدی عورت ہو اور وہ کسی مرد کے محاذی (برابر) کھڑی ہو جائے۔ اور وہ نماز نماز جنازہ نہ ہو۔ تو اس صورت میں اگر امام نے امامت زنان کی نیت نہ کی۔ تو اس عورت کی نماز نہ ہوئی۔ (در مختار) اور امام کی یہ نیت شروع نماز کے وقت درکار ہے۔ بعد کو اگر نیت کر بھی لے صحت اقتدائے زن کے لیئے کافی نہیں (ردالمختار)

مسئلہ ۔ جنازہ میں تو مطلقاً خواہ مرد کے محاذی ہو یا نہ ہو امامت زنان کی نیت بالاجماع ضروری نہیں۔ اور اصح یہ ہے کہ جمعہ وعیدین میں بھی

حاجت نہیں باقی نمازوں میں اگر محاذی مرد کے نہ ہوئی تو عورت
کی نماز ہو جائیگی اگرچہ امام نے امامت زنان کی نیت نہ کی ہو (درمختار)
مسئلہ۔ اگر مقتدی نے نیت اقتدا امام نہ کی نماز نہ ہوئی (عالمگیری)
مسئلہ۔ مقتدی نے نیت اقتدا کی مگر فرضوں میں تعیین فرض نہ کی تو
فرض ادا نہ ہوا (غنیہ) **مسئلہ**۔ جمعہ میں بہ نیت اقتدا نماز امام کی نیت
کی ظہر یا جمعہ کی نیت نہ کی نماز ہو گئی۔ خواہ امام نے جمعہ پڑھا ہو۔ یا
ظہر۔ اور اگر بہ نیت اقتدا ظہر کی نیت کی اور امام کی نماز جمعہ تھی تو نہ
نہ جمعہ ہوا نہ ظہر (عالمگیری) **مسئلہ**۔ اگر شک ہو کہ امام تراویح میں
ہے یا فرض میں تو نیت فرض کرے۔ کہ اگر فرض کی جماعت تھی تو فرض
ورنہ نفل ہو جائینگے۔ (درمختار) **مسئلہ** امام جسوقت جائے امامت
پر گیا۔ اُسوقت مقتدی نے نیت اقتدا کرلی۔ اگرچہ بوقت تکبیر نیت
حاضر نہ ہو اقتدا صحیح ہے۔ بشرطیکہ اس درمیان میں کوئی عمل
منافی نماز نہ پایا گیا ہو (غنیہ) **مسئلہ**۔ نیت اقتدا میں یہ علم
ضرور نہیں کہ امام کون ہے زید ہے یا عمرو اور اگر یہ نیت کی کہ اس
امام کے پیچھے اور اس کے علم میں وہ زید ہے بعد کو معلوم ہوا کہ عمرو
ہے۔ اقتدا صحیح ہے۔ اور اگر اس شخص کی نیت نہ کی بلکہ یہ کہ زید کی اقتدا
کرتا ہوں بعد کو معلوم ہوا کہ عمرو ہے تو صحیح نہیں۔ (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ**
مقتدی کو شبہ ہو کہ میت مرد ہے یا عورت تو یہ کہ لے۔ کہ امام کے ساتھ
نماز پڑھتا ہوں۔ جسپر امام نماز پڑھتا ہے۔ (درمختار) **مسئلہ**۔ اگر مرد کی نیت
کی اور بعد کو معلوم ہوا کہ عورت ہے یا بالعکس جائز نہ ہوئی۔ بشرطیکہ
جنازہ حاضرہ کی طرف اشارہ نہ ہو۔ (درمختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ چند جنازے ایک
ساتھ پڑھے۔ تو اُس کی تعداد معلوم ہونا ضروری ہے۔ اور اگر اُس نے
تعداد معین کرلی اور اس سے زائد تھے۔ تو کسی جنازے کی نماز نہ ہوئی۔

(در مختار) جب کہ نیت میں اشارہ نہ ہو۔ اگر جنازوں کی طرف اشارہ کیا
ہو تو ہو جائے گی **مسئلہ** ۔ نماز واجب میں واجب کی نیت کرے
نفل میں نفل۔ نذر منت نذر کی نیت یونہی سجدہ تلاوت میں تعیین
ضرور ہے اور سجدہ شکر میں بھی نیت درکار ہے۔ اور سجدہ سہو میں بھی
نیت کا تعین درکار ہے۔ (ردالمختار) اگر متعدد... نذریں ہوں تو ان میں
بھی جدا جدا نیت کرے۔ اور وتر میں اگر نیت وجوب نہ کرے جب بھی
کوئی جرم نہیں۔ ہاں نیت واجب افضل ہے۔ البتہ نیت عدم وجوب
ہے تو کافی نہیں (در مختار) **مسئلہ** ۔ یہ نیت کہ منہ میرا قبلہ کی طرف
ہے کوئی ضروری نہیں ہاں یہ ضرور ہے کہ نیت اعراض نہ ہو (در مختار)
مسئلہ ۔ نماز بہ نیت فرض شروع کی پھر درمیان نماز میں یہ گمان
کیا کہ نفل ہے۔ اور بہ نیت نفل نماز پوری کی۔ تو فرض ادا ہوئے۔ اور
اگر بہ نیت نفل شروع کی اور درمیان میں فرض کا گمان کیا۔ اور اس
گمان کے ساتھ پوری کی تو نفل ہوئی۔ (عالمگیری) **مسئلہ** ۔ ایک نماز
شروع کرنے کے بعد دوسری کی نیت کی تو اگر تکبیر جدید کے ساتھ ہو
تو اول جاتی رہی اور دوسری شروع ہو گئی۔ ورنہ وہی پہلی ہے۔ خواہ
دونوں فرض ہوں یا پہلی فرض دوسری نفل یا پہلی نفل دوسری فرض۔
(عالمگیری) **مسئلہ** ۔ یہ اس وقت میں ہے کہ دوبارہ نیت زبان سے
نہ کرے۔ ورنہ پہلی بہرحال جاتی رہی (ہندیہ) **مسئلہ** ۔ ظہر کی ایک رکعت
کے بعد پھر بہ نیت اسی ظہر کے تکبیر کہی تو یہ وہی نماز ہے۔ اور پہلی
رکعت بھی شمار ہو گی لہذا اگر قعدہ اخیرہ کیا۔ تو ہو گئی۔ ورنہ نہیں۔ ہاں
اگر زبان سے بھی نیت کا لفظ کہا تو پہلی نماز جاتی رہی۔ اور وہ رکعت شمار
میں نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** ۔ اگر دل میں نماز توڑنے کی نیت کی
اور زبان سے کچھ نہ کہا۔ تو وہ بدستور نماز میں ہے (در مختار) جب تک

کوئی فعل قاطع نماز نہ کرے ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی **مسئلہ** نماز خالصاً اللہ شروع کی پھر معاذ اللہ ریا کی آمیزش ہو گئی تو شروع کا اعتبار کیا جائے گا۔ (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ پورا ریا یہ ہے۔ کہ لوگوں کے سامنے ہے اسوجہ سے نماز پڑھلی ورنہ پڑھتا ہی نہیں **مسئلہ**۔ دو نمازوں کی ایک ساتھ نیت کی۔ اس میں چند صورتیں ہیں۔ (۱) اُن میں ایک فرض عین ہے۔ دوسری جنازہ تو فرض کی نیت ہوئی۔ (۲) اور دونوں فرض عین ہیں تو ایک اگر وقتی ہے اور دوسری کا وقت نہیں آیا تو وقتی ہوئی (۳) اور ایک وقتی ہے دوسری قضا اور وقت میں وسعت گنجائش نہیں جب بھی وقتی ہوئی (۴) اور وقت میں وسعت ہے تو کوئی نہ ہوئی۔ (۵) اور دونوں قضا ہوں تو صاحب ترتیب کے لیے پہلی ہوئی۔ (۶) اور صاحب ترتیب نہیں تو دونوں باطل (۷) اور ایک فرض دوسری نفل تو فرض ہو۔ (۸)۔ اور دونوں نفل ہیں تو دونوں ہوئیں۔ (۹) اور ایک نفل دوسری نماز جنازہ تو نفل کی نیت رہی (در مختار) . . . . اور اگر یہ صورت ہے کہ تنہائی میں پڑھتا تو مگر اچھی نہ پڑھتا اور لوگوں کے سامنے خوبی کے ساتھ پڑھتا ہے تو اس کو اصل نماز کا ثواب ملیگا اور اس خوبی کا ثواب نہیں (در مختار وغیرہ) **مسئلہ** اور ریا کا استحقاق عذاب بہر حال ہے۔ **مسئلہ** نماز خلوص کے ساتھ پڑھ رہا تھا۔ لوگوں کو دیکھ کر یہ خیال ہوا کہ ریا کی مداخلت ہو جائیگی یا نماز شروع کرنی چاہتا تھا۔ کہ ریا کی مداخلت کا اندیشہ ہوا تو اسکی وجہ سے ترک نہ کرے نماز پڑھے اور استغفار کرلے (در مختار وغیرہ)

چھٹی شرط تکبیر تحریمہ ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى۔ اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں۔ شروع فرمایا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو ساتھ تکبیر کے اور قرأت کو ساتھ

اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِین ؕ کے (رواہ مسلم) نماز جنازہ میں تکبیر تحریمہ فرض رکن ہے۔ باقی نمازوں میں شرط (در مختار) **مسئلہ** غیر نماز جنازہ میں اگر کوئی نجاست لئے ہوئے تحریمہ باندھے اور اللہ اکبر ختم کرنے سے پہلے پھینک دے۔ نماز منعقد ہو جائے گی۔ یوہیں بر وقت ابتدا تحریمہ ستر کھلا ہوا تھا یا قبلہ سے منحرف تھا۔ یا آفتاب خط نصف النہار پر تھا اور تکبیر سے فارغ ہونے سے پہلے عمل قلیل کے ساتھ ستر چھپا لیا یا قبلہ کو منہ کر لیا یا آفتاب ڈھل گیا، نماز منعقد ہو جائے گی۔ (رد المختار) **مسئلہ**۔ فرض کی تحریمہ پر نفل نماز کی بنا کر سکتا ہے۔ مثلاً عشا کی چاروں رکعتیں پورے کر کے بے سلام پھیرے سنتوں کے لئے کھڑا ہو گیا، لیکن قصداً ایسا کرنا مکروہ ہے۔ اور قصداً نہ ہو تو حرج نہیں۔ مثلاً ظہر کی چار رکعت پڑھ کر قعدہ آخیر کر چکا تھا۔ اب خیال ہوا کہ دو ہی پڑھیں اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور پانچویں رکعت کا سجدہ بھی کر لیا۔ اب معلوم ہوا کہ چار ہو چکی تھیں۔ تو یہ رکعت نفل ہوئی اب ایک اور پڑھ لے کہ دو رکعت ہو جائیں تو یہ بنا بقصد نہ ہوئی۔ لہٰذا مکروہ نہیں (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ ایک نفل پر دوسری نفل کی بنا کر سکتا ہے۔ اور ایک فرض کی دوسرے فرض یا نفل پر بنا نہیں ہو سکتی (در مختار)

نماز پڑھنے کا طریقہ

نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ باوضو قبلہ رو دونوں پاؤں کے پنجوں میں چار انگل کا فاصلہ کر کے کھڑا ہو۔ اور دونوں ہاتھ کان تک لیجائے کہ انگوٹھے کان کی لَو سے چھو جائیں۔ اور انگلیاں نہ ملی ہوئی رکھے

نہ خوب کھولے ہوئے بلکہ اپنی حالت پر ہوں اور ہتھیلیاں قبلہ کو ہوں
نیت کر کے **تکبیر تحریمہ** اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے۔ اور ناف
کے نیچے باندھ لے یوں کہ دہنی ہتھیلی کی گدی بائیں کلائی کے سرے
پر ہو اور درمیان کی تین انگلیاں بائیں کلائی کی پشت پر اور انگوٹھا اور
چھنگلیاں کلائی کے اغل بغل۔ اور **ثنا** پڑھے۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ
وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ
ترجمہ۔ پاک ہے تو اے اللہ اور میں تجھے یاد کرتا ہوں، تیری تعریف
کے ساتھ اور بڑی برکت والا ہے تیرا نام۔ اور عالی شان ہے تیری
بزرگی۔ اور نہیں کوئی معبود عبادت کے لائق سوا تیرے۔ پھر **تعوذ**
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ (پناہ چاہتا ہوں میں اللہ کی
بھٹکارے ہوئے شیطان سے) پڑھے۔ پھر **تسمیہ** بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ (شروع اللہ کے نام سے جو بخشنے والا مہربان ہے) پھر
فاتحہ پڑھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝
سب تعریف اللہ کو جو پالنے والا ہے سارے جہان والوں کا
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ
بخشنے والا مہربان۔ مالک روز قیامت کا۔ تیری ہی ہم بندگی کرتے ہیں اور
اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ
تجھی سے ہم مدد مانگتے ہیں۔ دکھا ہم کو راہ سیدھی۔ راہ
الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ
اُن لوگوں کی جن پر انعام کیا تو نے۔ نہ ان لوگوں کی جو تیرے غضب میں مبتلا ہوئے
وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ آمِيْن
اور نہ گمراہوں کی۔ (میری دعا قبول کر)
آہستہ کہے۔ اس کے بعد کوئی صورت یا تین آیتیں پڑھے یا ایک

آیت کہ تین کے برابر ہو۔ اب اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑے اسطرح کہ ہتھیلیاں گھٹنے پر ہوں اور انگلیاں خوب پھیلی ہوں نہ یوں کہ سب انگلیاں ایک طرف ہوں اور نہ یوں کہ چار انگلیاں ایک طرف اور ایک طرف فقط انگوٹھا اور پیٹھ بچھی ہو اور سر پیٹھ کے برابر ہو اونچا نیچا نہ ہو اور کم سے کم تین بار تسبیح سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ (پاک ہے میرا پروردگار بزرگی والا) کہے تین بار سے زائد جسقدر ہو سکیں جائز ہیں بشرطیکہ طاق ہوں لیکن امام کو سات بار سے زاید تسبیح نہ پڑھنا چاہیئے۔ کہ مقتدی نہ گھبرا جائیں پھر تسمیع سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ (سنی اللہ نے اُس کی بات جو اُس کی تعریف کرے) کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو جائے۔ اور منفرد ہو تو اس کے بعد رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ (اے ہمارے پروردگار تیرے ہی لئے کل تعریف ہی) کہے پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ (اللہ بہت بڑا ہے) کہتا ہوا سجدہ میں جائے یوں کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھے۔ پھر ہاتھ پھر دونوں ہاتھوں کے درمیان سر رکھے نہ یوں کہ صرف پیشانی زمین پر لگے۔ اور ناک کی نوک لگ جائے بلکہ ماتھا اور ناک کی ہڈی زمین پر جمائے۔ اور بازؤں کو کروٹوں اور پیٹ کو رانوں اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھے۔ اور دونوں پاؤں کی سب انگلیوں کے پیٹ قبلہ رو جمے ہوں۔ اور ہتھیلیاں بچھی ہوں اور انگلیاں قبلہ کو ہوں اور کم سے کم تین بار۔ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی (پاک ہے میرا پروردگار سب سے بزرگ۔ بہتر ہے کہ امام سات سے زاید نہ کہے۔ اور منفرد کو اختیار بشرطیکہ طاق ہوں۔ پھر سر اٹھائے پھر ہاتھ اور داہنا قدم کھڑا کرکے اسکی انگلیاں قبلہ رخ کرے اور بایاں قدم بچھا کر اس پر خوب سیدھا بیٹھ جائے۔ اور ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے پاس رکھے

کہ دونوں ہاتھ کی انگلیاں قبلہ کو ہوں۔ پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدے کو جائے
اور اُسی طرح سجدہ کرے۔ پھر سر اٹھائے۔ پھر ہاتھ کو گھٹنے پر رکھ کر پنجوں کے
بل کھڑا ہو جائے۔ اب صرف بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھکر
قرائت شروع کردے پھر اُسی طرح رکوع اور سجدے کرکے داہنا قدم
کھڑا کرکے بایاں قدم بچھا کر بیٹھ جائے اور پڑھے :-

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیۡکَ اَیُّھَا
سب بندگیاں زبان کی اللہ کو ہیں سب بندگیاں بدن کی اور سب بندگیاں مال کی۔ سلامتی ہو تم پر
النَّبِیُّ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیۡنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ
اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اُس کی برکتیں سلام ہو ہم پر۔ اور اللہ تعالیٰ کے بندوں پر
الصَّالِحِیۡنَ۔ اَشۡھَدُ اَنۡ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
جو نیک ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود عبادت کے لائق مگر اللہ تعالیٰ اور میں گواہی
عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ
دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

اور اس کو **تشہد** کہتے ہیں اور جب کلمہ لَا کے قریب پہنچے داہنے
ہاتھ کی درمیان (وسطی) کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھنگلیا
اور اُس کے پاس والی کو ہتھیلی سے ملادے اور لفظ لا پر کلمہ کی انگلی
اُٹھائے مگر اُس کو بطرز وہابیہ حرکت نہ دے اور کلمہ اِلَّا پر گرادے۔ اگر
دو سے زیادہ رکعتیں پڑھنی ہیں تو اُٹھ کھڑا ہو اور اُسی طرح پڑھے
جسطرح پہلی دو پڑھی ہیں۔ مگر فرضوں کی ان رکعتوں میں فاتحہ شریف
کے ساتھ سورت ملانا نہیں۔ اب پچھلا قعدہ جسکے بعد نماز ختم کریگا۔
اُس میں تشہد کے بعد درود شریف ابراہیمی علی نبینا وعلیہ السلام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
اے اللہ رحمت بھیج اوپر سردار ہمارے حضرت محمد پر اور اُس کی آل پر

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا
جیسے رحمت بھیجی تونے سردار ہمارے حضرت ابراہیم پر اور اس کی
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا
آل پر تو ہی تعریف کیا گیا بزرگی والا۔ اے اللہ برکت دے سردار ہمارے
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى
محمد اور اُس کی آل پر۔ جیسے کہ برکت دی تو نے
سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
سردار ہمارے ابراہیم اور اس کی آل پر۔ تو ہی تعریف کیا گیا اور بزرگی والا ہے
پڑھے۔ پھر یہ دعا پڑھے۔
اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ
اے اللہ پروردگار ہمارے دے ہم کو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں
حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط
بھلائی۔ اور بچا ہم کو جہنم کی آگ سے۔
یا اور کوئی دعا ماثور پڑھے۔ اور اس کو بغیر اللّٰھم کے نہ پڑھے۔ پھر دہنے
بائیں کی طرف منہ کر کے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
کہے اور سلام میں اگر تنہا ہو تو دونوں طرف فرشتوں (نگہبان اور کراماً
کاتبین) کی نیت کرے۔ اگر امام ہو اور مقتدی ایک تو فقط ایک مقتدی
کی اور حفظہ کی نیت کرے۔ اور مقتدی زیادہ ہوں تو دونوں طرف
نیت کرے۔ اور مقتدی فرشتوں کی اور دونوں طرف والے نمازیوں
کی۔ جو اس کے ساتھ شریک ہیں اور اگر امام کے برابر پیچھے ہے۔ تو
دونوں طرف امام کی نیت کرے ورنہ صرف ایک طرف نیت کرے
طریقہ مذکورہ میں بعض احکام عورت اور بعض دیگر میں مقتدی جُدا
ہیں۔ جسکا بیان آگے آئے گا +

فرائض نماز

سات چیزیں نماز میں فرض ہیں۔ (۱) تکبیر تحریمہ (۲) قیام (۳) قرأت (۴) رکوع (۵) سجدہ (۶) قعدہ اخیرہ۔ (۷) خروج بصنیعہ۔

تکبیر تحریمہ ۔ یہ حقیقۃً شرائط نماز سے ہے۔ مگر چونکہ افعال نماز سے اسکو بہت زیادہ اتصال ہے اسوجہ سے فرائض نماز میں اس کا شمار ہوا **مسئلہ**۔ نماز کے مذکورہ شرائط (طہارت وغیرہ) تکبیر تحریمہ کے لیے شرائط ہیں یعنی قبل ختم تکبیر ان کا پایا جانا ضروری ہے۔ اگر اللہ اکبر کہہ چکا۔ اور کوئی شرط مفقود ہے نماز نہ ہوگی (در مختار وغیرہ) **مسئلہ** جن نمازوں میں قیام فرض ہے۔ اُن میں تکبیر تحریمہ کے لیئے قیام فرض ہے۔ تو اگر بیٹھ کر اللہ اکبر کہا پھر کھڑا ہو گیا۔ نماز شروع ہی نہ ہوئی (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ امام کو رکوع میں پایا اور تکبیر تحریمہ کہتا ہوا رکوع میں گیا (تکبیر اُسوقت ختم کی کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنوں تک پہنچ جائے) نماز نہ ہوئی۔ **تنبیہ** بعض لوگ جلدی جلدی میں اس طرح کر گذرتے ہیں کہ امام کو حالت رکوع میں دیکھا تو فوراً شریک ہو گئے۔ اُن کی نماز نہ ہوئی۔ اُس کو پھر پڑھیں۔ اکثر تو رکوع ہی میں جا کر تکبیر تحریمہ کہتے ہیں اور بجائے دو تکبیروں کے ایک ہی تکبیر کہتے ہیں۔ ان کی نماز ہرگز نہیں ہوتی۔ گو وہ اپنے گمان میں اُس کو نماز سمجھیں۔ ایسوں کو خیال رکھنا چاہیئے **حدیث** شریف میں نماز میں دوڑ کر شریک ہونے کو منع فرمایا ہے **مسئلہ**۔ نفل کے لئے تکبیر تحریمہ رکوع میں کہی نماز نہ ہوئی۔ اور بیٹھکر کہتا تو نماز ہو جاتی۔ (ردالمختار) **مسئلہ**۔ امام کو رکوع میں پایا اور اللہ اکبر کھڑے ہو کر کہا مگر اس تکبیر سے تکبیر رکوع کی نیت کی۔ نماز شروع ہو گئی

اور یہ نیت لغو ہے (در مختار) **مسئلہ۔** اگر امام سے پہلے تکبیر تحریمہ
کہی اگر اقتداء کی نیت ہے۔ نماز میں شریک نہ ہوا۔ پھر کہے (عالمگیری)
مسئلہ۔ امام کی تکبیر کا حال معلوم نہیں کہ کب کہی اگر غالب
گمان ہے کہ امام سے پہلے کہی نہ ہوئی۔ پھر کہے ورنہ ہو گئی۔ احتیاط
یہ کہ پھر تکبیر تحریمہ از سر نو کہے۔ (در مختار) **مسئلہ۔** جو شخص زبان سے
تکبیر کہنے پر قادر نہ ہو مثلاً گونگا ہے یا کوئی دیگر وجہ ہے تو اُس پر تلفظ واجب
نہیں دل میں ارادہ کافی ہے۔ (در مختار) **مسئلہ۔** اگر بطور تعجب اللہ اکبر
کہا یا کسی اور وجہ سے کہا اور اسی تکبیر سے نماز شروع کر دی نماز نہ ہوئی
(در مختار) **مسئلہ۔** لفظ اللہ اکبر کی جگہ کوئی اور لفظ جو خاص تعظیم الٰہی
کے الفاظ ہوں مثلاً اللہ اجل یا اللہ اعظم یا اللہ کبیر یا اللہ الاکبر یا اللہ الکبیر
یا الرحمٰن اکبر یا اللہ الٰہٗ یا لا الٰہ الا اللہ وغیرہ الفاظ تعظیمی کہے تو ان سے
بھی نماز شروع ہو جائے گی مگر یہ تبدیل مکروہ تحریمی ہے۔ اور اگر دعا یا
طلب حاجت کے الفاظ ہوں۔ مثلاً اللّٰھمّ اغفرلی وغیرہ تو نماز
شروع نہ ہوگی۔ یونہیں اگر صرف اکبر یا اجل کہا۔ اس کے ساتھ
لفظ اللہ نہ ملایا۔ جب بھی نہ ہوگی۔ یونہیں اعوذ باللہ یا انا للہ وغیرہ کہا
تو منعقد نہ ہوئی۔ اور اگر صرف اللہ کہا۔ یا اللہ یا اللّٰھم کہا ہو جائے گی۔
(در مختار وغیرہ) **مسئلہ۔** لفظ اللہ کو آللہ (بمد الف ہمزہ) یا اکبر کو آکبر
(بمد الف ہمزہ) یا اکبار کہا۔ نماز نہ ہوگی۔ بلکہ اگر اُس کے معانی فاسدہ
سمجھ کر قصداً کہے۔ تو کافر ہے (در مختار) **مسئلہ۔** پہلی رکعت کا
رکوع مل گیا۔ تو تکبیرۂ اُولیٰ کی فضیلت پا گیا (عالمگیری) **تنبیہ۔** بعض
لوگ ثواب تکبیرۂ اولیٰ امام کے ساتھ تکبیر کہہ لینے پر منحصر سمجھتے ہیں
(اگر فوراً امام کے بعد تکبیر کہہ لے۔ تو ثواب تکبیر اولیٰ مل جائیگا ورنہ نہیں)
اِن کو اس مسئلہ سے سبق لینا چاہیے۔

دوم قیام - قیام کمی کی جانب اس کی حد یہ ہے کہ ہاتھ پھیلائے
تو گھٹنوں تک نہ پہنچیں۔ اور پورا قیام یہ کہ سیدھا کھڑا ہو۔ (درمختار)
مسئلہ - قیام اتنی دیر تک ہے جتنی دیر قرائت ہے۔ ابقدر
قرائت فرض - قیام فرض اور بقدر قرائت واجب واجب اور بقدر
سنت سنت (درمختار) یہ حکم پہلی رکعت کے سوا اور رکعتوں کا ہے
رکعت اول میں قیام فرض میں مقدار تکبیر تحریمہ بھی شامل ہوگی۔ اور
قیام مسنون میں مقدار تعوذ اور ثنا و تسمیہ بھی (رضا) مسئلہ قیام
و قرائت کا واجب و سنت ہونا بایں معنی ہے کہ اس کی ترک پر
ترک واجب و سنت کا حکم دیا جائے گا۔ ورنہ بجا لانے میں جتنی
دیر تک قیام کیا اور جو کچھ قرائت کی سب فرض ہی ہے۔ فرض
کا ثواب ملیگا۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ - فرض و وتر و عیدین و سنت
فجر میں قیام فرض ہے۔ کہ بلا عذر صحیح بیٹھ کر یہ نمازیں پڑھے گا نہ ہونگی
(درمختار وغیرہ) مسئلہ - ایک پاؤں پر کھڑا ہونا یعنی دوسرے کو
زمین سے اٹھا لینا مکروہ تحریمی ہے۔ اور اگر عذر کی وجہ سے ایسا کیا تو
حرج نہیں۔ (عالمگیری) مسئلہ - اگر قیام پر قادر ہے مگر سجدہ نہیں
کر سکتا تو اسے بہتر یہ ہے۔ کہ بیٹھ کر اشارے سے پڑھے اور کھڑے
ہو کر بھی پڑھ سکتا ہے۔ (درمختار) مسئلہ - جو شخص سجدہ کر تو سکتا ہے
مگر سجدہ کرنے سے زخم بہتا ہے۔ جب بھی اسے بیٹھ کر اشارے سے
پڑھنا مستحب ہے۔ اور کھڑے ہو کر اشارے سے پڑھنا بھی جائز ہے
(درمختار) مسئلہ - جس شخص کو کھڑے ہونے سے قطرہ آتا ہے۔ یا
زخم بہتا ہے اور بیٹھنے سے نہیں تو اسے فرض ہے کہ بیٹھ کر پڑھے۔
اگر اور طور پر اس کی روک نہ کر سکے۔ یوہیں کھڑے ہونے سے چوتھائی
ستر کھل جائے گا۔ یا قرائت بالکل نہ کر سکے گا۔ تو بیٹھ کر پڑھے اور

اگر کھڑے ہوکر کچھ بھی پڑھ سکتا ہے تو فرض ہے کہ جتنی پر قادر ہو۔ کھڑے ہوکر پڑھے باقی بیٹھ کر (درمختار) **مسئلہ** اگر اتنا کمزور ہے کہ مسجد میں جماعت کے لیئے جانے کے بعد کھڑے ہوکر نہ پڑھ سکیگا۔ اور گھر میں پڑھے تو کھڑا ہوکر پڑھ سکتا ہے۔ تو گھر میں پڑھے جماعت میسر ہو تو جماعت ورنہ تنہا۔ (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** کھڑے ہونے سے محض کچھ تکلیف ہونا عذر نہیں۔ بلکہ قیام اُسوقت ساقط ہوگا۔ کہ کھڑا نہ ہو سکے۔ یا سجدہ نہ کر سکے۔ یا کھڑے ہونے یا سجدہ کرنے میں زخم بہتا ہے۔ یا کھڑے ہونے میں قطرہ آتا ہے۔ یا چوتھائی ستر کھلتا ہے یا قرأت سے مجبور محض ہو جاتا ہے یوہیں کھڑا ہو تو سکتا ہے مگر اس سے مرض میں زیادتی ہوتی ہے۔ یا دیر میں تندرست ہوگا۔ یا ناقابل برداشت تکلیف ہوگی۔ تو بیٹھ کر پڑھے۔ (غنیہ) **مسئلہ** اگر عصا یا خادم یا دیوار پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو سکتا ہے۔ تو فرض ہے کہ کھڑا ہوکر پڑھے (غنیہ) **مسئلہ** اگر کچھ دیر بھی کھڑا ہو سکتا ہے۔ اگرچہ اتنا ہی کہ کھڑا ہوکر اللہ اکبر کہہ لے۔ تو فرض ہے۔ کہ کھڑا ہوکر اتنا کہہ لے پھر بیٹھ جائے (غنیہ) **تنبیہ ضروری** آج کل عموماً یہ بات دیکھی جاتی ہے۔ کہ جہاں ذرا بخار آیا یا خفیف سی تکلیف ہوئی۔ بیٹھ کر نماز شروع کر دی۔ حالانکہ وہی لوگ اُسی حالت میں دس دس پندرہ پندرہ منٹ بلکہ زیادہ کھڑے ہوکر ادھر اُدھر کی باتیں کر لیا کرتے ہیں۔ اُن کو چاہیئے کہ ان مسائل سے متنبہ ہوں اور جتنی نمازیں باوجود قدرت بیٹھکر پڑھی ہوں اُنکا اعادہ فرض۔ یوہیں اگر ویسے کھڑا نہ ہو سکتا تھا۔ مگر عصا وغیرہ کے سہارے کھڑا ہونا ممکن تھا تو وہ نمازیں بھی نہ ہوئیں۔ اُن کا پھیرنا فرض۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے آمین **مسئلہ** کشتی پر سوار ہے اور وہ چل رہی ہے۔ تو اُس پر بیٹھکر نماز پڑھ سکتا ہے۔ (جب کہ چکر آنے کا گمان غالب ہو اور کنارے

پر اُتر نہ سکتا ہو۔

سوئم قرأت۔ قرأت اس کا نام ہے کہ تمام حروف مخارج سے ادا کیئے جائیں۔ کہ ہر حرف غیر سے صحیح طور پر ممتاز ہو جائے۔ اور آہستہ پڑھنے میں بھی اتنا ضرور ہے۔ کہ خود سنے۔ اگر حروف کی تصحیح تو کی۔ مگر اسقدر آہستہ کہ خود نہ سنا اور کوئی مانع مثلاً شور وغل یا ثقل سماعت (بہرا پن) بھی نہیں تو نماز نہ ہوئی (عالمگیری) **مسئلہ** جہاں جس جگہ کچھ کہنا یا پڑھنا مقرر کیا گیا ہے۔ اُس سے یہی مقصد ہے۔ کہ کم از کم اتنا ہو کہ خود سُن سکے۔ مثلاً طلاق دینے۔ آزاد کرنے۔ جانور ذبح کرنے میں (عالمگیری) **مسئلہ**۔ مطلقاً (خواہ فاتحہ ہو یا کوئی دیگر سورت کی آیت ہو) ایک آیت پڑھنا فرض کی دو رکعتوں میں اور وتر و نوافل کی ہر رکعت میں امام و منفرد پر فرض ہے اور مقتدی کو کسی نماز میں قرأت جائز نہیں۔ نہ فاتحہ نہ آیت نہ آہستہ کی نماز میں نہ جہر کی میں۔ امام کی قرأت مقتدی کے لیئے کافی ہے (عامۂ کتب)

مسئلہ۔ فرض کی کسی رکعت میں قرأت نہ کی۔ یا ایک میں کی نماز فاسد ہو گئی۔ (عالمگیری) **مسئلہ**۔ چھوٹی آیت جس میں دو یا دو سے زاید کلمات ہوں۔ پڑھ لینے سے فرض ادا ہو جائیگا اور اگر ایک ہی حرف کی آیت ہو جیسے۔ ص۔ ن۔ ق کہ بعض قراتوں میں ان کو آیت مانا ہے۔ تو اس کے پڑھنے سے فرض ادا نہ ہوگا۔ اگرچہ اِس کی تکرار کرے۔ (عالمگیری) رہی ایک کلمہ کی آیت مُدْهَامَّتٰنِ اس میں اختلاف ہے اور بچنے میں احتیاط۔

مسئلہ۔ سورتوں کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ایک پوری آیت ہے۔ مگر صرف اس کے پڑھنے سے فرض ادا نہ ہوگا (در مختار)

مسئلہ۔ بجائے قرأت آیت کے ہجے کی نماز نہ ہوگی (در مختار)

چہارم رکوع۔ رکوع اتنا جھکنا کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے کو پہنچ جائیں یہ رکوع کا ادنیٰ درجہ ہے۔ (درمختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ اور پورا یہ کہ پیٹھ سیدھی بچھا دے۔ **مسئلہ**۔ کوزہ پشت (کبڑا) کہ اس کا کب حد رکوع کو پہنچ گیا ہو رکوع کے لیئے سر سے اشارہ کرے۔ (عالمگیری)

پنجم سجود۔ حدیث شریف میں ہے کہ سب سے زیادہ قرب بندہ کو اُس کی حالت میں ہے کہ سجدہ میں ہو۔ لہذا دعا زیادہ کرو۔ **مسئلہ** پیشانی کا زمین پر جمنا سجدہ کی حقیقت ہے۔ اور پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ لگنا شرط تو اگر کسی نے اسطرح سجدہ کیا۔ کہ دونوں پاؤں زمین سے اُٹھے رہے۔ نماز نہ ہوئی۔ بلکہ اگر صرف انگلی کی نوک زمین سے لگی۔ جب بھی نہ ہوئی۔ اس مسئلہ سے اکثر لوگ غافل ہیں (درمختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ اگر کسی عذر کی وجہ سے پیشانی زمین پر نہیں لگا سکتا تو صرف ناک سے سجدہ۔ پھر بھی فقط ناک کی نوک لگنا کافی نہیں بلکہ ناک کی ہڈی زمین پر لگنا ضرور ہے۔ (عالمگیری) **تنبیہ**۔ دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ فقط پیشانی پر سجدہ کرتے ہیں۔ اور ناک کو بچاتے ہیں اور بعض دیگر فقط ناک کی نوک پر۔ اور پیشانی کو جدا رکھتے ہیں تاکہ خاک آلودہ نہ ہو جائے۔ اور بعض معمولی طور سے دونوں کو زمین تک پہنچاتے ہیں بعض فقط پگڑی کے بلوں پر کرتے ہیں۔ انکو اس مسئلہ سے سبق لینا چاہیئے۔ ایسوں کی نمازیں اکارت جاتی ہیں۔ جاہل متنسک سے مولیٰ تعالیٰ محفوظ رکھے **مسئلہ**۔ رخسارہ یا ٹھوڑی زمین پر لگانے سے سجدہ نہ ہوگا۔ گو عذر کے سبب ہو یا بلا عذر۔ اگر عذر ہو تو اشارہ کا حکم ہے (عالمگیری) **مسئلہ**۔ ہر رکعت میں دو بار سجدہ فرض ہے **مسئلہ** کسی نرم چیز مثلاً گھاس، روئی۔ قالیس وغیرہ پر سجدہ کیا۔ اگر پیشانی جم گئی۔ یعنی اتنی دبی کہ اب دبانے سے نہ دبے۔ تو جائز ہے ورنہ نہیں (عالمگیری)

مسئلہ۔ بعض جگہ لوگ جاڑوں میں مسجد میں پیال یا گھاس بچھاتے ہیں اُن
لوگوں کو سجدہ کرنے میں اسکا لحاظ ضروری ہے۔ کہ اگر پیشانی خوب
نہ دبی تو نماز ہی نہ ہوئی۔ اور ناک ہڈی تک نہ دبی۔ تو مکروہ تحریمی
واجب الاعادہ ہوئی۔ کمانی دار گدّے پر سجدہ میں پیشانی خوب نہیں
دبتی لہذا نماز نہ ہوگی۔ ریل کے بعض درجوں میں بعض گاڑیوں میں ایسی
قسم کے گدّے ہوتے ہیں۔ اُس گدّے سے اتر کر نماز پڑھنی چاہیئے
مسئلہ۔ دو پہیّا گاڑی یکہ وغیرہ پر سجدہ کیا تو اگر اُس کا جوا بیل
اور گھوڑے پر ہے۔ سجدہ نہ ہوا اور زمین پر رکھا ہے تو ہو گیا۔
(عالمگیری) بہلی کا کھٹولا اگر بانوں سے بُنا ہوا ہو تو اتنا سخت بنا
ہو کہ سر ٹھہر جائے۔ دبانے سے اب نہ دبے ورنہ نہ ہوگی **مسئلہ**
جوار باجرہ وغیرہ چھوٹے دانوں پر جن پر پیشانی نہ جمے سجدہ نہ ہوگا البتہ اگر
بوری وغیرہ میں خوب کس کر بھر دیے گئے کہ پیشانی جمنے سے مانع نہ
ہو تو ہو جائیگا (عالمگیری) **مسئلہ**۔ اگر کسی عذر مثلاً ازدحام کی وجہ سے
اپنی ران پر سجدہ کیا جائز ہے اور بلا عذر باطل ہے اور گھٹنے پر عذر بلا عذر
کسی حالت میں نہیں ہو سکتا (درمختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ ازدحام کی وجہ سے
دوسرے کی پیٹھ پر سجدہ کیا اور وہ اس نماز میں اسکا شریک ہے تو جائز
ہے ورنہ ناجائز خواہ وہ نماز ہی میں نہ ہو۔ یا نماز میں تو ہے مگر اس کا شریک
نہ ہو (دونوں اپنی اپنی پڑھتے ہو) (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ** ہتھیلی یا
آستین یا عمامہ کے پیچ یا کسی اور کپڑے پر جسے پہنے ہوئے ہے۔
سجدہ کیا اور نیچے کی جگہ ناپاک ہے۔ تو سجدہ نہ ہوا۔ ہاں ان سب
صورتوں میں جب کہ پھر پاک جگہ پر سجدہ کر لیا تو ہو گیا۔ (درمختار وغیرہ)
مسئلہ۔ عمامہ (پگڑی) کے پیچ پر سجدہ کیا۔ اگر ماتھا خوب جم گیا
سجدہ ہو گیا اور ماتھا نہ جما۔ بلکہ فقط چھو گیا کہ دبانے سے دبے گا۔ یا سر کا

کوئی حصہ لگا تو نہ ہوا (در مختار) **مسئلہ** ایسی جگہ سجدہ کیا کہ قدم کی بہ نسبت بارہ انگل سے زیادہ اونچی ہے۔ سجدہ نہ ہوا ورنہ ہو گیا (در مختار) **مسئلہ** کسی چھوٹے پتھر پر سجدہ کیا اگر زیادہ حصہ پیشانی کا لگ گیا ہو گیا ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

ششم قعدۂ اخیرہ - نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا کہ پوری التحیات عبدہٗ و رسولہ تک پڑھ لی جائے فرض ہے۔ (بہار شریعت) **مسئلہ** - چار رکعت پڑھ کے بیٹھا۔ پھر یہ گمان کیا کہ تین ہی ہوئیں۔ کھڑا ہو گیا پھر یاد کر لیا کہ چار ہو چکیں بیٹھ گیا پھر سلام پھیر دیا۔ اگر دونوں بار کا بیٹھنا مجموعۃً بقدر تشہد ہو گیا فرض ادا ہو گیا ورنہ نہیں۔ (در مختار) **مسئلہ** - پورا قعدہ اخیرہ سوتے میں گذر گیا بعد بیداری بقدر تشہد بیٹھنا فرض ہے۔ ورنہ نماز نہ ہو گی یوہیں قیام۔ قرأت۔ رکوع۔ سجود میں اول سے آخر تک سوتا ہی رہا۔ تو بعد بیداری اسکا اعادہ فرض ہے ورنہ نماز نہ ہو گی اور سجدہ سہو بھی کرے لوگ اس سے غافل ہیں۔ خصوصاً تراویح میں خصوصاً گرمیوں میں۔ (در مختار وغیرہ) **مسئلہ** - پوری رکعت سوتے میں پڑھ لی۔ تو نماز فاسد ہو گئی۔ (در مختار) **مسئلہ** - چار رکعت والے فرض میں چوتھی رکعت کے بعد قعدہ نہ کیا۔ تو جب تک پانچویں کا سجدہ نہ کیا ہو۔ بیٹھ جائے۔ اور پانچویں کا سجدہ کر لیا۔ یا فجر میں دوسری پر نہیں بیٹھا اور تیسری کا سجدہ کر لیا یا مغرب میں تیسری پر نہ بیٹھا۔ اور چوتھی کا سجدہ کر لیا۔ ان سب صورتوں میں فرض باطل ہو گئے۔ مغرب کے سوا اور نمازوں میں ایک اور ملا لے۔ (غنیہ) **مسئلہ** - بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد یاد آیا کہ سجدۂ تلاوت یا نماز کا کوئی سجدہ کرنا ہے۔ اور کر لیا۔ تو فرض ہے کہ سجدہ کے بعد بقدر تشہد بیٹھے۔ وہ پہلا قعدہ جاتا رہا۔

قعدہ نہ کریگا تو نماز نہ ہوگی (منیہ) **مسئلہ**۔ سجدۂ سہو کرنے سے پہلا قعدہ باطل نہ ہوا۔ مگر تشہد واجب ہے۔ یعنی اگر سجدۂ سہو کر کے سلام پھیر دیا۔ تو فرض ادا ہوگیا۔ مگر گنہگار ہوا۔ اعادہ نماز واجب ہے (ردالمختار)

ہفتم خروج بصنعہ۔ خروج بصنعہ یعنی قعدہ اخیرہ کے بعد سلام و کلام وغیرہ کوئی ایسا فعل جو منافی نماز ہو بقصد کرنا۔ مگر سلام کے علاوہ کوئی دوسرا منافی قصداً پایا گیا تو نماز واجب الاعادہ ہوئی اور بلا قصد کوئی منافی پایا گیا تو نماز باطل۔ مثلاً بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد تیمم والا پانی پر قادر ہوا۔ یا موزہ پر مسح کئے ہوئے تھا اور مدت پوری ہوگئی۔ یا عمل قلیل کے ساتھ موزہ اُتار دیا۔ یا بالکل بے پڑھا تھا اور کوئی آیت بغیر کسی کے پڑھائے محض سننے سے یاد ہوگئی۔ یا ننگا تھا اب پاک کپڑا بقدر ستر کسی نے لاکر دے دیا۔ جس سے نماز ہو سکے (بقدر مانع اُس میں نجاست نہ ہو) یا ہو تو اُس کے پاس کوئی چیز ایسی ہے جس سے پاک کر سکے۔ یا یہ بھی نہیں مگر اُسی کپڑے کی چوتھائی یا زیادہ پاک ہے۔ یا اشارہ سے پڑھ رہا ہے۔ اب رکوع و سجود پر قادر ہوگیا۔ یا صاحب ترتیب کو یاد آیا۔ کہ اس سے پہلے کی نماز نہیں پڑھی ہے۔ اگرچہ صاحب ترتیب امام ہے تو مقتدی کی بھی گئی۔ یا امام کو حدث ہوا اور اُمی (بے پڑھے) کو خلیفہ کیا۔ اور تشہد کے بعد خلیفہ کیا تو نماز ہوگئی۔ یا نماز فجر میں آفتاب طلوع کر آیا۔ یا نماز جمعہ میں عصر کا وقت آگیا۔ یا عید میں نصف النہار شروع ہوگیا۔ یا پٹی پر مسح کئے ہوئے تھا اور زخم اچھا ہو کر وہ گر گئی۔ یا صاحب عذر تھا۔ اب عذر جاتا رہا۔ اس وقت سے وہ حدث موقوف ہوا یہاں تک کہ اس کے بعد کا دوسرا وقت پورا خالی رہا۔ یا نجس (پلید) کپڑے میں نماز پڑھ رہا تھا۔ اور اسے کوئی چیز ملگئی جس سے طہارت ہو سکتی ہے۔ یا قضا پڑھ رہا تھا۔ اور وقت مکروہ آگیا

یا باندی سر کھولے نماز پڑھ رہی تھی۔ اور آزاد ہو گئی۔ اور فوراً سر ڈھانکا۔ ان سب صورتوں میں نماز باطل ہو گئی۔ (عامۂ کتب) **مسئلہ**۔ مقتدی اُمّی تھا۔ اور امام قاری اور نماز میں اُسے کوئی آیت یاد ہو گئی۔ تو نماز باطل نہ ہوگی (در مختار) **مسئلہ**۔ قیام و رکوع و سجود و قعدہ اخیرہ میں ترتیب فرض ہے۔ اگر قیام سے پہلے رکوع کر لیا۔ پھر قیام کیا۔ تو وہ رکوع جاتا رہا۔ اگر بعد قیام پھر رکوع کریگا۔ نماز ہو جائیگی۔ ورنہ نہیں۔ یوہیں رکوع سے پہلے سجدہ کرنے کے بعد اگر رکوع پھر سجدہ کر لیا ہو جائیگی۔ ورنہ نہیں۔ (ردالمختار) **مسئلہ**۔ جو چیزیں فرض ہیں اُن میں امام کی متابعت مقتدی پر فرض ہے۔ (اُن میں کا کوئی فعل امام سے پہلے ادا کر چکا۔ اور امام کے ساتھ یا امام کے ادا کرنے کے بعد ادا نہ کیا تو نماز نہ ہوگی مثلاً امام سے پہلے رکوع کر لیا۔ اور امام رکوع میں ابھی آیا بھی نہ تھا کہ اس نے سر اٹھا لیا۔ تو اگر امام کے ساتھ یا بعد کو ادا کر لیا ہو گئی ورنہ نہیں (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ مقتدی کے لئے یہ بھی فرض ہے۔ کہ امام کی نماز کو اپنے خیال میں صحیح تصور کرتا ہو۔ اور اگر اپنے نزدیک امام کی نماز باطل سمجھتا ہے تو اس کی نہ ہوئی اگرچہ امام کی نماز صحیح ہو۔ (در مختار)

واجباتِ نماز

(۱) تکبیر تحریمہ میں لفظ اللہ اکبر ہونا۔ (۲، ۸) پوری الحمد شریف پڑھنا۔ الحمد شریف میں ہر آیت مستقل واجب ہے۔ ان میں ایک آیت بلکہ ایک لفظ کا ترک بھی ترک واجب ہے (۹) سورت ملانا (ایک چھوٹی سورت یا تین چھوٹی آیتیں) (۱۰، ۱۱) نماز فرض میں دو پہلی

رکعتوں میں قرائت واجب ہے۔(۱۲، ۱۳) الحمد اور اس کے ساتھ
ملانا فرض کی دو پہلی رکعتوں میں اور نفل و وتر کی ہر رکعت میں واجب ہے
(۱۴) الحمد کا سورت سے پہلے ہونا (۱۵) ہر رکعت میں سورت سے
پہلے ایک ہی بار فاتحہ شریف پڑھنا (۱۶) الحمد و سورت کے درمیان
کے اجنبی کا فاصل نہ ہونا۔ آمین تابع الحمد ہے اور بسم اللہ تابع سورت
یہ اجنبی نہیں (۱۷) قرائت کے بعد متصلاً رکوع کرنا (۱۸) ایک سجدہ
کے بعد دوسرا سجدہ ہونا کہ دونوں کے درمیان کوئی رکن فاصل نہ ہو (۱۹)
تعدیل ارکان در رکوع و سجود و قومہ و جلسہ میں کم از کم ایک بار سبحٰن اللہ
کہنے کی مقدار ٹھہرنا۔ (۲۰) یوہیں قومہ در رکوع سے سیدھا کھڑا
ہونا۔ (۲۱) جلسہ (دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا (۲۲) قعدۂ
اولی اگرچہ نماز نفل ہو (۲۳) اور فرض و وتر و سنن رواتب (مؤکدہ)
میں قعدۂ اولی میں تشہد پر کچھ نہ بڑھانا (۲۴، ۲۵) دونوں قعدوں میں
پورا تشہد پڑھنا۔ یوہیں جتنے قعدے کرنے پڑیں سب میں پورا
تشہد پڑھنا واجب۔ ایک لفظ بھی اگر چھوڑے گا ترک واجب
ہوگا۔ (۲۶، ۲۷) اور السلام دو بار اور لفظ علیکم واجب نہیں۔
(۲۸) اور وتر میں دعا قنوت پڑھنا۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نُؤْمِنُ بِكَ

اے اللہ ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور تجھ سے بخشش چاہتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں

وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَ نُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَ نَشْكُرُكَ وَ

اور تجھ پر بھروسا کرتے ہیں اور تیری بھلی تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر کرتے ہیں

لَا نَكْفُرُكَ وَ نَخْلَعُ وَ نَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ

اور تیرا انکار نہیں کرتے۔ اور ہم الگ اور علیحدہ کرتے ہیں اور چھوڑتے ہیں انکو جو تیری نافرمانی کرے اے اللہ

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ لَكَ نُصَلِّيْ وَ نَسْجُدُ وَ اِلَيْكَ نَسْعٰى وَ

تیری ہی ہم بندگی کرتے ہیں اور تیری ہی نماز پڑھتے ہیں اور تجھی کو سجدہ کرتے ہیں اور تیری
نَحْفِدُ وَ نَرْجُوا رَحْمَتَكَ وَ نَخْشٰى عَذَابَكَ
ہی طرف ہم چلتے ہیں اور خدمت کو حاضر رہتے ہیں اور امیدوار ہیں تیری رحمت کے اور ڈرتے ہیں تیرے عذاب سے۔
اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ۔
ضرور تیرا عذاب منکروں کو ملنے والا ہے۔

(۲۹) اور تکبیر قنوت۔ (۳۰ تا ۳۵) اور عیدین کی چھوؤں تکبیریں (۳۶) اور عیدین میں دوسری رکعت کی تکبیر رکوع (۳۷) اور اس تکبیر کے لئے لفظ اللہ اکبر ہونا (۳۸) اور جہری نماز میں امام کو جہر سے قرائت کرنا (۳۹) اور غیر جہری میں آہستہ (۴۰) ہر واجب و فرض کا اُس کی جگہ پر ہونا (۴۱) رکوع کا ہر رکعت میں ایک ہی بار ہونا (۴۲) اور سجود کا دو ہی بار ہونا۔ (۴۳) دوسری رکعت سے پہلے قعدہ نہ کرنا (۴۴) اور چار رکعت میں تیسری پر قعدہ ہونا (۴۵) آیت سجدہ پڑھی ہو تو سجدہ تلاوت کرنا۔ (۴۶) سہو ہوا تو سجدہ سہو کرنا (۴۷) دو فرض یا دو واجب یا واجب و فرض کے درمیان تسبیح کا وقفہ نہ ہونا (۴۸) امام جب قرائت کرے بلند آواز سے ہو خواہ آہستہ اسوقت مقتدی کا چپ رہنا (۴۹) سوا قرائت کے تمام واجبات میں امام کی متابعت کرنا۔ مسئلہ۔ کسی قعدہ میں تشہد کا کوئی حصہ بھول جائے۔ تو سجدہ سہو واجب ہے (در مختار) مسئلہ۔ آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ میں سہواً تین آیت یا زیادہ کی تاخیر ہوئی۔ تو سجدہ سہو کرے (غنیہ) مسئلہ۔ سورت پہلے پڑھی۔ اُس کے بعد الحمد یا الحمد و سورت کے درمیان دیر تک (تین بار سبحان اللہ کہنے کی قدر) چپکا رہا۔ سجدہ سہو واجب ہے۔ (در مختار) مسئلہ۔ الحمد کا ایک لفظ بھی رہ گیا۔ تو سجدہ سہو کرے۔ (در مختار) مسئلہ۔ جو چیزیں فرض و واجب ہیں

مقتدی پر واجب ہے۔ کہ امام کے ساتھ انہیں ادا کرے بشرطیکہ واجب کا تعارض (مقابلہ) نہ پڑے اور تعارض ہو تو اُسے فوت نہ کرے بلکہ اُس کو ادا کرکے متابعت کرے۔ مثلاً امام تشہد پڑھ کر کھڑا ہو گیا۔ اور مقتدی نے ابھی پورا نہیں پڑھا۔ تو مقتدی کو واجب ہے۔ کہ پورا کرکے کھڑا ہو اور سنت میں متابعت سنت بشرطیکہ تعارض نہ ہو اور تعارض ہو تو اُس کو ترک کرے اور امام کی متابعت کرے مثلاً رکوع یا سجدہ میں اس نے تین۳ بار تسبیح نہ کہی تھی۔ کہ امام نے سر اُٹھا لیا۔ تو یہ بھی اُٹھالے درالمختار **مسئلہ**۔ ایک سجدہ کسی رکعت کا بھول گیا۔ تو جب یاد آئے کرلے۔ اگرچہ سلام کے بعد بشرطیکہ کوئی فعل منافی نماز نہ صادر ہؤا ہو۔ اور سجدہ سہو کرے (درمختار) **مسئلہ** ایک رکعت میں تین۳ سجدے کئے یا دو رکوع یا قعدہ اولیٰ بھول گیا تو سجدہ سہو کرے (درمختار) **مسئلہ**۔ الفاظ تشہد سے اُن کے معانی کا قصد اور انشا ضروری ہے۔ گویا اللہ عزوجل کے لئے تحیت کرتا ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اپنے اوپر اور اولیاء اللہ پر سلام بھیجتا ہے نہ یہ کہ واقعہ معراج کی حکایت مدِّنظر ہو۔ (درمختار وغیرہ) **فائدہ**۔ جب کلمات تشہد انشاء تحیت وسلام ہوئے نہ محض حکایت واقعہ شب معراج۔ تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ندا کرنا جسے وہابیہ شرک و بدعت کہتے ہیں ایسا جائز ثابت ہؤا کہ نماز میں واجب ہے۔ (بہار شریعت) **مسئلہ** فرض و وتر و سنن مؤکدہ کے قعدہ اول میں تشہد کے بعد اتنا کہہ لیا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ یا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا تو اگر سہواً ہو تو سجدہ سہو کرے۔ عمداً ہو تو اعادہ نماز واجب ہے (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** مقتدی قعدہ اولیٰ میں امام سے پہلے تشہد پڑھ چکا تو سکوت کرے۔ اور کچھ نہ پڑھے۔ اور مسبوق (جو ایک دو رکعت پڑھے جانے کے بعد شریک نماز

امام ہوتا ہو) کو چاہیئے کہ قعدہ اخیرہ میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھے کہ امام کے سلام کے وقت فارغ ہو۔ اور سلام سے پیشتر فارغ ہو گیا۔ تو کلمۂ شہادت کی تکرار کرے (در مختار)

نماز کی ۹۷ سنتیں
اُنا

سنن نماز (۱) تحریمہ کے لئے ہاتھ اُٹھانا (۲) ہاتھ کی انگلیاں اپنے حال پر چھوڑنا (۳) ہتھیلیوں اور انگلیوں کے پیٹ قبلہ رو ہونا (۴) بوقت تکبیر سر نہ جھکانا (۵) تکبیر سے پہلے ہاتھ اُٹھانا (۶) یونہیں تکبیر قنوت و تکبیرات عیدین میں کانوں تک ہاتھ لے جانے کے بعد تکبیر کہے اور ان کے علاوہ کسی جگہ نماز میں ہاتھ اُٹھانا سنت نہیں (بہار شریعت) **مسئلہ**۔ اگر تکبیر کہہ لی اور ہاتھ نہ اٹھایا۔ تو اب اُٹھائے۔ اور اللہ اکبر پورا کہنے سے پیشتر یاد آگیا تو اُٹھائے اور موضع مسنون تک ممکن نہ ہو تو جہاں تک ہو سکے اٹھائے۔ (عالمگیری) **مسئلہ**۔ عورت کے لئے سنت یہ ہے۔ کہ مونڈوں تک ہاتھ اٹھائے (ردالمختار) **مسئلہ** کوئی شخص ایک ہی ہاتھ اُٹھا سکتا ہے۔ تو ایک ہی اٹھائے۔ اور اگر ہاتھ موضع مسنون سے زیادہ کرے۔ جب ہی اٹھتا ہے تو اُٹھائے۔ (عالمگیری) (۹) امام کا بلند آواز سے اللہ اکبر (۱۰) اور سمع اللہ لمن حمدہ (۱۱) اور سلام کہنا جس قدر بلند آواز کی ضرورت ہو۔ اور بلا حاجت بہت زیادہ بلند آواز کرنا مکروہ ہے۔ (بہار شریعت) **مسئلہ**۔ امام کی تکبیر کی آواز تمام مقتدیوں کو نہیں پہنچتی۔ تو بہتر ہے۔ کہ کوئی مقتدی بھی بلند آواز سے تکبیر کہے۔ کہ نماز شروع ہونے اور انتقالات کا حال سب کو معلوم ہو جائے۔ اور بلا ضرورت مکروہ و بدعت ہے (ردالمختار) **مسئلہ**۔ تکبیر

تحریمہ سے اگر تحریمہ مقصود نہ ہو۔ بلکہ محض اعلان مقصود ہو تو نماز ہی نہ ہوگی
یوں ہونا چاہیئے کہ نفس تکبیر سے تحریمہ مقصود ہو اور جہر سے اعلان
یوہیں آواز پہنچانے والے کو قصد کرنا چاہیئے۔ اگر اس نے فقط آواز
پہنچانے کا قصد کیا تو اس کی نماز ہو نہ سکی جو اس کی آواز پر تحریمہ باندھے
اور علاوہ تکبیر تحریمہ کے اور تکبیرات میں یا سمع اللہ لمن حمدہ یا ربنا لک الحمد میں
اگر محض اعلان کا قصد ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ البتہ مکروہ ہوگی۔ کہ ترک سنت
ہے (ردالمختار) **مسئلہ**۔ مکبّر کو چاہیئے کہ اس جگہ سے تکبیر کہے جہاں
سے لوگوں کو اس کی حاجت ہے۔ جہاں تک امام کی آواز بلا تکلّف
پہنچتی ہے۔ یہاں سے تکبیر کہنے کا کیا فائدہ۔ نیز یہ بہت ضروری ہے
کہ امام کی آواز کے ساتھ تکبیر کہے یا امام کے کہہ لینے کے بعد تکبیر کہنے
سے لوگوں کو دھوکا لگے گا نیز یہ کہ اگر مکبّر نے تکبیر میں تدلیا (لمبائی) کیا تو امام
کے تکبیر کہہ لینے کے بعد اسکی تکبیر ختم ہونے کا انتظار نہ کریں۔ بلکہ تشہد
وغیرہ پڑھنا شروع کردیں یہاں تک کہ اگر امام تکبیر کہنے کے بعد اس کے
انتظار میں تین ۳ بار سبحان اللہ کہنے کے برابر خاموش رہا۔ اس کے تشہد شروع
کیا ترک واجب ہوا نماز واجب الاعادہ ہے۔ (بہار شریعت) **مسئلہ** مقتدی
اور منفرد (تنہا پڑھنے والا) کو جہر کی حاجت نہیں۔ صرف اتنا ضروری ہے
کہ خود سنیں۔ (در مختار وغیرہ) (۱۲) بعد تکبیر فوراً ہاتھ باندھ لینا یوں کہ مرد ناف
کے نیچے دہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں کلائی کے جوڑ پر رکھے۔ چھنگلیا اور انگوٹھا
کلائی اغل بغل رکھے۔ اور باقی انگلیوں کو بائیں کلائی کی پشت پر بچھا دے اور عورت
دہنی بائیں ہتھیلی سینہ پر چھاتی کے زیر رکھ کر اس کی پشت پر دہنی ہتھیلی رکھے (غنیہ وغیرہ) بعض لوگ تکبیر کے بعد ہاتھ
سیدھے کر لیتے ہیں پھر باندھتے ہیں یہ نہ چاہیئے بلکہ ناف کے نیچے لا کر باندھ لے (بہار شریعت) **مسئلہ** بیٹھے
یا لیٹے ہوئے نماز پڑھے جب بھی یوہیں ہاتھ باندھے (ردالمختار) **مسئلہ**
جس قیام میں ذکر مسنون ہو اس میں ہاتھ باندھنا سنت ہے تو ثنا اور

دعائے قنوت پڑھتے وقت اور جنازہ میں تکبیر تحریمہ کے بعد چوتھی تکبیر تک ہاتھ باندھے اور رکوع سے کھڑے ہونے اور تکبیرات عیدین میں ہاتھ نہ باندھے۔ (رد المختار) ثنا[13] و تعوذ[14] و تسمیہ[15] و آمین[16] کہنا اور ان سب کا آہستہ[17] ہونا پہلے ثنا[18] پڑھے پھر تعوذ[19] پھر تسمیہ[20] اور ہر ایک[21] کے بعد دوسرے کو فوراً پڑھے۔ وقفہ نہ کرے۔ تحریمہ کے بعد فوراً ثنا پڑھے۔ اور ثنا میں وَجَلَّ ثَنَاءُکَ غیر جنازہ میں نہ پڑھے۔ اور دیگر اذکار جو احادیث میں وارد ہیں۔ (مثلاً قومہ میں رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کے بعد حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ یا جلسہ میں اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ) وہ سب نفل کے لئے ہیں **مسئلہ**۔ امام نے بالجہر قرأت شروع کر دی تو مقتدی ثنا نہ پڑھے۔ اگرچہ بوجہ دور ہونے یا بہرے ہونے کے امام کی آواز نہ سنتا ہو جیسے جمعہ عیدین میں پچھلی صف کے مقتدی کہ بوجہ دور ہونے کے قرأت نہیں سنتے۔ (عالمگیری وغیرہ) امام آہستہ پڑھتا ہو تو پڑھ لے (رد المختار) **مسئلہ** امام کو رکوع یا پہلے سجدہ میں پایا تو اگر غالب گمان ہے۔ کہ ثنا پڑھ کر پالے گا۔ تو پڑھے اور قعدہ یا دوسرے سجدہ میں پایا تو بہتر یہ ہے۔ کہ بغیر ثنا پڑھے شامل ہو جائے (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ نماز میں اعوذ و بسم اللہ قرأت کے تابع ہیں اور مقتدی پر قرأت نہیں۔ لہذا تعوذ اور تسمیہ اس کے لئے مسنون نہیں۔ ہاں جس مقتدی کی کوئی رکعت جاتی رہی ہو تو جب وہ اپنی باقی رکعت پڑھے اس وقت ان دونوں کو پڑھے۔ (در مختار) **مسئلہ** تعوذ صرف پہلی رکعت میں ہے۔ اور تسمیہ ہر رکعت کے اول میں مسنون ہے۔ فاتحہ کے بعد اگر اول سورت شروع کی۔ تو سورت پڑھتے وقت بسم اللہ شریف پڑھنا مستحسن ہے۔ قرأت خواہ سری (آہستہ)

یا جہری (اونچی)، مگر بسم اللہ شریف بہر حال آہستہ پڑھی جائے (درمختار وغیرہ)
مسئلہ۔ اگر ثنا و تعوذ و تسمیہ پڑھنا بھول گیا اور قرأت شروع کردی تو اعادہ نہ کرے۔ کہ اُن کا محل ہی فوت ہوگیا۔ یوہیں اگر ثنا پڑھنا بھول گیا۔ اور تعوذ شروع کردیا تو ثنا کا اعادہ نہیں (ردالمختار)
مسئلہ۔ مسبوق شروع میں ثنا نہ پڑھ سکا تو جب اپنی باقی رکعت پڑھنا شروع کرے اسوقت پڑھ لے (غنیہ) **مسئلہ۔** فرائض میں نیت کے بعد تکبیر سے پہلے یا بعد اِنِّیْ وَجَّھْتُ الخ نہ پڑھے اور پڑھے تو اس کے آخر میں وانا اول المسلمین کی جگہ وانا من المسلمین کہے (غنیہ وغیرہ) **مسئلہ۔** عیدین میں تکبیر تحریمہ ہی کے بعد ثنا کہہ لے۔ اور ثنا پڑھتے وقت ہاتھ باندھ لے اور اعوذ باللہ چوتھی تکبیر کے بعد کہے۔ (درمختار وغیرہ) **مسئلہ۔** آمین کو تین طرح پڑھ سکتے ہیں۔ مد[1] کہ الف کو کھینچکر پڑھیں۔ اور قصر[2] کہ الف کو دراز نہ کریں اور امالہ[3]۔ کہ لا کی صورت میں الف کو یا کی طرف مائل کریں (درمختار) **مسئلہ** اگر مد کے ساتھ میم کی تشدید پڑھی۔ اور یا کو حذف کردیا۔ (آمِّن) یا قصر کے ساتھ تشدید (اَمِّین) یا حذف یا ہو۔ (اَمِنْ) تو ان تینوں صورتوں میں نماز فاسد ہو جائے گی۔ (درمختار وغیرہ) **مسئلہ۔** امام کی آواز اس کو نہ پہنچی۔ مگر اس کے برابر والے دوسرے مقتدی نے آمین کہی اور اس نے آمین کی آواز سن لی۔ اگرچہ اُس نے آہستہ کہی۔ تو یہ بھی آمین کہے۔ غرض یہ کہ امام کا ولا الضالین کہنا معلوم ہو تو آمین کہنا سنت ہو جائیگا۔ امام کی آواز سنے یا کسی مقتدی کے آمین کہنے سے معلوم ہؤا ہو (درمختار) **مسئلہ۔** سری نماز میں امام نے آمین کہی۔ اور یہ اُس کے قریب تھا۔ کہ امام کی آواز سُن لی۔ تو یہ بھی کہے۔ (درمختار ۳۲۸) اور رکوع میں تین بار سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کہنا

(۲۵) اور گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑنا (۲۶) اور انگلیاں خوب کھلی رکھنا
یہ حکم مردوں کے لئے ہے۔ (۲۷) اور عورتوں کیلئے سنت گھٹنوں
پر ہاتھ رکھنا ہے۔ (۲۸) اور انگلیاں کشادہ نہ کرنا ہے **تنبیہ**۔ آج کل
اکثر مرد رکوع میں محض ہاتھ رکھدیتے ہیں اور انگلیاں ملاکر رکھتے ہیں۔ یہ خلاف
سنت ہے۔ (۲۹) حالت رکوع میں ٹانگیں سیدھی ہونا **تنبیہ**۔ اکثر
لوگ کمان کی طرح ٹیڑھی کر لیتے ہیں یہ مکروہ ہے۔ (۳۰) رکوع کے لئے
اللہ اکبر کہنا **مسئلہ**۔ اگر ظ ادا نہ کر سکے۔ تو سبحٰن ربی العظیم کی
جگہ سبحٰن ربی الکریم کہے (رد المختار) **مسئلہ**۔ بہتر یہ ہے۔ کہ
اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع کو جائے۔ (جب رکوع کے لئے جھکنا شروع کرے تو
اللہ اکبر شروع کرے اور ختم رکوع پر تکبیر ختم کرے) (عالمگیری) اس مسافت
کو پورا کرنے کے لئے اللہ کے لام کو بڑھائے۔ اکبر کی ب وغیرہ کسی حرف
کو نہ بڑھائے (عالمگیری) **مسئلہ**۔ آخر سورت میں اگر اللہ عزوجل کی
ثنا ہو تو افضل یہ ہے۔ کہ قرأت کو تکبیر سے وصل کرے۔ جیسے وَکَبِّرْہُ
تَکْبِیْرَ اِنِ اللّٰہُ اَکْبَرُ اور اگر آخر میں کوئی لفظ ایسا ہے جسکا اسم جلالت
کے ساتھ ملانا ناپسند ہو تو فصل افضل ہے۔ (ختم قرأت پر ٹھہرے
پھر اللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور دونوں نہ ہوں تو فصل و وصل یکساں ہیں (رد المختار)
مسئلہ۔ ہر تکبیر میں اللہ اکبر کی ر کو جزم پڑھے۔ عالمگیری **مسئلہ**
کسی آنے والے کی وجہ سے رکوع یا قرأت میں طول (لمبا) دینا مکروہ
تحریمی ہے جبکہ اُسے پہچانتا ہو (اُس کی خاطر ملحوظ ہے) اور نہ پہچانتا
ہو تو طویل کرنا افضل ہے۔ کہ نیکی پر اعانت ہے۔ مگر اسقدر طول نہ دے
کہ مقتدی گھبرا جائیں (رد المختار) **مسئلہ**۔ مقتدی نے ابھی تین
بار تسبیح نہ کہی تھی کہ امام نے رکوع یا سجدہ سے سر اٹھالیا۔ تو مقتدی پر
امام کی متابعت واجب ہے۔ اور اگر مقتدی نے امام سے پہلے سر اٹھالیا

تو مقتدی پر واجب ہے کہ ٹوٹ جائے نہ ٹوٹیگا تو کراہت تحریمہ کا
مرتکب ہوگا۔ گنہگار ہوگا۔ (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ رکوع میں پیٹھ خوب
بچھی رکھے۔ یہاں تک کہ اگر پانی کا پیالہ اُس کی پیٹھ پر رکھدیا جائے تو
ٹھہر جائے۔ (فتح القدیر) **مسئلہ**۔ رکوع میں نہ سر جھکائے۔ نہ اونچا ہو
بلکہ پیٹھ کے برابر ہو (ہدایہ) **مسئلہ**۔ عورت رکوع میں تھوڑا جھکے
(صرف اسقدر کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں پیٹھ سیدھی نہ کرے
اور گھٹنوں پر زور نہ دے۔ بلکہ محض ہاتھ رکھ دے اور ہاتھوں کی
انگلیاں ملی ہوئی رکھے۔ اور پاؤں جھکے ہوئے رکھے۔ مردوں کی
طرح خوب سیدھے نہ کردے (عالمگیری) **مسئلہ**۔ تین بار تسبیح
ادنیٰ درجہ ہے کہ اس سے کم میں سنت ادا نہ ہوگی۔ اور تین بار سے
زیادہ کہے تو افضل ہے مگر ختم طاق عدد پر ہو۔ ہاں اگر یہ امام ہے۔ اور
مقتدی گھبراتے ہوں تو زیادہ سے زیادہ سات بار کہے۔ اس سے زیادہ
نہ کرے (سعایہ حاشیہ بر شرح وقایہ (۳۴) رکوع سے جب اُٹھے
تو ہاتھ نہ باندھے۔ لٹکے ہوئے چھوڑ دے۔ (عالمگیری) **مسئلہ**
(۳۵) سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کی ہ کو ساکن (جزم) پڑھے اُس پر
حرکت ظاہر نہ کرے۔ نہ دال کو بڑھائے (عالمگیری) **مسئلہ** (۳۶)
رکوع سے اُٹھنے میں امام کے لئے سمع اللہ لمن حمدہ کہنا۔ اور
(۳۷) مقتدی کے لئے رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہنا (۳۸) اور منفرد کو دونوں
کہنا سنت ہے **مسئلہ**۔ ربنا لک الحمد سے بھی سنت ادا
ہوجاتی ہے۔ مگر واؤ ہونا بہتر ہے اور اللّٰھم ہو اس سے بہتر۔ اور سب
میں بہتر یہ کہ دونوں ہوں اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ (در مختار)
مسئلہ۔ منفرد تحمید کہتا ہوا رکوع سے اُٹھے اور سیدھا کھڑا
ہو کر اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہے (در مختار) **مسئلہ** (۳۹) سجدہ کیلئے

اور سجدہ[۴۰] سے اُٹھنے کے لئے اللہ اکبر کہنا اور سجدہ[۴۱] میں کم از کم تین ۳ بار سبحان ربی الاعلیٰ کہنا اور سجدہ[۴۲] میں ہاتھ کا زمین پر رکھنا **مسئلہ** سجدہ[۴۳] میں جائے تو زمین پر پہلے گھٹنے رکھے۔ پھر[۴۴] ہاتھ پھر ناک[۴۵]۔ پھر پیشانی[۴۶] اور جب سجدہ سے اُٹھے تو اس کا عکس کرے (پہلے[۴۷] پیشانی اُٹھائے (۴۸) پھر ناک (۴۹) پھر ہاتھ (۵۰) پھر گھٹنے (عالمگیری) یہ ہی طریقہ حدیث میں مذکور ہے (سنن اربعہ) مرد کے لئے سجدہ میں سنت یہ ہے کہ بازو[۵۱] کروٹوں سے جدا ہوں (۵۲) پیٹ رانوں سے (۵۳) اور کلائیاں زمین پر نہ بچھائے۔ مگر جب صف میں ہو تو بازو کروٹوں سے جدا نہ ہونگے۔ (در مختار وغیرہ) **مسئلہ** (۵۴) اور کتے کی طرح کلائیاں نہ بچھائے (بخاری و مسلم) **مسئلہ**۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھ کروٹوں سے دور رکھتے یہاں تک کہ اگر بکری کا بچہ ہاتھوں کے نیچے سے گزرنا چاہتا تو گذر جاتا۔ (ابوداؤد) **مسئلہ**۔ عورت سمٹ کر سجدہ کرے (بازو[۵۵] کروٹوں سے ملادے اور پیٹ[۵۶] ران سے اور ران[۵۷] پنڈلیوں سے۔ اور پنڈلیاں[۵۸] زمین سے (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ**[۵۹]۔ دونوں گھٹنے ایک ساتھ زمین پر رکھے۔ اور اگر کسی عذر سے ایک ساتھ نہ رکھ سکتا ہو تو پہلے داہنا رکھے۔ پھر بایاں (ردالمختار) **مسئلہ**۔ اگر کوئی کپڑا بچھا کر اُس پر سجدہ کرے۔ تو حرج نہیں۔ اور جو کپڑا پہنے ہوئے ہے اُس کا کونا بچھا کر سجدہ کیا یا ہاتھوں پر سجدہ کیا تو اگر عذر نہیں ہے تو مکروہ ہے اور اگر عذر ہے مثلاً کنکریاں یا سردی گرمی تو مکروہ نہیں اور اگر دھول (غبار) ہو اور عمامہ کو گرد سے بچانے کے لئے پہنے ہوئے کپڑے پر سجدہ کیا تو حرج نہیں۔ اور چہرے کو خاک سے بچانے کے لئے کیا تو مکروہ ہے۔ (درمختار) **مسئلہ**۔ کوٹ وغیرہ پر نماز پڑھے تو اُس کا اوپر کا حصہ پاؤں کے نیچے رکھے اور دامن پر سجدہ کرے (درمختار) **مسئلہ** سجدہ میں

ایک پاؤں اٹھا ہوا رکھنا ممنوع و مکروہ ہے (در مختار) **مسئلہ** دونوں سجدوں کے درمیان[۶۱] مثل تشہد کے بیٹھنا اور ہاتھوں[۶۲] کا رانوں پر رکھنا سجدہ میں انگلیاں[۶۲] قبلہ رُو ہونا (۶۳) ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی ہونا۔

مسئلہ۔ سجدہ میں دونوں پاؤں کی دسوں انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا سنت ہے۔ اور ہر پاؤں کی تین[۳] تین[۳] انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا واجب ہیں۔ اور دونوں قبلہ رُو ہونا سنت ہے۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ۔ جب دونوں سجدے کرے تو رکعت کے لئے پنجوں کے بل[۶۵] گھٹنوں پر ہاتھ رکھکر اٹھے یہ سنت ہے۔ ہاں کمزوری وغیرہ عذر کے سبب اگر زمین پر ہاتھ رکھکر اٹھا جب بھی حرج نہیں۔ (در مختار وغیرہ) اب دوسری رکعت میں ثناء و تعوذ نہ پڑھے۔ دوسری رکعت کے سجدوں سے فارغ ہونے کے بعد[۶۷] بایاں پاؤں بچھا کر دونوں سُرین[۶۸] اُس پر رکھ کر بیٹھنا۔ اور داہنا[۶۹] قدم کھڑا رکھنا (۷) اور داہنے پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ کرنا یہ مرد کے لئے ہے۔ اور عورت[۷۱] دونوں پاؤں داہنی جانب نکال دے اور بائیں[۷۲] سُرین پر بیٹھے (۷۳) اور داہنا ہاتھ[۷۳] داہنی ران پر رکھنا اور بایاں[۷۴] بائیں پر (۷۵) اور انگلیوں کو اپنی حالت پر چھوڑنا کہ کھلی ہوئی ہوں نہ ملی ہوئی (۷۶) اور انگلیوں کے کنارے گھٹنوں کے پاس ہونا گھٹنے پکڑنا نہ چاہیئے (۷۷) شہادت پر اشارہ کرنا جیسے کہ طریقہ نماز میں مذکور ہوا

مسئلہ (۷۸) قعدہ اولیٰ کے بعد تیسری رکعت کے لئے اٹھے۔ تو زمین پر ہاتھ رکھ کر نہ اُٹھے بلکہ گھٹنوں پر زور دے کر۔ ہاں اگر عذر ہے تو حرج نہیں۔ (غنیہ) **مسئلہ**۔ نماز فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں افضل سورہ فاتحہ شریف پڑھنا ہے۔ اور سبحٰن اللّٰہ کہنا بھی جائز ہے اور بقدر تین تسبیح کے چپکا کھڑا رہا تو بھی نماز ہو جائیگی۔ مگر سکوت نہ چاہیئے (در مختار) **مسئلہ** (۷۹) بعد تشہد دوسرے قعدہ میں درود شریف پڑھنا

اور افضل درود ابراہیمی ہے۔ جو مذکور ہوا (بہار شریعت) مسئلہ درود شریف میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسماء طیبہ کے ساتھ لفظ سیّدنا کہنا بہتر اور باعث ترقی درجات ہے (در مختار وغیرہ)۔

درود شریف کے فضائل و مسائل

درود شریف پڑھنے کے فضائل میں احادیث بکثرت وارد ہیں اور نص قطعی بالتاکید ناطق ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ وَملٰئکتہ یصلون علے النبی یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیماط۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے۔ اللہ تعالیٰ اُس پر دس بار درود شریف (رحمت) نازل فرمائے گا۔ (مسلم) علاوہ ازیں اُس کی دس خطائیں محو فرمائے گا۔ اور دس درجے بلند فرمائے گا (نسائی)، ایک بار درود پڑھنے کا بدلہ ستر بار کی حدیث بھی آئی ہے فرمایا جو ایک بار مجھ پر درود بھیجے اور وہ قبول ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اُس کے اسیؔ برس کے گناہ محو فرما دیگا۔ (در مختار) فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم اُس کی ناک خاک میں ملے۔ جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور مجھ پر درود نہ بھیجے۔ الخ (ترمذی)، فرماتے ہیں پورا بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور مجھ پر درود نہ بھیجے۔ (ترمذی)، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے سوال اور آپکے جواب ارشاد فرمانے سے۔ (کہ ایسا ہے تو تمہارے کاموں کی کفایت فرمائے گا۔ اور تمہارے گناہ بخش دیگا) معلوم ہوتا ہے کہ سوائے فرائض و واجبات وسنن کے اگر نفلی عبادت کرنا چاہے تو درود شریف سب سے افضل عبادت ہے۔ اور درود شریف

وہ عبادت ہے کہ جس کے بکثرت پڑھنے سے حضور اقدس صلی اللہ
علیہ وسلم خود روحانی طور سے اُس شخص کی رہنمائی فرماتے ہیں (کتاب فِکر
خیر) فرماتے ہیں جو درود شریف پڑھے اور یہ کہے اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْہُ
الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔ واجبت لہ شفاعتی
(رواہ احمد) اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔ عمر فاروق اعظم
رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ دعا آسمان وزمین کے درمیان معلق
(ٹھیری) رہتی ہے۔ اوپر نہیں جاتی جب تک تو اپنے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ
والسلام پر درود نہ بھیجے۔ (ترمذی) دعا قبول نہیں ہوتی یہانتک کہ اُس
کے اول و آخر درود شریف نہ پڑھا جاوے۔ حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر
درود بھیجنا گناہوں کو نیست ونابود کرتا ہے۔ بہ نسبت ٹھنڈے پانی
کے آگ کو۔ (جیسے ٹھنڈا پانی آگ کو بجھاتا ہے اس سے زیادہ درود
شریف گناہوں کو مٹاتا ہے۔ اور فرمایا کہ جمعہ کے دن مجھ پر درود بھیجو
کیونکہ تمہارا درود میرے سامنے پیش ہوتا ہے۔ (ابوداؤد وغیرہ) اس حدیث
سے ثابت ہوا کہ جمعہ کے دن درود شریف بھیجنا زیادہ فضیلت رکھتا
ہے۔ بہ نسبت اور دنوں کے۔ کیونکہ جمعہ دنوں کا سردار ہے۔ اور آپ
اولین وآخرین کے سردار ہیں۔ اس حکم میں دوشنبہ (پیر) کا دن بھی
جمعہ کا شریک ہے۔ کیونکہ دوشنبہ بھی عمدہ دنوں سے ہے۔ کہ اسی میں
بندوں کے اعمال درگاہ رب العزت میں پیش ہوتے ہیں۔ اور فرمایا
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت کے روز سب آدمیوں سے مجھے
قریب وہ ہوگا۔ جو مجھ پر بہت درود بھیجتا ہوگا۔ (اس شخص کا رتبہ مجھ سے
زیادہ قریب ہوگا۔ (ترمذی) فرمایا مجھ پر درود بھیجو کیونکہ درود بھیجنا تمہارے
حق میں زکوٰۃ ہے۔ (ثواب کی زیادتی۔ مال کی کثرت اور گناہوں کی

پاکی۔ دکعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حق تعالیٰ نے
موسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی کہ تو چاہتا ہے کہ میں قریب تر ہو جاؤں
تجھ سے۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ اے پروردگار عالم میری یہی
آرزو ہے۔ کہ میں تجھ سے زیادہ تر نزدیک ہو جاؤں۔ پس ارشاد
ہوا فَاَکْثِرِ الصَّلٰوۃَ عَلٰی مُحَمَّدٍ صلے اللہ علیہ وسلم یعنی میرے
حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجا کر۔ تو یہ نسبت تجھ
کو حاصل ہو اور مجھ سے قربت کامل ہو آثار مشائخ میں ہے۔ کہ جو کوئی
حضرت سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایک بار درود شریف
بھیجے تو گناہوں سے ایسا پاک ہو جائے گا۔ جیسا ماں کے پیٹ سے
پیدا ہوا ہے اور ایک لاکھ نیکیاں اُس کے اعمال نامے میں لکھی جائینگی
اور خدا تعالیٰ کے دیوں میں شمار ہوگا۔ مدارج النبوۃ میں حضرت عبدالوہاب
متقی رحمۃ اللہ علیہ بروایت حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے
ہیں کہ جب انسان نے اَللّٰھُمَّ کہا تو فضل و رحمت کے دریاؤں
میں اُتر آیا۔ گویا خداوند کریم کو تمام اسمار کے ساتھ یاد کیا۔ اور جب صلی
علٰے سیدنا محمد کہا تو حضرت رسالت پناہی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے دریائے فضل میں در آیا۔ اور جب وعلیٰ آلہ وصحابہ
کہا تو صحابہ اور اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضلوں اور کمالوں
کے دریاؤں میں اُترا۔ پھر جب ان دریاؤں میں در آیا۔
اور غوطہ لگایا۔ تو کیونکر محروم اور مایوس نکلیگا۔ قول بدیع میں ہے کہ ایک
عورت نے اپنی بیٹی کو خواب میں دیکھا۔ کہ سخت عذاب میں مبتلا
ہے۔ حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آکر بیان کیا
آپ نے فرمایا کہ صدقہ دے۔ اتفاقاً اسی روز حضرت خواجہ نے
اُس کی بیٹی کو خواب میں دیکھا کہ ایک مکلّف تخت پر بہشت میں

بیٹھی ہے اور نور کا تاج سر پر رکھا ہے متعجب ہو کر کہا کہ تیری ماں نے اس کے خلاف بیان کیا تھا۔ اُس نے کہا میری ماں سچ کہتی ہے ہم ہشتر آدمی عذاب میں گرفتار تھے۔ ایک شخص ہماری قبروں سے گزرا اور ایک بار درود شریف پڑھکر ثواب اُس کا ہمکو بخشا۔ حق سبحانہ وتعالیٰ نے اس درود شریف کی برکت سے ہمیں عذاب سخت سے نجات دی اور اسقدر ثواب جو آپ دیکھتے ہیں میرے حصہ میں آیا۔ ایک بزرگ اپنے جامع میں فرماتے ہیں۔ کہ ایک دن حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بارگاہِ ایزدی سے ربع مسکون (آباد زمین) کی سیر کی اجازت حاصل کی۔ بعد حصول اجازت تمام طبقات زمین و آسمان میں پھرے اور ہر چیز کا معائنہ کیا۔ جب واپس ہوئے تو ارشاد خداوندی ہوا کہ اے جبرائیل علیہ السلام جو تمام دنیا و مافیہا کا سیر کیا۔ کیا دیکھا۔ عرض کی کہ خداوند کل عالم کو دیکھا۔ اور ہر چیز کا معائنہ کیا۔ تمام جن و انس وحوش وطیور و شجر و حجر ہر ایک اپنے اپنے مقام پر حمد و ثنا میں مشغول ہے کوئی ایسی شئے نہیں کہ ذکر الہی سے غافل ہو لیکن ایک التماس باقی ہے۔ اگر اس سے بھی سرفراز فرمایا جاوے۔ تو عین رحمت ہے فرمایا وہ کیا بیان کرو۔ عرض کی کہ جملہ عالم تو ذکر الہی میں شاغل ہے۔ نہ معلوم کہ ذکر او سبحانہ وتعالیٰ کیا ہے۔ ارشاد ہوا کہ اے جبرائیل علیہ السلام میرا ذکر روز و شب اپنے حبیب پاک محمد مصطفٰے احمد مجتبےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجنا ہے۔ پس جو کوئی میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجیگا۔ وہ شخص میرا ہمسایہ ہے دن قیامت کے میں اُس کو اپنے ہمسایوں میں اُٹھاؤں گا۔ سبحان اللہ کیا شان ہے۔ اُس درود کی کہ جس کے پڑھنے سے انسان خدا تعالیٰ کے ہمسایوں میں شمار ہو۔ جذب القلوب میں روایت ہے۔ کہ ایک مرد صالح پر تین ہزار

دینار قرض تھے۔ قرض خواہ نے قاضی سے جاکر فریاد کی۔ قاضی نے
اُس کو طلب کر کے ایک ماہ کی مہلت دی۔ جب اُس نے کہیں
ٹھکانا نہ دیکھا تو درود شریف کے پڑھنے میں مشغول ہوا آخر ماہ میں
حضرت سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواب میں فرمایا کہ
علی بن عیسیٰ وزیر سے جاکر میری طرف سے کہو کہ تین ہزار دینار دے
مرد صالح جب بیدار ہوا سوچا کہ اگر وزیر مجھ سے مرے سچے ہونے کی
دلیل طلب کرے گا۔ تو کیا جواب دونگا۔ اُس روز نہ گیا۔ دوسرے
دن پھر وہی خواب دیکھا۔ تیسرے روز آپ نے فرمایا۔ کہ اگر وزیر کوئی
حجت چاہیئے۔ تو اُس سے کہنا کہ تو ہر روز نماز صبح کے بعد سورج نکلنے
تک پانچ ہزار بار درود شریف پڑھتا ہے۔ اور اس حال سے کوئی
واقف نہیں۔ مرد صالح کہتا ہے کہ میں اُس کے پاس گیا۔ اور
خواب کا حال بیان کیا۔ وزیر نہایت خوش ہوا اور ۹ تین ہزار دینار
عنایت کیئے کہ قرض ادا کر اور تین ہزار واسطے خرچ اہل و عیال کے
اور تین ہزار واسطے سرمایہ تجارت کے دیئے اور قسم دی۔ کہ
مجھ سے ملاقات کیا کر۔ اور جس چیز کی حاجت ہو بے تکلف کہدیا کر
جب میں تین ہزار دینار قاضی کے پاس لے گیا۔ اور تمام کیفیت بیان
کی تو اُس نے کہا میں تیرا قرض اپنے پاس سے ادا کرونگا۔ قرض
خواہ نے سنکر کہا کہ وزیر اور قاضی سے میں زیادہ مستحق ہوں میں نے
اپنا قرض چھوڑ دیا قاضی۔ نے کہا میں جو مال خدا کے لئے نکال چکا ہوں
اب واپس نہ کرونگا۔ پس مرد صالح نے ببرکت درود شریف قرض
سے بھی خلاصی پائی اور مال کثیر اپنے گھر بھی لایا **شعر**

ہر مرض کی دوا درود شریف
دافع ہر بلا درود شریف

اور ایک روایت میں ہے۔ کہ جو کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار درود شریف بھیجے۔ اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے ستر بار درود شریف بھیجتے ہیں اُس پر۔ مصنف حصن حصین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ درود شریف کے فوائد بے شمار ہیں۔ اور اس کے ثمرات دنیا و آخرت میں بے تعداد ہیں۔ خصوصاً تنگیوں اور مہمات اور قضائے حاجات کے لئے اکسیر اعظم ہے میں نے اس کا بارہا تجربہ کیا۔ کہ اکثر خوف اور ہلاکت کی جگہ میں مبتلا ہوا۔ مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنے ہی سے نجات ملی۔ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے کچھ فارغ فرشتے ہیں جو زمین میں سیر کرتے رہتے ہیں میری اُمت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔ (نسائیؒ و دارمی) راحت القلوب میں ہے کہ خواجہ سنامی رحمہ اللہ علیہ نے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ کہ مجھ سے آپ منہ چھپائے ہوئے ہیں میں دوڑا اور آپ کے پائے مبارک کو بوسہ دیا۔ اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری جان آپ پر فدا ہو آپ روئے مبارک کیوں مجھ سے چھپاتے ہیں۔ آپ مجھ سے بغلگیر ہوئے اور فرمایا کہ اے خواجہ تم نے مجھ پر اتنی درود بھیجی ہے کہ مجھ کو تم سے شرم آتی ہے کہ کونسی چیز سے عذر چاہوں۔ سبحان اللہ خدا تعالےٰ کے ایسے بندے بھی ہیں کہ جن سے کثرت درود شریف کے سبب حضرت خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی شرم کریں۔ ہزار ہزار رحمتیں ہوں اُن پر کہ جو اس ثواب کو پہنچتے ہیں۔ اور اس درود پر مرتے ہیں اور اس پر اُٹھتے ہیں۔ خداوندا بطفیل حضرت سرور کائنات مفخر موجودات سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم سب کو اس عمل کی توفیق عطا فرما۔ اور اس سے بہرہ مند کر۔ آمین۔ اللّٰھم ربنا آمین ط

کیا شانِ احمدی کا چمن میں ظہور ہے
ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے

اے نام تو دستگیر آدم — نے نور تو دلپذیر عالم
از نام محمدی است میمی — حلقہ شدہ این ملبند طارم
وز نور محمدی شعاعی است — لامع ز جنبش عرش اعظم
تو در عدم و گرفتہ خدمت — اقطاع وجود زیر خاتم
نابود بوقت خلوت تو — نے عرش نہ جبرائیل محرم

(مولٰنا معین الدین)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا — عَلٰی نَبِیِّكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

اے شہ ہر دو سرا بر تو ہزاراں صلوٰت
شافع روزِ جزا بر تو ہزاراں صلوٰت
مظہر نورِ خدا بر تو ہزاراں صلوٰت
شمعِ ایوانِ رضا بر تو ہزاراں صلوٰت

مسئلہ۔ عمر میں ایک بار درود شریف پڑہنا واجب خواہ خود نام اقدس لے یا دوسرے سے سنے۔ اگر ایک مجلس میں سَو بار ذکر آئے تو ہر بار درود شریف پڑہنا چاہیئے۔ اگر نام اقدس لیا یا سُنا اور درود شریف اُسوقت نہ پڑہا تو کسی دوسرے وقت میں اُس کے بدلے کا پڑھ لے (درمختار وغیرہ) **مسئلہ۔** گاہک کو سودا دکھاتے وقت تاجر کا اس غرض سے درود شریف پڑہنا یا سبحٰن اللہ کہنا کہ اُس چیز کی عمدگی خریدار پر ظاہر کرے ناجائز ہے۔ یونہیں کسی بڑے کو دیکھکر درود شریف پڑہنا اس نیت سے کہ لوگوں کو اس کے آنے کی خبر ہو جائے۔ اُس کی تعظیم کو اُٹھیں۔ اور جگہ چھوڑ دیں ناجائز ہے۔ (درمختار وغیرہ) **مسئلہ۔** جہانتک بھی ممکن ہو۔

درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔ اور خصوصیت کے ساتھ ان جگہوں میں روز[۱] جمعہ۔ شب[۲] جمعہ۔ صبح[۳]۔ شام[۴]۔ مسجد میں[۵] جاتے (۶) مسجد سے نکلتے وقت۔ (۷) بوقت زیارت روضۂ اطہر (۸) صفا و مروا پر (۹) خطبہ میں (۱۰) جواب اذان کے بعد (۱۱) بوقت اقامت (۱۲) دعا کے اول آخر درمیان میں (۱۳) دعائے قنوت کے بعد (۱۴) حج میں لبیک سے فارغ ہونے کے بعد (۱۵) اجتماع و فراق کے وقت۔ (۱۶) وضو کرتے وقت۔ (۱۷) جب کوئی چیز بھول جائے اسوقت (۱۸) وعظ کہنے (۱۹) اور پڑھنے (۲۰) اور پڑھانے کے وقت۔ خصوصاً حدیث پڑھنے کے اول آخر (۲۱) سوال (۲۲) دفتوی لکھتے وقت (۲۳) تصنیف کے وقت (۲۴) نکاح (۲۵) اور منگنی (۲۶)، اور جب کوئی بڑا کام کرنا ہو۔ نام اقدس لکھے تو درود شریف ضرور لکھے کہ بعض علماء کے نزدیک اسوقت درود شریف لکھنا واجب ہے۔ (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** اکثر لوگ آج کل درود شریف کے بدلے صلعم۔ عم۔ ص۔ عم لکھتے ہیں یہ ناجائز و سخت حرام ہے یوہیں رضی اللہ عنہ کی جگہ رض رحمۃ اللہ علیہ کی جگہ رح لکھتے ہیں۔ یہ بھی نہ چاہیئے جن کے نام محمد۔ احمد۔ علی حسن حسین وغیرہ ہوتے ہیں۔ ان ناموں پر ص۔ عم بناتے ہیں۔ یہ بھی ممنوع ہے۔ کہ اس جگہ تو یہ شخص مراد ہے۔ اس پر درود کا اشارہ کیا معنی (طحطاوی وغیرہ) **مسئلہ**۔ قعدۂ اخیر کے علاوہ فرض نماز میں درود شریف پڑھنا نہیں (۸۰) اور نوافل کے قعدۂ اولیٰ میں بھی مسنون ہے (درمختار) (۸۱) درود شریف کے بعد دعا پڑھنا۔ **مسئلہ**۔ دعا عربی زبان میں پڑھے۔ غیر عربی میں مکروہ ہے (درمختار) **مسئلہ**۔ اپنے اور اپنے والدین و اساتذہ (استاذ) کے لیئے جب کہ مسلمان ہوں۔ اور تمام مومنین و مومنات کے لیئے

دعا مانگے۔ خاص اپنے ہی لیئے نہ مانگے۔ (در مختار وغیرہ) ماں باپ اور اساتذہ کے لئے مغفرت کی دعا حرام ہے۔ جب کہ کافر ہوں اور مر گئے ہوں تو دعائے مغفرت کو فقہائے کفر تک لکھا ہے ہاں اگر زندہ ہوں تو ان کے لیئے ہدایت و توفیق کی دعا کرے (در مختار وغیرہ)

مسئلہ۔ محالات عادیہ و محالات شرعیہ کی دعا حرام ہے (در مختار)

مسئلہ۔ وہ دعائیں کہ قرآن و حدیث میں ہیں۔ اُن کے ساتھ دعا کرے۔ مگر ادعیۂ قرآنیہ بہ نیت قرات اس موقع پر پڑھنا جائز نہیں بلکہ قیام کے علاوہ نماز میں کسی جگہ قرآن پڑھنے کی اجازت نہیں (رد المحتار)

مسئلہ۔ ایسی دعائیں جائز نہیں جن میں وہ ایسے الفاظ ہوں۔ جو آدمی ایک دوسرے سے کہا کرتا ہے۔ مثلاً اَللّٰھُمَّ زَوِّجْنِیْ اَللّٰھُمَّ اَکْسِنِیْ (عالمگیری) **مسئلہ**۔ مناسب یہ ہے کہ نماز میں جو دعا یاد ہو وہ پڑھے اور غیر نماز میں بہتر یہ ہے کہ جو دعا کرے وہ حفظ سے نہ ہو بلکہ وہ جو قلب میں حاضر ہو (رد المختار) مستحب یہ ہے کہ آخر نماز میں بعد اذکار نماز یہ دعا پڑھے۔ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ ط رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ط (اے پروردگار تو بنا مجھے ہمیشہ نماز پڑھنے والا اور میری اولاد کو بھی اے ہمارے پروردگار اور قبول کر میری دعا اے میرے پروردگار ہمارے بخش مجھے اور میرے ماں باپ کو اور مومنوں کو اُسدن جب کہ کیا جائیگا حساب۔

(۸۳) مقتدی کے تمام انتقالات امام کے ساتھ ساتھ ہونا۔

(۸۴ و ۸۵) اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ۔ دو بار کہنا (۸۶) پہلے داہنی طرف (۸۷) پھر بائیں طرف **مسئلہ**۔ داہنی طرف سلام میں مونہ اتنا پھیرے کہ داہنا رخسار دکھائی دے اور بائیں میں بایاں۔

(عالمگیری) **مسئلہ**۔ علیکم السلام کہنا مکروہ ہے۔ یوہیں آخر میں وبرکاتہ، ملانا بھی نہ چاہیئے۔ (در مختار) **مسئلہ**۔ سنت یہ ہے کہ امام دونوں سلام بلند آواز سے کہے۔ مگر دوسرا بہ نسبت پہلے کے کم آواز سے ہو (در مختار) **مسئلہ**۔ اگر پہلے بائیں طرف سلام پھیر دیا تو جب تک کلام نہ کیا ہو دوسرا داہنی طرف پھیر لے۔ پھر بائیں طرف سلام کے اعادہ کی حاجت نہیں۔ اور اگر پہلے میں کسی طرف منہ نہ پھیرا۔ تو دوسرے میں بائیں طرف منہ کرے اور اگر بائیں طرف سلام پھیرنا بھول گیا تو جب تک قبلہ کو پیٹھ نہ ہو یا کلام نہ کیا ہو۔ کہہ لے (در مختار وغیرہ) امام نے جب سلام پھیرا تو وہ مقتدی بھی سلام پھیر دے جسکی کوئی رکعت نہ گئی ہو۔ البتہ اگر اُس نے تشہد پورا نہ کیا تھا۔ کہ امام نے سلام پھیر دیا۔ تو امام کا ساتھ نہ دے بلکہ واجب ہے کہ تشہد پورا کرکے سلام پھیرے (در مختار) **مسئلہ**۔ امام کے سلام پھیر دینے سے مقتدی نماز سے باہر نہ ہوا۔ جب تک یہ خود بھی سلام نہ پھیرے۔ یہاں تک کہ اگر اس نے امام کے سلام کے بعد اور اپنے سلام سے پیشتر قہقہہ لگایا۔ وضو جاتا رہے گا۔ (در مختار) **مسئلہ**۔ مقتدی کو امام سے پہلے سلام پھیرنا جائز نہیں۔ مگر بضرورت مثلاً خوف حدث ہو یا یہ اندیشہ ہو کہ آفتاب طلوع کر آئیگا۔ یا جمعہ یا عیدین میں وقت ختم ہو جائیگا۔ (ردالمختار) **مسئلہ**۔ پہلی بار لفظ سلام کہتے ہی امام نماز سے باہر ہو گیا۔ اگرچہ علیکم نہ کہا ہو۔ اسوقت اگر کوئی شریک جماعت ہوا تو اقتدا صحیح نہ ہوئی۔ ہاں اگر سلام کے بعد سجدہ سہو کیا تو اقتدا صحیح ہو گئی۔ (ردالمختار) **مسئلہ**۔ امام داہنے سلام میں خطاب سے اُن مقتدیوں کی نیت کرے۔ جو داہنی طرف ہیں اور بائیں

سے بائیں طرف والوں کی مگر عورت کی نیت اگرچہ شریک جماعت ہو۔ نیز دونوں سلاموں میں کراماً کاتبین اور ان ملئکہ کی نیت کرے جن کو اللہ عزوجل نے حفاظت کے لئے مقرر کیا۔ اور نیت میں کوئی عدد معین نہ کرے۔ (در مختار) **مسئلہ** - مقتدی بھی ہر طرف کے سلام میں اُسطرف والے مقتدیوں اور اُن ملئکہ کی نیت کرے۔ نیز جسطرف امام ہو اسطرف کے سلام میں امام کی بھی نیت کرے اور منفرد صرف اُن فرشتوں ہی کی نیت کرے (در مختار) **مسئلہ** (۹۰) سلام کے بعد سنت یہ ہے۔ کہ امام دہنے بائیں کو انحراف کرے (پھرے) اور داہنی طرف افضل ہے۔ اور مقتدیوں کی طرف بھی منہ کرکے بیٹھ سکتا ہے۔ جب کہ کوئی مقتدی اُس کے سامنے نماز میں نہ ہو اگرچہ کسی پچھلی صف میں وہ نماز پڑہتا ہو۔ (حلیہ وغیرہ) **مسئلہ** - منفرد بغیر انحراف اگر وہیں دعا مانگے تو جائز ہے (عالمگیری) **مسئلہ** ظہر و مغرب و عشا کے بعد مختصر دعاؤں پر اکتفا کرکے سنت پڑہے۔ زیادہ طویل دعاؤں میں مشغول نہ ہو۔ (عالمگیری) **مسئلہ** فجر و عصر کے بعد اختیار ہے جسقدر اذکار و اوراد و ادعیہ پڑہنا چاہے پڑہے مگر مقتدی اگر امام کے ساتھ مشغول بہ دعا ہوں۔ اور ختم کے منتظر ہوں تو امام اسقدر طویل دعا نہ کرے کہ گھبرا جائیں (فتاویٰ رضویہ) **مسئلہ** سنتیں وہیں نہ پڑہے بلکہ دہنے بائیں آگے پیچھے ہٹ کر پڑہے یا گھر جاکر پڑہے۔ (در مختار وغیرہ) **مسئلہ** - جن فرضوں کے بعد سنتیں ہیں اُن کے بعد کلام نہ کرنا چاہیئے۔ اگرچہ سنتیں ہو جائینگی۔ مگر ثواب کم ہوگا اور سنتوں میں تاخیر بھی مکروہ ہے یوہیں بڑے بڑے وظائف و اوراد کی بھی اجازت نہیں۔ (غنیہ وغیرہ) **مسئلہ** افضل یہ ہے کہ نماز فجر کے بعد بلندی آفتاب تک وہیں بیٹھا رہے (عالمگیری)

نماز کے مستحبات

(۱) حالت قیام میں موضع سجدہ کی طرف نظر کرنا۔ (۲) رکوع میں پشت قدم کی طرف۔ (۳) سجدہ میں ناک کی طرف۔ (۴) قعدہ میں گود کی طرف (۵) پہلے سلام میں داہنے شانہ کی طرف (۶) دوسرے میں بائیں کی طرف (۷) جمائی آئے تو منہ بند کئے رہنا۔ اور نہ رکے تو ہونٹ دانت کے نیچے دبائے اور اس سے بھی نہ رکے تو قیام میں داہنے ہاتھ کی پشت سے منہ ڈھانک لے اور غیر قیام میں بائیں کی پشت سے یا دونوں میں آستین سے اور بلا ضرورت ہاتھ یا کپڑے سے منہ ڈھانکنا مکروہ ہے۔ جمائی روکنے کا مجرّب طریقہ یہ ہے۔ کہ دل میں خیال کرے کہ انبیاء علیہم السلام کو جمائی نہیں آتی تھی۔ (۸) مرد کے لئے تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کپڑے سے باہر نکالنا۔ (۹) عورت کے لئے کپڑے کے اندر بہتر ہے۔ (۱۰) جہاں تک ممکن ہو کھانسی دفع کرنا۔ (۱۱) جب مکبر حي علی الفلاح کہے۔ تو امام و مقتدی سب کا کھڑا ہو جانا۔ (۱۲) جب مکبّر قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ کہہ لے تو نماز شروع کر سکتا ہے۔ مگر بہتر یہ ہے کہ اقامت پوری ہونے پر شروع کرے۔ (۱۳) دونوں پنجوں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ ہونا۔ (۱۴) مقتدی کو امام کے ساتھ شروع کرنا۔ (۱۵) سجدہ زمین پر بلا حائل ہونا۔

امامت کا بیان

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ امامت کا مستحق قراء‌ت

(قرآن زیادہ پڑھا ہوا) (مسلم) فرمایا کہ قیامت کی علامات سے ہے۔ کہ باہم اہل مسجد امامت ایک دوسرے پر ڈالینگے۔ کسی کو امام نہیں پائینگے کہ اُن کو نماز پڑھادے۔ (ایسا وقت آجائیگا کہ کسی میں امامت کی صلاحیت نہ ہوگی۔ (ابن ماجہ) کسی کے گھر یا اُسکی سلطنت میں امامت نہ کی جائے۔ نہ اُس کے مسند پر بیٹھا جائے۔ مگر اُس کی اجازت سے (مسلم) امامت کے یہ معنی ہیں۔ کہ دوسرے کی نماز کا اس کی نماز کے ساتھ وابستہ ہونا **مسئلہ**۔ مرد غیر معذور کے امام کے لئے چھ شرطیں ہیں۔ (۱) اسلام (۲) بلوغ (۳) عاقل ہونا۔ (۴) مرد ہونا۔ (۵) قرائت۔ (۶) معذور نہ ہونا۔

مسئلہ۔ عورتوں کے امام کے لئے مرد ہونا شرط نہیں عورت بھی امام ہوسکتی ہے۔ اگرچہ مکروہ ہے۔ (شرح الوقایہ) **مسئلہ** نابالغوں کے امام کے لئے بالغ ہونا شرط نہیں۔ بلکہ نابالغ بھی۔ نابالغوں کی امامت کرسکتا ہے۔ اگر سمجھ والا ہو۔ (رد المختار)

مسئلہ۔ معذور اپنے مثل یا اپنے سے زائد عذر والے کی امامت کرسکتا ہے۔ کم والے کی نہیں۔ اور اگر امام و مقتدی دونوں کو دو قسم کے عذر ہوں۔ مثلاً ایک کو ریاح کا مرض ہے۔ دوسرے کو قطرہ آنے کا۔ تو ایک دوسرے کی امامت نہیں کرسکتا۔ (عالمگیری) **مسئلہ**۔ طاہر معذور کی اقتدا نہیں کرسکتا جب کہ حالت وضو میں حدث پایا گیا۔ یا بعد وضو وقت کے اندر طاری ہوا۔ اگرچہ نماز کے بعد۔ اور اگر نہ وضو کے وقت حدث تھا نہ ختم وقت تک اُس نے عود کیا تو یہ نماز جو اُس نے انقطاع (بند ہونے) پر پڑھی۔ تندرست اُس کی اقتدا کرسکتا ہے (در مختار)

مسئلہ۔ معذور اپنے مثل معذور کی اقتدا کرسکتا ہے ایک

عذر والا دو عذر والے کی اقتدا نہیں کر سکتا۔ نہ ایک عذر والا دوسرے عذر والے کی اور دو عذر والا ایک عذر والے کی اقتدا کر سکتا ہے جبکہ وہ ایک عذر اسی کے دو میں سے ہو۔ (در مختار وغیرہ) **مسئلہ** معذور نے اپنے مثل دوسرے معذور اور صحیح کی امامت کی صحیح کی نہ ہو گی۔ اوروں کی ہو جائے گی۔ (در مختار) **مسئلہ**۔ وہ بد مذہب جس کی بد مذہبی حد کفر کو پہنچ گئی ہو جیسے رافضی اگرچہ صرف صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت یا صحبت سے انکار کرتا ہو۔ یا شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شان اقدس میں تبرا کہتا ہو۔ قدری۔ معطلہ۔ جہمی مشبہہ اور وہ جو قرآن شریف کو مخلوق بتاتا ہو۔ اور وہ جو شفا یا دیدار الہی یا عذاب قبر (معتزلہ) یا کراماً کاتبین کا انکار کرتا ہے اس کے پیچھے نماز نہیں ہو سکتی۔ (عالمگیری وغیرہ۔ اس سے سخت تر حکم وہابیہ زمانہ کا ہے۔ کہ اللہ عزّ وجل و نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرتے یا توہین کرنیوالوں کو اپنا پیشوا یا کم از کم مسلمان ہی جانتے ہیں **مسئلہ**۔ جس بد مذہب کی بد مذہبی حد کفر کو نہ پہنچی ہو۔ جیسے تفضیلیہ اُس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔ (عالمگیری)

اقتدا کی تیرہ شرطیں ہیں۔ (۱) نیت اقتدا اور (۲) اس نیت اقتدا کا تحریمہ کے ساتھ ہونا یا تحریمہ پر مقدم ہونا

بشرطیکہ صورت تقدم میں کوئی اجنبی نیت و تحریمہ میں فاصل نہ ہو۔ (۳) امام و مقتدی کا دونوں کا ایک مکان میں ہونا۔ (۴) دونوں کی نماز ایک ہو یا امام کی نماز نمازِ مقتدی کو متضمن ہو (۵) یا امام کی نماز مذہب مقتدی پر صحیح ہونا۔ (۶) اور امام و مقتدی دونوں کا اُسے صحیح سمجھنا۔ (۷) عورت کا محاذی (برابر) نہ ہونا۔ اُن شرطوں کے

ساتھ جو ذکر ہونگی (۸) مقتدی کا امام سے مقدم (آگے) نہ ہونا۔
(۹) امام کے انتقالات کا علم ہونا۔ (۱۰) امام کا مقیم یا مسافر ہونا معلوم
ہو۔ یہ حقیقۃً صحت اقتداء کی شرط نہیں۔ بلکہ حکم صحت اقتداء کے
لیئے شرط ہے۔ ولہذا بعد نماز اگر حال معلوم ہو جائے نماز صحیح ہو گئی۔
(۱۱) ارکان کی ادا میں شریک ہونا۔ (۱۲) ارکان کی ادا میں مقتدی
امام کی مثل ہو یا کم۔ (۱۳) یوہیں شرائط میں مقتدی کا امام سے زائد
نہ ہونا **مسئلہ**۔ سوار نے پیدل کی یا پیدل نے سوار کی اقتداء
کی یا مقتدی و امام دونوں دو سواریوں پر سوار ہیں۔ ان تینوں صورتوں
میں اقتدا نہ ہوئی۔ کہ دونوں کے مکان مختلف ہیں۔ اور اگر دونوں
ایک سواری پر سوار ہوں۔ تو پیچھے والا اگلے کی اقتداء کر سکتا کہ
مکان ایک ہے ردالمختار **مسئلہ**۔ امام و مقتدی کے
درمیان اتنا چوڑا راستہ ہو جس میں بیل گاڑی جا سکے۔ تو اقتدا نہیں
ہو سکتی۔ یوہیں اگر بیچ میں نہر ہو جس میں کشتی یا بجرا چل سکے۔ تو اقتدا
صحیح نہیں۔ اگرچہ وہ نہر بیچ مسجد میں ہو۔ اور اگر بہت تنگ نہر ہو
جسمیں بجرا بھی نہ تیر سکے۔ تو اقتدا صحیح ہے درمختار **مسئلہ**۔ بیچ
درمیان میں حوض دہ در دہ ہے۔ تو اقتداء نہیں ہو سکتی۔ مگر جب
کہ حوض کے گرد صفیں برابر متصل ہوں اور اگر چھوٹا حوض ہے۔ تو
اقتدا صحیح ہے۔ ردالمختار **مسئلہ**۔ درمیان میں چوڑا راستہ
ہے۔ مگر اُس راستہ میں صف قائم ہو گئی۔ مثلاً کم از کم تین شخص
کھڑے ہو گئے۔ تو ان کے پیچھے دوسرے لوگ امام کی اقتداء
کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ ہر دو صف اور صف اول اور امام کے درمیان
بیل گاڑی نہ جا سکے۔ یعنی اگر راستہ زیادہ چوڑا ہو کہ ایک سے
زیادہ صفیں اُس میں ہو سکتی ہیں۔ تو اتنی ہوں کہ دو صفوں کے درمیان

بیل گاڑی نہ جا سکے۔ (درمختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ نہر پر پُل ہے اور
اُس پر صفیں متصل ہوں تو امام اگرچہ نہر کے اسطرف ہے۔ اُسطرف
والا اُس کی اقتدا کر سکتا ہے **مسئلہ**۔ میدان میں جماعت قائم
ہوئی۔ اگر امام و مقتدی کے درمیان اتنی جگہ خالی ہے کہ اُس میں دو
صفیں قائم ہو سکتی ہیں۔ تو اقتدا صحیح نہیں۔ بڑی مسجد مثلاً مسجد قدس
کا بھی یہی حکم ہے۔ (درمختار) **مسئلہ**۔ بڑا مکان میدان کے
حکم میں ہے۔ اور اُس مکان کو بڑا کہینگے۔ جو چالیس ہاتھ ہو (ردالمختار)
مسئلہ۔ میدان میں جماعت ہوئی۔ اور صفوں کے درمیان حوض
دہ در دہ کے خالی چھوڑا۔ کہ اُس میں کوئی کھڑا نہ ہوا تو اگر اُس خالی جگہ
کے آس پاس یعنی دہنے بائیں صفیں متصل ہیں۔ تو اُس جگہ کے بعد
والے کی اقتدا صحیح ہے ورنہ نہیں اور دہ در دہ سے کم جگہ خالی بچی ہو
تو پیچھے والے کی اقتدا صحیح ہے۔ (ردالمختار) **مسئلہ**۔ دو کشتیاں
باہم بندھی ہوں۔ ایک پر امام ہے۔ دوسرے پر مقتدی تو اقتدا صحیح
ہے۔ اور جدا ہوں۔ تو نہیں۔ اور اگر کشتی کنارے پر رُکی ہوئی ہے اور
امام کشتی پر ہے۔ اور مقتدی خشکی میں تو اگر درمیان میں راستہ ہو۔ یا
بڑی نہر کے برابر فاصلہ ہو تو اقتدا صحیح نہیں ہے (درمختار وغیرہ) یعنی
جب امام اترنے پر قادر نہ ہو اس لئے کہ جو شخص کشتی سے اُتر کر خشکی
میں پڑھ سکتا ہے۔ اُس کی کشتی پر نماز ہوگی ہی نہیں۔ ہاں اگر کشتی زمین
پر بیٹھ گئی تو اُس پر بہر حال نماز صحیح ہے۔ کہ اب وہ تخت کے حکم میں
ہے) **مسئلہ**۔ جو مسجد بہت بڑی نہ ہو۔ اُس میں امام اگرچہ محراب
میں ہو مقتدی منتہائے مسجد میں اُس کی اقتدا کر سکتا ہے (عالمگیری)
مسئلہ۔ امام و مقتدی کے درمیان کوئی حائل ہو تو اگر امام کے
انتقالات مشتبہ نہ ہوں۔ مثلاً اُس کی یا مکبر کی آواز سنتا ہو۔ یا

اُس کے مقتدیوں کے انتقالات دیکھتا ہے۔ تو حرج نہیں اگرچہ اُس کے لیئے امام تک پہنچنے کا راستہ نہ ہو مثلاً دروازوں میں جالیاں ہیں۔ کہ امام کو دیکھ رہا ہے۔ مگر کھلا نہیں ہے کہ جانا چاہے تو جاسکے (درمختار)

مسئلہ۔ امام و مقتدی کے درمیان منبر حائل ہونا مانع اقتدا نہیں جب کہ امام کا حال مشتبہ نہ ہو (ردالمختار) جس مکان کی چھت مسجد سے بالکل متصل ہو۔ کہ درمیاں میں راستہ نہ ہو۔ تو اس چھت پر سے اقتدا ہوسکتی ہے۔ اور اگر راستہ کا فاصلہ ہو تو نہیں۔ (ردالمختار)

مسئلہ۔ مسجد کے متصل کوئی دالان ہے۔ اس میں مقتدی اقتدا کرسکتا ہے۔ جب کہ امام کا حال مخفی نہ ہو۔ (ردالمختار) **مسئلہ**۔ مسجد سے باہر چبوترہ ہے۔ اور امام مسجد میں ہے۔ مقتدی اُس چبوترے پر اقتدا کرسکتا ہے۔ جب کہ صفیں متصل ہوں (عالمگیری) **مسئلہ**۔ وقت نماز میں تو یہی معلوم تھا۔ کہ امام کی نماز صحیح ہے۔ بعد کو معلوم ہوا کہ صحیح نہ تھی۔ مثلاً مسح موزہ کی مدت گذرچکی تھی۔ یا بھول کر بے وضو نماز پڑھائی تو مقتدی کی نماز بھی نہ ہوئی۔ (ردالمختار) **مسئلہ**۔ امام کی نماز خود اُس کے گمان میں صحیح ہے اور مقتدی کے گمان میں صحیح نہ ہو جب بھی اقتدا صحیح نہ ہوئی۔ مثلاً شافعی المذہب امام کے بدن سے خون نکلکر بہ گیا۔ جس سے حنفیہ کے نزدیک وضو ٹوٹتا ہے اور بغیر وضو کئے امامت کی۔ حنفی اُس کی اقتدا نہیں کرسکتا اگر کریگا نماز باطل ہوگی۔ اور امام کی نماز خود اُس کے طور پر صحیح نہ ہو۔ مگر مقتدی کے طور پر صحیح ہو تو اس کی اقتدا صحیح ہے جب کہ امام کو اپنی نماز کا فساد معلوم نہ ہو مثلاً شافعی امام نے عورت یا عضو تناسل (اندام نہانی) چھونے کے بعد بغیر وضو کئے بھول کر امامت کی حنفی اُس کی اقتدا کرسکتا ہے۔ اگرچہ اس کو معلوم ہو کہ اُس سے ایسا واقع ہوا تھا

اور اُس نے وضو نہ کیا (ردالمختار) مسئلہ۔ شافعی یا دوسرے مقلد کی اقتدا اس وقت کر سکتے ہیں۔ جب وہ مسائل طہارت و پاکی و نماز میں ہمارے فرائض مذہب کی رعایت کرتا ہو۔ یا معلوم ہو کہ اس نماز میں رعایت کی ہے (اُس کی طہارت ایسی نہ ہو کہ حنفیہ کے طور پر غیر طاہر کہا جائے نہ نماز اس قسم کی ہو کہ ہم اُسے فاسد کہیں پھر حنفی کو حنفی کی اقتدا افضل ہے۔ اور اگر معلوم ہو کہ ہمارے مذہب کی رعایت کرتا ہے۔ نہ یہ کہ اس نماز میں رعایت کی ہے۔ تو جائز ہی مگر مکروہ اور اگر معلوم ہو کہ اس نماز میں رعایت نہیں کی ہے۔ تو باطل محض ہے۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ عورت کا مرد کے برابر کھڑا ہونا اُس وقت مرد کے لیئے مانع اقتدا ہے۔ جب کہ کوئی چیز ایک ہاتھ اونچی حائل نہ ہو۔ نہ مرد کے قد برابر بلندی پر عورت کھڑی ہو (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ ایک عورت مرد کے برابر کھڑی ہو تو تین مردوں کی نماز جاتی رہے گی۔ دو داہنے بائیں اور ایک پیچھے والے کی۔ اور دو عورتیں ہوں تو چار مردوں کی نماز فاسد ہو جائیگی۔ دو داہنے بائیں اور دو پیچھے اور تین عورتیں ہوں تو دو دو داہنے بائیں اور پیچھے کی ہر صف سے تین تین شخص کی۔ اور عورتوں کی پوری صف ہو تو پیچھے جتنی صفیں ہیں۔ اُن سب کی نماز نہ ہوگی (ردالمختار) مسئلہ۔ مسجد میں بالاخانہ ہے اُس پر عورتوں نے امام مسجد کی اقتدا کی اور بالاخانہ کے نیچے مردوں نے اُسی کی اقتدا کی۔ اگرچہ مرد عورتوں سے پیچھے ہوں۔ نماز فاسد نہ ہوگی۔ اور عورتوں کی صف نیچے ہو۔ اور مرد بالاخانہ پر۔ تو اُن میں جتنے مرد عورتوں کی صف سے پیچھے ہونگے اُن کی نماز فاسد ہو جائیگی۔ (ٹوٹ جائیگی) (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ ایک ہی صف میں ایک طرف مرد کھڑے ہوئے

دوسری طرف عورتیں تو صرف ایک مرد کی نماز نہیں ہوگی جو درمیان میں ہے۔ باقیوں کی ہوجائیگی (عالمگیری) **مسئلہ**۔ اس وجہ سے کہ مقتدی کے پاؤں امام سے بڑے ہیں۔ اسکی انگلیاں اس کی انگلیوں سے آگے ہیں۔ مگر ایڑیاں برابر ہوں تو نماز ہوجائیگی۔ درالمختار

مسئلہ۔ سب سے زیادہ مستحق امامت وہ شخص ہے۔ جو نماز وطہارت کے احکام کو سب سے زیادہ جانتا ہو۔ اگرچہ باقی علوم میں پوری دستگاہ (قدرت) نہ رکھتا ہو بشرطیکہ اتنا قرآن یاد ہو کہ بطور مسنون پڑھے اور صحیح پڑھتا ہو یعنی حروف مخارج سے ادا کرتا ہو اور مذہب کی خرابی کچھ نہ رکھتا ہو اور فواحش (بیہودہ باتوں) سے بچتا ہو (۲) اس کے بعد وہ شخص جو تجوید (قرائت) کا زیادہ علم رکھتا ہو اور اُس کے موافق ادا کرتا ہو اگر کئی شخص اِن باتوں میں برابر ہوں۔ تو وہ کہ زیادہ ورع رکھتا ہو (حرام وشبہات سے بھی بچتا ہو۔ اس میں بھی برابر ہوں۔ تو زیادہ عمر والا جسکو زیادہ زمانہ اسلام میں گذرا۔ اس میں بھی برابر ہوں تو جس کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں۔ اس میں بھی برابر ہوں تو زیادہ وجاہت والا (تہجد گذار کہ تہجد کی کثرت سے آدمی کا چہرہ بہت خوبصورت ہوجاتا ہے۔ پھر زیادہ خوبصورت۔ پھر زیادہ حسب والا۔ پھر وہ کہ باعتبار نسب کے زیادہ شریف ہو۔ پھر زیادہ مالدار۔ پھر زیادہ عزت والا۔ پھر وہ کہ جس کے کپڑے زیادہ ستھرے ہوں۔ غرض چند شخص برابر کے ہوں۔ تو اُن میں جو شرعی ترجیح (بہتری) رکھتا ہو زیادہ حقدار ہے۔ اور اگر ترجیح نہ ہو تو قرعہ ڈالا جائے۔ جس کے نام قرعہ نکلے۔ وہ امامت کرے۔ یا اُن میں سے جماعت جس کو منتخب کرے وہ امام ہو اور جماعت میں اختلاف ہو۔ تو جسطرف زیادہ لوگ ہوں وہ امام ہو اور اگر جماعت نے غیر اولی کو امام بنایا۔ تو بُرا کیا۔ مگر گنہگار

نہ ہوئے (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ امام معین ہے۔ امامت کا حقدار ہے اگرچہ حاضرین میں کوئی اس سے زیادہ علم اور زیادہ تجوید والا ہو (در مختار) یعنی جب کہ وہ امام جامع شرائط امامت ہو ورنہ وہ امامت کا اہل ہی نہیں۔ بہتر ہونا درکنار **مسئلہ**۔ کسی کے مکان میں جماعت قائم ہوئی اور صاحب خانہ میں اگر شرائط امامت پائی جائیں تو وہی امامت کے لئے اولیٰ ہے۔ اگرچہ اور کوئی علم وغیرہ میں بہتر ہو۔ ہاں افضل یہ ہے کہ صاحب خانہ اُن میں سے بوجہ فضیلت علم کسی کو مقدم (آگے) کرے۔ کہ اس میں اُس کا اعزاز ہے۔ اور اگر وہ مہمان خود آگے بڑھ گیا۔ تو بھی نماز ہو جائیگی۔ (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ**۔ کرایہ کا مکان ہے۔ اس میں مالک مکان اور کرایہ دار اور مہمان تینوں موجود ہیں تو کرایہ دار احق ہے۔ وہی اجازت دیگا۔ اور اسی سے اجازت لی جائے گی۔ یہی حکم اُس کا ہے کہ مکان میں بطور عاریت رہتا ہو۔ کہ یہی احق ہے (عالمگیری) **مسئلہ**۔ سلطان و امیر کسی کے گھر میں مجتمع (اکٹھا) ہوئے۔ تو احق سلطان ہے۔ پھر امیر پھر قاضی پھر صاحب خانہ (ردالمختار) **مسئلہ**۔ کسی شخص کی امامت سے لوگ کسی وجہ شرعی سے ناراض ہوں تو اس کا امام بننا مکروہ تحریمی ہے۔ اور اگر ناراض کسی وجہ شرعی سے نہ ہوں تو کراہت نہیں بلکہ اگر وہی احق ہو۔ تو اُسی کو امام ہونا چاہیئے۔ (در مختار) **مسئلہ**۔ کوئی شخص صالح (لائق) امامت ہے۔ اور اپنے محلہ کی امامت نہیں کرتا اور ماہ رمضان شریف میں دوسرے محلہ والوں کی امامت کرتا ہے اُسے چاہیئے کہ عشا کا وقت آنے سے پہلے چلا جائے۔ وقت ہو جانے کے بعد جانا مکروہ ہے۔ (عالمگیری) **مسئلہ**۔ امام کو چاہیئے کہ جماعت کی رعایت کرے۔ اور قدر (اندازہ) مسنون سے زیادہ طویل

قرائت نہ کرے۔ کہ یہ مکروہ ہے۔ (عالمگیری) **مسئلہ**۔ بدمذہب جسکی بدمذہبی حد کفر کو نہ پہنچی ہو۔ اور فاسق معلن (ظاہر کرنے والا) جیسے شرابی۔ جواری۔ زناکار۔ سود خوار۔ چغلخور۔ بے نماز وغیرہم جو کبیرہ گناہ بالاعلان کرتے ہیں۔ اُن کو امام بنانا گناہ۔ اور اُن کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے (درمختار وغیرہ) (دوبارہ جس کا پڑھنا ضروری ہے۔ ورنہ ترک واجب کا گنہگار ہوگا) **مسئلہ** غلام دہقانی اندھے۔ ولدالزنا۔ امرد۔ (لڑکا) کوڑھی۔ فلج کی بیماری والے۔ برص والے کی جس کا برص ظاہر ہو۔ سفیہ (بیوقوف کہ تصرفات مثلاً خرید و فروخت میں دھوکے کھاتا ہو) کی امامت مکروہ تنزیہی ہے۔ اور کراہت اس وقت ہے کہ اُس جماعت میں اور کوئی ان سے بہتر ہو اور اگر یہی مستحق امامت ہیں۔ تو کراہت نہیں۔ اور اندھے کی امامت میں تو بہت خفیف تھوڑی سی کراہت ہے (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** جس کو کم سوجھتا ہے۔ وہ بھی اندھے کے حکم میں ہے۔ (درمختار) **مسئلہ**۔ فاسق کی اقتداء نہ کی جائے مگر صرف جمعہ میں کہ اس میں مجبوری ہے۔ باقی نمازوں میں دوسری مسجد کو چلا جائے۔ اور جمعہ اگر شہر میں چند جگہ ہوتا ہو۔ تو اس میں بھی اقتداء نہ کی جائے۔ دوسری مسجد میں جاکر پڑھیں (غنیہ وغیرہ) **مسئلہ**۔ عورت۔ خنثیٰ۔ نابالغ لڑکے کی اقتدا مرد بالغ کسی نماز میں نہیں کرسکتا یہاں تک کہ نماز جنازہ و تراویح و نوافل میں اور مرد بالغ ان سب کا امام ہوسکتا ہے۔ مگر عورت بھی اُس کی مقتدی ہو تو امامت عورت کی نیت کرے۔ سوا جمعہ و عیدین کے کہ ان میں اگرچہ امام نے امامت عورت کی نیت نہ کی اقتدا کرسکتی ہے۔ اور عورت و خنثیٰ عورت کے امام ہوسکتے ہیں۔ مگر عورت کو مطلقاً امام ہونا مکروہ تحریمی ہے۔ فرالفض بال

یا نوافل۔ پھر بھی اگر عورت عورتوں کی امامت کرے۔ تو امام آگے نہ ہو بلکہ درمیان میں کھڑی ہو اور آگے ہو گی جب بھی نماز فاسد نہ ہوگی۔ اور خنثیٰ کے لئے یہ شرط ہے کہ صف سے آگے ہو ورنہ نماز ہوگی ہی نہیں۔ خنثیٰ خنثیٰ کا امام نہیں ہو سکتا۔ (ردالمختار وغیرہ)

مسئلہ۔ نماز جنازہ عورتوں نے پڑھی کہ عورت ہی امام اور عورتیں ہی مقتدی تو اس جماعت میں کراہت نہیں۔ (عالمگیری وغیرہ) بلکہ اگر عورت نماز جنازہ میں مردوں کی امامت کرے گی جب بھی نماز جنازہ ادا ہو جائے گی اگرچہ مردوں کی نماز نہ ہوگی۔ (بہار شریعت)

مسئلہ۔ مجنوں غیر حالت افاقہ میں امام نہیں ہو سکتا۔ اور جب ہوش میں ہو۔ اور معلوم بھی ہو تو ہو سکتا ہے۔ یونہیں جسکو نشہ ہے۔ اُس کی امامت صحیح نہیں۔ اور معتوہ (مدہوش) اپنے مثل کے لئے امام ہو سکتا ہے۔ اوروں کے لئے نہیں (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** جس کو کچھ قرآن یاد ہو اگرچہ ایک ہی آیت وہ اُمی (جسکو کوئی آیت یاد نہیں کی اقتدا نہیں کر سکتا۔ اور اُمی اُمی کے پیچھے پڑھ سکتا ہے۔ جسکو کچھ آتیں یاد ہیں مگر حروف صحیح ادا نہیں کرتا جس کی وجہ سے معنی فاسد ہو جاتے ہیں۔ وہ بھی اُمی کے مثل ہے۔ (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** اُمی نے اُمی اور قاری (یعنی جو بقدر فرض صحیح قرآن پڑھ سکتا ہو) کی امامت کی تو کسی کی نماز نہ ہوگی۔ اگرچہ قاری درمیان نماز میں شریک ہوا ہو یونہیں اگر قاری نے اُمی کو خلیفہ بنایا ہو۔ اگرچہ تشہد میں (ردالمختار)

مسئلہ۔ اُمی گونگے کی اقتدا نہیں کر سکتا۔ گونگا اُمی کی کر سکتا ہے اور اگر اُمی صحیح طور پر تحریمہ بھی باندھ نہیں سکتا۔ تو گونگے کی اقتدا کر سکتا ہے (درمختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ اُمی پر واجب ہے کہ رات دن کوشش کرے۔ یہاں تک کہ بقدر فرض قرآن مجید یاد کرلے۔ (در عند اللہ تعالیٰ

معذور نہیں (عالمگیری) **مسئلہ**۔ جس سے حروف صحیح ادا نہیں ہوتے اُس کو واجب ہے کہ تصحیح حروف میں رات دن پوری کوشش کرے۔ اور اگر صحیح خواں کی اقتدا کر سکتا ہو تو جہاں تک ممکن ہو اُسکی اقتدا کرے۔ یا وہ آیتیں پڑھے جس کے حروف صحیح ادا کر سکتا ہو اور یہ دونوں صورتیں ناممکن ہوں۔ تو زمانہ کوشش میں اُس کی اپنی نماز ہو جائے گی۔ اور اپنے مثل دوسرے کی امامت بھی کر سکتا ہے۔ (اُس کی کہ وہ بھی اُس حرف کو صحیح نہ پڑھتا ہو جسکو یہ۔ اور اگر اس سے جو حرف ادا نہیں ہوتا۔ دوسرا اُس کو ادا کر لیتا ہے۔ مگر کوئی دوسرا حرف اُس سے ادا نہیں ہوتا۔ تو ایک دوسرے کی امامت نہیں کر سکتا۔ اور اگر کوشش بھی نہیں کرتا۔ تو اُس کی خود بھی نہیں ہوتی۔ دوسرے کی اُس کے پیچھے کیا ہوگی **تنبیہ**۔ آج کل عام لوگ اس میں مبتلا ہیں کہ غلط پڑھتے ہیں۔ اور کوشش نہیں کرتے۔ کہ اپنی اصلاح کر لیں اُنکی نمازیں خود باطل ہیں۔ امامت درکنار۔ ہکلا جس سے حرف مکرر ادا ہوتے ہیں۔ اُس کا بھی یہی حکم ہے۔ (اگر صاف پڑھنے والے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے۔ تو اُس کے پیچھے پڑھنا لازم ہے۔ ورنہ اِس کی اپنی نماز ہو جائے گی۔ اور اپنے مثل یا اپنے سے کمتر (جو اس سے زیادہ ہکلاتا ہو) کی امامت بھی کر سکتا ہے۔ (در مختار وغیرہ **مسئلہ**۔ قاری نماز پڑھ رہا تھا۔ اُمّی آیا اور شریک نہ ہوا۔ اپنی الگ پڑھی تو اُس کی نماز نہ ہوئی (عالمگیری) **مسئلہ**۔ قاری کوئی دوسری نماز پڑھ رہا ہو تو اُمّی کو جائز ہے کہ اپنی پڑھ لے اور انتظار نہ کرے (عالمگیری)۔ **مسئلہ**۔ اُمّی مسجد میں نماز پڑھ رہا ہے۔ اور قاری مسجد کے دروازہ پر ہے۔ یا مسجد کے پڑوس میں تو اُمّی کی نماز ہو جائے گی (عالمگیری) **مسئلہ**۔ جس کا ستر کھلا ہوا ہے۔ وہ ستر چھپانے والے کا امام

نہیں ہوسکتا ستر کھلے ہوؤں کا امام ہوسکتا ہے۔ اور اگر بعض مقتدی
اس قسم کے ہیں۔ بعض ویسے تو ستر چھپانے والوں کی نماز نہ ہوگی کھلے
ہوؤں کی ہو جائے گی۔ اور جن کے پاس ستر کے لائق کپڑے نہ ہوں
اُن کے لئے افضل یہ ہے۔ کہ تنہا تنہا بیٹھ کر اشارے سے دور دور
پڑھیں جماعت سے پڑھنا مکروہ۔ اور اگر جماعت سے پڑھیں تو امام میان
میں کھڑا ہو آگے نہ ہو۔ (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ ستر کھلے ہوئے
سے مراد یہ ہے کہ جس کے پاس کپڑا ہی نہیں۔ کہ چھپائے ہوتے
ہوئے نہ چھپایا۔ تو نہ اُس کی ہو۔ نہ اُس کے پیچھے کسی اور کی۔ جیسا کہ
شروط الصلوٰۃ میں ذکر ہوا **مسئلہ**۔ جو رکوع وسجود سے عاجز ہو
(وہ کہ کھڑے یا بیٹھے رکوع وسجود کی جگہ اشارہ کرتا ہو تو اس کے پیچھے
اُسکی نماز نہ ہوگی جو رکوع وسجود پر قادر ہو اور اگر وہ بیٹھکر رکوع وسجود کر سکتا ہو تو اُسکے پیچھے کھڑے ہوکر پڑھنے والے کی ہو جائیگی (در مختار)
مسئلہ فرض نماز نفل پڑھنے والے کے پیچھے اور ایک فرض والے کی دوسرے
فرض پڑھنے والے کے پیچھے نہیں ہوسکتی۔ خواہ دونوں کے فرض دو
نام کے ہوں مثلاً ایک ظہر پڑھتا ہو دوسرا عصر یا صفت میں جدا ہوں
مثلاً ایک آج کی ظہر پڑھتا ہو دوسرا کل کی۔ اور اگر دونوں کی ایک
ہی دن کے ایک ہی وقت کی قضا ہو گئی ہے۔ تو ایک دوسرے
کے پیچھے پڑھ سکتا ہے۔ یوہیں اگر امام نے عصر کی نماز غروب سے
پہلے شروع کی۔ دو رکعتیں پڑھیں۔ کہ آفتاب غروب ہوگیا اب دوسرا
شخص جس کی اسی دن کی نماز عصر جاتی رہی ہے۔ پچھلی رکعتوں میں
اُس کی اقتدا کر سکتا ہے۔ البتہ اگر یہ مقتدی مسافر تھا۔ تو اس کی اقتدا
نہیں کر سکتا۔ مگر غروب سے پہلے نیت اقامت کر لی ہو تو کر سکتا ہے
(در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ دو شخصوں نے باہم یوں نماز پڑھی۔ کہ ہر
ایک نے امامت کی نیت کی۔ نماز ہو گئی۔ اور اگر ہر ایک نے اقتدا

کی نیت کی۔ تو دونوں کی نہ ہوئی (عالمگیری) **مسئلہ**۔ جس نے کسی نماز کی منت مانی۔ اُسی نماز کو نہ فرض پڑھنے والے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے۔ نہ نفل والے کے نہ اُس کے پیچھے کہ منت کی نماز پڑھتا ہے۔ ہاں اگر ایک نذر ماننے کے بعد دوسرے نے یوں نذر کی کہ اُس نماز کی منت مانتا ہوں۔ جو فلاں نے مانی ہے۔ تو ایک دوسرے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے۔ (در مختار وغیرہ) **مسئلہ** ایک شخص نے نفل نماز پڑھنے کی قسم کھائی۔ منت والا منت کی نماز اُس کے پیچھے نہیں پڑھ سکتا اور یہ قسم کھانیوالا فرض اور نفل اور نذر اور دوسرے قسم کھانے والے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے۔ (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ دو شخص نفل ایک ساتھ پڑھ رہے تھے۔ اور فاسد کر دی تو ایک دوسرے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے۔ اور جدا جدا پڑھ رہے تھے اور فاسد کر دیں تو اقتدا نہیں ہو سکتی (در مختار) **مسئلہ**۔ لاحق نہ مسبوق کی اقتدا کر سکتا ہے۔ نہ لاحق کی۔ یوہیں مسبوق نہ لاحق کی نہ مسبوق کی۔ نہ ان دونوں کی کوئی دوسرا شخص اقتدا کر سکتا ہے۔ (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ جن نمازوں میں قصر ہے۔ وقت گزر جانے کے بعد اُن میں مسافر مقیم کی اقتدا نہیں کر سکتا۔ خواہ مقیم نے وقت ختم ہونے پر شروع کی ہو یا وقت میں شروع کی ہو۔ اور نماز پوری ہونے سے پہلے وقت ختم ہو گیا۔ البتہ اگر مسافر نے مقیم کے پیچھے تحریمہ باندھ لیا اور بعد تحریمہ وقت ختم ہو گیا۔ تو اقتدا صحیح ہے۔ (در مختار) **مسئلہ**۔ محل اقامت یعنی شہر یا گاؤں میں جو شخص چار رکعت والی نماز پڑھائے۔ اور دو پر سلام پھیر دے۔ تو ضرور ہے کہ مقتدی کو اُس کا مقیم یا مسافر ہونا معلوم ہو۔ خواہ مقتدی خود مقیم ہو یا مسافر اگر امام نے نہ نماز سے پہلے اپنا مسافر ہونا بتایا۔ نہ بعد کو۔ اور چلا گیا۔

نہ اُس کا حال اور طرح معلوم ہوُا۔ تو مقتدی اپنی نماز پھر پڑھیں ہاں
جنگل میں یا منزل پر دو پڑھ کر چلا گیا۔ تو اُن کی نماز ہو جائے گی یہی
سمجھا جائے گا کہ مسافر تھا۔ (خانیہ وغیرہ) **مسئلہ**۔ جہاں بوجہ
شرط مفقود ہونے کے اقتدا صحیح نہ ہو۔ تو وہ نماز سرے سے شروع
ہی نہ ہو گی۔ اور اگر بوجہ مختلف نماز ہونے کے اقتدا صحیح نہ ہو تو اسکے
نفل ہو جائینگے۔ مگر اس نفل کے توڑ دینے سے قضا واجب نہ ہو گی
(در مختار) **مسئلہ**۔ جس نے وضو کیا ہے۔ تیمم والے کی اور پاؤں
دھونے والے موزہ پر مسح کرنے والے کی اور اعضائے وضو کے
دھونے والا پٹی پر مسح کرنے والے کی اقتدا کر سکتا ہے۔ (عالمگیری)
مسئلہ۔ کھڑا ہو کر نماز پڑھنے والا بیٹھنے والے اور کوزہ پشت
(کبڑے) کی اقتدا کر سکتا ہے۔ اگرچہ اُس کا کُب حدِ رکوع کو نہیں پہنچا ہو
جس کے پاؤں میں ایسا لنگ ہے۔ کہ پورا پاؤں زمین پر نہیں جمتا
اوروں کی امامت کر سکتا ہے۔ مگر دوسرا شخص اولیٰ ہے۔ (عالمگیری)
مسئلہ۔ نفل پڑھنے والا فرض پڑھنے والے کی اقتدا کر سکتا ہے
اگرچہ فرض پڑھنے والا پچھلی دو رکعتوں میں قرأت نہ کرے (عالمگیری)
مسئلہ۔ نفل پڑھنے والے نے فرض پڑھنے والے کی اقتدا
کی۔ پھر نماز فاسد کر دی۔ پھر اُسی نماز میں اُس فوت شدہ کی قضا
کی نیت سے اقتدا کی صحیح ہے۔ (عالمگیری) **مسئلہ**۔ اشارہ سے
پڑھنے والا اپنے مثل کی اقتدا کر سکتا ہے۔ مگر جب کہ امام لیٹ کر
اشارہ سے پڑھتا ہو اور مقتدی کھڑے یا بیٹھے تو نہیں۔ (در مختار)
مسئلہ۔ جن نے امامت کی اقتدا صحیح ہے۔ اگر انسانی صورت
میں ظاہر ہوُا۔ (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ امام نے اگر بلا طہارت
نماز پڑھائی یا کوئی اور شرط یا رکن نہ پایا گیا۔ جس سے اُس کی

اُس کی امامت صحیح نہ ہو تو اس پر لازم ہے۔ کہ اس امر کی مقتدیوں کو خبر کردے۔ جہاں تک بھی ممکن ہو۔ خواہ خود کہے یا کہلا بھیجے یا خط کے ذریعہ سے اور مقتدی اپنی اپنی نماز کا اعادہ کردیں۔ (در مختار) **مسئلہ** امام نے اپنا کافر ہونا بتایا۔ تو بیشتر کے بارے میں اُس کا قول نہیں مانا جائیگا۔ اور جو نمازیں اُس کے پیچھے پڑھیں اُن کا اعادہ نہیں۔ ہاں اب وہ بے شک مرتد ہو گیا۔ (در مختار) مگر جب کہ یہ کہے کہ اب تک کافر تھا۔ اور اب مسلمان ہوا۔ (بہار شریعت) **مسئلہ**۔ پانی نہ ملنے کے سبب امام نے تیمم کیا تھا۔ اور مقتدی نے وضو اور اثنائے نماز میں مقتدی نے پانی دیکھا۔ امام کی نماز صحیح ہو گئی اور مقتدی کی باطل۔ (در مختار) جب کہ اُس کے گمان میں ہو کہ امام نے بھی پانی پر اطلاع پائی۔ بہت کتابوں میں یہ حکم مطلق ہے۔ اور ظاہر تر یہ تقیید (یعنی اگر اس کے گمان میں ہو کہ امام نے اطلاع نہیں پائی) تو نماز باطل نہ ہوگی۔ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب (بہار شریعت)

جماعت کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ نماز جماعت تنہا پڑھنے سے ستائیس ۲۷ درجہ بڑھ کر ہے (بخاری وغیرہ) فرمایا کہ جس نے کامل وضو کیا۔ پھر نماز فرض کے لئے چلا اور امام کے ساتھ پڑھی اُس کے گناہ بخش دیئے جائینگے۔ (نسائی) فرماتے ہیں اگر یہ جماعت سے پیچھے رہجانے والا جانتا کہ اس جانے والے کے لئے کیا ہے۔ تو گھسٹتا ہوا حاضر ہوتا۔ (طبرانی) فرماتے ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) جو اللہ کے لئے چالیس ۴۰ دن باجماعت پڑھے اور تکبیر اولیٰ پائے۔ اُسکے لئے

دو آزادیاں لکھدی جائینگی۔ ایک نار (آگ) سے دوسری نفاق سے (ترمذی)

صف اول کے فضائل اور صفوں کو سیدھا کرنا اور خوب ملکر کھڑا ہونا

فرماتے ہیں اگر لوگ جانتے کہ اذان اور صف اول میں کیا ہے۔ پھر بغیر قرعہ ڈالے نہ پاتے تو اس پر قرعہ اندازی کرتے۔ (بخاری و مسلم) فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے صف اول پر درود بھیجتے ہیں۔ لوگوں نے عرض کی۔ اور دوسری صف پر۔ فرمایا اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے صف اول پر درود بھیجتے ہیں۔ لوگوں نے عرض کی اور دوسری پر۔ فرمایا۔ اور دوسری پر۔ اور فرمایا صفوں کو برابر کرو اور مونڈھوں کو مقابل کرو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ۔ اور کشادگیوں کو بند کرو۔ کہ شیطان بھیڑ کے بچے کی طرح تمہارے درمیان داخل ہو جاتا ہے (طبرانی) فرماتے ہیں صفیں برابر کرو کہ صفیں برابر کرنا تمام نماز سے ہے۔ (بخاری وغیرہ) نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفیں تیر کی طرح سیدھی کرتے۔ یہانتک کہ خیال فرمایا۔ کہ اب ہم سمجھ لئے۔ پھر ایک دن تشریف لائے اور کھڑے ہوئے اور قریب تھا۔ کہ تکبیر کہیں کہ ایک شخص کا سینہ صف سے نکلا دیکھا۔ فرمایا اے اللہ تعالیٰ کے بندو صفیں برابر کرو۔ یا تمہارے اندر اللہ تعالیٰ اختلاف ڈالدیگا۔ (رواہ الستہ الا البخاری) فرماتے ہیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مسجد کی بائیں جانب کو اس لئے آباد کرے کہ اُدھر لوگ کم ہیں۔ اُسے دونا ثواب ہے۔ (طبرانی) فرمایا اول صف کو پورا کرو۔ پھر اُس کو جو اُس کے بعد ہو۔ اگر کچھ کمی ہو۔ تو پچھلی میں ہو۔ (ابو داؤد) فرماتے ہیں عورت کا دالان میں نماز پڑھنا صحن میں پڑھنے سے بہتر ہے۔ اور کوٹھڑی میں دالان سے بہتر۔ (ابو داؤد) فرماتے ہیں

تم میں سے عقلمند لوگ میرے قریب ہوں. پھر وہ جو اُس کے قریب ہوں۔ (اسے تین بار فرمایا) اور بازاروں کی چیخ پکار سے بچو (مسلم) **جماعت کے مسائل**۔ عاقل۔ بالغ۔ حر۔ قادر پر جماعت واجب ہے۔ بلا عذر ایک بار بھی چھوڑنے والا گنہگار اور مستحق سزا ہے۔ اور کئی بار ترک کرے تو فاسق مردود الشہادت اور اس کو سخت سزا دی جائے گی۔ اگر پڑوسیوں نے سکوت کیا تو بھی گنہگار ہوئے۔ (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ جمعہ و عیدین میں جماعت شرط ہے۔ اور تراویح میں سنت کفایہ کہ محلہ کے لوگوں نے ترک کی تو سب نے برا کیا۔ اور کچھ لوگوں نے قائم کرلی۔ تو باقیوں کے سر سے جماعت ساقط ہوگئی۔ اور رمضان کے وتر میں مستحب ہے نوافل اور علاوہ رمضان کے وتر میں اگر تداعی کے طور پر ہو تو مکروہ ہے تداعی کے یہ معنی ہیں کہ تین سے زیادہ مقتدی ہوں۔ سورج گہن میں جماعت سنت ہے۔ اور چاند گہن میں تداعی کے ساتھ مکروہ (در مختار) **مسئلہ**۔ جماعت میں مشغول ہونا کہ اُس کی کوئی رکعت فوت نہ ہو۔ تین تین بار اعضاد ہونے سے بہتر اور تین تین بار اعضاد ہونا تکبیرۂ اولیٰ پانے سے بہتر۔ (اگر وضو میں تین۳ تین۳ بار اعضاد ہوتا ہے۔ تو رکعت جاتی رہے گی تو افضل یہ ہے کہ تین تین بار نہ دھوئے اور رکعت نہ جانے دے۔ اور اگر جانتا ہے کہ رکعت تو ملجائیگی۔ مگر تکبیرۂ اولیٰ نہ ملیگی۔ تو تین تین بار دھوئے۔ (صغیری) **مسئلہ**۔ مسجد محلہ میں جس کے لئے امام مقرر ہو۔ امام محلہ نے اذان واقامت کے ساتھ بطریق مسنون جماعت پڑھ لی ہو۔ تو اذان واقامت کے ساتھ ہیئات (صورت) اولیٰ پر دوبارہ جماعت قائم کرنا مکروہ۔ اور اگر بے اذان جماعت ثانیہ ہوئی تو حرج نہیں۔ جب کہ محراب سے ہٹ کر ہو۔ اور اگر پہلی جماعت

بغیر اذان ہوئی یا آہستہ اذان ہوئی۔ یا غیروں نے جماعت قائم کی۔ تو پھر جماعت قائم کی جائے۔ اور یہ جماعت جماعت ثانیہ نہ ہوگی بلکہ اولیٰ ہوگی۔ ہیئت بدلنے کے لئے امام کا محراب سے دائیں یا بائیں ہٹ کر کھڑا ہونا کافی ہے۔ شارع عام کی مسجد جس میں لوگ جوق جوق آتے ہیں اور پڑھ کر چلے جاتے ہیں۔ (یعنی اُس کے نمازی مقرر نہ ہوں۔ اس میں اگرچہ اذان واقامت کے ساتھ جماعت ثانیہ قائم کی جائے کوئی حرج نہیں۔ بلکہ یہی افضل ہے کہ جو گروہ آئے نئی اذان واقامت سے جماعت کرے۔ یوہیں اسٹیشن و سرائے کی مسجدیں (در مختار وغیرہ)

مسئلہ۔ جس کی جماعت جاتی رہی۔ اُسپر یہ واجب نہیں کہ دوسری جگہ تلاش کرے۔ (در مختار)

ترک جماعت کے اعذار (۱) مریض جسے مسجد تک جانے میں مشقت ہو (۲) اپاہج (۳) جس کا پاؤں کٹ گیا ہو۔ (۴) جس پر فالج گرا ہو۔ (۵) اتنا بوڑھا کہ مسجد تک جانے سے عاجز ہے۔ (۶) اندھا اگرچہ اندھے کے لئے کوئی ایسا ہو۔ جو ہاتھ پکڑ کر مسجد تک پہنچا دے۔ (۷) سخت بارش۔ (۸) اور شدید کیچڑ کا حائل ہونا۔ (۹) سخت سردی۔ (۱۰) سخت تاریکی۔ (۱۱) آندھی (۱۲) مال یا کھانے کے تلف (ضایع) ہونے کا اندیشہ ہو (۱۳) قرضخواہ کا خوف ہے۔ اور یہ تنگدست ہے (۱۴) ظالم کا خوف۔ (۱۵) پاخانہ۔ (۱۶) پیشاب۔ (۱۷) ریاح کی حاجت شدید ہے (۱۸) کھانا حاضر ہے اور نفس کو اُس کی خواہش۔ (۱۹) قافلہ چلے جانے کا اندیشہ ہے۔ (۲۰) مریض کی تیمارداری کہ جماعت کے لئے جانے سے اُسکو تکلیف ہوگی۔ اور گھبرائیگا۔ یہ سب ترک جماعت کیلئے عذر ہیں۔ (در مختار) **مسئلہ۔** عورتوں کو کسی نماز میں جماعت کی حاضری جائز نہیں۔ دن کی نماز ہو یا رات کی جمعہ ہو یا عیدین خواہ

وہ جواں ہوں یا بڑھیاں یونہیں وعظ کی مجالس میں جانا ناجائز ہے (درمختار) **مسئلہ**۔ جس گھر میں عورتیں ہی عورتیں ہوں۔ اُسمیں مرد کو اُن کی امامت ناجائز ہے۔ ہاں اگر اُن عورتوں میں اسکی نسبی محارم ہوں یا بی بی۔ یا وہاں کوئی مرد بھی ہو۔ تو جائز ہے (درمختار)

مقتدی کہاں کھڑا ہو۔ مسئلہ۔ اکیلا مقتدی مرد اگرچہ لڑکا ہو امام کی برابر دہنی طرف کھڑا ہو۔ بائیں طرف یا پیچھے کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ دو مقتدی ہوں تو پیچھے کھڑے ہوں برابر کھڑا ہونا مکروہ تنزیہی ہے۔ دو سے زائد کا امام کی برابر کھڑا ہونا مکروہ تحریمی (درمختار)

مسئلہ۔ دو مقتدی ہیں ایک مرد اور ایک لڑکا تو دونوں پیچھے کھڑے ہوں اگر اکیلی عورت مقتدی ہے تو پیچھے کھڑی ہو۔ زیادہ عورتیں ہوں جب بھی یہی حکم ہے۔ دو مقتدی ہوں ایک مرد ایک عورت تو مرد برابر کھڑا ہو۔ اور عورت پیچھے۔ دو مرد ہوں ایک عورت تو مرد امام کے پیچھے کھڑے ہوں۔ اور عورت ان کے پیچھے (عالمگیری)

مسئلہ۔ ایک شخص امام کی برابر کھڑا ہوا اور پیچھے صف ہے۔ تو مکروہ ہے (درمختار) **مسئلہ**۔ امام کے برابر کھڑے ہونے کے یہ معنی ہیں۔ کہ مقتدی کا قدم امام سے آگے نہ ہو۔ یعنی اُس کے پاؤں کا گٹا اِس کے گٹے سے آگے نہ ہو۔ سر کے آگے پیچھے ہونے کا کچھ اعتبار نہیں۔ تو اگر امام کی برابر کھڑا ہوا اور چونکہ مقتدی امام سے دراز قد ہے۔ لہذا سجدے میں مقتدی کا سر امام سے آگے ہوتا ہے مگر پاؤں کا گٹا گٹے سے آگے نہ ہو۔ تو حرج نہیں۔ یونہیں اگر مقتدی کے پاؤں بڑے ہوں کہ اُنگلیاں امام سے آگے ہیں۔ جب بھی حرج نہیں۔ جب کہ گٹا آگے نہ ہو (ردالمحتار) **مسئلہ**۔ اشارے سے نماز پڑھتا ہو تو قدم کی محاذات (برابری) معتبر نہیں بلکہ شرط یہ ہے

کہ اس کا سر امام کے سر سے آگے نہ ہو اگرچہ مقتدی کا قدم امام سے آگے ہو۔ خواہ امام رکوع و سجود سے پڑھتا ہو یا اشارے سے بیٹھ کر یا لیٹ کر قبلہ کی طرف پاؤں پھیلا کر اور اگر امام کروٹ پر لیٹ کر اشارے سے پڑھتا ہو تو سر کی محاذات نہیں لی جائے گی۔ بلکہ شرط یہ ہے کہ مقتدی امام کے پیچھے لیٹا ہو (رد المختار) **مسئلہ**۔ مقتدی اگر ایک قدم پر کھڑا ہے تو محاذات میں اُسی قدم کا اعتبار ہے اور دونوں پاؤں پر کھڑا ہو اگر ایک برابر ہے اور ایک پیچھے تو صحیح ہے اور ایک برابر ہے اور ایک آگے تو نماز نہ ہونا چاہیئے۔ (ردالمختار) **مسئلہ** ایک شخص امام کی برابر کھڑا تھا۔ پھر ایک اور آیا۔ تو امام آگے بڑھ جائے اور وہ آنے والا اُس مقتدی کے برابر کھڑا ہو جائے۔ یا وہ مقتدی پیچھے ہٹ آئے۔ خود یا آنے والے نے اس کو کھینچا خواہ تکبیر کے بعد یا پہلے یہ سب صورتیں جائز ہیں جو ہو سکے۔ کرے۔ اور سب ممکن ہیں تو اختیار ہے۔ مگر مقتدی جب کہ ایک ہو۔ تو اُس کا پیچھے ہٹنا افضل ہے۔ اور دو ہوں تو امام کا آگے بڑھنا۔ اگر مقتدی کے کہنے سے امام آگے بڑھا۔ یا مقتدی پیچھے ہٹا اس نیت سے کہ یہ کہتا ہے اسکی مانو تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ اور حکم شرعی بجا لانے کیلئے ہے تو کچھ حرج نہیں (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ مرد اور بچے اور خنثے اور عورتیں جمع ہوں تو صفوں کی ترتیب یہ ہے۔ کہ پہلے مردوں کی صف ہو پھر بچوں کی۔ پھر خنثیٰ کی۔ پھر عورتوں کی۔ اور بچہ تنہا ہو۔ تو مردوں کی صف میں داخل ہو جائے۔ (در مختار) **مسئلہ** صفیں ملکر کھڑی ہوں کہ درمیان میں کشادگی نہ رہجائے۔ اور سب کے مونڈھے برابر ہوں (در مختار) **مسئلہ** امام کو چاہیئے کہ وسط میں کھڑا ہو۔ اگر دہنی۔ یا بائیں جانب کھڑا ہوا تو خلاف سنت کیا۔ (عالمگیری) **مسئلہ** مردوں

کی پہلی صف کہ امام سے قریب ہے۔ دوسری سے افضل ہے۔ اور دوسری تیسری سے وعلیٰ ہذالقیاس (عالمگیری) **مسئلہ** مقتدی کے لئے افضل جگہ یہ ہے کہ امام سے قریب ہو اور دونوں طرف برابر ہوں تو دہنی طرف افضل ہے۔ (عالمگیری) **مسئلہ** صف مقدم (پہلی) کا افضل ہونا غیر جنازہ میں ہے اور جنازہ میں آخر صف افضل ہے (در مختار) **مسئلہ**۔ امام کو ستونوں کے درمیان کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ (ردالمختار) **مسئلہ** پہلی صف میں جگہ ہو اور پچھلی بھر گئی ہو تو اُس کو چیر کر جائے۔ اور خالی جگہ میں کھڑا ہو۔ اس کے لئے حدیث میں فرمایا۔ کہ جو صف میں کشادگی دیکھ کر اُسے بند کردے۔ اُس کی مغفرت ہو جائے گی۔ (عالمگیری) اور یہ وہاں ہے جہاں فتنہ وفساد کا اندیشہ نہ ہو **مسئلہ** صحن مسجد میں جگہ ہوتے ہوئے بالاخانہ پر اقتدا کرنا مکروہ ہے۔ یوہیں صف میں جگہ ہوتے ہوئے صف کے پیچھے کھڑا ہونا ممنوع ہے۔ (در مختار)

عورت کی محاذات سے نماز مرد کے فاسد ہونیکی شرائط

عورت اگر مرد کے محاذی (برابر) ہو تو مرد کی نماز جاتی رہے گی۔ اس کے لئے چند شرطیں ہیں۔ (۱) عورت مشتہاۃ ہو۔ (اس قابل ہو کہ اس سے جماع ہو سکے۔ اگرچہ نابالغہ ہو۔ اور مشتہاۃ میں سن کا اعتبار نہیں نو برس کی ہو یا اس سے کچھ کم کی ہو۔ جبکہ اس کا جثہ اس قابل ہو اور اگر اس قابل نہیں تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ اگرچہ نماز پڑھنا جانتی ہو۔ بڑھیا بھی اس مسئلہ میں مشتہاۃ ہے۔ وہ عورت اگر اس کی زوجہ ہو یا محارم میں ہو جب بھی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (۲) کوئی چیز انگلی برابر موٹی اور ایک ہاتھ حائل نہ ہو۔ نہ دونوں کے درمیان اتنی جگہ خالی ہو کہ ایک مرد کھڑا ہو سکے۔ نہ عورت اتنی بلندی پر ہو۔ کہ مرد کا

کوئی عضو اُس کے کسی عضو کے محاذی نہ ہو۔ (۳) رکوع وسجود والی نماز میں یہ محاذات (برابری) واقع ہو۔ تو اگر نماز جنازہ میں محاذات ہوئی تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ (۴) وہ دونوں میں تحریمۃً مشترک ہو۔ (یعنی عورت نے اسکی اقتدا کی ہو۔ یا دونوں نے کسی امام کی۔ اگرچہ شروع سے شرکت نہ ہو۔ تو اگر دونوں اپنی اپنی پڑھتے ہوں۔ تو فاسد نہ ہوگی۔ مکروہ ہوگی (۵) ادا میں مشترک ہو اس میں مرد اُس کا امام ہو یا اُن دونوں کا کوئی دوسرا امام ہو جس کے پیچھے ادا کر رہے ہوں۔ حقیقۃً یا حکماً مثلاً دونوں لاحق ہوں کہ بعد فراغ امام اگرچہ امام کے پیچھے حقیقۃً نہیں مگر حکماً امام کے پیچھے ہی ہیں۔ اور مسبوق امام کے پیچھے نہ حقیقۃً ہے۔ نہ حکماً بلکہ وہ منفرد ہے۔ (۶) دونوں ایک ہی جہت کو متوجہ ہوں۔ اگر جہت بدل جائے جیسے اندھیری رات میں کہ پتا نہ چلتا ہو ایک طرف امام کا منہ ہے اور دوسری طرف مقتدی کا۔ یا کعبہ معظمہ میں پڑھی۔ اور جہت بدلی ہو۔ تو نماز ہو جائیگی۔ (۷) عورت عاقلہ ہو مجنونہ کی محاذات میں نماز فاسد نہ ہوگی (۸) امام نے امامت زناں کی۔ نیت کرلی ہو اگرچہ شروع کرتے وقت عورتیں شریک نہ ہوں۔ اور اگر امامت زنان کی نیت نہ ہو۔ تو عورت ہی کی نماز فاسد ہوگی۔ مرد کی نہیں۔ (۹) اتنی دیر تک محاذات رہے کہ ایک کامل رکن ادا ہو جائے (بقدر تین تسبیح کے) (۱۰) دونوں نماز پڑھنا جانتے ہوں۔ (۱۱) مرد عاقل بالغ ہو۔ (در مختار وغیرہ) **مسئلہ** مرد کے شروع کرنے کے بعد عورت آکر برابر کھڑی ہوگئی اور اُس نے امامت عورت کی نیت بھی کرلی مگر شریک ہوتے ہی پیچھے ہٹنے کو اشارہ کیا مگر نہ ہٹی تو عورت کی نماز جاتی رہے گی۔ مرد کی نہیں۔ یوہیں اگر مقتدی کے برابر کھڑی ہوئی اور اشارہ کر دیا۔ اور نہ ہٹی۔ تو عورت ہی کی نماز فاسد ہوگی (ردالمختار) **مسئلہ**۔ خنثیٰ مشکل کی محاذات مفسد نماز نہیں

مسئلہ۔ امرد (لڑکا) خوبصورت مشتہی کا مرد کے برابر کھڑا ہونا مفسد نماز نہیں۔ (در مختار)

مقتدی کے اقسام و احکام

مقتدی کی چار قسمیں ہیں۔ (۱) مدرک (۲) لاحق۔ (۳) مسبوق۔ (۴) لاحق مسبوق۔ مدرک اُسے کہتے ہیں جس نے اول رکعت سے تشہد تک امام کے ساتھ پڑھی۔ اگرچہ پہلی رکعت میں امام کے ساتھ رکوع ہی میں شریک ہوا ہو۔ لاحق وہ کہ امام کے ساتھ پہلی رکعت میں اقتدا کی مگر بعد اقتدا اُسکی کل رکعتیں یا بعض فوت ہو گئیں۔ خواہ عذر سے فوت ہوں جیسے غفلت یا بھیڑ کی وجہ سے رکوع و سجود کرنے نہ پایا۔ یا نماز میں اُسے حدث ہو گیا۔ یا مقیم نے مسافر کے پیچھے اقتدا کی۔ خواہ بلا عذر فوت ہوں۔ جیسے امام سے پہلے رکوع سجود کر لیا۔ پھر اس کا اعادہ بھی نہ کیا تو امام کی دوسری رکعت اس کی پہلی رکعت ہو گی۔ اور تیسری دوسری اور چوتھی تیسری۔ اور آخر میں ایک رکعت پڑھنی ہو گی۔ مسبوق وہ ہے۔ کہ امام کی بعض رکعتیں پڑھنے کے بعد شامل ہوا اور آخر تک شامل رہا۔ لاحق مسبوق وہ ہے جس کی رکعتیں شروع کی نہ ملیں پھر شامل ہونے کے بعد لاحق ہو گیا۔ **مسئلہ**۔ لاحق مدرک کے حکم میں ہے۔ کہ جب اپنی فوت شدہ نماز پڑھے گا۔ تو اس میں نہ قرأت کرے گا۔ نہ سہو سے سجدہ سہو کرے گا۔ اور اگر مسافر تھا تو نماز میں نیت اقامت سے اُس کا فرض متغیر نہ ہو گا۔ کہ دو سے چار ہو جائے۔ اور اپنی فوت شدہ کو پہلے پڑھے گا۔ یہ نہ ہو گا۔ کہ امام کے ساتھ پڑھے۔ پھر جب امام فارغ ہو جائے۔ تو اپنی پڑھے۔ مثلاً اسکو حدث ہوا۔ اور وضو کر کے آیا تو امام کو قعدہ اخیرہ میں پایا۔ تو یہ قعدہ میں شریک نہ ہو گا۔ بلکہ جہاں سے باقی ہے وہاں سے پڑھنا شروع کرے۔ اس کے بعد اگر امام کو پالے۔

تو ساتھ ہو جائے اور اگر ایسا نہ کیا۔ بلکہ ساتھ ہولیا۔ پھر امام کے سلام پھیرنے کے بعد فوت شدہ پڑھی۔ تو ہو گئی مگر گنہگار ہوا۔ (در مختار وغیرہ) **مسئلہ** تیسری رکعت میں سو گیا۔ اور چوتھی میں جاگا۔ تو اُسے حکم ہے کہ پہلے تیسری بلا قرأت پڑھے۔ پھر اگر امام کو چوتھی میں پائے تو ساتھ ہولے ورنہ اُسے بھی بلا قرأت تنہا پڑھے۔ اور ایسا نہ کیا۔ بلکہ چوتھی امام کے ساتھ پڑھ لی۔ پھر بعد میں تیسری پڑھی تو ہو گئی اور گنہگار ہوا۔ (رد المختار) **مسئلہ** مسبوق کے احکام ان امور میں لاحق کے خلاف ہیں۔ کہ پہلے امام کے ساتھ ہولے۔ پھر امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی فوت شدہ پڑھے اور اپنی فوت شدہ میں قرأت کریگا۔ اور اس میں سہو ہو تو سجدہ سہو کرے گا۔ اور نیت اقامت سے فرض متغیر ہو گا (رد المختار) **مسئلہ** مسبوق اپنی فوت شدہ کی ادا میں منفرد ہے۔ کہ پہلے ثنا نہ پڑھی تھی اس وجہ سے کہ امام بلند آواز سے قرأت کر رہا تھا یا امام رکوع میں تھا۔ اور یہ ثنا پڑھتا تو اسے رکوع نہ ملتا۔ یا امام قعدہ میں تھا۔ غرض کسی وجہ سے پہلے نہ پڑھی تھی۔ تو اب پڑھے اور قرأت سے پہلے تعوذ پڑھے (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ** مسبوق نے اپنی فوت شدہ پڑھ کر امام کی متابعت کی تو نماز فاسد ہو گئی۔ (در مختار) **مسئلہ** مسبوق نے امام کو قعدہ میں پایا۔ تو تکبیر تحریمہ سیدھے کھڑے ہونے کی حالت میں کرے۔ پھر دوسری تکبیر کہتا ہوا قعدہ میں جائے (عالمگیری) رکوع و سجود میں پائے۔ جب بھی یونہیں کرے۔ اگر پہلی تکبیر کہتا ہوا جھکا اور حد رکوع تک پہنچ گیا۔ تو سب صورتوں میں نماز نہ ہو گی۔ (بہار شریعت) **مسئلہ** مسبوق نے جب امام کے فارغ ہونے کے بعد اپنی شروع کی۔ تو حق قرأت میں یہ رکعت اول رکعت قرار دی جائے گی۔ اور حق تشہد میں پہلی نہیں۔ بلکہ دوسری تیسری

چوتھی جو شمار میں آئے۔ مثلاً تین یا چار رکعت والی نماز میں ایک ایسے
ملی تو حقِ تشہد میں یہ جواب پڑھتا ہے تو دوسری ہے ایک رکعت فاتحہ
وسورت کے ساتھ پڑھ کر قعدہ کرے۔ اور اگر واجب (فاتحہ یا سورت
ملانا ترک کیا تو اگر عمداً کیا، اعادہ واجب ہے اور سہواً ہو تو سجدۂ سہو پھر
اس کے بعد والی میں بھی فاتحہ کے ساتھ سورت ملائے اور اُس میں
نہ بیٹھے۔ پھر اُس کے بعد والی میں فاتحہ پڑھ کر رکوع کر دے اور تشہد وغیرہ
پڑھ کر ختم کر دے۔ دو ملی ہوں دو جاتی رہیں تو ان دونوں میں قرأت
کرے ایک میں بھی فرض قرأت ترک کیا نماز نہ ہوئی۔ (درمختار وغیرہ)
مسئلہ- چار باتوں میں مسبوق مقتدی کے حکم میں ہے۔ (۱) اُس
کی اقتدا نہیں کی جاسکتی۔ مگر امام اُسے اپنا خلیفہ بنا سکتا ہے۔ مگر
خلیفہ ہونے کے بعد سلام نہ پھیرے گا۔ اُس کے لئے دوسرے
کو خلیفہ بنائے گا (۲) بالاجماع تکبیرات تشریق کہے گا۔ اگر نئے سرے
سے نماز پڑھے اور اُس نماز کے قطع کرنے (توڑنے) کی نیت سے
تکبیر کہے تو نماز قطع ہو جائے گی۔ بخلاف منفرد کے کہ اُس کی نماز
قطع نہ ہوگی۔ (۴) اپنی فوت شدہ پڑھنے کے لئے کھڑا ہو گیا اور
امام کو سجدۂ سہو کرنا ہے۔ اگرچہ اُسکی اقتدا کے پہلے ترک واجب
ہوا ہو تو اُسے حکم ہے کہ لوٹ آئے اگر اپنی رکعت کا سجدہ نہ کر چکا
ہو اور نہ لوٹا تو آخر میں دو سجدۂ سہو کرے۔ (درمختار) **مسئلہ** مسبوق
کو چاہیئے کہ امام کے سلام پھیرتے ہی فوراً کھڑا نہ ہو جائے بلکہ
اتنی دیر صبر کرے کہ معلوم ہو جائے۔ کہ امام کو سجدۂ سہو نہیں کرنا
ہے۔ مگر جب کہ وقت میں تنگی ہو۔ (درمختار) **مسئلہ**- امام کے
سلام پھیرنے سے پہلے مسبوق کھڑا ہو گیا۔ تو اگر امام کے قدر تشہد
بیٹھنے سے پہلے کھڑا ہو گیا۔ تو جو کچھ اس سے پہلے ادا کر چکا۔ اُسکا

شمار نہیں. مثلاً امام کے قدرِ تشہد بیٹھنے سے پہلے یہ قرأت سے فارغ ہوگیا. تو یہ قرأت کافی نہیں اور نماز نہ ہوئی. اور بعد میں بقدر ضرورت پڑھ لیا تو ہو جائے گی. اور اگر امام کے بقدرِ تشہد بیٹھنے کے بعد اور سلام سے پہلے کھڑا ہوگیا. تو جو ارکان ادا کر چکا اُن کا اعتبار ہوگا. مگر بغیر ضرورت سلام سے پہلے کھڑا ہونا مکروہ تحریمی ہے. پھر اگر امام کے سلام سے پہلے فوت شدہ ادا کرلی اور سلام میں امام کا شریک ہوگیا. تو بھی صحیح ہو جائے گی. اور قعدہ اور تشہد میں متابعت کرے گا. تو فاسد ہو جائے گی (در مختار) **مسئلہ**۔ امام کے سلام سے پہلے مسبوق عذر کی وجہ سے کھڑا ہوگیا. مثلاً سلام کے انتظار میں خوف حدث ہو یا فجر و جمعہ و عیدین کے وقت ختم ہو جانے کا اندیشہ ہے. یا وہ مسبوق معذور ہے. اور وقت نماز ختم ہونے کا گمان ہے. یا موزہ پر مسح کیا ہے اور مسح کی مدت پوری ہو جائے گی تو ان سب صورتوں میں کراہت نہیں. (در مختار) **مسئلہ**۔ اگر امام سے نماز کا کوئی سجدہ رہ گیا. اور مسبوق کے کھڑے ہونے کے بعد یاد آیا. تو اس میں مسبوق کو امام کی متابعت فرض ہے. اگر نہ لوٹا تو اُس کی نماز ہی نہ ہوئی. اور اگر اس صورت میں رکعت پوری کرکے مسبوق نے سجدہ بھی کرلیا. تو مطلقاً نماز نہ ہوگی. اگرچہ امام کی متابعت کرے. اگر امام کو سجدہ سہو یا تلاوت کرنا ہے. اور اس نے اپنی رکعت کا سجدہ کرلیا. تو اگر متابعت کرے گا. فاسد ہو جائے گی. ورنہ نہیں (در مختار) **مسئلہ**۔ مسبوق نے امام کے ساتھ قصداً سلام پھیرا یہ خیال کرکے کہ مجھے بھی امام کے ساتھ سلام پھیرنا چاہیے نماز فاسد ہوگئی. اور بھول کر سلام پھیرا تو اگر امام کے ذرا بعد سلام پھیرا تو سجدہ سہو لازم ہے. اور اگر بالکل ساتھ ساتھ پھیرا تو نہیں (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ بھول کر امام کے ساتھ سلام پھیر دیا

پھر گمان کرکے کہ نماز فاسد ہوگئی۔ نئے سر سے پڑھنے کی نیت
سے اللہ اکبر کہا۔ تو اب فاسد ہوگئی (عالمگیری) **مسئلہ**: امام قعدہٗ
اخیر کے بعد بھول کر پانچویں رکعت کے لئے اُٹھا۔ اگر مسبوق امام کی
قصداً متابعت کرے۔ نماز فاسد ہو جائے گی۔ اور اگر امام نے قعدۂ اخیر
نہ کیا تھا۔ تو جب تک پانچویں رکعت کا سجدہ نہ کرلے گا۔ فاسد نہ ہوگی (درمختار)
مسئلہ۔ امام نے سجدۂ سہو کیا۔ مسبوق نے اُس کی متابعت کی
جیساکہ اُسے حکم ہے کہ امام پر سجدہ سہو نہ تھا۔ مسبوق کی نماز فاسد ہوگئی
(درمختار) **مسئلہ**۔ دو مسبوقوں نے ایک ہی رکعت میں امام کی اقتدا
کی۔ پھر جب اپنی پڑھنے لگے۔ تو ایک کو اپنی رکعتیں یاد نہ رہیں دوسرے
کو دیکھ دیکھ کر جتنی اُس نے پڑھیں اس نے بھی پڑھیں اگر اسکی اقتدار
کی نیت نہ کی ہوگئی۔ (درمختار) **مسئلہ**۔ لاحق مسبوق کا حکم یہ ہے
کہ جن رکعتوں میں لاحق ہے۔ اُن کو امام کی ترتیب سے پڑھے۔
اور اُن میں لاحق کے احکام جاری ہونگے۔ اُن کے بعد امام کے فارغ
ہونے کے بعد جن میں مسبوق ہے۔ وہ پڑھے اور ان میں مسبوق کے
احکام جاری ہونگے مثلاً

چار رکعت والی نماز کی دوسری رکعت میں ملا۔ دو رکعتوں میں سوتا رہ گیا
تو پہلے یہ رکعتیں جن میں سوتا رہا بغیر قرائت ادا کرے۔ صرف اتنی دیر
خاموش کھڑا رہے۔ جتنی دیر میں سورہ فاتحہ پڑھی جاتی۔ پھر امام کے ساتھ
جو کچھ مل جائے۔ اُس کی متابعت کرے۔ پھر وہ فوت شدہ مع قرائت
پڑھے۔ (درمختار) **مسئلہ**۔ دو رکعتوں میں سوتا رہا۔ اور ایک میں
شک ہے۔ کہ امام کے ساتھ پڑھی ہے یا نہیں۔ تو اس کو آخر نماز
میں پڑھے۔ (عالمگیری) **مسئلہ**۔ قعدۂ اولیٰ میں امام تشہد پڑھ کر

کھڑا ہو گیا۔ اور بعض مقتدی تشہد پڑھنا بھول گئے۔ وہ بھی امام کے ساتھ کھڑے ہو گئے - - - - - - - - - - - - تو جس نے تشہد نہیں پڑھا تھا۔ وہ بیٹھ جائے اور تشہد پڑھ کر امام کی متابعت کرے اگرچہ رکعت فوت ہو جائے۔ (عالمگیری) **مسئلہ**۔ رکوع یا سجدے سے امام کے پہلے مقتدی نے سر اٹھا لیا تو اسے لوٹنا واجب ہے۔ اور یہ دو رکوع یا دو سجدے نہیں ہونگے۔ (عالمگیری) **مسئلہ**۔ امام نے طویل سجدہ کیا۔ مقتدی نے سر اٹھایا۔ اور یہ خیال کیا۔ کہ امام دوسرے سجدہ میں ہے۔ اس نے بھی اس کے ساتھ سجدہ کیا تو اگر سجدۂ اولیٰ کی نیت کی۔ یا کچھ نیت نہ کی۔ یا ثانیہ اور متابعت کی نیت کی تو اولیٰ ہوا اور اگر صرف ثانیہ کی نیت کی۔ تو ثانیہ ہوا۔ پھر اگر وہ اس سجدے میں تھا کہ امام نے سجدہ کیا اور مشارکت ہو گئی تو جائز ہے۔ اور امام کے دوسرا سجدہ کرنے سے پہلے اگر اس نے سر اٹھا لیا۔ تو جائز نہ ہوا۔ اور اس پر اس سجدہ کا اعادہ ضروری ہے۔ اگر اعادہ نہ کرے گا۔ نماز فاسد ہو جائے گی (عالمگیری) **مسئلہ**۔ مقتدی نے سجدہ میں طول کیا۔ یہاں تک کہ امام پہلے سجدہ سے سر اٹھا کر دوسرے میں گیا۔ اب مقتدی نے سر اٹھایا اور یہ گمان کیا کہ امام ابھی پہلے ہی سجدہ میں ہے۔ اور سجدہ کیا تو یہ دوسرا سجدہ ہو گا۔ اگرچہ صرف پہلے ہی سجدہ کی نیت کی ہو۔ (عالمگیری)

پانچ چیزیں امام نہ کرے تو مقتدی بھی نہ کرے

مسئلہ۔ پانچ چیزیں وہ ہیں کہ امام چھوڑ دے۔ تو مقتدی بھی نہ کرے اور امام کا ساتھ دے۔ (۱) تکبیرات عیدین۔ (۲) قعدۂ اولیٰ۔ (۳) سجدۂ تلاوت (۴) سجدۂ سہو (۵) قنوت۔ جب کہ رکوع فوت ہونے کا اندیشہ ہو۔ ورنہ قنوت پڑھ کر رکوع کرے (عالمگیری وغیرہ) مگر قعدۂ اولیٰ نہ کیا اور ابھی سیدھا کھڑا نہ ہوا۔ تو مقتدی ابھی اس کے ترک میں امام

کی متابعت نہ کرے بلکہ اُسے بتائے تاکہ وہ واپس آئے۔ اگر واپس آگیا فبہا۔ اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا۔ تو اب نہ بتائے۔ کہ نماز جاتی رہے گی۔ بلکہ خود بھی قعدہ چھوڑ دے اور کھڑا ہو جائے۔ (بہار شریعت)

ان چیزوں میں مقتدی امام کا ساتھ نہ دے

چار چیزیں وہ ہیں کہ امام کرے تو مقتدی اُس کا ساتھ نہ دیں۔ (۱) نماز میں کوئی زائد سجدہ کیا۔ (۲) تکبیرات عیدین میں اقوال صحابہ پر زیادتی کی (۳) جنازہ میں تین تکبیریں کہیں۔ (۴) پانچویں رکعت کے لئے بھول کر کھڑا ہو گیا۔ پھر اس صورت میں اگر قعدہ اخیر کر چکا ہے۔ تو مقتدی اس کا انتظار کرے۔ مگر پانچویں کے سجدے سے پہلے لوٹ آیا۔ تو مقتدی بھی اُس کا ساتھ دے۔ اُس کے ساتھ سلام پھیرے۔ اور اس کے ساتھ سجدہ سہو کرے۔ اور اگر پانچویں کا سجدہ کر لیا۔ تو مقتدی تنہا سلام پھیرے اور اگر قعدہ اخیر نہیں کیا تھا۔ اور پانچویں رکعت کا سجدہ کر لیا۔ تو سب کی نماز فاسد ہو گئی۔ اگرچہ مقتدی نے تشہد پڑھ کر سلام پھیر لیا ہو (عالمگیری) **مسئلہ۔** نو چیزیں ہیں کہ امام اگر نہ کرے۔ تو مقتدی اُس کی پیروی نہ کرے۔ مگر بجا لائے۔ (۱) تکبیر تحریمہ میں ہاتھ اُٹھانا۔ (۲) ثنا پڑھنا۔ جب کہ امام فاتحہ میں ہو۔ اور آہستہ پڑھتا ہو۔ (۳) رکوع (۴) سجود کی تکبیرات۔ (۵) تسبیحات (۶) تسمیع۔ (۷) تشہد پڑھنا۔ (۸) سلام پھیرنا (۹) تکبیرات تشریق۔ (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ۔** مقتدی نے سب رکعتوں میں امام سے پہلے رکوع سجود کر لیا۔ تو ایک رکعت بعد کو بغیر قرأت پڑھے۔ (عالمگیری) **مسئلہ۔** امام سے پہلے سجدہ کیا مگر اُس کے سر اُٹھانے سے پہلے امام بھی سجدہ میں پہنچ گیا۔ تو سجدہ ہو گیا مگر مقتدی کو ایسا کرنا حرام ہے۔ (عالمگیری) **مسئلہ۔** امام اور مقتدیوں میں باہم اختلاف ہوا تو امام جسطرف ہے اُس کا قول لیا جائیگا۔ ایک شخص کو

تین رکعتوں کا یقین ہے۔ اور ایک کو چار کا۔ اور باقی مقتدیوں اور امام کو شک ہے۔ تو ان لوگوں پر کچھ نہیں اور جسے کمی کا یقین ہے۔ اعادہ کرے اور امام کو تین رکعتوں کا یقین ہے۔ اور ایک شخص کو پوری ہونے کا یقین ہے۔ تو امام و قوم اعادہ کریں۔ اور اس یقین کرنے والے پر اعادہ نہیں۔ ایک شخص کو کمی کا یقین ہے اور امام و جماعت کو شک ہے تو اگر وقت باقی ہے۔ اعادہ کریں۔ ورنہ ان کے ذمہ کچھ نہیں۔ ہاں اگر دو عادل یقین کے ساتھ کہتے ہوں۔ تو بہر حال اعادہ ہے۔ (عالمگیری)

نماز میں بے وضو ہونے کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جب کوئی نماز میں بے وضو ہو جائے۔ ناک پکڑے اور چلا جائے (ابوداؤد) اور وضو کرکے اس پر بنا کرے۔ بشرطیکہ کلام نہ کیا ہو۔ (ابن ماجہ) اور بہت سے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین مثلاً صدیق اکبر و فاروق اعظم و مولیٰ علی کا یہی قول ہے **مسئلہ**۔ نماز میں جسکا وضو ٹوٹ جائے۔ اگرچہ قعدۂ اخیرہ میں تشہد کے بعد سلام سے پہلے تو وضو کرکے جہاں سے باقی ہے وہیں سے پڑھ سکتا ہے۔ اس کو بنا کہتے ہیں۔ مگر افضل یہ ہے کہ سرے سے پڑھے۔ اسے استیناف کہتے ہیں۔ اس حکم میں مرد و عورت دونوں برابر ہیں۔ (عامہ کتب) جس رکن میں حدث واقع ہوا سکا اعادہ کرے۔ (عالمگیری) **مسئلہ**۔ بنا کے لئے تیرہ شرطیں ہیں اگر ان میں ایک شرط بھی معدوم ہو بنا جائز نہیں۔ (۱) حدث موجب وضو ہو۔ (۲) اُس کا وجود نادر نہ ہو۔ (۳) وہ حدث سماوی ہو (نہ وہ بندہ کے اختیار سے ہو نہ اُس کا سبب (۴) وہ حدث اُس کے بدن سے ہو

(۵) اُس حدث کے ساتھ کوئی رکن نہ ادا کیا ہو۔ (۶) نہ بغیر عذر بقدر ادائے رکن ٹھیرا ہو۔ (۷) نہ چلنے میں کوئی فعل ادا کیا ہو۔ (۸) کوئی فعل منافی نماز جس کی اسے اجازت نہ تھی نہ کیا ہو۔ (۹) کوئی ایسا فعل کیا ہو جسکی اجازت تھی تو بغیر ضرورت بقدر منافی زاید نہ کیا ہو۔ (۱۰) اس حدث سماوی کے بعد کوئی حدث سابق ظاہر نہ ہوا ہو۔ (۱۱) حدث کے بعد صاحب ترتیب کو قضا نہ یاد آئی ہو۔ (۱۲) مقتدی ہو تو امام کے فارغ ہونے سے پہلے دوسری جگہ ادا نہ کی ہو۔ (۱۳) امام تھا تو ایسے کو خلیفہ نہ بنایا ہو جو لائق امامت نہیں (درمختار وغیرہ)

شرائط مذکورہ کی تفریعات

مسئلہ۔ نماز میں موجب غسل پایا گیا۔ مثلاً تفکر وغیرہ سے انزال ہو گیا تو بنا نہیں ہو سکتی۔ سرے سے پڑھنا ضروری ہے (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ۔ اگر وہ حدث نادر الوجود جسکا وجود کم پایا جاتا ہو۔ جیسے قہقہہ دبے ہوشی و جنون تو بنا نہیں کر سکتا ہے (عالمگیری) **مسئلہ** اگر وہ حدث سماوی نہ ہو خواہ اس مصلی کیطرف سے ہو۔ کہ قصداً اس نے اپنا وضو توڑ دیا۔ (مثلاً بھرے موہنے کردی) یا نکسیر توڑ دی یا پھڑیا دبادی۔ کہ اُس سے مواد بہا۔ یا گھٹنے میں پھڑیا تھی اور سجدہ میں گھٹنوں پر زور دیا۔ کہ بہی، خواہ دوسرے کی طرف سے ہو۔ مثلاً کسی نے اس کے سر پر پتھر مارا کہ خون نکلکر بہ گیا یا کسی نے اس کی پھڑیا دبادی اور خون بہ گیا۔ یا چھت سے اس پر کوئی پتھر گرا اور اس کے بدن سے خون بہا۔ وہ پتھر خود بخود گرا یا کسی کے چلنے سے تو ان سب صورتوں میں سرے سے پڑھے۔ بنا نہیں کر سکتا۔ یوہیں اگر درخت سے پھل گرا جس سے یہ زخمی ہو گیا۔ اور خون بہا۔ یا پاؤں میں کانٹا چبھا۔ یا سجدہ میں پیشانی میں چبھا اور خون بہا۔ یا بھڑ نے کاٹا۔ اور خون نکل آیا تو

بنا جائز نہیں (عالمگیری) **مسئلہ**۔ بلا اختیار منہ بھرے قے ہوئی تو بنا کر سکتا ہے۔ اور قصداً کی تو بنا نہیں کر سکتا۔ نماز میں سو گیا اور حدث (بے وضو) واقع ہوا۔ اور دیر کے بعد بیدار ہوا تو بنا کر سکتا ہے۔ اور بیداری میں توقف کیا تو نماز فاسد ہو گئی۔ چھینک یا کھانسی سے ہوا خارج ہو گئی یا قطرہ آگیا تو بنا نہیں کر سکتا (عالمگیری) **مسئلہ**۔ کسی نے اس کے بدن پر نجاست (پلیدی) ڈالدی۔ یا کسی طرح اس کا بدن یا کپڑا ایک درم سے زیادہ نجس (پلید) ہو گیا۔ اُسے پاک کرنے کے بعد بنا نہیں کر سکتا۔ اور اگر اُسی حدث کے سبب نجس ہوا تو بنا کر سکتا ہے۔ اور اگر خارج و حدث دونوں سے ہے تو بنا جائز نہیں (عالمگیری) **مسئلہ**۔ کپڑا ناپاک ہو گیا۔ دوسرا پاک کپڑا موجود ہے۔ کہ فوراً بدل سکتا ہے۔ تو اگر فوراً بدل لیا نماز ہو گئی۔ اور دوسرا کپڑا نہیں کہ بدلے۔ یا اُسی حالت میں ایک رُکن ادا کیا۔ یا وقفہ کیا۔ نماز فاسد ہو گئی۔ (عالمگیری) **مسئلہ**۔ رکوع یا سجدہ میں حدث ہوا۔ اور بہ نیت ادائے رکن سر اٹھایا یعنی رکوع سے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ۔ اور سجدہ سے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے اُٹھا۔ یا وضو کے لیے جانے یا واپسی میں قرأت کی نماز فاسد ہو گئی۔ بنا نہیں کر سکتا۔ سُبْحٰنَ اللّٰہ یا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہا تو بنا میں حرج نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** حدث سماوی کے بعد قصداً حدث کیا تو اب بنا جائز نہیں (عالمگیری) **مسئلہ**۔ حدث ہوا اور بقدر ضرورت وضو پانی موجود ہے اُسے چھوڑ کر دور جگہ چلا گیا۔ بنا نہیں کر سکتا۔ یونہیں بعد حدث کلام کیا۔ یا کھایا یا پیا تو بنا نہیں ہو سکتی (عالمگیری) **مسئلہ**۔ وضو کے لئے کوئیں سے پانی بھرنا پڑا تو بنا ہو سکتی ہے۔ اور بغیر ضرورت ہو تو نہیں (عالمگیری) **مسئلہ**۔ وضو کرنے میں ستر کھل گیا۔ یا بضرورت ستر کھولا مثلاً

مثلاً عورت نے وضو کے لیئے کلائی کھولی۔ تو نماز فاسد نہ ہوگی اور
بلا ضرورت ستر کھولا تو نماز فاسد ہوگئی۔ مثلاً عورت نے وضو کے
لیئے ایک ساتھ دونوں کلائیاں کھولدیں تو نماز ہوگئی۔ (عالمگیری)۔
مسئلہ۔ کنواں نزدیک ہے۔ مگر پانی بھرنا پڑے گا۔ اور رکھا ہوا پانی
دور ہے تو اگر پانی بھر کر وضو کیا تو سرے سے پڑھے۔ (عالمگیری)
مسئلہ۔ نماز میں حدث ہوا اور اس کا گھر حوض کی بہ نسبت قریب
ہے۔ اور گھر میں پانی موجود ہے۔ مگر حوض پر وضو کے لیئے گیا۔ اگر حوض
و مکان میں دو صف سے کم فاصلہ ہو تو نماز فاسد نہ ہوئی۔ اور زیادہ فاصلہ
ہو تو فاسد ہوگئی۔ اور اگر گھر میں پانی یاد نہ رہا اور اُس کی عادت بھی حوض
سے وضو کی ہے۔ تو بنا کر سکتا ہے (عالمگیری) **مسئلہ**۔ حدث کے
بعد وضو کے لیئے گھر گیا۔ دروازہ بند پایا۔ اُسے کھولا اور وضو کیا اگر چور کا
خوف ہو۔ تو واپسی میں بند کر دے۔ ورنہ کھلا چھوڑ دے (عالمگیری)
مسئلہ۔ وضو کرنے میں سنن و مستحبات کے ساتھ وضو کرے
البتہ اگر تین تین بار کی جگہ چار چار بار دھویا۔ تو سرے سے پڑھے۔
(عالمگیری) **مسئلہ**۔ حوض میں جو جگہ زیادہ نزدیک ہو وہاں
وضو کرے۔ بلا عذر اُسے چھوڑ کر دوسری جگہ دو صف سے زاید ہٹا۔
نماز فاسد ہوگی۔ اور وہاں بھیڑ تھی۔ تو فاسد نہ ہوئی۔ (عالمگیری) **مسئلہ**
اگر وضو میں مسح بھول گیا تو جب تک نماز میں کھڑا نہ ہوا تو جا کر مسح
کر آئے۔ اور نماز میں کھڑے ہونے کے بعد یاد آیا تو سرے سے
پڑھے۔ اور اگر وہاں کپڑا بھول آیا تھا۔ اور جا کر اٹھالیا تو سرے سے
پڑھے۔ (عالمگیری) **مسئلہ**۔ مسجد میں پانی ہے۔ اُس سے وضو
کر کے ایک ہاتھ سے برتن نماز کی جگہ اٹھا لایا۔ تو بنا کر سکتا ہے۔
دونوں ہاتھ سے اُٹھایا تو بنا نہیں کر سکتا۔ یوہیں برتن سے بوٹے

میں پانی لے کر ایک ہاتھ سے اٹھاتا تو بنا کر سکتا ہے۔ دونوں ہاتھ سے اٹھایا تو نہیں کر سکتا۔ (عالمگیری) **مسئلہ**۔ موزہ پر مسح کیا تھا۔ نماز میں حدث ہوا وضو کے لئے گیا۔ اثنائے وضو میں مسح کی مدت ختم ہو گئی۔ یا تیمم سے نماز پڑھ رہا تھا۔ اور حدث ہوا اور پانی پایا۔ یا پٹی پر مسح کیا تھا۔ حدث کے بعد زخم اچھا ہو کر پٹی کھل گئی۔ تو ان سب صورتوں میں بنا نہیں کر سکتا۔ (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ**۔ بے وضو ہو جانے کا گمان کر کے مسجد سے باہر نکل گیا۔ اب معلوم ہوا کہ وضو نہ گیا تھا۔ تو سرے سے پڑھے۔ اور مسجد سے باہر نہ ہوا تھا۔ تو باقی پڑھ لے۔ (ہدایہ) عورت کو ایسا گمان ہوا تو مصلی سے ہٹتے ہی نماز فاسد ہو گئی (عالمگیری) **مسئلہ** اگر گمان ہوا کہ بے وضو شروع ہی کی تھی۔ یا موزے پر مسح کیا تھا اور گمان ہوا کہ مدت ختم ہو گئی۔ یا صاحب ترتیب ظہر کی نماز میں تھا۔ اور گمان ہوا کہ فجر کی نماز نہیں پڑھی۔ یا تیمم کیا تھا۔ اور سراب پر نظر پڑی۔ اور اسے پانی گمان کیا۔ یا کپڑے پر رنگ دیکھا اور اسے نجاست (پلیدی) گمان کیا۔ ان سب صورتوں میں نماز چھوڑنے کے خیال سے ہٹا ہی تھا کہ معلوم ہوا گمان غلط ہے۔ تو نماز فاسد ہو گئی۔ (عالمگیری) **مسئلہ** رکوع یا سجدہ میں حدث (بے وضو) ہوا اگر ارادے سے سر اٹھایا نماز باطل ہو گئی۔ اس پر بنا کرنا جائز نہیں (در مختار)

نوٹ:۔ ہر حال میں استیناف افضل ہے۔ کیونکہ شرائط کی پوری پوری احتیاط نہایت دشوار ہے۔

خلیفہ کرنے کا بیان

مسئلہ۔ نماز میں امام کو حدث ہوا۔ تو ان شرائط کے ساتھ جو پہ

بیان ہوئیں دوسرے کو خلیفہ کر سکتا ہے۔ (اس کو استخلاف کہتے
ہیں) اگرچہ وہ نماز جنازہ ہو (درمختار) **مسئلہ**۔ جس جگہ پر بنا جائز ہے۔
استخلاف بھی جائز ہے۔ اور جس جگہ بنا جائز نہیں استخلاف بھی جائز
نہیں۔ (عالمگیری) **مسئلہ**۔ جو شخص اس محدث (بے وضو) کا امام
ہو سکتا ہے۔ وہ خلیفہ بھی ہو سکتا ہے۔ اور جو امام نہیں ہو سکتا۔ وہ شخص
خلیفہ بھی نہیں ہو سکتا (عالمگیری) **مسئلہ**۔ جب امام کو حدث ہو
(وضو ٹوٹ جائے) تو ناک بند کر کے کہ لوگ نکسیر گمان کریں پیٹھ
جھکا کر پیچھے ہٹے اور اشارے سے کسی کو خلیفہ بنائے۔ خلیفہ بنانے
میں بات نہ کرے۔ (اگر زبان سے کہکر کسی کو خلیفہ بنایا۔ تو نماز فاسد
ہو جائے گی) اب چاہے دوسرا شخص سرے سے نماز شروع کرے
یا لوگ انتظار کریں۔ کہ امام وضو کر کے واپس آ کر سرے سے نماز پڑھائے
(عالمگیری) **مسئلہ**۔ میدان میں نماز ہو رہی ہے۔ تو جب تک
صفوں سے باہر نہ گیا خلیفہ بنا سکتا ہے۔ اور مسجد میں ہے تو جب تک
مسجد سے باہر نہ ہوا استخلاف ہو سکتا ہے (عالمگیری) **مسئلہ** مسجد
کے باہر تک برابر صفیں ہیں امام نے مسجد میں سے کسی کو خلیفہ نہ بنایا بلکہ
باہر والے کو خلیفہ بنایا۔ یہ استخلاف درست نہیں قوم اور امام سب
کی نمازیں گئیں۔ اور آگے بڑھ گیا تو اسوقت تک خلیفہ بنا سکتا ہے کہ
سترہ یا موضع سجود سے آگے نہ نکل گیا ہو۔ (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** مکان
اور چھوٹی عیدگاہ مسجد کے حکم میں ہیں بڑی مسجد اور بڑا مکان اور بڑی
عیدگاہ میدان کے حکم میں ہیں (ردالمحتار) **مسئلہ**۔ امام نے کسی کو
خلیفہ نہ کیا۔ بلکہ قوم نے بنا دیا۔ یا خودہی امام کی جگہ پر نیت امامت
کر کے کھڑا ہو گیا۔ تو یہ خلیفہ امام ہو گیا۔ اور محض امام کی جگہ پر چلے جانے
سے امام نہ ہوگا۔ جب تک نیت امامت نہ کرے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ۔ مسجد و میدان میں خلیفہ بنانے کے لئے جو حد مقرر کی گئی ہے۔ اُس سے ابھی گذرا نہیں۔ اور نہ خود کوئی شخص خلیفہ بنا نہ جماعت نے کسی کو بنایا۔ تو امام کی امامت قائم ہے۔ یہانتک کہ اسوقت بھی اگر اس کی اقتدار کوئی شخص کرے تو ہو سکتی ہے (ردالمحتار)
مسئلہ۔ امام کو حدث ہوا پچھلی صف میں سے کسی کو خلیفہ کر کے مسجد سے باہر ہو گیا۔ اگر خلیفہ نے فوراً ہی امامت کی نیت کر لی تو جتنے مقتدی اس خلیفہ سے آگے ہیں۔ سب کی نمازیں فاسد ہو گئیں اُس صف میں جو داہنے بائیں ہیں یا اُس صف سے پیچھے اُن کی اور امام اول کی فاسد نہ ہوئی۔ اور اگر خلیفہ نے یہ نیت کی کہ امام کی جگہ پہنچکر امام ہو جاؤنگا۔ اور امام کی جگہ پر پہنچنے سے پہلے امام باہر ہو گیا تو سب کی نمازیں فاسد ہو گئیں (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ**۔ امام کے لئے افضل یہ ہے۔ کہ مسبوق کو خلیفہ نہ بنائے۔ تو اُسے چاہیئے کہ قبول نہ کرے اور قبول کر لیا تو ہو گیا۔ (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ**۔ مسبوق کو خلیفہ بنا ہی دیا۔ تو جہاں سے امام نے ختم کیا ہے۔ مسبوق وہیں سے شروع کرے رہا یہ کہ مسبوق کو کیا معلوم کہ کیا کچھ باقی ہے۔ لہٰذا امام اُسے اشارے سے بتلا دے۔ مثلاً ایک رکعت باقی ہے۔ تو ایک اُنگلی سے اشارہ کرے۔ دو باقی ہوں تو دو سے اشارہ کرے۔ رکوع کرنا تو گھٹنے پر ہاتھ رکھ دے۔ سجدہ کے لئے پیشانی پر۔ قرأت کے لئے مُنہ پر۔ سجدۂ تلاوت کے لئے پیشانی و زبان پر۔ سجدۂ سہو کے لئے سینہ پر رکھے۔ اور اگر اُس مسبوق کو معلوم ہو۔ تو اشارے کی کوئی ضرورت نہیں (درمختار)
مسئلہ۔ چار رکعت والی نماز میں ایک شخص نے اقتدا کی۔ پھر امام کو حدث ہوا اور اسے خلیفہ بنایا۔ اور اسے معلوم نہیں کہ امام نے کتنی پڑھی ہے اور کیا باقی ہے۔ تو یہ چار رکعت پڑھے۔ ہر رکعت پر قعدہ کرے (عالمگیری)

مسئلہ۔ مسبوق کو خلیفہ بنایا تو امام کی نماز پوری کرنے کے بعد سلام پھیرنے کے لئے کسی مدرک کو مقدم (آگے) کردے کہ وہ سلام پھیرے (عالمگیری)

مسئلہ۔ چار یا تین والی میں اُس مسبوق کو خلیفہ کیا جس کو دو رکعتیں نہ ملی تھیں تو اس خلیفہ پر دو قعدے فرض ہیں۔ ایک امام کا قعدۂ اخیرہ اور ایک اس کا خود اور اگر امام نے اشارہ کر دیا۔ کہ پہلی رکعتوں میں قرأت نہ کی تھی تو چار رکعت والی نماز میں چاروں میں اس پر قرأت فرض ہے (درمختار)

مسئلہ۔ مسبوق نے امام کی نماز پوری کرنے کے بعد قہقہہ لگایا۔ یا قصداً حدث کیا۔ یا کلام کیا۔ یا مسجد سے باہر ہو گیا۔ تو خود اس کی نماز جاتی رہی اور لوگوں کی نماز ہو گئی رہا امام اولیٰ وہ اگر ارکان نماز سے فارغ ہو گیا ہے تو اس کی بھی ہو گئی ورنہ فاسد ہو گئی (عالمگیری) **مسئلہ** لاحق کو خلیفہ بنایا تو اُسے حکم ہے کہ جماعت کی طرف اشارہ کردے کہ اپنے حال پر سب لوگ رہیں۔ یہاں تک کہ جو اُس کے ذمہ ہے اُسے پورا کر کے نماز امام کی تکمیل کرے۔ اور اگر پہلے امام کی نماز پوری کر دی تو جب سلام کا موقعہ آئے کسی کو سلام پھیرنے کے لئے خلیفہ بنائے اور خود اپنی نماز پوری کرے (عالمگیری) **مسئلہ** امام نے ایک شخص کو خلیفہ بنایا۔ اور اُس خلیفہ نے دوسرے کو خلیفہ کر دیا۔ تو اگر امام کے مسجد سے باہر ہونے اور خلیفہ کے امام کی جگہ پر پہنچنے سے پہلے یہ ہوا تو جائز ہے ورنہ نہیں (عالمگیری) **مسئلہ**۔ تنہا نماز پڑھ رہا تھا۔ حدث واقع ہوا اور ابھی مسجد سے باہر نہ ہوا کہ کسی نے اس کی اقتدا کی تو یہ مقتدی خلیفہ ہو گیا (عالمگیری) **مسئلہ** مسافر نے مسافر کی اقتدا کی۔ اور امام کو حدث ہوا اُس نے مقیم کو خلیفہ کیا۔ مسافروں پر چار رکعتیں پوری کرنا لازم نہیں۔ اور خلیفہ کو چاہیئے کہ کسی مسافر کو مقدم (آگے) کردے۔ کہ وہ سلام پھیرے۔ اور اگر مقتدیوں میں اور بھی مقیم تھے۔ تو وہ تنہا تنہا دو دو ۲ رکعت بلا قرأت پڑھیں۔ اب اگر

اُس خلیفہ کی اقتدا کریں گے۔ تو ان سب کی نماز باطل ہوگی۔ (ردالمختار) **مسئلہ**۔ امام کو جنون (دیوانہ پن) ہوگیا۔ یا بے ہوشی طاری ہوئی۔ یا قہقہہ لگایا یا کوئی موجب غسل پایا گیا۔ مثلاً سو گیا۔ احتلام ہوا یا تفکر کرنے یا شہوت کے ساتھ نظر کرنے یا چھونے سے منی نکلی۔ تو ان سب صورتوں میں نماز فاسد ہوگئی سرے سے پڑھے۔ (درمختار) **مسئلہ**۔ اگر شدت سے پیشاب یا خانہ معلوم ہوا۔ کہ نماز پوری نہیں کر سکتا تو استخلاف جائز نہیں۔ یوہیں اگر پیٹ میں درد شدید ہوا کہ کھڑا نہیں رہ سکتا۔ تو بیٹھ کر پڑھے خلیفہ بنانا جائز نہیں۔ (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** اگر شرم یا رعب کی وجہ سے قرائت سے عاجز ہے تو خلیفہ بنانا جائز ہے۔ اور بالکل نسیان ہوگیا تو جائز نہیں۔ (درمختار) **مسئلہ**۔ امام کو حدث ہوا اور کسی کو خلیفہ بنایا اور خلیفہ نے ابھی نماز پوری نہیں کی ہے۔ کہ امام وضو سے فارغ ہوگیا۔ تو اس پر واجب ہے کہ واپس آئے یا اتنا قریب ہو جائے کہ اقتدا ہو سکے۔ اور خلیفہ پوری کر چکا ہے تو اسے اختیار ہے کہ وہیں پوری کرے یا جگہ اقتدا میں آئے۔ یوہیں منفرد (اکیلے) کو اختیار ہے اور مقتدی کو حدث ہوا تو واجب ہے کہ واپس آئے۔ (درمختار) **مسئلہ** نماز میں امام کا انتقال ہوگیا۔ اگرچہ قعدۂ اخیرہ میں تو مقتدیوں کی نماز باطل ہوگئی۔ سرے سے پڑھنا ضروری ہے۔ (ردالمختار)

نماز فاسد کرنیوالی چیزوں کا بیان

رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ نماز میں آدمیوں کا کوئی کلام درست نہیں وہ تو نہیں مگر تسبیح و تکبیر و قرائت قرآن (مسلم) فرمایا دو سیاہ چیزیں سانپ اور بچھو کو نماز میں قتل کرو (ابو داؤد و ترمذی)

مسئلہ۔ کلام مفسد (توڑنے والی) نماز ہے۔ عمداً (جان بوجھکر) یا خطاءً یا سہواً (بھول کر) سوتے میں ہو یا بیداری میں اپنی خوشی سے کلام کیا یا کسی نے کلام کرنے پر مجبور کیا یا اس کو یہ معلوم نہ تھا۔ کہ کلام کرنے سے نماز جاتی رہتی ہے۔ خطا کے معنی یہ ہیں کہ قرأت وغیرہ ذکر اذکار نماز کہنا چاہتا تھا غلطی سے زبان سے کوئی بات نکل گئی۔ اور سہو کے معنی یہ ہیں کہ اُسے اپنا نماز میں ہونا یاد نہ ہو (درمختار)

مسئلہ۔ کلام میں قلیل (تھوڑی) وکثیر (زیادہ کا فرق نہیں اور یہ بھی فرق نہیں کہ وہ کلام اصلاح نماز کے لیئے ہو۔ یا نہیں۔ مثلاً امام کو بیٹھنا تھا۔ کھڑا ہو گیا۔ مقتدی نے بتانے کو کہا بیٹھ جا۔ یا ہوں کہا۔ نماز جاتی رہی۔ (درمختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ قصداً کلام سے اُس وقت نماز فاسد ہوگی۔ جب بقدر تشہد نہ بیٹھ چکا ہو۔ اور بیٹھ چکا ہے۔ تو نماز پوری ہو گئی۔ البتہ مکروہ تحریمی ہوئی (درمختار) **فائدہ** یہ نماز واجب الاعادہ ہے۔ کیونکہ ہر نماز کہ مکروہ تحریمی ادا کی گئی ہو اُس کا اعادہ (لوٹانا) ضروری ہے۔ اور اگر نہ اعادہ کرے گا۔ تو فرض ادا ہو گیا ہے۔ لیکن ترک واجب کا گنہگار ہوگا **مسئلہ**۔ کلام وہی مفسد ہے۔ جس میں اتنی آواز ہو کہ کم از کم وہ خود سُن سکے۔ اگر کوئی مانع نہ ہو اور اتنی آواز بھی نہ ہو بلکہ صرف تصحیح حروف ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی (عالمگیری)

مسئلہ۔ نماز پوری ہونے سے پہلے بھولکر سلام پھیر دیا۔ تو حرج نہیں۔ اور قصداً پھیرا تو نماز جاتی رہی۔ (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** کسی شخص کو سلام کیا۔ عمداً ہو یا سہواً نماز فاسد ہو گئی۔ اگرچہ بھول کر السلام کہا تھا کہ یاد آیا۔ سلام کرنا نہ چاہیئے۔ اور سکوت (چپ) کیا (عالمگیری)

مسئلہ۔ مسبوق نے یہ خیال کر کے کہ امام کے ساتھ سلام پھیرنا چاہیئے۔ سلام پھیر دیا۔ نماز فاسد ہو گئی (عالمگیری) **مسئلہ**۔ عشا کی نماز

میں یہ خیال کر کے کہ تراویح ہے دو رکعت پر سلام پھیر دیا۔ یا ظہر کو جمعہ تصور کر کے دو رکعت پر سلام پھیرا۔ یا مقیم نے اپنے کو مسافر خیال کر کے دو رکعت پر سلام پھیرا نماز فاسد ہو گئی۔ اِس پر بنا بھی جائز نہیں (عالمگیری) **مسئلہ**۔ دوسری رکعت کو چوتھی خیال کر کے سلام پھیر دیا پھر یاد آیا تو نماز پوری کر کے سجدۂ سہو کرے (عالمگیری) **مسئلہ** زبان سے سلام کا جواب دینا بھی نماز کو فاسد کرتا (توڑتا) ہے اور ہاتھ کے اشارے سے دیا تو مکروہ ہوئی۔ سلام کی نیت سے مصافحہ کرنا بھی نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔ (درمختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ نمازی سے کوئی چیز مانگی یا کوئی بات پوچھی اُس نے سر یا ہاتھ سے ہاں یا نہیں کا اشارہ کیا۔ نماز فاسد نہ ہوئی۔ البتہ مکروہ ہوئی (عالمگیری) **مسئلہ** نماز پوری ہونے سے پہلے بھولکر سلام پھیر دیا۔ تو حرج نہیں اور قصداً پھیرا تو نماز جاتی رہی۔ **مسئلہ**۔ کسی کو چھینک آئی اُس کے جواب میں نمازی نے نماز میں یَرْحَمُكَ اللهُ کہا نماز فاسد ہو گئی۔ اُسی کو چھینک آئی اور اپنے کو مخاطب کر کے یرحمک اللہ کہا۔ تو نماز فاسد ہوئی اور کسی اور نمازی کو چھینک آئی اُس نمازی نے الحمد للہ کہا نماز نہ گئی اور جواب کی نیّت سے کہا تو جاتی رہی۔ (عالمگیری) **مسئلہ** نماز میں چھینک آئی کسی دوسرے نے یرحمک اللہ کہا اور اس نے جواب میں کہا آمین نماز فاسد ہو گئی (عالمگیری) **مسئلہ** نماز میں چھینک آئے تو سکوت کرے (چپ رہے) اور الحمد للہ کہہ لیا تو بھی نماز میں حرج نہیں۔ اور اگر اس وقت حمد نہ کی تو فارغ ہو کر کہے۔ (عالمگیری) **مسئلہ**۔ خوشی کی خبر سُن کر جواب میں الحمد للہ کہا۔ نماز فاسد ہو گئی۔ اور اگر جواب کی نیت سے نہ کہا بلکہ یہ ظاہر کرنے کے لیئے کہ نماز میں ہے تو فاسد نہ ہوئی۔ یوہیں کوئی چیز تعجب خیز دیکھ کر بقصد جواب سُبْحٰنَ اللهِ یا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ یا اللهُ اَكْبَرُ وغیرہ کہا نماز فاسد ہو گئی۔ ورنہ نہیں (عالمگیری) **مسئلہ**۔ کسی نے آنے کی

اجازت چاہی اس نے یہ ظاہر کرنے کو کہ نماز میں ہے زور سے
الحمد للہ یا اللہ اکبر وغیرہ پڑھا نماز فاسد نہ ہوئی (غنیہ) **مسئلہ** بری
خبر سن کر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہا یا الفاظ قرآن سے کسی
کو جواب دیا فاسد ہو گئی۔ مثلاً کسی نے پوچھا کیا خدا کے سوا دوسرا
خدا ہے۔ اس نے جواب دیا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یا پوچھا تیرے کیا کیا
مال ہیں اس نے جواب میں کہا۔ اَلْخَیْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِیْرَ۔
یوہیں اگر کسی کو الفاظ قرآن سے مخاطب کیا مثلاً اس کا نام یحیٰی
ہے۔ اس سے کہا۔ یَا یَحْیٰی خُذِ الْکِتَابَ بِقُوَّۃٍ۔ موسیٰ نام ہے
اس سے کہا۔ مَا تِلْکَ بِیَمِیْنِکَ یَا مُوْسٰی نماز فاسد ہو گئی (درمختار)
مسئلہ۔ اللہ عزوجل کا نام مبارک سن کر جَلَّ جَلَالُہٗ کہا۔ یا نبی صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام مبارک سنکر درود شریف پڑھا۔ یا امام کی قرأت
سنکر صدق اللہ وصدق رسولہٗ کہا۔ تو ان سب صورتوں میں نماز جاتی رہی
جب کہ بقصد جواب کہا ہو۔ اور اگر جواب میں نہ کہا۔ تو کوئی حرج
نہیں۔ یوہیں اگر اذان کا جواب دیا۔ نماز فاسد ہو جائے گی (درمختار)
مسئلہ۔ شیطان کا ذکر سنکر اس پر لعنت بھیجی نماز جاتی رہی دفع
وسوسہ کے لئے لاحول پڑھی اگر امور دنیا کے لئے ہے۔ نماز فاسد ہو
جائے گی۔ اور اگر امور آخرت کے لئے تو نہیں (درمختار) **مسئلہ**
چاند دیکھ کر رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ کہا یا بخار وغیرہ کی وجہ سے کچھ قرآن پڑھ
کر دم کیا نماز ٹوٹ گئی۔ بیمار نے اٹھتے بیٹھتے تکلیف اور درد پر
بسم اللہ کہی تو نماز فاسد نہ ہوئی (عالمگیری) **مسئلہ**۔ کوئی عبارت
بوزن شعر کہ قرآن شریف میں یہ ترتیب پائی جاتی ہے۔ بہ نیت
شعر پڑھی نماز ٹوٹ گئی۔ جیسے وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا فَالْعٰصِفٰتِ
عَصْفًا اور اگر نماز میں شعر موزون کیا۔ مگر زبان سے کچھ نہ کہا۔ تو اگرچہ

نماز فاسد نہ ہوئی۔ مگر گنہگار ہوا۔ (عالمگیری) **مسئلہ**۔ نماز میں زبان پر نَعَم یا ارے یا ہاں جاری ہوگیا۔ اگر یہ لفظ کہنے کا عادی ہے فاسد ہوگئی ورنہ نہیں (درمختار وغیرہ)

لقمہ دینے کے مسائل

مسئلہ۔ نمازی نے اپنے امام کے سوا دوسرے کو لقمہ دیا نماز فاسد ہوگئی۔ جسکو لقمہ دیا وہ نماز میں ہو یا نہ ہو مقتدی ہو یا منفرد۔ یا کسی اور کا امام (درمختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ اگر لقمہ دینے کی نیت سے نہیں پڑھا۔ بلکہ تلاوت کی نیت سے تو حرج نہیں (درمختار) **مسئلہ**۔ اپنے مقتدی کے سوا دوسرے کا لقمہ لینا بھی مفسد (توڑنے والا) نماز ہے۔ البتہ اگر اُس کے بتاتے وقت اسے خود یاد آگیا اُس کے بتانے سے نہیں یعنی اگر وہ نہ بتاتا جب بھی اُسے یاد آجاتا۔ اُس کے بتانے کو کچھ دخل نہیں۔ تو اُس کا پڑھنا مفسد نہیں (درمختار) **مسئلہ**۔ اپنے امام کو لقمہ دینا اور امام کا لقمہ لینا مفسد نہیں ہاں اگر مقتدی نے دوسرے سے سنکر جو نماز میں اس کا شریک نہیں ہے۔ لقمہ دیا اور امام نے لے لیا۔ تو سب کی نماز فاسد ہوگئی اور امام نے نہ لیا۔ تو صرف اس مقتدی کی نماز گئی (درمختار) **مسئلہ** لقمہ دینے والا قرأت کی نیت نہ کرے بلکہ لقمہ دینے کی نیت سے وہ الفاظ کہے۔ (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ**۔ فوراً ہی لقمہ دینا مکروہ ہے۔ تھوڑا توقف چاہیئے کہ شاید امام خود نکال لے۔ مگر جبکہ اُس کی عادت اسے معلوم ہو کہ رُکتا ہے تو بعض ایسے حروف نکلتے ہیں جن سے نماز فاسد ہوجاتی ہے تو فوراً بتائے یوہیں

امام کو مکروہ ہے۔ کہ مقتدیوں کو لقمہ دینے پر مجبور کرے بلکہ کسی
دوسری سورت کی طرف منتقل ہو جائے۔ یا دوسری آیت
شروع کر دے۔ بشرطیکہ اُسکا وصل مفسد نماز نہ ہو اور اگر بقدر حاجت
پڑھ چکا ہے تو رکوع کر دے۔ مجبور کرنے کے یہ معنی ہیں۔ کہ بار بار
پڑھے۔ یا ساکت (چپ) کھڑے رہے (عالمگیری وغیرہ)
مسئلہ۔ اگر وہ غلطی ایسی ہے۔ جس میں فساد معنی تھا۔ تو اصلاح
نماز کے لئے اُس کا اعادہ لازم تھا اور یاد نہیں آتا تو مقتدی کو آپ
ہی مجبور کرے گا۔ اور وہ بھی نہ بتا سکیں تو نماز گئی **مسئلہ** لقمہ دینے
والے کے لئے بالغ ہونا شرط نہیں مراہق بھی لقمہ دے سکتا ہے
بشرطیکہ نماز جانتا ہو اور نماز میں ہو (عالمگیری) **مسئلہ** ایسی دعا
جس کا سوال بندے سے نہیں کیا جا سکتا جائز ہے۔ مثلاً
اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وغیرہ الفاظ اور جس کا سوال
بندوں سے کیا جا سکتا ہے مفسد نماز ہے مثلاً اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْنِیْ
اَللّٰھُمَّ زَوِّجْنِیْ (عالمگیری) **مسئلہ** آہ۔ اوہ۔ اف تف
یہ الفاظ درد یا مصیبت کی وجہ سے نکلے۔ یا آواز سے رویا اور
حرف پیدا ہوئے ان سب صورتوں میں نماز جاتی رہی اور اگر رونے
میں صرف آنسو نکلے آواز و حروف نہیں نکلے تو حرج نہیں (عالمگیری وغیرہ)
مسئلہ۔ مریض کی زبان سے بے اختیار آہ اوہ نکلی۔ نماز فاسد
نہ ہوئی۔ یوہیں چھینک۔ کھانسی۔ جمائی۔ ڈکار میں جتنے حروف مجبوراً
نکلتے ہیں۔ معاف ہیں۔ (در مختار) جنت و دوزخ کی یاد میں اگرچہ
الفاظ کہے۔ تو نماز فاسد نہ ہوئی (در مختار) **مسئلہ**۔ امام کا پڑھنا پسند
آیا۔ اُس پر رونے لگا۔ اور آرے۔ نعم۔ ہاں زبان سے نکلا۔ کوئی
حرج نہیں۔ کہ یہ خشوع کے باعث ہے۔ اور اگر خوش گلوئی کے

سبب کہا تو نماز فاسد ہوگئی۔ (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ پھونکنے میں اگر آواز پیدا نہ ہو تو وہ مثل سانس کے ہے کہ مفسد نہیں۔ مگر قصداً کرنا مکروہ ہے۔ اور اگر دو حرف پیدا ہوں جیسے اف تف تو مفسد ہے (غنیہ) **مسئلہ**۔ کھنکارنے میں جب دو حرف ظاہر ہوں جیسے اح مفسد نماز ہے۔ جب کہ نہ عذر ہو نہ کوئی صحیح غرض۔ اگر عذر سے ہو مثلاً طبیعت کا تقاضا ہو یا کسی صحیح غرض کے لئے مثلاً آواز صاف کرنے کے لئے یا امام سے غلطی ہوگئی ہے۔ اس لئے کھنکارتا ہے کہ درست کرلے یا اس لئے کھنکارتا ہے کہ دوسرے شخص کو اس کا نماز میں ہونا معلوم ہو۔ تو ان صورتوں میں نماز فاسد نہ ہوگی۔ (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ نماز میں مصحف شریف سے دیکھ کر قرآن پڑھنا مطلقاً مفسد نماز ہے۔ یوہیں اگر محراب وغیرہ میں لکھا ہو اُسے دیکھ کر پڑھنا بھی مفسد ہے۔ ہاں اگر یاد پر پڑھتا ہو مصحف یا محراب پر فقط نظر ہے تو حرج نہیں (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ کسی کاغذ پر قرآن مجید لکھا ہوا دیکھا۔ اور اُسے سمجھا نماز میں نقصان نہ آیا۔ یوہیں اگر فقہ کی کتاب دیکھی اور سمجھی نماز فاسد نہ ہوئی خواہ سمجھنے کے لئے اُسے دیکھا یا نہیں۔ ہاں اگر قصداً دیکھا اور بقصد سمجھا تو مکروہ ہے۔ اور بلا قصد ہوا تو مکروہ بھی نہیں (در مختار وغیرہ) یہی حکم ہر تحریر کا ہے اور جب غیر دینی ہو۔ تو کراہت زیادہ ہے **مسئلہ**۔ صرف توریت یا انجیل کو نماز میں پڑھا تو نماز نہ ہوئی قرآن مجید پڑھنا جانتا ہو یا نہیں (عالمگیری) اور اگر بقدر حاجت قرآن پڑھ لیا۔ اور کچھ آیات توریت و انجیل کی جن میں ذکر الٰہی ہے پڑھیں تو حرج نہیں مگر نہ چاہیئے **مسئلہ**۔ عمل کثیر کہ نہ اعمال نماز سے ہو نہ نماز کی اصلاح کے لئے کیا گیا ہو نماز فاسد کر دیتا ہے عمل قلیل مفسد نہیں۔ جس کام کے کرنے والے کو دور سے دیکھ کر اس

کے نماز میں نہ ہونے کا شک نہ رہے۔ بلکہ گمان غالب ہو کہ نماز میں نہیں تو وہ عمل کثیر ہے۔ اور اگر دور سے دیکھنے والے کو شبہ و شک ہو کہ نماز میں ہے یا نہیں۔ تو وہ عمل قلیل ہے۔ (در مختار وغیرہ)

مسئلہ۔ کرتہ یا پاجامہ پہنا یا تہبند باندھا نماز جاتی رہی۔ (غنیہ)

مسئلہ۔ ناپاک جگہ پر بغیر حائل کے سجدہ کیا نماز ٹوٹ گئی۔ اگرچہ اُس سجدہ کو پاک جگہ پر اعادہ کرے (در مختار) یوہیں ہاتھ یا گھٹنے سجدہ میں ناپاک جگہ پر رکھے۔ نماز فاسد ہو گئی (رد المختار) **مسئلہ** ستر کھولے ہوئے یا بقدر مانع نجاست کے ساتھ پورا رکن ادا کرنا یا تین تسبیح کا وقت گزر جانا مفسد نماز ہے یوہیں بھیڑ کی وجہ سے اتنی دیر تک عورتوں کی صف میں پڑ گیا یا امام سے آگے ہو گیا۔ نماز فاسد ہو گئی (در مختار وغیرہ) اور قصداً ستر کھولنا مطلقاً مفسد نماز ہے اگرچہ فوراً ڈھانک لے۔ اس میں وقفہ کی بھی حاجت نہیں **مسئلہ** دو کپڑے ملا کر سیئے ہوں۔ اُن میں استر ناپاک ہے اور ابرا پاک ہے تو ابرے کی طرف بھی نماز نہیں ہو سکتی جب کہ نجاست بقدر مانع مواضع سجود میں ہو اور سلے نہ ہوں تو ابرے پر جائز ہے۔ جب کہ اتنا باریک نہ ہو کہ استر چمکتا ہو (در مختار وغیرہ) **مسئلہ** نجس (پلید) زمین پر مٹی چونا خوب بچھا دیا۔ اب اُس پر نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اور اگر معمولی طرح سے خاک چھڑک دی ہے کہ نجاست کی بو آتی ہے تو ناجائز ہے۔ جب کہ مواضع سجود (سجدہ کرنے کی جگہ) پر نجاست ہو (غنیہ)

مسئلہ۔ نماز کے اندر کھانا پینا مطلقاً مفسد نماز ہے۔ قصداً ہو یا بھول کر تھوڑا ہو یا زیادہ۔ یہاں تک کہ اگر تل بغیر چبائے نگل گیا یا کوئی قطرہ اس کے منہ میں گرا اور اس نے نگل لیا۔ نماز فاسد ہو گئی (در مختار)

مسئلہ۔ دانتوں کے اندر کھانے کی کوئی چیز رہ گئی تھی اسکو نگل گیا

اگر چنے سے کم ہے۔ نماز فاسد نہ ہوئی مگر وہ ہوئی اور چنے برابر ہے تو ٹوٹ گئی۔ دانتوں سے خون نکلا اگر تھوک غالب ہے تو نگلنے سے فاسد نہ ہوگی۔ ورنہ ہو جائے گی (در مختار) غلبہ کی علامت یہ ہے۔ کہ حلق میں خون کا مزا محسوس ہو نماز اور روزہ توڑنے میں مزے کا اعتبار ہے۔ اور وضو توڑنے میں رنگ کا **مسئلہ**۔ نماز سے بیشتر کوئی چیز میٹھی کھائی تھی۔ اُس کے اجزا نگل لئے تھے۔ صرف لعاب دہن (منہ کے تھوک) میں کچھ مٹھاس کا اثر رہگیا۔ اُسکے نگلنے سے نماز نہ ٹوٹیگی۔ موہنہ میں شکر وغیرہ ہے کہ گھل کر منہ میں پہنچتی ہے۔ نماز فاسد ہو گئی۔ گو ند مُنہ میں ہے۔ اگر چبایا اور بعض اجزاء حلق سے اُتر گئے نماز جاتی رہی (عالمگیری) **مسئلہ**۔ سینہ کو قبلہ سے پھیرنا مفسد نماز ہے۔ جب کہ کوئی عذر نہ ہو جبکہ اتنا پھیرے کہ سینہ خاص جہت کعبہ سے پینتالیس ۴۵ درجے ہٹ جائے۔ اور اگر عذر سے ہو تو مفسد نہیں مثلاً حدث کا گمان ہوا۔ اور منہ پھیرا ہی تھا کہ گمان کی غلطی ظاہر ہوئی تو اگر مسجد سے خارج نہ ہوا ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ (در مختار وغیرہ) **مسئلہ** قبلہ کی طرف ایک صف کی قدر چلا۔ پھر ایک رکن کی مقدار ٹھہر گیا پھر چلا پھر ٹھہرا۔ اگرچہ متعدد بار ہو۔ جب تک مکان نہ بدلے نماز نہ جائے گی۔ مثلاً مسجد سے باہر ہو جائے۔ یا میدان میں نماز ہو رہی تھی۔ اور یہ شخص صفوف سے متجاوز ہو گیا (آگے نکل گیا) کہ یہ دونوں صورتیں مکان بدلنے کی ہیں۔ اور ان میں نماز فاسد ہو جائے گی۔ یونہیں اگر ایک دم دو صف کی مقدار چلا نماز فاسد ہو گئی۔ (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ صحرا میں اگر اس کے آگے صفیں نہ ہوں۔ بلکہ یہ امام ہو۔ اور جائے سجدہ سے آگے گذر جائے۔ تو اگر اتنا آگے بڑھا جتنا اس کے اور سب سے قریب والی صف کے درمیان فاصلہ تھا۔ تو فاسد نہ ہوئی۔ اور اس سے زیادہ ہٹ جائے

تو فاسد ہو گئی۔ اور اگر منفرد (تنہا اکیلا) ہے تو موضع سجود کا اعتبار ہے۔ (یعنی اتنا ہی فاصلہ آگے پیچھے دہنے بائیں کہ اس سے زیادہ ہٹنے میں نماز جاتی رہیگی۔ (عالمگیری) مسئلہ کسی کو چوپایہ نے ایک دم بقدر تین قدم کے کھینچ لیا۔ یا دھکیل دیا تو نماز فاسد ہو گئی۔ (در مختار) مسئلہ ایک نماز سے دوسری کی طرف تکبیر کہکر منتقل ہوا پہلی نماز فاسد ہو گئی مثلاً ظہر پڑھ رہا تھا عصر یا نفل کی نیت سے اللہ اکبر کہا۔ ظہر کی نماز فاسد ہو گئی پھر اگر صاحب ترتیب ہے اور وقت میں گنجائش ہے۔ تو عصر کی بھی نہ ہوگی۔ بلکہ دونوں صورتوں میں نفل ہے۔ ورنہ عصر کی نیت ہے تو عصر اور نفل کی نیت ہے تو نفل۔ یوہیں اگر تنہا نماز پڑھتا تھا۔ اب اقتدا کی نیت سے اللہ اکبر کہا۔ یا مقتدی تھا۔ اور تنہا پڑھنے کی نیت سے اللہ اکبر کہا۔ تو نماز فاسد ہو گئی۔ یوہیں اگر نماز جنازہ پڑھ رہا تھا۔ اور دوسرا جنازہ لایا گیا۔ دونوں کی نیت سے اللہ اکبر کہا۔ یا دوسرے کی نیت سے اللہ اکبر کہا۔ تو دوسرے جنازہ کی نماز شروع ہوئی۔ اور پہلے کی فاسد ہو گئی۔ (در مختار) مسئلہ عورت نماز پڑھ رہی تھی۔ بچہ نے اس کی چھاتی چوسی اگر دودھ نکل آیا نماز فاسد ہو گئی (در مختار) مسئلہ عورت نماز میں تھی۔ مرد نے بوسہ لیا۔ یا شہوت کے ساتھ اس کے بدن کو ہاتھ لگایا۔ نماز فاسد ہو گئی اور مرد نماز میں تھا۔ اور عورت نے ایسا کیا تو نماز فاسد نہ ہوئی جب تک مرد کو شہوت نہ ہو (در مختار وغیرہ) مسئلہ ڈاڑھی یا سر میں تیل لگایا۔ یا کنگھا کیا۔ یا سُرمہ لگایا۔ نماز جاتی رہی ہاں اگر ہاتھ میں تیل لگا ہوا ہے۔ اسکو سر یا بدن میں کسی جگہ پونچھ دیا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ (غنیہ وغیرہ) مسئلہ کسی آدمی کو نماز پڑھتے میں طمانچہ یا کوڑا مارا۔ نماز جاتی رہی۔ اور جانور پر سوار نماز پڑھ رہا تھا۔ وہ ایک بار ہاتھ یا ایڑی سے ہانکنے میں نماز فاسد نہ ہوگی۔ تین بار پے درپے کرے گا تو

فاسد ہو جائے گی۔ایک پاؤں سے ایڑ لگائی۔ اگر پے در پے تین بار ہو۔ نماز جاتی رہی۔ ورنہ نہیں اور دونوں پاؤں سے لگائی۔ تو فاسد ہو گئی لیکن اگر آہستہ پاؤں ہلائے کہ دوسرے کو بغور دیکھنے سے پتہ چلے تو فاسد نہ ہوئی (غنیہ منیہ) **مسئلہ**۔ گھوڑے کو چابک سے راستہ بتایا اور مارا بھی نماز فاسد ہو گئی۔ نماز پڑھتے میں گھوڑے پر سوار ہو گیا۔ نماز جاتی رہی اور سواری پر نماز پڑھ رہا تھا۔ اُتر آیا۔ نماز فاسد نہ ہوئی۔ (منیہ وغیرہ) **مسئلہ** تین کلمے اسطرح لکھنا کہ حروف ظاہر ہوں نماز کو فاسد کرتا ہے۔ اور اگر حروف ظاہر نہ ہوں مثلاً پانی پر یا ہوا میں لکھا۔ تو عبث ہے۔ نماز مکروہ تحریمی ہوئی (غنیہ) **مسئلہ**۔ نماز پڑھنے والے کو اٹھا لیا۔ پھر وہیں رکھدیا۔ اگر قبلے سے سینہ نہ پھرا۔ نماز فاسد نہ ہوئی۔ اور اگر اُس کو اٹھا کر سواری پر رکھدیا۔ نماز فاسد ہو گئی (عالمگیری) **مسئلہ**۔ موت وجنون وبے ہوشی سے نماز جاتی رہتی ہے اگر وقت میں افاقہ ہوا۔ تو ادا کرے ورنہ قضا بشرطیکہ ایک دن رات سے زیادہ نہ ہو (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ قصداً وضو توڑا یا کوئی موجب غسل پایا گیا۔ یا کسی رکن کو ترک کیا۔ جب کہ اُس نماز میں اُس کو ادا نہ کر لیا ہو یا بلا عذر شرط کو ترک کیا یا مقتدی نے امام سے پہلے رکن ادا کر لیا اور امام کے ساتھ یا بعد میں پھر اُسکو ادا نہ کیا۔ یہاں تک کہ امام کے ساتھ سلام پھیر دیا۔ یا مسبوق نے فوت شدہ رکعت کا سجدہ کر کے امام کے سجدۂ سہو میں متابعت کی۔ یا قعدۂ اخیرہ کے بعد سجدۂ نماز یا سجدۂ تلاوت یاد آیا اور اس کے ادا کرنے کے بعد پھر قعدہ نہ کیا۔ یا کسی رکن کو سوتے میں ادا کیا تھا۔ اُس کا اعادہ نہ کیا۔ ان سب صورتوں میں نماز رخصت ہو گئی۔ (فاسد ہو گئی) (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ سانپ بچھو مارنے سے نماز نہیں جاتی۔ جب کہ نہ تین قدم چلنا پڑے۔ نہ تین ضرب کی حاجت ہو ورنہ نماز فاسد ہو جائیگی۔ مگر مارنے کی اجازت ہے اگرچہ نماز فاسد ہو جائے

(عالمگیری) **مسئلہ**- سانپ بچھو کو نماز میں مارنا اسوقت مباح ہے۔ کہ سامنے سے گزرے- اور ایذا دینے کا خوف ہو- اور اگر تکلیف پہنچانے کا اندیشہ نہ ہو- تو مکروہ ہے (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ**- موزہ کشادہ ہے اُسے اُتارنے سے نماز فاسد نہ ہوگی- اور موزہ پہننے سے نماز فاسد ہو جائیگی- (عالمگیری) **مسئلہ**- پے در پے تین بال اُکھیڑے یا تین جوئیں ماریں- یا ایک ہی جوں کو تین بار میں مارا- نماز جاتی رہی- اور پے درپے نہ ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی- مگر مکروہ ہے (عالمگیری) **مسئلہ**- گھوڑے کے منہ میں لگام دی- یا اس پر زین کسی- یا زین اُتار دی- نماز فاسد ہو جائیگی (عالمگیری) **مسئلہ**- ایک رکن میں تین بار کھجانے سے نماز جاتی رہتی ہے- (یوں کہ کھجا کر ہاتھ ہٹا لیا- پھر کھجایا پھر ہاتھ ہٹا لیا- وعلی ہذا) اور اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر چند مرتبہ حرکت دی تو یہ ایک ہی مرتبہ کھجانا کہا جائیگا (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ**- تکبیرات انتقال میں اللہ اکبر کے الف کو دراز (لمبا) کیا- آللہ یا آکبر کہا یا بے کے بعد الف بڑھایا اکبار کہا نماز فاسد ہو جائیگی- اور تحریمہ میں ایسا ہوا تو نماز شروع ہی نہ ہوئی- (در مختار وغیرہ) قرأت یا اذکار نماز میں ایسی غلطی جس سے معنی فاسد ہو جائیں- نماز فاسد کر دیتی ہے- اس کا مفصل بیان گذر چکا ہے۔ **مسئلہ**- نمازی کے آگے سے بلکہ موضع سجود سے کسی کا گزرنا نماز کو فاسد نہیں کرتا- خواہ گزرنے والا مرد ہو- یا عورت- کتا ہو یا گدھا وغیرہ (عامہ کتب) **مسئلہ**- نمازی کے آگے سے گزرنا بہت سخت گناہ ہے- حدیث میں فرمایا کہ اس میں جو کچھ گناہ ہے- اگر گزرنے والا جانتا تو چالیس برس تک کھڑا رہنے کو گزرنے سے بہتر جانتا- راوی کہتے ہیں- میں نہیں جانتا- کہ چالیس دن کہے- یا چالیس مہینے یا چالیس برس- (رواہ الستہ عن ابی جہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور بزار کی روایت میں چالیس برس کی تصریح ہے- اور ابن ماجہ کی روایت

میں یہ ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر کوئی جانتا کہ
اپنے بھائی کے سامنے نماز میں آڑے ہو کر گزرنے میں کیا ہے تو
سو برس کھڑا رہنا اُس ایک قدم چلنے سے بہتر سمجھتا۔ کعب احبار رضی
اللہ عنہ فرماتے ہیں نمازی کے سامنے گزرنے والا اگر جانتا کہ اُس پر کیا
گناہ ہے۔ تو زمین میں دھنس جانے کو گزرنے سے بہتر جانتا (رواہ مالک)
ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو
مکہ میں دیکھا۔ حضور ابطح میں چمڑے کے ایک سُرخ قبہ کے اندر تشریف
فرما ہیں۔ اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور کے وضو کا پانی لیا۔ اور لوگ
جلدی جلدی اُسے مل رہے ہیں۔ جو اس میں سے کچھ پا جاتا۔ اُسے
مُنہ اور سینہ پر ملتا۔ اور جو نہیں پاتا وہ کسی اور کے ہاتھ سے تری لے لیتا۔
پھر بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک نیزہ نصب (کھڑا) کر دیا۔ اور رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سُرخ دھاریدار جوڑا پہنے تشریف لائے اور نیزہ کی طرف
منہ کر کے دو رکعت نماز پڑھائی اور میں نے آدمیوں اور چوپایوں کو نیزے
سے اس طرف سے گزرتے دیکھا۔ (ثبوت سُترہ من الحدیث) مسئلہ
میدان اور بڑی مسجد میں نمازی کے قدم سے موضع سجود تک گزرنا ناجائز
ہے۔ موضع سجود سے مراد یہ ہے کہ قیام کی حالت میں سجدہ کی جگہ کی
طرف نظر کرے۔ تو جتنی دور تک نگاہ پھیلے۔ وہ موضع سجود ہے اُس
کے درمیان سے گزرنا جائز نہیں۔ مکان اور چھوٹی مسجد میں قدم سے
دیوار قبلہ تک کہیں سے گزرنا جائز نہیں۔ اگر سُترہ نہ ہو (عالمگیری وغیرہ)

سُترہ کے مسائل

مسئلہ۔ کوئی شخص بلندی پر نماز پڑھ رہا ہے۔ اُس کے نیچے سے

بھی گزرنا جائز نہیں جبکہ گزرنے والے کا کوئی عضو (اندام) نمازی کے سامنے ہو۔ چھت یا تخت پر نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرنے کا بھی یہی حکم ہے۔ اور اگر ان چیزوں کی اتنی بلندی ہو کہ کسی عضو کا سامنا نہ ہو۔ تو لاحرج فیہ (حرج نہیں) (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ نمازی کے آگے سے گھوڑے وغیرہ پر سوار ہو کر گزرا اگر گزرنے والے کا پاؤں وغیرہ نیچے کا بدن نمازی کے سر کے سامنے ہوا تو ناجائز ہے۔ (ردالمختار) مسئلہ۔ نمازی کے آگے سُترہ ہو (کوئی ایسی چیز جس سے آڑ ہو جائے) تو سترہ کے بعد سے گزرنے میں کوئی نقص نہیں۔ (عامہ کتب) مسئلہ۔ سترہ بقدر ایک ہاتھ کے اونچا اور انگلی برابر موٹا ہو۔ اور زیادہ سے زیادہ تین ۳ ہاتھ اونچا ہو۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ امام و منفرد جب صحرا میں یا کسی ایسی جگہ نماز پڑھیں جہاں سے لوگوں کے گزرنے کا اندیشہ ہو تو مستحب ہے کہ سُترہ گاڑیں اور سُترہ نزدیک ہونا چاہیئے۔ سُترہ بالکل ناک کی سیدھ پر نہ ہو بلکہ داہنے یا بائیں بھوں کی سیدھ پر ہو اور داہنے کی سیدھ پر ہونا بہتر ہے (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ اگر نصب (کھڑا) کرنا ناممکن ہو تو وہ چیز لمبی رکھدے۔ اور اگر کوئی ایسی چیز بھی نہیں کہ رکھ سکے تو خط کھینچ دے خواہ طول میں ہو یا محراب کی مثل (درمختار وغیرہ) ان دونوں صورتوں سے یہ مقصود نہیں کہ گزرنا جائز ہو جائے گا۔ بلکہ یہ اس لیئے ہیں کہ نمازی کا خیال نہ بٹے مسئلہ۔ اگر سُترہ کے لیئے کوئی چیز نہیں ہے۔ اور اس کے پاس کتاب یا کپڑا موجود ہے تو اسی کو سامنے رکھ لے (ردالمختار) اس سے بھی وہی مقصود ہے کہ نمازی کا دل نہ بٹے۔ ورنہ کتاب یا کپڑا رکھنے سے اُس کے آگے سے گزرنا جائز نہ ہو گا۔ ہاں اگر بلندی اتنی ہو جائے۔ جو سُترہ کے لیئے درکار ہے۔ تو گزرنا بھی جائز ہو جائے گا۔ مسئلہ۔ امام کا سترہ مقتدی کے لیئے بھی سُترہ ہے۔ اس کو جدید

سترہ کی حاجت نہیں۔ تو اگر چھوٹی مسجد میں مقتدی کے آگے سے گزر جائے جبکہ امام کے آگے سے نہ ہو تو حرج نہیں۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ۔ درخت اور جانور اور آدمی وغیرہ کا سترہ ہو سکتا ہے۔ کہ ان کے بعد گزرنے میں کچھ حرج نہیں۔ (غنیہ) مگر آدمی کو اُس حالت میں سُترہ کیا جائے جب اُس کی پیٹھ نمازی کی طرف ہو کہ نمازی کی طرف منہ کرنا منع ہے۔

مسئلہ۔ سوار اگر نمازی کے آگے سے گزرنا چاہتا ہے۔ تو اُس کا حیلہ یہ ہے۔ کہ جانور کو نمازی کے آگے کرلے اور اُس طرف سے گزر جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۔ دو شخص برابر برابر امام کے آگے سے گزر گئے۔ تو نمازی سے جو قریب ہے۔ وہ گنہگار ہوُا۔ اور دوسرے کے لیئے یہی سترہ ہو گیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ۔ نمازی کے آگے سے گزرنا چاہتا ہے تو اگر اُس کے پاس کوئی چیز سترہ کے قابل ہو تو اُسے اُس کے سامنے رکھ کر گزر جائے۔ پھر اُسے اُٹھالے۔ اگر دو شخص گزرنا چاہتے ہیں۔ اور سترہ کو کوئی چیز نہیں تو اُن میں ایک نمازی کے سامنے اُس کی طرف پیٹھ کر کے کھڑا ہو جائے۔ اور دوسرا اُس کی آڑ پکڑ کر گزر جائے۔ پھر وہ دوسرا اس کی پیٹھ پیچھے نمازی کی طرف پشت (پیٹھ) کر کے کھڑا ہو جائے۔ اور یہ گزر جائے پھر وہ دوسرا جدھر سے اسوقت آیا اُسی طرف ہٹ جائے (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ۔ اگر اس کے پاس عصا ہے۔ مگر نصب نہیں کر سکتا تو اُسے کھڑا کر کے نمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہے۔ جب کہ اُس کو اپنے ہاتھ سے چھوڑ کر گرنے سے پہلے گزر جائے۔

مسئلہ۔ اگلی صف میں جگہ اُسے خالی چھوڑ کر پیچھے کھڑا ہوُا۔ تو آنیوالا شخص اس کی گردن پھلانگتا ہوُا جا سکتا ہے۔ کہ اس نے اپنی حرمت اپنے آپ کھوئی (درمختار)

مسئلہ جب آنے جانے والوں کا اندیشہ نہ ہو نہ سامنے راستہ ہو تو سترہ نہ قائم کرنے میں بھی حرج نہیں۔ پھر بھی اولیٰ (بہتر) سُترہ قائم کرنا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ۔ نمازی کے سامنے سُترہ نہیں۔ اور کوئی شخص گزرنا چاہتا ہے یا سُترہ ہے مگر وہ شخص نمازی اور سُترہ کے درمیان سے گزرنا چاہتا ہے۔ تو نمازی کو رخصت ہے۔ کہ اُسے گزرنے سے روکے۔ خواہ سبحٰن اللہ کہے یا جہر کے ساتھ قرأت کرے۔ یا ہاتھ یا سر یا آنکھ کے اشارہ سے منع کرے۔ اس سے زیادہ کی اجازت نہیں۔ مثلاً کپڑا پکڑ کر جھٹکنا یا مارنا بلکہ اگر عمل کثیر ہوگیا۔ تو نمازہی فاسد ہوجائے گی۔ (در مختار وغیرہ) **مسئلہ** تسبیح و اشارہ دونوں کو بلا ضرورت جمع کرنا مکروہ ہے۔ عورت کے سامنے سے گزرے تو تصفیق سے منع کرے۔ (دہنے ہاتھ کی اُنگلیاں بائیں کی پشت پر مارے۔) اور اگر مرد نے تصفیق کی (تالی بجائی) اور عورت نے تسبیح تو بھی فاسد نہ ہوئی۔ مگر خلاف سنت ہوا۔ (در مختار) **مسئلہ** مسجد الحرام شریف میں نماز پڑھتا ہو۔ تو اُس کے آگے طواف کرتے ہوئے لوگ گزر سکتے ہیں (درالمختار)

نماز کے ۳۴ مکروہات تحریمیہ کا بیان

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا (رواہ الشیخان) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین باتوں سے منع فرمایا۔ مرغ کی طرح ٹھونگ مارنے اور کتے کی طرح بیٹھنے اور ادھر اُدھر لومڑی کی طرح دیکھنے سے (رواہ احمد باسناد حسن) فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب آدمی نماز کو کھڑا ہوتا ہے۔ اللہ عزّ وجل اپنی خاص رحمت کے ساتھ اُس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور جب ادھر اُدھر دیکھتا ہے۔ جس کی طرف التفات کرتا ہے۔ پھر جب دوبارہ التفات کرتا ہے ایسا ہی فرماتا ہے۔ پھر جب تیسری بار التفات کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنی اُس خاص رحمت کو اُس سے

پھیر لیتا ہے۔ (رواہ البزار عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں کیا حال ہے اُن لوگوں کا جو نماز میں آسمان کی طرف آنکھیں اُٹھاتے ہیں۔ اس سے باز رہیں۔ یا اُنکی نگاہیں اُچک لیجائینگی (رواہ البخاری عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی تم میں کا نماز کو کھڑا ہو۔ تو کنکری نہ چھوئے کہ رحمت اُس کے مواجھ میں ہے۔ (سامنے میں ہے) فرماتے ہیں کنکری نہ چھو اور اگر تجھے ناچار کرنا ہی ہے تو ایک بار۔ (رواہ الستہ) فرماتے ہیں جب نماز میں کسی کو جمائی آئے تو جہاں تک ہو سکے رد کرے کہ شیطان منہ میں داخل ہو جاتا ہے۔ (رواہ مسلم عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ایک شخص کو نماز پڑھتے ملاحظہ فرمایا کہ رکوع تمام نہیں کرتا۔ اور سجدہ میں ٹھونگ مارتا ہے۔ حکم فرمایا کہ پورا رکوع کرے اور فرمایا۔ یہ اگر اسی حالت میں مرے۔ تو ملت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غیر پر مریگا۔ پھر فرمایا جو رکوع پورا نہیں کرتا اور سجدہ میں ٹھونگ مارتا ہے۔ اُس کی مثال اُس بھوکے کی ہے۔ کہ ایک دو کھجوریں کھالیتا ہے جو کچھ کام نہیں دیتیں۔ (رواہ البخاری فی تاریخہ وغیرہ رضی اللہ عنہم) فرماتے ہیں سب سے بُرا وہ چور ہے جو اپنی نماز سے چراتا ہے۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے کیسے چراتا ہے۔ فرمایا کہ رکوع وسجود پورا نہیں کرتا (رواہ احمد عن ابی قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم) اللہ تعالیٰ بندے کی اُس نماز کی طرف نظر نہیں فرماتا جس میں رکوع وسجود کے درمیان پیٹھ سیدھی نہ کرے۔ (رواہ احمد عن طلق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں جب تو نماز میں ہو انگلیاں نہ چٹکا۔ (ابن ماجہ) فرماتے ہیں مجھے حکم ہوا ہے۔ کہ سات اعضا (اندام) پر سجدہ کروں اور بال یا کپڑا نہ سمیٹوں (رواہ الستہ) دوسری حدیث شریف میں ان ہفت اعضا کی تفصیل یوں فرماتے ہیں:۔ مجھے حکم ہوا کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں۔ منہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور دونوں پنجے اور یہ حکم ہوا کہ کپڑے اور بال نہ سمیٹوں (رواہ الشیخان عن ابن

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مسجد میں جگہ مقرر کر لینے سے منع فرمایا۔ (ابوداؤد وغیرہ)
دونوں سجدوں کے درمیان اخفاء کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (اخفا اسطرح
بیٹھنا ہے کہ سُرین زمین پر ہوں اور گھٹنے کھڑے) تم میں کوئی ایک کپڑا
پہنکر اس طرح ہرگز نہ پڑھے۔ کہ مونڈھوں پر کچھ نہ ہو (رواہ الشیخان) فرمایا۔
جب کوئی نماز پڑھے تو دہنی طرف جوتیاں نہ رکھے۔ اور بائیں طرف بھی
نہیں کہ کسی اور کی دہنی جانب ہوگی۔ مگر اُس وقت کہ بائیں جانب کوئی نہ ہو
بلکہ جوتیاں دونوں پاؤں کے درمیان رکھے (ابوداؤد)

مکروہات تحریمیہ **مسئلہ**۔ کپڑے یا داڑھی یا بدن کے ساتھ
کھیلنا۔ کپڑا سمیٹنا۔ مثلاً سجدہ میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے اٹھا
لینا۔ اگرچہ گرد سے بچانے کے لئے کیا ہو۔ اور بلا وجہ ہو۔ تو اور زیادہ مکروہ۔ کپڑا
لٹکانا مثلاً سر یا مونڈھے پر اسطرح ڈالنا۔ کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں یہ سب
مکروہ تحریمی ہیں۔ (عامہ کتب) **مسئلہ**۔ اگر کرتے وغیرہ آستین میں ہاتھ
نہ ڈالے بلکہ پیٹھ کی طرف پھینکدی جب بھی یہی حکم ہے۔ (مستفاد فی الدر)
مسئلہ۔ رومال یا شال وغیرہ کے کنارے دونوں مونڈھوں سے
لٹکتے ہوں یہ ممنوع و مکروہ تحریمی ہے۔ اور ایک کنارہ دوسرے مونڈھے
پر ڈالدیا اور دوسرا لٹک رہا ہے۔ تو حرج نہیں۔ اور اگر ایک ہی مونڈھے
پر ڈالا۔ اسطرح کہ ایک کنارہ پیٹھ پر لٹک رہا ہے۔ دوسرا پیٹ پر جیسے
عموماً اس زمانہ میں مونڈھوں پر رومال رکھنے کا طریقہ ہے۔ تو یہ بھی مکروہ ہے
(در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ کوئی آستین آدھی کلائی سے زیادہ چڑھی
ہوئی یا دامن سمیٹے نماز پڑھنا بھی مکروہ تحریمی ہے۔ خواہ پیشتر سے چڑھی
ہو یا نماز میں چڑہائی (در مختار) **مسئلہ**۔ شدت (زور) کا پاخانہ پیشاب
معلوم ہوتے وقت یا غلبہ ریاح کے وقت نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔
مسئلہ۔ نماز شروع کرنے سے پیشتر اگران چیزوں کا غلبہ ہو۔ تو وقت

میں وسعت ہوتے ہوئے شروع میں ممنوع و گناہ ہے۔ قضائے حاجت مقدم (آگے) ہے۔ اگرچہ جماعت جاتی رہنے کا فکر ہو اور اگر دیکھتا ہے۔ کہ قضائے حاجت اور وضو کے بعد وقت جاتا رہے گا۔ تو وقت کی رعایت پہلے ہے۔ نماز پڑھ لے۔ اور اگر اثنائے نماز میں یہ حالت پیدا ہو جائے۔ اور وقت میں گنجائش ہو تو توڑ دینا واجب ہے اگر اسی طرح پڑھ لی تو گنہگار ہوا۔ (درالمختار) **مسئلہ۔** جوڑا باندھے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور نماز میں جوڑا باندھا تو فاسد ہو گئی **مسئلہ۔** کنکریاں[۱۰] ہٹانا مکروہ تحریمی ہے۔ مگر جس وقت کہ پورے طور پر بروجہ سنت سجدہ ادا نہ ہوتا ہو تو ایک بار کی اجازت ہے اور بچنا بہتر اور اگر بغیر ہٹائے واجب ادا نہ ہوتا ہو تو ہٹانا واجب ہے اگرچہ ایک بار سے زیادہ کی حاجت پڑے (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** انگلیاں چٹکانا۔ انگلیوں[۱۱] کی قینچی باندھنا یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا مکروہ تحریمی ہے (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** نماز کے لئے جاتے وقت اور نماز کی انتظار میں بھی یہ دونوں چیزیں مکروہ ہیں اور اگر نہ نماز میں ہے نہ توابع نماز میں تو کراہت نہیں۔ جب کہ کسی حاجت کے لئے ہوں۔ (درمختار وغیرہ) **مسئلہ۔** کمر پر ہاتھ[۱۲] رکھنا مکروہ تحریمی ہے۔ نماز کے علاوہ بھی کمر پر ہاتھ رکھنا نہ چاہیئے (درمختار) **مسئلہ۔** اِدھر اُدھر[۱۳] منہ پھیر کر دیکھنا مکروہ تحریمی ہے۔ کل چہرہ پھر گیا ہو یا بعض اور اگر منہ نہ پھیرے۔ صرف کنکھیوں سے اِدھر اُدھر بلا حاجت دیکھے تو کراہت تنزیہی ہے۔ اور نادراً کبھی کسی غرض صحیح سے ہو تو اصلاً مکروہ نہیں۔ نگاہ آسمان[۱۴] کی طرف اُٹھانا بھی مکروہ تحریمی ہے۔ **مسئلہ۔** تشہد[۱۵] یا سجدوں کے درمیان کتے کی طرح بیٹھنا گھٹنوں کو سینہ سے ملا کر دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھکر سُرین

(چوتڑوں) کے بل بیٹھنا۔ مرد[16] کا سجدہ میں کلائیوں کا بچھانا۔ کسی[17] شخص کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ یوہیں دوسرے شخص کو نمازی کی طرف منہ کرنا بھی ناجائز و گناہ ہے۔ (اگر نمازی کی جانب سے ہو تو کراہت نمازی پر ہے ورنہ اُس پر **مسئلہ**۔ اگر نمازی اور شخص کے درمیان جسکا منہ نمازی کی طرف ہے۔ فاصلہ ہو۔ جب بھی کراہت ہے مگر جبکہ کوئی شئے درمیان میں حائل ہو کہ قیام میں بھی سامنا نہ ہوتا ہو تو حرج نہیں اور اگر قیام میں مواجہ ہو قعود میں نہ ہو مثلاً دونوں کے درمیان میں ایک آدمی نمازی کی طرف پیٹھ کرکے بیٹھ گیا کہ اس صورت میں قعود میں تو مواجہ (سامنا) نہ ہوگا۔ مگر قیام میں ہوگا تو اب بھی کراہت ہے (ردالمختار) **مسئلہ**[18]۔ کپڑے میں اس طرح لپٹ جانا کہ ہاتھ بھی باہر نہ ہو مکروہ تحریمی ہے۔ علاوہ نماز کے بھی بے ضرورت اس طرح کپڑے میں لپٹنا نہ چاہیئے۔ اور خطرہ کی جگہ سخت ممنوع ہے **مسئلہ** اعتجار[19] (پگڑی اسطرح باندھنا کہ بیچ سر پر نہ ہو مکروہ تحریمی ہے۔ نماز کے علاوہ بھی اسطرح عمامہ باندھنا مکروہ ہے یوہیں[20] ناک اور منہ کو چھپانا۔ اور[21] بے ضرورت کھنکار نکالنا یہ سب مکروہ تحریمی ہیں (درمختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ نماز میں بالقصد (ارادہ سے) جمائی لینا مکروہ تحریمی ہے۔ اور خود آئے۔ تو حرج نہیں مگر روکنا مستحب ہے۔ اگر روکے سے نہ رُکے تو ہونٹ کو دانتوں سے دبائے۔ اور اس پر بھی نہ رُکے تو داہنا یا بایاں ہاتھ منہ پر رکھے یا آستین سے منہ چھپالے۔ قیام میں دہنے ہاتھ سے ڈھانکے اور دوسرے موقع پر بائیں سے۔ (مراقی الفلاح) **فائدہ**:- انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام اس سے محفوظ ہیں۔ اس لئے کہ اس میں شیطانی مداخلت ہے۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمائی شیطان کی طرف سے ہے۔ جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے۔ تو

جہاں تک ممکن ہو روکے۔ اس حدیث کو امام بخاری و مسلم نے صحیحین میں روایت کیا۔ بلکہ بعض روائتوں میں ہے۔ کہ شیطان منہ میں گھس جاتا ہے۔ بعض میں ہے۔ شیطان دیکھکر ہنستا ہے۔ علماء فرماتے ہیں کہ جو جمائی میں منہ کھول دیتا ہے۔ شیطان اُس کے منہ میں تھوک دیتا ہے۔ اور وہ جو قاہ قاہ کی آواز آتی ہے۔ وہ شیطان کا قہقہہ ہے کہ اس کا منہ بگڑا دیکھ کر ٹھٹھا لگاتا ہے۔ اور وہ جو رطوبت نکلتی ہے وہ شیطان کا تھوک ہے۔ اس کے روکنے کی بہتر ترکیب یہ ہے کہ جب آتی معلوم ہو تو دل میں خیال کرے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اس سے محفوظ ہیں فوراً رُک جائے گی (ردالمختار)

تصویر کے احکام **مسئلہ**۔ جس[۲۳] کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو اُسے پہنکر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ نماز کے علاوہ بھی ایسا کپڑا پہننا ناجائز ہے۔ یوہیں[۲۴] نمازی کے سر پر یعنی چھت میں یا معلق (لٹک رہی ہو) یا محل[۲۵] سجود میں ہو کہ اُس پر سجدہ واقع ہو تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ یوہیں[۲۶] نمازی کے آگے۔ یا دا[۲۷]ہنے یا بائیں[۲۸] تصویر کا ہونا مکروہ تحریمی ہے! ور پس پشت[۲۹] (پیٹھ کے پیچھے) ہونا بھی مکروہ ہے۔ اگرچہ اُن تینوں صورتوں سے کم۔ اور ان چاروں صورتوں میں کراہت اسوقت ہے۔ کہ آگے پیچھے دھنے بائیں معلق ہو یا نصب (کھڑی) ہو یا دیوار وغیرہ میں منقوش (نقش کی ہوئی) ہو۔ اگر فرش میں ہے۔ اور اُس پر سجدہ نہیں تو کراہت نہیں۔ اگر تصویر غیر جاندار کی ہے۔ جیسے پہاڑ دریا وغیرہا تو اس میں کچھ حرج نہیں (عامہ کتب) **مسئلہ**۔ جس تکیہ پر تصویر ہو اُسے منصوب (کھڑا) کرنا۔ پڑا ہوا نہ رکھنا اعزاز تصویر میں داخل ہوگا۔ (معلوم ہوگا کہ تصویر کی عزت کے لئے کھڑا کیا گیا ہے) اور اسی طرح ہونا نماز کو بھی مکروہ کر دیگا۔ (درمختار) **مسئلہ**۔ اگر تصویر ذلت کی جگہ ہو۔ مثلاً جوتیاں اُتارنے

کی جگہ یا کسی جگہ فرش پر لوگ اُسے روندتے ہوں یا تکیے پر کہ زانو وغیرہ کے نیچے رکھا جاتا ہو تو ایسی تصویر مکان میں ہونے سے کراہت نہیں نہ اُس سے نماز میں کراہت آئے۔ جبکہ سجدہ اُس پر نہ ہو۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۔ اگر ہاتھ میں یا اور کسی جگہ بدن پر تصویر ہو مگر کپڑوں سے چھپی ہو یا انگوٹھی پر چھوٹی تصویر منقوش ہو یا آگے پیچھے دہنے بائیں اوپر نیچے کسی جگہ چھوٹی تصویر ہو اتنی کہ اُس کو زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھیں تو اعضا کی تفصیل نہ دکھائی دے یا پاؤں کے نیچے یا بیٹھنے کی جگہ ہو تو ان سب صورتوں میں نماز مکروہ نہیں (درمختار) **مسئلہ**۔ تصویر سر بُریدہ یا جسکا چہرہ مٹا دیا ہو مثلاً کاغذ یا کپڑے یا دیوار پر ہو۔ تو اُس پر روشنائی پھیر دی ہو۔ یا اُس کے سر اور چہرے کو کھرچ ڈالا۔ یا دھو ڈالا ہو کراہت نہیں۔ (ردالمحتار) **مسئلہ**۔ اگر تصویر کا سر کاٹا ہو مگر سر اپنی جگہ پر لگا ہوا ہے۔ ابھی جدا نہ ہوا تو بھی کراہت ہے۔ مثلاً کپڑے پر تصویر تھی۔ اُس کی گردن پر سلائی کر دی۔ کہ مثل طوق کے بن گئی۔ (ردالمحتار) **مسئلہ**۔ مٹانے میں صرف چہرے کا مٹانا کراہت سے بچنے کے لئے کافی ہے۔ اگر آنکھ یا بھوں یا ہاتھ پاؤں جدا کر لئے گئے۔ تو اس سے کراہت دفع نہ ہوگی (ردالمحتار)

مسئلہ۔ تھیلی یا جیب میں تصویر چھپی ہوئی ہو تو نماز میں کراہت نہیں (درمختار) **مسئلہ**۔ تصویر والا کپڑا پہنے ہوئے ہے اور اُس پر کوئی دوسرا کپڑا اور پہن لیا۔ کہ تصویر چھپ گئی۔ تو اب نماز مکروہ نہ ہوگی (ردالمحتار) **مسئلہ**۔ یوں تو تصویر جب چھوٹی نہ ہو اور موضع اہانت (ذلت) میں نہ ہو۔ اور اُس پر پردہ نہ ہو۔ تو ہر حالت میں اُس کے سبب نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے۔ مگر سب سے بڑھ کر کراہت اُس صورت میں ہے۔ جب مصلی کے آگے قبلہ کو ہو۔ پھر وہ کہ اوپر ہو۔

اس کے بعد وہ کہ داہنے بائیں دیوار پر ہو۔ پھر وہ کہ پیچھے ہو دیوار یا پردہ پر (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ**۔ یہ احکام تو نماز کے ہیں رہا تصویروں کا رکھنا۔ اس کی نسبت صحیح حدیث میں ارشاد ہوا۔ کہ جس گھر میں کتا ہو یا تصویر اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ (جبکہ توہین کے ساتھ نہ ہوں اور نہ اتنی چھوٹی تصویریں ہوں) **مسئلہ**۔ روپے اشرفی اور دیگر سکوں کی تصویریں بھی فرشتوں کے داخل ہونے سے مانع ہیں یا نہیں۔ امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نہیں اور ہمارے علمائے کرام کے کلمات سے بھی یہی ظاہر ہے۔ (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ یہ احکام تصویر رکھنے میں ہیں۔ کہ صورت اہانت ضرورت وغیرہ میں مستثنیٰ ہیں۔ رہا تصویر بنانا یا بنوانا وہ بہر حال حرام ہے (رد المختار) خواہ دستی یا عکسی دونوں کا ایک حکم ہے **مسئلہ**[۳۰]۔ الٹا قرآن مجید پڑھنا[۳۱] کسی واجب کو ترک کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ مثلاً رکوع وسجود میں پیٹھ سیدھی نہ کرنا۔ یوہیں قومہ وجلسہ میں سیدھے ہونے سے پہلے سجدہ کو چلا جانا۔ قیام[۳۲] کے علاوہ اور کسی موقع پر قرآن مجید پڑھنا یا رکوع میں قرأت[۳۳] ختم کرنا۔ امام سے پہلے مقتدی[۳۴] کا رکوع وسجود وغیرہ میں جانا۔ یا اس سے قبل سر اٹھانا **مسئلہ**[۳۵]۔ صرف پاجامہ یا تہبند پہنکر نماز پڑھی اور کرتا یا چادر موجود ہے۔ تو نماز مکروہ تحریمی ہے۔ اور جو دوسرا کپڑا نہیں تو معافی ہے۔ (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ**[۳۶]۔ امام کو کسی آنیوالے کی وجہ سے نماز کو طول دینا (لمبا کرنا) مکروہ تحریمی ہے۔ اگر اس کو پہچانتا ہو اور اس کی خاطر مدنظر ہو۔ اور اگر نماز پر اس کی اعانت کے لئے بقدر ایک دو تسبیح کے طول دیا تو کراہت نہیں۔ (عالمگیری) **مسئلہ**[۳۷]۔ جلدی میں صف کے پیچھے ہی اللہ اکبر کہکر شامل ہو گیا۔ پھر صف میں داخل ہوا۔ مکروہ تحریمی ہے۔ (عالمگیری) **مسئلہ**[۳۸]۔ زمین مغصوب (زبردستی کھوئی

ہوئی۔ یا[۳۹] پرائے کھیت میں جس میں زراعت (کھیتی) موجود ہے۔ یا
جُتے ہوئے کھیت میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ قبر کا[۴۰] سامنے ہونا اگر
مصلی (نمازی) و قبر کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو۔ تو مکروہ تحریمی ہے
(در مختار وغیرہ) **مسئلہ**[۴۱] کفار کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنا مکروہ
ہے۔ کہ وہ شیاطین کی جگہ ہیں۔ اور بظاہر کراہت تحریمہ (بلکہ اُن
میں جانا بھی ممنوع ہے ردالمختار) **مسئلہ**[۴۲] اُلٹا کپڑا پہنکر یا اوڑھ
کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ اور ظاہر مکروہ تحریمی ہے۔ یوہیں[۴۳] انگرکھے کے بند نہ
باندھنا اور اچکن وغیرہ کے بٹن نہ لگانا اگر اُس کے نیچے کرتا وغیرہ نہیں
اور سینہ کھلا رہا تو ظاہر کراہت تحریمہ ہے۔ اور نیچے کرتا وغیرہ ہے تو
مکروہ تنزیہی یہاں تک تو وہ مکروہات بیان کی گئیں۔ جن کا مکروہ تحریمی
ہونا کتب معتبرہ میں مذکور ہے۔ بلکہ اسی پر اعتماد کیا ہے۔ اب بعض
دیگر مکروہات بیان کئے جاتے ہیں۔ کہ ان میں اکثر کا مکروہ تنزیہی
ہونا مصرح ہے۔ اور بعض دیگر میں اختلاف واقع ہے۔

نماز کے مکروہات تنزیہ

سجدہ[۱] یا رکوع میں بلا ضرورت تین تسبیح سے کم کہنا۔ حدیث شریف
میں اسی کو مرغ کی سی ٹھونگ مارنا فرمایا۔ ہاں تنگی وقت یا ریل گاڑی
چلے جانے کے خوف سے ہو تو حرج نہیں۔ اور اگر مقتدی تین تسبیحیں نہ
کہنے پایا تھا۔ کہ امام نے سر اٹھالیا۔ تو امام کا ساتھ دے (تسبیحوں کو
چھوڑ دے) **مسئلہ**[۲] کام کاج کے کپڑوں سے نماز پڑھنا مکروہ
تنزیہی ہے۔ جب کہ اُس کے پاس اور کپڑے ہوں۔ ورنہ کراہت
نہیں **مسئلہ**[۳] منہ میں کوئی چیز لئے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ ہے

جب کہ قراءت سے مانع نہ ہو۔ اور اگر مانع قراءت ہو۔ مثلاً آواز ہی نہ نکلے۔ یا اس قسم کے الفاظ نکلیں۔ کہ قرآن کے نہ ہوں۔ تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (در مختار وغیرہ)۔
مسئلہ سستی سے ننگے سر نماز پڑھنا د ٹوپی پہننا بوجھ معلوم ہوتا ہو۔ یا گرمی معلوم ہوتی ہو۔ مکروہ تنزیہی ہے اور اگر تحقیر نماز مقصود ہے۔ مثلاً یوں سمجھتا ہے۔ کہ نماز اتنی بڑی شان والی چیز نہیں۔ جس کے لئے ٹوپی عمامہ پہنا جائے تو یہ کفر ہے۔ اور خشوع و خضوع کے لئے سر برہنہ پڑھی تو مستحب ہے (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ نماز میں ٹوپی گر پڑی تو اٹھا لینا افضل ہے۔ جب کہ عملِ کثیر کی حاجت نہ پڑے۔ ورنہ نماز فاسد ہو جائیگی۔ اور بار بار اُٹھانی پڑے تو چھوڑ دے۔ اور نہ اُٹھانے سے خضوع مقصود ہو تو نہ اٹھانا بہتر ہے۔ (در مختار وغیرہ)
مسئلہ پیشانی سے خاک یا گھاس وغیرہ چھوڑانا مکروہ ہے۔ جب کہ ان کی وجہ سے نماز میں تشویش و پریشانی نہ ہو۔ اور تکبر مقصود ہو تو کراہت تحریمہ ہے۔ اور اگر تکلیف دہ ہوں یا خیال بٹتا ہو۔ تو کوئی حرج نہیں۔ اور نماز کے بعد چھوڑانے میں تو مطلقاً مضائقہ نہیں۔ بلکہ چاہیئے تاکہ ریا نہ آنے پائے (عالمگیری) **مسئلہ**۔ یوہیں حاجت کے وقت پیشانی سے پسینہ پوچھنا بلکہ ہر وہ عمل قلیل کہ نماز کے لئے مفید ہو جائز ہے۔ اور جو مفید نہ ہو مکروہ ہے۔ عالمگیری) **مسئلہ**۔ نماز میں ناک سے پانی بہا۔ اُس کو پونچھ لینا زمین پر گرنے سے بہتر۔ اور اگر مسجد

میں ہے تو ضرور (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ** نماز میں انگلیوں پر آیتوں اور سورتوں اور تسبیحات کا گننا مکروہ ہے نماز فرض ہو یا نفل۔ اور دل میں شمار رکھنا یا پوروں کو دبانے سے تعداد محفوظ رکھنا۔ اور سب انگلیاں بطور مسنون اپنی جگہ پر ہوں۔ اِس میں کچھ حرج نہیں۔ مگر خلاف اولیٰ (بہتر نہیں) کہ دل دوسری طرف متوجہ ہوگا۔ اور زبان سے گننا مفسد نماز ہے (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ نماز کے علاوہ انگلیوں پر شمار کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ بلکہ بعض احادیث میں عقد انامل کا حکم ہے۔ اور یہ کہ انگلیوں سے سوال ہوگا۔ اور وہ بولیں گی (ردالمحتار وغیرہ) **مسئلہ**۔ تسبیح رکھنے میں حرج نہیں جب کہ ریا کے لئے نہ ہو (ردالمحتار) **مسئلہ** ہاتھ یا سر کے اشارے سے سلام کا جواب دینا مکروہ ہے۔ (در مختار) **مسئلہ** نماز میں بغیر عذر چار زانو بیٹھنا مکروہ ہے بصورت عذر حرج نہیں۔ (در مختار) **مسئلہ** دامن یا آستین سے اپنے آپ کو ہوا پہنچانا مکروہ ہے۔ (عالمگیری) جب کہ دو ایک بار ہو۔ (مراقی الفلاح) یہ اُس قول کی بنا پر کہ ایک رکن میں تین بار حرکت کو مفسد نماز کہا۔ اور پنکھا جھلنا مفسد نماز ہے۔ کہ دور سے دیکھنے والا سمجھیگا۔ کہ نماز میں نہیں۔ (منتقی ذخیرہ وغیرہ) **مسئلہ** اسبال یعنی کپڑا حد معتاد سے بافراط دراز (لمبا) رکھنا منع ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب نماز پڑھو۔ تو لٹکتے کپڑے کو اٹھا لو۔ کہ اُس میں سے جو شے زمین کو پہنچے گی۔ وہ نار (آگ) میں ہے۔ (رواہ البخاری فی تاریخہ

دامنوں اور پائنچوں میں استبان یہ ہے۔ کہ ٹخنوں سے نیچے ہوں اور آستینوں میں انگلیوں سے پہنچے اور عمامہ میں یہ ہے کہ بیٹھنے میں دبے **مسئلہ**[۱۱] انگڑائی لینا (۱۲) اور بالقصد کھانسنا (۱۳) یا کھنکارنا مکروہ ہے۔ اور اگر طبیعت دفع کر رہی۔ تو حرج نہیں (۱۴) اور نماز میں تھوکنا بھی مکروہ ہے۔ (عالمگیری) طحطاوی علی مراقی الفلاح میں انگڑائی کو فرمایا۔ ظاہراً مکروہ تنزیہی ہے۔ **مسئلہ**[۱۵] صف میں منفرد کو کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ کہ قیام و قعود وغیرہ افعال لوگوں کے مخالف ادا کرے گا[۱۶] یونہیں مقتدی کو صف کے پیچھے تنہا کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ جب کہ صف میں جگہ موجود ہو۔ اور اگر صف میں جگہ موجود نہ ہو۔ تو حرج نہیں اور اگر کسی کو صف میں سے کھینچ لے۔ اور اس کے ساتھ کھڑا ہو۔ تو یہ بہتر ہے۔ مگر یہ خیال رہے۔ کہ جس کو کھینچے وہ اس مسئلہ سے واقف ہو۔ کہ کہیں اس کے کھینچنے سے اپنی نماز نہ توڑ دے (عالمگیری) اور چاہیئے یہ کہ یہ کسی کو اشارہ کرے۔ اور اُسے چاہیئے کہ پیچھے نہ ہٹے۔ اِس پر سے کراہت دفع ہو گئی (فتح القدیر) **مسئلہ**۔ فرض کی ایک رکعت میں کسی آیت کو بار بار پڑھنا حالت اختیار میں ... مکروہ ہے۔ اور عذر سے ہو۔ تو حرج نہیں۔ یوہیں[۱۷] سورت کو بار بار پڑھنا بھی مکروہ ہے۔ (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ**[۱۸] سجدہ کو جاتے وقت گھٹنے سے پہلے ہاتھ رکھنا[۱۹] اور اُٹھتے وقت ہاتھ سے پہلے گھٹنے اُٹھانا بلا عذر مکروہ ہے (منیہ) **مسئلہ**[۲۱] رکوع میں سر کو پشت سے اونچا یا نیچا کرنا مکروہ ہے (منیہ) **مسئلہ**[۲۲] بسم اللہ و تعوذ و ثنا اور آمین زور سے کہنا (۲۳) یا اذکار نماز کو اُن کی جگہ سے ہٹا کر پڑھنا مکروہ ہے۔

(عالمگیری وغیرہ) مسئلہ ۲۴ بغیر عذر دیوار یا عصا پر ٹیک لگانا مکروہ ہے۔ اور عذر سے ہو تو حرج نہیں (بلکہ فرض و واجب و سنت فجر کے قیام میں اُس پر ٹیک لگا کر کھڑا ہونا فرض ہے جبکہ بغیر اس کے قیام نہ ہو سکے جیساکہ بحث قیام میں گذرا۔ (غنیہ وغیرہ) مسئلہ ۲۵ رکوع میں گھٹنوں پر اور سجدوں میں زمین پر ہاتھ نہ رکھنا مکروہ ہے (عالمگیری) مسئلہ ۲۶ ۲۷ عمامہ کو سر سے اُتار کر زمین پر رکھدینا۔ یا زمین سے ۲۸ اٹھاکر سر پر رکھ لینا مفسد نماز نہیں البتہ مکروہ ہے (عالمگیری) مسئلہ ۲۹ آستین کو بچھا کر اُس پر سجدہ کرنا۔ تاکہ چہرہ پر خاک نہ لگے۔ مکروہ ہے۔ اور براہ تکبر ہو تو مکروہ تحریمی ہے۔ اور گرمی سے بچنے کیلئے کپڑے پر سجدہ کیا تو حرج نہیں (عالمگیری) مسئلہ۔ آیت رحمت پر سوال کرنا اور آیت عذاب پر پناہ مانگنا منفرد (منفل) اکیلے نفل پڑہنے والے کے لئے جایز ہے۔ امام ۳۰ و مقتدی کو مکروہ (عالمگیری) اور اگر مقتدیوں پر ثقل (بوجھ) کا باعث ہو تو امام کو مکروہ تحریمی ہے مسئلہ ۳۱ داہنے بائیں نماز میں جھومنا مکروہ ہے اور تراوح (کبھی ایک پاؤں پر زور دیا کبھی دوسرے پر) یہ سنت ہے (حلیہ) مسئلہ ۳۲ اُٹھتے وقت آگے پیچھے پاؤں اُٹھانا مکروہ ہے اور سجدہ کو جاتے وقت دہنی جانب زور دینا اور اُٹھتے وقت بائیں جانب پر زور دینا مستحب ہے (عالمگیری) مسئلہ ۳۳ نماز میں آنکھیں بند رکھنا مکروہ ہے۔ مگر جب کھلی رہنے میں خشوع نہ ہوتا ہو تو بند کرنے میں حرج نہیں بلکہ بہتر ہی (درمختار) مسئلہ۔ سجدہ وغیرہ میں قبلہ سے انگلیوں کو پھیر دینا مکروہ ہے (عالمگیری) مسئلہ۔ جوں یا مچھر جب ایذا دیتے ہوں تو

پکڑ کر ڈالنے میں کوئی حرج نہیں (غنیہ) جب کہ عمل کثیر کی حاجت
نہ ہو۔ **مسئلہ** ۳۵ امام کو تنہا محراب میں کھڑا ہونا مکروہ ہے۔
اور اگر باہر کھڑا ہوا اور سجدہ محراب میں کیا۔ یا وہ تنہا نہ ہو۔ بلکہ اُس
کے ساتھ کچھ مقتدی بھی محراب کے اندر ہوں تو حرج نہیں۔
یوہیں اگر مقتدیوں پر مسجد تنگ ہو تو بھی محراب میں کھڑا ہونا مکروہ
نہیں۔ (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** ۳۶ امام کا دروں میں کھڑا ہونا
بھی مکروہ ہے۔ (۳۷) یوہیں امام جماعتِ اُولیٰ کو مسجد کے زوایہ
وجانب میں کھڑا ہونا بھی مکروہ ہے۔ اُسے سنت یہ ہے کہ
وسط (درمیان) میں کھڑا ہو اور اسی وسط (درمیان) کا نام محراب
ہے۔ خواہ وہاں طاق معروف (جس کو اب لوگ محراب کے
نام سے موسوم کرتے ہیں) ہو یا نہ ہو تو اگر وسط چھوڑ کر دوسری
جگہ کھڑا ہوا۔ اگرچہ اُس کے دونوں طرف صف کے برابر برابر
حصے ہوں مکروہ ہے (ردالمختار) **مسئلہ** ۳۸ امام کا تنہا بلند جگہ
کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ بلندی کی مقدار یہ ہے۔ کہ دیکھنے میں اُس
کی اونچائی ظاہر ممتاز ہو پھر یہ بلندی اگر قلیل ہو۔ تو کراہت تنزیہی
ورنہ ظاہر تحریمہ ہے (۳۹) امام نیچے ہو اور مقتدی بلند جگہ پر یہ بھی
مکروہ وخلاف سنت ہے (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** ۴۰ کعبہ معظمہ اور
مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ کہ اس میں ترک تعظیم ہے۔
(عالمگیری) **مسئلہ** ۴۱ مسجد میں کوئی جگہ اپنے لئے خاص کر لینا کہ
وہیں نماز پڑھے۔ یہ مکروہ ہے (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ**۔ کوئی
شخص کھڑا یا بیٹھا باتیں کر رہا ہے۔ اُس کے پیچھے نماز پڑھنے
میں کراہت نہیں۔ جب کہ باتوں سے دل نہ بٹے مصحف
شریف اور تلوار کے پیچھے اور سونے والے کے پیچھے نماز پڑھنا

مکروہ نہیں (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** تلوار وکمان وغیرہ حمائل کیئے ہوئے (یعنی جب کہ نماز پڑھتا ہو۔ اور تلوار وغیرہ اس کے ساتھ لٹکتے ہوں) نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ جب کہ اُن کی حرکت سے دل بٹے ورنہ حرج نہیں۔ (عالمگیری) **فائدہ۔** موقعۂ خوف پر اصلا کراہت نہیں۔ بے شک حمائل کئے ہوئے نماز پڑھے)۔ **مسئلہ**[۴۳] جلتی آگ نمازی کے آگے ہونا باعث کراہت ہے۔ شمع یا چراغ میں کراہت نہیں (بہتر بچنا ہے) (عالمگیری) **مسئلہ**[۴۴] ہاتھ میں کوئی ایسا مال ہو۔ جس کے روکنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اُس کو لیئے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ مگر جب کہ ایسی جگہ ہو۔ کہ بغیر اس کے حفاظت ناممکن ہو[۴۵] سامنے پاخانہ وغیرہ نجاست ہو یا ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ وہ مظنہ نجاست ہو مکروہ ہے (جہاں پلیدی کا گمان ہو) (عالمگیری) **مسئلہ**[۴۶] سجدہ میں ران کو پیٹ سے چپکا دینا (۴۷) یا ہاتھ سے بغیر عذر مکھی مچھر وغیرہ اڑانا مکروہ ہے (عالمگیری) مگر عورت حالت سجدہ میں ران پیٹ سے ملا دیگی **مسئلہ**۔ قالین اور بچھونوں پر نماز پڑھنا جائز ہے۔ جب کہ اتنے نرم اور موٹے نہ ہوں کہ سجدہ میں پیشانی نہ ٹھہرے ورنہ نماز نہ ہوگی۔ (غنیہ) **مسئلہ**[۴۸] ایسی چیز کے سامنے جو دل کو مشغول رکھے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ مثلاً زینت اور لہو ولعب وغیرہ۔ (کھیل کودکی اشیاء) **مسئلہ**[۴۹] نماز کے لیئے دوڑنا مکروہ ہے (ردالمختار وغیرہ) **مسئلہ**[۵۰] عام راستہ۔ (۵۱) کوڑا ڈالنے کی جگہ۔ (۵۲) مذبح (جانور حلال کرنے کی جگہ) (۵۳) قبرستان (۵۴) غسلخانہ (۵۵) حمام (۵۶) نالا (۵۷) مویشی خانہ خصوصاً اونٹ باندھنے کی جگہ۔ (۵۸) اصطبل (۵۹) پاخانہ کی چھت (۶۰) اور صحرا میں بلا سترہ کے۔ جبکہ

خوف ہو کہ آگے سے لوگ گزرینگے۔ ان مواضع (جگہوں) میں نماز مکروہ ہے (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ مقبرہ (قبرستان) میں جو جگہ نماز کے لئے مقرر ہو اور اُس میں قبر نہ ہو۔ تو وہاں نماز میں کوئی حرج نہیں اور کراہت اسوقت ہے کہ قبر سامنے ہو۔ اور نمازی اور قبر کے درمیان کوئی شے سترہ کے مقدار حائل نہ ہو ورنہ اگر قبر دہنے بائیں یا پیچھے ہو یا بقدر سترہ کوئی چیز حائل ہو تو کچھ بھی کراہت نہیں (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ**۔ ایک زمین مسلمان کی ہو۔ دوسری کافر کی۔ تو مسلمان کی زمین پر نماز پڑھے۔ اگر کھیتی نہ ہو۔ ورنہ راستہ پر پڑھے کافر کی زمین پر نہ پڑھے۔ اور اگر زمین میں زراعت ہے مگر اس میں اور مالک زمین میں دوستی ہے کہ اُسے ناگوار نہ ہوگا تو پڑھ سکتا ہے (ردالمختار)

نماز توڑنے کے اعذار

مسئلہ۔ سانپ وغیرہ مارنے کے لئے جب کہ ایذا کا اندیشہ صحیح ہو۔ یا کوئی جانور بھاگ گیا۔ اُس کے پکڑنے کے لئے یا بکریوں پر بھیڑیئے کے حملہ کرنے کے خوف سے نماز توڑ دینا جائز ہے۔ یونہیں اپنے یا پرائے ایک درہم کے نقصان کا خوف ہو۔ مثلاً دودھ اُبل جائے گا۔ یا گوشت ترکاری روٹی وغیرہ جل جانے کا خوف ہو۔ یا ایک درہم کی کوئی چیز چور اُچکا لے بھاگا۔ اِن صورتوں میں نماز توڑ دینا جائز ہے۔ (در مختار وغیرہ) **مسئلہ** پاخانہ پیشاب معلوم ہوا یا کپڑے یا بدن میں اتنی نجاست لگی دیکھی کہ مانع نماز نہ ہو۔ یا اُس کو کسی اجنبی عورت نے چھو دیا

تو نماز توڑ دینا مستحب ہے بشرطیکہ وقت وجماعت نہ فوت ہو
اور پاخانہ پیشاب کی حاجت شدید معلوم ہونے میں تو جماعت
کے فوت ہو جانے کا خیال بھی نہ کیا جائے گا۔ البتہ فوت وقت
کا لحاظ ہو گا۔ (درمختار وغیرہ) کوئی مصیبت زدہ فریاد کر رہا ہو یا اس
نمازی کو پکار رہا ہو یا مطلقاً کسی شخص کو پکارتا ہو یا کوئی ڈوب رہا ہو
یا آگ سے جل جائے گا۔ یا اندھا راہگیر کوئیں میں گرا چاہتا ہو
اِن سب صورتوں میں نماز توڑ دینا واجب ہے۔ جب کہ یہ اس
کے بچانے پر قادر ہو (درمختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ ماں باپ دادا
دادی وغیرہ اصول کے محض بلانے سے نماز قطع کرنا جائز نہیں
البتہ اگر اُن کا پکارنا بھی کسی بڑی مصیبت کے لئے ہو۔ جیسے اوپر
مذکور ہوا تو توڑ دے یہ حکم فرض نماز کا ہے۔ اور اگر نفل نماز ہے۔ اور
اُن کو معلوم ہے کہ نماز پڑھتا ہے۔ تو اُن کے معمولی پکارنے سے
نماز نہ توڑے۔ اور اس کا نماز پڑھنا انہیں معلوم نہ ہو۔ اور پکارا۔ تو
توڑ دے اور جواب دے۔ اگرچہ معمولی طور سے بلائیں (درمختار وغیرہ)

وتر کا بیان

مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ وتر ہے وتر کو محبوب رکھتا ہے۔ لہٰذا اے
قرآن والو! وتر پڑھو۔ (ترمذی وغیرہ) عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یہاں میں سویا تھا۔
حضور بیدار ہوئے۔ مسواک کی۔ اور وضو کیا۔ اور اس حالت میں آیت
اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ختم سورت تک پڑھی۔ پھر کھڑے

ہو کر دو رکعتیں پڑھیں۔ جن میں قیام و رکوع و سجود کو طویل کیا۔ پھر پڑ کر آرام فرمایا۔ یہاں تک کہ سانس کی آواز آئی۔ یوہیں تین بار میں چھ رکعتیں پڑھیں۔ ہر بار مسواک و وضو کرتے اور اُن آیتوں کی تلاوت فرماتے۔ پھر وتر کی تین رکعتیں پڑھیں۔ (مسلم) فرمایا جسے اندیشہ ہو کہ پچھلی رات میں نہ اُٹھے گا۔ وہ اوّل میں پڑھ لے۔ اور جسے امید ہو۔ کہ پچھلی رات کو اٹھے گا۔ وہ پچھلی رات میں پڑھے۔ کہ آخر شب کی نماز مشہود ہے۔ (اس میں فرشتگانِ رحمت حاضر ہوتے ہیں) اور یہ افضل ہے۔ (مسلم وغیرہ) فرمایا جو وتر پڑھنے سے پہلے سو جائے تو صبح کو پڑھ لے (اس سے وجوب وتر ثابت ہوا) (ترمذی) ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سبح اسم ربك الاعلی اور دوسری میں قل یا یہا الکفرون اور تیسری میں قل ھو اللہ احد پڑھتے (ترمذی وغیرہ) (وتر کی تین رکعت ہونے کا ثبوت) فرمایا وتر حق ہے۔ جو وتر نہ پڑھے۔ ہم سے نہیں۔ ثلث مرات (تین بار یہ کلمہ فرمایا) اس سے وتر کی مزید تاکید ثابت ہوتی ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب وتر میں سلام پھیرتے تو تین بار سُبحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوس کہتے۔ اور تیسری بار بلند آواز سے کہتے۔ **مسئلہ** وتر واجب ہے۔ اگر سہواً یا قصداً نہ پڑھا۔ تو قضا واجب ہے۔ اور صاحب ترتیب کے لئے اگر یہ یاد ہے کہ نماز وتر نہیں پڑھی ہے۔ اور وقت میں گنجائش بھی ہے۔ تو فجر کی نماز فاسد ہے۔ خواہ شروع سے پہلے یاد ہو یا درمیان میں یاد آجائے (در مختار وغیرہ) **مسئلہ** وتر کی نماز بیٹھ کر یا سواری پر بغیر عذر نہیں ہوسکتی (در مختار وغیرہ)

مسئلہ۔ وتر کی نماز تین رکعت ہے اور اس میں قعدہ اولیٰ واجب ہے

اور قعدۂ اولیٰ میں صرف التحیات پڑھ کر کھڑے ہو جائے۔ نہ درود پڑھے نہ سلام پھیرے۔ جیسے مغرب میں کرتے ہیں۔ اُسی طرح کرے۔ اور اگر قعدۂ اولیٰ بھول کر کھڑا ہو گیا تو لوٹنے کی اجازت نہیں بلکہ سجدۂ سہو کرے (در مختار وغیرہ) **مسئلہ** وتر کی تینوں رکعتوں میں مطلقاً قرأت فرض ہے۔ اور ہر ایک رکعت میں بعد فاتحہ شریف کے سورت ملانا واجب اور افضل یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سبح اسم ربك الاعلى یا انا انزلنا۔ دوسری میں سورت الکافرون تیسری میں سورۂ اخلاص پڑھے۔ اور کبھی کبھی اور سورتیں بھی پڑھے۔ تیسری رکعت میں قرأت سے فارغ ہو کر رکوع سے پہلے کانوں تک ہاتھ اُٹھا کر اللہ اکبر کہے جیسے تکبیر تحریمہ میں کرتے ہیں۔ پھر ہاتھ باندھ لے اور دعائے قنوت پڑھے۔ دعائے قنوت کا پڑھنا واجب ہے۔ اور اسمیں کسی خاص دعا کا پڑھنا ضروری نہیں۔ بہتر وہ دعائیں ہیں جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہیں۔ اور اُن کے علاوہ کوئی اور دعا پڑھے جب بھی حرج نہیں۔ سب میں مشہور دعا یہ ہے۔ اللھم انا نستعینك الخ طریقہ بیان نماز میں مذکور ہوئی ہے۔ دعائے قنوت کے بعد درود شریف پڑھنا باعث برکت و رحمت الٰہی ہے (غنیہ وغیرہ) **مسئلہ**۔ دعائے قنوت آہستہ پڑھے امام ہو یا منفرد یا مقتدی ادا ہو یا قضا۔ رمضان شریف میں ہو یا اور دنوں میں (رد المختار) **مسئلہ**۔ جو دعائے قنوت نہ پڑھ سکے یہ دعا پڑھے۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الاٰخرۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (اے ہمارے پروردگار تو ہم کو دنیا میں بھلائی دے۔ اور آخرت میں بھی۔ اور ہم کو

عذاب جہنم سے محفوظ رکھیو۔ (عالمگیری) **مسئلہ**۔ اگر دعائے قنوت پڑھنا بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا۔ نہ قیام کی طرف لوٹے۔ نہ رکوع میں پڑھے اور اگر قیام کی طرف لوٹ آیا۔ اور دعائے قنوت پڑھی اور رکوع نہ کیا۔ تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ مگر گنہگار ہوگا۔ اور اگر صرف فاتحہ شریف پڑھ کر رکوع میں چلا گیا تھا۔ تو لوٹے اور سورت و قنوت پڑھے۔ پھر رکوع کرے۔ اور آخر نماز میں سجدۂ سہو کرے یوہیں اگر فاتحہ شریف بھول گیا اور سورت پڑھ لی تھی۔ تو لوٹے اور فاتحہ و سورت و قنوت پڑھ کر پھر رکوع کرے (عالمگیری) **مسئلہ**۔ امام کو رکوع میں یاد آیا۔ کہ دعائے قنوت نہیں پڑھی۔ تو قیام کی طرف نہ لوٹے۔ پھر بھی اگر کھڑا ہو گیا۔ اور دعائے قنوت پڑھی تو رکوع کا اعادہ (لوٹانا) نہ چاہیئے۔ اور اگر اعادہ کر لیا (لوٹا لیا) اور مقتدیوں نے پہلے رکوع میں امام کا ساتھ نہ دیا۔ اور دوسرا امام کے ساتھ کیا یا پہلا رکوع امام کے ساتھ کیا۔ دوسرا نہ کیا۔ دونوں حال میں ان کی نماز بھی فاسد نہ ہوگی۔ (عالمگیری) **مسئلہ**۔ قنوت وتر میں مقتدی امام کی پیروی کرے۔ اگر مقتدی اس سے فارغ نہ ہوا تھا۔ کہ امام رکوع میں چلا گیا۔ تو مقتدی بھی امام کا ساتھ دے۔ اور اگر امام نے بے قنوت پڑھے رکوع کر دیا۔ اور مقتدی نے ابھی کچھ نہ پڑھا۔ تو مقتدی کو اگر رکوع فوت ہونے کا اندیشہ ہو۔ جب تو رکوع کر دے۔ ورنہ قنوت پڑھ کر رکوع میں جائے۔ اور اس خاص دعا کی حاجت نہیں۔ جو دعائے قنوت کے نام سے مشہور ہے۔ بلکہ مطلقاً کوئی دعا جسے قنوت کہہ سکیں۔ پڑھے (عالمگیری) **مسئلہ**۔ اگر شک ہوا کہ یہ رکعت پہلی یا دوسری یا تیسری

تو اس میں بھی قنوت پڑھے اور قعدہ کرے۔ یوہیں دوسری اور تیسری ہونے میں شک واقع ہو تو دونوں میں قنوت پڑھے۔ (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ بھول کر پہلی یا دوسری میں دعائے قنوت پڑھ لی تو تیسری میں پھر پڑھے۔ یہی راجح (بہتر) ہے۔ (غنیہ وغیرہ) **مسئلہ**۔ مسبوق امام کے ساتھ قنوت پڑھے۔ بعد کو نہ پڑھے۔ اور اگر امام کے ساتھ تیسری رکعت کے رکوع میں ملا ہے۔ تو بعد کو جو پڑھے گا اُس میں قنوت نہ پڑھے۔ (عالمگیری) **مسئلہ**۔ وتر کی نماز شافعی المذہب امام کے پیچھے پڑھ سکتا ہے۔ بشرطیکہ دوسری رکعت کے بعد سلام نہ پھیرے۔ ورنہ درست نہیں۔ اور اس صورت میں قنوت امام کے ساتھ پڑھے یعنی تیسری رکعت کے رکوع سے کھڑے ہونے کے بعد جب وہ شافعی امام پڑھے (عامہ کتب) **مسئلہ** فجر کی نماز میں اگر شافعی المذہب امام کی اقتدا کی۔ اور اُس نے اپنے مذہب کے موافق قنوت پڑھا تو یہ نہ پڑھے بلکہ ہاتھ لٹکائے ہوئے اتنی دیر چپ کھڑا رہے (در مختار وغیرہ) **مسئلہ** وتر کے سوا اور کسی نماز میں قنوت نہ پڑھے ہاں اگر حادثہ عظیمہ واقع ہو (کوئی بڑی مصیبت) تو فجر کی نماز میں بھی پڑھ سکتا ہے۔ اور ظاہر یہ ہے کہ رکوع سے پہلے قنوت پڑھے (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ وتر کی نماز قضا ہو گئی تو قضا پڑھنی واجب ہے۔ اگرچہ کتنا ہی زمانہ ہو گیا ہو۔ قصداً قضا کی ہو یا بھولے قضا ہو گئی اور جب قضا پڑھے۔ تو اُس میں قنوت بھی پڑھے البتہ قضا میں تکبیر قنوت کے لئے ہاتھ نہ اُٹھائے۔ جب کہ لوگوں کے سامنے پڑھتا ہو۔ کہ لوگ اُس کی تقصیر (کوتاہی) پر مطلع (خبردار

ہونگے (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ۔** رمضان شریف کے علاوہ اور دنوں میں وتر جماعت سے نہ پڑھے۔ اور اگر تداعی کے طور پر ہو تو مکروہ ہے (در مختار) **مسئلہ۔** جسے آخر رات میں جاگنے پر یقین ہو تو بہتر یہ ہے۔ کہ پچھلی رات میں وتر پڑھے۔ ورنہ بعد نماز عشا پڑھ لے۔ (حدیث) **مسئلہ۔** اول رات میں وتر پڑھ کر سو رہا پھر پچھلے کو جاگا۔ تو دوبارہ وتر پڑھنا جائز نہیں۔ اور نوافل جتنے چاہے پڑھے (غنیہ) **مسئلہ** وتر کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا افضل ہے۔ اس کی پہلی رکعت میں، اذا زلزلت دوسری میں سورۃ الکافرون پڑھنا بہتر ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر رات میں نہ اُٹھا تو یہ تہجد کے قائم مقام ہو جائینگی۔ اِن کو بیٹھکر پڑھنا افضل بتاتے ہیں لیکن کھڑے ہوکر پڑھنا بہتر ہے۔ آگے بیان آتا ہے

سنن ونوافل کا بیان

ولی سے عداوت خدا تعالیٰ سے لڑائی لینا ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو میرے کسی ولی سے دشمنی کرے۔ اُسے میں نے لڑائی کا اعلان دے دیا۔ اور میرا بندہ کسی شے سے اُسقدر تقرب (نزدیکی) حاصل نہیں کرتا۔ جتنا فرائض سے ہوتا ہے۔ اور نوافل کے ذریعہ سے ہمیشہ قرب حاصل کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اُسے محبوب بنا لیتا ہوں۔ اور اگر وہ مجھ سے سوال کرے۔ تو اُسے دونگا۔ اور پناہ مانگے تو پناہ دونگا (بخاری)

سنن مؤکدہ کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جو مسلمان بندہ اللہ کے لئے ہر روز فرض کے علاوہ تطوع (نفل)، کی ۱۲ رکعتیں پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اُس کے لئے جنت میں ایک مکان بنائیگا اُن کی تفصیل یہ ہے۔ چار رکعت ظہر سے پہلے اور ۲ دو ظہر کے بعد اور ۲ دو بعد نماز مغرب اور ۲ دو بعد نماز عشاء اور ۲ دو قبل نماز فجر۔ (یہ تفصیل صرف ترمذی شریف میں ہے) (مسلم ابو داؤد ترمذی وغیرہم)

سنت فجر کے فضائل۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ادبار نجوم سے فجر کے پہلے کی ۲ دو رکعتیں ہیں اور ادبار سجود مغرب کے بعد کی دو رکعت (ترمذی)، فرماتے ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فجر کی ۲ دو رکعتیں دنیا و مافیہا سے افضل ہیں۔ (مسلم وغیرہ) ایک صاحب نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوئی ایسا عمل ارشاد فرمائیے۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اُس سے نفع دے۔ فرمایا فجر کی دونوں رکعتوں کو لازم کرلو۔ ان میں بڑی فضیلت ہے (طبرانی عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما)۔ فرمایا قل ھو اللہ احد تہائی قرآن کے برابر ہے۔ اور قل یا ایہا الکفرون چوتھائی قرآن کے برابر ہے اور ان دونوں کو فجر کی سنتوں میں پڑھتے اور یہ فرماتے کہ ان میں زمانہ کی رغبتیں ہیں۔ فرمایا فجر کی سنتیں نہ چھوڑو اگرچہ تم پر دشمنوں کے گھوڑے آپڑیں۔

سنت ظہر کے فضائل۔ فرمایا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور بعد میں چار

رکعتوں پر محافظت کرے۔ اللہ تعالیٰ اُس کو آگ پر حرام فرما دیگا۔ (ترمذی وغیرہ) فرمایا ظہر سے پہلے چار رکعتیں جن کے درمیان میں سلام نہ پھیرا جائے۔ اُن کے لئے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ (یہ چار رکعت ایک سلام کے ساتھ ادا کی جائیں)۔ (ابوداؤد وغیرہ)

سنت عصر کے فضائل ۔ فرمایا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو شخص عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اُس کے بدن کو آگ پر حرام فرما دے گا۔ (طبرانی) دوسری روایت ہے۔ جو شخص عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے۔ اُسے آگ نہ چھوئے گی +

سنت مغرب کے فضائل ۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جو شخص بعد مغرب کلام کرنے سے پہلے دو۲ رکعتیں پڑھے۔ اُس کی نماز علیین میں اُٹھائی جاتی ہے۔ دوسری روایت میں ہے۔ فرماتے تھے۔ مغرب کے بعد کی دونوں رکعتیں جلد پڑھو کہ وہ فرض کے ساتھ پیش ہوتی ہیں۔ (رواہ رزین عن مکحول رضی اللہ عنہ)

صلوٰۃ اوابین ۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو شخص مغرب کے بعد چھ۶ رکعتیں پڑھے۔ اور اُن کے درمیان میں کوئی بُری بات نہ کہے تو بارہ۱۲ برس کی عبادت کے برابر شمار کی جائینگی۔ (ترمذی وغیرہ عن ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں جو مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعتیں پڑھے اُسکے گناہ بخشدیے جاینگے اگرچہ سمند کی جھاگ کے برابر ہوں (طبرانی) اللہ تعالیٰ اسکا گھر جنت میں بنائے گا (ترمذی)

سنت عشا ۔ ابوداؤد کی روایت انہیں سے ہے۔ کہ فرماتی

ہیں۔ عشا کی نماز پڑھ کر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مرے مکان میں جب تشریف لاتے تو چار یا چھ رکعتیں پڑھتے۔

سنن و نوافل کے مسائل

مسئلہ۔ سنتیں بعض مؤکدہ ہیں کہ شریعت میں اُس پر تاکید آئی ہے۔ بلاعذر ایک بار بھی ترک کرے تو مستحق ملامت ہے اور ترک کی عادت کرے تو فاسق مردود الشہادت مستحق نار ہے۔ اور بعض ائمہ نے فرمایا کہ وہ گمراہ ٹھہرایا جائیگا۔ اور گنہگار ہے۔ اگرچہ اس کا گناہ واجب کے ترک سے کم ہے۔ تلویح میں ہے۔ کہ اس کا ترک قریب حرام کے ہے۔ اس کا تارک مستحق ہے۔ کہ معاذ اللہ شفاعت سے محروم ہو جائے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو میری سنت کو چھوڑ دیگا۔ اُسے میری شفاعت نہ ملے گی۔ سنت مؤکدہ کو سنن الہدیٰ بھی کہتے ہیں۔ دوسری قسم غیر مؤکدہ ہیں۔ جن کو سنن زوائد بھی کہتے ہیں۔ اس پر شریعت میں تاکید نہیں آئی۔ کبھی اس کو مستحب اور مندوب بھی کہتے ہیں۔ اور نفل عام ہے۔ سنت پر بھی نفل بولا جاتا ہے۔ اور اس کے غیر کو بھی نفل کہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ فقہائے کرام باب النوافل میں سنن کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ کہ نفل اُن کو بھی شامل ہے (فائدہ۔ سنتِ مؤکدہ کو نفل کہہ سکتے ہیں۔ اور ہر نفل کو سنت نہیں کہہ سکتے) (درالمختار) **مسئلہ**۔ ہذا نفل کے جتنے احکام بیان ہونگے۔ وہ سنتوں کو بھی شامل ہونگے۔ البتہ اگر سنتوں کے لیے کوئی خاص بات ہوگی۔ تو اُس مطلق حکم سے اُس کو الگ کیا

جائے گا۔ جہاں استثنیٰ نہ ہو۔ اُسے مطلق حکم نفل میں شامل سمجھیں
مسئلہ۔ سنت مؤکدہ یہ ہیں۔ دو رکعت[1] نماز فجر سے پہلے۔ چار[2]
ظہر کے پہلے۔ دو[3] بعد ظہر۔ دو[4] مغرب کے بعد[5]۔ دو عشا کے بعد
اور چار[6] جمعہ سے پہلے[7]۔ چار بعد۔ (جمعہ کے دن جمعہ پڑھنے والے پر
چودہ[14] رکعتیں ہیں۔ اور جمعہ کے علاوہ باقی دنوں میں ہر روز بارہ[12] رکعتیں
ہیں۔ (عامہ کتب) **مسئلہ**۔ افضل یہ ہے کہ جمعہ کے بعد چار پڑھے
پھر دو[2] کہ دونوں حدیثوں پر عمل ہو جائے (غنیہ) **مسئلہ**۔ جو سنتیں
چار رکعتی ہیں۔ مثلاً جمعہ و ظہر کی۔ تو چاروں ایک سلام سے پڑھی جائیں گی۔
(چاروں پڑھ کر چوتھی کے بعد سلام پھیریں یہ نہیں کہ دو[2] دو[2] رکعت پر
سلام پھیریں اور اگر کسی نے ایسا کیا۔ تو سنتیں ادا نہ ہوئیں۔ یوہیں
اگر چار رکعت کی منت مانی۔ اور دو[2] دو[2] رکعت کرکے چار پڑھی ہیں۔ تو
منت پوری نہ ہوئی۔ بلکہ ضرور ہے کہ ایک سلام کے ساتھ چاروں
پڑھے۔ (درمختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ سب سنتوں میں قوی تر
سنت فجر ہے یہاں تک کہ بعض اس کو واجب کہتے ہیں۔ اور
اس کی مشروعیت کا اگر کوئی انکار کرے۔ تو شبہتہً یا براہ جہل ہو تو
خوفِ کفر ہے۔ اور اگر دانستہ بلا شبہ ہو تو اُس کی تکفیر کی جائے گی
ولہذا اِن کو باوجود قدرت کھڑے ہونے کے بیٹھ کر پڑھنا جائز نہیں
یہ مثل وتر کے ہیں۔ ان کے بعد مغرب کی سنتیں پھر ظہر کے بعد کی
پھر عشا کے بعد کی۔ پھر ظہر سے پہلے کی سنتیں اور اصح یہ ہے۔ کہ
سنت فجر کے بعد ظہر کی پہلی سنتوں کا مرتبہ ہے۔ کہ حدیث میں
خاص اِن کے بارے میں فرمایا۔ کہ جو انہیں ترک کریگا۔ اُسے
میری شفاعت نہ پہنچے گی۔ (ردالمحتار وغیرہ) **مسئلہ** اگر کوئی
عالم مرجع فتویٰ ہو۔ کہ فتویٰ دینے میں اُسے سنت پڑھنے کا موقع

نہیں ملتا تو فجر کے علاوہ باقی سنتیں ترک کر سکتا ہے۔ کہ ہو وقت اگر موقع نہیں ہے تو موقوف رکھے۔ اگر وقت کے اندر موقع ملے پڑھ لے ورنہ معاف ہیں۔ اور فجر کی سنتیں اس حالت میں بھی ترک نہیں کر سکتا (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ فجر کی نماز قضا ہوگئی۔ اور زوال سے پہلے پڑھ لی۔ تو سنتیں بھی پڑھے۔ ورنہ نہیں علاوہ فجر کے اور سنتیں قضا ہوگئیں تو اُن کی قضا نہیں (ردالمختار) **مسئلہ**۔ دو رکعت نفل پڑھے اور یہ گمان تھا۔ کہ فجر طلوع نہ ہوئی۔ بعد کو معلوم ہوا کہ طلوع ہو چکی تھی۔ تو یہ رکعتیں سنت فجر کے قائم مقام ہو جائینگی۔ اور چار رکعت کی نیت باندھی۔ اور ان میں دو پچھلی طلوع فجر کے بعد واقع ہوئیں تو یہ سنت فجر کے قائم مقام نہ ہونگی۔ (ردالمختار) **مسئلہ** طلوع فجر سے پہلے سنت فجر ناجائز ہیں۔ اور طلوع میں شک ہو جب بھی ناجائز۔ اور طلوع کے ساتھ ساتھ شروع کی تو جائز ہے (عالمگیری) **مسئلہ**۔ ظہر یا جمعہ کے پہلے کی سنت فوت ہوگئیں اور فرض پڑھ لئے تو اگر وقت باقی ہے۔ بعد فرض کے پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ پچھلی سنتیں پڑھ کر ان کو پڑھے۔ (فتح القدیر) **مسئلہ** فجر کی سنت قضا ہوگئیں اور فرض پڑھ لئے۔ تو اب سنتوں کی قضا نہیں حضرت امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ طلوع آفتاب کے بعد پڑھ لے تو افضل ہے (غنیہ) اور طلوع سے پیشتر بالاتفاق ممنوع ہے (ردالمختار) آج کل اکثر عوام بعد فرض فوراً پڑھ لیا کرتے ہیں۔ یہ ناجائز ہے۔ پڑھنا ہو تو آفتاب بلند ہونے کے بعد زوال سے پہلے پڑھیں۔ آج کل کیا بلکہ ہمیشہ کے لئے جاہل آدمی کو فائدہ پر نظر نہیں ہوتی۔ بلکہ تعداد رکعت پر نظر ہوتی ہے کہ کسی طریقہ سے چار رکعتیں پوری کر لی جائیں۔ خواہ جائز طریقہ سے ہوں

یا ناجائز طریقہ سے۔ وقت بے وقت پڑھنا تو یہ دوسری بات ہے۔ اصل بات تو یہ ہے۔ کہ ۸۰ فیصدی اشخاص کو درست طریقہ پر نماز پڑھنی بھی نہیں آتی۔ اور نہ ہی سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بعض لوگ ایسے ہیں صرف صبح کی نماز معمولی طریقہ سے متبرک وقت سمجھ کر پڑھ لیتے ہیں۔ اور بعض دوسرے ایسے ہیں۔ جو جمعہ کی نماز صرف فرض پڑھ کر چلتے بنتے ہیں بعض بالکل سال بھر مسجد کا منہ تک نہیں دیکھتے۔ اور عیدین کی نماز بالکل ٹھیک وقت پر حاضر ہو کر اہتمام سے پڑھتے ہیں۔ اور بعض ایسے ایمان کے غریب بے چارے ہیں۔ جن کو عیدین کی نماز پڑھنی بھی نصیب نہیں ہوتی یہ تو مردوں کا حال ہے۔ اور عورتوں پر مولی تعالیٰ رحم فرمائے۔ اُن کو قطعی توجہ نہیں در حقیقت موجودہ وقت کے مردوں سے عورتیں بعض اقل قلیل اچھی بھی ہیں۔ لیکن عورت کی اچھائی اور پارسائی کو بھی بزرگوں نے غیر معتبر کہا۔ جیسے کہ ملانا نظامی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں۔ ؎

مکن اعتماد بر زن کہ زن پارسا ست
کہ خربستہ بہ گرچہ دزدست آشنا ست

فائدہ۔ موجودہ وقت میں تا وقتیکہ انتظام شاہی نہیں۔ نہ مرد قابل تعریف ہیں اور نہ ہی عورتیں۔ کیونکہ دین کا پاس اور احساس کسی میں نہیں۔ گھر میں اگر مرد قدرے صالح ہے۔ تو عورت طالحہ ہے۔ اور اگر عورت صالحہ ہے تو مرد طالح ہے۔ اگر دونوں قدرے اچھے بھی ہیں۔ تو اولاد نئی روشنی میں پھنسی ہوئی ہے۔ جس میں کہ قوا انفسکم و اھلیکم نارا پر عمل نہ ہونیکا نقص ہر طرح باقی ہے۔ دنیا ایک دوسرے کی اطاعت میں اسیر ہے طاعت خدا کو کوئی نہیں جانتا۔ مولا تعالیٰ ہدایت فرمائے! اور کوئی

مسلمان مؤمن عادل سلطان جو کہ السلطان العادل ظل اللہ
فی ارضہ کا مصداق ہو بھیجے اور وہ وعدہ جو حضرت مہدی علیہ السلام
کی تشریف آوری کا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذریعہ فرمایا ہے
پورا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ **مسئلہ**۔ قبل طلوع آفتاب (سورج
چڑھنے سے پہلے) سنت فجر پڑھنے کے لئے یہ حیلہ کرنا کہ شروع کرکے توڑدے
پھر ادا کرے یہ ناجائز ہے۔ سنت فجر پڑھ لی۔ اور فرض قضا ہو گئے تو
قضا پڑھنے میں سنت کا اعادہ نہ کرے (غنیہ) فرض تنہا پڑھے جب
بھی سنتوں کا ترک ناجائز ہے (عالمگیری) سنت فجر کی پہلی رکعت میں
بعد فاتحہ شریف کے سورۂ کافرون اور دوسری میں سورۂ اخلاص پڑھنا
سنت ہے (غنیہ وغیرہ) **مسئلہ**۔ جماعت قائم ہونے کے بعد
کسی نفل کا شروع کرنا جائز نہیں سوا سنت فجر کے۔ کہ اگر یہ جانے کہ
سنت پڑھنے کے بعد جماعت ملجائیگی۔ اگرچہ قعدہ میں ہی شامل ہو گا۔ تو
سنت پڑھ لے۔ مگر صف کے برابر پڑھنا جائز نہیں بلکہ اپنے گھر پڑھے
یا بیرون مسجد کوئی جگہ قابل نماز ہو۔ تو وہاں پڑھے۔ اور یہ ممکن نہ ہو۔ تو اگر
اندر کے حصہ میں جماعت ہوتی ہو تو باہر کے حصہ میں پڑھے۔ باہر کے
حصہ میں ہو تو اندر کے حصہ میں پڑھے۔ اور اگر اُس مسجد میں اندر باہر دو
درجے نہ ہوں۔ تو ستون یا پیڑ کی آڑ میں پڑھے۔ کہ اس میں اور
صف میں حائل ہو جائے۔ اور صف کے پیچھے پڑھنا بھی منع ہے
اگرچہ صف میں پڑھنا زیادہ بُرا ہے۔ آج کل اکثر عوام مسائل سے
جاہل ناواقف اس کا بالکل خیال نہیں کرتے۔ اور اُسی صف میں
گھسکر شروع کر دیتے ہیں۔ یہ ناجائز ہے (بلکہ ایسے بھی ہیں۔ کہ
جماعت چلے جانے کا بالکل خیال نہیں کرتے۔ سنت پڑھنا شروع
کر دیتے ہیں۔ اگر بعد سنت کے جماعت ملگئی تو فبہا ورنہ تنہا نماز پڑھکر

چلتے بنتے ہیں اور بعض ایسے ہیں کہ جگہ ملتے ہوئے اور ایک آدھی رکعت بھی ملنے کی صورت میں سنت فجر ترک کر دیتے ہیں اور بعد پڑھنے فرض نماز کے فوراً سنت پڑھنی شروع کر دیتے ہیں مولیٰ تعالیٰ ان کو ہدایت کرے۔ اور اگر ہنوز جماعت شروع نہ ہوئی۔ تو جہاں چاہے سنتیں شروع کرے۔ خواہ کوئی سنت ہو (غنیہ) مگر جانتا ہو کہ جماعت جلد قائم ہونیوالی ہے اور یہ اُسوقت سنتوں سے فارغ نہو گا تو ایسی جگہ نہ پڑھے کہ اس کے سبب صف قطع ہو **مسئلہ**۔ امام کو رکوع میں پایا اور نہیں معلوم کہ پہلی رکعت کا رکوع ہے یا دوسری کا تو سنت ترک کرے اور ملجائے (عالمگیری) **مسئلہ**۔ اگر وقت میں گنجائش ہو اور اسوقت نوافل مکروہ نہ ہوں تو جتنے نوافل چاہے پڑھے۔ اور اگر نماز فرض باجماعت جاتی رہیگی۔ تو نوافل پڑھنے ناجائز ہیں **مسئلہ** سنت و فرض کے درمیان کلام کرنے سے اصح یہ ہے۔ کہ سنت باطل نہیں ہوتی۔ البتہ ثواب کم ہو جاتا ہے۔ یہی حکم ہر اُس کام کا ہے۔ جو منافی تحریمہ ہے (تنویر) اگر بیع و شرا یا کھانے میں مشغول ہوا۔ تو سنتوں کا اعادہ کرے ہاں سنت بعدیہ میں (جو کہ نماز کے بعد کی ہیں) اگر کھانا لایا گیا اور بدمزہ ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ تو کھانا کھالے پھر سنت پڑھے مگر وقت جانے کا اندیشہ ہو تو پڑھنے کے بعد کھائے۔ اور بلا عذر سنت بعدیہ کی بھی تاخیر مکروہ ہے۔ اگرچہ ادا ہو جائیگی۔ (درالمختار)

سنن زوائد کا بیان

مسئلہ۔ عشا و عصر کے پہلے نیز عشا کے بعد چار چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھنا مستحب ہے۔ اور یہ بھی اختیار ہے۔ کہ عشا کے بعد

دو ہی پڑھے مستحب ادا ہو جائیگا۔ یونہیں ظہر کے بعد چار رکعت پڑھنا مستحب ہے۔ کہ حدیث میں فرمایا جس نے ظہر سے پہلے چار اور بعد میں چار پر محافظت کی۔ اللہ تعالیٰ اُس پر آگ حرام فرما دیگا۔ علامہ سید طحطاوی فرماتے ہیں کہ سرے سے آگ میں داخل ہی نہ ہوگا۔ اور اُس کے گناہ مٹا دیئے جائینگے۔ اور جو اُس پر مطالبات ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُس کے فریق کو راضی کر دیگا۔ یا یہ مطلب ہے کہ اُسے ایسے کاموں کی توفیق عطا فرمائے گا۔ جن پر سزا نہ ہو۔ اور علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اُس کے لئے بشارت ہے۔ کہ سعادت پر اُس کا خاتمہ ہوگا اور دوزخ میں نہ جائے گا۔ **مسئلہ**۔ سنت کی منت (نذر) مانی اور پڑھی ادا ہو گئی۔ یونہیں اگر شروع کر کے توڑ دی۔ پھر پڑھی جب بھی سنت ادا ہو گئی (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** نفل نماز منت مان کر پڑھنا بغیر منت کے پڑھنے سے بہتر ہے جبکہ منت کسی شرط کے ساتھ نہ ہو مثلاً فلاں بیمار صحیح ہو جائیگا۔ تو اتنی نماز پڑھونگا۔ اور سنتوں میں منت نہ ماننا بہتر ہے۔ (ردالمختار)

صلوٰۃ اوابین۔ اس نماز کے فوائد بے شمار ہیں سب بزرگانِ دین اس کو پڑھتے رہے ہیں۔ حضرات مشائخ چشتیہ رضوان اللہ علیہم کے نزدیک چھ رکعتیں ہیں تین سلام سے بعد مغرب کے ادا کرے ہر رکعت میں فاتحہ شریف کے بعد سورۂ اخلاص تین بار پڑھے چاہیئے کہ اس کو کبھی ترک نہ کرے۔ کہ عمل بزرگان ہے۔ درمختار میں لکھا ہے۔ خواہ ایک سلام سے سب پڑھے۔ یا دو سے یا تین سے۔ اور تین سلام سے پڑھنے کو افضل بتایا ہے۔ **مسئلہ**۔ ظہر و مغرب و عشا کے بعد جو مستحب ہیں۔ اُس میں سنت مؤکدہ بھی داخل ہیں مثلاً ظہر کے بعد چار پڑھیں تو مؤکدہ و مستحب دونوں ادا ہو گئیں۔ اور

یوں بھی ہو سکتا ہے۔ کہ مؤکدہ اور مستحب دونوں کو ایک سلام کے
ساتھ ادا کرے۔ (چار رکعت پر سلام پھیرے (فتح القدیر) **مسئلہ** عشا
کے قبل کے نفل جاتے رہے تو اُن کی قضا نہیں۔ پھر بھی اگر بعد میں
پڑھے گا تو نفل مستحب ہے۔ وہ سنت مستحبہ جو فوت ہوئی۔ ادا نہ
ہوئی (در مختار وغیرہ) دن کے نفل میں ایک سلام کے ساتھ چار رکعت
سے زیادہ اور رات میں آٹھ رکعت سے زیادہ پڑھنا مکروہ ہے۔ اور
بہتر یہ ہے۔ کہ دن ہو یا رات چار چار رکعت پر سلام پھیرے (در مختار)۔
اس سے بھی زیادہ افضل یہ ہے۔ کہ دو دو رکعت پر سلام پھیرے
مسئلہ۔ جو سنت چار رکعتی ہے۔ اس کے قعدۂ اولیٰ میں صرف
التحیات پڑھے۔ اگر بھول کر درود شریف پڑھ لیا۔ تو سجدۂ سہو کرے
اور ان سنتوں میں جب تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہوا۔ تو ثنا اور
تعوذ (اعوذ) بھی نہ پڑھے۔ اور ان کے علاوہ اور چار رکعت والے نوافل
کے قعدۂ اولیٰ میں درود شریف پڑھے۔ اور تیسری رکعت میں ثنا و
اعوذ بھی پڑھے۔ بشرطیکہ دو رکعت کے بعد قعدہ کیا ہو۔ ورنہ پہلا سبحنک
اور اعوذ کافی ہے۔ منت کی نماز کے بھی قعدۂ اولیٰ میں درود شریف
پڑھے۔ اور تیسری میں ثنا و تعوذ پڑھے۔ (در مختار) **مسئلہ**۔ چار
رکعت نفل پڑھے اور قعدۂ اولیٰ فوت ہو گیا۔ بلکہ قصداً بھی ترک کر دیا
تو نماز باطل نہ ہوئی۔ اور بھول کر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا
تو عود نہ کرے (لوٹے نہیں)، اور سجدۂ سہو کرے۔ نماز کامل ادا ہو گئی
اگر تین رکعتیں پڑھیں اور دوسری پر نہ بیٹھا۔ تو نماز فاسد ہو گئی۔ اور اگر دو
رکعت کی نیت باندھی تھی۔ اور بغیر قعدہ کے تیسری کے لئے کھڑا
ہو گیا تو عود کرے ورنہ فاسد ہو جائیگی۔ (کیونکہ یہ قعدۂ اخیرہ تھا۔ اور اول
صورت میں جب کہ چار کی نیت باندھی تھی۔ تو دو رکعت پر قعدۂ اخیرہ

نہ تھا۔ بلکہ اولی تھا۔ اسواسطے وہاں عود نہ کرے۔ بلکہ سجدۂ سہو سے جبیرۂ نقصان پورا کرے۔ اور یہاں عود کرے۔ سجدہ سہو سے جبیرۂ نقصان ترک فرض میں نہیں ہو سکتا (عالمگیری) **مسئلہ**۔ نماز میں قیام طویل ہونا کثرت رکعات سے افضل ہے یعنی جب کہ کسی وقت معین تک نماز پڑھنا چاہے۔ مثلاً دو۲ رکعت میں اتنا وقت صرف کردینا چار رکعت پڑھنے سے افضل ہے (درمختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ نفل نماز گھر میں پڑھنا افضل ہے۔ مگر تراویح[1] وتحیۃ الوضو[2] اور واپسی[3] سفر کے دو۲ نفل کہ انکو مسجد میں پڑھنا افضل ہے۔ اور احرام[4] کی دو رکعت کہ میقات کے نزدیک کوئی مسجد ہو تو اُس میں پڑھنا افضل ہے اور طواف[5] کی دو رکعت میں کہ مقام ابراہیم کے پاس پڑھیں۔ اور معتکف[6] کے نوافل۔ اور سورج[7] گہن کی نماز مسجد میں پڑھے۔ اور اگر یہ[8] خیال ہو کہ گھر جاکر کاموں میں مشغول ہوجائیگا اور نوافل فوت ہوجائینگے۔ یا گھر میں جی نہ لگے گا۔ اور خشوع کم ہوجائیگا تو مسجد ہی میں پڑھے۔ (ردالمختار) **مسئلہ**۔ نفل کی ہر رکعت میں امام ومنفرد پر قرأت فرض ہے۔ اور اگر مقتدی ہو اگرچہ فرض پڑھنے والے کے پیچھے اقتدا کی ہو۔ تو امام کی قرأت اس کے لئے بھی کافی ہے۔ اس پر خود پڑھنا نہیں۔ (درمختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ نفل نماز قصداً شروع کرنے سے واجب ہوجاتی ہے کہ اگر توڑ دیگا۔ قضا پڑھنی ہوگی۔ اور اگر قصداً شروع نہ کی تھی۔ مثلاً یہ گمان تھا۔ کہ فرض پڑھنا ہے اور فرض کی نیت سے شروع کیا۔ پھر یاد آیا کہ پڑھ چکا تھا۔ تو اب یہ نفل ہے۔ اور توڑ دینے سے قضا واجب نہیں۔ بشرطیکہ یاد آتے ہی فوراً توڑ دے۔ اور یاد آنے پر اس نماز کو پڑھنا اختیار کیا۔ تو توڑ دینے سے قضا واجب ہوگی (درمختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ اگر بلا عذر نماز فاسد ہوگئی۔ جب بھی قضا واجب ہے۔ مثلاً تیمم سے پڑھ رہا تھا

اور اثنائے نماز میں (نماز کے درمیان) پانی پر قادر ہوا۔ یوہیں نفل پڑھتے میں عورت کو حیض آگیا تو قضا واجب ہوگئی۔ بعد طہارت حیض قضا پڑھے (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ شروع کرنے کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ تحریمہ باندھے دوسری یہ کہ تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہوگیا۔ بشرطیکہ شروع صحیح ہو۔ اور اگر شروع صحیح نہ ہو۔ مثلاً اُمّی (ان پڑھ) یا عورت کے پیچھے اقتدا کی۔ یا بے وضو ناپاک کپڑوں میں شروع کردی۔ تو قضا واجب نہ ہوگی۔ (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ**۔ فرض والے کے پیچھے نفل کی نیت سے شروع کی پھر یاد آیا۔ کہ یہ فرض مجھے پڑھنا ہے۔ اور توڑ کر اُسی فرض کی نیت سے اقتدا کی۔ جو وہ پڑھ رہا تھا۔ یا توڑ کر دوسرے نفل کی نیت کر کے شامل ہوا۔ تو اُس نفل کی قضا واجب نہیں (در مختار) **مسئلہ** طلوع و غروب و نصف النہار کے وقت نماز نفل شروع کی۔ تو واجب ہے کہ توڑ دے۔ اور وقت غیر مکروہ میں قضا پڑھے اور دوسرے وقت مکروہ میں قضا پڑھی۔ جب بھی ہوگئی۔ مگر گنہگار ہوا۔ اور پوری کرلی تو ہوگئی۔ مگر وقت مکروہ میں پڑھنے کا گناہ ہوا۔ بلا وجہ شرعی نفل شروع کر کے توڑ دینا حرام ہے (ردالمختار وغیرہ) **مسئلہ** نفل نماز شروع کی۔ اگرچہ چار رکعت کی نیت باندھی۔ جب بھی دو ۲ ہی رکعت شروع کرنے والا قرار دیا جائیگا۔ کہ نفل کا ہر شفع (دو رکعت) علیحدہ علیحدہ نماز ہے (عالمگیری)

مسئلہ ثمانیہ کا بیان

مسئلہ۔ چار رکعت نماز نفل کی نیت باندھی۔ اور شفع اول یا ثانی میں

توڑ دی۔ تو دو رکعت نماز قضا واجب ہوگی۔ مگر شفع ثانی توڑنے سے دو رکعت قضا واجب ہونے کی یہ شرط ہے۔ کہ دوسری رکعت پر قعدہ کر چکا ہو۔ ورنہ چار رکعت قضا کرنی ہونگی۔ (در مختار) **مسئلہ** سنت مؤکدہ اور منت کی نماز اگرچہ چار رکعتی ہو۔ تو توڑ دینے سے چار رکعت کی قضا دے۔ یوہیں اگر چار رکعتی فرض پڑھنے والے کے پیچھے نفل کی نیت باندھی اور توڑ دی تو چار کی قضا واجب ہے پہلے شفع میں توڑ ڈالے یا دوسرے میں (در مختار وغیرہ) چار رکعت کی نیت باندھی چاروں میں قرأت نہ کی یا پہلی دو میں یا پچھلی دو میں نہ کی (۴) یا پہلی دو میں سے ایک رکعت میں نہ کی (۵) یا پچھلی دو میں سے ایک رکعت میں نہ کی (۶) یا پچھلی دونوں یا پچھلی میں سے ایک رکعت میں قرأت چھوڑ دی تو ان چھ صورتوں میں دو رکعت قضا واجب (۱) اور اگر پہلی دو میں سے ایک اور پچھلی دو میں سے ایک۔ (۲) یا پہلی دو میں سے ایک میں اور پچھلی کی دونوں میں قرأت چھوڑ دی۔ تو ان صورتوں میں چار رکعت قضا واجب ہے۔ (عامہ کتب) **مسئلہ** اگر دو رکعت پر بقدر تشہد بیٹھا پھر توڑ دی۔ تو اس صورت میں بالکل قضا واجب نہیں۔ بشرطیکہ تیسری کے لئے کھڑا نہ ہوا ہو۔ اور پہلی دونوں میں قرأت کر چکا ہو۔ (در مختار) مگر بوجہ ترک واجب اُس نماز کے اعادہ کا حکم دیا جائے گا **مسئلہ**۔ نفل پڑھنے والے نے نفل پڑھنے والے کی اقتدا کی۔ اگرچہ تشہد میں۔ تو جو حال امام کا ہے وہی مقتدی کا ہے۔ (جتنی کی قضا امام پر واجب ہوگی۔ مقتدی پر بھی واجب (در مختار)

کھڑے ہو کر بیٹھ کر لیٹ کر نفل پڑھنے کا بیان

کھڑے ہو کر پڑھنے کی قدرت ہو جب بھی بیٹھ کر نفل پڑھ سکتے ہیں۔

مگر کھڑے ہو کر پڑھنے میں دُگنا ثواب ہے۔ کہ حدیث میں فرمایا بیٹھکر پڑھنے والے کی نماز کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نصف اور عذر کی وجہ سے بیٹھ کر پڑھے۔ تو ثواب میں کمی نہ ہوگی۔ یہ جو آج کل عام رواج پڑگیا ہے۔ کہ نفل بیٹھ کر پڑھا کرتے ہیں۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید بیٹھ کر پڑھنے کو بہتر سمجھتے ہیں ایسا ہے تو اُن کا خیال غلط ہے وتر کے بعد جو دو رکعت نفل پڑھتے ہیں۔ اُن کا بھی یہ ہی حکم ہے۔ کہ کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے۔ اور اسمیں اُس حدیث سے دلیل لانا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وتر کے بعد بیٹھکر نفل پڑھے۔ صحیح نہیں کہ یہ حضور کے مخصوصات میں سے ہے۔ چنانچہ صحیح مسلم شریف کی حدیث عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے۔ فرماتے ہیں۔ مجھے خبر پہنچی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نماز سے آدھی ہے۔ اس کے بعد میں حاضر خدمت اقدس ہوا تو حضور کو بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے پایا۔ سر اقدس پر میں نے ہاتھ رکھا۔ (کہ بیمار تو نہیں) ارشاد فرمایا کیا ہے اے عبد اللہ۔ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضور نے تو ایسا فرمایا ہے۔ اور حضور بیٹھکر نماز پڑھتے ہیں۔ فرمایا ہاں و لیکن میں تم جیسا نہیں۔ امام ابراہیم حلبی و صاحب درمختار و صاحب ردالمختار نے فرمایا کہ یہ حکم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص سے ہے اور اسی حدیث سے استناد کیا (سند پکڑی) **مسئلہ** اگر رکوع کی حد تک جھک کر نفل کا تحریمہ باندھا۔ تو نماز نہ ہوگی۔ (ردالمختار) لیٹ کر نفل نماز جائز نہیں جب کہ عذر نہ ہو اور عذر کی وجہ سے ہو۔ تو جائز ہے۔ (درمختار) **مسئلہ**۔ کھڑے ہو کر شروع کی تھی۔ پھر بیٹھ گیا یا بیٹھکر شروع کی تھی۔ پھر کھڑا ہو گیا۔ دونوں صورتیں جائز ہیں۔ خواہ

ایک رکعت کھڑے ہو کر پڑھی ایک بیٹھ کر یا ایک ہی رکعت کے ایک حصہ کو کھڑے ہو کر پڑھا۔ اور کچھ حصہ بیٹھکر (در مختار وغیرہ) مگر دوسری صورت (کھڑے ہو کر شروع کی۔ پھر بیٹھ گیا۔ اس میں اختلاف ہے لہذا بچنا اولی ہے **مسئلہ**۔ کھڑے ہو کر نفل پڑھتا تھا اور تھک گیا تھا۔ تو عصا یا دیوار پر ٹیک لگا کر پڑھنے میں حرج نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ۔ اور بغیر تھکے بھی اگر ایسا کرے۔ تو کراہت ہے۔ نماز ہو جائیگی

مسئلہ۔ نفل بیٹھ کر پڑھے تو اُس طرح بیٹھے جسطرح تشہد میں بیٹھا کرتے ہیں۔ مگر بحالت قرأت ناف کے نیچے ہاتھ باندھے رہے جیسے قیام میں باندھتے ہیں۔ (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ وتر کے بعد کے دو نوافل کی رکعت اول میں اذا زلزلت الارض اور دوسری رکعت میں سورہ کافرون پڑھے +

گاڑی و سواری پر نفل پڑھنے کا بیان

مسئلہ۔ بیرون[1] شہر سواری پر بھی نفل پڑھ سکتا ہے۔ اور اس صورت میں استقبال قبلہ شرط نہیں۔ بلکہ جس رخ کو جارہی ہو اُدھر ہی منہ ہو اور اگر اُدھر منہ نہ ہو تو نماز ناجائز ہے۔ اور شروع کرتے وقت بھی قبلہ کی طرف منہ ہونا شرط نہیں۔ بلکہ سواری جدھر جارہی ہو۔ اُس طرف ہو اور رکوع وسجود اشارہ سے کرے۔ اور سجدہ کا اشارہ بہ نسبت رکوع کے پست (نیچے) ہو۔ (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ سواری پر نفل پڑھنے میں اگر ہانکنے کی ضرورت ہو اور عمل قلیل سے ہانکا مثلاً ایک پاؤں سے ایڑ لگائی یا ہاتھ میں چابک ہے۔ اُس سے ڈرایا تو حرج نہیں اور بلا ضرورت

---

[1] بیرون شہر سے وہ جگہ مراد ہے جہاں سے مسافر پر قصر واجب ہوتا ہے۔ (عالمگیری)

ناجائز ہے (ردالمحتار) **مسئلہ**۔ سواری پر نماز شروع کی۔ پھر عملِ قلیل کے ساتھ اُتر آیا۔ تو اُسی پر بنا کر سکتا ہے۔ خواہ کھڑے ہو کر پڑھے یا بیٹھ کر مگر قبلہ کو منہ کرنا ضروری ہے۔ اور زمین پر شروع کی پھر سوار ہوا۔ تو بنا نہیں کر سکتا۔ نماز فاسد ہوگئی (درمختار) **مسئلہ**۔ گاؤں یا خیمہ کا رہنے والا جب گاؤں یا خیمہ سے باہر ہوا تو سواری پر نفل پڑھ سکتا ہے (ردالمحتار) بیرون شہر سواری پر شروع کی تھی۔ پڑھتے پڑھتے شہر میں داخل ہوگیا تو جب تک گھر نہ پہنچا سواری پر پورا کر سکتا ہے (درمختار) **مسئلہ**۔ محمل اور سواری پر نفل نماز مطلقاً جائز ہے۔ جبکہ تنہا پڑھے۔ اور نفل نماز جماعت سے پڑھنا چاہے تو اُس کے لئے شرط یہ ہے۔ کہ امام و مقتدی الگ الگ سواریوں پر نہ ہوں۔ (درمختار) **مسئلہ**۔ محمل پر فرض اسوقت جائز ہے۔ کہ اُترنے پر قادر نہ ہو۔ ہاں اگر ٹھہرا ہوا ہو اور اُس کے نیچے لکڑیاں لگا دیں۔ کہ زمین پر قایم (کھڑا) ہوگیا تو جائز ہے۔ (درمختار) **مسئلہ**۔ گاڑی کا جوا جانور پر رکھا ہو۔ گاڑی کھڑی ہو یا چلتی اُس کا وہی حکم ہے جو جانور پر نماز پڑھنے کا ہے۔ یعنی فرض و واجب و سنت بلا عذر جایز نہیں اور اگر جوا جانور پر نہ ہو اور رکی ہوئی تو نماز جایز ہے۔ (درمختار وغیرہ) یہ حکم اُس گاڑی کا ہے جسمیں دو پہیے ہوں۔ چار پہیے والی جب رکی ہو تو صرف جوا جانور پر ہوگا۔ اور گاڑی زمین پر مستقر ہوگی۔ لہذا جب ٹھہری ہوئی ہو۔ اُس پر نماز جایز ہوگی۔ جیسے تخت پر جایز ہے **مسئلہ**۔ گاڑی اور سواری پر نماز پڑھنے کیلئے یہ عذر ہیں (۱) مینہ برس رہا ہے (۲) اس قدر کیچڑ ہے کہ اُتر کر پڑھے گا تو منہ دھنس جائیگا۔ یا کیچڑ میں سن جائیگا۔ یا جو کپڑا بچھائے گا۔ وہ بالکل لتھڑ جائیگا۔ اور اس صورت میں سواری نہ ہو تو کھڑے کھڑے اشارے سے پڑھے۔ (۳) ساتھی چلے جائینگے (۴) یا سواری کا جانور

شریر ہے کہ سوار ہونے میں دشواری ہوگی۔ مددگار کی ضرورت ہوگی اور مددگار موجود نہیں۔ (۵) یا وہ بوڑھا ہے کہ بغیر مددگار کے اُتر چڑھ نہ سکے گا۔ اور مددگار موجود نہیں اور یہی حکم عورت کا ہے۔ (۶) یا مرض میں زیادتی ہوگی (۷) جان (۸) یا مال (۹) یا عورت کو آبرو کا اندیشہ ہو (درمختار وغیرہ) ٹھہری ہوئی ریل میں سب نمازیں بالاتفاق جائز ہیں اس لئے کہ ٹھہری ہوئی ریل کا حکم مثل تختہ کے ہے۔ ہاں چلتی ریل میں علمائے ہند کا فرض و واجب میں اختلاف ہے۔ مگر صحیح یہ ہی ہے کہ بسبب عذر کے چلتی ریل میں فرض واجب نمازیں درست ہیں۔ (غایۃ الاوتار) اگر چلتی ریل پر وقت نماز کا ہوگیا ہے۔ اور اس کو اُمید ہے کہ سٹیشن پر پہنچنے تک وقت آخر نماز کا رہے گا۔ تو احتیاط کی رو سے افضل یہی ہے۔ کہ وقت کے باقی رہنے تک توقف کرے اور جب ریل ٹھہرے نماز پڑھے اور اگر اول وقت چلتی ریل میں سٹیشن پر پہنچنے سے پہلے بھی پڑھ لیگا۔ تو بھی جائز ہے۔ جیسے کہ قافلہ حجاج میں بوجہ نہ اُتر سکنے کے سواری پر صاحب شامی نے اول وقت نماز پڑھ لینے کو جائز فرمایا ہے (شامی) **مسئلہ** چلتی کشتی میں نماز درست ہے (عالمگیری) **فائدہ** ۔ جب کہ ریل بصورت ڈاک ہو یا مسافر بے ہمراہی آشنا کے سفر کر رہا ہو۔ تو اسوقت افضل یہ ہی ہونا چاہیئے کہ نماز دونوں صورتوں (چلتی و ٹھہری ہوئی) گاڑی پر پڑھنی درست ہو تاکہ تشویش سے دور ہو۔ اور خشوع و خضوع کے قریب کیونکہ جب کہ رفیق آشنا اس کے ہمراہ نہ ہوگا۔ اور یہ اُتر کر نماز پڑھنے کی صورت میں اپنے اسباب کی طرف متوجہ رہے گا۔ اور یہ ہی خیال دل میں گذریگا کہ میرا اسباب کوئی نہ اُٹھالے۔

بر زبان تسبیح و در دل گاؤ خر ۔۔۔ این چنین تسبیح کے دارد اثر

کا مصداق ہوگا۔ اور ریل ڈاک کئی اسٹیشنوں کو چھوڑ جاتی ہے اور کئی جنکشنوں پر صرف پانچ منٹ کے لئے ٹھیرتی ہے۔ جسمیں کہ مسافر کو پانی پینا بھی آسانی سے میسّر نہیں آتا۔ اس خاکسار کو بہت دفعہ ایسے موقعوں کا منہ دیکھنا پڑا ہے۔ ریل میں تو بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ بیٹھنا تو چہ جائے۔ کھڑے ہونے کی جگہ بھی نہیں ملتی۔ ذرا بھر بھی انسان ادہر اُدہر ہو تو جائے۔ قیام سے کیا بلکہ سفر سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔ مبتلیٰ بہ کو حقیقت واقعہ کی اچھی خبر ہوتی ہے۔ ہلذا ریل میں ایسے موقعوں پر نماز بلا اختلاف جایز ہونی چاہیئے جس طرح جانور سواری پر باعذار نماز جایز ہو جاتی ہے **مسئلہ** محمل کی ایک طرف خود سوار ہے دوسری طرف اس کی ماں یا زوجہ یا اور کوئی محارم ہیں ہے جو خود سوار نہیں ہو سکتی۔ اور یہ خود اُتر چڑھ سکتا ہے۔ مگر اُس کے اُترنے میں محمل گر جانیکا اندیشہ ہے اسے بھی اُسی پر پڑھنے کا حکم ہے (در مختار) **مسئلہ**۔ جانور اور چلتی گاڑی جس اور اُس گاڑی پر جس کا جوا جانور پر ہو۔ بلا عذر شرعی فرض و سنت فجر و تمام واجبات۔ جیسے وتر و نذر اور نفل جس کو توڑ دیا ہو۔ اور سجدہ تلاوت جبکہ آیت سجدہ زمین پر تلاوت کی ہو۔ ادا نہیں کر سکتا۔ اور اگر عذر کی وجہ سے ہو تو ان سب میں شرط یہ ہے۔ کہ اگر ممکن ہو تو قبلہ رو کھڑا کرکے ادا کرے۔ ورنہ جیسے بھی ممکن ہو پڑھے (در مختار) **مسئلہ**۔ کسی نے منت مانی کہ دو رکعتیں بغیر طہارت پڑھے گا۔ یا اُن میں قرأت نہ کرے گا۔ یا ننگا پڑھیگا یا ایک یا آدھی رکعت کی منت مانی۔ تو ان سب صورتوں میں اُس پر دو[۲] رکعت طہارت و قرائت ستر کے ساتھ واجب ہو گئیں۔ اور تین[۳]

نوٹ۔ (۱) گاڑی و سواری پر نماز فرض جایز ہونیکے لئے جو عذر بیان کئے ہیں مثلاً عذر ۱ و ۲ و ۳ میں فرض نماز کو جایز بتایا ہے اس سے ریل گاڑی والا عذر زیادہ ہے۔ لہذا ریل گاڑی میں بطریق اولیٰ نماز جایز ہونی چاہیئے +

کی منت مانی تو چار رکعت واجب ہوئیں (درمختار وغیرہ)

منت مانکر نماز پڑھنے کے مسائل

مسئلہ۔ منت مانی کہ فلاں مقام پر نماز پڑھیگا۔ اور اُس سے کم درجہ کے مقام پر ادا کی ہوگئی مثلاً مسجد حرام میں پڑھنے کی منت مانی اور مسجد قدس یا گھر کی مسجد میں ادا کی ہوگئی۔ عورت نے منت مانی کہ کل نماز پڑھے گی یا روزہ رکھے گی۔ دوسرے دن اُسے حیض آگیا تو قضا کرے اور اگر یہ منت مانی کہ حالت حیض میں دو رکعت پڑھے گی تو کچھ نہیں۔ (درمختار) **مسئلہ**۔ منت مانی کہ آج دو رکعت پڑھے گا۔ اور آج نہ پڑھی تو اس کی قضا نہیں بلکہ کفارہ دینا ہوگا۔ (عالمگیری) **فائدہ** اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم توڑنے کا ہے (ایک غلام آزاد کرنا۔ یا دس مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر طعام کھلانا۔ یا کپڑا دینا یا تین روزے رکھنا) **مسئلہ**۔ پورے مہینہ کی نماز کی منت مانی تو ایک مہینے کے فرض و وتر کی مثل اس پر نماز پڑھنی واجب ہے۔ سنت کی مثل نہیں مگر وتر و مغرب کی جگہ چار رکعت پڑھے۔ (ہر روز بائیس رکعتیں پڑھے) (عالمگیری)

مسئلہ۔ اگر کھڑے ہو کر پڑھنے کی منت مانی۔ تو کھڑے ہو کر پڑھنا واجب ہے اور مطلق نماز کی منت ہے تو اختیار ہے کھڑے ہو کر پڑھے یا بیٹھکر۔ (عالمگیری) **تنبیہ**۔ سوائے اوقات ممنوع مکروہ کے جتنے نوافل چاہے پڑھے۔ نفلوں کی کوئی حد معین نہیں۔ اب جو بعض نوافل حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم و ائمہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے مروی ہیں۔ بیان کیئے جاتے ہیں۔

تحیۃ المسجد کا بیان

جو شخص مسجد میں آئے اُسے دو رکعت نماز پڑھنا سنت ہے۔ بلکہ بہتر یہ ہے کہ چار رکعت پڑھے۔ ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جو شخص مسجد میں داخل ہو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھ لے (بخاری و مسلم) **مسئلہ**۔ ایسے وقت مسجد میں آیا جس میں نفل نماز مکروہ ہے۔ مثلاً بعد طلوع صبح صادق یا بعد نماز عصر۔ وہ تحیۃ المسجد نہ پڑھے بلکہ تسبیح و تہلیل و درود شریف میں مشغول ہو حق مسجد ادا ہو جائیگا **مسئلہ**۔ فرض یا سنت یا کوئی نماز مسجد میں پڑھ لی۔ تحیۃ المسجد ادا ہو گئی۔ اگرچہ تحیۃ المسجد کی نیت نہ کی ہو۔ اس نماز کا حکم اُس کے لئے ہے جو بہ نیت نماز نہ گیا۔ بلکہ درس و ذکر وغیرہ کے لئے گیا ہو اگر فرض یا اقتدا کی نیت سے مسجد میں گیا۔ تو بھی قائم مقام تحیۃ المسجد ہے بشرطیکہ داخل ہونے کے بعد ہی پڑھے۔ اور اگر عرصہ کے بعد پڑھے گا۔ تحیۃ المسجد پڑھے (ردالمختار) بہتر یہ ہے کہ بیٹھنے سے پہلے تحیۃ المسجد پڑھ لے اور بغیر پڑھے بیٹھ گیا۔ تو ساقط نہ ہوئی۔ اب پڑھے (درمختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ ہر روز ایک بار تحیۃ المسجد کافی ہے۔ ہر بار ضرورت نہیں اور اگر کوئی شخص بے وضو مسجد میں گیا۔ یا کوئی دیگر وجہ ہے۔ کہ تحیۃ المسجد نہیں پڑھ سکتا۔ تو چار بار سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ کہے۔

تحیۃ الوضو کا بیان

تحیۃ الوضو کہ وضو کے اعضاء خشک ہونے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنا

مستحب ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جو شخص وضو کرے اور اچھا وضو کرے۔ اور ظاہر و باطن کے ساتھ متوجہ ہو کر دو۲ رکعت پڑھے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے (مسلم) **مسئلہ** غسل کے بعد بھی دو رکعت نماز مستحب ہے۔ وضو کے بعد فرض وغیرہ پڑھے تو قائم مقام تحیۃ الوضو کے ہو جائینگے۔ (رد المختار) **مسئلہ**۔ تحیۃ الوضو کی اول رکعت میں سورۂ کافرون اور دوسری میں سورۂ اخلاص کا پڑھنا مستحب ہے۔ (غایۃ الاوطار)

نماز اشراق

رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو فجر کی نماز با جماعت پڑھ کر ذکر خدا کرتا رہا۔ یہاں تک کہ آفتاب بلند ہو گیا۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں تو اُسے پورے حج و عمرہ کا ثواب ملے گا **فائدہ**۔ مالا بد میں چار رکعت نماز اشراق لکھی ہے۔ اور بعض دیگر کتابوں میں چھ۶ رکعت بھی آیا ہے۔ (ترمذی) **فائدہ** چار رکعت والی روایت کا حوالہ شرح سفر سعادت میں دیا ہے۔ **تنبیہ** بہار شریعت میں جہاں اوقات نماز بیان کیے ہیں (جلد سویم صفحہ ۱۹ مطبوعہ آگرہ) وہاں بحوالہ فتاوی رضویہ بیان کرتے ہیں کہ تجربہ سے ثابت ہوا کہ قرص آفتاب میں یہ زردی اُسوقت آجاتی ہے۔ جب غروب میں بیس۲۰ منٹ باقی رہتے ہیں تو اُسی قدر وقت کراہت ہے۔ یونہی بعد طلوع آفتاب بیس۲۰ منٹ کے بعد جواز نماز کا وقت ہو جاتا ہے۔ لہٰذا جو لوگ محض طلوع آفتاب کے وقت فوراً نماز اشراق پڑھ لیتے اُن کو اس حدیث سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ عین طلوع آفتاب کے وقت نماز مکروہ تحریمہ ہے۔ **فائدہ**۔ جواہر خمسہ میں ہے جب آفتاب قریب ایک نیزہ کے ہو۔ جب وقت نماز اشراق کا ہوتا ہے)

نماز چاشت کے فضائل

نماز چاشت مستحب ہے کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ چاشت کی بارہ۱۲ رکعتیں ہیں۔ اور بہتر بارہ۱۲ ہیں۔ کہ حدیث میں ہے جس نے چاشت کی بارہ رکعتیں پڑہیں۔ اللہ اُس کے لئے جنت میں سونے کا محل بنائیگا (رواہ ترمذی وابن ماجہ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی پر اُس کے ہر جوڑ کے بدلے صدقہ ہے۔ اور کل تین سو ساٹھ۳۶۰ جوڑ ہیں) ہر تسبیح صدقہ ہے اور ہر حمد صدقہ ہے اور لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا صدقہ ہے۔ اور اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے۔ اور اچھی بات کا حکم کرنا صدقہ ہے اور بُری بات سے منع کرنا صدقہ ہے۔ اور ان سب کی طرف سے دو رکعتیں چاشت کی کفایت کرتی ہیں (مسلم عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں حضور سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم شروع دن میں میرے لئے چار رکعتیں پڑھ لے۔ آخر دن تک میں تیری کفایت فرماؤنگا۔ (ترمذی وغیرہ) فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس نے دو رکعتیں چاشت کی پڑہیں غافلین میں نہیں لکھا جائیگا۔ اور جو چار پڑہے عابدین میں لکھا جائیگا۔ اور جو چھ پڑہے۔ اُس دن اُس کی کفایت کی گئی۔ اور جو آٹھ پڑہے اللہ تعالیٰ اُسے قانتین میں لکھیگا اور جو بارہ۱۲ پڑہے۔ اللہ تعالیٰ اُس کے لئے جنت میں ایک محل بنائیگا۔ اور کوئی دن یا رات نہیں جسمیں اللہ تعالیٰ بندوں پر احسان وصدقہ نہ کرے۔ اور اُس بندہ سے بڑھ کر کسی پر احسان نہ کیا جس نے اپنا ذکر الہام کیا۔ (طبرانی عن ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرمایا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو شخص چاشت کی دو رکعتوں پر محافظت کرے اُسکے

گناہ بخشدیئے جائینگے اگرچہ سمندر کے جھاگ برابر ہوں (ترمذی وغیرہ)
فائدہ۔ رفع افلاس کے لئے یہ نماز چاشت مجرب ہے اول رکعت میں سورۂ والشمس دوسری میں واللیل تیسری میں والضحیٰ چوتھی میں الم نشرح اُس کے بعد ہر رکعت میں بعد فاتحہ شریف کے آیۃ الکرسی ایک بار سورۂ اخلاص تین تین بار پڑھے۔ اور بعد سلام کے سو بار اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ پڑھے۔ دو سو نیکیاں اُس کے نامۂ اعمال میں لکھی جائینگی اور اُسی قدر برائیاں دور کی جائینگی۔ (جواہر خمسہ مع کم وبیش فی الالفاظ) **فائدہ**۔ اگر آیۃ الکرسی و دیگر سورتیں یاد نہ ہوں تو سورۂ اخلاص ہی کافی ہے یا جو کچھ یاد ہو پڑھے۔ فائدہ سے محروم نہ رہے کہ اگر سورتیں یاد ہوں تو چاشت پڑھے ورنہ نہیں یہ نہیں بلکہ جسطرح بھی ہوسکے یہ فضیلت ہاتھ سے نہ جانے دے (۱۲ منہ) **مسئلہ**۔ اس نماز چاشت کا وقت آفتاب بلند ہونے سے زوال نصف النہار شرعی تک ہے۔ اور بہتر یہ ہے۔ کہ چوتھائی دِن چڑھے پڑھے۔ (عالمگیری وغیرہ)

نماز سفر

نماز سفر کہ سفر میں جاتے وقت دو رکعتیں اپنے گھر پر پڑھ کر جائے حدیث میں ہے کہ کسی نے اپنے اہل کے پاس اُن دو رکعتوں سے بہتر نہ چھوڑا۔ جو بوقت ارادۂ سفر اُن کے پاس پڑھیں (طبرانی)
اوّل رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ شریف کے سورۂ یٰسین شریف دوسری میں انا انزلناہ دس بار اور بعد از سلام تین سو ساٹھ بار یہ اسم شریف پڑھے۔ یَا قَہَّارُ **فائدہ**۔ پھر سات کنکر اُٹھا کر ایک ایک

چھ طرف پھینکدے۔ ایک کنکر اپنے پاس رکھے۔ جب منزل پر پہنچے اُسکو پھینکدے اور اگر راستہ میں پانی نہ ملے۔ سنگریزہ اٹھاکر تین بار سورہ کوثر اُس پر دم کرکے منہ میں رکھے۔ (جواہر خمسہ)

نماز واپسی سفر

نماز واپسی سفر کہ سفر سے واپس ہوکر دو رکعتیں مسجد میں ادا کرے کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر سے دن میں چاشت کے وقت تشریف لاتے۔ اور ابتداءً مسجد میں جاتے۔ اور دو رکعتیں اُس میں نماز پڑھتے۔ پھر وہیں مسجد میں تشریف رکھتے (مسلم) مسئلہ مسافر کو چاہیئے کہ منزل میں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز نفل پڑھے۔ جیسے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کرتے تھے (ردالمختار)

صلوٰۃ اللّیل

رات میں بعد نماز عشا جو نوافل پڑھے جائیں۔ اُن کو صلوٰۃ اللّیل کہتے ہیں۔ اور رات کے نوافل دن کے نوافل سے بہتر ہیں کہ صحیح مسلم شریف میں مرفوعاً ہے۔ فرضوں کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے۔ اور طبرانی نے مرفوعاً روایت کی ہے۔ کہ رات میں کچھ نماز ضروری ہے۔ اگرچہ اتنی ہی دیر جتنی دیر میں بکری دودھ پیتے ہیں۔ اور فرض عشا کے بعد جو نماز پڑھیں۔ وہ صلوٰۃ اللّیل ہے +

نماز تہجّد

مسئلہ۔ اس صلاۃ اللیل کی ایک قسم تہجد ہے۔ کہ عشا کے بعد رات میں سوکر اُٹھیں۔ اور نوافل پڑہیں۔ سونے سے قبل جو کچھ پڑہیں۔ وہ تہجد نہیں (ردالمختار) مسئلہ۔ تہجّد نفل کا نام ہے۔ اگر کوئی عشا کے بعد سو رہا پھر اُٹھکر قضا پڑہی تو اُس کو تہجد نہ کہینگے (ردالمختار) مسئلہ کم از کم تہجد کی دو رکعتیں ہیں۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آٹھ تک ثابت۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص رات میں بیدار ہو اور اپنے اہل کو جگائے پھر دونوں دو دو رکعت نفل پڑہیں تو کثرت سے (خدا کو) یاد کرنے والوں میں لکھے جائینگے (نسائی و ابن ماجہ ردالمختار) مسئلہ۔ جو شخص دو تہائی رات سونا چاہے۔ اور ایک تہائی عبادت کرنا۔ اُسے افضل یہ ہے۔ کہ پہلی اور پچھلی تہائی میں سوئے۔ اور درمیان کی تہائی میں عبادت کرے۔ اور اگر نصف شب میں سونا چاہتا ہے اور نصف جاگنا تو پچھلی نصف میں عبادت افضل ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رب عزوجل ہر رات میں جب پچھلی تہائی باقی رہتی ہے آسمان دنیا پر تجلی خاص فرماتا ہے۔ ہے کوئی دعا کرنے والا کہ اُس کی دعا قبول کروں ہے کوئی مانگنے والا کہ اُسے دوں۔ ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ اُس کی بخشش کردوں اور سب سے بڑھکر تو نماز داؤد علیہ السلام ہے۔ کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سب نمازوں میں اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب نماز داؤد علیہ السلام ہے کہ آدہی رات سوتے اور تہائی رات عبادت کرتے پھر چھٹے حصہ میں سوتے (بخاری و مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) عبداللہ بن سلام کہتے ہیں جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے۔ تو

کثرت سے لوگ حاضر خدمت ہوئے۔ میں بھی حاضر ہوا۔ جب میں نے حضور کے چہرۂ مبارک کو غور سے دیکھا۔ پہچان لیا کہ یہ منہ جھوٹوں کا منہ نہیں۔ کہتے ہیں پہلی بات جو میں نے حضور سے سنی یہ ہے فرمایا اے لوگو سلام شائع کرو۔ اور کھانا کھلاؤ اور رشتہ داروں سے نیک سلوک کرو۔ اور رات میں نماز پڑھو جب کہ لوگ سوتے ہوں سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہوگے (ترمذی وغیرہ) فرمایا قیامت کے دن لوگ ایک میدان میں جمع کئے جائینگے اُس وقت منادی پکاریگا کہاں ہیں وہ جن کی کروٹیں (پہلو) خوابگاہوں سے جدا ہوتی تھیں۔ تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ وہ لوگ کھڑے ہونگے اور تھوڑے ہونگے۔ (وَقَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ) یہ جنت میں بغیر حساب داخل ہونگے۔ پھر اور لوگوں کے لئے حساب کا حکم ہوگا۔ (بیہقی)۔ قیام اللیل کو اپنے اوپر لازم کرلو کہ یہ اگلے نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور تمہارے رب کی طرف قربت کا ذریعہ ہے۔ اور منہیات (برائیوں) کا مٹانے والا اور گناہ سے روکنے والا۔ دوسری روایت میں ہے۔ کہ بدن سے بیماری دفعہ کرنے والا ہے (ترمذی) **مسئلہ**۔ جو شخص نماز تہجد کا عادی ہو بلا عذر اُسے چھوڑنا مکروہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ارشاد فرمایا۔ اے عبداللہ تو فلاں کی طرح نہ ہونا کہ رات میں اُٹھا کرتا تھا۔ پھر چھوڑ دیا۔ (بخاری و مسلم) فرمایا کہ اعمال میں زیادہ پسند اللہ تعالیٰ کو وہ ہے جو ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہو (بخاری و مسلم وغیرہ) **مسئلہ**۔ عیدین اور پندرہویں شعبان کی راتوں اور رمضان کی اخیر دس راتوں اور ذی الحجہ کی پہلی دس راتوں میں شب بیداری مستحب ہے۔ اکثر حصہ میں جاگنا بھی شب بیداری ہے (در مختار) عیدین کی راتوں میں شب بیداری یہ ہے۔ کہ عشاء و صبح دونوں

جماعت اولیٰ سے ہوں۔ کہ صحیح حدیث میں فرمایا جس نے عشا کی نماز جماعت سے پڑہی۔ اُس نے آدھی رات عبادت کی۔ اور جس نے نماز فجر جماعت سے پڑہی اُس نے آدھی رات عباوت کی اور ان راتوں میں اگر جاگے گا تو نماز عید و قربانی وغیرہ میں دقت ہوگی۔ لہٰذا اس پر اکتفا کرے۔ اور اگر ان کاموں میں فرق نہ آئے۔ تو جاگنا بہت بہتر **مسئلہ** ان راتوں میں تنہا نفل پڑھنا اور تلاوت قرآن مجید اور حدیث شریف پڑھنا اور سُننا اور درود شریف پڑھنا شب بیداری ہے۔ نہ کہ خالی جاگنا (ردالمختار) **مسئلہ**۔ تہجد میں سورۂ بقر۔ آل عمران۔ نساء۔ سورۂ مائدہ۔ جمعہ۔ یٰسین۔ اخلاص۔ مزمل کا پڑھنا افضل ہے۔ سورۂ اخلاص کے پڑھنے کا ایک خاص طریقہ مشائخین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے منقول ہے وہ یہ کہ پہلی رکعت میں بارہ۱۲ مرتبہ دوسری میں گیارہ مرتبہ اس طرح ہر ایک رکعت میں ایک ایک قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کم کرتا چلا جائے۔ اخیر میں ایک قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھ کر ختم نماز کرے (تفسیر عزیزی)، **نوع دیگر**۔ ہر رکعت بعد از فاتحہ سورۂ اخلاص ایک بار زیادہ کرے یعنی رکعت اول میں ایک بار۔ دوسری میں دو۲ بار۔ تیسری میں تین بار۔ اسی طرح بارہ۱۲ تک (جواہر خمسہ)

رات میں پڑھنے کی بعض دعائیں

فرماتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جو رات میں اُٹھے اور یہ دعا پڑھے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ پھر جو

دعا کرے مقبول ہوگی۔ اور اگر وضو کر کے نماز پڑھے۔ تو اُس کی نماز مقبول ہوگی (بخاری عن عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ترجمہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے۔ اُس کا کوئی شریک نہیں اُسی کے لئے ملک ہے۔ اور اسی کے لئے حمد ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور پاک ہے اللہ اور حمد ہے اللہ کے لئے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور اللہ بڑا ہے۔ اور نہیں ہے گناہ سے پھرنا۔ اور نہ نیکی کی طاقت مگر اللہ کے ساتھ۔ اے میرے پروردگار تو مجھے بخشدے۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تہجد کے لئے اُٹھتے۔ تو یہ دعا پڑھتے:-

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ

الٰہی تیرے ہی لئے حمد ہے۔ تو قائم کرنے والا ہے آسمانوں اور زمینوں کا اور

مَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ۔ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

جو کچھ ان میں ہے۔ اور تیرے لئے حمد ہے۔ تو نور ہے آسمانوں اور زمینوں کا۔

وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ۔ اَنْتَ مَلِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ

اور جو کچھ ان میں ہے۔ اور تیرے لئے حمد ہے۔ تو بادشاہ ہے آسمانوں اور زمینوں کا اور

مَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ۔ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُکَ حَقٌّ۔ وَ

جو کچھ ان میں ہے اور تیرے لئے حمد ہے۔ تو حق ہے۔ اور تیرا وعدہ حق ہے۔ اور

مُحَمَّدٌ حَقٌّ۔ وَّ سَاعَۃُ حَقٌّ۔ اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق ہیں۔ اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ میں تیرے لئے اسلام لایا اور تجھ پر

اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ وَ

ایمان لایا اور تجھ ہی پر توکل کیا۔ اور تیری طرف رجوع کیا۔ اور تیری ہی مدد سے خصومت

اِلَیْکَ حَاکَمْتُ فَاغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ

کی۔ اور تیری ہی طرف فیصلہ لایا۔ پس تو بخشدے میرے لئے وہ گناہ جو میں نے پہلے کیا اور جو پیچھے کیا۔ اور جو چھپا کر کیا

وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ اَنْتَ الْمُؤَخِّرُ
اور علانیہ کیا اور وہ گناہ جسکو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تو ہی آگے بڑہانے والا ہے اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُكَ
تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

یہ ایک دعا اور چند حدیثیں نقل ذکر کر دی گئیں۔ اور ان کے علاوہ اس نماز کے فضائل میں بکثرت احادیث وارد ہیں۔ جسے مولا تعالیٰ توفیق عنایت فرمائے۔ اُس کے لئے یہ ہی کافی ہیں۔

نماز استخارہ

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم کو تمام امور میں استخارہ کی تعلیم فرماتے۔ جیسے قرآن کریم کی سورت تعلیم فرماتے تھے۔ فرماتے ہیں۔ جب کوئی کسی امر کا قصد کرے تو دو رکعت نماز نفل پڑہے۔ پھر کہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدِرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِهٖ (ترجمہ اے اللہ میں تجھ سے استخارہ کرتا ہوں۔ تیرے علم کے ساتھ اور تیری قدرت کے ساتھ طلب قدرت کرتا ہوں۔ اور تجھ سے

تیرے فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں۔ اس لئے کہ تو قادر ہے۔ اور میں قادر نہیں۔ اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا۔ اور تو غیبوں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ اگر تیرے علم میں یہ ہے۔ کہ یہ کام میرے لئے بہتر ہے۔ میرے دین و معیشت و انجام کار میں یا فرمایا اسوقت اور آئندہ میں تو اُسکو میرے لئے مقدر کر دے۔ اور آسان کر۔ پھر میرے لئے اس میں برکت دے اور اگر تو جانتا ہے۔ کہ میرے لئے یہ کام بُرا ہے۔ میرے دین اور معیشت و انجام کار میں۔ یا فرمایا اسوقت اور آئندہ تو اُسکو مجھ سے پھیر دے۔ اور مجھ کو اس سے پھیر۔ اور میرے لئے خیر کو مقدر فرما۔ جہاں بھی ہو۔ پھر مجھے اُس سے راضی کر۔ (عامہ)

اور اپنی حاجت ذکر کرے۔ خواہ بجائے ہذا الامر کے حاجت کا نام لے یا اُس کے بعد (رد المحتار) اَوْ قَالَ عَاجِلِ اَمْرِیْ میں او شک فقہائے کرام فرماتے ہیں۔ کہ جمع کرے۔ یعنی یوں کہے۔ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ (غنیہ) حج و جہاد اور دیگر نیک کاموں میں نفس فعل کے لئے استخارہ نہیں ہو سکتا۔ (کہ میں یہ حج کروں۔ جہاد کروں یا نہ کروں۔ نفس فعل میں اُسوقت استخارہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب کہ اُس فعل کے نیک و بد اُس کے حق میں ہونے میں شبہ ہو۔ کہ آیا یہ فعل میرے لئے اچھا ہوگا یا نہ۔ مثلاً تجارت وغیرہ۔ ورنہ فعل بد کے لئے استخارہ جائز ہی نہیں۔ باقی حج و جہاد وغیرہ افعال فی ذاتہٖ بھی نیک ہیں۔ اور ہر شخص کے لئے بصورت امکان اچھے ہیں۔ ان میں استخارہ کی کوئی ضرورت نہیں) ہاں تعیین وقت کے لئے استخارہ کر سکتے ہیں۔ **مسئلہ** مستحب یہ ہے کہ اس دعا کے اول آخر الحمد للہ اور درود شریف پڑھے۔ اور پہلی رکعت میں سورۂ کافرون اور دوسری میں سورۂ اخلاص پڑھے۔ اور بعض مشائخ رحمۃ اللہ علیہم فرماتے ہیں کہ پہلی میں وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ تا يُعْلِنُوْنَ تک اور دوسری میں وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ آخر تک بھی پڑھے

(درالمختار) **مسئلہ**۔ بہتر یہ ہے کہ سات بار استخارہ کرے کہ ایک حدیث میں ہے۔ اے انس جب تو کسی کام کا قصد کرے تو اپنے رب سے اُس میں سات بار استخارہ کر۔ پھر نظر کر۔ تیرے دل میں کیا گزرا۔ کہ بے شک اُسی میں خیر ہے۔ اور بعض مشائخ سے منقول ہے۔ کہ دعائے مذکورہ پڑھ کر باطہارت قبلہ رو سو رہے۔ اگر خواب میں سپیدی یا سبزی دیکھے تو وہ کام بہتر ہے۔ اور سیاہی یا سُرخی دیکھے تو بُرا ہے۔ اُس سے بچے (ردالمختار) استخارہ کا وقت اُس وقت تک ہے۔ کہ ایک طرف رائے پوری جم نہ چکی ہو۔

دیگر طریقہ نماز استخارہ۔ چاہیئے کہ پہلے نماز سے دل کو اُس کام کرنے اور نہ کرنے پر برابر رکھے۔ پھر نماز و دعا پڑھکر خیال کرے کہ دل کسطرف زیادہ مائل ہے۔ اگر دل اُس کے کرنے پر قوی ہو تو بے شک کرے اور اگر ارادہ بالکل جاتا رہے تو نہ کرے) وہ یہ ہے۔ کہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ سات سو چھیاسی ۷۸۶ بار پڑھ کر چار رکعت بہ نیت استخارہ پڑھے اول رکعت میں بعد فاتحہ شریف کے سورہ والشمس دوسری میں واللیل تیسری میں والضحیٰ چوتھی میں الم نشرح پڑھ کر رو بقبلہ ہو کر سو رہے۔ (جواہر خمسہ)

طریقہ دیگر۔ بعضے مشائخ بجائے لفظ ہذا الامر کے کہ دعا مذکور میں دو جگہ آتا ہے۔ ہر دو جا یہ عبارت پڑھاتے ہیں۔ کُلُّ عَمَلٍ اَفۡعَلُہٗ اَوۡ قَوۡلٍ اَقُوۡلُہٗ فِیۡ ھٰذَا الۡیَوۡمِ اَوۡ ھٰذِہِ اللَّیۡلَۃِ۔

(ترجمہ) ہر کام کہ کرونگا میں اُس کو۔ یا بات کہ کہونگا میں اُسکو اِس دن میں یا رات میں) (جواہر خمسہ)۔

دیگر طریقہ استخارہ۔ اگر کسی کو کوئی مشکل امر پیش ہو اور اُسکا حال دریافت کرنا ہو۔ تو چاہیئے کہ بعد نماز عشا کے سوتے وقت دو ۲ رکعت

نماز بہ نیت استخارہ ادا کرے (اول میں بعد فاتحہ سورۂ کافرون دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھے) بعد سلام کے یَا عَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ سو بار یَا رَشِیْدُ اَرْشِدْنِیْ سو بار۔ یَا خَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ سو بار۔ اور یَا ھَادِیْ اِھْدِنِیْ سو بار پڑھے اول آخر درود شریف پڑھے پھر کسی سے کلام نہ کرے اور رو بقبلہ ہو کر سو جائے۔ انشاء اللہ تعالےٰ خواب میں حال معلوم ہو جائیگا۔ اگر پہلی رات کچھ نظر نہ آئے تو تین ۳ رات برابر کرے۔ لیکن شروع چہار شنبہ (بدھ) سے کرے۔

استخارہ غوثیہ

جب کسی کو اپنے کام کا انجام خیر و شر دریافت کرنا ہو۔ تو چاہیئے کہ آدھی رات اُٹھے۔ اور وضو کر کے تحیت وضو ادا کرے۔ بعدہٗ سورۂ فاتحہ گیارہ ۱۱ بار سورۂ اخلاص گیارہ ۱۱ بار درود شریف گیارہ ۱۱ بار کلمۂ تمجید گیارہ بار پڑھ کر دو رکعت نماز ادا کرے۔ اور ان سب کا ثواب حضرت غوث الاعظم قدس سرہٗ کی روح مبارک کو پہنچائے۔ بعد ازیں یَا شَیْخ عَبْدُ الْقَادِرِ جِیْلَانِیْ شَیْئًا لِلّٰہِ گیارہ ۱۱ بار کہہ کر دو رکعت نماز حاجت اس طرح ادا کرے۔ کہ جب نیت کرے تو دونوں آنکھیں بند کر دے۔ اور اپنے جسم کو نرم رکھ کر قرأت شروع کرے۔ جب اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ پر پہنچے تو اس کلمے کو یہاں تک تکرار کرے۔ کہ منہ پھر جائے۔ اگر داہنی طرف پھرے تو کام کرے۔ اگر بائیں طرف پھرے تو نہ کرے۔ پھر سورۂ فاتحہ کو ختم کر کے سورۂ اخلاص گیارہ ۱۱ بار پڑھے۔ دوسری رکعت میں تکرار کی حاجت نہیں صرف سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص گیارہ ۱۱ بار پڑھ کر نماز کو ختم کرے

(پوری کرے) **دیگر طریقہ استخارہ** - اگر کوئی اپنے کام کی بہتری و کہتری معلوم کرے۔ تو چاہیئے کہ کاغذ کے دو پرچوں ایک طرف یہ دعا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ خَیْرُ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ مع اپنے نام وماں کے نام لکھے۔ اور دوسری طرف ایک کے اِفْعَلْ اور دوسرے لَاتَفْعَلْ لکھ کر مصلے یا جائے نماز کے نیچے رکھے اور دو رکعت نماز ادا کرے۔ بعد سلام سجدہ میں جائے اور ستر بار یہ دعا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ خَیْرًا فِیْ جَمِیْعِ اُمُوْرِیْ کُلِّھَا خَیْرًا فِیْ عَافِیَتِیْ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ پڑھ کر سجدہ سے سر اٹھائے۔ اور ان دونوں پرچوں کو پاک مٹی کے دو غلولہ بنا کر علیحدہ علیحدہ اُن میں پھر ایک پیالہ پانی کا بھر کر دونوں غلولہ اُس میں ڈالدے۔ اور کلمہ طیب پڑھنا شروع کرے۔ یہاں تک کہ ایک پرچہ غلولہ مذکورہ سے گھل کر سطح آب پر آجائے اس کو دیکھے۔ کہ اگر اس پر افعل ہے تو کام کرے۔ اور اگر لاتفعل ہے تو نہ کرے اور اس کے درمیان میں کسی سے کلام نہ کرے۔ یہ استخارہ نہایت مجرب ہے +

صلوۃ التسبیح

اس نماز میں بے انتہا ثواب ہے بعض محققین فرماتے ہیں۔ اس کی بزرگی سنکر ترک نہ کریگا۔ مگر دین میں سستی کرنے والا۔ یہ نماز واسطے مغفرت تمام گناہ اگلے۔ پچھلے۔ پرانے۔ نئے۔ جو بھول کر کئے (۶) اور جو قصدا کئے (۷) چھوٹے (۸) اور بڑے (۹) پوشیدہ (۱۰) اور ظاہر کے۔ حدیث شریف میں آیا ہے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے بزرگوار چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تعلیم فرمائی ہے۔ چار رکعت ہیں کہ ہر رکن میں دس دس

دس بار تسبیح یعنی سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ (حدیث میں ولاحول ولاقوۃ الخ الفاظ نہیں ہیں مگر پڑھے تو حرج نہیں) پڑھتے ہیں۔ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مکرم چچا کو فرمایا۔ کہ اے عباس اے میرے چچا کیا میں تجھ کو نہ دوں۔ کیا میں تجھ کو عنایت نہ کروں۔ کیا میں تجھ کو نہ سکھاؤں کیا میں تجھ کو اجازت نہ دوں۔ دس خصلتوں کی۔ یعنی دس دس بار تسبیح کہنا ہر رکن نماز میں کہ جب تو اُن کو کریگا۔ حق تعالیٰ وسبحانہ تیرے گناہ پہلے اور پچھلے۔ پرانے اور نئے۔ نادانستہ اور دانستہ چھوٹے اور بڑے۔ پوشیدہ اور ظاہر سب بخش دیگا۔ اور فرمایا کہ اگر تجھ سے ہو سکے تو اس نماز کو ہر روز ایک بار پڑھ۔ اگر ہر روز نہ پڑھ سکے تو ہر ہفتہ میں ایک بار پڑھ۔ اور اگر ہفتہ میں نہ پڑھ سکے تو ہر ماہ میں ایک بار پڑھ۔ اگر ماہ میں بھی نہ پڑھ سکے۔ تو ہر سال میں ایک بار پڑھ۔ اگر سال میں بھی نہ پڑھ سکے تو تمام عمر میں ایک بار پڑھ۔ (ابوداؤد وغیرہ) حضرت عبدالعزیز بن داؤد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ کہ جو کوئی جنت کا ارادہ کرے۔ تو اپنے اوپر صلوٰۃ التسبیح کا پڑھنا لازم کرے۔ اور حضرت ابو عثمان زاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے کوئی چیز سختی و غم کے دفع کرنے کو صلوٰۃ التسبیح کے برابر نہیں دیکھی۔ اکثر ائمہ اور مشائخ کرام رحمۃ اللہ علیہم اس پر عمل کرتے رہے ہیں۔ اس نماز کے پڑھنے کا طریقہ حنفیہ کے نزدیک ہر رکعت میں بعد از تکبیر تحریمہ و ثنا پندرہ ۱۵ بار تسبیح پڑھ کر بعد اعوذ اور بسم اللہ شریف اور فاتحہ و سورۃ پڑھ کر دس ۱۰ بار ہی تسبیح پڑھے پھر رکوع کرے اور رکوع میں بعد سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ دس بار پڑھے۔ پھر قومہ کرے۔ اور بعد تسبیح و تحمید دس ۱۰ بار اور پھر سجدہ میں بعد سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کے دس بار پڑھ کر سر اٹھائے۔ اور جلسہ میں دس بار پڑھ کر دوسرا سجدہ کرے۔ اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کے بعد پھر

دس بار پڑھے۔ یوہیں چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں پچہتر ۷۵ بار اور چاروں میں تین سو بار ہوئیں۔ اور یہی طریقہ افضل ہے۔ (رواہ الترمذی)
فائدہ۔ بہترین وقت اس نماز کا اگر ہر روز پڑھے۔ تو بعد اشراق کے اگر ہفتہ میں پڑھے تو جمعہ کا دن اگر ماہ میں پڑھے تو پنجشنبہ (جمعرات) کا دن اور اگر سال بھر کے بعد پڑھے تو عاشورہ کا دن ہے۔ ورنہ سوائے اوقات مکروہ کے ہر وقت جائز ہے۔ مسئلہ۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ اس نماز میں کونسی سورت پڑھی جائے۔ فرمایا سورہ تکاثر والعصر اور سورۂ کافرون اور سورہ اخلاص ہے۔ اور بعض نے کہا سورۂ حدید اور حشر اور صف اور تغابن (رد المحتار) مسئلہ اگر سجدہ سہو واجب ہو اور سجدہ کرے تو ان دونوں میں تسبیحات نہ پڑھی جائیں۔ اور اگر کسی نے بھول کر دس بار سے کم پڑھی ہیں۔ تو دوسری جگہ پڑھ لے۔ کہ وہ مقدار پوری ہو جائے اور بہتر یہ ہے۔ کہ اس کے بعد جو دوسرا موقع تسبیح کا آئے وہیں پڑھ لے مثلاً قومہ کی سجدہ میں پڑھے اور رکوع میں بھولا تو اُسے بھی سجدہ ہی میں کہے۔ نہ قومہ میں کہ قومہ کی مقدار تھوڑی ہوتی ہے۔ اور پہلے سجدہ میں بھولا تو دوسرے میں کہے۔ جلسہ میں نہیں۔ (رد المختار) مسئلہ تسبیح انگلیوں پر نہ گنے۔ بلکہ ہو سکے تو دل میں شمار کرے۔ ورنہ انگلیاں دبا کر شمار کرے۔ مسئلہ۔ ہر وقت غیر مکروہ میں یہ نماز پڑھ سکتا ہے اور بہتر یہ کہ ظہر سے پہلے پڑھے (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اس نماز میں سلام سے پہلے یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ تَوْفِیْقَ اَھْلِ الْھُدٰی وَاَعْمَالَ اَھْلِ الْیَقِیْنِ وَمُنَاصَحَةَ اَھْلِ التَّوْبَةِ وَعَزْمَ اَھْلِ الصَّبْرِ وَجِدَّ اَھْلِ الْخَشْیَةِ وَطَلَبَ اَھْلِ الرَّغْبَةِ وَتَعَبُّدَ اَھْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ اَھْلِ الْعِلْمِ حَتّٰی اَخَافَكَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مَخَافَةً تَحْجُزُنِیْ عَنْ

مَعَاصِیْكَ حَتّٰی اَعْمَلَ بِطَاعَتِكَ عَمَلاً اَسْتَحِقُّ بِهٖ رِضَاءَكَ وَ حَتّٰی اُنَاصِحَكَ بِالتَّوْبَةِ خَوْفًا مِّنْكَ وَ حَتّٰی اُخْلِصَ لَكَ النَّصِیْحَةَ حُبًّا لَّكَ وَحَتّٰی اَتَوَکَّلَ عَلَیْكَ فِی الْاُمُوْرِ حُسْنَ ظَنٍّ بِكَ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ (ردالمختار) **ترجمہ** - اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ہدایت والوں کی توفیق اور یقین والوں کے اعمال اور اہل توبہ کی خیرخواہی اور اہل صبر کا عزم اور خوف والوں کی کوشش اور رغبت والوں کی طلب اور پرہیزگاروں کی عبادت اور اہلِ علم کی معرفت تاکہ میں تجھ سے ڈروں اے اللہ تعالیٰ میں تجھ سے ایسا خوف مانگتا ہوں جو مجھے تیری نافرمانیوں سے روکے۔ تاکہ میں تیری طاعت کے ساتھ ایسا عمل کروں جس کی وجہ سے تیری رضا کا مستحق ہو جاؤں۔ تاکہ تیرے خوف سے خالص توبہ کرلوں اور تاکہ تیری محبت کی وجہ سے خیرخواہی کو تیرے لئے خالص کردوں۔ اور تاکہ تمام امور میں تجھ پر توکل کردوں۔ تجھ پر نیک گمان کرتے ہوئے پاک ہے نور کا پیدا کرنے والا۔

نماز حفظ الایمان

واسطے سلامتی و حفاظت ایمان کے دو رکعت نماز بہ نیت حفظ الایمان مغرب میں اس طرح ادا کرے۔ کہ پہلی رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ اخلاص سات بار اور فلق ایک بار۔ اور دوسری رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ اخلاص سات بار اور سورۂ ناس ایک بار پڑھے۔ بعد سلام کے سجدہ میں جائے۔ اور تین بار یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ثَبِّتْنِیْ عَلَی الْاِیْمَانِ پڑھے۔ حق تعالیٰ اُس کے ایمان کو ثابت رکھے گا۔

صلوۃ العاشقین

اگر کسی کو کوئی مہم یا حاجت پیش آئے تو چاہیئے کہ پچھلی رات کو اُٹھے۔ اور چار رکعت نماز بہ نیت صلوۃ العاشقین ادا کرے۔ کہ پہلی رکعت میں بعد سورہ فاتحہ شریف یَا اَللّٰہُ سَو بار اور دوسری میں یَا رَحْمٰنُ سَو بار اور تیسری میں یَا رَحِیْمُ سَو بار اور چوتھی میں یَا وَدُوْدُ سَو بار۔ پھر بعد سلام کے صبح تک ذکر میں مشغول رہے فقط۔

نماز زوال جب آفتاب ڈھل جاوے چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے سترہ یا دس یا تین یا ایک بار سورۂ اخلاص پڑھے۔ مروارید سفید کا مکان جنت میں پاوے ہر ایک آیت کے برابر۔

صلوۃ الصلوۃ کا بھی یہی طریق ہے۔ لیکن اس میں بجائے تسبیح کے درود شریف پڑھتے ہیں۔

صلوۃ الحاجات

یہ نماز نہایت پر تاثیر اور سریع الاجابت ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ جب کسی کو کوئی حاجت یا مشکل پیش آئے۔ تو چاہیئے کہ چار رکعت نماز بہ نیت قضائے حاجت اس طرح ادا کرے۔ کہ پہلی رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ سَو بار دوسری میں بعد فاتحہ رَبِّ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ سَو بار

تیسری میں وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ سو بار اور چوتھی میں حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ۔ سو بار پڑھے۔ اور بعد سلام رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ سو بار پڑھ کر حق تعالیٰ سے اپنی حاجت طلب کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ روا ہوگی۔

دیگر طریقہ نماز حاجت کا

فرمایا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس کسی کو کوئی حاجت یا مہم پیش آئے یا کسی ظالم کے ظلم میں گرفتار ہو۔ تو وہ یہ نماز ادا کرے مجھ کو قسم ہے اُس خدائے پاک کی کہ جس نے مجھ کو تبلیغ احکام کے لئے بھیجا ہے۔ اگر صدق دل سے مردہ پر پڑھی جائے تو زندہ ہو جائے وہ چار رکعت دو سلام سے ہے۔ پہلی رکعت میں بعد سورہ فاتحہ قُلِ اللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تا بِغَیْرِ حِسَابٍ پندرہ ۱۵ بار۔ دوسری میں۔ اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ پندرہ بار۔ تیسری میں سورہ کافرون پندرہ ۱۵ بار۔ چوتھی میں سورہ اخلاص پندرہ ۱۵ بار۔ اور اپنی حاجت خداوند کریم سے چاہے مستجاب ہوگی۔ (جواہر خمسہ) بعد فراغ دس ۱۰ بار یہ دعا پڑھے لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۔ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ۔ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۔ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ۔ یَا مَنْ ذِکْرُہٗ شَرَفُ الذّٰکِرِیْنَ وَیَا مَنْ اِطَاعَتُہٗ نَجَاۃٌ لِّلْمُطِیْعِیْنَ وَیَا مَنْ رَاْفَتُہٗ مَلْجَاءٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ وَمَنْ لَّا یَخْفٰی عَلَیْہِ اَنْبَاءُ حِیْنٍ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔

ایضاً دیگر صلوٰۃ الخضر

خیر الفقہا میں نجم الدین رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے۔ کہ مجھ کو

ہزار حاجت روائی کی نماز حضرت خواجہ خضر علیہ السلام نے تعلیم فرمائی ہے وہ دو رکعت ہیں۔ جب چاہے پڑھے۔ لیکن جمعرات کو پڑھے۔ تو افضل ہے۔ پہلی رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ سورۂ کافرون۔ دس بار دوسری میں سورۂ اخلاص دس بار پڑھے۔ اور بعد سلام کے سجدہ میں جاکر درود شریف دس بار۔ اور کلمۂ تمجید (سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ) دس بار۔ اور رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ دس بار اور یَا غِیَاثُ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَغِثْنَا دس بار پڑھے اور خداوند کریم سے اپنی حاجتیں جہاں تک یاد ہوں مانگے اور کہے یارب میری ہزار حاجتیں دین و دنیا کی ادا کر۔ اللہ تعالیٰ اُسکی تمام حاجات روا فرمائیگا

دیگر نماز حاجت

حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی امر اہم پیش آتا تو نماز پڑھتے اس کے لئے دو رکعت یا چار پڑھے حدیث میں ہے۔ پہلی میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین بار آیۃ الکرسی پڑھے اور باقی تین رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور اخلاص اور سورۂ فلق اور سورۂ الناس ایک ایک بار پڑھے۔ تو یہ ایسی ہیں جیسے شب قدر میں چار رکعتیں پڑھیں۔ (ابوداؤد) مشائخ رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے یہ نماز پڑھی اور ہماری حاجتیں پوری ہوئیں۔ ایک حدیث میں ہے۔ جسکو ترمذی و ابن ماجہ نے عبداللہ ابن اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس کی کوئی حاجت اللہ تعالیٰ کیطرف ہو۔ یا کسی بنی آدم کی طرف تو اچھی طرح (توجہ سے) وضو کرے۔ پھر دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی ثنا کرے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔ پھر یہ پڑھے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ

رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ
وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِیْمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ
لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَا حَاجَةً ھِیَ لَکَ رِضًا اِلَّا
قَضَیْتَھَا یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط **ترجمہ :-** اللہ کے سوا کوئی معبود برحق
نہیں جو حلیم وکریم ہے۔ پاک ہے۔ اللہ مالک ہے عرش عظیم کا۔ حمد اللہ کے
لئے جو رب ہے۔ تمام جہان کا۔ میں تجھ سے تیری رحمت کے اسباب
مانگتا ہوں۔ اور طلب کرتا ہوں تیری بخشش کے ذرائع اور ہر نیکی سے
غنیمت اور ہر گناہ سے سلامتی کو۔ میرے لئے کوئی گناہ بغیر مغفرت
نہ چھوڑ۔ اور ہر غم کو دور کردے۔ اور جو حاجت تیری رضا کے موافق ہے
اُسے پورا کردے۔ اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ۱۲۔

ترمذی وغیرہ نے عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں۔ کہ
ایک صاحب نابینا حاضر خدمت اقدس ہوئے۔ اور عرض کی۔ اللہ سے
دعا کیجئے۔ کہ مجھے عافیت دے۔ ارشاد فرمایا اگر تو چاہے تو دعا کردوں۔ اور
چاہے صبر کر۔ اور یہ تیرے لئے بہتر ہے۔ انہوں نے عرض کی دعا کریں
انہیں حکم فرمایا۔ کہ وضو کرو۔ اور اچھا وضو کرو۔ اور دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا
پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَسَّلُ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ
نَبِیِّ الرَّحْمَةِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ تَوَجَّھْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ
لِتُقْضٰی لِیْ۔ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ **ترجمہ :-** اے اللہ میں تجھ سے
سوال کرتا ہوں۔ اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ تیرے نبی محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے ذریعہ جو نبی رحمت ہیں۔ یارسول اللہ میں حضور کے ذریعہ
اپنے رب کی طرف اس حاجت کے بارہ میں متوجہ ہوتا ہوں تاکہ
میری حاجت پوری ہو۔ الٰہی اُن کی شفاعت میرے حق میں قبول
فرما۔ ۱۲۔ **فائدہ :-** اس حدیث سے صراحۃً توسل ثابت ہے۔ عثمان ابن

حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ خدا کی قسم ہم اُٹھنے بھی نہ پائے تھے۔ باتیں ہی کر رہے تھے۔ کہ وہ ہمارے پاس آ گئے۔ گویا کبھی اندھے تھے ہی نہیں۔

فائدہ۔ اگر ایک دو دفعہ کرنے سے حاجت روا نہ ہو۔ تو نا اُمید ہو کر ترک نہ کر دے۔ بلکہ خداوند کریم کی ذات پر نیک گمان کرتے ہوئے کم از کم سات بار کرے۔ اگر نماز ہو تو سات دفعہ پڑھے۔ اور اگر ورد ہو تو کم از کم اس کو بھی سات بار پڑھے اور جلدی نہ کرے۔ خداوند کریم بلحاظ اپنے وعدہ کے (انی اجیب دعوۃ الداع اذا دعان) ہر دعا کو ضرور قبول فرماتا ہے۔ اور اگر اس طرح قبول نہ ہو تو سمجھے کہ مولا تعالیٰ کے نزدیک اس کے نہ قبول ہونے میں ہی میری مصلحت تھی۔ یا یوں سمجھے کہ ضرور کوئی نہ کوئی قصور واقع ہو گیا ہے۔ جسکی وجہ سے دعا قبول نہیں ہوئی

دیگر نماز حاجت

نیز قضائے حاجت کے لئے ایک مجرب نماز جو علماء ہمیشہ پڑھتے آئے یہ ہے۔ کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر جا کر دو رکعت نماز پڑھے۔ اور امام کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے سوال کرے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ میں ایسا کرتا ہوں۔ تو بہت جلد میری حاجت پوری ہو جاتی ہے۔ (خیرات الحسان)

صلاۃ الاسرار (نماز غوثیہ)

نیز قضائے حاجت کے لئے ایک مجرب نماز صلاۃ الاسرار ہے جو امام ابوالحسن نورالدین علی بن جریر لخمی سطنونی بہجۃ الاسرار میں اور ملا علی قاری و شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضور سیدنا

غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ اُسکی ترکیب یہ ہے۔ کہ بعد نماز مغرب سنتیں پڑھ کر دو رکعت نماز نفل پڑھے اور بہتر ہے کہ بعد فاتحہ شریف کے ہر رکعت میں گیارہ گیارہ بار سورۂ اخلاص پڑھے۔ بعد سلام کے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرے۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر گیارہ بار درود وسلام عرض کرے۔ اور گیارہ بار یہ کہے۔ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَغِثْنِیْ وَامْدُدْنِیْ فِیْ قَضَاءِ حَاجَتِیْ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ (ترجمہ) اے اللہ کے رسول اے اللہ کے نبی میری فریاد کو پہنچئے۔ اور میری مدد کیجئے۔ میری حاجت پوری ہونے میں اے تمام حاجتوں کے پورا کرنے والے۔ ۱۲۔ پھر عراق کی جانب گیارہ قدم چلے ہر قدم پر یہ کہے۔ یَا غَوْثَ الثَّقَلَیْنِ وَیَا کَرِیْمَ الطَّرَفَیْنِ اَغِثْنِیْ وَامْدُدْنِیْ فِیْ قَضَاءِ حَاجَتِیْ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ (ترجمہ) اے جن و انس کے فریادرس اور اے دونوں طرف (ماں باپ) سے بزرگ میری فریاد کو پہنچئے۔ اور میری مدد کیجئے۔ میری حاجت پوری ہونے میں اے حاجتوں کے پورا کرنیوالے۔ پھر حضور کے توسل سے مولا تعالےٰ سے دعا کرے۔

صلاۃ الاولیاء

جس مطلب کے لئے پڑھی جاوے وہ پوری ہو۔ امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے۔ کہ میں نے سیکھا۔ اس نماز کو حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے اور پڑھا اُس کو اور طلب کیا خدا سے خدا کو۔ پس پایا خدا کو۔ اور ابو عباکس رحمۃ اللہ علیہ نے بطلب مال پڑھا پایا مال کثیر۔ اور ابوالقاسم رحمۃ اللہ علیہ نے بطلب علم پڑھا حاصل ہوا علم۔ ترکیب اُس کی یہ ہے۔ کہ قبل از نماز صبح دو رکعت پڑھے پہلی میں سات بار

سورۂ فاتحہ اور ایک بار سورۂ کافرون اور دوسری میں سات بار سورۂ فاتحہ۔
اور ایک بار سورۂ اخلاص اور سلام کے بعد دس بار کلمہ تمجید اور دس بار۔ یَا
غِیَاثُ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَغِثْنَا (جواہر خمسہ)

دیگر صلٰوۃ الابرار

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور شیخ شہاب الدین سہروردی
سے منقول ہے۔ کہ بعد از مغرب تنہائی میں دو رکعت پڑھے۔ اور یہ نیت
کرے۔ نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی رَکْعَتَیْنِ صَلٰوۃَ الْاَسْرَارِ تَقَرُّبًا
اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی وَاِنْقِطَاعًا عَنِ الْغَیْرِ مُتَوَجِّھًا اِلٰی جِھَۃِ الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ **ترجمہ**۔ نیت کی میں نے یہ کہ پڑھوں واسطے اللہ تعالیٰ کے
دو رکعت صلٰوۃ الابرار۔ واسطے نزدیکی کے طرف اللہ تعالیٰ کے۔ اور انقطاع
کے غیر اللہ سے۔ منہ کرتا ہوں طرف قبلہ شریف اللہ اکبر، پہلی رکعت میں
سورہ والضحیٰ واللّیل اور دوسری میں الم نشرح گیارہ گیارہ بار سلام کے بعد
سجدہ میں جا کر سو بار کہے۔ ضعیفے بردر قوی (کمزور قوی زبردست کے در پر
حاضر ہوا ہے) پھر کلہ راست (منہ کا دھنا طرف) مصلّے پر رکھ کر سو
بار کہے۔ نیاز مندے بردر بے نیازے۔ (محتاج غیر محتاج کے در پر
حاضر ہے) پھر کلہ چپ (منہ کا بایاں طرف) رکھ کر سو بار کہے۔ حاجتمندے
بردر حاجت روا۔ پھر گوشۂ مصلّے کو پلٹ کر سو بار کہے۔ نگردم باز تا حاجتم
نگنی روا۔ (میں واپس نہیں ہوتا تا وقتیکہ میری حاجت روا نہ ہو) اور یہ
ہی کہتا ہوا گیارہ قدم بطرف قبلہ چلے۔ پھر سجدہ میں جا کر اپنا مطلب
عرض کرے اور دعا مانگے۔ قبول ہو (جواہر خمسہ)۔

دیگر صلٰوۃ الاسرار

حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

کتاب خلاصۃ القادریہ میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ برائے رفع حاجات دینی و دنیوی نماز یازدہ گامی جناب غوثیہ اس طرح پڑھے۔ کہ بعد نماز مغرب دو رکعت نماز بہ نیت صلوۃ الاسرار ادا کرے۔ (جسطرح ذکر ہوئی ہے)۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ سورۂ اخلاص گیارہ بار پڑھے۔ اور بعد سلام درود شریف پڑھے۔ بعد گیارہ قدم طرف عراق کے اٹھائے۔ اور ہر قدم پر ایک ایک اسم منجملہ اسمائے گرامی جناب غوثیہ پڑھے۔ پھر باواز بلند ندا کرے۔ یا حضرت غوث صمدانی عَبدُكَ وَمُرِيدُكَ مَظلُومٌ عَاجِزٌ مُحتَاجٌ اِلَيكَ فِي جَمِيعِ الاُمُورِ فی الدنیا والاخرۃ امددنی و اغثنی باذن اللہ و بحجۃ اللہ و برضاء اللہ تعالیٰ فی حاجتی۔ اور نام حاجت کا زبان پر لائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ تین روز کے اندر اندر مراد حاصل ہو اور عارف حق آگاہ رحمانی شاہ قادری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ جو کوئی یہ دوگانہ نماز معہ یازدہ خطاب آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ پڑھے۔ ہنوز سر سجدہ سے نہ اٹھایا ہوگا۔ کہ حاجت روا ہوگی۔ تفصیل یازدہ خطاب حضرت غوثیہ یہ ہے۔ (۱) یا حضرت سید محی الدین عبدالقادر جیلانی۔ (۲) یا حضرت سلطان محی الدین عبدالقادر جیلانی (۳) یا حضرت فقیر محی الدین عبدالقادر جیلانی۔ (۴) یا حضرت شاہ محی الدین عبدالقادر جیلانی۔ (۵) یا حضرت مخدوم محی الدین عبدالقادر جیلانی (۶) یا حضرت ولی محی الدین عبدالقادر جیلانی۔ (۷) یا حضرت غوث محی الدین عبدالقادر جیلانی (۸)۔ یا حضرت قطب محی الدین عبدالقادر جیلانی (۹) یا حضرت خواجہ محی الدین عبدالقادر جیلانی (۱۰) یا حضرت درویش محی الدین عبدالقادر جیلانی (۱۱) یا حضرت مولنا محی الدین عبدالقادر جیلانی۔

نماز فاطمہ (صلاۃ فاطمہ)

باسناد معتبر منقول ہے کہ جب کسی حاجت

کے واسطے سخت اضطرار بے قراری ہو۔ دو رکعت نماز نفل بہ نیت نماز فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ تین ۳ بار سورۂ اخلاص اور سلام کے بعد تین بار اللہ اکبر اور تینتیس تینتیس بار سبحان اللہ اور الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہے۔ پھر سجدے میں جا کر یَا مَوْلَائِی وَ مَوْلٰے فَاطِمَۃَ اَغِثْنِی پھر کلہ راست پھر کلہ چپ مصلے پر رکھکر سو بار یہی کہے۔ پھر ہاتھ اٹھا کر حاجت مانگے۔ حاجت پوری ہووے (جواہر خمسہ)۔

دیگر صلوۃ کن فیکون

مشائخ چشتیہ رحمہ اللہ علیہم نے لکھا ہے۔ کہ جسکو سخت حاجت درپیش ہو تو چاہیے کہ شب چہار شنبہ و پنجشنبہ و جمعہ (بدھ و جمعرات و جمعہ) تینوں شب میں دو رکعت نماز نفل پڑھے۔ اول میں فاتحہ شریف ایک بار اور سورۂ اخلاص سو بار۔ دوسری میں فاتحہ شریف سو بار اور اخلاص ایک بار یا سو بار۔ اور سو مرتبہ یہ کہے۔ (اے آسان کنندۂ دشوارہا و اے روشن کنندہ تاریکیہا) اے مشکلوں کے آسان کرنے والے اور اے اندھیروں کے روشن کرنے والے۔ اور سو سو بار استغفار و درود پڑھکر دعا کرے تیسری رات بھی کر کے ٹوپی یا پگڑی اتارے۔ اور اپنی آستین کو گردن میں ڈالکر رووے اور پچاس بار دعا کرے۔ دعا مستجاب ہو (جواہر خمسہ)

نماز توبہ کا بیان

ترمذی وغیرہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں۔ کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جب کوئی بندہ گناہ کرے۔ پھر وضو کر کے دو ۲ رکعت یا چار رکعت نماز پڑھے۔ پھر استغفار کرے۔ اللہ تعالیٰ اُس کے گناہ بخشدیگا۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ

ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَ مَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَ۔ **ترجمہ**۔ جنہوں نے بے حیائی کا کوئی کام کیا۔ یا اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ کو یاد کیا۔ اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگی۔ اور کون ہے گناہ بخشنے والا اللہ کے سوا اور اپنے کیے پر دانستہ ہٹ نہ کی۔

صلاۃ الرغائب (نماز لیلۃ الرغائب)

مسئلہ۔ صلاۃ الرغائب ماہ رجب میں ہوتی ہے۔ ماہ رجب کے پہلے پنجشنبہ (جمعرات کی رات) اور جمعہ کی رات کا نام لیلۃ الرغائب ہے۔ اس رات میں بعد نماز مغرب کے بارہ ۱۲ رکعت نماز نفل ادا کی جاتی ہے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ شریف کے انا انزلنا تین بار اور اخلاص بارہ بار پڑھے۔ بعد فراغ نماز ستر ۷۰ بار یہ پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ۔ پھر سجدہ میں جا کر ستر ۷۰ بار پڑھے۔ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيُّ الْاَكْبَرُ۔ پھر دوسرا سجدہ اسی طرح کرے پھر جو دعا مانگے گا قبول ہوگی۔ جواہر خمسہ میں ایک دوسری دعا بجائے اس کے نقل کی ہے۔ اور درود شریف بھی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ پھر دوسرے سجدے میں جا کر ستر بار سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ۔ پھر بیٹھ کر یہ دعا پڑھے۔ هٰذِهِ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ اَمَرَهَا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَخَيْرُ شَفِيْعِ الْاُمَّةِ كَاشِفِ الْغُمَّةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ كُنْتُ مُقَصِّرًا فِيْ اِقَامَتِ حَقَائِقِهَا غَافِلًا عَنْ تَقْدِيْمِ شَرَائِطِهَا كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى۔

مَنْ يَسْتَطِيعُ مِنْ عِبَادِكَ اَنْ يَعْبُدَكَ وَيُطِيعَكَ كَمَا يَنْبَغِي لَكَ
فَاِذَا اعْتَرَفْتُ بِتَقْصِيرِي وَقِلَّتِ جُهْدِي وَاَقْرَرْتُ بِضُعْفِي
وَعَجْزِي فَلَا تَحْرِمْنِي جَزَاءَ تَصْدِيقِي رَسُولَكَ وَثَوَابَ
حُسْنِ الرَّغْبَةِ وَصِدْقِ النِّيَّةِ فِي سُنَّةِ نَبِيِّكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
لَا تَكَ ذُوالْفَضْلِ وَالْمَغْفِرَةِ عَلَى عِبَادِكَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ
خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔ پھر جو دعا کرے قبول ہو۔

صلوۃ القلب

واسطے صفائی دل کے دو رکعت نماز بہ نیت صلوت القلب۔
(نیت کی میں نے صلوۃ القلب کی واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ طرف قبلہ
شریف کے اللہ اکبر) ادا کرے۔ ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے سورہ
اخلاص ایک ایک بار پڑھے لیکن نیت نماز سے آخر تک دل ہی
دل میں پڑھے۔ زبان سے کوئی حرف نہ نکالے۔ بعد سلام کے بخلوص
دل ستر بار استغفار پڑھے۔ اور اپنے مرشد کا تصور کرے۔

نماز شب استفتاح

کہ رجب کی پندرہویں شب ہے۔ دس رکعت پڑھے بقولے بیس ۲۰
رکعت ہر رکعت میں بعد از فاتحہ شریف سورہ اخلاص تیس ۳۰ بار اور
بعد فراغ کے سو بار استغفار پڑھے۔

دوسری نماز روز استفتاح

یعنی پندرہویں رجب کو بعد چاشت کے پچاس ۵۰ دو گانہ پڑھے۔ ہر رکعت
میں بعد فاتحہ شریف کے سورہ اخلاص۔ فلق والناس ایک ایک بار بعدہ

سجدے میں جاکر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ لَکَ صَلَّیْتُ وَ سَجَدْتُ وَ بِکَ آمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ فَارْحَمْ ذُلِّیْ وَکُبُوْنِیْ بِوَجْھِیْ وَانْفِرَادِیْ وَخُشُوْعِیْ وَخُضُوْعِیْ وَتَضَرُّعِیْ وَتَجَرُّدِیْ وَ فَقْرِیْ وَفَاقَتِیْ وَاجْعَلْ لِّیْ خَرَجًا مَّخْرَجًا مِّنْ ھَمِّیْ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ **مسئلہ** متعلق صلاۃ الرغائب صلاۃ الرغائب کہ رجب کی پہلی شب جمعہ اور شعبان کی پندرہویں شب اور شب قدر میں جماعت کے ساتھ نفل نماز بعض جگہ لوگ ادا کرتے ہیں۔ فقہا اسے ناجائز و مکروہ و بدعت کہتے ہیں۔ اور لوگ اس بارے میں جو حدیث بیان کرتے ہیں۔ محدثین اُسے موضوع بتاتے ہیں لیکن اجلۂ اکابر اولیاء سے باسانید صحیحہ مروی ہے۔ تو اس کے منع میں غلو نہ چاہیئے۔ اور اگر جماعت میں تین آدمی سے زاید مقتدی نہ ہوں۔ جب تو اصلا کوئی حرج نہیں۔

نماز رضائے والدین (ماں باپ)

کیمیائے سعادت میں ہے کہ دو رکعت نفل پڑھکر اُس کا ثواب والدین کو بخشے۔ اور خلاصۃ الاوراد شاہ حسام الحق میں یوں ہے۔ کہ نیت دو رکعت کی بلفظ نفل رضائے والدین کرے۔ (نیت کی میں نے دو رکعت نفل رضائے والدین موںھ طرف قبلہ شریف اللہ اکبر) اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ شریف آیۃ الکرسی تا عظیم ایک بار اور سورۂ اخلاص تین بار پڑھے۔ پھر بعد از سلام ہاتھ اُٹھاکر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ صَلَّیْتُ ھٰذِہِ الصَّلٰوۃَ قَدْ جَعَلْتُ ثَوَابَھَا لِوَالِدَیَّ یَا عَلِیْمُ یَا قَدِیْرُ اِغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَارْضِھِمَا عَنِّیْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ۔

نماز قضائے عمری (دیگر نماز کفارہ قضائے عمری) منقول ہے۔ کہ بعد از نماز جمعہ چار رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد

فاتحہ آیۃ الکرسی ایک بار سورۂ کوثر پندرہ ۱۵ بار اور بعد سلام کے دس دس
بار استغفار و درود شریف پڑھے۔ کفارہ ہو جائیگا۔ قضا شدہ نمازوں کا
(جواہر خمسہ) **فائدہ**۔ اس نماز کو ہم نے بلحاظ محض ایک نماز ہونے کے
درج کر دیا ہے۔ کہ ہمارا عہدہ ہے۔ کہ کوئی کیسی ہی نماز بھی کیوں نہ ہو۔ ہم
ضرور اس کو بھی درج کتاب کرینگے۔ ورنہ اس نماز کے لئے کوئی سند کتاب
اللہ و سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و کتب فقہا کرام میں نہیں پائی جاتی یہ
دوسری بات ہے۔ کہ کسی بزرگ نے کشف سے معلوم کر لیا ہو۔ کہ یہ نماز اس
طرح اگر پڑھی جاوے۔ تو گذشتہ نمازوں کا کفارہ ہو جاوے گا لیکن کشف
شریعت میں حجت نہیں ہو سکتا۔ خصوصاً جب کہ قرآن و حدیث کے مخالف ہو لہذا
قضائے عمری جسکو فقہائے کرام بیان کرتے ہیں۔ اس پر عمل کیا جاوے
تاکہ ذریعہ نجات ہو۔ وہ یہ ہے قضائے عمری کے مسائل جس کے
ذمہ قضا نمازیں ہوں۔ اگرچہ اُن کا پڑھنا جلد سے جلد واجب اور ضروری ہے
مگر بال بچوں کی خورد و نوش اور اپنی ضروریات کی فراہمی کے سبب تاخیر
جائز ہے۔ تو کاروبار بھی کرے۔ اور جو وقت فرصت کا ملے۔ اُس میں قضا
نماز پڑھتا رہے۔ یہاں تک کہ پوری ہو جائیں۔ (در مختار) **مسئلہ** قضا
نمازیں نفلوں سے اہم ہیں اور ضروری ہیں۔ یعنی جس وقت نفل پڑھتا ہے
اُنہیں چھوڑ کر اُن کے بدلے قضائیں پڑھے کہ بری الذمہ ہو جائے۔
فائدہ۔ صرف آخری جمعہ میں چار رکعت نفل پڑھ لینے سے بری الذمہ
ہرگز نہیں ہو سکتا۔ ہاں خدا اپنے فضل و کرم سے بری الذمہ فرما دے۔ تو
اُس کی کریمی میں کوئی شک نہیں۔ لیکن بے سند ضرور ہے۔ (کہ صرف چار
.... البتہ تراویح اور بارہ ۱۲ رکعتیں سنت مؤکدہ کی نہ چھوڑے (رد المختار)

نماز شکریہ

نماز شکریہ بارہ ۱۲ رکعت دوگانہ دو دو کی نیت کرے) بہ نیت نماز شکریہ

پڑھے۔ اور پہلی رکعت میں فاتحہ شریف کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار دوسری میں آمن الرسول تا آخر سورۃ و آیہ اللّٰہُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ تا عَلِیْمٌ اور بعد از سلام یہ پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اَصْبَحْتُ لَا اَسْتَطِیْعُ دَفْعَ مَا اَکْرَہُ وَلَا اَمْلِکُ نَفْعَ مَا اَرْجُوْ اَصْبَحْتُ مُرْتَھِنًا بِعِلْمِیْ وَاَصْبَحَ اَمْرِیْ بِیَدِ غَیْرِیْ فَلَا فَقِیْرَ اَفْقَرُ مِنِّیْ اَللّٰھُمَّ لَا تُشْمِتْ بِیْ عَدُوِّیْ وَلَا تَسُؤْ بِیْ صَدِیْقِیْ وَلَا تَجْعَلْ مُصِیْبَتِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَلَا فِی الْاٰخِرَۃِ وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْیَا اَکْبَرَ ھَمِّیْ وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِیْ وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیَّ مَنْ لَّا یَرْحَمُنِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِیْ تُزِیْدُ بِہِ النِّعَمَ وَالَّتِیْ تُوْجِبُ بِہِ النِّعَمَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط (جواہر خمسہ)

نماز استفادہ

نماز استفادہ دو رکعت پڑھے۔ اول رکعت میں بعد فاتحہ الفلق اور دوسری میں الناس بعد سلام درود شریف اور یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاِسْمِکَ الْعَظِیْمِ وَکَلِمَتِکَ التَّامَّۃِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ وَاَعُوْذُ بِاِسْمِکَ الْعَظِیْمِ وَکَلِمَاتِکَ التَّامَّۃِ مِنْ شَرِّ مَا یَجْرِیْ بِہِ اللَّیْلُ وَالنَّھَارُ اِنَّ رَبِّیَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اِلٰھِیْ اِنَّکَ سَلَّطْتَ عَلَیْنَا عَدُوًّا بَصِیْرًا بِعُیُوْبِنَا یَرَانِیْ ھُوَ وَقَبِیْلُہٗ مِنْ حَیْثُ لَا نَرَاھُمْ اَللّٰھُمَّ فَاٰیِسْہُ مِنَّا کَمَا اٰیَسْتَہٗ مِنْ رَحْمَتِکَ وَقَنِّطْہُ مِنِّیْ بِعَفْوِکَ وَاَبْعِدْ بَیْنَنَا وَبَیْنَہٗ کَمَا اَبْعَدْتَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ رَحْمَتِکَ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَبِالْاِجَابَۃِ جَدِیْرٌ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط (جواہر خمسہ)

صلوٰۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

مابین ظہر و عصر دس رکعت نفل پڑھ کر یہ دعائے بدرقۂ ایمان پڑھے
اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَکَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَتَمَسَّکْتُ بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی اَشْھَدُ اَنَّ وَعْدَکَ حَقٌّ وَلِقَاءَکَ حَقٌّ وَاَشْھَدُ اَنَّ الْجَنَّۃَ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَاَشْھَدُ اَنَّکَ اَحَدٌ صَمَدٌ وِتْرٌ فَرْدٌ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ وَاَشْھَدُ اَنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ لَّارَیْبَ فِیْھَا وَاَنَّکَ بَاعِثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ وَاَشْھَدُ اَنَّ کُلَّ مَعْبُوْدٍ مِّنْ دُوْنِ عَرْشِکَ اِلٰی قَرَارِ الْاَرْضِیْنَ بَاطِلٌ غَیْرَ وَجْھِکَ الْکَرِیْمِ رَبَّنَا اٰمَنَّا بِمَا اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاکْتُبْنَا مَعَ الشّٰھِدِیْنَ ط (جواہر خمسہ)

نماز عروس کا بیان

نماز عروس جب دُلہن کو گھر میں لاوے۔ دوگانہ اس کے گوشۂ چادر پر پڑھے۔ پھر دلہن کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھے یَاقُدُّوْسُ الطَّاھِرُ مِنْ کُلِّ سُوْءٍ فَلَا شَیْءَ یُعَادِلُہٗ مِنْ جَمِیْعِ خَلْقِہٖ بِلُطْفِہٖ (جواہر)

نماز شفائے مریض

نماز شفائے مریض دو رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ تین بار سورۂ اخلاص پڑھے۔ بعد فراغ کے مصلّٰے پر بیٹھا رہے۔ اور یہ دُعا ہزار بار پڑھے۔ یَا مُبْدِیْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ اِرْحَمْنِیْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ط۔ خدائے تعالیٰ شفائے کامل عطا کرے (جواہر)

نماز انوار القبر

دو رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔ سات بار پڑھے۔ اور سلام کے بعد بِاللّٰهِ التَّوْفِيْقِ ستر بار کہے۔ فقط (جواہر)

نماز دفع بواسیر

دو رکعت پڑھے۔ اول میں بعد از فاتحہ الم نشرح اور دوسری میں الم ترکیف اور بعد از سلام ستر بار کہے۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ رَبِّيْ ط (جواہر) فقط۔

صلوٰۃ الفردوس

صلوٰۃ الفردوس دوگانہ پڑھے۔ اول میں بعد فاتحہ الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ سے لَا يَشْعُرُوْنَ تک۔ اور آیۃ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ سے يَعْقِلُوْنَ تک۔ اور پندرہ مرتبہ سورہ اخلاص دوسری میں آیت الکرسی تا خَالِدُوْنَ اور لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ سے تا آخر سورہ بقرہ اور سورہ اخلاص پندرہ بار۔ (جواہر)

تمام سال کے مہینوں کی نماز نفل کا بیان

واضح ہو کہ جو شخص ماہ نو دیکھا چاند) دیکھکر تکبیر پڑھے۔ اور تیس ۳۰ بار سورہ فاتحہ شریف پڑھے۔ اُس ماہ میں امن سے رہے۔

سال کے اول ماہ یعنی محرم الحرام کی نماز و دعا

جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جب تم محرم کا چاند دیکھو۔ پڑھو۔ مَرْحَبًا بِالسَّنَةِ الْجَدِيْدِ وَالشَّهْرِ الْجَدِيْدِ وَ بِالسَّاعَةِ الْجَدِيْدِ مَرْحَبًا بِالْكَاتِبَيْنِ الشَّاهِدَيْنِ وَاشْهُدَا وَاكْتُبَا فِيْ صَحِيْفَتِيْ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ط۔ اس ماہ کی اوّل رات کو دو رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ شریف سورہ اخلاص تین مرتبہ پڑھے۔ پھر بعد سلام کے ہاتھ اُٹھا کر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَبَدُ الْقَدِيْمُ هٰذِهٖ سَنَةٌ جَدِيْدَةٌ

اے اللہ تو ایسا ہے جس کی نہ ابتدا ہے نہ انتہا۔ یہ نیا برس ہے۔

اَسْئَلُكَ فِيْهَا الْعِصْمَةَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَالْاَمَانَ مِنَ

تجھ سے مانگتا ہوں اس برس میں نگہبانی شیطان راندے گئے سے اور ظالم بادشا

السُّلْطَانِ الْجَابِرِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ وَّمِنَ الْبَلَايَا وَ

ہ سے اور شریر کے شر سے اور بلاؤں اور

الْاٰفَاتِ وَاَسْئَلُكَ الْعَوْنَ وَالْعَدْلَ عَلٰى هٰذِهِ النَّفْسِ

آفتوں سے اور مانگتا ہوں تجھ سے مدد اور انصاف اس نفس پر جو

الْاَمَّارَةِ بِالسُّوْٓءِ وَالْاِشْتِغَالَ بِمَا يُقَرِّبُنِيْ اِلَيْكَ يَا

برائی کا حکم کرتا ہے۔ اور مانگتا ہوں مشغولی ساتھ اُس چیز کے جو مجھکو قریب

بَرُّ يَا رَءُوْفُ يَا رَحِيْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط

تیری طرف اے نیک کار۔ اے مہربان۔ اے رحم کرنیوالے۔ اے صاحب بزرگی و انعام کے

اُس نماز کو جو کوئی پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اُس کے اوپر فرشتے موکل کرے گا
تاکہ وہ مدد کریں۔ اُس کے کار دنیا میں اور شیطان لعین کہتا ہے کہ افسوس
میں نااُمید ہوا اس شخص سے تمام سال کو۔

دیگر نماز اس رات میں دو رکعت حضرت خواجہ خواجگان خواجہ بہاؤالدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ سے اس طرح
منقول ہے۔ کہ ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے اخلاص گیارہ گیارہ بار پڑھے۔
بعد سلام کے یہ پڑھے۔ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ
الرُّوْحِ۔ اس کا بھی بہت بڑا ثواب ہے۔

اس رات کی دیگر نماز

یہ بھی دو ہی رکعت ہیں۔ اس کی بھی بڑی فضیلت ہے۔ ہر
رکعت میں سورہ یٰسین ایک ایک بار پڑھے۔ ایک روایت میں
چھ رکعت آئی ہیں۔ ہر ایک رکعت میں دس دس بار اخلاص پڑھے
اس نماز کے پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ جنت میں دو ہزار محل عطا
فرمائیگا۔ ہر محل میں ہزار دروازے یاقوت کے ہونگے۔ ہر دروازہ
پر ایک تخت زبرجد کا ہو گا۔ اور چھ ہزار بلا اس نمازی سے دور کی
جاتی ہیں۔ اور چھ ہزار نیکی اس نمازی کے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی
ہیں (راحت القلوب و جواہر خمس)

جواہر خمسہ میں چھ رکعت تین سلام کے ساتھ اور ہر رکعت
میں بعد فاتحہ آیۃ الکرسی ایک بار و سورۂ اخلاص گیارہ بار اور کلمات
مندرجہ بالا (سُبُّوحٌ الخ) نقل کئے ہیں (معلوم نہیں ہوتا۔ کہ یہ دوسری
روایت ہے یا کہ ناقل سے غلطی واقع ہوگئی) حضرت صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے مروی ہے۔ کہ جو شخص اول رات محرم میں آٹھ رکعت پڑھے

ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورۂ اخلاص دس بار شفاعت اُس کی اور اُس کی اہل کی ہو۔ اگرچہ اس پر آگ دوزخ کی واجب ہے۔ (کتاب ریاحین)

محرم کے دن کی نماز

روز اول محرم کے بعد طلوع آفتاب جو کوئی دو رکعت نماز نفل پڑھے۔ بعد سلام کے سات دفعہ کلمۂ طیب اور تین بار یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْاَبَدُ الْقَدِیْمُ۔ (جو عنقریب ذکر ہوا ہے۔ جواہر خمسہ میں اس نماز کو روز اول محرم کی نماز لکھا ہے۔ اور راحت القلوب وغیرہ میں اسکو شب اول محرم کی نماز لکھا ہے) بہتر ہے کہ رات کو یہ نماز پڑھی جائے) **فائدہ**۔ ہر شب محرم میں کلمۂ توحید سو بار پڑھنا بڑا ثواب رکھتا ہے۔

نوافل شب عاشورہ۔ عاشورہ کی رات کی نماز

دو رکعت نفل روشنی قبر کے شب عاشورہ میں پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ تین تین بار اخلاص پڑھے۔ حق سبحانہٗ و تعالیٰ قیامت تک اُس کی قبر کو روشن رکھے گا۔

دیگر نماز

اس رات کو چار رکعت نفل پڑھی جاتی ہے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ شریف کے سورۂ اخلاص پچاس بار پڑھی جاتی ہے۔ پچاس برس کے گناہ پچھلے سال کے پچاس برس کے آئندہ سال کے بخشدیئے جاتے ہیں (جواہر غیبی)۔

دیگر نماز

جو کوئی پڑھے۔ شب عاشورہ میں سو رکعت دو دوگانہ ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورۂ اخلاص تین بار اور بعد فراغ کے ستر بار کلمۂ تمجید پڑھے۔ گناہ اُس کے عفو ہو جائیں۔ اگرچہ جنگل کی ریت سے بھی زیادہ ہوں (جواہر خمسہ)

دیگر نماز

عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ کہ شب عاشورہ کو قریب صبح کی چار رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ آیۃ الکرسی اور اخلاص تین تین بار بعد فراغ کے سو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ اُس کے سب گناہ بخشے جائیں (جواہر خمسہ)

دیگر نماز

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ کہ آٹھ رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے پچیس ۲۵ بار اخلاص پڑھے۔ اور بعد فراغ کے درود شریف ستر بار و استغفار ۷۰ ستر بار پڑھے۔ خدا تعالیٰ اُس کے دل و زبان پر چشمے حکمت کے جاری کرے۔

عاشورہ کے دن کے نفل

جو شخص عاشورہ کے روز روزہ رکھے اور بوقت صبح غسل کر کے یہ تسبیح پڑھے۔ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَکَفٰی سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ دَعَا لَیْسَ وَرَاءَ اللّٰہِ الْمُنْتَھٰی مَنِ اعْتَصَمَ بِحَبْلِ اللّٰہِ نَجَا۔ بعد اس کے دو رکعت پڑھے۔ بعد فاتحہ آیۃ الکرسی اور دوسری میں آخر سورۂ حشر

کوا ثنوثناسے تا آخر اور بعد سلام کے درود اور یہ دعا پڑھے۔
یَا اَوَّلَ الْاَوَّلِیْنَ وَیَا آخِرَ الْاٰخِرِیْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
خَلَقْتَ اَوَّلَ مَا خَلَقْتَ فِیْ هٰذَا الْیَوْمِ وَ تَخْلُقُ آخِرَ
مَا تَخْلُقُ فِیْ هٰذَا الْیَوْمِ اَعْطِنِیْ فِیْهِ خَیْرًا وَلَّیْتَ فِیْهِ
اَوْلِیَائَكَ وَاَنْبِیَائَكَ وَاَصْفِیَائَكَ مِنْ ثَوَابِ
الْبَلَاءِ بِاَسْمَائِهِمْ مَا اَعْطَیْتَهُمْ فِیْهِ مِنْ کَرَامَتٍ
بِحَقِّ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ۔

روز عاشورہ کی دیگر نماز

فرمایا جو کوئی چھ ۶ رکعت نفل ادا کرے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے سورۂ والشمس۔ والضحیٰ۔ واذا زلزلت۔ اور اخلاص۔ وفلق والناس بعد از فراغ سجدہ میں جا کر سات بار سورۂ کافرون پڑھے۔ اللہ تعالیٰ سارے گناہ اس کے بخش دیتا ہے۔ اور جو حاجت طلب کرے روا ہوتی ہے۔ بعدہٗ یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ
مِمَّنْ دَعَاكَ فَاَجَبْتَهٗ وَاٰمَنَ بِكَ فَهَدَیْتَهٗ وَرَغِبَ فِیْكَ
فَاَعْطَیْتَهٗ وَتَوَکَّلَ عَلَیْكَ فَكَفَیْتَهٗ وَدَنٰی مِنْكَ فَاَدْنَیْتَهٗ
اَللّٰهُمَّ مُدَّ بِعَیْنِیْ فِی الْخَیْرَاتِ بَلَاءً وَّاجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِ
الْمُؤْمِنِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْاِیْمَانَ بِكَ وَ اَسْئَلُكَ الْفَضْلَ فِی الرِّزْقِ وَاَسْئَلُكَ الْعَافِیَةَ مِنَ الْبَلَاءِ وَاَسْئَلُكَ
حُسْنَ الْعَافِیَةِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ۔ اور ستر بار پڑھے حَسْبِیَ
اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ اگلے پچھلے
گناہ بخشے جاویں۔

اس دن کی دیگر نماز

وہ یہ کہ چار رکعت نفل ادا کرے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ

سورۂ اخلاص پچاپن ۵۵ بار پڑھے۔ مولا تعالیٰ پچاپس برس گزشتہ اور
پچاپن ۵۵ برس آئیندہ کے اُس کے گناہ بخشدیتا ہے۔ اور اس کے
لئے ہزار محل جنت میں اوپر کے گردہ میں تیار کرتا ہے۔ غنیۃ الطالبین
فائدہ۔ اس روز روزہ رکھنے والے کو ہزار حج اور ہزار عمرہ اور ہزار
شہیدوں اور ساتوں آسمانوں کے رہنے والوں کا ثواب ملتا
ہے۔ بہتر یہ ہے۔ کہ نویں ۹۔ دسویں۔ گیارہویں ۱۱۔ تین دن روزہ رکھے
۲۔ عیال پر کھانے میں کشادگی کرے۔ حدیث میں آیا ہے۔ کہ
جو کوئی عاشورے کے دن کھانے میں وسعت کریگا۔ مولا تعالیٰ اُس
کے دسترخوان کو سال بھر تک وسیع رکھے گا۔ ۳۔ اُس دن
مسلمانوں کو کھانا کھلاوے۔ فرمایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو
کوئی عاشورے کے دن ایک روزہ دار کو افطار کرا دے۔ اُس نے
تمام اُمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ افطار کرا دیا۔ ۴۔ اُس دن
یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے۔ اس کے لئے ہر بال یتیم کے بدلے
درجہ بلند کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں اس دن کی بے شمار برکتیں ہیں
جواہر غیبی و غنیۃ الطالبین کے مطالعہ کرنے سے معلوم ہو سکتی
ہیں۔ (من شاء فلیطالع)

نماز شبلی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان

وہ نماز چار رکعت نفل کی ہے۔ ہر رکعت میں فاتحہ شریف
کے بعد سورہ اخلاص پندرہ ۱۵ مرتبہ پڑھے۔ اور بعد ختم نماز کے اس کا
ثواب حضرات امامین علیہما السلام کی ارواح مبارک کو بخشدے

بہتر یہ ہے کہ اول محرم سے عشرہ تک یہ عمل جاری رکھے۔ اس نماز کے پڑھنے والے کی صاحب زادگان کونین علیہما السلام دن قیامت کے شفاعت فرمائینگے۔ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ عاشورے تک اِس کو ہر روز پڑھکر بخش کرتے تھے۔ ایک دن شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا۔ کہ حضرت امام حسین سید الشہداء علیہ السلام نے شبلی کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کی۔ کہ حضور مجھ سے کیا خطا سرزد ہوئی۔ فرمایا خطا نہیں۔ ہماری آنکھیں تمہارے احسان سے شرمندہ ہیں۔ جب تک ہم قیامت میں اُس کا بدلہ نہ دلوائیں گے اسوقت تک ہماری آنکھ ملانے کے قابل نہیں ہے (جواہر غیبی)۔

سال کا دوسرا ماہ صفر ہے

یہ مہینہ نزول بلا کا ہے۔ تمام سال میں دس لاکھ اسی ہزار بلا نازل ہوتی ہیں۔ اُن میں سے نو لاکھ بیس ہزار بلا خاص ماہ صفر میں نازل ہوتی ہیں۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ جو کوئی ماہ صفر کے گذرنے کی خوشخبری سناوے۔ میں اُسکو بہشت میں داخل ہونے کی بشارت دوں۔ حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام کو جنت سے اسی ماہ میں نکالا گیا۔ حضرت خلیل علیہ السلام اس ماہ آگ میں ڈالے گئے۔ مہتر ایوب علیہ السلام مبتلائے بلا اسی ماہ میں ہوئے حضرت یحییٰ۔ ذکریا و جرجیس و یونس و حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب مبتلائے بلا اسی ماہ میں ہوئے۔ حضرت ہابیل بھی اسی ماہ میں شہید ہوئے۔ اس لئے شب اول اور روز اول ماہ صفر میں ہر مسلمان کو چاہیئے۔ کہ چار رکعت نفل اس طرح پڑھے

پہلی رکعت میں بعد فاتحہ پندرہ ۱۵ بار سورۂ کافرون۔ دوسری میں اسی قدر اخلاص۔ تیسری میں اسی قدر فلق۔ چوتھی میں اسی قدر سورۂ ناس کو پڑھے۔ بعد سلام کے ستر ۷۰ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہے۔ تو مولا تعالیٰ اُس کو ہر بلا اور ہر آفت سے محفوظ رکھے گا۔ اور ثواب عظیم عطا فرمائیگا (راحت القلوب)

دیگر نماز

دوسری نماز اس ماہ میں یہ بھی ہے کہ پہلی تاریخ کو غسل کرے۔ اور وقت چاشت کے دو رکعت نفل گیارہ گیارہ بار قُلْ ھُوَاللّٰہ کے ساتھ پڑھے۔ بعد سلام کے ستر ۷۰ بار یہ درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔ اور اس کے بعد یہ دعا ایک بار پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَرِّفْ عَنِّیْ سُوْءَ ھٰذَا الْیَوْمِ وَاعْصِمْنِیْ
اے اللہ دور رکھ مجھ سے　برائی اس دن کی　اور بچا مجھ کو

مِنْ سُوْءِہٖ وَنَجِّنِیْ عَمَّا اَصَابَ فِیْہِ مِنْ نَحُوْسَاتِہٖ
اُس کی برائی سے اور نجات دے مجھکو اُس چیز سے کہ جو پہنچے اُس کے اندر نحوست

وَکُرُبَاتِہٖ بِفَضْلِکَ یَا دَافِعَ الشُّرُوْرِ وَیَا مَالِکَ النُّشُوْرِ
اور سختیوں سے اپنے فضل سے اے شروں کے دور کرنیوالے اور اے مالک

یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ
قیامت کے۔ اے سب مہربانوں سے مہربان۔

وَّاٰلِہِ الْاَمْجَادِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ (راحت القلوب وغیرہ)

نماز آخری چہار شنبہ ماہ صفر

تمام سال کے دنوں سے یہ دن سخت تر ہے۔ ہر شخص کو چاہیئے کہ وقت طلوع آفتاب چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ انا اعطینٰک الکوثر ستر بار اور سورہ اخلاص و فلق و ناس پانچ پانچ بار پڑھے۔ بعد سلام یہ دعا پڑھے۔ مولا تعالیٰ اُسکو کل بلا سے محفوظ رکھے۔ دعا یہ ہے۔ یَا شَدِیْدَ الْقُوٰی یَا شَدِیْدَ الْمِحَالِ یَا عَزِیْزُ ذَلَّتْ بِعِزَّتِکَ جَمِیْعُ خَلْقِکَ اَکْفِنِیْ جَمِیْعَ یَا مُحْسِنُ یَا مُجْمِلُ یَا مُفْضِلُ یَا مُنْعِمُ یَا مُکْرِمُ یَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط۔

فائدہ۔ کنز الاوراد میں ہے۔ کہ جو شخص آخری چہار شنبہ ماہ صفر کو الم نشرح اور والتین اور اذا جاء اور سورۂ اخلاص ہر ایک کو اسّی اسّی بار پڑھے۔ عمر اُس کی دراز ہو۔ **فائدہ** اور اگر یہ سات آیۃ سلام کو لکھکر پانی میں دہو کر پیے ہر بلا سے محفوظ رہے۔ اس کو خاصیت ہفت سلام قرآنی بھی کہتے ہیں۔ (۱) سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِیْمِ (۲) سَلٰمٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ ط۔ (۳) سَلٰمٌ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ (۴) سَلٰمٌ عَلٰی مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ (۵) سَلٰمٌ عَلٰی اِلْیَاسِیْنَ (۶) سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِیْنَ (۷) سَلٰمٌ هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ ط۔ **فوائد حروف مقطعات**۔ اگر آخری چہار شنبہ ماہ صفر کو قبل از طلوع آفتاب حروف مقطعات لکھ کر پانی میں گھولے۔ اور چاندی کا چھلا اس میں سات دفعہ بجھا دے بعدہٗ بائیں ہاتھ کی چھنگلی پر پہنے۔ انشاءاللہ تعالیٰ بواسیر دفع ہو جائیگی اور اگر مصروع (مرگی والا) اپنے داہنے ہاتھ کی چھنگلی پر پہنے تو

عارضہ صرع سے محفوظ رہے گا۔ اور جس عورت کو دروزہ ہو۔ تو انگشتری کو اُس کی بائیں ران پر باندھیں۔ جلد خلاصی ہو۔ مجرب ہے۔ حروف مقطعات یہ ہیں۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ الٓمٓ۔ الٓمٓصٓ۔ الٓر۔ ق۔ نٓ۔ الٓمٓر۔ کٓھٰیٰعٓصٓ۔ طٰہٰ۔ صٓ۔ یٰسٓ۔ طٰسٓمٓ طٰسٓ (جواہر)۔

ماہ ربیع الاول کی نماز

پہلی رات میں بعد از نماز مغرب دو رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ تین بار سورۂ اخلاص پڑھے۔ بعد از سلام سو۱۰۰ بار درود شریف پڑھے۔

دیگر نماز ربیع الاول۔ تیسری تاریخ کو چار رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۂ طٰہٰ و یٰسٓ پڑھے۔ اور ثواب اس کا بروح پاک حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے۔

دیگر نماز اکیسویں۲۱ تاریخ کو دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورۂ مزمل ایک بار پڑھے۔ بعد از سلام سجدے میں جا کر یہ دعا حضور دل پڑھے پھر جو چاہے دعا کرے۔ قبول ہو۔ یَا غَفُوۡرُ اِغۡفِرۡ وَالۡغُفۡرُ فِیۡ غُفۡرِ غُفۡرِکَ یَا غَفُوۡرُ۔

دیگر نماز ربیع الاول حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے عرس شریف کا مہینہ ہے۔ اور یہ ہی مہینہ آپ کی پیدائش مبارک کا بھی ہے۔ بارہ۱۲ روز تک روح مبارک پر ہدیہ اس نماز کا بھیجنا ہے کہ صحابہ و تابعین و تبع تابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بھی ان رکعتوں کے ثواب کا ہدیہ روح اقدس نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھیجا کرتے تھے اور وہ بیس۲۰ رکعت ہیں۔ ہر رکعت میں اکیس۲۱ اکیس۲۱ بار سورۂ اخلاص پڑھی جاتی ہے۔ اگر روزمرہ بارہ۱۲ دن تک توفیق نہ ہو۔ تو دوسری تاریخ

اور بارہویں کو ضرور ہی بیس ۲۰ رکعت بترکیب مذکورہ پڑھ کر روح پر فتوح حبیب اکرم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہدیہ پہنچاوے۔ کہ اس نماز کے پڑھنے والوں کو حضور ابی و امی فداہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواب میں بشارت جنت کی دی ہے۔ اور حضور کا دیکھنا اور بشارت دینا بعد وفات کے مثل زندگی کے ہے۔ (جواہر غیبی وغیرہ)

فائدہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حیات النبی ہیں۔ اپنے فدائیوں کا درود شریف وسلام سنتے ہیں۔

فرمایا جو کوئی اس ماہ کی تمام تاریخوں میں درود مندرجہ ذیل کو ایک ہزار ایک سو پچیس بار پڑھے۔ بعد نماز عشا کے تو ضرور اسکو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی۔ درود شریف یہ ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ دوسرا درود شریف یہ ہے۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ جو کوئی اس درود شریف کو سوا لاکھ بار اس ماہ میں پڑھے تو شرف زیارت روئے مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوگا۔

دیگر نماز

کتاب الاوراد میں لکھا ہے۔ کہ جب چاند ربیع الاول کا نظر آئے اُس رات کو سولہ ۱۶ رکعت نفل پڑھے۔ دو دو رکعت کی نیت سے ہر رکعت میں بعد فاتحہ شریف سورہ اخلاص تین تین بار پڑھے جب فارغ ہووے۔ تو یہ درود شریف ایک ہزار مرتبہ پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ بارہ ۱۲

دن تک پس دیکھے گا جناب رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں. مگر بعد نماز عشاء کے ان کو پڑھا کرے۔ اور باوضو سویا کرے۔

نماز ماہ ربیع الثانی

اس ماہ کی پہلی پندرھویں انیسویں تاریخوں میں چار رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ شریف کے سورۂ اخلاص پانچ مرتبہ پڑھے۔ لکھی جاتی اس کے لئے ہزار نیکی۔ اور محو ہوتی ہے ہزار بدی۔ اور پیدا ہوتی ہیں چار حوریں (جواہر غیبی)

دیگر نماز چودھویں شب ربیع الاول میں چار رکعت نفل پڑھے بعدہٗ یہ اسم بے شمار پڑھے۔ یَا بُدُّوْحُ یَا بَدِیْعُ۔

دیگر نماز پندرھویں تاریخ بعد چاشت کے چودہ رکعت دوگانہ پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورۂ اقراء سات بار پڑھے۔ بعد از فراغ کے یہ اسم ستاڑھ بار پڑھے۔ یَا مَلِیْکُ تَمَلِّکُ بِالْمَلَکُوْتِ فِیْ مَلَکُوْتِ مَلَکُوْتِکَ یَا مَلِیْکُ ط

نماز ماہ جمادی الاوّل

اس ماہ کی پہلی رات کو چار رکعت ادا کرے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورۂ اخلاص گیارہ بار پڑھے۔ اللہ تعالیٰ نوے ۹۰ ہزار برس کی نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں درج کر دیتا ہے۔ اور نوے ۹۰ ہزار برس کی بدیاں اس کے نامۂ اعمال میں سے دور کرتا ہے (جواہر غیبی)

دیگر نماز صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس ماہ کی یکم تاریخ کو بیس ۲۰ رکعت پڑھتے تھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ شریف کے ایک بار سورۂ اخلاص پڑھے۔ اور بعد فراغ کے سو بار درود شریف پڑھے

دیگر نماز۔ اس ماہ کی پہلی رات میں دو رکعت نماز پڑھے۔ اول میں بعد فاتحہ کے سورۂ جمعہ اور دوسری میں سورۂ مزمل پڑھے۔

دیگر نماز۔ روز اول اس ماہ میں چار رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے سورۂ اذا جاء سات بار پڑھے۔

دیگر نماز۔ تیسری شب ماہ مذکور میں بقول بعض کے لیلۃ القدر ہے اُس میں بیس ۲۰ رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ شریف کے سورۂ قدر دس ۱۰ بار پڑھے۔ بعد از فراغ کے صبح تک یہ اسم پڑھے۔ یَا عَظِیْمُ تَعَظَّمْتَ بِعَظْمَتِكَ وَالْعَظْمَةُ فِیْ عَظْمَتِ عَظْمَتِكَ یَا عَظِیْمُ

دیگر نماز۔ ستائیسویں ۲۷ کو آٹھ رکعت بدو سلام پڑھے۔ ہر رکعت میں میں بعد فاتحہ سورۂ والضحیٰ ایک بار پڑھے بعد فراغ کے استغفار بے شمار پڑھے ؛

نماز و دعائے ماہ جمادی الثانی

اس مہینہ کی اول تاریخ میں چار رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ اخلاص تیرہ تیرہ بار پڑھے۔ ایک لاکھ نیکی لکھی جاتی ہے۔ اور ایک لاکھ بدیاں دور ہوتی ہیں۔

دیگر نماز صدیق رضی اللہ عنہ کی

رسالہ فضائل الشہور میں ہے۔ کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس مہینہ میں بارہ رکعت نفل ادا کرتے تھے۔ اس نماز کے لئے کوئی سورۃ خاص نہیں جو چاہے پڑھے۔

دیگر نماز۔ پہلی رات میں دو رکعت نماز پڑھے۔ بعد فراغ کے بیشمار استغفار پڑھے۔

دیگر نماز۔ دسویں تاریخ کو بارہ ۱۲ رکعت دو۲ گانہ پڑھے۔ ہر رکعت میں

بعد از فاتحہ کے سورۂ لایلاف ایک بار پڑھے۔ بعد از فراغ کے
سورۂ یوسف پڑھے۔ تا تمام سال تنگدست اور مفلس نہ ہو۔
دیگر ماہ۔ سلخ ماہ (آخری تاریخ) ماہ مذکور میں بعد از نماز مغرب
چار رکعت نفل پڑھے۔ بعد سلام کے یَاشُعْلُوْبِیْ صبح تک پڑھتا رہے
دیگر نماز۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آخر عشرہ اس ماہ
کے روزے رکھتے تھے۔ واسطے استقبال ماہ رجب کے اور ہر شب
اس دس روز میں بیس رکعت نفل پڑھتے تھے۔ فقط۔

نماز و عبادت ماہ رجب

یہ مہینہ بڑی شان و عظمت کا ہے۔ تحفہ میں زیاد بن عمران
نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ جناب رسول
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رجب شریف کا چاند دیکھا کرتے
تو دونوں ہاتھ مبارک اٹھا کر پڑھتے۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ رَجَبٍ وَّ
شَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا اِلٰی شَھْرِ رَمَضَانَ ط۔

ایضاً

خلاصۃ الاخبار میں ہے کہ مَنْ اَدْرَکَ شَھْرَ رَجَبٍ فَاغْتَسَلَ
فِیْ اَوَّلِہٖ وَاَوْسَطِہٖ وَاٰخِرِہٖ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِہٖ کَیَوْمٍ وَلَدَتْہُ
اُمُّہٗ۔ جو رجب کی پہلی پندرہویں اور آخر روز میں غسل کرے۔ خارج
ہو۔ اپنے گناہوں سے مثل اُس روز کے کہ پیدا ہوا اپنی ماں سے

دیگر

اس ماہ میں پانچ شب افضل ایک اول۔ ایک درمیان۔ تین
آخر کی۔ اول رات میں بعد نماز مغرب بیس رکعت دس سلام سے
پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورۂ اخلاص پانچ بار اور بعد فراغ

کلمہ طیب تین ۳ بار پڑھے۔ اور بعد عشا دو رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ الم نشرح و اخلاص و فلق و ناس ایک ایک بار بعد فراغ کے کلمہ توحید و درود تینتیس ۳۳ تینتیس بار پڑھے۔ پھر جو دعا کرے قبول ہو

دیگر نماز

اس ماہ کے اول میں جو شخص روزہ رکھے بند کرے۔ اللہ تعالیٰ اُس پر دروازے دوزخ کے اور وقت افطار دو رکعت پڑھے۔ آیۃ الکرسی و فلق و ناس ایک بار۔

فائدہ

حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ کہ فرمایا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ جو شخص پڑھے ہر روز رجب میں بعد از نماز فجر ایک بار سورہ یٰسین بخشے اللہ تعالیٰ پچاس برس کے گناہ۔ اور نجات دے عذاب قبر سے۔

دیگر نماز

سراں سرار میں مذکور ہے۔ کہ رجب کے ہر جمعہ کو مابین (درمیان) ظہر و عصر چار رکعت بیک سلام پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ شریف آیۃ الکرسی سات بار اور سورہ اخلاص پانچ بار اور بعد سلام کے پچاس ۵۰ بار۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْکَبِیْرِ الْمُتَعَالِ۔ اور ایک سو بار۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُیُوْبِ وَعَلَّامُ الْغُیُوْبِ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ اور سو بار درود شریف پڑھے۔ مقصد دلی بر آوے۔ نیز ثواب حج و عمرہ و آزادی بردہ (غلام) کا پاوے۔

دیگر نماز

اس ماہ میں بروز اول اور تین روز آخر روزہ رکھے۔ اور قبل از عصر

دو رکعت نفل پڑھے۔ اول میں بعد از فاتحہ شریف آیۃ الکرسی و سورۂ اخلاص ایک ایک بار اور دوسری میں زلزلت و اخلاص و سورۂ ناس ایک ایک بار پڑھے۔ ساٹھ برس کی عبادت کا ثواب ملیگا۔ اور دوسو برس تک فرشتے اس کی بخشش کے لیے دعا کیا کریں (جواہر خمسہ)

دیگر نماز

اس ماہ رجب میں تیس رکعت دس رکعت پہلے روز دس پندرہویں روز دس آخر پڑھے۔ ہر رکعت میں فاتحہ شریف و سورۂ کافرون اور اخلاص تین تین بار اور ہر تین دنوں میں بعد از فراغ نماز کلمۂ توحید پڑھ کر پہلے روز یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ اور پندرہویں روز اِلٰھًا وَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا۔ اور آخر روز اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِہٖ الْاَمْجَادِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ تمام آفات سے محفوظ رہے وجمیع حاجات دارین برآویں۔

دیگر نماز

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے خواجہ اویس سے لکھا ہے۔ کہ اس مہینہ کی تیسری۔ چوتھی۔ پانچویں۔ اور چودویں پندرہویں۔ سولہویں اور تئیسویں۔ چوبیسویں پچیسویں کو روزہ رکھے۔ اور ہر روز چاشت کے وقت غسل کرے۔ اور تا فراغ نماز صبح سے کلام کسی سے نہ کرے۔ اور بارہ رکعت تین سلام سے پڑھے۔ چار رکعت اول میں بعد از فاتحہ شریف سورۂ انا انزلنا تین تین بار پڑھے۔ اور بعد سلام کے ستر بار پڑھے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ۔ اور چار رکعت ثانی میں بعد از فاتحہ شریف سورۂ اذا جاء تین تین بار اور بعد از سلام کے ستر بار

اِنَّكَ قَوِيٌّ مُعِيْنٌ وَاحِدٌ دَلِيْلٌ بِحَقِّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اور چار رکعت تیسری میں بعد از فاتحہ سورۂ اخلاص تین تین بار اور بعد سلام کے ستر بار سورۂ الم نشرح پڑھے۔ پھر سینہ پر ہاتھ رکھ کر حاجت مانگے۔ سنر حاجات مرادیں پوری ہو دیں (جواہر خمسہ) نماز لیلۃ الرغائب بھی اس ماہ مبارک میں ہوتی ہے۔ جس کا بیان گزر چکا ہے۔ فائدہ۔ اس ماہ کی ۲۷ تاریخ کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معراج شریف بھی ہوئی تھی۔

نماز و دعائے معراج شریف

ستائیسویں رات رجب کو بعد از نماز عشا بارہ ۱۲ رکعت پڑھے۔ اور بعد فراغ کے سو ۱۰۰ بار کلمہ تجید اور سو ۱۰۰ بار درود شریف اور سو بار استغفار پڑھے۔ پھر سجدے میں جاکر جو دعا کرے قبول ہو۔ اور صبح کو روزہ رکھے بڑی فضیلت ہے۔

۲۷ تاریخ کی دیگر نماز

تحفے میں ہے۔ جو کو اس رات میں چھ۶ رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ شریف کے سات بار اخلاص پڑھے۔ خدا تعالیٰ اُس کی حاجت پوری فرمائے۔ اور ثواب تین ۳ حج اور آزادی بردہ (غلام) و صدقہ، چاندی و سونا کا بوزن پہاڑوں کے پاوے۔

دیگر نماز

آخری جمعہ ماہ رجب کو بارہ رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ شریف کے آیت الکرسی تین بار پڑھے۔ بعد سلام کے جو دعا کرے قبول ہو۔

مختصر فہرست مضامین کتاب مستطاب موسومہ بہ گلزار شریعت

قطعہ تاریخ

از جناب شاہ مولوی محمد عبدالحق صاحب ہزاروی

چو کردم مطالعہ کتاب عجیب — مرا داد آواز ہاتف مجیب

بخوان روز مرہ تو قرآن مجید — خذا زمہ عالم تو خصلت حمید

۱۳۵۳ ھ

چو ابو الفیض کردہ مطابع کتاب — منور شدہ چشم ہم شد ثواب

پس او جست تاریخ آمد ندا — ہزار و صد سہ وسہ ہم پنجاہ

حافظوا علی الصلوٰت والصلوٰۃ الوسطیٰ وقوموا للّٰہ قانتین ۝

الحمد للہ کہ کتاب مستطاب بالیف جناب مولوی عبد الرحمن صاحب ہزاروی

تمام نمازوں کا مجموعہ موسومہ بہ

جلد دوم
(حصہ دوم)

گلزارِ شریعت

جسکو

مولٰنا عبد الرحمن صاحب ہزاروی نے صابر الیکٹرک پریس ریلوے روڈ لاہور میں باہتمام

منشی ذاکر حسین منیجر چھپوا کر امام پورہ ضلع شیخوپورہ سے شائع کیا

ملنے کا پتہ

مولٰنا مولوی عبد الرحمن ہزاروی خطیب جامعہ امام پورہ ضلع شیخوپورہ پنجاب

(بتاریخ ۱۷ جمادی الاولی ۱۳۵۳ھ تمام گشت)

نوٹ :- بوجہ زیادہ ہو جانے حجم کتاب کے حصہ دوم کو دو جلدوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ قیمت اصلی جلد دوم عہ/ صرف

اِهْدَاءُ الْکِتَاب

قُدِّمَ بِاِذْنٍ خَاصٍّ اِلٰی مَنْ هُوَ اَجْلٰی مِنْ اَنْ یُعْرَفَ وَاَعْلٰی مِنْ اَنْ یُوْصَفَ

شعر
لَا یُدْرِکُ الْوَاصِفُ الْمُطْرِیْ خَصَائِصَہٗ
وَاِنْ یَّکُ سَابِقًا فِیْ کُلِّ مَا وَصَفَا

ھو

میجر خان بہادر خانزمان خان صاحب والیٔ ریاست امب

اَلَّذِیْ

یقدر العلم واھلہ ویحقق لہ ما یرجوہ فانما یعرف ذو الفضل من الناس ذووہ اعترافاً بمیلہِ الطّبعی اِلٰی نشر العلوم ورد المعارف بابتذال الطوارف والعوارف من جامعہ

ابو الفیض محمد عبد الرحمان غفرلہٗ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

یارب بقائے عمر تو باشد ہزار سال لیکن باین حساب بصد حشمت و جمال
سالی ہزار ماہ و ماہے ہزار یوم یوم ہزار ساعت و ساعت ہزار سال

سال و فال و مال و حال و اصل و نسل و تخت و بخت
بادت اندر ہر دو گیتی برقرار و بر دوام
سال خرم و فال نیکو مال وافر حال خوش
اصل ثابت نسل باقی تخت عالی بخت رام

آمین

تقریظ فاضلِ جلیل عالمِ نبیل حضرت علامہ ابو البرکات حکیم حافظ قاری سید محمد احمد رضا صاحب قادری

(خطیب مسجد وزیر خان - لاہور)

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم۔ میں نے گلزارِ شریعت مؤلفہ فاضل نوجوان واعظ خوش بیان حضرت مولانا ابو الفیض محمد عبد الرحمٰن صاحب سلمہٗ فاضل حزب الاحناف شاگرد رشید حضرت امام اہلسنت غواص بحرِ طریقت حضرت قبلہ وکعبہ والد ماجد نور اللہ مرقدہٗ کو دیکھا۔ اگرچہ یہ گلزار آٹھ سو اڑتالیس صفحوں پر منقسم تھا۔ تمام کی سیر و تفریح کے لیئے ایک وقت کی ضرورت تھی۔ لیکن اس کے طبقات چار حصوں پر منقسم تھے۔ اُن میں اجمالی گشت کیا تو سب میں بڑی خوبی اس گلزار میں یہ پائی کہ ہر جزیہ کے پھول پر اُس کے اصل باغ کا حوالہ درج تھا۔ یعنی ماخذ مسئلہ و صفحات سے درج پایا۔ جو عام تالیفات میں میری نظر سے نہیں گزرا۔ میں یقین کرتا ہوں کہ یہ کتاب فیض رسان مومنین ثابت ہوگی۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ اس کتاب کو مقبول عوام و خواص بنائے اور مولانا کے علم و عمل میں برکت دے۔ آمین آمین بجرمۃ النبی الامین علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التسلیم (فقیر قادری ابو البرکات خطیب مسجد وزیر خان لاہور)

تقریظ عالم اجل و فاضل بے بدل مولانا مولوی ابو الفضل محمد عبد الحق صاحب مبلغ اہلسنت رباب

سنی حنفی نقشبندی تلمیذ معدن اسرار حقیقی و مخزن اسرار تحقیقی بحر ذخار مولانا دیدار علی شاہ صاحب عفی عنہ رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ احسان و منت اُس قادر مطلق کو جسکی اطاعت موجب قربت ہے اور صلوٰۃ وسلام اُسکے حبیب پاک سرورِ کائنات پر جسکی ثنا رکس و ناکس ہے! اسکے بعد برائے ارباب قیاست و ذکی مخفی و مستتر نہ رہے کہ کتاب موسومہ گلزار شریعت اکثر میرے مطالعہ سے گزری۔ نہایت دلچسپ دیدہ افروز کتاب ہے۔ حقیقت میں یہ کتاب اپنی فصاحت و بلاغت ظاہری و معنوی خوبیوں کے لحاظ سے اپنے اندر چند ایک جلے بات لئے ہے گویا..... دریا کوزہ میں بند ہے ان خوبیوں اور کمالات کے لحاظ سے یہ کتاب دنیا کے صفحہ ہستی میں بہترین اور مقبول جرائد میں ایک خصوصی شان رکھتے ہوئے اپنے انتہائے محامد کے ساتھ صحائف آسمان پر جلوہ گر ہے۔ میری رائے میں یہ

کتاب وہ سنگ پارس نایاب ہے۔ جس کے مشتاق وخواہان مردمان ہر ملک ودیار ہیں ہیں۔ یہ کتاب ہر مبلغ وواعظ ومعلم مدارس ومساجد وصوفیان کرام وزاہدان وعالمان کے لئے ایک تحفہ بیش بہا ہے۔ جو ہر ایک کے پاس ہونا بلکہ ہر گھر میں ہونا ایک نعمت غیر مترقبہ ہے مصنف صاحب نے اپنی علمی لیاقت سے جو کوشش وسعی کر کے ایسے مسائل کو ایک جگہ جمع کر کے ہر ایک کے فائدہ کے لئے آسانگی اور سہولت بنا دی۔ قابل ستائش ہے اللہ تعالی اسکو جزا خیر اور اجر جزیل عطا فرمائے۔ فقط حررہ الراجی الی رحمۃ رب الفلق ابو الفضل المولوی الفاضل مبلغ ریاست انب سنی حنفی نقشبندی۔ حفظہ اللہ من شر ما خلق۔ قاطن سہیکی ریاست انب۔

تقریظ از حضرت علامہ ابو البشیر محمد مہر الدین صاحب مدظلہ مدرس مدرسہ حزب الاحناف ہند لاہور

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں نے کتاب مسمی گلزار شریعت کو بعض مقام سے دیکھا۔ جو کہ مؤلفہ حضرت فاضل جلیل عالم نبیل محقق اصول وفروع حامل منقول ومعقول مولنا مولوی ابو الفیض محمد عبد الرحمن صاحب دامت فیوضہم شاگرد رشید تلمیذ سدید حضرت عالم زاہد عابد محقق مفسر محدث مجدد العصر امام اہلسنت قبلہ عالم مولنا مولوی محمد دیدار علیشاہ صاحب قدس سرہٗ ہے۔ کتاب کی تعریف اور اس کے مضامین انیقہ کا تذکرہ مختصر وہی ہے۔ جو کہ بالاجمال فہرست کتاب ہذا میں مندرج ہے۔ زاید براں یہ کہ یہ تصنیف لطیف تالیف عجیب ایک ایسے بڑے فاضل کی تحقیق انیق کا نتیجہ ہے۔ حق یہ ہے کہ مصنف علام زید مجدہٗ نے دریا کو کوزہ میں بھر کر عام پبلک کو اس احسان کا ممنون بنایا ہے۔ جسکا تذکرہ نطاق بیان سے باہر ہے کتاب کی ندرت اور بے نظیری کی کتاب خود دلیل ہے ع آفتاب آمد دلیل آفتاب۔

بہر صورت جو کتاب ان فضائل پر مشتمل ہو۔ ضرورت ہے کہ کوئی مسلم اس سے بے پرواہ نہ ہو جیسے بھی ہو سکے اپنی دنیا اور عاقبت درست بنانے کے لئے کتاب کو خریدے۔ فقط۔

ابو البشیر محمد مہر الدین مدرس مدرسہ حزب الاحناف ہند لاہور

قطعہ تاریخ

چو بو الفضل کردہ مطالع کتاب | منور شدہ چشم ہم شد ثواب
پس از جست تاریخ آمد ندا | ہزار و صد ۳ و ۳ ہم پنجاہ۔

سال کا آٹھواں ۸ ماہ

نماز ماہ شعبان شریف

شعبان شریف بھی نہایت عظمت و فضیلت و شان والا مہینہ ہے۔ اس کی فضیلت میں بکثرت احادیث وارد ہیں۔ ایک دو حدیثیں نقل کی جاتی ہیں۔ تاکہ مشتے نمونہ از خروارے ہو جائے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس ماہ مبارک کو اپنی طرف منسوب فرمایا۔ الشعبان شھری (شعبان میرا مہینہ ہے) اور آپ شعبان میں روزہ رکھنے کو بہت دوست رکھتے تھے۔ حضرت ام سلمی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی مہینہ میں بعد رمضان مبارک کے زیادہ شعبان کے مہینے سے روزہ نہیں رکھتے پس جسطرح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سب انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں۔ اسی طرح آپ کا مہینہ بھی سب مہینوں سے افضل ہے۔ چنانچہ دوسری حدیث میں وارد ہے۔ کہ رجب کی فضیلت باقی مہینوں پر مانند بزرگی قرآن پاک کے ہے سب کلاموں پر اور فضیلت شعبان کی مانند میری فضیلت کے ہے تمام انبیاء علیہم السلام پر اور رمضان کی بزرگی مانند بزرگی خداوند کریم کے ہے ساری مخلوق پر۔ لطائف (۱) رجب کا لفظ تین حروف سے مرکب ہے ر۔ ج۔ ب۔ ر سے مراد رحمۃ اللہ تعالیٰ ج سے جود۔ ب سے برہ۔ (اس کی مہربانی) (۲) رجب کا ایک نام صب ہے۔ صب کے معنی بہانے کے ہوتے ہیں۔ اس میں خداوند کریم کی رحمت بندوں پر بہائی جاتی ہے۔ اور اسی ماہ کا ایک نام اَصَمّ بھی ہے۔ رصح کے معنے بہرہ کے ہوتے ہیں۔ وجہ تسمیہ یہ ہے۔ کہ یہ ماہ حبیب خداوند کریم کے دربار عالیہ

ہیں جیب حاضر ہوگا۔ تو مولا تعالیٰ بندوں کے اعمال کی بابت اسے
سوال فرمائے گا۔ یہ چپ رہیگا تین بار سوال ہوگا۔ جواب نہ دے گا۔
چوتھی بار میں جواب دے گا۔ خداوندا۔ تیرے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے میرا نام الاصم رکھا ہے۔ میں نے تیرے بندوں کی طاعت
سنی اور گناہ نہ سنے۔ اس ماہ کا ایک نام رجم بھی ہے۔ کیونکہ شیاطین
اس میں دفعہ کیئے جاتے ہیں۔ تاکہ بندوں کو دکھ نہ دیں (۳) رجب تخم
بونے کا مہینہ ہے۔ شعبان پانی دینے کا۔ اور رمضان فصل کٹائی کا نو
فرمایا۔ جس نے طاعت کا تخم نہ بویا ہو رجب میں اور آنکھوں کا پانی نہ
پلایا ہو شعبان میں۔ وہ کیسے مولا تعالیٰ کی رحمت کی کٹائی کر سکتا ہے
رمضان میں۔ (۴) رجب بدن کو پاک کرتا ہے۔ اور شعبان قلب کو
اور رمضان روح کو۔ (۵) رجب واسطے سابقین کے ہے اور شعبان
واسطے مقتصدین کے (میانہ چال چلنے والے) اور رمضان واسطے
ظالمین کے (کتنا ہی ظالم نفس ہو لیکن رمضان میں خداوند کریم سے
معافی طلب کرے۔ مولا تعالیٰ اسکو معافی دیدیتا ہے۔ (۶) رجب
واسطے طلب معافی کے۔ شعبان واسطے ستر عیوب کے اور رمضان
واسطے تنویر القلوب (دلوں کو روشن کرنیکے لئے) (۷) عبد القادر جیلانی
رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں۔ مثال تمام سال کی مثل درخت کے
ہے رجب کے دن اُس کے پتے ہیں۔ اور شعبان کے دن اُس کا پھل
ہے۔ اور رمضان کے دن اُس کے پھل چننے کے ہیں (۸) فرمایا رجب
مثل ہواؤں کے ہے۔ اور شعبان مثل بادل کے ہے اور رمضان مثل
بارش کے۔ (۹) رجب توبہ کا مہینہ ہے۔ اور شعبان محبت کا۔ اور رمضان
قربت (نزدیکی) کا۔ تمام مہینوں میں نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے
(من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا) رجب میں ستر گنا اور شعبان

میں سات سو اور رمضان میں ایک ہزار بدلہ ایک نیکی کا۔ (واللہ یضاعف لمن یشاء واللہ واسع علیم) واللہ تعالیٰ اعلم۔
اس لئے مسلمانوں کو چاہیئے کہ کثرت نوافل اور نمازوں روزوں سے ان مہینوں کو آباد رکھیں۔ (اللّٰھم وفق المسلمین للاعمال الصالحہ) (نزہتہ المجالس)

اس ماہ کی نماز کا بیان

شعبان کی اول رات میں بارہ۱۲ رکعت ادا کریں۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورہ اخلاص پندرہ بار پڑہیں۔ کہ اس کا بہت بڑا ثواب ہے۔

دیگر نماز

اور قبل صبح کے دو رکعت پڑہے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورہ اخلاص سو۱۰۰ بار پڑہیں۔ اور رکوع وسجود میں بعد تسبیح معمولی کے یہ کہے سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِکَۃِ وَالرُّوْحِ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ سُبْحَانَ مَنْ ھُوَ قَائِمٌ عَلٰی کُلِّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ نامہ اعمال میں اس کے دس۱۰ نیکیاں لکھی جاویں اور دس ہزار بدیاں دور کی جاویں (جواہر خمسہ)

دیگر نماز

اس ماہ مبارک کی پندرہویں۱۵ رات کی بہت بڑی فضیلت اور بزرگی ہے۔ حکایت عیسیٰ علیہ السلام۔ حضرت روح اللہ علیہ السلام ایک پہاڑ پر گزرے آپ نے وہاں ایک پتھر نہایت سفید چمکدار دیکھا اور اس پتھر کے گرداگرد پھر کر نہایت متعجب ہوئے۔ مولا تعالیٰ نے انکی طرف وحی بھیجکر فرمایا۔ کیا تو چاہتا ہے۔ کہ اس سے بھی زیادہ تعجب انگیز بات میں تجھے دکھاؤں۔ قال نعم (فرمایا ہاں) پس پتھر پھٹا جس سے ایک آدمی نکلا۔ جس کے ہاتھ میں عصا سبز تھا۔ اور وہاں ہی ایک

انگور کا درخت دیکھا۔ پس کہا اس شخص نے یہ ہے رزق میرا ہر دن کا۔ پس فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تم یہاں کتنے عرصہ سے عبادت میں مشغول ہو فرمایا چار سو سال سے۔ پس عرض کیا عیسیٰ علیہ السلام نے یارب میں گمان نہیں کرتا کہ تو نے اس سے افضل بھی کسی کو دنیا میں پیدا کیا ہو۔ پس فرمایا جناب باری تعالیٰ نے جو شخص شعبان کی پندرھویں رات کو دو رکعت نماز ادا کرے۔ اس کی چار سو سال کی عبادت سے افضل ہوگی۔ فرمایا عیسیٰ علیہ السلام نے لَیْتَنِیْ مِنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ (افسوس کہ میں بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے ہوتا۔ چنانچہ آپ کی یہ آرزو مقبول ہوئی اور آپ آخر زمانہ میں آسمان سے نزول فرما کر دنیا میں اسلام و عدل کو ترقی دینگے)۔ اسی طرح ایک قصہ رجب کی فضیلت میں نزہتہ المجالس میں نقل کیا ہے (نزہتہ المجالس)

مابال دینک ترضی ان تدنسہ　　وثوبک الدھر مغسول من الدنس

ترجو النجاۃ ولم تسلک طریقتھا　　ان السفینۃ لاتجری علی الیبس

لطیفہ۔ لفظ شعبان میں پانچ حرف ہیں۔ ش۔ ع۔ ب۔ ا۔ ن۔ ش سے مراد شرف اور ع سے علو (بلندی) اور ب سے برّ احسان اور الف سے الفت اور ن سے نور۔ پس یہ پانچ عطیہ اس ماہ میں مولیٰ تعالیٰ کی طرف سے بندہ کیلئے ہوتے ہیں۔ (نزہتہ المجالس)

فرمایا توراۃ میں مکتوب ہے۔ کہ جو کوئی شعبان میں یہ کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نعبد الا ایاہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ ایک ہزار سال کی عبادت لکھتا ہے۔ اور ایک ہزار سال کے گناہ دور کرتا ہے۔ اور قیامت کے روز قبر سے اسطرح چمکتا ہوا نکلیگا۔ کالقمر لیلۃ البدر جیسے چودہویں کا چاندا اور خدا کے نزدیک صدیق لکھا جاتا ہے۔ واللہ اعلم (نزہتہ المجالس)

اُترتے ہیں فرشتے رحمت کے اور نازل ہوتی رحمت الٰہی اس پر جو کوئی عبادت کرتا ہے۔ اور بخشتا ہے۔ اللہ تعالیٰ گناہ چھوٹے اور بڑے اُن کے۔ جو اس رات میں عبادت کرتے ہیں۔ اور اس رات میں نیکوں اور بدوں کو مولا تعالیٰ بخشتا ہے۔ مگر سات آدمی نہیں بخشے جاتے ہیں۔ (۱) جادوگر۔ (۲) نجومی (۳) بخیل۔ (۴) والدین کو تکلیف دینے والا۔ (۵) شرابی۔ (۶) فاعل اور مفعول (۷) نشہ کی چیزوں کا استعمال کرنیوالا

دیگر نماز

جو کوئی اس پندرہویں رات شعبان میں چار رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ اخلاص پچاس بار پڑھے۔ اور پندرہویں دن روزہ رکھے معاف کریگا اللہ تعالیٰ گناہ اُس کے پچاس برس کے اس مہینہ میں ہر جمعہ کی رات کو چار رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں تیس بار اخلاص پڑھے تو پایا اُس نے ثواب حج اور عمرہ کا۔ (غنیۃ الطالبین)

دیگر نماز فاطمہ رضی اللہ عنہا

آٹھ رکعت نماز نفل ایک سلام کے ساتھ ہدیہ حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی اس مہینہ کے ساتھ مخصوص ہے۔ فرمایا جو کوئی شعبان کے مہینے میں آٹھ رکعت نفل ایک سلام کے ساتھ پڑھے۔ اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ شریف کے گیارہ گیارہ بار سورۂ اخلاص پڑھے اور اسکا ثواب حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روح پر فتوح کو بخشے۔ اس کے حق میں حضرت سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ہرگز جنت میں قدم نہ رکھوں گی۔ جب تک کہ اس کی شفاعت نہ کرا لونگی۔ (غنیۃ الطالبین وغیرہ)

دیگر نماز آخری جمعہ شعبان۔ جو کوئی آخر جمعہ ماہ شعبان کے درمیان

مغرب و عشا دو رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ شریف کے آیۃ الکرسی ایک بار اور اخلاص دس بار و فلق و ناس ایک ایک بار۔ اگر شعبان کی دوسری تاریخ تک مرے باایمان رہے (جواہر)

دیگر نماز

پندرہویں شب شعبان کو سو رکعت دوگانہ پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ اخلاص دس دس بار پڑھے (جواہر خمسہ)

دیگر نماز

حضرت خواجہ ذوالنون مصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ شب برات میں بارہ رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے سورہ اخلاص پچاس بار پڑھے۔ سو رکعت کا ثواب پاوے (جواہر خمسہ)

دیگر نماز

سلطان الموحدین شیخ ظہور حاجی حضور قدس سرہ سے روایت ہے کہ شب برات میں دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ سورہ اخلاص پندرہ بار و فلق و ناس سو بار پڑھے۔ ثواب بہت پاوے بعد از فراغ سجدے میں جا کر پڑھے۔ سَجَدَ لَکَ سَوَادِیْ وَخَیَالِیْ وَاٰمَنَ بِکَ فُؤَادِیْ وَاَقَرَّ بِکَ لِسَانِیْ وَھٰذَا اِذْ تَنَاطَاھِرٌ بَیْنَ یَدَیْکَ یَاعَظِیْمُ کُلِّ عَظِیْمٍ اِغْفِرْ ذُنُوْبِیَ الْعَظِیْمَ فَاِنَّہٗ لَا اِلٰہَ اَنْ یَّغْفِرَ غَیْرُکَ یَاعَظِیْمُ اَللّٰھُمَّ سَجَدَ وَجْھِیَ الْفَانِیْ بِوُجُوْدِکَ الْبَاقِیْ اِلٰھِیْ بِحُرْمَتِ وَجْہٍ خَیْرٍ لَکَ سَاجِدًا ط اور یہ دعا پڑھے۔ اَعْفِرْ دَ وَجْھِیَ فِی الثَّوَابِ بِوَجْہِ سَیِّدِیْ بِوَجْہِ حَبِیْبِیْ اَنْ یَّغْفِرَ لَوْ حُجُوْدَہٗ لَہٗ پھر بیٹھ کر درود اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ قَلْبًا نَقِیًّا مِنَ الشِّرْکِ بَرِیًّا لَا کَافِرًا وَّلَا شَقِیًّا۔

فائدہ۔ اگر شعبان کی پندرہویں رات داہنی آنکھ میں تین سلائی اور بائیں

میں دو سلائی سُرمہ لگائے۔ سال بھر آنکھ درد نہ کرے۔ اور نور بخوبی ہو۔

سال کا نواں مہینہ

اعمال و نماز رمضان المبارک کا بیان

فائدہ:۔ عجائب المخلوقات جعفر بن صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ پانچویں تاریخ رمضان گذشتہ کی۔ پہلی تاریخ رمضان آئیندہ کی ہوگی۔ یعنی اگر گذشتہ رمضان شریف کی پانچویں تاریخ صحیح حساب سے بروز جمعہ ہو۔ تو آئندہ رمضان شریف کی اول تاریخ بروز جمعہ ہوگی۔ (جمعہ کے دن پہلا روزہ ہوگا) کہتے ہیں کہ ہم نے پچاس سال تجربہ کیا۔ صحیح پایا۔ (خاکسار کا دس سال سے تجربہ ہے جو بالکل درست اور ٹھیک نکلا ہے۔ لیکن اگر اس کا خلاف ہو جائے تو یہ کوئی حجت شرعی نہیں۔ اُسی پر عمل کیا جائیگا۔

لطیفہ

لفظ رمضان کے پانچ حرف ہیں۔ ر۔ م۔ ض۔ ا۔ ن۔ خالراء۔ رضوان اللہ تعالیٰ للمقربین (ر) سے مراد خداوند کریم کی رضا واسطے مقربین کے (والمیم۔ مغفرۃ اللہ للعاصین) میم سے مولا تعالیٰ کی بخشش واسطے گناہ گاروں کے۔ ض سے فلاح کی ضمانت واسطے اطاعت کرنے والوں کے۔ (والضاد ضمان اللہ للطائعین) الف سے الفت مولا تعالیٰ کی توکل کرنے والوں کے لئے۔ (والالف الفۃ اللہ تعالیٰ للمتوکلین) نون سے عطاء فیض اللہ تعالیٰ کا واسطے صادقین کے۔ (والنون نوال اللہ للصادقین) (نزھۃ المجالس)

رمضان شریف کا مہینہ سب مہینوں سے اعلیٰ اور افضل ہے جیسا بیان ہوا۔ اسی واسطے اس مہینہ میں اُمت مرحومہ پر روزے فرض

ہوئے۔ اگر کوئی شخص ابتدائے آفرینش سے لے کر انتہا آفرینش تک متواتر پے در پے روزے رکھے جاوے تو رمضان کے ایک روزے کے برابر بھی نہیں ہو سکتے۔ اس ماہ کا نام توراۃ میں احطا تھا۔ اور انجیل میں طاب اور قرآن شریف میں رمضان۔ حطا اس لئے فرمایا۔ کہ یہ گناہوں کو کھوتا ہے۔ طاب اس لئے کہا کہ روزہ دار اس مہینے گناہوں سو پاک ہو جاتا ہے۔ اور قربت بھی فرمایا۔ اسواسطے کہ بندوں کو اس مہینے میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ نہایت قربت یعنی نزدیکی ہوتی ہے۔ اور رمضان ماخوذ ہے۔ رمض سے اور رمض اس بارش کو کہتے ہیں کہ جو خریف سے پہلے ہو۔ پس اس مہینہ کی اول دس تاریخوں میں رحمت برستی ہے۔ اور دوسرے عشرہ میں مغفرت اور تیسرے میں دوزخ سے آزادی اور مناقب محمدی میں لکھا ہے۔ کہ رمضان شریف میں پندرہ ۱۵ رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ (۱) اول فراخی رزق۔ (۲) زیادتی زر و مال۔ (۳) جو کھانا کھایا جاتا ہے وہ سب عبادت میں لکھا جاتا ہے۔ (۴) کل اعمال نیک دو چند ہو جاتے ہیں۔ (۵) کل فرشتے آسمان و زمین کے روزہ دار کے لئے بخشش مانگتے ہیں (۶) شیاطین بند کئے جاتے ہیں۔ (۷) دروازے رحمت کے کھولے جاتے ہیں۔ (۸) جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ اور دوزخ کے دروازے بند کئے جاتے ہیں۔ (۹) ہر رات سات لاکھ گنہگار دوزخ سے رہا ہوتے ہیں۔ (۱۰) ہر جمعہ کی رات میں اسقدر دوزخی دوزخ سے آزاد ہوتے ہیں کہ جتنے سات ۷ دن میں آزاد ہوتے ہیں ۴۹ لاکھ (۱۱) آخر رات رمضان شریف کے تمام گناہ روزہ داروں کے بخشے جاتے ہیں۔ (۱۲) ہر روز بہشت کو آراستہ کیا جاتا ہے۔ (۱۳) روزہ دار کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ (۱۴) تمام بدن روزہ داروں کا گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ (۱۵) روزہ داروں کو خوشنودی اللہ تعالیٰ کی حاصل ہوتی ہے۔

اس ماہ مبارک کا ایک فرض دوسرے مہینوں کے ستر، فرضوں کے برابر ہے۔ اور اس مہینے کا نفل دوسرے مہینوں کے فرض کے برابر ثواب ہیں ہے۔ اس مہینے کے آخری عشرہ میں شبقدر بھی ہوتی ہے کہ اس رات کی عبادت ہزار مہینے کی عبادت سے بہتر ہے۔ اور یہ بھی سب راتوں سے افضل ہے اُترتے ہیں زمین پے جبرئیل علیہ السلام اور ان کے ساتھ ہزار فرشتے جو سدرۃ المنتہیٰ میں رہنے والے ہوتے ہیں اُس کے ساتھ نور کے جھنڈے ہوتے ہیں۔ گاڑتے ہیں اپنے جھنڈوں کو چار مقام پر (۱) کعبہ شریف کے نزدیک (۲) روضۂ انور کے نزدیک (۳) مسجد بیت المقدس کے نزدیک (۴) طور سینا کی مسجد کے نزدیک پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام فرشتوں سے کہتے ہیں۔ کہ پھیل جاؤ فرشتے پھیل جاتے ہیں۔ پھر کوئی مکان اور کوئی حجرہ اور کوئی گھر اور کوئی کشتی ایسی باقی نہیں ہوتی ہے۔ جس میں مومن مرد یا مومنہ عورت ہو۔ مگر فرشتے اس میں جاتے ہیں۔ لیکن اُس گھر میں نہیں جاتے جسمیں کتا ہو (۲) یا سوٗر۔ (۳) یا شراب (۴) یا جلبنی ہو حرام سے (۵) یا تصویر ذی روح ہو اور طلوع فجر تک یہ فرشتے رہتے ہیں۔ اور امت مرحومہ کے لئے استغفار کیا کرتے ہیں۔ اور تہلیل اپنے پروردگار کی کرتے ہیں۔ حدیث شریف میں آیا جو کوئی رمضان کی راتوں میں قیام کرے۔ ایمان کے ساتھ۔ اور بامید ثواب تو اُس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ سو نماز تراویح قیام اللیل میں داخل ہے۔ اس کے علاوہ اور جسقدر چاہے نفل پڑھے۔ خصوصاً شب قدر میں شب بیداری کا بڑا درجہ ہے۔ شب قدر میں جو جاگتا ہے اُس کے پاس فرشتے آتے ہیں۔ اور مصافحہ کرتے ہیں۔ اور وقت دعا کرنے کے آمین کہتے ہیں۔ اور اس رات میں چار آدمیوں کی اس امت میں بخشش نہیں ہوتی۔ (۱) ایک شرابی جو ہمیشہ شراب پیوے۔

(۲) والدین کی نافرمانی کرنے والا۔ (۳) قطع رحمی کرنے والا (رشتہ توڑنیوالا)
(۴) جو مسلمانوں سے دنیاوی عداوت رکھے رحاسد) پس مسلمانوں کو
لازم ہے۔ کہ تراویح و نیز دیگر نوافل سے رمضان کی راتوں کو آباد رکھیں
خصوصاً شب قدر میں علاوہ تراویح کے ان نوافل کو بھی ادا کیا کریں۔

شب قدر کی نماز

ستائیسویں شب کو چار رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ
انا انزلنا ایک بار اور اخلاص ۲۷ بار پس باہر آیا یہ شخص اپنے گناہوں
سے گویا وہ پیدا ہوا آج ہی اپنی ماں سے۔ اور عطا کریگا اللہ تعالیٰ اس کو
ہزار محل جنت میں۔

دیگر نماز

فرمایا جو پڑھے دو رکعت شب قدر کو ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے انا
انزلنا ایک بار۔ اور اخلاص تین بار۔ اللہ تعالیٰ اُسکو عطا کریگا ثواب
شب قدر کا۔ اور اس کے روزے قبول کرے گا۔ اور اسکو ثواب ادریس
اور شعیب اور حضرت ایوب اور حضرت داؤد اور حضرت نوح علیٰ نبینا
علیہم السلام کا عطا کیا جائیگا۔ اور عطا کیا جائیگا اُسکو جنت میں مشرق
سے مغرب تک ایک شہر۔

دیگر نماز

فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی ۲۷ رمضان کو چار رکعت
پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے انا انزلنا تین بار اور سورہ
اخلاص ۵۰ بار پڑھے۔ اور بعدہٗ سجدہ میں جا کر ایک بار کہے۔ سُبْحَانَ
اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ بعد اُس کے جو دعا
مانگے قبول ہوگی۔ اور عطا کریگا۔ اُس کو اللہ تعالیٰ بے انتہا نعمت اور

کل گناہ اُس کے بخشے جائیں گے اور شب قدر کی دعا یہ ہے اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ یَا غَفُوْرُ یَا غَفُوْرُ یَا غَفُوْرُ
فضائل اس ماہ کے بکثرت احادیث میں وارد ہیں۔ لیکن بوجہ عدم وسعت مقام مختصر کئے گئے ہیں۔ کام کرنے والے کے لئے یہ ہی بس ہے۔

فائدہ

شب قدر کے متعلق بعض احادیث میں بیان فرمایا گیا ہے کہ رجب شریف میں ہوتی ہے۔ چنانچہ قدرے بیان کیا گیا ہے۔ بعض دیگر حدیثوں میں وارد ہوا ہے۔ کہ شعبان کی پندرہویں شب شبقدر ہے۔ بعض احادیث میں رمضان شریف کے اول عشرہ میں ہونا بیان فرمایا ہے۔ بعض میں ثانی عشرہ میں اور زیادہ تر احادیث آخری عشرہ رمضان شریف میں وارد ہیں کہ شب قدر رمضان شریف کے آخری عشرہ کی طاق تاریخوں میں ہوتی ہے۔ مثلاً ۲۱-۲۳-۲۵- ۲۷-۲۹- لیکن خصوصاً ۲۷ تاریخ کے متعلق بکثرت احادیث ارشاد ہوئی ہیں۔ (اس کا یہ مطلب نہیں کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی اس میں شک تھا۔ آپ کو قطعی کوئی شک نہ تھا۔ بلکہ آپ نے خود شب قدر کو معائنہ فرمایا۔ ہمارے لئے اسواسطے شب قدر کی تعیین نہیں اور خاص طور سے نہیں بتایا کہ فلاں روز ہوتی ہے: تاکہ بوجہ بھروسہ شب قدر کے دیگر شبوں (راتوں) کو بے قدر نہ کر دیا جائے۔ تمام سال میں اس کی تلاش میں یاد خدا ہوتی رہے: تاکہ رفع حجاب ہو کر باعث مشاہدہ ہو۔ اور حقیقت یہ ہے کہ شب قدر کی تلاش گناہگاروں کے لئے فرض ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ شب قدر کا ہونا محض گناہگاروں کے لئے ہے۔ ورنہ بندگان خدا کے لئے ہر شب شبقدر ہی ہے ع

ہر شب شب قدر است گر قدر بدانی

بہرصورت غلبہ ۲۷ تاریخ کو ہے۔ جیسا کہ سورۂ قدر میں لفظ لیلۃ القدر
سے ظاہر ہے۔ اس صورت میں یہ لفظ تین ۳ بار آیا۔ اور ہر لفظ میں
۹ حروف ہیں۔ جو باہم جمع کرنے سے ۲۷ ستائیس ہو جاتے ہیں۔
علاوہ ازیں کلمہ ہی ۲۷ ہے۔ جو دلالت کرتا ہے کہ یہی شب قدر
پس ان اشارات قرآنی سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ شب قدر ستائیسویں
ہی شب ہے۔ (خاتمہ جواہر خمسہ)

فائدہ

اول رات رمضان شریف میں نماز عشا کے فرضوں میں سورۂ
انا فتحنا پڑھے۔ تمام سال ہر آفت سے محفوظ رہے۔ اور آخر شب
آسمان کی طرف منہ کر کے بارہ ۱۲ بار یہ کہے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَیُّ
الْقَیُّوْمُ الْقَائِمُ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ۔ بہشت بریں اور
نعمت بے قیاس پاوے۔

دیگر نماز ۲۷ شب کی

بارہ ۱۲ رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورۂ انا انزلنا
تین بار۔ اور اخلاص دس ۱۰ بار بعد فراغ کلمہ تمجید سو ۱۰۰ بار پڑھے۔

دیگر نماز ۲۷ شب کی

کتاب ریاحین میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ
ستائیسویں ۲۷ رات رمضان کو دو ۲ رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں
انا انزلنا ایک بار اور اخلاص سو ۱۰۰ بار۔ اور بعد از سلام سو ۱۰۰ بار درود
پڑھے۔ ثواب عظیم ملے۔

نماز آخر ماہ رمضان

آخر رات رمضان کو بعد تراویح کے دس ۱۰ رکعت نفل پڑھے۔ اور
بعد فراغ ایک بار یہ پڑھے۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

يَا رَحْمَانَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا اِلٰهَ
الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اِغْفِرْ ذُنُوْبِيْ وَتَقَبَّلْ صَلٰوتِيْ وَصِيَامِيْ
وَقِيَامِيْ تمام گناہ عفو ہوں۔

سال کا دسواں ماہ

نماز شوال

حدیث شریف میں وارد ہوا۔ کہ پہلی رات شوال میں جس کی صبح کو عید ہوتی ہے چند ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ اور وہ ندا کرتے ہیں کہ اے اللہ تعالیٰ کے بندو خوشخبری ہو تم کو اس بات کی کہ بخشدیا تم کو اللہ تعالیٰ نے اسواسطے کہ رکھے تم نے روزے رمضان کے۔ اور اگر رکھو تم روزے شوال میں بھی تو دیگا تم کو اللہ تعالیٰ بڑا مکان جنت میں کہ نہ دیگا ایسا مکان کسی کو مگر اُسی شخص کو جس نے تمہارے موافق عمل کیا ہو۔ دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے۔ کہ جو کوئی چھ روزے شوال کے رکھے۔ لکھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے نامۂ اعمال میں ثواب تمام امت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا۔ اور جگہ پائی اس نے جنت میں ساتھ امیرالمؤمنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے۔ تیسری حدیث میں آیا ہے۔ جو بعد رمضان کے چھ روزے شوال کے رکھے۔ اُس نے تمام سال کے روزے رکھے۔ اور ثواب ملتا ہے چالیس شہیدوں کا۔ بدر کے شہیدوں میں سے۔ وغیرہم۔ بہت احادیث بکثرت وارد ہوئی ہیں۔

نماز کا بیان

حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ جو کوئی اول رات شوال میں یا دن میں بعد از نماز عید کے چار رکعت نفل اپنے گھر میں پڑھے۔ اور ہر رکعت

میں بعد از فاتحہ سورۂ اخلاص ۲۱ اکیس بار پڑھے۔ پس کھولے گا اللہ تعالےٰ واسطے اُس کے آٹھوں دروازے جنت کے۔ اور بند کر دیگا واسطے اس کے ساتوں دروازے دوزخ کے۔ اور نہیں مریگا وہ شخص جب تک اپنا مکان جنت میں نہ دیکھ لیگا۔

دیگر نماز

کہ پڑھے شوال میں آٹھ رکعت رات میں یا دن کو۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ سورۂ اخلاص پچیس ۲۵ بار پڑھے۔ بعد سلام کے ستر بار سُبحَانَ اللہِ۔ کلمہ تمجید اور استغفار پڑھے۔ ستر ۷۰ بار یہ درود شریف پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ پڑھے۔ پس کھولیگا اللہ تعالیٰ واسطے اُس کے دروازے رحمت اور دروازے حکمت کے۔ اس کے دل میں۔ اور بنا دیگا اللہ تعالیٰ واسطے اُس کے بڑا مکان جنت میں کہ نہ ہو گا۔ اس سے بڑا مکان کسی کا۔ اور روا کریگا اللہ تعالیٰ اس کی ستر ۷۰ حاجتیں۔ دنیا میں۔ (ھکذا فی رسالۃ فضائل الشھور نقل از رکن الدین)

دیگر نماز

بعد از نماز عید الفطر گھر میں جا کر چار رکعت نفل پڑھے اول رکعت میں بعد الحمد شریف کے۔ سبح اسم۔ دوسری میں والشمس تیسری میں والضحیٰ۔ چوتھی میں الم نشرح۔ ایک ایک بار۔ پھر سب رکعتوں میں بعد ان سور کے ۲۱۔ ۲۱ بار سورۂ اخلاص پڑھے (جواہر خمسہ)

دیگر نماز

اول رات میں چوبیس ۲۴ رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ

شریف و الشمس۔ الہکم التکاثر۔ کافرون و سورۂ اخلاص
ایک ایک بار اور بعد سلام کے اَستَغفِرُ اللّٰہَ وَلَا حَولَ وَلَا قُوۃَ
اِلَّا بِاللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکبَر پڑھے تمام گناہ معاف ہوں (جواہر خمسہ)

دیگر نماز

چھٹی تاریخ شوال کو چھ رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ
شریف سورۂ کافرون ایک ایک بار بعد از سلام سو بار درود شریف
پڑھے۔ **فائدہ**۔ عشرہ شوال (دہایہ آخر) میں ہر روز فاتحہ شریف
پچاس بار پڑھے۔ ثواب ختم قرآن کا ہو۔ اور تمام سال اعمالنامہ
میں کوئی گناہ نہ لکھا جائے۔

سال کا گیارہواں ماہ

نماز ذیقعدہ

حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو کوئی روزہ رکھے۔ ایک دن
ذی قعدہ کے مہینہ میں۔ لکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے واسطے اوپر ہر
ساعت کے ثواب حج کے قبول ہونے کا اور ہر دم کے ساتھ آزاد
کرنے غلام کا۔

دوسری حدیث میں وارد ہے کہ بزرگ جانو ذیقعدہ کے
مہینے کو کہ یہ اول مہینہ ہے مہینوں حرام سے۔ تیسری میں وارد
ہے۔ کہ اس مہینے کے اندر ایک ساعت کی عبادت بہتر ہے
ہزار برس کی عبادت سے۔ چوتھی میں وارد ہے۔ کہ اس مہینہ
میں دوشنبہ (پیر) کے دن کا روزہ افضل ہے ہزار برس کی عبادت سے۔

نماز کا بیان

فرمایا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی اول

رات ذیقعدہ میں چار رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ تینتیس ۳۳ بار سورۂ اخلاص پڑھے۔ تو اس کے لئے مولا تعالیٰ جنت میں چار ہزار مکان یاقوت سُرخ کے بنا دیگا۔ اور ہر مکان کے اندر جواہر کے تخت ہونگے الخ

دیگر نماز

فرمایا کہ ہر رات ذیقعدہ میں دو رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ سورۂ اخلاص تین تین بار پڑھے۔ تو اُس نے حاصل کیا۔ ثواب ہر رات کو ایک شہید کا اور ایک حج کا۔

دیگر نماز

فرمایا جو کوئی پڑھے ہر جمعہ میں اس مہینے کے چار رکعت ہر رکعت میں بعد از فاتحہ اکیس بار اخلاص پڑھے لکھتا ہے مولا تعالیٰ اُس کے واسطے ثواب حج اور عمرہ کا۔

دیگر نماز

فرمایا کہ جو کوئی پنجشنبہ (جمعرات) کے دن اس مہینے میں سنو رکعت پڑھے۔ بعد از فاتحہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ تو اُس نے ثواب بے انتہا پایا (رسالہ فضائل الشہور)

دیگر نماز

فرمایا اول رات ذیقعدہ میں تیس ۳۰ رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ شریف سورۂ اذا زلزلت ایک بار۔ بعد از فراغ عشم ایک بار پڑھے۔

دیگر نماز

نویں ذیقعدہ میں دو رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ شریف سورۂ مزمل ایک ایک بار۔ بعد سلام سورۂ یٰسین ایک بار پڑھے

دیگر نماز

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ پچیسویں رات ذیقعدہ کو بیداری کرے اور ہزار رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ دس دس بار سورۂ اخلاص پڑھے۔ خدا تعالیٰ ستر ہزار گناہ بخشے اور شر شیطان سے محفوظ رکھے۔

دیگر نماز

آخر ماہ ذی قعدہ میں بعد از چاشت دو رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ سورۂ قدر تین تین بار اور بعد سلام گیارہ بار درود شریف اور دس بار فاتحہ شریف پڑھے۔ اور سجدہ میں جاکر جو دعا کرے قبول ہو (یہ چار نمازیں جواہر خمسہ سے نقل کی گئی ہیں)۔

سال کا بارہواں ماہ

نماز ذی الحجہ

اس ماہ مبارک کی بہت زیادہ فضیلت احادیث میں وارد ہے بوجہ اقتصار مقام اختصار کیا جاتا ہے تاکہ مشتے نمونہ از خروارے ہو جائے اور حریص عبادت کے لئے یہ بھی بہت ہیں۔ فرمایا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دنیا کے دنوں میں سب سے بزرگ دس دن ذی الحجہ کے ہیں۔ دوسری حدیث میں آیا ہے۔ کہ مہینوں کا سردار رمضان شریف ہے۔ اور سب سے زیادہ از روئے حرمت و عزت کے ذالحجہ ہے۔ اس ماہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خالص دوستی پائی۔ پھر اپنا مال مہمانوں کے لئے اور اپنی جان آگ کے لئے اور اپنا بیٹا قربانی کے لئے اور اپنا دل رحمٰن کے لئے خرچ کیا۔ اور ان ہی دنوں میں حضرت ابراہیم و حضرت اسمٰعیل علیہما السلام نے بیت اللہ

شریف کی بنیاد ڈالی۔ فرمایا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ ایک روزہ اس مہینے کا برابر ہے۔ ایک سال کے روزوں کے اور کھڑا ہونا واسطے عبادت کے اس مہینے کی دس راتوں میں برابر ہے ثواب میں شب قدر کے۔ پس بہت کرو اس مہینے میں تمجید اور تسبیح اور تہلیل اور تکبیر یہ مہینہ وجوب ادائے حج کا ہے۔ فرمایا جو اول دن ماہ ذالحجہ کے روزہ رکھے۔ گویا اُس نے جہاد کیا اللہ تعالیٰ کی راہ میں دو ہزار برس تک اسطرح کہ نہ آرام کیا اُس نے ایک ساعت۔ (۲) اور دوسری تاریخ کے روزہ رکھنے کا یہ ثواب ہے۔ گویا اس نے عبادت کی اللہ تعالیٰ کی دو ہزار برس (۳) اور تیسرے دن ذالحجہ کے جو روزہ رکھے تو گویا اُس نے تین ہزار غلام حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد کے آزاد کیئے۔ (۴) اور اگر چوتھے دن روزہ رکھے تو اُس کو ثواب چار سو برس کی عبادت کا ملتا ہے۔ (۵) اور پانچویں دن کا روزہ رکھے تو ثواب پانچ ہزار ننگوں کو کپڑا پہنانے کا ہے۔ (۶) اور چھٹے دن روزہ رکھنے کا ثواب چھ ہزار شہیدوں کی برابر ہے۔ (۷) اور ساتویں دن روزہ رکھنے والے کے اوپر ساتوں دروازے دوزخ کے حرام ہو جاتے ہیں۔ اور آٹھویں دن روزہ رکھنے والوں پر آٹھوں دروازے جنت کے کھلجائینگے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ کہ زمانہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ایک مغنی (گویا) تھا۔ کہ دوست رکھتا تھا۔ راگ کو وہ شخص جب ذالحجہ کا چاند دیکھتا تو روزہ رکھتا۔ یہ خبر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہنچی۔ آپ نے فرمایا اُس مرد کو حاضر کرو۔ پس آپ نے اُس سے فرمایا۔ کہ ان دنوں کے روزے رکھنے پر کس چیز نے آمادہ کیا تجھے۔ اُس نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ عبادت اور حج کے دن ہیں۔ میں دوست

رکھتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی دعا میں مجھ کو بھی شریک کرے۔
فرمایا آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تیرے لئے ہر دن کی گنتی کے
برابر جسکا تو روزہ رکھتا ہے۔ ایک سَو غلام آزاد کرنے اور سَو اونٹ ہدیہ
بھیجنے اور سَو گھوڑے جن پر اللہ تعالیٰ کی راہ میں سوار کیا جائے ثواب
ہے۔ پھر جب یوم الترویہ (آٹھواں دن) ہوگا۔ تیرے لئے ہزار غلام
آزاد کرنے اور ہزار اونٹ قربانی کے اور ہزار گھوڑے کہ جن پر
اللہ تعالیٰ کی راہ میں سوار کیئے جائیں ثواب ہے۔ پس جب عرفہ
کا دن (نواں ۹) ہوگا۔ تیرے لئے دو ہزار غلام آزاد کرنے اور اُسی قدر
اونٹ اور اسی قدر گھوڑے اللہ تعالیٰ کی راہ میں دینے کا ثواب ہے اور
ایک سال پہلے اور ایک سال پچھلے روزوں کا ثواب ہے۔ ایک روایت
میں آیا ہے کہ جو کوئی اول دن ذی الحجہ کے روزہ رکھے تو گویا اُس نے
چھتیس ۳۶ ہزار قرآن ختم کیئے۔ اس طرح ان دنوں میں نوافل نمازوں کا
بھی بہت بڑا ثواب ہے۔ فرمایا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
کہ جو کوئی اول رات ذی الحجہ میں چار رکعت نماز نفل پڑھے۔ اور
ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے سورۂ اخلاص ۲۵ بار پڑھے تو لکھتا ہے
اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ثواب بے شمار۔

دیگر نماز

فرمایا جو کوئی پڑھے ہر رات میں دسویں ذی الحجہ تک بعد وتروں
کے دو رکعت۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ سورۂ کوثر اور سورۂ اخلاص
تین تین بار پڑھے۔ تو داخل کرے گا اُس کو اللہ تعالیٰ دن قیامت کے
مقام علیین میں اور لکھے گا اللہ تعالیٰ اُس کے بال کے بدلہ میں ہزار
نیکیاں اور ثواب پایا اُس نے ہزار دینار صدقہ دینے کا۔

دیگر نماز

اور اگر کوئی اس مہینے کی کسی رات کی پچھلی تہائی میں چار رکعت پڑھے۔ اور بعد فاتحہ ہر رکعت میں آیۃ الکرسی تین بار۔ اور سورہ اخلاص تین بار اور فلق اور ناس ایک ایک بار بعد فراغ نماز کے دونوں ہاتھ اُٹھا کر یہ دعا پڑھے۔ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْقُدْرَۃِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعِبَادِ وَالْبِلَادِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا عَلٰی کُلِّ حَالٍ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا رَبَّنَا جَلَّ جَلَالُہٗ وَقُدْرَتُہٗ بِکُلِّ مَکَانٍ۔ پھر جو چاہے دعا کرے۔ اُس کے لئے اجر ہے جیسے کسی نے حج کیا بیت اللہ حرمت و عزت والے کا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ انور کی زیارت کی اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا۔ اور جو دعا مانگے گا۔ اُس کو عطا کی جائے گی اور اگر دسوں راتوں میں اس نماز کو اس ترکیب کے ساتھ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اُسکو فردوس اعلیٰ میں داخل کریگا۔ اور اس سے ہر برائی مٹا دیگا اور کہا جائے گا کہ نئے سرے سے عمل کئے جا۔

دیگر نماز

جو کوئی جمعہ کے دن ذالحجہ کے مہینے میں چھ رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ شریف کے سورہ اخلاص پندرہ بار اور بعد تمام رکعتوں کے سلام پھیر کر دس بار پڑھے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْمُبِیْنُ۔ اور پھر دس بار درود شریف پڑھے۔ تو اللہ تعالیٰ اُس سے پہلے کسی کو جنت میں داخل نہیں کریگا۔ درۃ القلوب وغیرہ

نماز تزویہ

ساتویں و آٹھویں ذی الحجہ کو چھ رکعت پڑھے۔ چار رکعت بیک سلام اول میں بعد فاتحہ والعصر دوسری میں لایلاف تیسری میں کافرون چوتھی میں اذا جاء ایک ایک بار۔ اور دو رکعت بیک سلام ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے سورۂ اخلاص تین تین بار ثواب عظیم پاوے۔ (جواہر خمسہ)

نماز شب عرفہ

فرمایا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کوئی عرفہ کی رات میں یعنی نویں رات کو سو رکعت نفل ادا کرے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ شریف اخلاص ایک بار یا تین بار پڑھے۔ مولا تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف کریگا۔ اور جنت میں اس کے لئے یاقوت سرخ کا مکان بنایا جائے گا۔

دیگر نماز شب عرفہ

شب عرفہ کو دو رکعت پڑھے۔ اول میں بعد از فاتحہ شریف آیۃ الکرسی سو بار دوسری میں سورۂ اخلاص سو بار پڑھے۔ بخشیگا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس نماز کی برکت سے ستر، آدمی اس کے ساتھ

دیگر نماز شب عرفہ

جو کوئی نویں رات ذی الحجہ میں دس رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ شریف کے سورۂ انا انزلنا تین تین بار اور سورۂ اخلاص ۲۱ بار۔ بعد فراغ ستر، ستر بار درود و استغفار پڑھے بہت ثواب پاوے۔ (جواہر خمسہ)

نماز روز عرفہ

عرفہ کے دن درمیان ظہر و عصر کے چار رکعت نفل نماز پڑھے اور

ہر رکعت میں بعد از فاتحہ شریف سورۂ اخلاص پچاس بار پڑھے۔ بڑا ثواب پاوے۔

نماز شب عید اضحیٰ

جو کوئی عید اضحیٰ کی رات میں جس کی صبح عید ہوتی ہے۔ بارہ رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورۂ اخلاص پندرہ بار پڑھے تو تمام گناہوں سے پاک ہوا اور ثواب حاصل کیا ستر برس کی عبادت کا۔

دیگر نماز شب نحر

جو کوئی اس رات میں چار رکعت نفل پڑھے۔ اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ شریف کے سورۂ اخلاص ایک بار و فلق ایک بار و ناس ایک بار بعد سلام کے ستر ۷۰ بار کلمۂ تمجید اور ستر بار درود شریف پڑھے بخشے جائیں گے تمام گناہ اُس کے +

دیگر نماز شب عرفہ

ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس رات میں بارہ ۱۲ رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ کے آیۃ الکرسی ایک ایک بار اور اخلاص پانچ پانچ بار پڑھے۔ اُس کے گناہ معاف کیئے جائیں۔

نفل نماز بعد از نماز عید اضحیٰ

دسویں تاریخ کو بعد از نماز عید اضحیٰ گھر میں چار رکعت جو کوئی ادا کرے اول رکعت میں بعد فاتحہ شریف سبّح اسم ایک بار۔ دوسری میں والشمس ایک بار۔ تیسری میں واللیل ایک بار۔ چوتھی میں والضحیٰ ایک بار۔ پس پایا اُس نے ثواب تمام کتابوں آسمانی پڑھنے کا۔

دیگر نماز روز نحر

فرمایا جو کوئی قربانی کے بعد دو رکعت نفل گھر آکر پڑھے۔ ہر رکعت

میں بعد فاتحہ والشمس پانچ بار پڑھے۔ تو وہ شخص شامل ہوا حاجیوں کے ثواب میں اور قبول ہوئی قربانی اُس کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور پایا ثواب اُس نے بدلے میں ہر بال قربانی کے۔

دیگر نماز روز نحر

صحابہ کرام نے عرض کی۔ کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کوئی فقیر ہووے۔ اور توفیق قربانی کی اسکو حاصل نہیں ہے۔ تو کیا کرے فرمایا کہ بعد نماز عید کے اپنے گھر میں آکر دو رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ سورۂ کوثر تین تین بار پڑھے۔ پس اللہ تعالیٰ اسکو اونٹوں کی قربانی کا ثواب عطا کرے گا۔

فائدہ

دسویں تاریخ عید کی نماز سے پہلے جو کھانے اور پینے اور جماع سے اپنے کو روکے تو اُس کے نامہ اعمال میں ساٹھ ہزار برس کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ اور عید اضحیٰ کے دن غسل کرنے کا ثواب ایسا ہے گویا اُس نے دریائے رحمت میں غوطہ مارا اور تمام گناہ اُس کے معاف ہوگئے۔ اور فرمایا کہ جو کوئی بروز عید جدید (نئے) کپڑے بدلے اور پُرانے کپڑے کسی فقیر مسکین کو صدقہ دیدے۔ تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ستر حلے نوری اُس کو پہنائیگا۔ اور وہ لوا رحمد (جھنڈے) کے زیر کھڑا ہوگا۔ اور عطر ملنے کا ثواب بہ نیت تعظیم ملئکہ جو مومنین سے مصافحہ کرتے ہیں۔ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کے نامۂ اعمال میں ثواب غلام آزاد کرنے کا لکھتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین وغیرہ)

نوافل ہفتہ کا بیان

شب شنبہ کے نوافل۔ جو کوئی ہفتہ کی رات کو درمیان مغرب اور

عشا کی بارہ رکعت پڑھے اور پڑھے اُن میں جو چاہے۔ اور بعد سلام درود شریف ایک ۱۱۱ سو گیارہ بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس کے لئے جنت میں ایک محل بناتا ہے۔ اور اُس نے گویا ہر مسلمان مرد اور ہر عورت پر صدقہ کیا۔ اور یہود کے دین سے بیزار ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ پر حق ہے۔ کہ اُس کو بخش دے (غنیۃ الطالبین و جواہر خمسہ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ اصلی نقل از احیاء العلوم امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ)

نوافل روز شنبہ

ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جو شخص شنبہ کے دن چار رکعت نفل پڑھے۔ سوائے اوقات مکروہ کے (طلوع۔ استواء غروب) جس وقت چاہے پڑھے۔ ہر رکعت میں سورہ کافرون تین بار پڑھے بعد از فراغ آیۃ الکرسی پڑھے۔ حدیث شریف میں وارد ہے۔ کہ جو کوئی اس نماز نفل کو شنبہ کے دن ادا کرے۔ اُس کے لئے ہر حرف کے بدلے حج اور عمرہ کا ثواب ہے۔ اور ہر حرف کے عوض ایک سال کے روزوں کا اور ایک سال کی راتوں کے قیام کا ثواب ہے۔ اور عطا کرے گا اللہ اسکو بدلے ہر حرف کے ثواب شہید کا۔ اور ہوگا یہ شخص سایہ عرش کے نیچے ساتھ نبیوں اور شہیدوں کے (رسالہ فضائل الشہور والایام)

نوافل شب یکشنبہ اتوار کی رات کی نماز

فرمایا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے یکشنبہ (اتوار کی رات میں بیس ۲۰ رکعت نفل نماز اور پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ کے سورۂ اخلاص پچاس ۵۰ بار اور فلق ایک بار اور ناس ایک بار پھر سلام پھیر کر استغفار سو بار اپنے اور اپنے ماں باپ کے واسطے پڑھے۔ اور درود شریف سو بار پڑھکر لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

پڑھے اور کہے اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ آدَمَ صَفْوَۃُ اللّٰہِ وَ فِطْرَتُہٗ وَ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلُ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَ مُوْسٰی کَلِیْمُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَ عِیْسٰی رُوْحُ اللّٰہِ تَعَالٰی سُبْحَانَہٗ وَ مُحَمَّدً حَبِیْبُ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تو اُس کے لئے کافروں اور مسلمانوں کی گنتی کے برابر ثواب ہے اور اسکو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ امن والوں میں اٹھائیگا اور مولا تعالیٰ پر حق ہے کہ جنت میں انبیاء علیہم السلام کے ساتھ اسکو داخل کرے (غنیۃ الطالبین اور رکن الدین)

نوافل روز یکشنبہ (دن اتوار کے)

اتوار کے دن چار رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ تمام رکوع تا ختم سورہ بقر ایک بار پڑھے۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو کوئی اتوار کے دن کو ان چار رکعتوں کو اس ترکیب سے ادا کرے۔ تو اللہ تعالیٰ اُس کے لئے نیکیاں بعدد نصرانی مرد و نصرانیہ عورت کے لکھتا ہے۔ اور اُس کو بہت ثواب عطا کرے گا اور حج اور عمرہ کا ثواب ملے گا۔ اور ہر رکعت کے عوض اُس نمازی کو ہزار نماز کا ثواب بھی ملتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس نمازی کو دن قیامت کے جنت میں ہر حرف کے بدلے ایک شہر جو مشک سے بنا ہوگا دیگا۔

دیگر نماز روز اتوار کی

فرمایا جو کوئی اتوار کے دن بعد نماز ظہر کے چار رکعت نفل اسطرح پڑھے۔ کہ اول رکعت میں بعد از فاتحہ شریف سورہ الٓمٓ سجدہ دوسری میں بعد فاتحہ سورہ ملک پڑھ کر تشہد کرے۔ اور سلام پھیر دے پھر کھڑا ہووے۔ اور بعد فاتحہ دونوں رکعتوں میں سورہ جمعہ پڑھے۔ اور بعد سلام کے اپنی حاجت مولا تعالیٰ سے طلب کرے۔ اللہ تعالےٰ اُس حاجت کو قبول فرما کر ادا کرے گا۔ اور نگاہ رکھے گا۔ اللہ تعالےٰ

اس کو تمام آفتوں اور دشمنوں اور حاسدوں سے (غنیۃ الطالبین)

دیگر نماز اتوار

عصر سے پہلے چار رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ سورۂ سبح اسم ایک بار پڑھے۔ ثواب ختم قرآن اور جملہ کتب سماوی کا ملے۔ (جواہر خمسہ)

نوافل شب دوشنبہ (پیر کی رات کے نوافل)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ فرمایا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ جو پڑھے۔ پیر کی رات میں چار رکعت نفل پہلی رکعت میں بعد فاتحہ سورۂ اخلاص دس[۱۰] بار دوسری میں بیس[۲۰] بار تیسری میں تیس بار چوتھی میں چالیس بار پھر بعد سلام کے سورۂ اخلاص واستغفار و درود شریف پچھتر پچھتر بار پڑھے۔ پھر آپ اپنے رب سے اپنی حاجت طلب کرے۔ پس حق تعالیٰ پر حق ہے۔ کہ اس کی حاجت کو اپنے فضل سے پورا کرے۔ اور اس نماز کا نام نماز حاجت بھی ہے۔

دیگر نماز شب دوشنبہ۔

حضرت ابی امام باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کوئی پیر کی رات میں دو رکعت نفل پڑھے۔ اور ہر رکعت میں بعد از فاتحہ سورۂ اخلاص پندرہ[۱۵] بار پڑھے۔ اور بعد از سلام آیۃ الکرسی پندرہ بار اور استغفار پندرہ[۱۵] بار۔ تو کرے گا اللہ تعالیٰ اسکو اہل جنت سے۔ اگرچہ ہو وہ اصحاب دوزخ سے۔ اور تمام گناہ ظاہر کے اس کے بخش دیئے جاتے ہیں۔ اور ہر ایک آیت قرآنی کے بدلے کہ جو نماز میں پڑھی ہے۔ اس کے لئے ثواب حج اور عمرہ کا ملتا ہے۔ اور اگر آئندہ پیر تک مرجائے تو شہید مرتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین)

نوافل روز دوشنبہ۔ (پیر کے دن کے نوافل)

جو کوئی پیر کے دن کو دو رکعت پڑھے بوقت بلند ہونے آفتاب کے اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے آیۃ الکرسی ایک بار و اخلاص ایک بار و فلق ایک بار و ناس ایک بار پڑھے۔ اور بعد سلام کے استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ دس مرتبہ پڑھے۔ تمام گناہ اُس کے معاف کئے جاتے ہیں۔ (غنیۃ الطالبین)

دیگر نماز روز پیر کی

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جو کوئی پڑھے دوشنبہ کو بارہ رکعت بعد طلوع آفتاب کے ہر رکعت میں بعد فاتحہ شریف کے آیۃ الکرسی ایک ایک بار اور بعد سلام سورہ اخلاص و استغفار بارہ بارہ بار پڑھے۔ تو پکارا جاوے بروز قیامت کہ لے ثواب اپنا خدا تعالیٰ سے پس ہزار حُلّے اور تاج نور کے عطا ہوں۔ اور ستر فرشتے استقبال کرکے جنت میں لے جائیں۔

نوافل شب سہ شنبہ (منگل کی رات)

فرمایا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی منگل کی رات میں بارہ ۱۲ رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ اذا جاء پانچ بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس کے لئے جنت میں ایسا بڑا مکان بنا دیگا جس کی کشادگی زمین سے سات حصہ زیادہ ہوگی (غنیۃ الطالبین)

دیگر نماز شب منگل

تحفہ میں ہے۔ بارہ ۱۲ رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں آیۃ الکرسی ایکبار اور سورہ اخلاص تین تین بار بڑا ثواب پاوے (جواہر خمسہ)

دیگر نماز شب منگل

فرمایا کہ منگل کی رات میں دو رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورۂ اخلاص و فلق و ناس ہر ایک کو پندرہ بار پڑھے۔ ثواب عظیم پاوے (جواہر خمسہ)

نوافل روز سہ شنبہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی منگل کے دن بعد بلند ہوئے آفتاب کے یا بعد زوال آفتاب دس رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ شریف آیۃ الکرسی ایک بار اور اخلاص تین تین بار پڑھے۔ تو اس کے اوپر ستر ۷۰ دن تک کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا ہے اور اگر مرا ان ستر دنوں کے اندر تو شہید مرا۔ اور ستر برس کے گناہ اسکے بخشدیئے گئے (غنیۃ الطالبین)

نوافل شب چہار شنبہ (بدھ کی رات)

احیاء العلوم میں امام غزالی علیہ الرحمۃ اللہ نے فرمایا جو کوئی پڑھے بدھ کی رات میں دو ۲ رکعت نفل۔ اول رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ شریف کے سورۂ فلق دس بار۔ دوسری میں بعد از فاتحہ شریف سورۂ ناس دس بار۔ بعد از فراغ سو سو مرتبہ درود و استغفار پڑھے تو نازل ہوتے ہیں آسمان سے ستر ہزار فرشتے۔ لکھتے ہیں واسطے اُس کے ثواب قیامت تک

دیگر نماز شب بدھ

جو کوئی پڑھے چھ رکعت۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ آیہ قل اللھم مالک الملک تا بغیر حساب ایک بار اور بعد سلام کے ستر ۷۰ مرتبہ جزاء اللہ محمداً عنا ما ھو اھلہ و مستوجبہ پڑھے۔ بڑا ثواب پاوے

دیگر نماز شب بدھ

دو رکعت پڑھے۔ بعد نماز عشاء کے اول رکعت میں بعد از فاتحہ سورہ فلق دوسری میں ناس دس دس بار اور بعد سلام کے سو مرتبہ درود و استغفار پڑھے۔

دیگر نماز شب بدھ

فرمایا سولہ رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ شریف سورۂ اخلاص تین بار شفاعت کرے اپنے اہل سے۔ ستر آدمی کی جو جو ہر

نوافل روز چہار شنبہ

معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کوئی بدھ کے دن بارہ رکعت وقت بلند ہونے آفتاب یعنی بعد از نماز اشراق کے پڑھے۔ اور ہر رکعت میں بعد از فاتحہ شریف آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۂ اخلاص تین بار و فلق و ناس تین بار پڑھے۔ تو ندا کرتے ہیں اُسکو فرشتے نزدیک عرش کے کہ اے بندۂ خدا اچھا پکڑا تو نے اس عمل کو پس تحقیق بخشدیا تجھ کو اللہ تعالیٰ نے اور اللہ تعالیٰ دور کرتا ہے۔ تجھ سے عذاب قبر کو اور اُس کی تنگی اور اُس کے اندھیرے کو۔ اور دور کرے گا قیامت کے دن اُس کی تکلیفوں کو۔ اور اُس دن اُسکا عامل مثل نبیوں کے اُٹھایا جائیگا۔

نوافل شب پنجشنبہ

درمیان مغرب و عشاء دو رکعت پڑھے ہر رکعت میں آیۃ الکرسی پانچ بار اور تینوں قل (اخلاص۵ - فلق۵ - ناس۵) پانچ پانچ بار بعد فراغ پندرہ مرتبہ استغفار پڑھے اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ ثَوَابَ ھٰذَا لِوَالِدَیَّ رَبِّ ارْحَمْھُمَا کَمَا رَبَّیَانِیْ صَغِیْرًا ثواب اس کا اپنے

ماں باپ کو بخشے حق والدین ادا ہو۔ اگرچہ اُس کے والدین ہوں دنیا میں اُس سے ناراض اور عطا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس نمازی کو ثواب صدیقوں اور شہیدوں کا (غنیۃ الطالبین)

نوافل روز پنجشنبہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی جمعرات کے دن درمیان ظہر و عصر کے دو رکعت پڑھے۔ اول رکعت میں بعد فاتحہ کے آیۃ الکرسی سو بار اور دوسری میں سورۂ اخلاص سو مرتبہ اور بعد فراغ درود شریف سو بار۔ تو عطا کرے گا اللہ تعالیٰ اسکو ثواب مثل روزہ رکھنے والوں رجب و شعبان اور رمضان کے اور ہوگا واسطے اُس کے ثواب مثل حاجیوں کعبہ شریف کے اور لکھا جاتا ہے نزدیک اللہ تعالیٰ کے ایمان والا اور دی جاتی ہیں اُس کو نیکیاں بعدد مومنین کے (غنیۃ الطالبین)

نوافل شب جمعہ

فرمایا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کوئی جمعہ کی رات میں درمیان مغرب و عشا کے بارہ ۱۲ رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ شریف سورۂ اخلاص دس بار پڑھے۔ تو گویا اُس نے بارہ ۱۲ سال تک خدا تعالیٰ کی عبادت کی جس کے دنوں میں روزہ اور راتوں کو قیام کیا (غنیۃ الطالبین)

دیگر نماز

بعد فرض و سنت عشا کے دس رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورۂ اخلاص۔ فلق و ناس ایک ایک بار پڑھے۔ ثواب بے انتہا ہے (جواہر خمسہ)

دیگر نماز شب جمعہ۔ تحفہ میں ہے۔ کہ دو رکعت پڑھے۔ ہر رکعت

میں بعد از فاتحہ ستر بار اخلاص پڑھے۔ اور بعد از سلام ستر بار استغفار پڑھے (جواہر)

دیگر نماز شب جمعہ

فرض و سنت عشا پڑھ کر دس رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ شریف سورۂ اخلاص دس دس بار و معوذتین (فلق و ناس) ایک ایک بار بعد سلام کے وتر پڑھے۔ اور سو رہے اوپر پہلوئے راست (دوہنی طرف) اپنے کے قبلہ کی طرف منہ کر کے تو گویا اُس نے زندہ کیا شب قدر کو۔ اور اس رات میں درود شریف کی بھی کثرت کرے۔ بہت پڑھے (غنیۃ الطالبین)

نوافل روز جمعہ

جمعہ کا دن تمام نماز کا ہے۔ اول تو اُس دن اشراق کی نماز کا ثواب علاوہ اور دنوں کے زیادہ ہے کہ ۲۰۰ سو نیکی اُس کے نامۂ اعمال میں درج ہوتی ہے۔ اور ۲۰۰ سو برائیاں دور کی جاتی ہیں اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کوئی چار رکعت نفل بعد اشراق کے پڑھے ہر رکعت میں بعد از فاتحہ شریف پچاس بار سورۂ اخلاص پڑھے۔ اسکو چار سو درجے جنت میں عطا ہونگے۔

دیگر نماز روز جمعہ

فرمایا اگر آٹھ رکعت پڑھے۔ تو اُسکو درجہ اعلیٰ جنت میں دیا جائیگا۔ اور تمام گناہ اُسکے بخشدیے جائیں گے۔

دیگر نماز روز جمعہ

فرمایا اگر بارہ ۱۲ رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد از فاتحہ شریف سورۂ اخلاص تین تین بار پڑھے۔ تو دو ہزار نیکیاں لکھی جائینگی اور دو ہزار گناہ مٹا دیے جائیں گے +

دیگر نماز روز جمعہ

فرمایا جو کوئی درمیان ظہر و عصر کے دو رکعت پڑھے۔ اول رکعت میں بعد ازفاتحہ شریف آیۃ الکرسی ایک بار پچیس بار سورۂ فلق اور ایک بار سورۂ ناس اور دوسری میں بعد از فاتحہ سورۂ اخلاص ایک بار اور سورۂ فلق بیس ۲۰ بار۔ سورۂ ناس ایک بار۔ اور بعد سلام کے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پچاس بار تو یہ شخص نہ مریگا۔ جب تک اپنے آپ کو خواب میں نہ دیکھے گا۔ اور اپنی جگہ کو جنت میں نہ دیکھے گا (رکن الدین)

دیگر نماز روز جمعہ

مضمرات میں لکھا ہے۔ کہ جمعہ کو چار رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ اخلاص گیارہ گیارہ بار۔ بعد سلام کے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھے۔ خدا تعالیٰ ایمان اُس کا آخر دم تک قائم رکھے۔

دیگر نماز روز جمعہ

ایک روز آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک اعرابی حاضر ہو کر عرض کرتا ہے۔ کہ حضور میں گاؤں میں رہتا ہوں۔ ہمیشہ حاضر خدمت اقدس نہیں ہو سکتا۔ (جمعہ پڑھنے کے لئے) فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے۔ اے اعرابی جس وقت کہ ہووے دن جمعہ کا۔ پس پڑھ تو وقت بلند ہونے آفتاب کے دو رکعت نماز نفل اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ شریف سورۂ فلق ایک بار اور دوسری میں سورۂ والناس ایک بار پھر بعد سلام کے آیۃ الکرسی سات بار پڑھے۔ پھر پڑھ تو آٹھ رکعت چار چار رکعت کی نیت سے ہر رکعت میں بعد از فاتحہ شریف سورۂ کافرون ایک بار اور سورۂ اخلاص پچیس ۲۵ بار۔ بعد از فراغ نماز لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

ستر بار اے اعرابی قسم ہے مجھ کو اُس کی جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جان ہے نہیں کوئی بندہ مومن اور مومنہ سے کہ پڑھتا اس نماز کو روز جمعہ کے جسطرح میں کہتا ہوں۔ مگر میں ضامن ہوں۔ اُس کے لئے جنت میں لے جانے کا۔ اور بخشدیتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے والدین کو اُس کے اُٹھنے سے پہلے مگر ہوں وہ مسلمان اور پاک ہوں شرک سے اور ندا کرتے ہیں اس کو فرشتے عرش کے نیچے کہ اے بندے خدا کے البتہ بخشدیا تجھ کو خدا تعالیٰ نے (غنیۃ الطالبین)

دیگر نماز روز جمعہ

مکتوب حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ میں لکھا ہے کہ جمعہ کے دن جو کوئی چار رکعت نفل ایک سلام سے جسوقت چاہے (سوائے اوقات مکروہ کے) پڑھ سکتا ہے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ شریف آیۃ الکرسی ایک بار اور سورہ کوثر پندرہ بار۔ بعد از نماز درود شریف سو بار پڑھ کر اس دعا کو ایک بار پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ یَا سَابِقَ الْفَوْاتِ وَیَا سَامِعَ الْاَصْوَاتِ وَیَا مُحْیِیَ الْعِظَامِ بَعْدَ الْمَوْتِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاجْعَلْ لِّیْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا مِّمَّا اَنَا فِیْہِ اِنَّکَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَاَنْتَ عَلَّامُ یَا اَرْحَمَ الْعَطَایَا وَیَا غَافِرَ الْخَطَایَا سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیُّ الْاَعْظَمُ یَا سَاتِرَ الْعُیُوْبِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی اُن نمازوں فائتہ کا جن کے عدد معلوم نہیں کفارہ کردے گا +

نماز حافظہ کا بیان

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تھے ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس کہ آئے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پس فرمایا بابی انت وامی (میرے والدین آپ پر نثار ہوں) میرے سینے سے قرآن شریف فوراً نکلجاتا ہے۔ (بھول جاتا ہوں) پس مجھے کوئی قدرت نہیں رہجاتی اوپر قرآن شریف کے۔ پس فرمایا اُن سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اے ابا الحسن کیا پس میں سکھاؤں تجھے چند کلمے کہ نفع دے اللہ تعالیٰ تجھے ساتھ اُن کے اور اُس شخص کو جسکو تو تعلیم دے اِن کی اور ثابت رہے تیرے سینہ میں جو کچھ تو نے سیکھا ہو۔ پس کہا علی رضی اللہ عنہ نے ہاں اے رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم پس سکھایئے آپ مجھے وہ کلمات فرمایا حضور نے جب کہ ہووے رات جمعہ کی۔ پس اگر تجھے طاقت ہو تو قیام کر تہائی رات آخر میں کیونکہ یہ ساعت مشہود ہے۔ اور اسمیں دعا مستجاب ہوتی ہے۔ پس اگر تجھے طاقت نہ ہو قیام آخر رات کی پس قیام کر تو درمیان حصہ رات میں۔ اور اگر طاقت نہ ہو قیام درمیان رات کی تو قیام کو رات کے اول حصہ میں۔ پس پڑھ تو چار رکعت (نماز نفل) پہلی میں بعد فاتحہ شریف سورہ یٰسین دوسری میں بعد فاتحہ حٰم الدخان۔ تیسری میں بعد فاتحہ الم تنزیل السجدہ اور چوتھی میں بعد فاتحہ سورہ تبارک الملک پس بعد فراغ نماز کے تو حمد تعریف کر خدا کی اور اچھی تعریف کر اور درود پڑھ اوپر میرے اور بہت عمدہ پڑھ تو درود شریف کو اور اوپر سب انبیاء علیہم السلام کے درود پڑھ تو۔ اور مومنین و مومنات کے استغفار پڑھ تو اور ولاخوان الذین سبقونا بالایمان (پہلے کے سب مسلمان بھائیوں کے لئے) پھر اس کے بعد یہ دعا پڑھ تو۔

اللّٰھم ارحمنی بترك المعاصی ابداً ما ابقیتنی وارحمنی ان اتکلف مالا یعنینی وارزقنی حسن النظر فیما یرضیك عنی اللّٰھم بدیع السمٰوات والارض ذالجلال والاکرام والعزۃ التی لا ترام الا تقصد اسئالك یا اللّٰہ یا رحمٰن بجلالك ونور وجھك ان تلزم قلبی حفظ کتابك کما علمتنی وارزقنی ان اتلو علی النحو الذی یرضیك عنی اللّٰھم بدیع السمٰوات والارض ذالجلال والاکرام والعزۃ التی لا ترام اسئالك یا اللّٰہ یا رحمٰن بجلالك ونور وجھك ان تنور بکتابك بصری وان تطلق بہ لسانی وان تفرج بہ عن قلبی وان تشرح بہ صدری وان تعسل بہ بدنی فانہ لا یعیننی علی الحق غیرك ولا یؤتیہ الا انت ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم ط۔ فرمایا اے ابا الحسن کر تو اسطرح تین جمعہ یا پانچ جمعہ یا سات جمعہ تجب (تجھے) جواب دیا جائیگا۔ ساتھ حکم اللہ تعالیٰ کے مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے بھیجا مجھے برحق نبی نہیں خطا کریگا مومن کبھی۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ پس قسم خدا کی نہ ٹھہرے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مگر پانچ دن یا سات دن یہانتک کہ آئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیچ مثل اسی مجلس کے پس کہا اے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بے شک تھا میں قبل ازیں نہ لیتا تھا۔ مگر چار آیتیں اور مثل ان کے اور جب میں اُن کو پڑھتا اور نفس اپنے کے تو فوراً بھول جاتیں۔ اور اب میں پڑھتا ہوں چالیس آیتیں کچھ زیادہ پس جب یاد پڑھتا ہوں انکو تو یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ قرآن مجید میرے سامنے ہے۔ اور بے شک میں سنتا تھا حدیث اسی طرح اور یاد نہ رہتی تھی لیکن آج کے دن میں بہت احادیث یاد کرتا ہوں۔ جب میں اُنکو دہراتا ہوں۔ تو کوئی حرف نہیں چھوڑتا ہوں۔ پس سوقت حضور نے فرمایا۔ علی سے تو مومن ہے۔ اے علی قسم ہے رب کعبہ کی۔ (رواہ الترمذی جلد ۲)

ابواب الدعوات صفحہ ۱۹۶ مطبوعہ مجتبائی دہلی)

نماز ضغطۂ قبر

یہ نماز دو رکعت ہے یہ نماز جمعہ کی رات میں اسطرح پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد فاتحہ پندرہ ۱۵ بار سورۂ اذا زلزلت الارض پڑھے۔ مولا تعالیٰ عذاب قبر کی آسانی فرمائے گا۔ (راحت القلوب)

نماز سراج القبر

نماز سراج القبر بعد نماز مغرب دو رکعت بہ نیت نماز سراج القبر ادا کرے ہر رکعت میں بعد از فاتحہ شریف آیۃ الکرسی ایکبار اور سورۂ اخلاص تین تین بار پڑھے اس کی بہت فضیلت ہے۔ مولا تعالیٰ اس کی قبر میں روشنی کریگا۔

نماز سوال منکر نکیر سے بے خوف کرنیوالی

جمعہ کی رات میں دو رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ سورہ اخلاص پچاس بار پڑھے۔ مولا تعالیٰ آسانی کرے گا +

نماز برائے زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہ سے روایت ہے کہ چھ رکعت نماز بدو سلام پڑھے۔ رکعت اول میں سورۂ فاتحہ ایک بار اور والشمس سات بار دوسری میں فاتحہ ایک بار اور سورۂ واللیل سات بار تیسری میں فاتحہ ایک بار اور والضحیٰ سات بار چوتھی میں فاتحہ ایک بار الم نشرح سات بار۔ پانچویں میں فاتحہ ایک بار والتین سات بار۔ چھٹی میں فاتحہ ایک بار اور انا انزلنا سات بار پڑھے۔ اور دعا کرے اور سو رہے انشاء اللہ تعالیٰ جسکی زیارت چاہے میسر ہو۔

دیگر نماز برائے زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ فرمایا حضور نبی کریم صلی

اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے مجھے دیکھا ایمان کے ساتھ حرام ہوئی اُس پر آتش دوزخ اور مجھ کو خواب میں دیکھنا بمنزلہ بیداری میں دیکھنے کے ہے کیونکہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔ امام عمرو بن حفص کو محمد بن عبداللہ تیمی نے اپنی وفات کے وقت یہ نماز تعلیم فرمائی۔ اور فرمایا کہ میں نے خانۂ کعبہ کے قریب خضر علیہ السلام سے سیکھی تھی۔ یعنی بعد از نماز مغرب تا عشا نفل پڑھتا رہے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ تین تین بار قل ھو اللہ پڑھے۔ اور بعد از فراغ نماز عشاء دو رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد از فاتحہ شریف سات بار سورۂ اخلاص پڑھے اور بعد از سلام سات بار درود شریف اور اُسی قدر کلمۂ تمجید بعدہٗ ہاتھ اُٹھا کر یہ دُعا پڑھے۔ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ یَاذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ہ یَارَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَرَحِیْمَھُمَا یَااِلٰہَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ یَارَبُّ یَارَبُّ یَارَبُّ ۳ بار یَااللّٰہُ ۳ بار پھر پاک جگہ پہلوئے راست پر رو بقبلہ درود شریف پڑھتا ہوا سو رہے۔ بفضلہ تعالیٰ زیارت میسر ہو۔

تنبیہ

بعض لوگ فرائض ادا کرنے سے ہمیشہ کے لئے پہلو تہی کرتے ہیں اور جب اس قسم کے نوافل نمازیں اُن کی نظر سے گزرتی ہیں۔ تو فوراً پڑھنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ انکو چاہیئے کہ اول فرائض سے بری الذمہ ہو جاویں بعد کو اس قسم کی نمازیں پڑھنے کے لئے آمادہ ہوں۔ ورنہ حاجت برآری کی زیادہ امید نہ رکھیں۔ اور بصورت دیگر ناکامیابی پر اپنا قصور سمجھیں خصوصاً تارک الصلوۃ از روئے صحیح حدیث شریف خنزیر اور کتے سے بھی بد ہے (مفصل حدیث بیان ہو چکی ہے) اسکو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے شرم و حیا کرنا چاہیئے۔

دیگر نماز برائے زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اگر کوئی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی زیارت کرنا چاہے۔ یا جمیع ارواح مومنین سے شرف ملاقات حاصل کرنا چاہے تو چاہیئے کہ شہر کے باہر کنارہ دریا پر جاکر غسل کرے پھر سر برہنہ کرکے دو رکعت تحیۃ الوضو پڑھے پھر دو رکعت بہ نیت صلوٰۃ الارواح پڑھے پہلی رکعت میں بعد از فاتحہ شریف اکیس بار سورۂ اخلاص دوسری میں اکیس ۲۱ بار معوذتین (سورۂ فلق وناس) اور بعد از سلام سجدے میں تین بار اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ کہے۔ پھر سات ہزار بار پڑھے بسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ اَقُوَاہُ باللہ پھر منہ آسمان کی طرف کرکے چند قدم آگے پیچھے اور دائیں بائیں جاوے لیکن قبلہ سے رُخ نہ پھیرے اور آنکھیں بند رکھے۔ پس دیدار حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم برای العین مشاہدہ ہو۔ وارواح طیبہ سے ملاقات نصیب ہو پھر جو چاہے حاجت طلب کرے۔ (لیکن صدق ارادہ شرط ہے اور شروع کرتے وقت بالیقین جانے کہ ضرور شرف حاصل ہوگا۔ شاکی شک میں ڈوبے اکل حلال وصدق مقال وترک غیبت کو اپنا فرض قرار دے) اور یہ معمول حضرت محمد غوث گوالیاری رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ پھر یہ مناجات معہ درود شریف بیغایات بے نہایت پڑھے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آنچہ بدکردم ندانستم۔ خطا کردم بحق لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ وصلی اللہ علے خیر خلقہ محمد وآلہ اجمعین۔

طریقہ دیگر برائے رویت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

رات کو یہ دعا تین بار پڑھ کر سورہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ وَرَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِحَقِّ کَلَامِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَہٗ فِیْ شَھْرِ رَمَضَانَ تَبَلِّغْ

رُوْحِ مُحَمَّدٍ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مِنِّیْ تَحِیَّۃً وَّسَلَامًا یَا
ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ وَیَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ؕ

طریقہ دیگر ایضاً

شب جمعہ کو دو رکعت نفل پڑھے ہر رکعت میں آیۃ الکرسی ایکبار
اور اخلاص گیارہ بار اور بعد سلام کے یہ درود شریف بے شمار پڑھے اَللّٰھُمَّ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ ۔ یہاں تک کہ سو جاوے پس
زیارت مبارک نصیب ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

ایضاً

شب جمعہ کو بعد غسل عطر لگادے۔ اور لوبان جلاوے اور یہ درود
شریف ایک سو گیارہ بار پڑھے۔ اور اسی حالت میں سو رہے۔ اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِجَلَالِ وَجْھِکَ الْکَرِیْمِ اَنْ تُرَانِیْ وَجْہَ نَبِیِّکَ
مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ مَنَامِیْ ھٰذَا
وَرُؤْیَتِیْ حَتّٰی تَقَرَّ بِھَا عَیْنِیْ وَتَفَرَّجَ بِھَا کَرْبِیْ وَتَشْرَحُ
بِھَا صَدْرِیْ وَتَاءْتَلِفَ بِھَا شَمْلِیْ وَتَجْمَعُ بِھَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ
نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
فِی الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی وَلَا تُفَرِّقْ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ بِرَحْمَتِکَ یَا
اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ؕ

دیگر

حضرت ابو سعید ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی جمعرات کو
بعد غسل لباس پاکیزہ پہن کر عطر لگا کر پھول و شیرینی پر فاتحہ حضرت رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دیوے اور اکتالیس ۴۱ بار یہ اشعار پڑھے اول و آخر
گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جمال باکمال حضرت
محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو۔

قطعہ

بنسیما جانب کویش گذر کن ۔ بگو آن نازنین شمشاد مارا
بہ تشریف قدوم خود زمانے ۔ مشرف کن خراب آباد مارا
کہ بے تشریف تو اسباب شادی ۔ نشاید خاطر ناشاد مارا۔

اوراد ہفت وزہ کا بیان

ہر روز سو بار پڑھے۔ ورد شنبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ ورد یکشنبہ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ۔ ورد دوشنبہ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَزِیْزٌ جَلِیْلٌ یَا عَزِیْزُ یَا جَلِیْلُ ورد سہ شنبہ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ورد چہارشنبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مُخْلِصًا ورد پنجشنبہ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ ورد جمعہ کلمہ تمجید۔

دیگر ایضاً

حضرت مولانا شیخ ظہور الحق والدین مرشد شاہ محمد غوث گوالیاری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے۔ کہ ہر روز ہزار بار پڑھے۔ شنبہ یَا هُوَ یَا اللّٰهُ یکشنبہ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ دوشنبہ یَا وَاحِدُ یَا اَحَدُ سہ شنبہ یَا فَرْدُ یَا صَمَدُ چہارشنبہ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ۔ پنجشنبہ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ جمعہ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

دیگر ایضاً

ورد شنبہ کلمہ طیب۔ یکشنبہ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ۔ دوشنبہ درود شریف سہ شنبہ لاحول۔ چہارشنبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْهِ

پنجشنبہ یَا اللّٰہُ یَا اللّٰہُ آگے کلمہ تمجید تا عظیم۔ جمعہ یَاذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

اوراد ہر روزہ پنجوقتی

ورد شنبہ صبح کو یَا فَتَّاحُ یَا رَزَّاقُ ہزار بار۔ ظہر کو کلمہ طیب ہزار بار عصر کو سو بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ۔ مغرب کو لَا اِلٰہَ اِلَّا الْمَلِکُ السَّلَامُ الْمُصَوِّرُ سو بار۔ عشا کو لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ ایک ہزار بار۔ یکشنبہ صبح کو یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ایک ہزار بار۔ ظہر کے وقت یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ عصر کو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَزِیْزُ الْجَلِیْلُ یَا عَزِیْزُ یَا جَلِیْلُ وقت مغرب اسمائے غیر منقوطہ بہت مجرب و مؤثر ہیں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَکَمُ الْعَدْلُ۔ ایک سو دس بار اور عشا کو اَلَا اِلَی اللّٰہِ تَصِیْرُ الْاُمُوْرُ ایک ہزار ایک بار دوشنبہ وقت صبح کے یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ۔ وقت ظہر کے درود ایکہزار بار وقت عصر کے درود سو بار وقت مغرب کے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْوَاسِعُ الْوَدُوْدُ۔ ایک سو دس بار۔ عشا کے وقت وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِہٖ سہ شنبہ صبح کو ایک ہزار بار یَا مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ ظہر کو ایک ہزار بار۔ لاحول۔ عصر کو سو بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خَالِصًا مُخْلِصًا۔ مغرب کو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ ایک سو تیس ۱۳۰ بار۔ عشا کو ایک ہزار ایک بار۔ وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ۔ چہار شنبہ صبحکو یَا عَلِیُّ یَا عَظِیْمُ ایک ہزار بار۔ ظہر کو استغفار ہزار بار۔ عصر کو لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ وَّھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ وَّکِیْلٌ سو بار۔ مغرب کو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الصَّمَدُ الْاَوَّلُ۔ ایک سو چالیس ۱۴۰ بار۔ عشا کو لَا یُجَلِّیْھَا لِوَقْتِھَا اِلَّا ھُوَ۔ ایکہزار ایک ۱۰۰۱ بار پنجشنبہ صبح کو یَا کَبِیْرُ الْمُتَعَالُ ہزار بار۔ ظہر کو کلمۂ توحید ہزار بار۔ عصر کو کلمہ تمجید سو بار۔

مغرب کو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْمَالِكُ ڈیڑھ سو[150] بار۔ عشا کو اِنَّمَا اَشْكُوْ بَثِّیْ وَحُزْنِیْ اِلَى اللّٰهِ ہزار بار۔ جمعہ صبح کو یَا کَافِیْ یَا غَنِیُّ ہزار بار۔ ظہر کو کلمۂ تمجید ہزار بار۔ عصر کو لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ڈیڑھ سو بار مغرب کو کلمۂ طیب ایکسو ساٹھ[166] بار۔ عشا کو اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ ایک ہزار ایک بار۔

ایضاً دیگر

حضرت سلطان المشائخ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے۔ کہ بعد از نماز صبح سو بار پڑھے۔ اور اگر سرعت اجابت چاہے ہزار بار روز پڑھے جمعہ[1] یَا اَللّٰهُ اِلَّا هُوَ شنبہ[2] یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یکشنبہ[3] یَا وَاحِدُ یَا اَحَدُ دوشنبہ[4] یَا صَمَدُ یَا فَرْدُ۔ سہ شنبہ[5] یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ چہار شنبہ[6] یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ پنجشنبہ[7] یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

نماز تراویح کا بیان

رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ جو شخص رمضان شریف میں قیام کرے ایمان کی وجہ سے اور ثواب طلب کرنے کیلئے اُس کے اگلے سب گناہ بخش دیئے جائینگے (صغائر)

پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خوف سے کہ اُمت پر فرض نہ ہو جائے ترک فرمائی۔ پھر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ رمضان میں ایک رات مسجد کو تشریف لے گئے۔ اور لوگوں کو متفرق طور پر نماز پڑھتے پایا۔ کوئی تنہا پڑھ رہا ہے۔ کسی کے ساتھ کچھ لوگ پڑھ رہے ہیں۔ فرمایا۔ میں مناسب جانتا ہوں کہ اِن سب کو ایک امام کے ساتھ جمع کر دوں تو بہت بہتر ہو۔ سب کو ایک امام ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اکٹھا

کردیا پھر دوسرے روز تشریف لے گئے۔ ملاحظہ فرمایا کہ لوگ اپنے امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں فرمایا نِعْمَتِ الْبِدْعَۃُ ھٰذِہٖ یہ اچھی بدعت ہے مسئلہ۔ تراویح مرد وعورت سب کے لئے بالاجماع سنت مؤکدہ ہے اس کا چھوڑنا جائز نہیں۔ (در مختار) **فائدہ**۔ نفس تراویح بالاجماع سنت مؤکدہ ہے۔ اس میں حنفی شافعی وہابیہ کسی کو اختلاف نہیں ہے ہاں اگر اختلاف ہے تو صرف تعداد رکعات میں ہے۔ اہلسنت وجماعت کے نزدیک تراویح بیس۲۰ رکعتیں ہیں۔ حضرات وہابیہ صرف آٹھ رکعت کے قائل ہیں۔ بیس رکعات کو بدعت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ (چنانچہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے۔ نعمت البدعۃ ھذہٖ لیکن حضور فاروق کا اسکو بدعت کہنا دوسرے معنے کے لحاظ سے ہے۔ اور حضرات وہابیہ اس کو بدعت دوسرے معنے سے کہتے ہیں۔ حضرت فاروق کا مطلب تو یہ تھا کہ انہوں نے بکھرے ہوئے موتیوں کو دوبارہ ایک لڑی میں پرو کر پسند فرماتے ہوئے نعمت البدعۃ ھذہٖ یعنی یہ کیا ہی عجیب بات ہے ارشاد فرمایا) اور حضرات وہابیہ اس لفظ بدعت کو جو اس موقعہ پر استعمال کیا گیا ہے معنی جدید۔ اور وہ کام جس کی اصل شریعت غرا میں موجود نہ ہو۔ جسکا انجام کل بدعۃ فی النار (ہر بدعتی جہنم میں ہے) ہو۔ جیسا کہ دوسرے مقام میں حدیث پاک میں آیا ہے۔ کہ حضور یوترٍ بواحدۃٍ (کہ آپ باقی نماز کو ایک رکعت اور ملا کر طاق فرمایا کرتے تھے) اس کا مطلب (معنی) وہابیہ نے یہ سمجھا ہے۔ کہ آپ وتر صرف ایک ہی رکعت پڑھا کرتے تھے، حالانکہ صاف اور صریح الفاظ کے ساتھ پایا جاتا ہے۔ کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین رکعت وتر پڑھا کرتے اول رکعت میں سورۂ سبح اسم دوسری میں سورۂ کافرون تیسری میں سورۂ اخلاص پڑھتے۔ اگر حضور دو ہی رکعت پر سلام پھیر دیتے۔ تو وہ نماز نفل (تہجد میں) شمار ہوتی۔ جب آپ تیسری رکعت زاید فرمالیتے

تو وہی نماز وتر سے بدل جاتی۔ دیعنی دو رکعت کے ساتھ جب ایک اور رکعت ملائی تو یوتر بواحدۃ والے معنی درست ہو گئے۔ علاوہ اس کے آپنے وتر پڑھنے پر ترغیب فرمائی اور ترک وتر پر سرزنش فرمائی کہ فرمایا الوتر حق فمن لم یوتر فلیس منا وتر حق ہے اور جو وتر نہ پڑھے وہ ہم سے نہیں تین بار آپ نے فرمایا جو وتر نہ پڑھے۔ ہم سے نہیں اور وہابیہ کو نہ ہی ترغیب پر توجہ اور نہ ہی ترہیب کا فکر اگر اس بنا پر بہ لحاظ حدیث مذکورہ وہابیہ حضور کی امت سے باہر ہو جائینگے۔ تو ان کو اس بات کا کیا ڈر ہے۔ سو یہ ہی وجہ ہے کہ اہلسنت وجماعت ان کو خارج از اسلام سمجھتے ہیں کیونکہ یہ لوگ بوجہ کم علمی کے حدیث پاک نہیں سمجھتے اور آپ نے رائے کو دخل دیکر کچھ کا کچھ بنا دیتے ہیں۔ (اعاذنا اللہ منہم) وہابیہ جو آٹھ رکعات کے قائل ہیں وہ اُس حدیث کو سند پیش کرتے ہیں۔ جو صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ کہ حضور نے رمضان وغیرہ میں آٹھ رکعت سے زاید نماز نفل نہیں پڑھی ان کو اتنی سمجھ نہیں آتی کہ حضرت صدیقہ گھر کی نماز جو بصورت تہجد پڑھی جاتی تھی بیان فرماتی ہیں نہ کہ نماز تراویح جو کہ تین یا چار روز آپ نے مسجد شریف میں پڑھی پھر باندیشہ فرض ہو جانے کے ترک فرمائی۔ آٹھ رکعت تراویح کی ان کیطرف نسبت کرنا یہ حضور اقدس پر افتراء ہے۔ نماز تہجد کو تراویح قرار دینا گناہ ہے اس کے لئے من کذب علی متعمدا فلیتبوء مقعدہ من النار ماؤلہ ہے پھر لطف یہ کہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے عالی شان جلیل القدر صحابی کی طرف بدعت کی نسبت کرنا اور اپنے فعل آٹھ تراویح کو اُن کے فعل بیس تراویح پڑھنے پر ترجیح دینا کیسی حماقت ہے۔ تمام وہابیہ ابتداء آفرینش سے انتہا آفرینش تک سب ملکر رات دن نیک عمل کریں تو فاروق اعظم کے عمل کے مقابلہ میں خدا کے نزدیک ان کے اعمال کی قدر چیونٹی کے پاؤں کے ......ناخن برابر بھی نہیں ہو سکتی۔ وہ عمر فاروق ہیں

عشرہ مبشرہ میں سے اول نمبر ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ پھر لطف یہ کہ وہابیہ یا بیہ حدیث علیکم بالسنتی وسنۃ خلفاء الراشدین المہدیین کو صحیح کہتے ہیں۔ معلوم نہیں وہابیہ اس کا مطلب کیا سمجھتے ہیں۔ خلفاء راشدین کی سنت کو کسطرح گمان کرتے ہیں۔ اور ان کا اس حدیث کو بصورت خلاف صحابہ صحیح کہنا کس معنے کر کے ہے۔ بس کچھ نہیں سوائے اس کے کہ افتومنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض نفسانی خواہشات کے گھوڑوں پر سوار ہیں۔ جدہر مرضی جائے کیونکہ تقلید کرتے ہوئے پھر تقلید کو تو وہ کفر سمجھتے ہیں۔ اگر صحابی کی بیان کردہ حدیث کو تسلیم کریں۔ تو خواہ مخواہ کافر ہو جائیں۔ کیونکر تقلید کریں۔ ہمارا ایمان ہے کہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بیس ۲۰ رکعت پر جب ہی لوگوں کو جمع کیا ہے۔ کہ آپ نے بیس ۲۰ رکعت تراویح پڑہی تھی ورنہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لوگوں کو بیس ۲۰ رکعت پر جمع کرنیکے وقت لاکھوں کی تعداد بڑے بڑے جلیل القدر جیسے حیدر کرار اسد اللہ الغالب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہما صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موجود تھے۔ اگر یہ فعل واقعی بدعت بایں معنی تھا۔ کہ جسطرح وہابیہ یا بیہ نے سمجھ رکھا ہے۔ تو اسقدر کثیر التعداد صحابہ کا انکار نہ کرنا گویا ایک ناجائز فعل پر مدد کرنا ہے۔ بلکہ خود شریک ہو کر اسکو کرنا ہے۔ جو کہ خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم الخ کے خلاف ہے۔ اس سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ موجودہ وہابیہ کے دماغ اور تقوی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے دماغ اور تقویٰ سے زیادہ ہے۔ حالانکہ یہ بالکل غلط بات ہے اس کے تسلیم کرنے کے لئے کوئی عقلمند ایک منٹ کے لئے بھی تیار نہیں ہوگا۔ (خیر جو کچھ ہے سو ہے) اس تراویح پر خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے مداومت فرمائی۔ اور نبی صلی اللہ تعالی

علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری سنت اور میرے خلفاء الراشدین کی سنت کو اپنے اوپر لازم سمجھو اور خود حضور نے بھی تراویح پڑھی اور اسے بہت پسند فرمایا جیساکہ گذرا۔ **مسئلہ** جمہور کا مذہب یہ ہے کہ تراویح کی بیس رکعتیں ہیں اور یہی احادیث سے ثابت ہے۔ کہ لوگ حضرت فاروق الاعظم کے زمانہ میں بیس رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ اور عثمان و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے عہد میں یوہیں تھا۔ (بیہقی عن سائب ابن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مؤطا میں ہے۔ کہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں لوگ رمضان شریف میں تئیس رکعتیں پڑھتے بیہقی نے کہا اس میں تین رکعتیں وتر کی ہیں۔ اور مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو حکم فرمایا۔ کہ رمضان میں لوگوں کو بیس۲۰ رکعتیں پڑھائے۔ نیز اس کے بیس۲۰ رکعت ہونے میں یہ حکمت ہے کہ فرائض و واجبات کی اس سے تکمیل ہوتی ہے۔ اور کل فرائض و واجبات کے ہر روز بیس۲۰ رکعتیں ہیں۔ لہذا مناسب ہے کہ یہ بھی بیس۲۰ ہوں۔ کہ مکمل اور مکمل برابر ہوں **مسئلہ**۔ اس کا وقت فرض عشا کے بعد سے طلوع فجر تک ہے۔ وتر سے پہلے بھی ہو سکتی ہے۔ اور بعد بھی تو اگر کچھ رکعتیں اس کی باقی رہ گئیں کہ امام وتر کو کھڑا ہو گیا۔ تو امام کے ساتھ وتر پڑھ لے پھر باقی ادا کرلے۔ جب کہ فرض جماعت سے پڑھے ہوں اور یہ افضل ہے۔ اور اگر تراویح پوری کر کے وتر تنہا پڑھے۔ تو بھی جائز ہے۔ اور اگر بعد میں معلوم ہوا کہ نماز عشاء بغیر طہارت پڑھی تھی۔ اور تراویح و وتر طہارت کے ساتھ تو عشا و تراویح پھر پڑھے وتر ہو گیا (در مختار وغیرہ) **مسئلہ** مستحب یہ ہے کہ تہائی رات تک تاخیر کریں اور آدھی رات کے بعد پڑھیں۔ تو بھی کراہت نہیں (در مختار) **مسئلہ**۔ اگر فوت ہو جائیں تو ان کی قضا نہیں۔ اور اگر قضا تنہا پڑھ لی تو تراویح نہیں بلکہ نفل مستحب ہیں جیسے مغرب و عشا کی سنتیں (در مختار) **مسئلہ** تراویح کی بیس رکعتیں دس۱۰ سلام سے

پڑھے۔ (ہر دو رکعت پر سلام پھیرے) اور اگر کسی نے بیسوں رکعت پڑھ کر آخر میں سلام پھیرا تو اگر ہر دو رکعت پر قعدہ کرتا رہا تو ہو جائیگی مگر مکروہ ہوگی۔ اور اگر قعدہ نہ کیا تھا بلکہ سب تراویح پوری کر کے صرف آخر میں قعدہ کر کے سلام پھیرا تو یہ سب دو رکعت کے قائم مقام ہوئیں۔ (بوجہ ترک کرنے قعدہ آخیرہ کے) (در مختار) **مسئلہ** اگر چار چار رکعت ایک ایک سلام سے پڑھے تو جب بھی جائز کیونکہ تراویح نوافل اللیل ہیں اور نوافل اللیل آٹھ رکعت ایک سلام سے بلا کراہت جائز ہیں۔ چار تو بطریق اولیٰ جائز ہونی چاہئیں۔ لیکن افضل دو دو رکعت ہیں۔ اگر چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھنا چاہے۔ تو قعدۂ اولیٰ میں درود شریف و دعا پڑھے۔ اور جب تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو تو ثنا بھی پڑھے۔ سوائے چار سنت ظہر کے تمام نوافل کا یہی حکم ہے۔ **مسئلہ**۔ احتیاط یہ ہے۔ کہ جب دو دو رکعت پر سلام پھیرے تو ہر دو رکعت پر جدا جدا نیت کرے اور اگر ایک ساتھ بیسوں رکعت کی نیت کر لی تو بھی جائز ہے۔ (در مختار) بشرطیکہ درمیان میں کوئی فعل منافی نماز نہ کیا ہو ورنہ نیت باطل ہو جائیگی **مسئلہ**۔ تراویح میں ایک بار قرآن مجید ختم کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ اور دو مرتبہ فضیلت اور تین مرتبہ افضل ہے لوگوں کی سستی کی وجہ سے ختم ترک نہ کرے (در مختار) **مسئلہ** امام و مقتدی ہر دو رکعت پر ثنا پڑھیں۔ اور بعد تشہد دعا بھی۔ ہاں اگر مقتدیوں پر گرانی ہو تو تشہد کے بعد اللھم صل علی محمد و آلہ پر اکتفا کرے۔ (در مختار وغیرہ) بعض کوئی ایسا موقعہ ہو تو تخفیف کرے۔ ورنہ ہمیشہ ایسا نہ کرنا چاہیئے کہ اس سے لوگ یوں ہی سمجھ لینگے کہ اتنا ہی کافی ہے۔ اس بات کے عادی ہو جائینگے اور آئندہ کے لئے تخفیف کے طالب رہینگے۔ اور یہ ترک سنت ہے۔ اور ہمیشہ کے لئے ترک سنت کی عادت ڈال لینا اچھی بات نہیں۔ بلکہ گناہ ہے۔ گو ایک بات عبادت ہو اور اُس کا

فاعل مستحق اجر جزیل ہو اگر ترک کر دی جائے تو اُس کی طرف چنداں توجہ نہیں کی جاتی۔ اور اگر ایک مباح امر رائج ہو جائے اور اُس کی لوگوں کو عادت ہو جائے۔ تو ایک حد تک ترک نہیں کیا جاتا۔ لہذا حسب موقعہ عمل کیا جائے۔ آج کل تو ایک مقتدی فی ہزار شائق نماز ہوتا ہے باقی سب تعداد رکعات کسی طرح پوری کر کے چلتے بنتے ہیں۔ خصوصاً رمضان شریف میں مضانی نمازی تو ایسی باتوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔ یہ چونکہ صرف رمضان میں ہی مسجد کا منہ دیکھتے ہیں ان کو تمام رات رکھا جائے اور غیر مروج دعائیں بھی پڑھی جائیں۔ تو کوئی حرج نہیں ہے۔ ہاں جو دائمی نمازی ہوں اور نماز کو مولا تعالیٰ کا فرض جان کر پڑھتے ہوں۔ تو حسب موقعہ ان کے لئے تخفیف کرنے میں کوئی حرج نہیں فقط (۱۲)

مسئلہ۔ اگر ایک بار قرآن مجید ختم کرنا ہو تو بہتر یہ ہے۔ کہ ستائیسویں ۲۷ شب میں ختم ہو۔ پھر اگر اس رات میں اس سے قبل ختم ہو۔ تو تراویح آخر رمضان تک برابر پڑھتے رہیں کہ سنت مؤکدہ ہیں (عالمگیری)

مسئلہ۔ بہتر یہ ہے کہ تمام شفعوں (ہر دو رکعت) میں قرأت برابر ہو اور اگر ایسا نہ کیا جب بھی حرج نہیں۔ یوہیں ہر شفع کی پہلی رکعت اور دوسری کی قرأت برابر ہو۔ دوسری کی قرأت پہلی سے زیادہ نہ ہونا چاہیئے (عالمگیری)

مسئلہ۔ قرأت اور ارکان (مثلاً رکوع و سجود وغیرہ) کی ادا میں جلدی کرنا مکروہ ہے۔ اور جتنی ترتیل زیادہ ہو افضل ہے۔ یوہیں تعوذ و تسمیہ و طمانیت در رکوع و سجود و جلسہ و قومہ میں ٹھہرنے کو طمانیت کہتے ہیں) و تسبیح کا چھوڑ دینا بھی مکروہ ہے (در مختار وغیرہ) جس طرح آج کل کے جہلاء اماموں کا طریقہ ہے۔ اگر قبل نماز عشاء نفل ادا کرتے ہوں۔ تو اُن کو قدرے آرام سے پڑھینگے۔ لیکن جب تراویح پڑھنے کے لئے کھڑے ہونگے تو سب کا ستیاناس کرتے چلے جائینگے۔ اور تراویح کو

جلدی پڑھا دینے کو باعث فخر سمجھینگے۔ اعاذنا اللہ منہم۔ **تنبیہ**۔ گو تراویح میں تسبیح ادنیٰ درجہ ہی کی (تین دفعہ) پڑھے۔ لیکن اس انداز سے پڑھے کہ کم از کم خود سمجھے کہ میں تسبیح پڑھتا ہوں۔ اور تصحیح حروف کرے ورنہ نماز ہرگز نہ ہوگی۔ اگر ہوگی بھی تو خالی از کراہت نہ ہوگی **مسئلہ**۔ ہر چار رکعت پر اتنی دیر بیٹھنا چاہیے جتنی دیر میں چار رکعت پڑھی ہیں مستحب ہے۔ پانچویں ترویح اور وتر کے درمیان اگر بیٹھنا لوگوں پر گراں ہو تو نہ بیٹھے (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ** اس بیٹھنے میں اُسے اختیار ہے کہ چپکا بیٹھا رہے۔ یا کلمہ پڑھے یا تلاوت قرآن مجید کرے یا درود شریف پڑھے۔ یا چار رکعت تنہا نفل پڑھے۔ جماعت سے مکروہ ہے۔ یا یہ تسبیح پڑھے۔ سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِیْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ نَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ (غنیہ وغیرہ) **مسئلہ**۔ ہر دو رکعت کے بعد دو رکعات پڑھنا مکروہ۔ یوہیں دس رکعت کے بعد بیٹھنا بھی مکروہ ہے (درمختار) **مسئلہ**۔ تراویح میں جماعت سنت کفایہ ہے۔ کہ اگر مسجد کے سب لوگ چھوڑ دینگے۔ تو سب گنہگار ہونگے۔ اور اگر کسی ایک نے گھر میں تنہا پڑھ لی تو گنہگار نہیں۔ مگر جو شخص مقتدا ہو کہ اُس کے ہونے سے جماعت بڑی ہوتی ہو۔ بہت لوگ آتے ہوں۔ اور چھوڑ دیگا تو لوگ کم ہو جائینگے اُسے بلا عذر جماعت چھوڑنے کی اجازت نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** تراویح مسجد میں باجماعت پڑھنا افضل ہے۔ اگر گھر میں جماعت سے پڑھی تو جماعت کے ترک کا گناہ نہ ہوا مگر وہ ثواب نہ ملے گا۔ جو مسجد میں پڑھنے کا تھا۔ (عالمگیری) **مسئلہ**۔ اگر عالم حافظ بھی ہو تو افضل یہ ہے کہ خود پڑھے دوسرے کی اقتدا نہ کرے۔ اور اگر امام غلط پڑھتا ہو

تو مسجد محلہ چھوڑ کر دوسری مسجد میں جانے میں حرج نہیں یوہیں اگر دوسری جگہ کا امام خوش آواز ہو یا ہلکی قرائت پڑھتا ہو یا مسجد محلہ میں قرآن مجید ختم نہ ہوگا تو دوسری مسجد میں جانا جائز ہے (عالمگیری) **مسئلہ** خوشخوان کو امام بنانا نہ چاہیئے بلکہ درست خوان کو بنائیں (عالمگیری) موجودہ زمانہ میں اکثر حافظ قرآن مجید غلط پڑھتے ہیں۔ اور جو کچھ قرآن قدرے صحیح بھی پڑھتے ہیں تو مسائل نماز سے بالکل جاہل اور ناواقف ہوتے ہیں علاوہ ازیں قرآن محض اس خیال سے سناتے ہیں۔ کہ کچھ ٹکے مل جائیں ورنہ نماز پڑھانے کے لئے تیار نہیں ہوتے اور لطف یہ کہ اکثر حافظوں کو دیکھا گیا ہے۔ کہ نماز عشاء و تراویح کے سوا دیگر نمازیں بھی نہیں پڑھتے اور اکثر ظاہراً بھی غیر متشرع ہوتے ہیں۔ پھر لوگ ان کے پیچھے نماز تراویح وغیرہ ادا کرتے ہیں۔ کوئی شخص کسی مسئلہ شرعی کا لحاظ نہیں کرتا۔ اور ایسوں کے خلف نماز پڑھتے ہیں۔ اور پھر فخر کرتے ہیں کہ ہم نے حافظ صاحب رکھے ہوئے ہیں۔ مولا تعالیٰ مسلمانوں کو سمجھ عطا فرمائے۔ آمین لیکن اصل بات یہ ہے۔ کہ ہمہ یکسا نند وزیر چنان شہریارے چنان۔ جہاں چوں نہ گیرد قرارے چناں کے مصداق ہیں۔ ایک فیصدی تو کوئی متقی کامل پرہیزگار نہیں ملتا۔ جو شریعت کا پاس کرے۔ مندرجہ بالا اقسام کے حفاظ کے خلف ہرگز نماز پڑھنی جائز نہیں۔ اور ایسی نمازیں پڑھی گئی ہوں تو وہ واجب الاعادہ ہیں **مسئلہ**۔ آج کل اکثر رواج ہو گیا ہے کہ حافظ کو اُجرت دے کر تراویح پڑھواتے ہیں یہ ناجائز ہے۔ دینے والا اور لینے والا دونوں گنہگار ہیں۔ اُجرت صرف یہی نہیں کہ پیشتر مقرر کر لیں کہ یہ لینگے یا دینگے۔ بلکہ اگر معلوم ہے کہ یہاں کچھ ملتا ہے اگرچہ اس سے طے نہ ہوا ہو یہ بھی ناجائز ہے۔ کہ المعروف کالمشروط۔ ہاں اگر کہدے کہ کچھ نہیں دونگا۔ یا نہیں لونگا۔ پھر پڑھے اور حافظ کی خدمت

کریں تو اس میں حرج نہیں کہ الصریح یفوق الدلالۃ۔ مسئلہ ایک امام دو مسجدوں میں نماز پڑہاتا ہے۔ اگر دونوں میں پوری پوری پڑہائے تو ناجائز ہے۔ اور مقتدی نے دو مسجدوں میں پوری پوری پڑہی تو حرج نہیں۔ مگر دوسری میں وتر پڑہنا جائز نہیں۔ جب کہ پہلی میں پڑھ چکا۔ اور اگر گھر میں تراویح پڑھ کر مسجد میں آیا اور امامت کی۔ تو مکروہ ہے (عالمگیری) مسئلہ۔ لوگوں نے تراویح پڑھ لی۔ اب دوبارہ پڑہنا چاہتے ہیں۔ تو تنہا تنہا پڑھ سکتے ہیں۔ جماعت کی اجازت نہیں۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ بہتر یہ ہے کہ ایک امام کے پیچھے تراویح پڑہیں اور دو کے پیچھے پڑہنا چاہیں تو بہتر یہ ہے۔ کہ پورے ترویحہ پر امام بدلیں مثلاً آٹھ ایک کے پیچھے اور بارہ دوسرے کے (عالمگیری) مسئلہ۔ نابالغ کے پیچھے بالغین کی تراویح نہ ہوگی۔ یہی صحیح ہے (عالمگیری) مسئلہ رمضان شریف میں وتر جماعت کے ساتھ پڑہنا افضل ہے۔ خواہ اُسی امام کے پیچھے جس کے پیچھے عشاء و تراویح پڑہی۔ یا دوسرے کے پیچھے (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ یہ جائز ہے کہ ایک شخص وتر پڑھائے۔ دوسرا تراویح جیساکہ حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ عشاء و وتر کی امامت کرتے تھے۔ اور ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تراویح (عالمگیری) مسئلہ اگر سب لوگوں نے عشا کی جماعت ترک کردی تو تراویح بھی جماعت سے نہ پڑہیں۔ ہاں عشا جماعت سے ہوئی۔ اور بعض کو جماعت نہ ملی تو یہ جماعت میں شریک ہوں (درمختار) مسئلہ۔ اگر عشا جماعت سے پڑہی اور تراویح تنہا تو وتر کی جماعت میں شریک ہو سکتا ہے۔ اور اگر عشا تنہا پڑھ لی اگرچہ تراویح باجماعت پڑہی تو وتر تنہا پڑہے (درمختار وغیرہ) مسئلہ عشا کی سنتوں کا سلام نہ پھیرا۔ اس میں تراویح ملا کر شروع کی تو تراویح نہیں ہوئی (عالمگیری) مسئلہ۔ تراویح بیٹھ کر پڑہنا بلا عذر مکروہ ہے۔ بلکہ بعضوں کے

نزدیک تو ہوگی ہی نہیں (درمختار) **مسئلہ** مقتدی کو یہ جائز نہیں۔ کہ بیٹھا رہے جب امام رکوع کرنے کو ہو۔ تو کھڑا ہو جائے کہ یہ منافقین سے مشابہت ہے۔ چنانچہ مولا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ اذا قاموا الی الصلوٰۃ قاموا کسالیٰ منافق جب نماز کو کھڑے ہوتے ہیں۔ تو تھکے جی سے (غنیہ وغیرہ) **مسئلہ**۔ امام سے غلطی ہوئی کوئی سورت یا آیت چھوٹ گئی تو مستحب یہ ہے کہ اُسے پہلے پڑھ کر پھر آگے پڑھے (عالمگیری) دو رکعت پر بیٹھنا بھول گیا۔ کھڑا ہو گیا۔ تو جب تک تیسری کا سجدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائے اور سجدہ کر لیا ہو تو چار پوری کر لے مگر یہ ۲ شمار کی جائینگی اور جو دو پر بیٹھ چکا ہے تو چار ہوئیں (عالمگیری) **مسئلہ** تین رکعت پڑھ کر سلام پھیرا۔ اگر دوسری پر بیٹھا نہ تھا تو نہ ہوئیں۔ ان کے بدلے کی دو رکعت پھر پڑھ لے۔ (عالمگیری) **مسئلہ**۔ قعدہ میں مقتدی سو گیا۔ امام سلام پھیر کر اور دو رکعت پڑھ کر قعدہ میں آیا۔ اب یہ بیدار ہوا۔ تو اگر معلوم ہو گیا۔ تو سلام پھیر کر شامل ہو جائے۔ اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد جلد پوری کر کے امام کے ساتھ ہو جائے (عالمگیری) **مسئلہ**۔ وتر پڑھنے کے بعد لوگوں کو یاد آیا کہ دو رکعتیں رہ گئیں تو جماعت سے پڑھ لیں۔ اور آج یاد آیا کہ کل دو رکعتیں رہ گئی تھیں۔ تو جماعت سے پڑھنا مکروہ ہے (عالمگیری) **مسئلہ**۔ سلام پھیرنے کے بعد کوئی کہتا ہے دو ہوئیں کوئی کہتا ہے تین ہوئیں تو امام کے علم میں جو ہو اُس کا اعتبار ہے اور امام کو کسی بات کا یقین نہ ہو تو جسکو سچا جانتا ہو اُسکا قول اعتبار کرے اگر اسمیں لوگوں کو شک ہو کہ بیس ۲۰ ہوئیں یا اٹھارہ۔ تو دو رکعت تنہا تنہا پڑھیں (عالمگیری) **مسئلہ**۔ اگر کسی وجہ سے نماز تراویح فاسد ہو جائے۔ تو جتنا قرآن مجید ان رکعتوں میں پڑھا ہے۔ اعادہ کریں۔ تاکہ ختم قرآن مجید میں نقصان نہ رہے (عالمگیری) **مسئلہ**۔ اگر کسی وجہ سے قرآن مجید ختم نہ ہو

توسورتوں کی تراویح پڑھیں اور اس کے لئے بعضوں نے یہ طریقہ رکھا ہے۔ کہ الم ترکیف سے آخر تک ۲ دو بار پڑھنے میں بیس ۲۰ رکعتیں ہو جائینگی۔ (عالمگیری) **مسئلہ**۔ ایک بار بسم اللہ شریف جہر سے پڑھنا سنت ہے اور سورت کی ابتداء میں آہستہ پڑھنا مستحب ہے۔ اور یہ جو آج کل بعض جہال نے نکالا ہے۔ کہ ایک سو چودہ ۱۱۴ بار بسم اللہ شریف جہر سے پڑھی جائے۔ ورنہ ختم نہ ہوگا۔ مذہب حنفی میں اس کے لئے کوئی دلیل نہیں بے اصل ہے۔ **مسئلہ**۔ متاخرین نے ختم تراویح میں تین بار سورۂ اخلاص پڑھنا مستحب کہا اور بہتر یہ ہے کہ ختم کے دن پچھلی رکعت میں الم سے مفلحون تک پڑھے (بہار شریعت) **مسئلہ**۔ شبینہ کہ ایک رات کی تراویح میں پورا قرآن پڑھا جاتا ہے۔ جسطرح آجکل رواج ہے۔ کہ کوئی بیٹھا باتیں کر رہا ہے۔ کوئی حقہ نوشی میں اور کوئی چائے نوشی میں مشغول ہے ناجائز ہے (بہار شریعت) ہاں اگر سامعین باقاعدہ سننے کے لئے مستعد ہوں اور قاری بھی قرآن کو ترتیل سے پڑھے۔ تو کوئی حرج نہیں بلکہ بہتر ہے (منہ ۱۲) **فائدہ**۔ ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ رمضان شریف میں اکسٹھ ختم قرآن مجید فرمایا کرتے تھے۔ تیس دن میں اور ایک تراویح میں اور تیس ۳۰ رات میں، اور پینتالیس ۴۵ برس عشا کے وضو سے نماز فجر پڑھی ہے۔

منفرد کا فرضوں کی جماعت پانا۔

ایک صحابی محجن نامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مجلس میں حاضر تھے۔ اذان ہوئی اور نماز پڑھی وہ بیٹھے رہ گئے ارشاد فرمایا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے کیا چیز مانع ہوئی۔ کیا تم مسلمان نہیں ہو۔ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں تو مگر میں نے گھر پڑھ لی تھی۔ ارشاد فرمایا۔ جب نماز پڑھ کر مسجد میں آؤ اور نماز

قائم کی جائے۔ تو لوگوں کے ساتھ پڑھ لو اگرچہ پڑھ چکے ہو۔ (نسائی وغیرہ)
امام مالک نے روایت کی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں
جو مغرب یا صبح کی پڑھ چکا ہے۔ پھر جب امام کے ساتھ پائے اعادہ
نہ کرے **مسئلہ**۔ تنہا فرض نماز شروع ہی کی تھی۔ (ابھی پہلی رکعت کا
سجدہ نہ کیا تھا۔ کہ جماعت قائم ہوئی تو توڑ کر جماعت میں شامل ہو جائے
(در مختار) **مسئلہ**۔ فجر یا مغرب کی نماز ایک رکعت پڑھ چکا تھا کہ جماعت
قائم ہوئی تو فوراً نماز توڑ کر جماعت میں شامل ہو جائے۔ اگرچہ دوسری رکعت
پڑھ رہا ہو۔ البتہ دوسری رکعت کا سجدہ کر لیا۔ تو اب ان دو نمازوں میں توڑنے
کی اجازت نہیں اور نماز پوری کرنے کے بعد بہ نیت نفل بھی ان میں
شریک نہیں ہو سکتا کہ فجر کے بعد نفل جائز نہیں اور مغرب میں اس
وجہ سے کہ تین رکعتیں نفل کی نہیں۔ اور مغرب میں شامل ہو گیا تو برا کیا
امام کے سلام پھیرنے کے بعد ایک رکعت اور ملا کر چار کرلے اور اگر امام
کے ساتھ سلام پھیر دیا۔ تو نماز فاسد ہو گئی۔ چار رکعت قضا کرے (عالمگیری
وغیرہ) **مسئلہ**۔ مغرب پڑھنے والے کے پیچھے نفل کی نیت سے
شامل ہو گیا۔ امام نے چوتھی رکعت کو تیسری گمان کیا۔ اور کھڑا ہو گیا۔
اس مقتدی نے اس کا اتباع کیا (پیروی کی)، اس کی نماز فاسد ہو گئی
تیسری پر امام نے قعدہ کیا ہو یا نہیں (عالمگیری) **مسئلہ**۔ چار رکعت
والی نماز شروع کرکے ایک رکعت پڑھ لی یعنی پہلی رکعت کا سجدہ کر لیا تو
واجب ہے۔ کہ ایک اور پڑھ کر توڑ دے۔ کہ یہ دو رکعتیں نفل ہو جائیں اور
دو پڑھ لی ہیں۔ تو ابھی توڑ دے یعنی تشہد پڑھ کر سلام پھیر دے۔ اور تین
پڑھ لی ہیں تو واجب ہے کہ نہ توڑے توڑیگا تو گنہگار ہوگا۔ بلکہ حکم یہ ہے
کہ پوری کرکے نفل کی نیت سے جماعت میں شامل ہو۔ جماعت کا ثواب
پالیگا۔ مگر عصر میں شامل نہیں ہو سکتا۔ کہ عصر کے بعد نفل جائز نہیں (در مختار)

مسئلہ۔ جماعت قائم ہونے سے مؤذن کا تکبیر کہنا مراد نہیں بلکہ جماعت شروع ہو جانا مراد ہے۔ موذن کی تکبیر کہنے سے قطع نہ کرے گا اگرچہ پہلی رکعت کا ہنوز (ابھی) سجدہ نہ کیا ہو (ردالمختار) مسئلہ جماعت قائم ہونے سے نماز قطع کرنا اسوقت ہے۔ کہ جس مقام پر یہ نماز پڑھتا ہو وہیں جماعت قائم ہو اگر یہ گھر میں نماز پڑھتا ہے۔ اور مسجد میں جماعت قائم ہوئی یا ایک مسجد میں یہ پڑھتا ہے۔ دوسری مسجد میں جماعت قائم ہوئی تو توڑنے کا حکم نہیں اگرچہ پہلی کا سجدہ نہ کیا ہو (ردالمختار) مسئلہ نفل شروع کئے تھے۔ اور جماعت قائم ہوئی تو قطع نہ کرے۔ بلکہ دو رکعت پوری کرلے اگرچہ پہلی کا سجدہ بھی نہ کیا ہو۔ اور تیسری پڑھتا ہو تو چار پوری کرلے (در مختار وغیرہ) مسئلہ۔ جمعہ اور ظہر کی سنتیں پڑھنے میں جماعت قائم ہوئی تو پوری کرکے شامل ہو۔ جو قضا شروع کی۔ اگر بعینہٖ اُسی قضا کے لئے جماعت قائم ہوئی تو توڑ کر شامل ہو جائے (ردالمختار) مسئلہ۔ نماز کا توڑنا بغیر عذر ہو تو حرام ہے۔ اور مال کے تلف ہونے کا اندیشہ ہو تو مباح اور کامل کرنے کے لئے ہو تو مستحب ہے۔ اور جان بچانے کے لئے ہو تو واجب (ردالمختار) مسئلہ۔ نماز توڑنے کیلئے بیٹھنے کی حاجت نہیں کھڑا کھڑا ایک طرف سلام پھیر کر توڑ دے (عالمگیری)

اذان کے بعد مسجد سے باہر جانیکے مسائل

مسئلہ۔ جس شخص نے نماز نہ پڑھی اُسے مسجد سے اذان کے بعد نکلنا مکروہ تحریمی ہے۔ ابن ماجہ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اذان کے بعد جو مسجد سے چلا گیا۔ اور کسی حاجت کے لئے نہیں گیا اور نہ واپس ہونے کا ارادہ ہے وہ منافق ہے۔ امام بخاری کے علاوہ جماعت محدثین نے روایت کی۔

کہ ابوالشعثا کہتے ہیں ہم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مسجد میں تھے جب مؤذن نے عصر کی اذان کہی اسوقت ایک شخص چلا گیا۔ اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کی (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ اذان سے مراد وقت نماز ہو جانا ہے۔ خواہ ابھی اذان ہوئی ہو یا نہیں (در مختار) **مسئلہ** جو شخص کسی دوسری مسجد کی جماعت کا منتظم ہو مثلاً امام ہو یا مؤذن ہو کہ اُس کے ہونے سے لوگ ہوتے ہیں ورنہ متفرق ہو جاتے ہیں ایسے شخص کو اجازت ہے کہ یہاں سے اپنی مسجد کو چلا جائے۔ اگرچہ یہاں اقامت بھی شروع ہو گئی ہو۔ مگر جس مسجد کا منتظم ہے اگر وہاں جماعت ہو چکی تو اب یہاں سے جانے کی اجازت نہیں۔ (در مختار وغیرہ) **مسئلہ** سبق کا وقت ہے۔ تو یہاں سے اپنے اُستاد کی مسجد کو جا سکتا ہے۔ یا کوئی ضرورت ہو اور واپس ہونے کا ارادہ ہو تو بھی جانے کی اجازت ہے۔ جب کہ گمان غالب ہو کہ جماعت سے پہلے واپس آجائے گا۔ (در مختار) **مسئلہ**۔ جس نے ظہر یا عشا کی نماز تنہا پڑھ لی ہو اُسے مسجد سے چلے جانے کی ممانعت اُسوقت ہے کہ اقامت شروع ہو گئی ہو۔ اقامت سے پہلے جا سکتا ہے۔ اور جب اقامت شروع ہو گئی۔ تو حکم ہے کہ جماعت میں بہ نیت نفل شریک ہو جائے اور مغرب و فجر و عصر میں اُسے حکم ہے کہ مسجد سے باہر چلا جائے۔ جب کہ پڑھ لی ہو (در مختار)

امام کی مخالفت کرنے اور جماعت میں شامل ہونے کے مسائل

مسئلہ۔ مقتدی نے دو سجدے کئے اور امام ابھی پہلے ہی میں تھا۔ تو دوسرا سجدہ نہ ہوا۔ (در مختار) **مسئلہ**۔ چار رکعت والی نماز جب ایک رکعت

امام کے ساتھ ملی تو اُس نے جماعت نہ پائی۔ ہاں جماعت کا ثواب ملیگا۔ اگرچہ قعدہ اخیرہ میں شامل ہوا ہو۔ بلکہ جسے تین رکعتیں ملیں اُس نے بھی جماعت نہ پائی۔ جماعت کا ثواب ملے گا۔ مگر جس کی کوئی رکعت جاتی رہی اُسے اُتنا ثواب ملے گا جتنا اول سے جماعت میں شریک ہونے والے کو ہے۔ اس مسئلہ کا محصل یہ ہے کہ کسی نے قسم کھائی۔ فلاں نماز جماعت سے پڑھے گا۔ اور کوئی رکعت جاتی رہی تو قسم ٹوٹ گئی۔ کفارہ دینا لازم ہوگا۔ تین اور دو رکعت والی نماز میں بھی ایک رکعت نہ ملی تو جماعت نہ ملی۔ اور لاحق کا حکم پوری جماعت پانے والے کا ہے۔ (درمختار وغیرہ) **مسئلہ۔** امام رکوع میں تھا۔ کسی نے اُسکی اقتدا کی اور کھڑا رہا۔ یہاں تک کہ امام نے سر اٹھا لیا۔ تو وہ رکعت نہیں ملی۔ لہٰذا امام کے فارغ ہونے کے بعد اس رکعت فوت شدہ کو پڑھ لے۔ اور اگر امام کو قیام میں پایا۔ اور اس کے ساتھ رکوع میں شریک نہ ہوا تو پہلے رکوع کر لے پھر اور افعال امام کے ساتھ کرے اور اگر پہلے رکوع نہ کیا بلکہ امام کے ساتھ ہو لیا۔ پھر امام کے فارغ ہونے کے بعد رکوع کیا۔ تو بھی ہو جائیگی مگر بوجہ ترک واجب گنہگار ہوا (مختار) **مسئلہ۔** اس کے رکوع کرنے سے پہلے امام نے سر اُٹھا لیا۔ کہ اسے رکعت نہ ملی۔ تو اس صورت میں نماز توڑ دینا جائز نہیں۔ جیسے بعض جاہل کرتے ہیں۔ بلکہ اس پر واجب ہے کہ سجدہ میں امام کی متابعت کرے۔ اگرچہ یہ سجدے رکعت میں شمار نہ ہونگے۔ یونہیں اگر سجدہ میں ملا۔ جب بھی ساتھ دے۔ پھر بھی اگر سجدے نہ کئے تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ اگر امام کے سلام کے بعد اس نے اپنی رکعت پڑھ لی۔ نماز ہو گئی۔ مگر بوجہ ترک واجب گنہگار رہا (درمختار) **مسئلہ۔** امام سے پہلے رکوع کیا۔ مگر اس کے سر اُٹھانے سے پہلے امام نے بھی رکوع کیا

تو رکوع ہو گیا بشرطیکہ اس نے اُسوقت رکوع کیا ہو۔ کہ امام بقدر فرض قرأت کر چکا ہو ورنہ رکوع نہ ہُوا۔ اور اس صورت میں امام کے ساتھ یا بعد اگر دوبارہ رکوع کریگا ہو جائے گی۔ ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی۔ اور امام سے پہلے رکوع خواہ کوئی رکن ادا کرنے میں گنہگار بہرحال ہوگا (درمختار) **مسئلہ**۔ امام رکوع میں تھا۔ اور یہ تکبیر کہہ کر جھکا تھا کہ امام کھڑا ہو گیا۔ تو اگر حد رکوع میں مشارکت ہو گئی۔ اگرچہ قلیل ہو تو رکعت ملگئی (عالمگیری) **مسئلہ** مقتدی نے تمام رکعتوں میں رکوع وسجود امام سے پہلے کیا۔ تو سلام کے بعد ضروری ہے۔ کہ ایک رکعت بغیر قرأت پڑھے نہ پڑھی تو نماز نہ ہوئی۔ اور اگر امام کے بعد رکوع وسجود کیا نماز ہو گئی اور اگر پہلے رکوع کیا اور سجدہ ساتھ تو چاروں رکعتیں بغیر قرأت پڑھے۔ اور اگر رکوع ساتھ کیا اور سجدہ پہلے تو دو رکعت بعد میں پڑھے (عالمگیری)

قضا نماز کا بیان

فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نماز سے سو جائے یا بھول جائے تو جب یاد آئے پڑھ لے کہ وہی اُسکا وقت ہے۔ (مسلم وغیرہ) فرمایا کہ سوتے میں (اگر نماز جاتی رہی) قصور نہیں قصور تو بیداری میں ہے (مسلم) غزوۂ خندق میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چار نمازیں مشرکین کی وجہ سے قضا ہو گئی تھیں یہاں تک کہ رات کا کچھ حصہ چلا گیا۔ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا۔ انہوں نے اذان وتکبیر کہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی۔ پھر اقامت کہی تو عصر کی پڑھی پھر تکبیر کہی تو مغرب کی پڑھی۔ پھر تکبیر کہی تو عشا کی پڑھی **مسئلہ** بلا عذر شرعی نماز ترک کر دینا بہت سخت تر گناہ ہے۔ اُس پر فرض ہے۔ کہ اُس کی قضا پڑھے۔ اور سچے دل سے توبہ کرے۔ توبہ یا حج مبرور (مقبول)

سے گناہ تاخیر معاف ہو جائے ہو جائیگا۔ (در مختار) مسئلہ توبہ جب ہی صحیح ہے۔ کہ قضا پڑھ لے۔ اُسکو تو ادا نہ کرے۔ تو بہ توبہ کئے جائے یہ توبہ نہیں کہ وہ نماز جو اُس کے ذمہ تھی اُسکا پڑھنا تو اب بھی اس کے ذمہ باقی ہے اور جب گناہ سے باز نہ آیا تو بہ کہاں ہوئی۔ (رد المختار) حدیث شریف میں فرمایا۔ گناہ پر قائم رہ کر استغفار کرنے والا اُس کے مثل ہے جو اپنے رب سے ٹھٹھا کرتا ہے۔

نماز قضا کرنیکے عذر

دشمن کا خوف نماز قضا کر دینے کے لئے عذر ہے۔ مثلاً مسافر کو چور اور ڈاکوؤں کا صحیح اندیشہ ہے۔ تو اس کی وجہ سے وقتی نماز قضا کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ کسی طرح نماز پڑھنے پر قادر نہ ہو۔ اور اگر سوار ہے اور سواری پر پڑھ سکتا ہے اگرچہ چلنے کی حالت میں یا بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے۔ تو عذر نہ ہوا یوہیں اگر قبلہ کو منہ کرتا ہے۔ تو دشمن کا سامنا ہوتا ہے۔ تو جس رخ بن پڑے پڑھ لے ہو جائے گی۔ ورنہ نماز قضا کرنے کا گناہ ہوا۔ (رد المختار) مسئلہ۔ جنائی (دایہ) نماز پڑھے گی تو بچہ کے مرجانے کا اندیشہ ہے۔ نماز قضا کرنے کے یہ عذر ہے۔ بچہ کا سر باہر آگیا۔ اور نفاس سے پہلے وقت ختم ہو جائے گا۔ تو اس حالت میں بھی اُس کی ماں پر نماز پڑھنا فرض ہے۔ نہ پڑھے گی گنہگار ہو گی۔ کسی برتن میں بچہ کا سر رکھ کر جس سے اُسکو صدمہ نہ پہنچے نماز پڑھے۔ مگر اس ترکیب سے پڑھنے میں بھی بچہ کے مرجانے کا اندیشہ ہو۔ تو تاخیر معاف ہے۔ بعد نفاس اس نماز کی قضا پڑھے (در المختار)

قضا و ادا و اعادہ کی تعریفیں اور قضا ہونے اور انکے پڑھنے کی صورتیں

مسئلہ۔ جس چیز کا بندوں پر حکم ہے۔ اُسے وقت میں بجا لانے کو ادا

کہتے ہیں۔ اور وقت کے بعد عمل میں لانا قضا ہے۔ اور اگر اُس حکم کے بجالانے میں کوئی خرابی پیدا ہو جائے۔ تو دوبارہ وہ خرابی دفع کرنے کے لئے کرنا اعادہ ہے۔ (ردالمختار) **مسئلہ**۔ وقت میں اگر تحریمہ باندھ لیا۔ تو نماز قضا نہ ہوئی۔ بلکہ ادا ہے۔ (درمختار) مگر نماز فجر و جمعہ و عیدین کہ ان میں سلام سے پہلے بھی اگر وقت نکل گیا۔ نماز جاتی رہی **مسئلہ**۔ سوتے میں یا بھولے سے نماز قضا ہو گئی تو اس کی قضا پڑھنی فرض ہے البتہ قضا کا گناہ اس پر نہیں مگر بیدار ہونے اور یاد آنے پر اگر وقت مکروہ نہ ہو تو اُسی وقت پڑھ لے۔ تاخیر مکروہ ہے کہ حدیث میں ارشاد فرمایا۔ جو نماز سے بھولجائے یا سوجائے تو یاد آنے پر پڑھ لے۔ کہ وہی اسکا وقت ہے (عالمگیری وغیرہ) مگر دخول وقت کے بعد سو گیا۔ پھر وقت نکلگیا۔ تو قطعاً گنہگار ہوا۔ جب کہ جاگنے پر صحیح اعتماد (بھروسہ) یا جگانے والا موجود نہ ہو۔ بلکہ فجر میں دخول وقت سے پہلے بھی سونے کی اجازت نہیں ہو سکتی۔ جب کہ اکثر حصہ رات کا جاگنے میں گذرا اور ظن (گمان) ہے۔ کہ اب سو گیا۔ تو وقت میں آنکھ نہ کھلے گی **مسئلہ**۔ کوئی سورہا ہے۔ یا نماز پڑھنا بھول گیا تو جسے معلوم ہو اُس پر واجب ہے۔ کہ سوتے کو جگا دے۔ اور بھولے ہوئے کو یاد دلادے۔ (ردالمحتار) **مسئلہ** جب یہ اندیشہ ہو کہ صبح کی نماز جاتی رہیگی۔ تو بلا ضرورت شرعیہ اُسے رات میں دیر تک جاگنا ممنوع ہے (ردالمحتار) **مسئلہ**۔ فرض نماز کی قضا فرض ہے۔ اور واجب کی قضا واجب اور سنت کی قضا سنت یعنی وہ سنتیں جن کی قضا سنت ہے۔ مثلاً فجر کی سنتیں جب کہ فرض بھی فوت ہو گیا ہو اور ظہر کی پہلی سنتیں جب کہ ظہر کا وقت باقی ہو (درمختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ قضا کے لئے کوئی وقت معین نہیں۔ عمر میں جب پڑھیگا۔ بری الذمہ ہو جائیگا۔ مگر طلوع و غروب و زوال کے وقت کہ ان اوقات

میں نماز جائز نہیں (عالمگیری) **مسئلہ**۔ مجنوں کی حالتِ جنوں میں جو نمازیں فوت ہوئیں۔ اچھے ہونے کے بعد ان کی قضا واجب نہیں جبکہ جنون نماز کے چھ وقت کامل تک برابر رہا ہو (عالمگیری) **مسئلہ** جو شخص معاذاللہ مرتد ہو گیا۔ پھر اسلام لایا۔ تو زمانۂ ارتداد کی نمازوں کی قضا نہیں۔ اور مرتد ہونے سے پہلے زمانۂ اسلام میں جو نمازیں جاتی رہی تھیں اُن کی قضا واجب ہے (ردالمختار) **مسئلہ**۔ دارالحرب میں کوئی شخص مسلمان ہوا اور احکام شرعیہ نماز و روزہ زکوٰۃ وغیرہا کی اُسکو اطلاع نہ ہوئی۔ کہ یہ احکام میرے ذمہ لازم ہیں۔ تو جب تک وہاں رہا۔ اُن دنوں کی قضا اُس پر واجب نہیں اور جب دارالاسلام میں آگیا۔ تو اب جو نماز قضا ہو گی اُسے پڑہنا فرض ہے۔ کہ دارالاسلام میں احکام کا نہ جاننا عذر نہیں۔ اور کسی ایک شخص نے بھی اُسے نماز فرض ہونے کی اطلاع دیدی۔ اگرچہ فاسق یا بچہ یا عورت یا غلام نے تو اب جتنی نہ پڑہے گا اُنکی قضا واجب ہے۔ دارالاسلام میں مسلمان ہوا۔ تو جو نماز فوت ہوئی اُسکی قضا واجب ہے۔ اگرچہ کہے کہ مجھے اس کا علم نہ تھا (درمختار) **مسئلہ**۔ ایسا بیمار کہ اشارہ سے بھی نہیں پڑھ سکتا۔ اگر یہ حالت پورے چھ وقت تک رہی۔ تو اس حالت میں جو نمازیں فوت ہوئیں اُن کی قضا واجب نہیں (عالمگیری) **مسئلہ**۔ جو نماز جیسی فوت ہوئی اُسکی قضا ویسی ہی پڑہی جائیگی۔ کہ السفر وضده سواءٌ اگرچہ بحالت اقامت پڑہے۔ اور جو نماز حالت اقامت میں فوت ہوئی۔ تو چار رکعت والی نماز کی قضا چار رکعت ہے۔ اگرچہ سفر میں پڑہے۔ البتہ قضا پڑہنے کے وقت کوئی عذر ہے۔ تو اُسکا اعتبار کیا جائیگا۔ مثلاً جب وقت فوت ہوئی تھی۔ اُسوقت کھڑا ہو کر پڑھ سکتا تھا۔ اور اب قیام نہیں کر سکتا تو بیٹھ کر پڑہے۔ یا اُسوقت اشارہ ہی سے پڑھ سکتا تھا تو بخارے

سے پڑھے۔ صحت کے بعد اسکا اعادہ نہیں (عالمگیری وغیرہ)۔
مسئلہ۔ لڑکی نماز عشا پڑھ کر یا بے پڑھے سوئی۔ آنکھ کھلی تو معلوم ہوا کہ پہلا حیض آیا۔ تو اُس پر وہ عشا فرض نہیں اور اگر احتلام سے بالغ ہوئی تو اس کا حکم وہ ہے جو لڑکے کا ہے۔ پو پھٹنے سے پہلے آنکھ کھلی۔ تو اُسوقت کی نماز فرض ہے۔ اگرچہ پڑھ کر سوئی اور پو پھٹنے کے بعد آنکھ کھلی تو عشا کا اعادہ کرے۔ اور عمر سے بالغ ہوئی یعنی اُس کی عمر پوری پندرہ سال کی ہوگئی۔ تو جسوقت پورے پندرہ سال کی ہوئی۔ اُسوقت کی نماز اُس پر فرض ہے۔ اگرچہ پہلے پڑھ چکی ہو (عالمگیری وغیرہ)

قضا نمازوں میں ترتیب ضروری ہے

مسئلہ۔ پانچوں فرضوں میں باہم اور فرض و وتر میں ترتیب ضروری ہے۔ کہ پہلے فجر پھر ظہر پھر عصر پھر مغرب پھر عشا پھر وتر پڑھے۔ خواہ یہ سب قضا ہوں۔ یا بعض ادا بعض قضا۔ مثلاً ظہر کی نماز قضا ہوگئی۔ تو فرض ہے کہ اسے پڑھ کر عصر کی نماز پڑھے۔ یا وتر قضا ہوگیا۔ تو اُسے پڑھ کر پھر فجر کی نماز پڑھے۔ اگر یاد ہوتے ہوئے عصر یا فجر کی نماز پڑھ لی۔ تو جائز نہ ہوئی (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ اگر وقت میں اتنی گنجائش نہیں کہ وقتی اور قضائیں سب پڑھ لے تو وقتی اور قضا نمازوں میں جسکی گنجایش ہو پڑھے۔ باقی میں ترتیب ساقط ہے مثلاً نماز عشا اور وتر قضا ہوگئی اور فجر کے وقت میں پانچ رکعت پڑھ لینے کی گنجایش ہے۔ تو وتر و فجر پڑھے اور چھ رکعت کی وسعت ہے۔ تو عشا و فجر پڑھے (شرح وقایہ)۔
مسئلہ۔ ترتیب کے لئے مطلق وقت کا اعتبار ہے۔ مستحب وقت ہونے کی ضرورت نہیں۔ تو جس کی ظہر کی نماز قضا ہوگئی۔ اور آفتاب زرد ہونے سے قبل ظہر سے فارغ نہیں ہو سکتا۔ مگر آفتاب ڈوبنے سے پہلے پہلے دونوں نمازوں کو پڑھ سکتا ہے۔ تو پہلے ظہر کی نماز پڑھے پھر

عصر کی نماز پڑھے (ردالمختار) **مسئلہ**۔ اگر وقت میں اتنی گنجائش ہے کہ مختصر طور پر پڑھے تو دونوں پڑھ سکتا ہے۔ اور عمدہ طریقہ سے پڑھے تو دونوں نمازوں کی گنجائش نہیں تو اس صورت میں بھی ترتیب فرض ہے۔ اور بقدر جواز جہاں تک اختصار کر سکتا ہے کرے (عالمگیری) **مسئلہ**۔ وقت کی تنگی سے ترتیب ساقط ہونا اُس وقت ہے۔ کہ شروع کرتے وقت تنگ ہو۔ اگر شروع کرتے وقت گنجائش تھی۔ اور یہ یاد تھا۔ کہ اس وقت سے پہلے کی نماز قضا ہو گئی ہے! اور نماز میں طول دیا کہ اب وقت تنگ ہو گیا۔ تو یہ نماز نہ ہو گی۔ ہاں اگر توڑ کر پھر سے پڑھے تو ہو جائیگی۔ اور اگر قضا نماز یاد نہ تھی۔ اور وقتی نماز میں طول دیا کہ وقت تنگ ہو گیا۔ اب یاد آئی تو ہو گئی قطع نہ کرے (عالمگیری) **مسئلہ**۔ وقت تنگ ہونے نہ ہونے میں اُس کے گمان کا اعتبار نہیں۔ بلکہ یہ دیکھا جائیگا کہ حقیقتاً وقت تنگ تھا یا نہیں۔ مثلاً جس کی نماز عشا قضا ہو گئی۔ اور فجر کا وقت تنگ ہونا گمان کر کے فجر کی نماز پڑھ لی۔ پھر یہ معلوم ہوا کہ وقت تنگ نہ تھا۔ تو نمازِ فجر نہ ہوئی اب اگر دونوں کی گنجائش ہو تو عشا کی نماز پڑھ کر پھر فجر کی نماز پڑھے ورنہ فجر پڑھ لے اگر دوبارہ پھر غلطی معلوم ہوئی تو وہی حکم ہے۔ یعنی دونوں پڑھ سکتا ہے۔ تو دونوں پڑھے۔ ورنہ صرف فجر پھر پڑھے۔ اور اگر فجر کا اعادہ نہ کیا عشا پڑھنے لگا۔ اور بقدر تشہد بیٹھنے نہ پایا تھا کہ آفتاب نکل آیا۔ تو فجر کی نماز جو پڑھی تھی ہو گئی۔ یوہیں اگر فجر کی نماز قضا ہو گئی اور ظہر کے وقت میں دونوں نمازوں کی گنجائش اس کے گمان میں نہیں ہے۔ اور ظہر پڑھ لی پھر معلوم ہوا کہ گنجائش ہے۔ تو ظہر نہ ہوئی۔ فجر پڑھ کر ظہر پڑھے یہاں تک کہ اگر فجر پڑھ کر ظہر کی ایک رکعت پڑھ سکتا ہے۔ تو فجر پڑھ کر ظہر شروع کرے (عالمگیری) **تنبیہ**۔ عوام لوگ

ان مسائل کا خیال نہیں کرتے اور نمازیں سب اکارت جاتی ہیں۔ اُنکو ان مسائل سے سبق لینا چاہیئے۔ **مسئلہ**۔ جمعہ کے دن فجر کی نماز قضا ہو گئی۔ اگر فجر پڑھ کر جمعہ میں شریک ہو سکتا ہے۔ تو فرض ہے کہ پہلے فجر پڑھے اگرچہ خطبہ ہوتا ہے۔ اور اگر جمعہ نہ ملے گا۔ مگر ظہر کا وقت باقی رہیگا۔ جب بھی فجر پڑھکر ظہر پڑھے۔ اور اگر ایسا ہے کہ فجر پڑھنے میں جمعہ بھی جاتا رہے گا۔ اور جمعہ کے ساتھ وقت بھی ختم ہو جائیگا۔ تو جمعہ پڑھ لے پھر فجر پڑھے۔ اس صورت میں ترتیب ساقط ہے (عالمگیری) **مسئلہ**۔ اگر وقت کی تنگی کے سبب ترتیب ساقط ہو گئی۔ اور وقتی نماز پڑھ رہا تھا۔ کہ اثنائے نماز میں وقت ختم ہو گیا۔ تو ترتیب عود نہ کرے گی۔ (ترتیب لوٹ کر نہ آئے گی) یعنی وقتی نماز ہو گئی (عالمگیری) مگر فجر و جمعہ کہ وقت نکل جانے سے یہ خود ہی نہیں ہوئیں۔ **مسئلہ** قضا نماز یاد نہ رہی اور وقتیہ پڑھ لی۔ پڑھنے کے بعد یاد آئی۔ تو وقتیہ ہو گئی۔ اور پڑھنے میں یاد آئی تو گئی (عامہ کتب) **مسئلہ**۔ اپنے کو باوضو گمان کر کے ظہر پڑھی پھر وضو کر کے عصر کی نماز پڑھی۔ پھر معلوم ہوا کہ ظہر میں وضو نہ تھا۔ تو عصر کی نماز ہو گئی صرف ظہر کا اعادہ کرے (عالمگیری) **مسئلہ**۔ فجر کی نماز قضا ہو گئی اور یاد ہوتے ہوئے ظہر کی نماز پڑھ لی۔ تو ظہر کی نماز نہ ہوئی۔ عصر پڑھتے وقت ظہر کی نماز یاد تھی۔ مگر اپنے گمان میں ظہر کو جائز سمجھا تھا۔ تو عصر کی نماز ہو گئی۔ غرض یہ ہے۔ کہ **فرضیت ترتیب سے جو ناواقف ہے**۔ اُس کا حکم بھولنے والے کی مثل ہے۔ کہ اُس کی نماز ہو جائیگی (درمختار) **مسئلہ** چھ نمازیں جس کی قضا ہو گئیں کہ چھٹی کا وقت ختم ہو گیا۔ اُس پر ترتیب فرض نہیں۔ اب اگرچہ باوجود وقت کی گنجایش اور یاد کے وقتی پڑھے گا ہو جائے گی۔ خواہ وہ سب نمازیں ایک ساتھ قضا ہوئیں۔ مثلاً ایکدم سے

چھ وقتوں کی نہ پڑھیں۔ یا منتفرق طور پر قضا ہوئیں۔ مثلاً چھ روز فجر کی نماز
نہ پڑھی اور باقی نمازیں پڑھتا رہا۔ مگر ان کے پڑھتے وقت وہ قضائیں
بھولا ہوا تھا۔ خواہ وہ سب پرانی ہوں یا بعض نئی بعض پرانی مثلاً ایک
مہینہ کی نماز نہ پڑھی۔ پھر پڑھنی شروع کی۔ پھر ایک وقت کی قضا
ہوگئی۔ تو اس کے بعد کی نماز ہو جائے گی۔ اگرچہ قضا ہونا یاد ہو (درمختار وغیرہ)
مسئلہ۔ جب چھ نمازیں قضا ہونے سے ترتیب ساقط ہوگئی۔ تو
ان میں سے اگر بعض پڑھ لی۔ کہ چھ سے کم رہ گئیں تو وہ ترتیب عود نہ
کرے گی۔ یعنی اُن میں سے اگر دو باقی ہوں تو باوجود یاد کے وقتی نماز
ہو جائے گی۔ البتہ اگر قضائیں پڑھ لیں۔ تو اب پھر صاحب ترتیب ہو گیا
کہ اب اگر کوئی نماز قضا ہو گئی۔ تو بشرائط سابق اسے پڑھ کر وقتی پڑھے
ورنہ نہ ہوگی (درمختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ یوہیں اگر بھولنے یا تنگی وقت
کے سبب ترتیب ساقط ہو گئی تو وہ عود نہ کرے گی۔ مثلاً بھولکر نماز
پڑھ لی۔ اب یاد آیا۔ تو نماز کا اعادہ نہیں اگرچہ وقت میں بہت کچھ
گنجائش ہو (درمختار) **مسئلہ**۔ باوجود یاد اور گنجائش وقت کے وقتی
نماز کی نسبت جو کہا گیا۔ کہ نہ ہوگی اُس سے مراد یہ ہے۔ کہ وہ نماز موقوف
ہے۔ اگر وقتی نماز پڑھتا گیا اور قضا رہنے دی۔ تو جب دونوں ملکر چھ ہو جائنگی
یعنی چھٹی نماز کا وقت ختم ہو جائیگا۔ تو سب صحیح ہو گئیں۔ اور اگر اس درمیان
میں قضا پڑھ لی۔ تو سب گئیں یعنی نفل ہو گئیں سب نمازوں کو جو قضا
نماز یاد ہوتے ہوئے پڑھی تھیں سرے سے پڑھے۔ (درمختار) **مسئلہ**
بعض پڑھتے وقت قضا نماز یاد تھی۔ اور بعض میں یاد نہ رہی۔ تو جن میں
قضا یاد ہے۔ اُن میں پانچویں کا وقت ختم ہو جائے۔ یعنی قضا سمیت
چھٹی کا وقت ہو جائے۔ تو اب سب ہو گئیں۔ اور جن کے ادا کرتے
وقت قضا کی یاد نہ تھی۔ اُنکا اعتبار نہیں (ردالمختار) **مسئلہ** عورت

کی ایک نماز قضا ہوئی۔ اس کے بعد حیض آگیا تو حیض سے پاک ہوکر پہلے قضا پڑھ لے۔ پھر وقتی نماز پڑھے۔ اگر قضا یاد ہوتے ہوئے وقتی پڑھے گی نہ ہوگی جب کہ وقت میں گنجایش ہو (عالمگیری)

قضائے عمری کے مسائل

تنبیہ۔ یہ مسائل سابقاً گذر چکے ہیں۔ اب حسب موقعہ دوبارہ بیان کئے جاتے ہیں **مسئلہ**۔ جس کے ذمہ قضا نمازیں ہوں۔ اگرچہ ان کا پڑھنا جلد سے جلد ضروری ہے۔ مگر بال بچوں کی خورد و نوش (کھانے پینے) اور اپنی ضروریات کی فراہمی کے سبب تاخیر جائز ہے۔ تو کاروبار بھی کرے اور جو وقت فرصت کا ملے۔ اُس میں قضا پڑھتا رہے یہاں تک کہ پوری ہو جائیں (در مختار) **مسئلہ**۔ قضا نمازیں نوافل سے اہم (زیادہ ضروری) ہیں۔ (جو وقت نفل پڑھتا ہے اُنہیں چھوڑ کر اُن کے بدلے قضائیں پڑھے کہ بری الذمہ ہو جائے۔ البتہ تراویح اور بارہ ۱۲ رکعتیں سنت مؤکدہ کی نہ چھوڑے (جو کہ رات دن میں ہیں)، دو فجر چھ ظہر دو مغرب دو عشا پڑھی جاتی ہیں یہ سنت مؤکدہ ہیں) (ردالمختار)

قضا کے متفرق مسائل

مسئلہ۔ منت کی نماز میں کسی خاص وقت یا دن کی قید لگائی۔ تو اُسوقت یا دن میں پڑھنی واجب ہے۔ ورنہ قضا ہو جائیگی۔ اور اگر وقت یا دن معین نہیں کیا تو گنجایش ہے (در مختار) **مسئلہ**۔ کسی شخص کی ایک نماز قضا ہو گئی۔ اور یہ یاد نہیں کہ کونسی نماز تھی۔ تو ایک دن کی پوری نمازیں پڑھے یوں ہیں۔ تین دن کی تین نمازیں اور پانچ دنوں کی پانچ نمازیں (عالمگیری) **مسئلہ**۔ ایک دن عصر کی اور

ایک دن ظہر کی قضا ہو گئی اور یہ یاد نہیں کہ پہلے دن کی کون نماز ہے
تو جدھر طبیعت جمے اُسے پہلی قرار دے۔ اور کسی طرف دل نہیں جمتا تو جو
چاہے۔ پہلے پڑھے۔ مگر دوسری پڑھنے کے بعد جو پہلی پڑھی ہے پھیرے
اور دوبارہ پڑھے۔ اور بہتر یہ ہے کہ پہلے ظہر پڑھے پھر عصر۔ پھر ظہر کا
جو پہلے پڑھی ہے اعادہ کرے اور اگر پہلے عصر پڑھی پھر ظہر پھر عصر کا
اعادہ کیا تو بھی حرج نہیں (عالمگیری)۔ **مسئلہ**۔ عصر کی نماز پڑھنے
میں یاد آیا کہ نماز کا ایک سجدہ رہگیا۔ مگر یہ یاد نہیں کہ اسی کا رہ گیا یا ظہر کا۔
تو جدھر دل جمے اُدھر اُس پر عمل کرے اور کسی طرف نہ جمے تو عصر پوری
کر کے آخر میں ایک سجدہ کرلے پھر ظہر کا اعادہ کرے۔ پھر عصر کا اور
اعادہ نہ بھی کیا تو حرج نہیں (عالمگیری)۔

فدیۂ نماز کے مسائل

مسئلہ۔ جس کی نمازیں قضا ہو گئیں اور انتقال ہو گیا۔ تو اگر وصیت
کر گیا۔ اور مال بھی چھوڑا تو اُس کی تہائی سے ہر فرض و وتر کے بدلے
نصف صاع (پیمانہ گیہوں) یا ایک صاع جَو تصدق کریں۔ اور مال نہ
چھوڑا اور ورثہ فدیہ دینا چاہیں۔ تو کچھ مال اپنے پاس سے یا قرض لیکر
مسکین پر تصدق کر کے اُس کے قبضہ میں دیں اور مسکین اپنی طرف
سے اُسے ہبہ کر دے۔ اور یہ قبضہ بھی کرلے۔ پھر یہ مسکین کو دے۔
یوہیں لوٹ پھیر کرتے رہیں یہاں تک کہ سب کا فدیہ ادا ہو جائے
اور اگر مال چھوڑا مگر وہ ناکافی ہے جب بھی یہی کریں۔ اور اگر وصیت
نہ کی۔ اور ولی اپنی طرف سے بطورِ احسان فدیہ دینا چاہے
تو دے۔ اور اگر مال کی تہائی بقدر کافی ہے۔ اور وصیت یہ کی کہ
اس میں سے تھوڑا مال لے کر لوٹ پھیر کر فدیہ پورا کرلیں۔ یعنی

وہی سابق کی طرح حیلہ کریں) اور باقی کو ورثہ یا اور کوئی لے لے۔ تو گنہگار ہوا۔ کہ ہوتے ہوئے حیلہ سکھا گیا ہے۔ جسکا مطلب فدیہ نہ ادا کرنا تھا) (درمختار وغیرہ) **مسئلہ صاع کی تحقیق**۔ اعلیٰ درجہ تحقیق اور احتیاط یہ ہے کہ صاع (پیمانہ) کا وزن تین سو اکاون روپیہ ۳۵۱ بھر ہے۔ اور نصف صاع ایک سو پچہتر روپیہ اٹھنی بھر ۱۷۵ اوپر دفتاوے رضویہ) روپیہ سے مراد موجودہ روپیہ (انگریزی سکہ) ہے۔ **مسئلہ** میت نے ولی کو اپنے بدلے نماز پڑھنے کی وصیت کی اور ولی نے پڑھ بھی لی۔ تو یہ ناکافی ہے یوہیں اگر حالتِ مرض میں نماز کا فدیہ دیا تو ادا نہ ہوا (درمختار) **مسئلہ** بعض ناواقف یوں فدیہ دیتے ہیں کہ نمازوں کے فدیہ کی قیمت لگا کر سب کے بدلے میں قرآن مجید دیتے ہیں۔ اسطرح کل فدیہ ادا نہیں ہوتا۔ یہ محض بے اصل بات ہے۔ صرف اُتنا ہی ادا ہوگا جس قیمت کا مصحف شریف ہے۔ (بہارِ شریعت) **مسئلہ**۔ شافعی المذہب کی نماز قضا ہوئی اُس کے بعد حنفی ہو گیا۔ تو حنفیوں کے طور پر قضا پڑھے۔ (عالمگیری) **مسئلہ**۔ جس کی نمازوں میں نقصان یا کراہت ہو وہ تمام عمر کی نمازیں پھیرے تو اچھی بات ہے۔ اور کوئی خرابی نہ ہو تو نہ چاہیئے اور اگر کرے تو فجر و عصر کے بعد نہ پڑھے۔ اور تمام رکعتیں بھری پڑھے اور وتر میں دعائے قنوت پڑھ کر تیسری کے بعد قعدہ کرے۔ پھر ایک اور رکعت ملائے۔ کہ چار ہو جائیں (عالمگیری) **مسئلہ** قضائے عمری کہ شب قدر یا آخر جمعہ رمضان شریف میں جماعت سے پڑھتے ہیں۔ اور یہ سمجھتے ہیں کہ عمر بھر کی قضائیں اُسی ایک نماز سے ادا ہو گئیں یہ باطل محض ہے۔ اس کا کوئی ثبوت قرآن و حدیث اور اقوال فقہاء کرام میں نہیں پایا جاتا۔

سجدۂ سہو کا بیان

مسئلہ۔ ایک بار حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو رکعت پڑھ کر کھڑے ہو گئے۔ بیٹھے نہیں پھر سلام کے بعد سجدہ سہو کیا (رواہ الترمذی عن مغیرۃ ابن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وقال الترمذی ہذا حسن صحیح) مسئلہ۔ واجبات نماز میں جب کوئی واجب بھولے سے رہ جائے تو اُس کی تلافی کیلئے سجدۂ سہو واجب ہے۔ اسکا طریقہ یہ ہے کہ التحیات کے بعد دہنی طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے۔ پھر تشہد وغیرہ پڑھکر سلام پھیرے (عامہ کتب) مسئلہ۔ اگر بغیر سلام پھیرے سجدے کرلئے کافی ہیں۔ مگر ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے (عالمگیری) مسئلہ۔ قصداً واجب ترک کیا تو سجدۂ سہو سے وہ نقصان دفع نہ ہوگا بلکہ اعادہ ضروری ہے۔ یونہیں اگر سہواً واجب ترک ہوا۔ اور سجدۂ سہو نہ کیا جب بھی اعادہ واجب ہے (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ کوئی ایسا واجب ترک ہوا جو واجبات نماز سے نہیں بلکہ اُس کا وجوب امر خارج سے ہو تو سجدہ سہو واجب نہیں۔ مثلاً خلاف ترتیب قرآن مجید پڑھنا ترک واجب ہے۔ مگر موافق ترتیب پڑھنا واجبات تلاوت سے ہے۔ واجبات نماز سے نہیں۔ لہٰذا سجدۂ سہو نہیں۔ (ردالمختار) مسئلہ۔ فرض ترک ہوجانے سے نماز فاسد ہوجاتی ہے۔ سجدۂ سہو سے اُس کی تلافی نہیں ہوسکتی۔ لہٰذا پھر پڑھے۔ اور سنن و مستحبات مثلاً تعوذ و ثنا و تسمیہ آمین۔ تکبیرات انتقالات تسبیحات کے ترک سے بھی سجدۂ سہو نہیں بلکہ نماز ہوگئی (ردالمختار وغیرہ) مسئلہ۔ مگر اعادۂ نماز امر مستحب ہے۔ سہواً ترک کیا ہو یا قصداً۔ مسئلہ۔ سجدہ سہو اس وقت واجب ہے۔ کہ وقت میں گنجائش ہو۔ اور اگر نہ ہو۔ مثلاً نماز فجر میں سہو

واقع ہوا۔ اور پہلا سلام پھیرا اور سجدہ ابھی نہ کیا۔ کہ آفتاب طلوع کر آیا۔ تو سجدۂ سہو ساقط ہوگیا۔ یونہیں اگر قضا پڑہتا تھا۔ اور سجدہ سے پہلے قرص آفتاب دسورج کی ٹکیہ) زرد ہوگئی۔ سجدۂ سہو ساقط ہوگیا۔ جمعہ یا عید کا وقت جاتا رہیگا۔ جب بھی یہی حکم ہے (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ جو مانع بنا ہے۔ مثلاً کلام وغیرہ منافی نماز اگر سلام کے بعد پائی گئی تو اب سجدۂ سہو نہیں ہوسکتا (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ سجدۂ سہو کا ساقط ہونا اگر اس کے فعل سے ہے۔ تو اعادہ واجب ہے ورنہ نہیں۔ (ردالمختار) مسئلہ۔ فرض ونفل دونوں کا ایک حکم ہے۔ یعنی نوافل میں بھی واجب ترک ہونے سے سجدۂ سہو واجب ہے (عالمگیری) مسئلہ۔ نفل کی دو رکعتیں پڑہیں اوران میں سہو ہوا پھر اسی پر بنا کر کے دو رکعتیں اور پڑہیں تو سجدۂ سہو کرے۔ اور فرض میں سہو ہوا تھا۔ اور اُس پر قصداً نفل کی بنا کی تو سجدۂ سہو نہیں بلکہ فرض کا اعادہ کرے۔ اور اگر اُس فرض کے ساتھ سہواً نفل ملایا ہو مثلاً چار رکعت پر قعدہ کر کے کھڑا ہوگیا۔ اور پانچویں کا سجدہ کر لیا۔ تو ایک رکعت اور ملائے۔ کہ یہ دو نفل ہوجائیں اوران میں سجدہ سہو کرے۔ (ردالمختار) مسئلہ۔ سجدۂ سہو کے بعد التحیات پڑہنا واجب ہے۔ التحیات پڑھ کر سلام پھیرے۔ اور افضل یہ ہے۔ کہ دونوں قعدوں میں درود شریف بھی پڑہے۔ (عالمگیری) اور یہ بھی اختیار ہے کہ پہلے قعدہ میں التحیات اور درود پڑہے! اور دوسرے میں صرف التحیات پڑہے (بہار شریعت) مسئلہ۔ سجدہ سہو سے وہ پہلا قعدہ باطل نہ ہوا۔ مگر پھر قعدہ کرنا واجب ہے۔ اور اگر نماز کا کوئی سجدہ باقی رہ گیا تھا۔ قعدہ کے بعد اسکو ادا کیا۔ یا سجدہ تلاوت کیا۔ تو وہ قعدہ جاتا رہا۔ اب پھر قعدہ فرض ہے۔ کہ بغیر قعدہ نماز ختم کردی۔ تو نہ ہوئی۔ اور پہلی صورت میں ہوجائے گی۔ مگر واجب الاعادہ ہوگی (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۔ ایک نماز میں چند واجب ترک ہوئے۔ تو وہی دو سجدے سب کے لئے کافی ہیں (در المختار وغیرہ) مسئلہ۔ واجبات نماز کا بیان بالتفصیل ہو چکا ہے۔ مگر تفصیل احکام کے لئے اعادہ افضل ہوتا ہے۔ واجب کی تاخیر۔ تقدیم یا اُسکو مکرر کرنا۔ یا واجب میں تغیر یہ سب ترک واجب ہیں مسئلہ۔ فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور نفل و وتر کی کسی رکعت میں سورہ الحمد کی ایک آیت بھی ترک ہو گئی۔ یا سورت سے پیشتر دو بار الحمد پڑھی۔ یا سورت ملانا بھول گیا۔ یا سورت کو فاتحہ پر مقدم کیا۔ یا الحمد کے بعد ایک یا دو چھوٹی آیتیں پڑھ کر رکوع میں چلا گیا۔ پھر یاد آیا اور لوٹا اور تین آیتیں پڑھ کر رکوع کیا۔ تو ان سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے۔ (در مختار وغیرہ) مسئلہ۔ الحمد کے بعد سورت پڑھی اس کے بعد پھر فاتحہ شریف پڑھی تو سجدۂ سہو واجب نہیں۔ یوہیں فرض کی پچھلی رکعتوں میں فاتحہ کی تکرار سے مطلقاً سجدۂ سہو واجب نہیں اور اگر پہلی رکعتوں میں الحمد کا زیادہ حصہ پڑھ لیا تھا۔ پھر اعادہ کیا تو سجدہ سہو واجب ہے (عالمگیری) مسئلہ فاتحہ پڑھنا بھول گیا۔ اور سورت شروع کر دی اور بقدر ایک آیت کے پڑھ لی۔ اب یاد آیا تو الحمد پڑھ کر سورت پڑھے۔ اور سجدۂ سہو واجب ہے۔ یوہیں اگر سورت کے پڑھنے کے بعد یا رکوع میں یا رکوع سے کھڑے ہونے کے بعد یاد آیا۔ تو پھر فاتحہ پڑھ کر سورت پڑھے۔ اور رکوع کا اعادہ کرے اور سجدۂ سہو کرے (عالمگیری) مسئلہ۔ فرض کی پچھلی رکعتوں میں سورت ملائی۔ تو سجدۂ سہو نہیں۔ اور قصداً ملائی جب بھی حرج نہیں۔ مگر امام کو نہ چاہیئے۔ یوہیں اگر پچھلی میں الحمد نہ پڑھی جب بھی سجدہ سہو نہیں اور رکوع و سجود و قعدہ میں قرآن پڑھا۔ تو سجدہ سہو واجب ہے (عالمگیری) مسئلہ۔ آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ کرنا بھول گیا۔ تو سجدۂ تلاوت ادا کرے۔ اور سجدہ سہو کرے (عالمگیری) مسئلہ۔ جو فعل نماز میں

مکرر ہیں۔ اُن میں ترتیب واجب ہے۔ لہٰذا خلاف ترتیب فعل واقع ہو تو
سجدۂ سہو کرے۔ مثلاً قرأت سے پہلے رکوع کر دیا۔ اور رکوع کے بعد
قرأت نہ کی تو نماز فاسد ہو گئی۔ کہ قرأت کی وجہ سے رکوع جاتا رہا۔ اور اگر
بقدر فرض قرأت کرکے رکوع کیا۔ مگر واجب قرأت ادا نہ ہوا مثلاً
فاتحہ شریف نہ پڑھی یا سورت نہ ملائی۔ تو حکم یہی ہے کہ لوٹے اور فاتحہ
اور سورت پڑھ کر رکوع کرے اور سجدۂ سہو کرے۔ اور اگر دوبارہ رکوع نہ
کیا۔ تو نماز جاتی رہی کہ پہلا رکوع جاتا رہا تھا (ردالمختار) **مسئلہ** کسی رکعت
کا کوئی سجدہ رہ گیا۔ آخر میں یاد آیا تو سجدہ کرلے پھر التحیات پڑھ کر
سجدۂ سہو کرے۔ اور سجدہ کے پہلے جو افعال نماز ادا کئے۔ باطل نہ ہونگے
ہاں اگر قعدہ کے بعد وہ نماز والا سجدہ کیا تو صرف وہ قعدہ جاتا رہا (درمختار)
مسئلہ۔ تعدیل ارکان (رکوع و سجود و قومہ وغیرہم میں ٹھیرنا) بھول گیا۔
سجدۂ سہو واجب (عالمگیری) **مسئلہ**۔ فرض میں قعدۂ اولیٰ بھول
گیا۔ تو جب تک سیدھا کھڑا نہ ہوا لوٹ آئے اور سجدۂ سہو نہیں
اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا۔ تو نہ لوٹے۔ اور آخر نماز میں سجدہ سہو کرے اور
اگر سیدھا کھڑا ہو کر لوٹا تو سجدۂ سہو کرے۔ اور صحیح مذہب میں نماز ہو جائیگی۔
مگر گنہگار ہوا لہٰذا حکم ہے کہ اگر لوٹے تو فوراً کھڑا ہو جائے۔ (درمختار وغیرہ)
مسئلہ۔ اگر مقتدی بھول کر کھڑا ہو گیا۔ تو ضروری ہے۔ کہ لوٹے
تاکہ امام کی مخالفت نہ ہو (درمختار) **مسئلہ**۔ قعدۂ اخیرہ بھول گیا تو
جب تک اُس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور سجدہ سہو کرے
اور اگر قعدۂ اخیرہ میں بیٹھا تھا۔ مگر بقدر تشہد نہ ہوا تھا کہ کھڑا ہو گیا تو لوٹ
آئے۔ اور وہ جو کچھ پہلے دیر تک بیٹھا تھا محسوب ہو گا۔ یعنی لوٹنے کے
بعد جتنی دیر تک بیٹھا۔ یہ اور پہلے کا قعدہ دونوں ملکر اگر بقدر تشہد ہو گئے
فرض ادا ہو گیا۔ مگر سجدہ سہو اس صورت میں بھی واجب ہے اور اگر اُس

رکعت کا سجدہ کر لیا۔ تو سجدہ سے سر اُٹھاتے ہی وہ فرض نفل ہو گیا لہٰذا اگر چاہے تو سوائے مغرب کے اور نمازوں میں ایک رکعت اور ملالے کہ شفع پورا ہو جائے۔ اور طاق رکعت نہ رہے۔ اگرچہ وہ نماز فجر یا عصر ہو۔ نماز مغرب میں اور رکعت نہ ملائے۔ کہ چار پوری ہو گئیں (درمختار)

مسئلہ۔ نفل کا ہر قعدہ اخیرہ ہے (یعنی فرض ہے۔ اگر قعدہ نہ کیا اور بھول کر کھڑا ہو گیا تو جب تک اُس رکعت کا سجدہ نہ کرلے لوٹ آئے اور سجدۂ سہو کرے اور واجب نماز مثلاً وتر فرض کے حکم میں ہے لہٰذا وتر کا قعدۂ اولیٰ بھول جائے تو وہی حکم ہے۔ جو فرض کے قعدۂ اولیٰ بھول جانے کا ہے (درمختار) **مسئلہ**۔ اگر بقدر تشہد قعدہ کر چکا ہے اور کھڑا ہو گیا تو جب تک اُس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو۔ لوٹ آئے اور سجدہ سہو کر کے سلام پھیر دے۔ اور اگر قیام ہی کی حالت میں سلام پھیر دیا۔ تو بھی نماز ہو جائے گی مگر ترکِ سنت ہوئی اور اس صورت میں اگر امام کھڑا ہو گیا۔ تو مقتدی اُسکا ساتھ نہ دیں یعنی مقتدی کھڑے نہ ہو دیں بلکہ بیٹھے ہوئے انتظار کریں۔ اگر لوٹ آیا۔ ساتھ ہولیں اور نہ لوٹا اور سجدہ کر لیا۔ تو مقتدی سلام پھیر دیں۔ اور امام ایک رکعت اور ملائے کہ یہ دو نفل ہو جائیں۔ اور سجدہ سہو کر کے سلام پھیرے اور یہ رکعتیں سنت ظہر یا عشا کے قائم مقام نہ ہونگی اور اگر اِن دو رکعتوں میں کسی نے امام کی اقتدا کی۔ یعنی اب شامل ہوا۔ تو یہ مقتدی بھی چھ رکعت پڑھے۔ اور اگر اس نے توڑ دی۔ تو دو رکعت کی قضا پڑھے۔ اور اگر امام چوتھی پر نہ بیٹھا تھا۔ تو یہ مقتدی بھی چھ ۶ رکعت قضا پڑھے۔ اور اگر امام نے ان رکعتوں کو فاسد کر دیا۔ تو اِس پر مطلقاً قضا نہیں (درمختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ چوتھی پر قعدہ کر کے کھڑا ہو گیا۔ اور کسی فرض پڑھنے والے نے اِس کی اقتدا کی۔ تو اقتدا

صحیح نہیں اگرچہ لوٹ آیا اور قعدہ نہ کیا تھا۔ تو جب تک پانچویں کا سجدہ نہ کیا، قعدہ کر سکتا ہے۔ کہ ابھی تک فرض ہی میں ہے (ردالمحتار)۔

مسئلہ۔ دو رکعت کی نیت تھی اور ان میں سہو ہوا۔ اور دوسری کے قعدہ میں سجدہ سہو کر لیا۔ تو اس پر نفل کی بنا مکروہ تحریمی ہے (درمختار)

مسئلہ۔ مسافر نے سجدہ سہو کے بعد اقامت کی نیت کی۔ تو چار پڑھنا فرض ہے۔ اور آخر میں سجدہ سہو کا اعادہ کرے (درمختار)

مسئلہ۔ قعدہ اولیٰ میں تشہد کے بعد اتنا پڑھنا اللھم صلے علی محمد تو سجدہ سہو واجب ہے۔ اس وجہ سے نہیں کہ درود شریف پڑھا۔ بلکہ اس وجہ سے کہ تیسری کے قیام میں تاخیر ہوئی۔ تو اگر اتنی دیر تک سکوت (چپ) کیا ہے۔ جب بھی سجدہ سہو واجب ہے جیسے قعدہ و رکوع و سجود میں قرآن پڑھنے سے سجدہ سہو واجب ہے۔ حالانکہ وہ کلام الٰہی ہے۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ حضور نے ارشاد فرمایا۔ درود شریف پڑھنے والے پر تم نے کیوں سجدہ سہو واجب بتایا عرض کی اس لئے کہ اُس نے بھول کر پڑھا۔ حضور نے تحسین فرمائی (درمختار وغیرہ) **مسئلہ۔** کسی قعدہ میں اگر تشہد میں سے کچھ رہ گیا سجدہ سہو واجب ہے۔ نماز نفل ہو یا فرض (عالمگیری) **مسئلہ** پہلی دو رکعتوں کے قیام میں فاتحہ شریف کے بعد تشہد پڑھا۔ سجدہ سہو واجب ہے اور الحمد سے پہلے پڑھا تو نہیں۔ (عالمگیری) **مسئلہ** پچھلی رکعتوں کے قیام میں تشہد پڑھا تو سجدہ سہو واجب نہ ہوا اور اگر قعدہ اولیٰ میں چند بار تشہد پڑھا سجدہ سہو واجب ہو گیا (عالمگیری) **مسئلہ۔** تشہد پڑھنا بھول گیا اور سلام پھیر دیا پھر یاد آیا تو لوٹ آئے۔ تشہد پڑھے اور سجدہ سہو کرے۔ یوہیں اگر تشہد کی جگہ فاتحہ پڑھی سجدہ سہو واجب ہو گیا

(عالمگیری) مسئلہ۔ رکوع کی جگہ سجدہ کیا یا سجدہ کی جگہ رکوع کیا یا کسی ایسے رکن کو دوبارہ کیا جو نماز میں مکرر مشروع نہ تھا۔ یا کسی رکن کو مقدم یا موخر کیا۔ تو ان سب صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہے (عالمگیری) مسئلہ۔ قنوت یا تکبیر قنوت یعنی قرأت کے بعد قنوت کے لئے جو تکبیر کہی جاتی ہے۔ بھول گیا سجدۂ سہو کرے (عالمگیری) مسئلہ۔ عیدین کی سب تکبیریں یا بعض بھول گیا۔ یا زاید کہیں۔ یا غیر محل میں کہیں۔ ان سب صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہے (عالمگیری) مسئلہ۔ امام تکبیرات عیدین بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا تو لوٹ آئے اور مسبوق رکوع میں شامل ہوا تو رکوع ہی میں تکبیریں کہہ لے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ عیدین میں دوسری رکعت کی تکبیر بھول گیا تو سجدۂ سہو واجب ہے۔ اور پہلی رکعت کی تکبیر بھولا تو نہیں (عالمگیری) مسئلہ۔ جمعہ و عیدین میں سہو واقع ہوا۔ اور جماعت کثیر ہو تو بہتر یہ ہے۔ کہ سجدۂ سہو نہ کرے (عالمگیری) مسئلہ۔ امام نے جہری نماز میں بقدر جواز نماز یعنی ایک آیت آہستہ پڑھی۔ یا سری میں جہر سے تو سجدۂ سہو واجب ہے۔ اور ایک کلمہ آہستہ یا جہر سے پڑھا تو معاف ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ منفرد نے سری نماز میں جہر سے پڑھا۔ تو سجدۂ سہو واجب ہے۔ اور جہری میں آہستہ تو نہیں (درمختار) مسئلہ۔ ثنا و دعا و تشہد بلند آواز سے پڑھا تو خلاف سنت ہوا مگر سجدۂ سہو نہیں۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ قرأت وغیرہ کسی موقع پر سوچنے لگا۔ کہ بقدر ایک رکن یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کے وقفہ ہوا۔ سجدۂ سہو واجب ہے (ردالمختار) مسئلہ امام سے سہو ہوا اور سجدۂ سہو کیا۔ تو مقتدی پر بھی سجدہ واجب ہے اگرچہ مقتدی سہو واقع ہونے کے بعد شامل جماعت ہوا ہو اور اگر

امام سے سجدۂ سہو ساقط ہو گیا تو مقتدی سے بھی ساقط۔ پھر اگر امام سے ساقط ہونا اُس کے کسی فعل کے سبب ہو تو مقتدی پر بھی نماز کا اعادہ واجب ورنہ معاف (درالمختار) **مسئلہ**۔ اگر مقتدی سے بحالتِ اقتدا سہو واقع ہوا تو سجدہ سہو واجب نہیں (عامہ کتب) اور مقتدی پر اعادہ نماز بھی واجب نہیں (منیہ نامہ) **مسئلہ** مسبوق امام کے ساتھ سہو کرے اگرچہ اُس کے شریک ہونے سے پہلے سہو واقع ہوا ہو۔ اور اگر امام کے ساتھ سجدہ نہ کیا اور باقی نماز کو پڑھنے کھڑا ہو گیا تو آخر نماز میں سجدۂ سہو کرے۔ اور اگر اس مسبوق سے اپنی نماز میں بھی سہو ہوا۔ تو آخر کے یہی سجدے اس سہو امام کے لئے بھی کافی ہیں (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ** مسبوق نے اپنی نماز بچانے کے لئے امام کے ساتھ سجدۂ سہو نہ کیا۔ یعنی جانتا ہے کہ اگر سجدہ کرے گا تو نماز جاتی رہے گی۔ مثلاً نماز فجر میں آفتاب طلوع ہو جائیگا۔ یا جمعہ میں وقت عصر آجائے گا۔ یا معذور ہے اور وقت ختم ہو جائے گا یا موزہ پر مسح کی مدت گذر جائے گی تو ان صورتوں میں امام کے ساتھ سجدہ نہ کرنے میں کراہت نہیں بلکہ بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد کھڑا ہو جائے (غنیہ) **مسئلہ** مسبوق نے امام کے سہو میں امام کے ساتھ سجدہ سہو کیا۔ پھر جب اپنی نماز پڑھنے کھڑا ہوا اور اس میں بھی سہو ہوا۔ تو اس میں بھی سجدۂ سہو کرے (درمختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ مسبوق کو امام کے ساتھ سلام پھیرنا جائز نہیں۔ اگر قصداً پھیرے گا نماز فاسد ہو جائے گی۔ اور اگر سہواً پھیرا اور سلام امام کے ساتھ معاً بلا وقفہ تھا تو اس پر سجدۂ سہو نہیں اور اگر سلام امام کے کچھ بھی بعد پھیرا تو کھڑا ہو جائے۔ اپنی نماز پوری کر کے سجدۂ سہو کرے۔ (درمختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ امام کے ایک سجدہ کرنے کے بعد شریک ہوا

توامام کے سہو کا اس کے ذمہ کوئی سجدہ نہیں (ردالمختار) مسئلہ
امام نے سلام پھیر دیا۔ اور مسبوق اپنی نماز پوری کرنے کھڑا
ہوا۔ اب امام نے سجدۂ سہو کیا تو جب تک مسبوق نے اس
رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور امام کے ساتھ سجدہ کرے
جب امام سلام پھیرے تو اب اپنی نماز پڑھے۔ اور پہلے جو قیام
ورکوع وقرأت کر چکا ہے۔ اُس کا شمار نہ ہوگا۔ بلکہ اب پھر سے وہ
افعال کرے اور اگر نہ لوٹا اور اپنی پڑھ لی تو آخر نماز میں سجدۂ سہو کرے
اور اگر اس رکعت کا سجدہ کر چکا ہے تو نہ لوٹے گا۔ تو نماز جاتی رہیگی
(عالمگیری) مسئلہ۔ امام کے سہو سے لاحق پر بھی سجدۂ سہو واجب
ہے مگر لاحق اپنی آخر نماز میں سجدہ سہو کرے گا۔ اور امام کے ساتھ
اگر سجدہ کیا۔ تو آخر میں اعادہ کرے (درمختار) مسئلہ۔ اگر تین رکعت
میں مسبوق ہوا اور ایک رکعت میں لاحق۔ تو ایک رکعت بلا قرأت
پڑھ کر بیٹھے اور تشہد پڑھ کر سجدۂ سہو کرے۔ پھر ایک رکعت بھری
پڑھ کر بیٹھے۔ کہ یہ اس کی دوسری رکعت ہے پھر ایک بھری اور
ایک خالی پڑھ کر سلام پھیر دے۔ اور اگر ایک رکعت میں مسبوق ہو
اور تین میں لاحق تو تین پڑھ کر سجدۂ سہو کرے۔ پھر ایک بھری پڑھ
کر سلام پھیر دے۔ (ردالمختار) مسئلہ۔ مقیم نے مسافر کی اقتدا
کی اور امام سے سہو ہوا تو امام کے ساتھ سجدۂ سہو کرے۔ پھر
اپنی دو پڑھے۔ اور ان میں بھی سہو ہوا۔ تو آخر میں پھر سجدہ سہو کرے
(ردالمختار) مسئلہ۔ امام سے صلاۃ الخوف میں (جسکا بیان و
طریقہ عنقریب بیان ہوگا) سہو ہوا۔ تو امام کے ساتھ دوسرا گروہ
سجدۂ سہو کرے اور پہلا گروہ اُس وقت کرے۔ جب اپنی نماز ختم
کر چکے (عالمگیری) مسئلہ۔ امام کو حدث ہوا۔ اور پیشتر سہو واقع

ہو چکا ہے۔ اور اُس نے خلیفہ بنایا۔ تو خلیفہ سجدۂ سہو کرے۔ اور اگر خلیفہ کو بھی حالتِ خلافت میں سہو ہوا تو وہی سجدے کافی ہیں۔ اور اگر امام سے تو سہو نہ ہوا مگر خلیفہ سے اس حالت میں سہو واقع ہوا۔ تو امام پر سجدۂ سہو واجب ہے۔ اور اگر خلیفہ کا سہو خلافت سے پہلے ہوا تو سجدہ سہو واجب نہیں نہ اس پر نہ امام پر۔ (عالمگیری) مسئلہ جس پر سجدہ سہو واجب ہے اگر سہو ہونا یاد نہ تھا اور بہ نیت قطع نماز سلام پھیر دیا تو ابھی نماز سے باہر نہ ہوا۔ بشرطیکہ سجدۂ سہو کرلے لہذا جب تک کلام یا حدث عمد یا مسجد سے نکلنا یا کوئی اور فعل منافی نماز نہ کیا ہو اُسے حکم ہے کہ سجدہ کرلے اور سلام کے بعد سجدۂ سہو نہ کیا تو سلام پھیرنے کے وقت سے نماز سے باہر ہو گیا۔ لہذا سلام پھیرنے کے بعد اگر کسی نے اقتدا کی اور امام نے سجدۂ سہو کرلیا۔ تو اقتدا صحیح ہے۔ اور سجدہ سہو نہ کیا تو اقتدا درست نہیں اور اگر یاد تھا۔ کہ سہو ہوا اور بہ نیت قطع سلام پھیر دیا تو سلام پھیرتے ہی نماز سے باہر ہو گیا اور سجدہ سہو نہیں کرسکتا اعادہ نماز کرے۔ اور اگر اس نے غلطی سے سجدہ کیا۔ اور اس میں کوئی شریک ہو تو اقتدا صحیح نہیں (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ سجدۂ تلاوت باقی تھا یا قعدہ آخیر میں تشہد نہ پڑھا تھا۔ مگر بقدر تشہد بیٹھ چکا تھا۔ اور یہ یاد ہے۔ کہ سجدۂ تلاوت یا تشہد باقی ہے مگر قصداً سلام پھیر دیا تو سجدہ ساقط ہو گیا۔ اور نماز سے باہر ہو گیا۔ نماز فاسد نہ ہوئی۔ کہ تمام ارکان ادا کر چکا ہے۔ مگر بوجہ ترک واجب مکروہ تحریمی ہوئی۔ یوہیں اگر اس کے ذمہ سجدۂ سہو و سجدۂ تلاوت ہیں اور دونوں یاد ہیں یا صرف سجدہ تلاوت یاد ہے اور قصداً سلام پھیر دیا۔ تو دونوں ساقط ہو گئے۔ اگر سجدۂ نماز و سجدۂ سہو دونوں باقی تھے۔ یا صرف سجدۂ نماز باقی رہ گیا تھا۔ اور سجدۂ نماز یاد

ہوتے ہوئے سلام پھیر دیا۔ تو نماز فاسد ہوگئی اور اگر سجدۂ نماز و سجدہ تلاوت دونوں باقی تھے۔ اور سلام پھیرتے وقت دونوں یاد تھے یا ایک جب بھی نماز فاسد ہوگئی۔ (ردالمختار) **مسئلہ**۔ سجدہ نماز یا سجدۂ تلاوت باقی تھا۔ یا سجدۂ سہو کرنا تھا۔ اور بھول کر سلام پھیرا تو جب تک مسجد سے باہر نہ ہوا کرلے اور میدان میں ہو تو جب تک صفوں سے متجاوز نہ ہوا۔ یا آگے کو سجدہ کی جگہ سے نہ گزرا کرلے۔ (درمختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ رکوع میں یاد آیا کہ نماز کا کوئی سجدہ رہ گیا ہے۔ اور وہیں سے سجدہ کو چلا گیا یا سجدہ میں یاد آیا۔ اور سر اُٹھا کر وہ سجدہ کرلیا۔ تو بہتر یہ ہے۔ کہ اس رکوع و سجود کا اعادہ کرے اور سجدۂ سہو کرے۔ اور اگر اُس وقت نہ کیا بلکہ آخر نماز میں کیا تو اُس رکوع اور سجود کا اعادہ نہیں سجدۂ سہو کرنا ہوگا (درمختار) **مسئلہ**۔ ظہر کی نماز پڑھنا تھا۔ اور یہ خیال کرکے کہ چار پوری ہوگئیں۔ دو رکعت پر سلام پھیر دیا۔ تو چار پوری کرلے۔ اور سجدۂ سہو کرے اور اگر یہ گمان کیا کہ مجھ پر دو ہی رکعتیں ہیں۔ مثلاً اپنے کو مسافر تصور کیا یا یہ گمان ہوا کہ نماز جمعہ ہے۔ یا نیا مسلمان ہے سمجھا کہ ظہر کے فرض دو ہی ہیں یا نماز عشا کو تراویح تصور کیا تو نماز فاسد ہوگئی۔ یوہیں اگر کوئی رکن فوت ہوگیا اور یاد ہوتے ہوئے سلام پھیر دیا تو نماز جاتی رہی (درمختار) **مسئلہ** جس کو شمار رکعت میں شک ہو مثلاً تین ہوئیں یا چار اور بلوغ کے بعد یہ پہلا واقعہ ہے تو سلام پھیر کر یا کوئی منافی (توڑنے والا) نماز کرکے توڑ دے یا غالب گمان کے بموجب پڑھ لے مگر بہر صورت اس نماز کو سرے سے پڑھے۔ محض توڑنے کی نیت کافی نہیں اور یہ شک پہلی بار نہیں بلکہ پیشتر بھی ہو چکا ہے۔ تو اگر غالب گمان کسی طرف ہو تو اُس پر عمل کرے۔ ورنہ کم کی جانب کو اختیار کرے

یعنی تین یا چار میں شک ہو تو تین قرار دے ۔ ۲ اور تین میں شک ہو تو دو علے ہذا القیاس اور تیسری چوتھی دونوں میں قعدہ کرے۔ کہ تیسری رکعت کا چوتھی ہونا محتمل ہے اور چوتھی میں قعدہ کے بعد سجدۂ سہو کرکے سلام پھیرے اور گمان غالب کی صورت میں سجدۂ سہو نہیں مگر جب کہ سوچنے میں بقدر ایک رکن کے وقفہ کیا ہو تو سجدۂ سہو واجب ہو گیا۔ (ھدایہ وغیرہ) مسئلہ نماز پوری کرنے کے بعد شک ہوا تو اس کا کچھ اعتبار نہیں اور اگر نماز کے بعد یقین ہے۔ کہ کوئی فرض رہ گیا۔ مگر اس میں شک ہے کہ وہ کیا ہے تو پھر سے پڑھنا فرض ہے (فتح وغیرہ) مسئلہ ظہر پڑھنے کے بعد ایک عادل نے خبر دی کہ تین رکعتیں پڑھیں۔ تو اعادہ کرے۔ اگرچہ اس کے خیال میں یہ خبر غلط ہو اور اگر کہنے والا عادل نہ ہو تو اُس کی خبر کا اعتبار نہیں۔ اور اگر نمازی کو شک ہو اور دو عادلوں نے خبر دی تو اُن کی خبر پر عمل کرنا ضروری ہے۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ اگر تعداد (گنتی) رکعات میں شک نہ ہوا مگر خود اُس نماز کی نسبت شک ہے۔ مثلاً ظہر کی دوسری رکعت میں شک ہوا۔ یہ عصر کی نماز پڑھتا ہوں۔ اور تیسری میں نفل کا شبہ ہوا۔ اور چوتھی میں ظہر کا تو ظہر ہی ہے (ردالمختار) مسئلہ تشہد کے بعد یہ شک ہوا کہ تین ہوئیں یا چار۔ اور ایک رکن کی مقدار خاموش رہا اور سوچتا رہا پھر یقین ہوا کہ چار ہو گئیں تو سجدۂ سہو واجب ہے۔ اور اگر ایک طرف سلام پھیرنے کے بعد ایسا ہوا تو کچھ نہیں اور اگر اُسے حدث ہوا اور وضو کرنے گیا تھا۔ کہ شک واقع ہوا۔ اور سوچنے میں وضو سے کچھ دیر تک رُک رہا تو سجدۂ سہو واجب ہے (عالمگیری) مسئلہ یہ شک واقع ہوا کہ اس وقت کی نماز پڑھی یا نہیں اگر وقت باقی ہے اعادہ کرے ورنہ نہیں (عالمگیری) مسئلہ۔ شک کی سبب

صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہے۔ اور غلبۂ ظن میں نہیں مگر جب کہ سوچنے میں ایک رکن کا وقفہ ہو گیا۔ تو واجب ہو گیا۔ (در مختار) مسئلہ۔ بے وضو ہونے یا مسح نہ کرنے کا یقین ہوا اور اسی حالت میں ایک رکن ادا کر لیا۔ تو سرے سے نماز پڑھے۔ اگرچہ پھر یقین ہوا کہ وضو تھا اور مسح کیا تھا۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ نماز میں شک ہوا کہ مقیم ہے یا مسافر تو چار پڑھے اور دوسری کے بعد قعدہ ضروری ہے (عالمگیری) مسئلہ۔ وتر نماز میں شک ہوا کہ دوسری رکعت ہے یا تیسری تو اس میں قنوت پڑھ کر قعدہ کے بعد ایک رکعت اور پڑھے اور اس میں بھی قنوت پڑھے اور سجدۂ سہو کرے (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ امام نماز پڑھا رہا ہے دوسری میں شک ہوا کہ پہلی ہے یا دوسری یا چوتھی۔ اور تیسری میں شک واقع ہوا۔ اور مقتدیوں کی طرف نظر کی۔ کہ وہ کھڑے ہوں تو کھڑا ہو جاؤں بیٹھیں تو بیٹھ جاؤں تو اس میں حرج نہیں اور سجدۂ سہو واجب نہ ہوا (عالمگیری)

نماز مریض کا بیان

مسئلہ۔ جو شخص بوجہ بیماری کے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر نہیں کہ کھڑے ہو کر پڑھنے سے ضرر لاحق ہو گا۔ یا مرض زیادہ ہو جائے گی۔ یا دیر میں تندرست ہو گا۔ یا سر کو چکر آتا ہے۔ یا کھڑے ہو کر پڑھنے سے قطرہ آئے گا۔ یا بہت شدید درد ناقابل برداشت پیدا ہو جائیگا تو ان سب صورتوں میں بیٹھ کر رکوع و سجود سے نماز پڑھے (درمختار) چنانچہ حدیث میں ہے کہ عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار تھے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نماز کے بارے میں دریافت کیا

فرمایا کھڑے ہو کر نماز پڑہو اگر کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑہو اور اس کی بھی طاقت نہ ہو تو لیٹ کر پڑہو۔ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا۔ مولا تعالیٰ کسی نفس کو تکلیف نہیں دیتا۔ مگر اُتنی کہ اُس کی طاقت ہو۔ مسئلہ۔ اگر اپنے آپ بیٹھ بھی نہیں سکتا۔ مگر لڑکا یا غلام یا خادم یا کوئی اجنبی شخص وہاں ہے۔ کہ بٹھا دے گا تو بیٹھ کر پڑہنا ضروری ہے۔ اور اگر بیٹھا نہیں رہ سکتا۔ تو تکیہ یا دیوار یا کسی شخص پر ٹیک لگا کر پڑہے۔ یہ بھی نہ ہو سکے۔ تو لیٹ کر پڑہے اور بیٹھ کر پڑہنا ممکن ہو۔ تو لیٹ کر نماز نہ ہوگی (عالمگیری وغیرہ)
مسئلہ۔ بیٹھ کر پڑہنے میں کسی خاص طور پر بیٹھنا ضروری نہیں۔ بلکہ مریض پر جسطرح آسان ہو۔ اُس طرح بیٹھے۔ ہاں دوزانو بیٹھنا آسان ہو۔ یا دوسری طرح بیٹھنے کے برابر ہو تو دوزانو بہتر ہے ورنہ جو آسان ہو اختیار کرے (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ نفل نماز میں تھک گیا۔ تو دیوار یا عصا پر ٹیک لگانے میں حرج نہیں۔ ورنہ مکروہ ہے۔ اور بیٹھ کر پڑہنے میں کچھ حرج نہیں (درمختار) مسئلہ چار رکعت بیٹھکر پڑہی قعدۂ اخیرہ کے موقع پر تشہد پڑہنے سے پہلے قرأت شروع کردی۔ اور رکوع بھی کیا تو اس کا وہی حکم ہے کہ کھڑا ہو کر پڑہنے والا چوتھی کے بعد کھڑا ہو جاتا۔ لہذا اس نے جب تک پانچویں کا سجدہ نہ کیا ہو تشہد پڑہے اور سجدۂ سہو کرے۔ اور پانچویں کا سجدہ کرلیا تو نماز رخصت ہوگئی (عالمگیری) مسئلہ بیٹھ کر پڑہنے والا دوسری کے سجدہ سے اٹھا اور قیام کی نیت کی۔ مگر قرأت سے پہلے یاد آگیا تو تشہد پڑہے اور نماز ہوگئی اور سجدۂ سہو بھی نہیں۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ مریض نے بیٹھ کر نماز پڑہی۔ چوتھی کے سجدہ سے اٹھا تو یہ گمان کرکے کہ یہ تیسری رکعت ہے۔ قرأت شروع کی اور

اشارہ سے رکوع وسجود کیا۔ نماز فاسد ہوگئی۔ اور دوسری کے سجدہ کے بعد یہ گمان کیا کہ دوسری ہے قرأت شروع کی پھر یاد آیا۔ تو تشہد کی طرف عود نہ کرے (نہ لوٹے) بلکہ پوری کرے۔ اور آخر میں سجدۂ سہو کرے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ کھڑا ہو سکتا ہے۔ مگر رکوع و سجود نہیں کر سکتا مثلاً حلق وغیرہ میں پھوڑا ہے کہ سجدہ کرنے سے بہے گا۔ تو بھی بیٹھ کر اشارہ سے پڑھ سکتا ہے۔ بلکہ یہی بہتر و افضل ہے۔ اور اس صورت میں یہ بھی کر سکتا ہے۔ کہ کھڑے ہو کر پڑھے اور رکوع کے لئے اشارہ کرے یا رکوع پر قادر ہو تو رکوع کرے۔ پھر بیٹھ کر سجدہ کے لئے اشارہ کرے (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ اشارہ کی صورت میں سجدہ کا اشارہ رکوع سے پست (نیچے) ہونا ضروری ہے۔ مگر یہ ضرور نہیں کہ بالکل زمین سے قریب کردے سجدہ کے لئے تکیہ وغیرہ کوئی چیز پیشانی کے قریب اُٹھا کر اُس پر سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ خواہ اُسی نے وہ چیز اٹھائی ہو۔ یا دوسرے نے (درمختار وغیرہ) چنانچہ بزار مسند میں اور بیہقی معرفہ میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہے۔ کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مریض کی عیادت کو تشریف لے گئے۔ دیکھا کہ تکیہ پر نماز پڑھتا ہے۔ (سجدہ کرتا ہے) آپ نے اُسے پھینک دیا۔ اُس نے ایک لکڑی لی کہ اُس پر نماز پڑھے۔ (سجدہ کرے) اُسے بھی لیکر پھینکدیا۔ اور فرمایا زمین پر نماز پڑھے اگر طاقت ہو ورنہ اشارہ کرے۔ اور سجدہ کو رکوع سے پست کرے۔

مسئلہ۔ اگر کوئی چیز اُٹھا کر اُس پر سجدہ کیا۔ اور سجدہ میں بہ نسبت رکوع کے زیادہ سر جھکایا۔ جب بھی سجدہ ہوگیا۔ مگر گنہگار ہوا۔ اور سجدہ کے لئے زیادہ سر نہ جھکایا۔ تو ہوا ہی نہیں (درمختار وغیرہ) اگر کوئی اونچی چیز زمین پر رکھی ہوئی ہے۔ اُس پر سجدہ کیا۔ اور رکوع کے لئے صرف

اشارہ نہ ہوا۔ بلکہ پیٹھ بھی جھکائی تو صحیح ہے بشرطیکہ سجدہ کے شرائط پائے جائیں مثلاً اُس چیز کا سخت ہونا جس پر سجدہ کیا کہ اسقدر پیشانی دب گئی ہو کہ پھر دبانے سے نہ دبے اور اُس کی اونچائی بارہ اُنگل سے زیادہ نہ ہو ان شرائط کے پائے جانے کے بعد حقیقۃً رکوع و سجود پائے گئے۔ اشارہ سے پڑھنے والا اسے نہ کہیں گے اور کھڑے ہو کر پڑھنے والا اس کی اقتدا کر سکتا ہے۔ اور یہ شخص جب اسطرح رکوع و سجود کر سکتا ہے اور قیام پر قادر ہے۔ تو اس پر قیام فرض ہے یا درمیان نماز کے قیام پر قادر ہو گیا۔ تو جو باقی ہے اُسکو کھڑے ہو کر پڑھنا فرض ہے۔ لہذا جو شخص زمین پر سجدہ نہیں کر سکتا۔ مگر شرائط مذکورہ کے ساتھ کوئی چیز زمین پر رکھ کر سجدہ کر سکتا ہے۔ اُس پر فرض ہے کہ اسی طرح سجدہ کرے اشارہ جائز نہیں اور اگر وہ چیز جس پر سجدہ کیا ایسی نہیں تو حقیقۃً سجود نہ پایا گیا۔ بلکہ سجدہ کے لئے اشارہ ہوا۔ لہذا کھڑا ہونے والا اس کی اقتدا نہیں کر سکتا۔ اور اگر یہ شخص نماز کے درمیان ہیں قیام پر قادر ہوا تو نماز کو سرے سے پڑھے (ردالمحتار)

مسئلہ۔ پیشانی میں زخم ہے۔ کہ سجدہ کے لئے ماتھا نہیں لگا سکتا تو ناک پر سجدہ کرے اور ایسا نہ کیا۔ بلکہ اشارہ کیا تو نماز نہ ہوئی (عالمگیری)

مسئلہ۔ اگر مریض بیٹھنے پر بھی قادر نہیں تو لیٹ کر اشارہ سے پڑھے۔ خواہ داہنی یا بائیں کروٹ پر لیٹ کر قبلہ کو منہ کرے خواہ چیت لیٹ کر قبلہ کو پاؤں کرے۔ مگر پاؤں نہ پھیلائے۔ کہ قبلہ کو پاؤں پھیلانا مکروہ ہے بلکہ گھٹنے کھڑے رکھے۔ اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر اونچا کرلے کہ منہ قبلہ کو ہو جائے۔ اور یہ صورت یعنی چیت لیٹ کر پڑھنا افضل ہے (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۔ اگر سر سے اشارہ بھی نہ کر سکے تو نماز ساقط ہے۔ اس کی ضرورت نہیں۔ کہ آنکھ یا بھوں یا دل

کے اشارہ سے پڑھے پھر اگرچہ چھ وقت اسی حالت میں گذر گئے۔ تو انکی قضا بھی ساقط۔ فدیہ کی بھی حاجت نہیں ورنہ بعد صحت ان نمازوں کی قضا لازم ہے۔ اگرچہ اتنی ہی صحت ہو کہ سر کے اشارہ سے پڑھ سکے۔ (درمختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ مریض اگر قبلہ کی طرف نہ اپنے آپ منہ کر سکتا ہے۔ نہ دوسرے کے ذریعہ سے تو ویسے ہی پڑھ لے۔ اور صحت کے بعد اس نماز کا اعادہ نہیں اور اگر کوئی شخص موجود ہے۔ کہ اس کے کہنے سے قبلہ رو کر دے گا۔ مگر اُس نے اُس سے نہ کہا تو نہ ہوئی۔ اشارہ سے جو نمازیں پڑھی ہیں۔ صحت کے بعد اُن کا بھی اعادہ نہیں۔ یوہیں اگر زبان بند ہو گئی اور گونگے کی طرح نماز پڑھی پھر زبان کھل گئی تو ان نمازوں کا اعادہ نہیں (درمختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ مریض اس حالت کو پہنچ گیا کہ رکوع و سجود کی تعداد یاد نہیں رکھ سکتا۔ تو اُس پر ادا ضروری نہیں (درمختار) **مسئلہ**۔ تندرست شخص نماز پڑھ رہا تھا اثنائے نماز میں ایسا مرض پیدا ہو گیا کہ ارکان کی ادا پر قدرت نہ رہی تو جسطرح ممکن ہو بیٹھ کر لیٹ کر نماز پوری کرلے۔ سرے سے پڑھنے کی حاجت نہیں (درمختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ بیٹھ کر رکوع و سجود سے نماز پڑھ رہا تھا درمیان نماز میں قیام پر قادر ہو گیا۔ تو جو باقی ہے کھڑا ہو کر پڑھے۔ اور اشارہ سے پڑھتا تھا۔ اور نماز ہی میں رکوع و سجود پر قادر ہو گیا۔ تو سرے سے پڑھے (درمختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ رکوع و سجود پر قادر نہ تھا۔ کھڑے یا بیٹھے نماز شروع کی۔ رکوع و سجود کے اشارہ کی نوبت نہ آئی تھی۔ کہ اچھا ہو گیا تو اُسی نماز کو پورا کرے سرے سے پڑھنے کی حاجت نہیں۔ اور اگر لیٹ کر نماز شروع کی تھی۔ اور اشارہ سے پہلے کھڑے یا بیٹھ کر رکوع و سجود پر قادر ہو گیا۔ تو سرے سے نماز پڑھے (ردالمحتار)۔ **مسئلہ**۔ چلتی ہوئی کشتی یا جہاز میں بلا عذر بیٹھ کر نماز صحیح نہیں۔

بشرطیکہ اتر کر خشکی میں پڑھ سکے۔ اور زمین پر بیٹھ گئی ہو تو اترنے کی حاجت نہیں اور کنارے پر بندھی ہو اور اُتر سکتا ہو تو اُتر کر خشکی میں نماز پڑھے۔ ورنہ کشتی ہی میں کھڑے ہو کر۔ اور درمیان دریا کے لنگر ڈالے ہوئے ہیں تو بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں۔ اگر ہوا کے تیز جھونکے لگتے ہوں کہ کھڑے ہونے میں چکر کا غالب گمان ہو اور اگر ہوا سے زیادہ حرکت نہ ہو تو بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتے اور کشتی پر نماز پڑھنے میں قبلہ رو ہونا لازم ہے۔ اور جب کشتی گھوم جائے تو نمازی بھی گھوم کر قبلہ کو منہ کرلے اور اگر اتنی تیز گردش ہو کہ قبلہ کو منہ کرنے سے عاجز ہے تو اُس وقت ملتوی رکھے۔ ہاں اگر وقت جاتا دیکھے تو پڑھ لے۔ (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ جنون یا بے ہوشی اگر پورے چھ وقت کو گھیر لے تو ان نمازوں کی قضا بھی نہیں۔ اگرچہ بے ہوشی آدمی یا درندے کے خوف سے ہو اور اس سے کم ہو تو قضا واجب ہے (در مختار) **مسئلہ**۔ اگر کسی وقت ہوش آجاتا ہے تو اس کا وقت مقرر ہے یا نہیں۔ اگر وقت مقرر ہے اور اس سے پہلے پورے چھ وقت نہ گزرے تو قضا واجب۔ اور وقت مقرر نہ ہو بلکہ دفعۃً ہوش آجاتا ہو پھر وہی حالت پیدا ہو جاتی ہو تو اس افاقہ کا اعتبار نہیں یعنی سب بے ہوشیاں متصل سمجھی جاویں گی (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ شراب یا بھنگ پی اگرچہ دوا کی غرض سے۔ اور عقل جاتی رہی تو قضا واجب ہے۔ اگرچہ بے عقلی کتنے ہی زمانہ تک ہو۔ یوہیں اگر دوسرے نے مجبور کر کے شراب پلادی جب بھی قضا مطلقاً واجب ہے (عالمگیری) سوتا رہا جسکی وجہ سے نماز جاتی رہی۔ تو قضا فرض ہے۔ اگرچہ نیند پورے چھ وقت کو گھیر لے (در مختار) **مسئلہ**۔ اگر یہ حالت ہو۔ کہ روزہ رکھتا ہو تو کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا۔ اور نہ رکھے تو کھڑے ہو کر

پڑھ سکے گا تو روزہ رکھے اور نماز بیٹھ کر پڑھے (عالمگیری) **مسئلہ** مریض نے وقت سے پہلے نماز پڑھ لی اس خیال سے کہ وقت میں نہ پڑھ سکے گا۔ تو نماز نہ ہوئی۔ اور بغیر قرأت بھی نہ ہوگی۔ مگر جب کہ قرأت سے عاجز ہو تو ہو جائے گی (عالمگیری) **مسئلہ**۔ عورت بیمار ہو۔ تو شوہر پر فرض نہیں کہ اُسے وضو کرادے۔ اور غلام بیمار ہو تو وضو کرا دینا مولی کے ذمہ ہے۔ (عالمگیری) **مسئلہ**۔ چھوٹے سے خیمہ میں ہے کہ کھڑا نہیں ہو سکتا۔ اور باہر نکلتا ہے تو مینہ اور کیچڑ ہے۔ تو بیٹھ کر پڑھے۔ یوہیں اگر کھڑے ہونے میں دشمن کا خوف ہے۔ تو بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے۔ (عالمگیری) **مسئلہ**۔ بیمار کی نمازیں قضا ہو گئیں۔ اب اچھا ہو کر اُنھیں پڑھنا چاہتا ہے۔ تو ویسے پڑھے جیسے تندرست پڑھتے ہیں۔ اسطرح نہیں پڑھ سکتا جیسے بیماری میں پڑھتا۔ مثلاً بیٹھ کر یا اشارہ سے۔ اگر اسی طرح پڑھیں تو نہ ہوئیں اور صحت کی حالت میں قضا ہوئیں۔ بیماری میں اُنہیں پڑھنا چاہتا ہے تو جسطرح پڑھ سکتا ہے پڑھے ہو جائیگی۔ صحت کی سی پڑھنا اُسوقت واجب نہیں (عالمگیری) لا یکلف اللہ نفسا الا وسعها۔ اور آئندہ حیات موہوم ہے۔ **مسئلہ**۔ پانی میں ڈوب رہا ہے اگر اسوقت بھی بغیر عمل کثیر اشارے سے پڑھ سکتا ہے۔ مثلاً تیراک ہے۔ یا لکڑی وغیرہ کا سہارا پا جائے تو پڑھنا فرض ہے۔ ورنہ معذور ہے بچ جائے تو قضا پڑھے (درمختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ آنکھ بنوائی اور طبیب حاذق مسلمان مستور نے لیٹے رہنے کا حکم دیا۔ تو لیٹ کر اشارے سے پڑھے (درمختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ مریض کے نیچے نجس بچھونا بچھا ہے اور حالت یہ ہو کہ بدلا بھی جائے تو نماز پڑھتے بقدر مانع ناپاک ہو جائے تو اسی پر نماز پڑھے۔ یوہیں اگر بدلا جائے تو اسقدر جلد نجس نہ ہو گا مگر

بدلنے میں اس کو شدید تکلیف ہوگی تو اُسی نجس پر ہی پڑھ لے (عالمگیری وغیرہ)
تنبیہ:- مسلمانوں کو ان مسائل سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ کہ کسقدر نماز کی تاکید فرمائی گئی ہے۔ نماز کسی صورت میں معاف نہیں بلکہ یہ حکم دیا گیا کہ تاوقتیکہ دم باقی ہے۔ اور ہوش درست ہے۔ جبطرح ممکن ہو۔ نماز پڑھے۔ آجکل اول تو پانچ فیصدی نمازی پائے جاتے ہیں۔ وہ بھی ایسے کہ دردِ سر وزکام جیسی بیماریوں کی وجہ سے نماز چھوڑ دیتے ہیں۔ حالانکہ جب تک اشارے سے بھی پڑھ سکتا ہو اور نہ پڑھے تو وہ بے نمازیوں میں شمار ہوگا۔ اور اُن وعیدوں کا مستحق ہے۔ جو تارک الصلوٰۃ کے لئے احادیث میں بیان ہوئیں۔ اعاذنا اللہ تعالیٰ اللھم اجعلنا من مقیم الصلوٰۃ وارزقنا اتباع شریعۃ حبیبک الکریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم۔

سجدہ تلاوت کا بیان

حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ جب ابن آدم آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ کرتا ہے۔ شیطان لعین ہٹ جاتا ہے۔ اور رو کر کہتا ہے۔ ہائے بربادی میری ابن آدم کو سجدہ کا حکم ہوا اُس نے سجدہ کیا۔ اس کے لئے جنت ہے۔ اور مجھے حکم ہوا میں نے انکار کیا میرے لئے دوزخ ہے۔ (رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

مسئلہ۔ سجدہ کی چودہ آیتیں ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ سورۂ (۱) اعراف کی آخری آیت ان الذین عند ربک سے و لہ یسجدون تک (۲) سورہ رعد میں یہ آیت وللہ یسجد من فی السمٰوٰت سے والاٰصال تک (۳) سورۂ نحل میں یہ آیت وللہ یسجد ما فی

السمٰوٰت سے وھم لا یستکبرون تک (۴) سورۂ بنی اسرائیل
میں یہ آیت اِن الّذین اوتوا العلم سے ویزید ھم خشوعا
(۵) سورۂ مریم میں یہ آیت اذا تتلی علیھم سے سجدا و بکیا۔
(۶) سورۂ حج میں پہلی جگہ جہاں سجدہ کا ذکر ہے۔ یعنی یہ آیت الم تر
ان اللہ یسجد لہ سے ان اللہ یفعل ما یشاء تک۔ (۷) سورہ فرقان میں
یہ آیت واذا قیل لھم اسجدوا للرحمٰن سے زادھم نفورا
(۸) سورۂ نمل میں یہ آیت الّا یسجدوا للہِ الّذی سے رب العرش
العظیم تک (۹) سورہ الم تنزیل میں یہ آیت انما یؤمن بآیاتنا
الذین سے وھم لا یستکبرون تک (۱۰) صٓ میں یہ آیت
فاستغفر ربہٗ سے وحُسنَ مَاٰبٍ تک۔ (۱۱) سورہ حم السجدہ میں
یہ آیت ومن اٰیاتہِ اللیل سے وھم لا یسئمون تک۔
(۱۲) سورہ نجم میں یہ آیت فاسجدوا للہ واعبدوا (۱۳) سورۂ انشقاق
میں آیت فما لھم لا یؤمنون سے لا یسجدون تک (۱۴)
سورۂ اقراء میں آیت واسجد واقترب مسئلہ۔ آیت سجدہ
پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ پڑھنے میں یہ شرط ہے
کہ اتنی آواز سے ہو کہ اگر کوئی عذر نہ ہو تو خود سن سکے۔ سننے والے کے
لئے ضرور نہیں کہ ارادہ سے سنی ہو بلا ارادہ سننے سے بھی سجدہ واجب
ہو جاتا ہے (ہدایہ وغیرہ) مسئلہ۔ سجدہ واجب ہونے کے لئے
پوری آیت پڑھنا ضروری نہیں بلکہ وہ لفظ جس میں سجدہ کا مادہ پایا
جاتا ہو اور اس کے ساتھ قبل یا بعد کا کوئی لفظ ملا کر پڑھنا کافی ہے۔
(رد المختار) مسئلہ۔ اگر اتنی آواز سے آیت پڑھی کہ سن سکتا
تھا۔ مگر شور و غل یا بہرے ہونے کی وجہ سے نہ سنی۔ تو سجدۂ تلاوت
واجب ہو گیا۔ اور اگر محض ہونٹ ہلے۔ آواز پیدا نہ ہوئی تو واجب نہ ہوا

(عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ**۔ قاری نے آیت پڑہی مگر دوسرے نے نہ سنی تو اگرچہ اُسی مجلس میں ہو اس پر سجدہ واجب نہ ہوا۔ البتہ نماز میں امام نے آیت پڑہی تو مقتدیوں پر واجب ہوگیا اگرچہ نہ سنی ہو بلکہ اگرچہ آیت پڑہتے وقت وہ موجود بھی نہ تھا۔ بعد پڑہنے کے سجدہ سے پیشتر شامل ہوا۔ اور اگر امام سے آیت سنی۔ مگر امام کے سجدہ کرنے کے بعد اُسی رکعت میں شامل ہوا۔ تو امام کا سجدہ اس کے لیئے بھی کافی ہے۔ اور دوسری رکعت میں شامل ہوا تو نماز کے بعد سجدہ کرے۔ یوہیں اگر شامل ہی نہ ہوا جب بھی سجدہ کرے (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ سورۂ حج کی آخر آیت جس میں سجدہ کا ذکر ہے۔ اُس کے پڑہنے یا سننے سے سجدہ واجب نہیں کہ اس میں سجدے سے مراد نماز کا سجدہ ہے۔ البتہ اگر شافعی المذہب امام کی اقتداء کی اور اُس نے اِس موقع پر سجدہ کیا تو اُس کی متابعت میں مقتدی پر بھی واجب ہے۔ (ردالمحتار) **مسئلہ**۔ امام نے آیت سجدہ پڑہی اور سجدہ نہ کیا تو مقتدی بھی اُس کی متابعت میں سجدہ نہ کرے گا۔ اگرچہ آیت سنی ہو (غنیہ) **مسئلہ**۔ مقتدی نے آیت سجدہ پڑہی تو نہ خود اُس پر سجدہ واجب ہے۔ نہ امام پر نہ اور مقتدیوں پر نہ نماز میں نہ بعد میں۔ البتہ اگر دوسرے نمازی نے کہ اس کے ساتھ نماز میں شریک نہ تھا۔ آیت سنی ہو خواہ وہ منفرد ہو یا دوسرے امام کا مقتدی۔ یا دوسرا ان پر بعد نماز سجدہ واجب ہے۔ یوہیں اُس پر واجب ہے۔ جو نماز میں نہ ہو۔ (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ جو شخص نماز میں نہیں اور آیت سجدہ پڑہی اور نمازی نے سنی۔ تو بعد نماز سجدہ کرے۔ نماز میں نہ کرے اور نماز ہی میں کرلیا تو کافی نہ ہوگا۔ بعد نماز پھر کرنا ہوگا۔ مگر نماز فاسد نہ ہوگی

ہاں اگر تلاوت کرنے والے کے ساتھ سجدہ کیا اور اتباع (پیروی)
کا قصد بھی کیا تو نماز جاتی رہی (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ**۔ جو شخص
نماز میں نہ تھا۔ آیت سجدہ پڑھ کر نماز میں شامل ہو گیا تو سجدہ ساقط ہو گیا
(در مختار) **مسئلہ**۔ رکوع یا سجود میں آیت سجدہ پڑھی تو سجدہ
واجب ہو گیا۔ اور اُسی رکوع یا سجود سے ادا بھی ہو گیا۔ علیحدہ کرنے
کی ضرورت نہیں۔ اور تشہد میں پڑھی تو سجدہ واجب ہو گیا لہٰذا
سجدہ کرے (رد المختار) **مسئلہ**۔ آیت سجدہ پڑھنے والے پر اُس
وقت سجدہ واجب ہوتا ہے کہ وہ وجوب نماز کا اہل ہو یعنی ادا یا قضا
کا اُسے حکم ہو لہٰذا اگر کافر یا مجنون یا نابالغ یا حیض و نفاس والی عورت
نے آیت سجدہ پڑھی تو ان پر سجدہ واجب نہیں۔ اور مسلمان
عاقل بالغ اہل نماز نے ان سے سنی تو اُس پر واجب ہو گیا۔ اور جنون
اگر ایک دن رات سے زیادہ نہ ہو تو مجنوں پر پڑھنے یا سننے سے
واجب ہے۔ بے وضو یا جنب نے آیت پڑھی۔ یا سنی۔ تو سجدہ
واجب ہے۔ نشہ والے نے آیت پڑھی یا سنی تو سجدہ واجب ہے
یوہیں سوتے میں آیت پڑھی تو سننے والے پر سجدہ واجب ہو گیا
(در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ عورت نے نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور
سجدہ نہ کیا یہاں تک کہ حیض آ گیا۔ تو سجدہ ساقط ہو گیا۔ (عالمگیری)
مسئلہ۔ نفل پڑھنے والے نے آیت سجدہ پڑھی۔ اور سجدہ بھی
کر لیا پھر نماز فاسد ہو گئی تو اِس کی قضا میں سجدہ کا اعادہ نہیں اور نہ
کیا تھا تو بیرون نماز کرے (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ فارسی یا کسی
اور زبان میں آیت سجدہ کا ترجمہ پڑھا تو پڑھنے والے اور سننے والے
پر سجدہ واجب ہو گیا۔ سننے والے نے یہ سمجھا ہو یا نہیں کہ آیت سجدہ
کا ترجمہ ہے۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ سننے والے کو آیت سجدہ ہونا بتایا

گیا ہو (عالمگیری) مسئلہ۔ چند شخصوں نے ایک ایک حرف پڑھا کہ سب کا مجموعہ آیت سجدہ ہو گیا۔ تو کسی پر سجدہ واجب نہ ہوا۔ یوہیں آیت کے ہجے کرنے یا ہجے سننے سے بھی واجب نہ ہوگا۔ یوہیں پرندے سے آیت سجدہ سنی یا جنگل اور پہاڑ وغیرہ میں آواز گونجی اور بجنسہ آیت کی آواز کان میں آئی تو سجدہ واجب نہیں (در مختار وغیرہ) مسئلہ۔ آیت سجدہ پڑھنے کے بعد معاذ اللہ مرتد ہو گیا۔ پھر مسلمان ہوا تو وہ سجدہ واجب نہ رہا (عالمگیری) مسئلہ۔ آیت سجدہ لکھنے یا اُس کی طرف دیکھنے سے سجدہ واجب نہیں (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ سجدہ تلاوت کے لئے تحریمہ کے سوا تمام شرائط ہیں جو نماز کے لئے ہیں مثلاً طہارت۔ استقبال۔ نیت وقت اس معنی پر کہ آگے آتا ہے ستر عورت لہٰذا اگر پانی پر قادر ہے۔ تیمم کرکے سجدہ کرنا جائز نہیں (در مختار وغیرہ) مسئلہ۔ اس کی نیت میں یہ شرط نہیں کہ فلاں آیت کا سجدہ ہے۔ بلکہ مطلقاً سجدہ تلاوت کی نیت کافی ہے (در مختار وغیرہ) مسئلہ۔ جو چیزیں نماز کو فاسد کرتی ہیں اُن سے سجدہ تلاوت بھی فاسد ہو جائیگا۔ مثلاً حدث عمداً (جان بوجھ کر وضو توڑ دینا) وکلام وقہقہہ (در مختار وغیرہ) مسئلہ۔ سجدہ تلاوت کا سنت طریقہ یہ ہے کہ کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے اور کم از کم تین بار سبحان ربی الاعلےٰ پڑھے۔ پھر اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے۔ پہلے پیچھے دونوں بار اللہ اکبر کہنا سنت ہے اور کھڑے ہو کر سجدہ میں جانا اور سجدہ کے بعد کھڑا ہونا یہ دونوں قیام مستحب (عالمگیری (وغیرہ) مسئلہ۔ مستحب یہ ہے کہ تلاوت کرنے والا آگے اور سننے والے اس کے پیچھے صف باندھ کر سجدہ کریں اور یہ بھی مستحب ہے کہ سامعین (سننے والے) اُس سے پہلے سر نہ اٹھائیں

اور اگر اس کے خلاف کیا مثلاً اپنی اپنی جگہ پر سجدہ کیا۔ اگرچہ تلاوت
کرنے والے کے آگے یا اُس سے پہلے سجدہ کیا یا سر اٹھا لیا یا تلاوت
کرنے والے نے اُسوقت سجدہ نہ کیا اور سامعین نے کر لیا تو بھی حرج
نہیں اور تلاوت کرنے والے کا سجدہ فاسد ہو جائے تو اِن کے سجدوں
پر اس کا کچھ اثر نہیں۔ کہ یہ حقیقۃً اقتدا نہیں لہٰذا عورت نے اگر
تلاوت کی تو مرد کی امام یعنی سجدہ میں آگے ہو سکتی ہے۔ اور عورت مرد کے
محاذی دبرابر ہو جائے تو فاسد نہ ہو گا (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ اگر
سجدہ سے پہلے یا بعد میں کھڑا نہ ہوا۔ یا اللہ اکبر نہ کہا یا سبحان ربی الاعلیٰ نہ
پڑھا تو ہو جائیگا۔ مگر تکبیر چھوڑنا نہ چاہیئے۔ کہ سلف الصالحین کے خلاف
ہے۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ اگر تنہا سجدہ کرے تو سنت یہ ہے
کہ تکبیر اتنی آواز سے کہے۔ کہ خود سن لے اور دوسرے لوگ بھی اسکے
ساتھ ہوں تو مستحب یہ ہے۔ کہ اتنی آواز سے کہے۔ کہ دوسرے
بھی سنیں۔ (رد المختار) مسئلہ۔ یہ جو کہا گیا کہ سجدہ تلاوت میں
تسبیح پڑھے۔ یہ فرض نماز میں ہے اور نفل نماز میں سجدہ کیا۔ تو
چاہے یہ پڑھے یا اور دعائیں جو احادیث میں وارد ہیں وہ پڑھے

سجدۂ تلاوت کی دُعائیں

سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ
بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ط یا یہ کہے سُبْحَانَ
رَبِّنَا اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ط وغیرہ۔ اور اگر بیرون نماز ہو تو
چاہے یہ پڑھے یا صحابہ و تابعین سے جو آثار مروی ہیں وہ پڑھے
مثلاً ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے وہ کہتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ
لَكَ سَجَدَ سَوَادِيْ وَبِكَ اٰمَنَ فُؤَادِيْ۔ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ عِلْمًا

يَنفَعُنِي وَعَمَلاً يَّنْفَعُنِي (غنیہ وغیرہ) مسئلہ۔ سجدۂ تلاوت کے لئے اللہ اکبر کہتے وقت نہ ہاتھ اُٹھانا ہے۔ نہ اس میں تشہد ہے نہ سلام (تنویر الابصار) مسئلہ۔ آیت سجدہ بیرون نماز پڑہی۔ تو فوراً سجدہ کرلینا واجب نہیں ہاں افضل ہے۔ کہ فوراً کرلے اور وضو ہو تو تاخیر مکروہ تنزیہی ہے۔ (در مختار) مسئلہ۔ اُسوقت مگر کسی وجہ سے سجدہ نہ کرسکے تو تلاوت کرنے والے اور سامع کو یہ کہہ لینا مستحب ہے۔ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ

(ترجمہ) ہم نے سنا اور حکم مانا تیری مغفرت کا سوال کرتے ہیں اے رب ہمارے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے۔ (رد المختار)

نماز میں آیت سجدہ پڑھنے کے مسائل

مسئلہ۔ سجدۂ تلاوت نماز میں فوراً کرنا واجب ہے تاخیر کریگا گنہگار ہوگا۔ اور سجدہ کرنا بھول گیا تو جب تک حرمتِ نماز میں ہے کرلے اگرچہ سلام پھیر چکا ہو اور سجدۂ سہو کرے (در مختار وغیرہ) معنی حرمتِ نماز یہ ہے۔ کہ کوئی ایسا کام نہ کیا ہو جو منافی نماز ہے مسئلہ۔ تاخیر سے مراد تین آیت سے زیادہ پڑھ لینا ہے کم میں تاخیر نہیں مگر آخر سورت میں اگر سجدہ واقع ہے۔ مثلاً سورۂ انشقت تو سورت پوری کرکے سجدہ کرے گا جب بھی حرج نہیں (رد المختار) مسئلہ۔ نماز میں آیت سجدہ پڑہی تو اُسکا سجدہ نماز میں واجب ہے۔ بیرون نماز نہیں ہوسکتا اور قصداً نہ کیا تو گنہگار ہوا توبہ لازم ہے۔ بشرطیکہ آیت سجدہ کے بعد فوراً رکوع وسجود نہ کیا ہو۔ نماز میں آیت سجدہ پڑہی اور سجدہ نہ کیا پھر وہ نماز فاسد ہوگئی یا قصداً فاسد کی تو بیرون نماز سجدہ کرلے اور سجدہ کرلیا تھا تو حاجت نہیں (در مختار)

مسئلہ۔ اگر آیت سجدہ پڑھنے کے بعد فوراً نماز کا سجدہ کر لیا۔ یعنی آیت سجدہ کے بعد تین آیت سے زیادہ نہ پڑھا اور رکوع کر کے سجدہ کیا۔ تو اگرچہ سجدۂ تلاوت کی نیت نہ ہو ادا ہو جائے گا (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ نماز کا سجدہ تلاوت کے سجدہ سے بھی ادا ہو جاتا ہے اور رکوع سے بھی۔ مگر رکوع سے جب ادا ہو گا کہ فوراً کرے فوراً نہ کیا تو سجدہ کرنا ضروری ہے۔ اور جس رکوع سے سجدۂ تلاوت ادا کیا خواہ وہ رکوع رکوع نماز ہو یا اس کے علاوہ۔ اگر رکوع نماز ہے۔ تو اس میں ادائے سجدہ کی نیت کر لے اور اگر خاص سجدہ ہی کے لیئے یہ رکوع کیا تو اس رکوع سے اُٹھنے کے بعد مستحب یہ ہے کہ دو آیتیں یا زیادہ پڑھ کر رکوع نماز کرے۔ فوراً نہ کرے۔ اور اگر آیت سجدہ پر سورت ختم ہے۔ اور سجدہ کے لیئے رکوع کیا تو دوسری سورت کی آیتیں پڑھکر رکوع کرے (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ آیت سجدہ درمیان سورت کے ہے تو افضل یہ ہے کہ اُسے پڑھکر سجدہ کرے پھر کچھ اور آیتیں پڑھکر رکوع کیا اور رکوع کر لیا اور اس رکوع میں ادائے سجدہ کی بھی نیت کی تو کافی ہے اگر سجدہ نہ کیا نہ رکوع کیا بلکہ سورت ختم کر کے رکوع کیا تو اگرچہ سجدہ کرے ناکافی ہے اور جب تک نماز میں ہے۔ سجدہ کی قضا کر سکتا ہے (عالمگیری) مسئلہ۔ سجدہ پر سورت ختم ہے۔ اور آیت سجدہ پڑھکر سجدہ کیا تو سجدہ سے اٹھنے کے بعد دوسری سورت کی کچھ آیتیں پڑھکر رکوع کرے اور بغیر پڑھے رکوع کر دیا تو بھی جائز ہے (عالمگیری) مسئلہ۔ اگر آیت سجدہ کے بعد ختم سورت میں دو تین آیتیں باقی ہیں تو چاہے فوراً رکوع کر دے یا سورت ختم کرنے کے بعد یا فوراً سجدہ کر لے پھر باقی آیتیں پڑھکر رکوع میں جائے۔ یا سورت ختم کر کے سجدہ میں جائے۔ سب طرح اختیار ہے۔ مگر اس صورت آخیرہ میں سجدہ سے اُٹھکر کچھ آیتیں

دوسری سورت کی پڑھ کر رکوع کرے (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ
رکوع جاتے وقت سجدہ کی نیت نہیں کی۔ بلکہ رکوع میں یا اٹھنے
کے بعد کی تو یہ نیت کافی نہیں (عالمگیری) مسئلہ۔ تلاوت کے
بعد امام رکوع میں گیا۔ اور نیت سجدہ کر لی مگر مقتدیوں نے نہ کی۔ تو
ان کا سجدہ ادا نہ ہوا۔ لہٰذا امام جب سلام پھیرے۔ تو مقتدی سجدہ
کر کے قعدہ کریں۔ اور سلام پھیریں اور اس قعدہ میں تشہد واجب ہے
اگر قعدہ نہ کیا تو نماز فاسد ہو گئی۔ کہ قعدہ اخیرہ فوت ہو گیا ہے۔ یہ حکم
جہری نماز کا ہے۔ سری (ظہر و عصر) میں چونکہ مقتدی کو علم نہیں لہٰذا
معذور ہے۔ اور اگر امام نے رکوع سے سجدہ تلاوت کی نیت نہ کی۔
تو اُسی سجدۂ نماز سے مقتدیوں کا بھی سجدۂ تلاوت ادا ہو گیا۔ اگرچہ
نیت نہ ہو۔ لہٰذا امام کو چاہیئے کہ رکوع میں سجدہ کی نیت نہ کرے
کہ مقتدیوں نے اگر نیت نہ کی تو ان کا سجدہ ادا نہ ہو گا۔ اور رکوع کے
بعد جب امام سجدہ کرے گا۔ تو اُس سے سجدۂ تلاوت بہر حال ادا
ہو جائیگا۔ نیت کرے یا نہ کرے۔ پھر نیت کی کیا حاجت (عالمگیری)
مسئلہ۔ جہری نماز میں امام نے آیت سجدہ پڑھی تو سجدہ کرنا اولیٰ
ہے۔ اور سری میں رکوع کرنا کہ مقتدیوں کو دھوکا نہ لگے۔ (ردالمختار)
مسئلہ۔ امام نے سجدۂ تلاوت کیا اور مقتدیوں کو رکوع کا گمان
ہوا اور رکوع میں گئے۔ تو رکوع توڑ کر سجدہ کریں اور جس نے رکوع اور
ایک سجدہ کیا جب بھی ہو گیا۔ اور اگر رکوع کر کے دو سجدے کر لئے
تو اس کی نماز فاسد ہو گئی۔ (درمختار) مسئلہ۔ نمازی سجدۂ تلاوت
بھول گیا۔ رکوع یا سجدہ یا قعدہ میں یاد آیا۔ تو اُسی وقت سجدہ کر لے
پھر جس رکن میں تھا۔ اُس کی طرف عود کرے۔ یعنی رکوع میں تھا
تو سجدہ کر کے رکوع میں واپس ہو۔ وعلیٰ ہذا القیاس اور اگر اُس رکن کا

اعادہ نہ کیا جب بھی نماز ہو گئی (عالمگیری) مگر قعدہ کا اعادہ فرض ہے کہ سجدہ سے قعدہ باطل ہو جاتا ہے (بہار شریعت)

ایک مجلس میں آیت سجدہ پڑھنے یا سننے کے مسائل

مسئلہ۔ ایک مجلس میں سجدہ کی آیت کو بار بار پڑھا یا سنا تو ایک ہی سجدہ واجب ہو گا۔ اگرچہ چند شخصوں سے سُنا ہو۔ یوہیں اگر آیت پڑھی اور وہی آیت دوسرے سے سنی جب بھی ایک ہی سجدہ واجب ہو گا (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ پڑھنے والے نے کئی مجلسوں میں ایک آیت بار بار پڑھی اور سننے والے کی مجلس نہ بدلی تو پڑھنے والا جتنی مجلسوں میں پڑھیگا اُس پر اُتنے ہی سجدے واجب ہونگے۔ اور سننے والے پر ایک اور اگر اِس کا عکس ہے۔ یعنی پڑھنے والا ایک مجلس میں بار بار پڑھتا رہا اور سننے والے کی مجلس بدلتی رہی۔ تو پڑھنے والے پر ایک سجدہ واجب ہو گا اور سننے والے پر اُتنے۔ جتنی مجلسوں میں سُنا (عالمگیری) مسئلہ۔ مجلس میں آیت پڑھی یا سنی اور سجدہ کر لیا پھر اُسی مجلس میں وہی آیت پڑھی۔ یا سنی تو وہی پہلا سجدہ کافی ہے (درمختار) مسئلہ۔ ایک مجلس میں چند بار آیت پڑھی یا سنی۔ اور آخر میں اُتنی ہی بار سجدہ کرنا چاہے تو یہ بھی خلاف مستحب ہے۔ بلکہ ایک ہی بار کرے بخلاف درود شریف کے کہ نام اقدس لیا یا سنا تو ایک بار درود شریف واجب اور ہر بار مستحب (ردالمحتار)۔

مجلس بدلنے اور نہ بدلنے کی صورتیں!

مسئلہ۔ دو ایک لقمہ کھانے دو ایک گھونٹ پینے کھڑے ہو جانے۔ دو ایک قدم چلنے۔ سلام کا جواب دینے۔ دو ایک بات

کرنے۔ مکان کے ایک گوشہ سے دوسرے کی طرف چلے جانے
سے مجلس نہ بدلے گی۔ ہاں اگر مکان بڑا ہے۔ جیسے شاہی محل تو ایسے
مکان میں ایک گوشہ سے دوسرے میں جانے سے مجلس بدل
جائے گی۔ کشتی میں ہے اور کشتی چل رہی مجلس نہ بدلے گی۔ ریل کا
بھی یہی حکم ہونا چاہیئے۔ جانور پر سوار ہے۔ اور وہ چل رہا ہے۔ تو مجلس
بدل رہی ہے۔ ہاں اگر سواری پر نماز پڑھ رہا ہے۔ تو نہ بدلے گی تین
لقمے کھانے۔ تین گھونٹ پینے۔ تین کلمے بولنے۔ تین قدم میدان میں
چلنے۔ نکاح یا خرید و فروخت کرنے۔ لیٹ کر سو جانے سے بدل جائے
گی (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ**۔ سوار کو نماز پڑھنا ہے۔ اور کوئی شخص
ساتھ چل رہا ہے۔ یا وہ بھی سوار ہے۔ مگر نماز میں نہیں ایسی حالت
میں اگر آیت بار بار پڑھی تو اس پر ایک سجدہ واجب ہے۔ اور ساتھ
والے پر اُتنے جتنی بار سُنا (درمختار وغیرہ) **مسئلہ**: تانا تننا۔ نہر یا
حوض میں تیرنا۔ درخت کی ایک شاخ سے دوسری پر جانا ہل جوتنا۔
چکی کے بیل کے پیچھے پھرنا۔ عورت کا بچہ کو دودھ پلانا۔ ان سب
صورتوں میں مجلس بدل جاتی ہے۔ جتنی بار پڑھے گا۔ یا سنے گا۔ اُتنے
سجدے واجب ہونگے (درمختار وغیرہ) یہی حکم کولہو کے بیل کے پیچھے
چلنے کا ہونا چاہیئے **مسئلہ**۔ ایک جگہ بیٹھے بیٹھے تانا تن رہا ہے
تو مجلس بدل رہی ہے۔ اگرچہ فتح القدیر نے اس کے خلاف لکھا
ہے۔ کہ یہ عمل کثیر ہے (ردالمختار) **مسئلہ**۔ کسی مجلس میں دیر تک بیٹھنا
قرائت تسبیح۔ تہلیل درس وعظ میں مشغول ہونا مجلس کو نہیں بدلیگا
اور اگر دونوں بار پڑھنے کے درمیان کوئی دنیا کا کام کیا۔ مثلاً کپڑا سینا
وغیرہ تو مجلس بدل گئی۔ (ردالمختار) **مسئلہ**۔ آیت سجدہ بیرون نماز
تلاوت کی۔ اور سجدہ کر کے پھر نماز شروع کی۔ اور نماز میں پھر وہی

آیت پڑہی تو اس کے لیئے دوبارہ سجدہ کرے۔ اور اگر پہلے نہ کیا تھا۔ تو یہی اُس کے بھی قائم مقام ہو گیا۔ بشرطیکہ آیت پڑہنے اور نماز کے درمیان کوئی اجنبی فعل فاصل نہ ہو اور اگر نہ پہلے سجدہ کیا۔ نہ نماز میں تو دونوں ساقط ہو گئے اور گنہگار ہوا توبہ کرے (در مختار وغیرہ)۔
مسئلہ۔ ایک رکعت میں بار بار وہی آیت پڑہی تو ایک ہی سجدہ کافی ہے۔ خواہ چند بار پڑھ کر سجدہ کیا۔ یا ایک بار پڑھ کر سجدہ کیا۔ پھر دوبارہ سہ بارہ آیت پڑھی یوہیں اگر ایک نماز کی سب رکعتوں میں یا دو تین میں وہی آیت پڑھی۔ تو سب کے لیئے ایک سجدہ کافی ہے (عالمگیری) مسئلہ۔ نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ کر لیا۔ پھر سلام کے بعد اُسی مجلس میں وہی آیت پڑھی تو اگر کلام نہ کیا تھا۔ تو وہی نماز والا سجدہ اس کے قائم مقام ہے۔ اور کلام کر لیا تھا تو دوبارہ سجدہ کرے۔ اور اگر نماز میں سجدہ نہ کیا تھا۔ پھر سلام پھیرنے کے بعد وہی آیت پڑہی تو ایک سجدہ کرے نماز والا ساقط ہو گیا (عالمگیری وغیرہ)
مسئلہ۔ نماز میں آیت سجدہ پڑہی اور سجدہ کیا پھر بے وضو ہوا۔ اور وضو کر کے بنا کی پھر وہی آیت پڑہی تو دوسرا سجدہ واجب نہ ہوا اور اگر بنا کے بعد دوسرے سے وہی آیت سُنی۔ تو دوسرا واجب ہے اور یہ دوسرا سجدہ نماز کے بعد کرے (عالمگیری) مسئلہ۔ ایک مجلس میں سجدہ کی چند آیتیں پڑہیں تو اُتنے ہی سجدے کرے (عامہ کتب)
مسئلہ۔ پوری سورت پڑہنا اور آیت سجدہ چھوڑ دینا مکروہ تحریمی ہے۔ اور صرف آیت سجدہ کے پڑہنے میں کراہت نہیں۔ مگر بہتر یہ ہے۔ کہ ایک دو آیت پہلے یا بعد کی ملا لے (در مختار وغیرہ)
مسئلہ۔ سامعین نے سجدہ کا تہیہ کیا ہو اور سجدہ اُن پر بار نہ ہو۔ تو آیت بلند آواز سے پڑہنا اولیٰ ہے۔ ورنہ آہستہ اور سامعین کا حال

معلوم نہ ہو۔ کہ آمادہ ہیں یا نہیں جب بھی آہستہ پڑھنا بہتر ہونا چاہیئے (ردالمختار) **مسئلہ**۔ آیت سجدہ پڑھی گئی مگر کام میں مشغولی کے سبب نہ سنی۔ تو اصح یہ ہے کہ سجدہ واجب نہیں مگر بہت سے علما کہتے ہیں کہ اگرچہ نہ سنی سجدہ واجب ہو گیا (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۔ زمین پر آیت سجدہ پڑھی تو یہ سجدہ سواری پر نہیں کر سکتا مگر خوف کی حالت ہو تو ہو سکتا ہے۔ اور سواری پر آیت پڑھی تو سفر کی حالت میں سواری پر سجدہ کر سکتا ہے۔ (عالمگیری) **مسئلہ**۔ مرض کی حالت میں اشارہ سے سجدہ ہو جائیگا۔ یوہیں سفر میں سواری پر اشارہ سے ہو جائیگا (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ**۔ جمعہ و عیدین اور سری (ظہر وعصر) نمازوں میں اور جس نماز میں جماعت عظیم ہو آیت سجدہ امام کو پڑھنا مکروہ ہے۔ ہاں اگر آیت کے بعد فوراً رکوع و سجود کر دے اور رکوع میں نیت نہ کرے۔ تو کراہت نہیں (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** منبر پر آیت سجدہ پڑھی تو خود اُس پر اور سننے والوں پر سجدہ واجب ہے۔ اور جنہوں نے نہ سنی اُن پر نہیں (درمختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ سجدۂ شکر مثلاً اولاد پیدا ہوئی یا مال پایا یا گمی ہوئی چیز مل گئی یا مریض نے شفا پائی وغیرہ وغیرہ۔ غرض کسی نعمت پر سجدہ کرنا مستحب ہے اسکا طریقہ وہی ہے جو سجدۂ تلاوت کا ہے (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ**۔ سجدۂ بے سبب جیسا اکثر عوام کرتے ہیں نہ ثواب ہے نہ مکروہ (عالمگیری)

فائدہ اہم:۔ جس مقصد کے لئے ایک مجلس میں سجدہ کی تمام آیتیں پڑھ کر سجدے کرے۔ مولا تعالیٰ اُس کا مقصد پورا فرما دیگا۔ خواہ ایک ایک آیت پڑھ کر اُس کا سجدہ کرتا جائے یا سب کو پڑھ کر آخر میں سجدہ سجدے کر لے (درمختار وغیرہ)

نماز مسافر کا بیان

قال اللہ تعالیٰ وَ اِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا۔ جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر اس کا گناہ نہیں کہ نماز میں قصر کرو اگر خوف ہو کہ کافر تمہیں فتنہ میں ڈالینگے۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑہیں اور ذی الحلیفہ (مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلہ پر ایک مقام کا نام ہے) میں عصر کی دو رکعتیں پڑہیں۔ بخاری وغیرہ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ) رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز سفر کی دو رکعتیں مقرر فرمائیں اور یہ پوری ہے کم نہیں یعنی اگرچہ بظاہر دو رکعتیں کم ہوگئیں مگر ثواب میں یہ دو ہی چار کی برابر ہیں (ابن ماجہ عن عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما) رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز پڑہائی حالانکہ نہ ہماری اُتنی تعداد کبھی تھی۔ اس قدر امن (رواہ مسلم وغیرہ عن حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ تعالےٰ عنہ) صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ نماز دو رکعت فرض کی گئی۔ پھر جب حضور نے ہجرت فرمائی۔ تو چار فرض کردی گئی۔ اور سفر کی نماز اُسی پہلے فرض پر چھوڑی گئی (بخاری وغیرہ) **مسئلہ**۔ شرعاً مسافر وہ شخص ہے جو تین دن کی راہ تک جانے کے ارادہ سے بستی سے باہر ہو (متون) **مسئلہ**۔ دن سے مراد سال کا سب میں چھوٹا دن اور تین دن کی راہ سے یہ مراد نہیں کہ صبح سے شام تک چلے۔ کہ کھانے پینے نماز اور دیگر ضروریات کیلئے ٹھہرنا تو ضروری ہے۔ بلکہ مراد دن کا کثر

حصہ ہے۔ مثلاً شروع صبح صادق سے دوپہر ڈھلنے تک چلا۔ پھر
ٹھہر گیا۔ پھر دوسرے روز تیسرے دن یونہیں گیا تو اتنی دور تک کی
راہ کو مسافت سفر کہیں گے۔ دوپہر کے بعد تک چلنے میں بھی برابر
چلنا مراد نہیں بلکہ عادۃً جتنا آرام لینا چاہیئے۔ اُسی قدر اس درمیان
میں ٹھیرنا بھی جائے۔ اور چلنے سے مراد معتدل چال ہے۔ کہ نہ تیز
ہو نہ سست۔ خشکی میں آدمی اور اونٹ کی درمیانی چال کا اعتبار
ہے اور پہاڑی راستہ میں اسی حساب سے جو اُس کے لئے مناسب
ہو اور دریا میں کشتی کی چال اُس وقت کی کہ ہوا نہ بالکل رُکی ہو۔ نہ تیز۔
(درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ سال کا چھوٹا دن اُس جگہ کا معتبر ہے جہاں
دن رات معتدل ہوں یعنی چھوٹے دن کے اکثر حصہ میں منزل طے
کر سکتے ہوں۔ لہٰذا جن شہروں میں بہت چھوٹا دن ہوتا ہے جیسے
بلغار کہ وہاں بہت چھوٹا دن ہوتا ہے۔ لہٰذا وہاں کے دن کا اعتبار
نہیں (درالمختار) مسئلہ۔ کوس کا اعتبار نہیں کہ کوس کہیں چھوٹے
ہوتے ہیں کہیں بڑے۔ بلکہ اعتبار تین منزلوں کا ہے۔ اور خشکی میں
میل کے حساب سے اُس کی مقدار ۵۷ ۳/۸ میل ہے (فتاویٰ رضویہ)
نوٹ۔ بعض نے چالیس میل لکھا ہے۔ مسئلہ۔ کسی جگہ جانے
کے دو راستے ہیں۔ ایک سے مسافت سفر ہے۔ دوسرے سے
نہیں۔ تو جس راستہ سے یہ جائیگا۔ اُسکا اعتبار ہے۔ نزدیک والے
راستہ سے گیا۔ تو مسافر نہیں اور دور والے سے گیا۔ تو ہے۔ اگرچہ
اس راستہ کے اختیار کرنے میں اس کی کوئی غرض صحیح نہ ہو (درمختار)
مسئلہ۔ کسی جگہ جانے کے دو راستے ہیں ایک دریا کا دوسرا خشکی
کا۔ اُن میں ایک دو دن کا ہے۔ دوسرا تین دن کا۔ تین دن والے
سے جائے تو مسافر ہے ورنہ نہیں (عالمگیری) مسئلہ۔ تین دن کی

راہ کو تیز سواری پر دو دن یا کم میں طے کرے تو مسافر ہی ہے اور تین دن سے کم کے راستہ کو زیادہ دنوں میں طے کیا تو مسافر نہیں (در مختار وغیرہ) **مسئلہ۔** تین دن کی راہ کو کسی ولی نے اپنی کرامت سے بہت تھوڑے زمانہ میں طے کیا۔ تو ظاہر یہی ہے۔ کہ مسافر کے احکام اس کے لئے ثابت ہوں۔ مگر ابن ہمام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس کا مسافر ہونا مستبعد فرمایا۔ یعنی وہ مسافر نہیں (رد المختار) **مسئلہ۔** محض نیت سے مسافر نہ ہوگا۔ بلکہ مسافر کا حکم اُس وقت سے ہے کہ بستی کی آبادی سے باہر ہو جائے (اذا فارق بیوت مصرہ) شہر میں ہے تو شہر سے گاؤں میں ہے تو گاؤں سے اور شہر والے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ شہر کے آس پاس جو آبادی شہر سے متصل ہے اُس سے بھی باہر ہو جائے (در مختار وغیرہ) **مسئلہ۔** فنائے شہر سے جو گاؤں متصل ہے شہر والے کے لئے اس گاؤں سے باہر ہو جانا ضرور نہیں۔ یوہیں شہر کے متصل باغ ہوں اگرچہ اُنکے نگہبان اور کام کرنے والے اُن میں رہتے ہوں اُن باغوں سے نکل جانا ضروری نہیں (رد المختار) **مسئلہ۔** فنائے شہر یعنی شہر سے باہر جو جگہ شہر کے کاموں کے لئے ہو مثلاً قبرستان گھوڑ دوڑ کا میدان کوڑا پھینکنے کی جگہ اگر یہ شہر سے متصل ہو تو اس سے باہر ہو جانا ضروری ہے۔ اور اگر شہر و فنا کے درمیان فاصلہ ہو تو نہیں (رد المختار) **مسئلہ۔** آبادی سے باہر ہونے سے مراد یہ ہے کہ جدھر جا رہا ہے۔ اُسطرف آبادی ختم ہو جائے اگرچہ اُسکی محاذات (برابری) میں دوسری طرف ختم نہ ہوئی ہو (غنیہ) **مسئلہ۔** کوئی محلہ پہلے شہر سے ملا ہوا تھا۔ مگر اب جدا ہو گیا۔ تو اس سے بھی باہر ہونا ضروری ہے۔ اور جو محلہ ویران ہو گیا خواہ شہر سے پہلے متصل تھا۔ یا اب بھی

متصل ہے اُس سے باہر ہونا شرط نہیں (غنیہ وغیرہ) مسئلہ اسٹیشن جہاں آبادی سے باہر ہوں تو اسٹیشن پر پہنچنے سے مسافر ہو جائیگا۔ جب کہ مسافت سفر تک جانے کا ارادہ ہو (بہار شریعت) مسئلہ۔ سفر کے لئے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ جہاں سے چلا وہاں سے تین دن کی راہ کا ارادہ ہو۔ اور اگر دو دن کی راہ کے ارادہ سے نکلا۔ وہاں پہنچکر دوسری جگہ کا ارادہ ہوا کہ وہ بھی تین دن سے کم کا راستہ ہے۔ یوہیں ساری دنیا سیر کر گھوم آئے مسافر نہیں (در مختار وغیرہ) مسئلہ۔ یہ بھی شرط ہے کہ تین دن کا ارادہ متصل سفر کا ہو۔ اگر یوں ارادہ کیا کہ مثلاً دو دن کی راہ پر پہنچکر کچھ کام کرنا ہے وہ کرکے پھر ایک دن کی راہ جاؤنگا تو تین دن کی راہ کا متصل ارادہ نہ ہوا مسافر نہ ہوا (فتاوے رضویہ)

مسافر کے احکام

مسئلہ۔ مسافر پر واجب ہے کہ نمازیں قصر کرے یعنی چار رکعت والے فرض کو دو پڑھے۔ اُس کے حق دو ہی رکعتیں پوری نماز ہے۔ اور قصداً چار پڑھیں اور دو رکعت پر قعدہ کیا تو فرض ادا ہو گئے اور پچھلی دو رکعتیں نفل ہوئیں مگر گنہگار و مستحق نار ہوا۔ کہ واجب ترک کیا۔ لہذا توبہ کرے استغفار پڑھے۔ اور دو رکعت پر قعدہ نہ کیا۔ تو فرض ادا نہ ہوئے۔ اور وہ نماز نفل ہو گئی ہاں اگر تیسری رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے اقامت کی نیت کر لی۔ تو فرض باطل نہ ہونگے مگر قیام و رکوع کا اعادہ کرنا ہوگا۔ اور اگر تیسری کے سجدہ میں نیت کی۔ تو اب فرض جاتے رہے۔ یوہیں اگر پہلی دونوں یا ایک میں قرأت نہ کی نماز فاسد ہو گئی (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ یہ رخصت کہ مسافر کیلئے ہے۔

مطلق ہے (مسافر کا مطیع ہونا شرط نہیں) اُس کا سفر جائز کام کے لئے ہو یا ناجائز کام کے لئے بہر حال مسافر کے احکام اُس کے لئے ثابت ہونگے (عامہ کتب) **مسئلہ۔** کافر تین دن کی راہ کے ارادہ سے نکلا دو۲ دن کے بعد مسلمان ہو گیا تو اس کے لئے حکم قصر ہے اور نابالغ تین دن کی راہ کے ارادہ سے نکلا اور راستہ میں بالغ ہو گیا اب سے جہاں جانا ہے تین دن کی راہ نہ ہو تو پوری پڑھے حیض والی پاک ہوئی اور اب سے تین دن کی راہ نہ ہو۔ تو پوری پڑھے (درمختار) **مسئلہ۔** بادشاہ نے رعایا کی تفتیش حال کے لئے ملک میں سفر کیا۔ تو قصر نہ کرے۔ جب کہ پہلا ارادہ متصل تین۳ منزل کا نہ ہو۔ اور اگر کسی اور غرض کے لئے ہو۔ اور مسافت سفر ہو تو قصر کرے (درمختار وغیرہ) **مسئلہ۔** سنتوں میں قصر نہیں۔ بلکہ پوری پڑھی جائینگی۔ البتہ خوف اور رواروی کی حالت میں معاف ہیں۔ اور امن کی حالت میں پڑھی جائیں (عالمگیری) **مسئلہ۔** مسافر اُسوقت تک مسافر ہے جب تک اپنی بستی میں پہنچ نہ جائے یا آبادی میں پورے پندرہ۱۵ روز ٹھہرنے کی نیت نہ کرلے یہ اُسوقت ہے۔ جب تین دن کی راہ چل چکا ہو اور اگر تین منزل پہنچنے سے پیشتر واپسی کا ارادہ کرلیا تو مسافر نہ رہا اگرچہ جنگل میں ہو (درمختار وغیرہ)

نیت اقامت کے شرائط

مسئلہ۔ اقامت صحیح ہونے کے لئے چھ۶ شرطیں (۱) چلنا ترک کرے اگر چلنے کی حالت میں اقامت کی نیت کی تو مقیم نہیں (۲) وہ جگہ اقامت کی صلاحیت رکھتی ہو جنگل یا دریا یا غیر آباد ٹاپو میں اقامت کی نیت کی مقیم نہ ہوا۔ (۳) پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت ہو۔ اس سے

کم ٹھہرنے کی نیت سے مقیم نہ ہوگا۔(۴) یہ نیت ایک ہی جگہ ٹھہرنے کی ہو۔ اگر دو جگہوں میں پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ ہو۔ مثلاً ایک میں دس دن دوسرے میں پانچ دن کا تو مقیم نہ ہوگا (۵) اپنا ارادہ مستقل رکھتا یعنی کسی کا تابع نہ ہو۔(۶) اُس کی حالت اُس کے ارادہ کے منافی نہ ہو (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ**۔ مسافر جا رہا ہے اور ابھی شہر یا گاؤں میں پہنچا نہیں اور نیت اقامت کرلی۔ تو مقیم نہ ہوا اور پہنچنے کے بعد نیت کی تو ہوگیا۔ اگرچہ ابھی مکان وغیرہ کی تلاش میں پھر رہا ہو (عالمگیری)

مسئلہ۔ مسلمانوں کا لشکر کسی جنگل میں پڑاؤ ڈالدے اور ڈیرا خیمہ نصب کرکے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرلے تو مقیم نہ ہوا۔ اور جو لوگ جنگل میں خیموں میں رہتے ہیں وہ اگر جنگل میں خیمہ ڈالکر پندرہ دن کی نیت سے ٹھیریں مقیم ہوجائینگے۔ بشرطیکہ وہاں پانی اور گھاس وغیرہ دستیاب ہوں۔ کہ اُن کے لئے جنگل ویسا ہی ہے جیسے ہمارے لئے شہر اور گاؤں (درمختار) **مسئلہ**۔ دو جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کی اور دونوں مستقل ہوں جیسے مکہ و منیٰ تو مقیم نہ ہوا اور ایک دوسرے کی تابع ہو جیسے شہر اور اُس کی فنا۔ تو مقیم ہوگیا۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ۔ یہ نیت کی کہ ان دو بستیوں میں پندرہ روز ٹھہریگا ایک جگہ دن میں رہیگا۔ اور دوسری جگہ رات میں تو اگر پہلے وہاں گیا۔ جہاں دن میں ٹھہرنے کا ارادہ ہے تو مقیم نہ ہوا۔ اور اگر پہلے وہاں گیا جہاں رات میں رہنے کا قصد ہے تو مقیم ہوگیا۔ پھر یہاں سے دوسری بستی میں گیا۔ جب بھی مقیم ہے (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ**۔ مسافر اپنے ارادہ میں مستقل نہ ہو تو پندرہ دن کی نیت سے مقیم نہ ہوگا مثلاً عورت مہر معجل (جو جلد ادا کیا جاتا ہے) شوہر کے ذمہ باقی نہ ہو۔ کہ شوہر کی تابع ہے اس کی اپنی نیت بیکار ہے اور غلام غیر مکاتب کہ اپنے مالک کا تابع

ہے اور لشکری (سپاہی) جسکو بیت المال یا بادشاہ کی طرف سے خوراک ملتی ہے۔ کہ یہ اپنے سردار کا تابع ہے۔ اور نوکر کہ یہ اپنے آقا کا تابع ہے۔ اور قیدی کہ یہ قید کرنے والے کا تابع ہے۔ اور جس مالدار پر تاوان لازم آیا۔ اور شاگرد جسکو استاذ کے ہاں سے کھانا ملتا ہے کہ یہ اپنے استاذ کا تابع ہے اور نیک بیٹا اپنے باپ کا تابع ہے۔ ان سب کی اپنی نیت بیکار ہے۔ بلکہ جن کے تابع ہیں اُن کی نیتوں کا اعتبار ہے۔ اُن کی نیت اقامت کی ہے تو تابع بھی مقیم ہیں اُن کی نیت اقامت کی نہیں۔ تو یہ بھی مسافر ہیں (در مختار، عالمگیری وغیرہا)

مسئلہ۔ عورت کا مہر معجل باقی ہے تو اُسے اختیار ہے۔ کہ اپنے نفس کو روک لے لہٰذا اسوقت تابع اور اجیر (مزدور) جو ماہانہ یا برسی پر نوکر نہیں۔ بلکہ روزانہ اُسکا مقرر ہے۔ وہ دن بھر کام کرنے کے بعد اجارہ فسخ (توڑ) کر سکتا ہے۔ لہٰذا تابع نہیں اور جس مسلمان کو دشمن نے قید کیا اگر معلوم ہے کہ تین دن کی راہ لے جائیگا۔ تو قصر کرے اور معلوم نہ ہو تو اُس سے دریافت کرے جو بتائے اُس کے موافق عمل کرے۔ اور نہ بتایا تو اگر معلوم ہے۔ کہ وہ دشمن مقیم ہے۔ تو پوری پڑھے اور مسافر ہے تو قصر کرے اور یہ بھی معلوم نہ ہو سکے تو جب تک تین دن کی راہ طے نہ کر لے پوری پڑھے اور جس پر تاوان لازم آیا وہ سفر میں تھا۔ اور پکڑا گیا اگر نادار ہے تو قصر کرے اور مالدار ہے اور پندرہ یوم کے اندر دینے کا ارادہ ہے یا کچھ ارادہ نہیں جب بھی قصر کرے اور یہ ارادہ ہے۔ کہ نہیں دیگا تو پوری پڑھے (رد المحتار وغیرہ)

مسئلہ۔ تابع کو چاہیئے۔ کہ متبوع سے سوال کرے وہ جو کہے اس کے مناسب عمل کرے اور اگر اُس نے کچھ نہ بتایا۔ تو دیکھے کہ مقیم ہے یا مسافر۔ اگر مقیم ہے۔ تو اپنے کو مقیم سمجھے اور مسافر ہے۔ تو مسافر اور یہ

بھی معلوم نہ ہو۔ تو تین دن کی راہ طے کرنیکے بعد قصر کرے اس سے پہلے پوری پڑھے اور اگر سوال نہ کرے تو وہی حکم ہے کہ سوال کیا اور کچھ جواب نہ ملا (رد المختار) مسئلہ۔ اندھے کے ساتھ کوئی پکڑ کرے جانے والا ہے۔ اگر یہ اُس کا نوکر ہے تو نابینا کی اپنی نیت کا اعتبار ہے۔ اور اگر محض احسان کے طور پر اس کے ساتھ ہے۔ تو اس کی نیت کا اعتبار ہے۔ (رد المختار) مسئلہ۔ جو سپاہی سردار کا تابع تھا۔ اور لشکر کو شکست ہوئی اور سب علیحدہ علیحدہ ہو گئے متفرق ہو گئے تو اب تابع نہیں بلکہ اقامت وسفر میں خود اس کی اپنی نیت کا لحاظ ہے (رد المختار) مسئلہ۔ غلام اپنے مالک کے ساتھ سفر میں تھا۔ مالک نے کسی مقیم کے ہاتھ اسے فروخت کر دیا۔ اگر نماز میں اُسے اسکا علم تھا۔ اور دو پڑھیں تو پھر پڑھے (رد المختار) مسئلہ۔ غلام دو شخصوں میں مشترک ہے۔ اور وہ دونوں سفر میں ہیں۔ ایک نے اقامت کی نیت کی دوسرے نے نہیں تو اگر اُس غلام سے خدمت لینے میں باری مقرر ہے تو مقیم کی باری کے دن چار پڑھے۔ اور مسافر کی باری کے دن دو اور باری نہ ہو تو ہر روز چار پڑھے۔ اور دو رکعت پر قعدہ فرض ہے (عالمگیری) مسئلہ۔ جس نے اقامت کی نیت کی مگر اُس کی حالت بتاتی ہے۔ کہ پندرہ روز نہ ٹھیریگا تو نیت صحیح نہیں۔ مثلاً حج کرنے گیا اور شروع ذالحجہ میں پندرہ دن مکہ معظمہ میں ٹھہرنے کا ارادہ کیا تو یہ نیت بیکار ہے۔ کہ جب حج کا ارادہ ہے۔ تو عرفات و منیٰ کو ضرور جائے گا۔ پھر اتنے دنوں مکہ معظمہ میں کیونکر ٹھہر سکتا ہے۔ اور منیٰ سے واپس ہو کر نیت کرے تو صحیح ہے (در مختار وغیرہ) مسئلہ۔ جو شخص کہیں گیا اور وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ نہیں۔ مگر قافلہ کے ہمراہ جانے کا ارادہ ہے اور یہ معلوم ہے۔ کہ قافلہ پندرہ روز کے بعد جائیگا۔ تو وہ مقیم ہے۔ نماز پوری پڑھے اگرچہ اقامت کی

نیت نہیں (درمختار) **مسئلہ**۔ مسافر کسی کام کے لئے یا ساتھیوں کے انتظار میں دو چار روز یا تیرہ چودہ روز کی نیت سے ٹھہرا یا یہ ارادہ ہے کہ کام ہو جائیگا۔ تو چلا جائے گا۔ اور دونوں صورتوں میں آج کل آجکل کرتے برسیں گزر جائیں۔ جب مسافر ہی ہے نماز قصر پڑھے (عالمگیری وغیرہ)
مسئلہ۔ مسلمانوں کا لشکر دارالحرب کو گیا یا دارالحرب میں کسی قلعہ کا محاصرہ کیا تو مسافر ہی ہے۔ اگرچہ پندرہ روز کی نیت کر لی ہو۔ اگرچہ ظاہر غلبہ ہو۔ یوہیں اگر دارالاسلام میں باغیوں کا محاصرہ کیا ہو۔ تو مقیم نہیں۔ اور جو شخص دارالحرب میں امان لے کر گیا۔ اور پندرہ دن کی اقامت کی نیت کی تو چار پڑھے (درمختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ دارالحرب کا رہنے والا وہیں مسلمان ہو گیا اور کفار اُس کے مار ڈالنے کی فکر میں ہوئے وہ وہاں سے تین دن کی راہ کا ارادہ کر کے بھاگا۔ تو نماز قصر کرے۔ اور اگر کہیں ایک دو ماہ کے ارادہ سے چھپ گیا۔ جب بھی قصر پڑھے اور اگر اُسی شہر میں چھپا تو پوری پڑھے اور اگر مسلمان دارالحرب میں قید تھا۔ وہاں سے بھاگ کر کسی غار میں چھپا تو قصر پڑھے۔ اگرچہ پندرہ روز کا ارادہ ہو اور اگر دارالحرب کے کسی شہر کے تمام رہنے والے مسلمان ہو جائیں اور حربیوں نے اُن سے لڑنا چاہا۔ تو وہ سب مقیم ہی ہیں یوہیں اگر کفار اُن کے شہر پر غالب آئے اور یہ لوگ شہر چھوڑ کر ایک دن کی راہ کے ارادہ سے چلے گئے۔ جب بھی مقیم ہیں۔ اور تین دن کی راہ کا ارادہ ہو تو مسافر پھر اگر واپس آئے۔ اور کفار نے اُن کے شہر پر قبضہ نہ کیا ہو۔ تو مقیم ہو گئے۔ اور اگر مشرکوں کا شہر پر تسلط ہو گیا۔ اور وہاں رہے بھی مگر مسلمانوں کے واپس آنے پر چھوڑ دیا۔ تو اگر یہ لوگ وہاں رہنا چاہیں۔ تو دارالاسلام ہو گیا۔ نمازیں پوری کریں اور اگر وہاں رہنے کا ارادہ نہیں۔ بلکہ صرف ایک آدھ مہینہ ٹھہر کر دارالاسلام کو چلے

جائیں گے تو قصر کریں (عالمگیری) مسئلہ۔ مسلمانوں کا لشکر دارالحرب میں گیا۔ اور غالب آیا۔ اور اُسی شہر کو دارالاسلام بنایا تو پوری پڑھیں اور اگر محض وہاں ایک ماہ ٹھہرنے کا ارادہ ہے۔ تو قصر کریں (عالمگیری) مسئلہ۔ مسافر نے نماز کے اندر اقامت کی نیت کی۔ تو یہ نماز بھی پوری پڑھے۔ اور اگر یہ صورت ہوئی۔ کہ ایک رکعت پڑھی تھی۔ کہ وقت ختم ہو گیا۔ اور دوسری میں اقامت کی نیت کی۔ تو یہ نماز دو ہی رکعت پڑھے۔ اس کے بعد کی نماز چار رکعت پڑھے۔ یونہیں اگر مسافر لاحق تھا اور امام بھی مسافر تھا۔ امام کے سلام کے بعد نیت اقامت کی۔ تو دو پڑھے۔ اور امام کے سلام سے پیشتر نیت کی تو چار پڑھے (در مختار وغیرہ)

مسافر نے مقیم کی اقتداء کی یا مقیم نے مسافر کی۔ ان کے متعلق مسائل

مسئلہ۔ اداو قضا دونوں میں مقیم مسافر کی اقتدا کر سکتا ہے اور امام کے سلام کے بعد اپنی دو رکعتیں پڑھ لے۔ اور ان رکعتوں میں قرأت بالکل نہ کرے۔ بلکہ بقدر فاتحہ چپ کھڑا رہے (در مختار وغیرہ) مسئلہ امام مسافر ہے اور مقتدی مقیم امام کے سلام سے پہلے مقتدی کھڑا ہو گیا۔ اور سلام سے پہلے امام نے نیت اقامت کر لی۔ تو اگر مقتدی نے تیسری کا سجدہ نہ کیا ہو۔ تو امام کے ساتھ ہو لے ورنہ نماز گئی۔ اور تیسری کے سجدہ کے بعد امام نے اقامت کی نیت نہ کی تو متابعت نہ کرے۔ متابعت کرے گا تو نماز فاسد ہو جائیگی۔ (ردالمختار) مسئلہ۔ یہ پہلے معلوم ہو چکا ہے۔ کہ حکم صحت اقتداء کے لئے شرط ہے۔ کہ امام کا مقیم یا مسافر ہونا معلوم ہو۔ خواہ نماز شروع کرتے وقت معلوم ہو یا بعد میں۔ لہذا امام کو چاہیئے کہ نماز شروع کرتے وقت اپنا مسافر ہونا ظاہر کر دے۔ اور شروع نماز میں نہ کہا۔ تو بعد نماز کہدے۔ کہ اپنی نمازیں پوری کر لو۔ میں مسافر ہوں

(در مختار) اور شروع میں کہدیا جب بھی بعد میں کہدے کہ جو لوگ اس وقت موجود نہ تھے۔ انہیں بھی معلوم ہو جائے۔ **مسئلہ**۔ وقت ختم ہونے کے بعد مسافر مقیم کی اقتدا نہیں کر سکتا۔ وقت میں کر سکتا ہے اور اس اقتدا کی صورت میں مسافر کے فرض بھی چار ہو گئے۔ یہ حکم چار رکعتی نماز کا ہے۔ اور جن نمازوں میں قصر نہیں۔ اُن میں وقت و بعد وقت دونوں صورتوں میں اقتدا کر سکتا ہے وقت میں اقتدا کی تھی نماز پوری کرنے سے پہلے وقت ختم ہو گیا۔ جب بھی اقتدا صحیح ہے۔ (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ مسافر نے مقیم کی اقتدا کی اور امام کے مذہب کے موافق وہ نماز قضا ہے۔ اور مقتدی کے مذہب پر ادا۔ مثلاً امام شافعی المذہب ہے۔ مقتدی حنفی اور ایک مثل کے بعد ظہر کی نماز اس نے اس کے پیچھے پڑھی تو اقتدا صحیح ہے۔ (رد المختار) **مسئلہ**۔ مسافر نے مقیم کے پیچھے شروع کر کے توڑ دی تو اب دو ہی رکعت پڑھیگا۔ یعنی جب کہ تنہا پڑھے۔ یا کسی مسافر کی اقتدا کی۔ اور اگر پھر مقیم کی اقتدا کی تو چار پڑھے۔ (رد المختار) **مسئلہ**۔ مسافر نے مقیم کی اقتدا کی۔ تو مقتدی پر بھی قعدہ اولیٰ واجب ہو گیا فرض نہ رہا۔ تو اگر امام نے قعدہ اولیٰ نہ کیا۔ نماز فاسد نہ ہوئی۔ اور مقیم نے مسافر کی اقتدا کی تو مقتدی پر بھی قعدہ اولیٰ فرض ہو گیا۔ (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ قصر اور پوری پڑھنے میں آخر وقت کا اعتبار ہے۔ جب کہ پڑھ نہ چکا ہو۔ فرض کرو کسی نے نماز نہ پڑھی تھی۔ اور وقت اتنا باقی رہ گیا ہے۔ کہ اللہ اکبر کہہ لے۔ اب مسافر ہو گیا تو قصر کرے۔ اور مسافر تھا۔ اسوقت اقامت کی نیت کی تو چار پڑھے۔ (در مختار) **مسئلہ**۔ ظہر کی نماز وقت میں پڑھنے کے بعد سفر کیا۔ اور عصر کی دو پڑھیں۔ پھر کسی ضرورت سے مکان پر واپس آیا۔ اور ابھی عصر کا وقت باقی ہے۔ اب معلوم ہوا کہ دونوں نمازیں

بے وضو ہوئیں تو ظہر کی دو پڑھے۔ اور عصر کی چار اور اگر ظہر و عصر کی پڑھ کر آفتاب ڈوبنے سے پہلے سفر کیا۔ اور معلوم ہوا کہ دونوں نمازیں بے وضو پڑھی تھیں۔ تو ظہر کی چار پڑھے۔ اور عصر کی دو (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ۔ مسافر کو سہو ہوا اور دو رکعت پر سلام پھیرنے کے بعد نیت اقامت کی اس نماز کے حق میں مقیم نہ ہوا اور سجدہ سہو ساقط ہو گیا اور سجدہ کرنے کے بعد نیت اقامت کی تو صحیح ہے۔ اور چار رکعت پڑھنا فرض اگرچہ ایک ہی سجدہ کے بعد نیت کی (عالمگیری) **مسئلہ** مسافر نے مسافروں کی امامت کی۔ اثنائے نماز میں امام بے وضو ہوا اور کسی مسافر کو خلیفہ کیا۔ خلیفہ نے اقامت کی نیت کی۔ تو اُس کے پیچھے جو مسافر ہیں۔ اُن کی نمازیں دو ہی رکعت رہینگی۔ یوہیں اگر مقیم کو خلیفہ کیا۔ جب بھی مقتدی مسافر دو ہی پڑھیں۔ اور اگر امام نے حدث کے بعد مسجد سے نکلنے کے پہلے اقامت کی نیت کی۔ تو مقتدی چار پڑھیں۔ (عالمگیری)

وطن اصلی اور وطن اقامت کے مسائل

مسئلہ۔ وطن دو قسم ہے۔ وطن اصلی۔ وطن اقامت۔ وطن اصلی وہ جگہ ہے۔ جہاں اس کی پیدائش ہے یا اس کے گھر کے لوگ وہاں رہتے ہیں۔ یا وہاں سکونت کر لی اور یہ ارادہ ہے۔ کہ یہاں سے نہ جائیگا۔ وطن اقامت وہ جگہ ہے۔ کہ مسافر نے پندرہ دن یا اُس سے زیادہ ٹھہرنے کا وہاں ارادہ کیا ہو (عالمگیری) **مسئلہ۔** مسافر نے کہیں شادی کر لی۔ اگرچہ وہاں پندرہ روز ٹھہرنے کا ارادہ نہ ہو۔ مقیم ہو گیا۔ اور دو شہروں میں اُس کی دو عورتیں رہتی ہوں تو دونوں جگہ پہنچتے ہی مقیم ہو جائیگا (ردالمختار) **مسئلہ۔** ایک جگہ آدمی کا وطن

اصلی ہے۔ اب اُس نے دوسری جگہ وطن اصلی بنایا۔ اگر پہلی جگہ بال بچے موجود ہوں تو دونوں اصلی ہیں۔ ورنہ پہلا اصلی نہ رہا۔ خواہ ان دونوں جگہوں کے درمیان مسافت سفر ہو یا نہ ہو (درمختار وغیرہ) مسئلہ وطن اقامت دوسرے وطن اقامت کو باطل کر دیتا ہے۔ یعنی ایک جگہ پندرہ روز کے ارادہ سے ٹھہرا۔ پھر دوسری جگہ اُتنے ہی دن کے ارادہ سے ٹھہرا۔ تو پہلی جگہ اب وطن نہ رہی۔ دونوں کے درمیان مسافت سفر ہو یا نہ ہو۔ یونہی وطن اقامت وطن اصلی و سفر سے باطل ہو جاتا ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ اگر اپنے گھر کے لوگوں کو لیکر دوسری جگہ چلا گیا۔ اور پہلی جگہ مکان و اسباب وغیرہ باقی ہیں تو وہ بھی وطن اصلی ہے (عالمگیری) مسئلہ۔ وطن اقامت کے لئے یہ ضرور نہیں۔ کہ تین دن کے سفر کے بعد وہاں اقامت کی ہو۔ بلکہ مدت سفر طے کرنے سے پہلے اقامت کرلی۔ وطن اقامت ہو گیا (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ بالغ کے والدین کسی جگہ (شہر) میں رہتے ہوں۔ اور وہ شہر اُس کی جائے ولادت نہیں نہ اس کے اہل (عیال) وہاں ہوں تو وہ جگہ اس کے لئے وطن نہیں۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ مسافر جب وطن اصلی میں پہنچگیا۔ سفر ختم ہو گیا اگرچہ اقامت کی نیت نہ کی ہو (عالمگیری) مسئلہ۔ عورت بیاہ کر سسرال گئی اور یہیں رہنے سہنے لگی۔ تو میکا اس کے لئے وطن اصلی نہ رہا یعنی اگر سسرال تین منزل پر ہے۔ وہاں سے میکے آئی اور پندرہ روز ٹھہرنے کی نیت نہ کی۔ تو قصر پڑھے۔ اور اگر میکے رہنا نہیں چھوڑا بلکہ سسرال عارضی طور پر گئی۔ تو میکے آتے ہی سفر ختم ہو گیا۔ نماز پوری پڑھے۔ (بہار شریعت) مسئلہ۔ عورت کو بغیر محرم کے تین دن یا زیادہ کی راہ جانا ناجائز ہے۔ بلکہ ایک دن کی راہ جانا بھی بلکہ نصف دن بلکہ ویسی جیسی عورت کو ذرا بھر بھی موقعہ سفر نہ دیا جائے۔ نابالغ

بچہ یا معتوہ (قدرے بے وقوف) کے ساتھ بھی سفر نہیں کر سکتی ہمراہی میں بالغ محرم یا شوہر کا ہونا ضروری ہے (عالمگیری وغیرہ) محرم کے لئے ضرور ہے کہ سخت فاسق بے باک غیر مامون نہ ہو۔

جمعہ کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ یا ایہا الذین آمنوا اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ وذروا البیع ط ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون ط اے ایمان والو۔ جب نماز کے لئے جمعہ کے روز اذان دی جائے تو ذکر خدا کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت وغیرہ چھوڑ دو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔

فضائل روز جمعہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ ہم پچھلے ہیں یعنی دنیا میں آنے کے لحاظ سے اور قیامت کے روز پہلے سوا اس کے کہ انہیں ہم سے پہلے کتاب ملی اور ہمیں اُن کے بعد یہی جمعہ وہ دن ہے۔ کہ اُن پر فرض کیا گیا۔ یعنی یہ کہ اس کی تعظیم کریں وہ اس سے خلاف ہو گئے۔ اور ہم کو اللہ تعالیٰ نے بتا دیا۔ دوسرے لوگ ہمارے تابع ہیں۔ یہود نے دوسرے دن کو وہ دن مقرر کیا۔ (ہفتہ کو) اور نصاری نے تیسرے دن کو (اتوار کو) (صحیحین عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) (۲) فرماتے ہیں۔ ہم اہل دنیا سے پیچھے ہیں (بلحاظ ظاہری پیدائش) اور قیامت کے دن پہلے کہ تمام مخلوق سے پہلے ہمارے لئے فیصلہ ہو جائیگا (مسلم عن حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(۳) فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہتر دن کہ سورج نے اُس
پر طلوع کیا۔ جمعہ کا دن ہے۔ اسی میں آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا
کئے گئے۔ اور اسی میں جنت میں داخل کئے گئے۔ اور اسی میں جنت
سے اُترنے کا انہیں حکم ہوا۔ اور قیامت جمعہ ہی کے دن قائم ہوگی
تنبیہ۔ بظاہر آدم علیہ السلام کا جنت سے باہر تشریف لانا اچھا نہیں
معلوم ہوتا لیکن درحقیقت اس میں کئی حکمتیں مدغم تھیں۔ کیونکہ صیغۂ
امر نہی (فکلا منہا رغدا اور فلا تقربا ھذہ الشجرۃ) جنت
میں بھی موجود تھے! دران کی تکمیل مولا تعالیٰ کو منظور تھی۔ جس کے لئے
ہزارہا نبیوں کی ضرورت تھی الخ اگر آپ جنت سے نزول نہ فرماتے
تو نہ کوئی نبی و رسول ہوتا۔ نہ کوئی ولی غوث قطب ہوتا۔ اور نہ ہی قدر
رنج و راحت ہوتی۔ اور پھر نہ ہی جنتیوں کو قدر نعیم جنت ہوتی۔ کیونکہ
قدر راحت آنکس داند کہ بہ مصیبت گرفتار آید۔ وغیرہ۔ فوائد نزول
جنت کا ہی نتیجہ ہیں اور یوں ہیں بظاہر قیامت عبید الشیطان کے
لئے ایک زبردست مہم اور بلا ہے۔ لیکن عبید الرحمان کے لئے ھو بلقآ
ربھم بھو تنون کی تکمیل ہے۔ اور اجیر خاص کے لئے اُدخلوا الجنۃ
بما کنتم تعملون ایفاء اجر کی تاریخ ہے۔ اور خاص الخاص کے لئے
ورضوان اللہ اکبر کی زندگی جمیل ہے۔ (۴) فرماتے ہیں۔ رسول کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہارے افضل دنوں سے جمعہ کا دن ہے (ان
الجمعۃ سید الایام) اسی میں آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اسی میں
انتقال کیا۔ اور اسی میں نفخہ ہے (دوسری بار صور کا پھونکا جانا) اور اسی
میں صعقہ ہے (اول بار صور پھونکا جانا) اس دن میں مجھ پر درود شریف
کی کثرت کرو۔ کہ تمہارا درود شریف مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ لوگوں نے
عرض کی۔ یا رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسوقت درود حضور پر ہمارا کیونکر پیش کیا

جائے گا۔ جب حضور انتقال فرما چکے ہونگے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء علیہم السلام کے جسم کھانا حرام کردیا ہے (ابوداؤد وغیرہ) دوسری روایت میں ہے۔ کہ یہ دن مشہود ہے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور مجھ پر جو درود پڑھے گا۔ پیش کیا جائیگا۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ کا نبی زندہ ہے۔ روزی دیا جاتا ہے (فنبی اللہ حي یرزق) (ابن ماجہ)

فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے۔ (ان الجمعۃ سید الایام) اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عید اضحیٰ و عید الفطر سے افضل ہے اسمیں پانچ خصلتیں ہیں (۱) اللہ تعالیٰ نے اُسی میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا (۲) اور اُسی میں زمین پر اُنہیں اُتارا۔ (۳) اور اُسی میں اُنہیں وفات دی۔ (۴) اور اُسی میں ایک ساعت ایسی ہے کہ بندہ اُسوقت جس چیز کا سوال کرے۔ وہ اُسے دیگا: جب تک حرام کا سوال نہ کرے۔ (۵) اور اُسی دن میں قیامت قائم ہوگی۔ کوئی فرشتہ مقرب و آسمان و زمین و ہوا اور پہاڑ اور دریا ایسا نہیں کہ جمعہ کے دن سے ڈرتا نہ ہو (ابن ماجہ) **ف** ۔ جمعہ کے دن ایک ایسا وقت ہے کہ اس میں دعا قبول ہوتی ہے۔ مسلم کی روایت میں ہے۔ کہ وہ وقت بہت تھوڑا ہے۔ رہا یہ کہ وہ کونسا وقت ہے۔ اس میں روایتیں بہت مختلف ہیں۔ اُن میں دو قوی ہیں۔ ایک یہ کہ امام کے خطبہ کے لئے بیٹھنے سے ختم نماز تک ہے۔ (رواہ مسلم) دوسری یہ کہ وہ جمعہ کی پچھلی ساعت ہے۔ ترمذی وغیرہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہے کہ وہ کہتے ہیں۔ میں کوہ طور کی طرف گیا۔ اور کعب احبار سے ملا۔ اُن کے پاس بیٹھا۔ انہوں نے مجھے توریت کی روایتیں سنائیں اور میں نے اُن سے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان کیں۔ اُن میں

ایک حدیث یہ بھی تھی۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہتر دن کہ آفتاب نے اُس پر طلوع کیا۔ جمعہ کا دن ہے۔ اُسی دن آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی۔ وغیرہ واقعات بیان فرمائے۔ اور اُسی میں قیامت قائم ہوگی اور کوئی نہیں کہ جمعہ کے دن صبح کے وقت آفتاب نکلنے تک قیامت کے ڈر سے چیختا نہ ہو۔ سوا آدمی اور جن کے۔ اور اس میں ایک ایسا وقت ہے۔ کہ مسلمان بندہ نماز پڑھنے میں اُسے پالے تو اللہ تعالیٰ اسے جس شے کا سوال کرے وہ اُسے دیگا۔ کعب نے کہا سال میں ایسا ایک دن ہے۔ میں نے کہا بلکہ ہر جمعہ میں ہے۔ کعب نے توریت پڑھ کر کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ پھر میں عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا۔ اور کعب احبار کی مجلس اور جمعہ کے بارے میں جو حدیث کی تھی۔ اُسکا ذکر کیا۔ اور یہ کہ کعب نے کہا تھا۔ یہ ہر سال میں ایک دن ہے۔ عبداللہ بن سلام نے کہا۔ کعب نے غلط کہا۔ میں نے کہا۔ پھر کعب نے توریت پڑھکر کہا بلکہ وہ ساعت ہر جمعہ میں ہے۔ کہا۔ کعب نے سچ کہا۔ پھر عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔ تمہیں معلوم ہے۔ یہ کونسی ساعت ہے۔ میں نے کہا مجھے بتاؤ اور بخل نہ کرو۔ اور کہا جمعہ کے دن کی پچھلی ساعت ہے۔ میں نے کہا۔ پچھلی ساعت کیسی ہو سکتی ہے۔ حضور نے فرمایا ہے مسلمان بندہ نماز پڑھنے میں اُسے پائے۔ اور وہ نماز کا وقت نہیں۔ عبد بن سلام نے کہا۔ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا ہے۔ کہ جو کسی مجلس میں انتظار نماز میں بیٹھے وہ نماز میں ہے۔ میں نے کہا۔ ہاں فرمایا۔ تو ہے۔ کہا تو وہ یہی ہے۔ یعنی نماز پڑھنے سے نماز کا انتظار مراد ہے۔ (ترمذی وغیرہ)

فرمایا جمعہ کے دن جس ساعت کی خواہش کی جاتی ہے۔ اُسے عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک تلاش کرو۔ (ترمذی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

فرمایا اللہ تعالیٰ کسی مسلمان کو جمعہ کے دن بے مغفرت کئے نہ چھوڑیگا (طبرانی)

جمعہ کے دن رات میں مرنے کے فضائل!

(۱) فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے دن اور رات میں چوبیس ۲۴ گھنٹے ہیں۔ کوئی گھنٹا ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ جہنم سے چھ لاکھ آزادنہ کرتا ہو۔ جن پر جہنم واجب ہوگیا تھا۔ (طبرانی عن ابی یعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) (۲) حضور فرماتے ہیں جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مریگا۔ اللہ تعالیٰ اُسے فتنۂ قبر سے بچالیگا (ترمذی وغیرہ) (۳) حضور فرماتے ہیں جو جمعہ کے دن میں یا جمعہ کی رات میں مرے گا عذاب قبر سے بچالیا جائیگا۔ اور قیامت کے دن اسطرح آئے گا کہ اُس پر شہیدوں کی مہر ہوگی (ابو نعیم عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) (۴) فرماتے ہیں جو جمعہ کے دن مرے گا۔ اُس کے لئے شہید کا اجر لکھا جائے گا اور فتنۂ قبر سے بچالیا جائیگا (ترغیب عن اباس ابی بکیر رضی اللہ عنہ) حضور فرماتے ہیں جو مسلمان مرد یا مسلمان عورت جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے۔ عذاب اور فتنۂ قبر سے بچالیا جائیگا۔ اور خدا سے اس حال میں ملے گا کہ اُس پر کچھ حساب نہ ہوگا۔ اور اُس کے ساتھ گواہ ہونگے۔ اُس کے لئے گواہی دینگے یا مہر ہوگی۔ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی رات روشن رات ہے۔ اور جمعہ کا دن چمکدار دن (بیہقی) ترمذی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔ کہ انہوں نے یہ آیت پڑھی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا آج میں نے تمہارا دین کامل کردیا۔ اور تم پر اپنی نعمت تمام کردی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند فرمایا۔ اُن کی خدمت میں ایک یہودی حاضر تھا اُس نے کہا۔ یہ آیت ہم پر نازل ہوتی۔ تو ہم اُس دن کو عید بناتے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ یہ آیت دو عیدوں کے دن اُتری۔ جمعہ وعرفہ کے دن یعنی ہمیں اُس دن کو عید بنانے کی ضرورت نہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ

نے جسدن یہ آیت اُتاری اُسدن دوہری عید تھی کہ جمعہ و عرفہ یہ دونوں مسلمانوں کے عید کے ہیں۔ اور اُسدن یہ دونوں جمع تھے کہ جمعہ کا دن تھا۔ اور نویں ذی الحجہ (ترمذی)

فضائل نماز جمعہ

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جس نے اچھی طرح وضو کیا۔ پھر جمعہ کو آیا۔ اور (خطبہ) سنا۔ اور چپ رہا اُس کے لیئے بخشش اور مغفرت ہو جائے گی۔ اُن گناہوں کی جو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہیں اور تین اور۔ اور جس نے کنکری چھوئی اُس نے لغو کیا۔ یعنی خطبہ سننے کی حالت میں اتنا کام بھی لغو میں داخل ہے۔ کہ کنکری ہو اُسے ہٹا دے۔ (مسلم وغیرہ) حضور فرماتے ہیں۔ جمعہ کفارہ اُن گناہوں کے لیئے جو اس جمعہ اور اس کے بعد والے جمعہ کے درمیان ہیں۔ اور تین دن اور۔ اور یہ اسوجہ سے کہ مولا تعالیٰ فرماتا ہے۔ جو ایک نیکی کرے اُس کے لیئے دس مثل ہے (طبرانی) من جاء بالحسنة فله عشر امثالها) فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ پانچ چیزیں جو ایک دن میں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسکو جنتی لکھ دیگا۔ (۱) جو مریض کو پوچھنے جائے (۲) اور جنازے میں حاضر ہو۔ (۳) اور روزہ رکھے (۴) اور جمعہ کو جائے (۵) اور غلام آزاد کرے۔

جمعہ چھوڑنے پر وعیدیں

(۱) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز آئینگے۔ یا اللہ تعالیٰ اُن کے دلوں پر مہر کر دے گا۔ پھر غافلین میں ہو جائینگے (ابن ماجہ وغیرہ) (۲) فرماتے ہیں جو تین جمعے سستی کی وجہ سے چھوڑے اللہ تعالیٰ اُس کے دل پر مہر کر دیگا۔ دوسری روایت میں ہے

جو تین جمعے بلا عذر چھوڑے۔ وہ منافق ہے۔ اور رزین کی روایت میں ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ سے بے علاقہ اور طبرانی کی روایت میں ہے۔ وہ منافقین میں لکھدیا گیا۔ اور امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے۔ وہ منافق لکھدیا گیا اُس کتاب میں جو نہ محو ہو نہ بدلی جائے۔ اور ایک روایت میں ہے۔ جو تین جمعے پے درپے چھوڑے اُس نے اسلام کو پیٹھ کے پیچھے پھینکدیا فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو بغیر عذر جمعہ چھوڑے ایک دینار صدقہ دے۔ اور اگر نہ پائے تو آدھا دینار۔ اور یہ دینار تصدق کرنا شاید اس لیئے ہو کہ قبول توبہ کے لئے معین ہو۔ ورنہ حقیقۃً تو توبہ کرنا فرض ہے (ابو داؤد وغیرہ) فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نے قصد کیا کہ ایک شخص کو نماز پڑھانیکا حکم دوں اور جو لوگ جمعہ سے پیچھے رہ گئے اُن کے گھروں کو جلا دوں۔ (مسلم) رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا اور فرمایا۔ اے لوگو مرنے سے پہلے اللہ کی طرف توبہ کرو۔ اور مشغول ہونے سے پہلے نیک کاموں کی طرف سبقت کرو اور یاد خدا کی کثرت اور ظاہر و پوشیدہ صدقہ کی کثرت سے جو تعلقات تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان ہیں ملاؤ۔ ایسا کروگے۔ تو تمہیں روزی دی جائے گی اور تمہاری مدد کی جائے گی۔ اور تمہاری شکستگی دور فرمائی جائیگی اور جان لو کہ اس جگہ اس دن اس سال میں قیامت تک کے لئے اللہ تعالیٰ نے تم پر جمعہ فرض کیا ہے جو شخص مری حیات میں یا مرے بعد ہلکا جان کر اور بطور انکار جمعہ چھوڑے اور اس کے لئے کوئی امام یعنی حاکم اسلام ہو۔ عادل یا ظالم تو اللہ تعالیٰ نہ اُس کی پراگندگی کو جمع فرمائے گا۔ نہ اُس کے کام میں برکت دے گا۔ آگاہ ہو جاؤ اُس کے کیلئے نہ نماز ہے نہ زکوٰۃ نہ حج نہ روزہ

نہ نیکی جب تک توبہ نہ کرے۔ اور جو توبہ کرے اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ قبول فرمائے گا (ابن ماجہ) فرماتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور پچھلے دن پر ایمان لاتا ہے۔ اُس پر جمعہ کے دن (نماز) جمعہ فرض ہے۔ مگر مریض یا مسافر یا عورت یا غلام یا بچہ پر اور جو شخص کھیل یا تجارت میں مشغول رہا۔ تو اللہ تعالیٰ اُس سے بے پرواہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ غنی حمید ہے۔ (دارقطنی)

جمعہ کے دن نہانے اور خوشبو لگانے کا بیان

فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو شخص جمعہ کے دن نہائے۔ اور جس طہارت کی استطاعت (توفیق) ہو کرے اور تیل لگائے اور گھر میں جو خوشبو ہو ملے۔ استعمال کرے۔ پھر نماز کو نکلے۔ اور دو شخصوں میں جدائی نہ کرے (دو شخص بیٹھے ہوئے ہوں اُنہیں ہٹا کر بیچ میں نہ بیٹھے) اور جو نماز اُس کے لئے لکھی گئی ہے پڑھے اور امام جب خطبہ پڑھے تو چپ رہے۔ اُس کے لئے اُن گناہوں کی جو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہیں مغفرت ہو جائے گی۔ (بخاری وغیرہ) فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو نہائے اور اول وقت آئے اور شروع خطبہ میں شریک ہو۔ اور چلکر آئے۔ سواری پر نہ آئے اور امام سے قریب ہو۔ اور کان لگا کر خطبہ سُنے اور لغو کام نہ کرے۔ اُس کے لئے ہر قدم کے بدلے سال بھر کا عمل ہے۔ ایک سال کے دنوں کے روزے اور راتوں کے قیام کا اُن کے لئے اجر ہے اور اسی کے مثل دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے بھی روایتیں ہیں (ترمذی وغیرہ) فرماتے ہیں ہر مسلمان پر سات دن میں ایک دن غسل ہے۔ کہ اُسی دن میں سر دھوئے اور بدن (بخاری وغیرہ) فرماتے ہیں۔ جس نے جمعہ کے دن وضو کیا بہا اور اچھا ہے۔ اور

جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے (ترمذی وغیرہ) ابو داؤد عکرمہ سے راوی ہے۔ کہ عراق سے کچھ لوگ آئے۔ اُنہوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سوال کیا۔ کہ جمعہ کے دن آپ غسل واجب جانتے ہیں فرمایا نہ۔ ہاں یہ طہارت ہے۔ اور جو نہائے اس کے لیئے بہتر ہے۔ اور جو غسل نہ کرے۔ تو اُس پر واجب نہیں (ابو داؤد) فرماتے ہیں۔ اس دن کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیئے عید کیا تو جو جمعہ کو آئے۔ اور اگر خوشبو ہو۔ تو لگائے۔ (ابن ماجہ) فرماتے ہیں مسلمان پر حق ہے کہ جمعہ کے دن نہائے۔ اور گھر میں جو خوشبو ہو لگائے اور خوشبو نہ پائے۔ تو پانی (یعنی نہانا بجائے خوشبو) (ترمذی) فرمایا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ وسلم نے جو جمعہ کے دن نہائے اُس کے گناہ اور خطائیں مٹا دی جاتی ہیں اور جب چلنا شروع کیا۔ تو ہر قدم پر نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دوسری روایت میں ہے۔ ہر قدم پر بیس سال کا عمل لکھا جاتا ہے اور نماز سے فارغ ہو تو اُسے دو سو برس کے عمل کا اجر ملتا ہے (طبرانی) فرمایا جمعہ کا غسل بال کی جڑوں سے خطائیں کھینچ لیتا ہے (طبرانی)

جمعہ کیلئے اول وقت جانیکا ثواب اور گردن پھلانگنے کی ممانعت

فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے۔ جیسے جنابت کا غسل ہے۔ پھر پہلی ساعت میں جائے تو گویا اُس نے اونٹ کی قربانی کی۔ اور جو دوسری ساعت میں گیا اُس نے گائے کی قربانی کی۔ اور جو تیسری ساعت میں گیا اُس نے سینگ والے مینڈھے کی قربانی کی۔ اور جو چوتھی ساعت میں گیا گویا اُس نے مرغی نیک کام میں خرچ کی۔ اور جو پانچویں ساعت میں گیا

گویا انڈا خرچ کیا۔ پھر جب امام خطبہ کو نکلا فرشتے ذکر سننے حاضر ہو جاتے ہیں (بخاری وغیرہ) دوسری حدیث میں بھی اسی طرح درجات بیان فرمانے کے بعد فرمایا۔ جب امام خطبہ کو نکلا فرشتے اپنے دفتر لپیٹ لیتے ہیں اور ذکر سنتے ہیں (مسلم) فرمایا جب امام خطبہ کو نکلتا ہے۔ تو فرشتے دفتر نہ کر لیتے ہیں۔ کسی نے اُن سے کہا تو جو شخص امام کے نکلنے کے بعد آئے۔ اُسکا جمعہ نہ ہوا۔ کہا ہاں ہوا۔ تو لیکن وہ دفتر میں نہیں لکھا گیا (طبرانی) فرمایا جس نے جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگیں اُس نے جہنم کی طرف پل بنایا (ترمذی) فرمایا کہ ایک شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے آئے اور حضور خطبہ فرما رہے تھے ارشاد فرمایا۔ بیٹھ جا تو نے ایذا (ضرر) پہنچائی۔ (ابو داؤد) فرماتے ہیں جمعہ میں تین قسم کے لوگ حاضر ہوتے ہیں۔ (۱) ایک وہ کہ لغو کے ساتھ حاضر ہوا (یعنی کوئی ایسا کام کیا جس سے ثواب جاتا رہے۔ مثلاً خطبہ کے وقت کلام کیا یا کنکریاں چھوئیں) تو اسکا حصہ جمعہ سے وہی لغو ہے (۲) اور ایک وہ شخص کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ تو اگر چاہے دے اور چاہے نہ دے۔ (۳) اور ایک وہ کہ سکوت و انصات کے ساتھ حاضر ہوا۔ اور کسی مسلمان کی نہ گردن پھلانگی نہ کسی کو ایذا دی۔ تو جمعہ اُس کے لئے کفارہ ہے۔ آئندہ جمعہ اور تین دن زیادہ تک (ابو داؤد)

مسائل فقہیہ

مسئلہ۔ جمعہ فرض عین ہے۔ اور اس کی فرضیت ظہر سے زیادہ مؤکدہ ہے۔ اور اسکا منکر کافر ہے (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ جمعہ پڑھنے کے لئے چھ شرطیں ہیں۔ کہ ایک شرط بھی مفقود (نہ پائی جائے) ہو تو ہوگا ہی نہیں۔ (۱) مصر یا فنائے مصر۔ (۲) بادشاہ۔ (۳) وقت ظہر

(۴) خطبہ۔ (۵) جماعت۔ (۶) اذن عام۔

مصر کی تعریف و اس کے احکام (۱)

مصر وہ جگہ ہے۔ جس میں متعدد کوچے اور بازار ہوں اور وہ ضلع یا پرگنہ ہو کہ اُس کے متعلق دیہات گنے جاتے ہوں اور وہاں کوئی حاکم ہو کہ اپنے دبدبہ و سطوت کے سبب مظلوم کا انصاف ظالم سے لے سکے۔ یعنی انصاف پر قدرت کافی ہے۔ اگرچہ ناانصافی کرتا۔ اور بدلا نہ لیتا ہو۔ اور مصر کی آس پاس کی جگہ جو مصر کی مصلحتوں کے لئے ہو۔ اُسے فنائے مصر کہتے ہیں۔ جیسے قبرستان۔ گھوڑ دوڑ کا میدان۔ فوج کے رہنے کی جگہ۔ کچہریاں۔ اسٹیشن کہ یہ چیزیں شہر سے باہر ہوں تو فنائے مصر میں ان کا شمار ہے۔ اور وہاں جمعہ جائز ہے (غنیہ وغیرہ) لہٰذا جمعہ یا شہر میں پڑھا جائے۔ یا قصبہ میں یا اِن کی فنا میں اور گاؤں میں جائز نہیں (غنیہ) **مسئلہ** جس شہر پر کفار کا تسلط ہو گیا۔ وہاں بھی جمعہ جائز ہے۔ جب تک دارالاسلام ہے (ردالمختار) **مسئلہ**۔ مصر کے لئے حاکم کا وہاں رہنا ضرور ہے۔ اگر بطورِ دورہ وہاں آگیا۔ تو وہ جگہ مصر نہ ہوگی۔ نہ وہاں جمعہ قائم کیا جائیگا۔ (ردالمختار) **مسئلہ**۔ جو جگہ شہر سے قریب ہے مگر شہر کی ضرورتوں کے لئے نہ ہو۔ اور اُس کے اور شہر کے درمیان کھیت وغیرہ فاصل ہو۔ تو وہاں جمعہ جائز نہیں اگرچہ اذان جمعہ کی آواز وہاں تک پہنچتی ہو (عالمگیری) **مسئلہ**۔ مگر اکثر ائمہ کہتے ہیں۔ کہ اگر اذان کی آواز پہنچتی ہو۔ تو اُن لوگوں پر جمعہ پڑھنا فرض ہے۔ بلکہ بعض نے تو یہ فرمایا کہ اگر شہر سے دور جگہ ہو مگر بلا تکلیف واپس باہر جا سکتا ہو تو جمعہ پڑھنا فرض ہے۔ (درمختار) لہٰذا جو لوگ شہر کے قریب گاؤں میں رہتے ہیں انہیں چاہیئے کہ شہر میں آکر جمعہ پڑھ جائیں **مسئلہ**۔ گاؤں کا رہنے والا

شہر میں آیا۔ اور جمعہ کے روز یہیں رہنے کا ارادہ ہے۔ تو جمعہ فرض ہے اور اسی دن واپسی کا ارادہ ہو۔ اذان سے قبل یا بعد۔ تو فرض نہیں مگر پڑھے تو مستحق ثواب ہے۔ یونہیں مسافر شہر میں آیا۔ اور اقامت کی نیت نہ کی تو جمعہ فرض نہیں۔ گاؤں والا جمعہ کے لئے شہر کو آیا۔ اور کوئی دوسرا کام بھی مقصود ہے۔ تو اس سعی (یعنی جمعہ کے لئے آنے) کا ثواب بھی پائیگا۔ اور جمعہ پڑھا تو جمعہ کا بھی (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ**۔ حج کے دنوں میں منیٰ میں جمعہ پڑھا جائے گا۔ جب کہ خلیفہ یا امیر حجاز یعنی شریف مکہ وہاں موجود ہو۔ اور امیر موسم یعنی وہ کہ حاجیوں کے لئے حاکم بنایا گیا ہے جمعہ نہیں قائم کر سکتا۔ حج کے علاوہ اور دنوں میں منیٰ میں جمعہ نہیں ہو سکتا۔ اور عرفات میں مطلقاً نہیں ہو سکتا۔ نہ حج کے زمانہ میں نہ اور دنوں میں (عالمگیری) **مسئلہ**۔ شہر میں متعدد جگہ جمعہ ہو سکتا ہے۔ خواہ وہ شہر چھوٹا ہو یا بڑا۔ اور جمعہ دو مسجدوں میں ہو یا زیادہ۔ (در مختار وغیرہ) مگر بلا ضرورت بہت سی جگہ جمعہ قائم نہ کیا جائے۔ کہ جمعہ شعائر اسلام سے ہے۔ اور جامع جماعات ہے۔ اور بہت سی مسجدوں میں ہونے سے وہ شوکت اسلامی باقی نہیں رہتی۔ جو اجتماع میں ہوتی۔ نیز دفع حرج کے لئے تعدد جائز رکھا گیا ہے۔ تو خواہ مخواہ جماعت پراگندہ کرنا اور محلہ محلہ میں جمعہ قائم کرنا نہ چاہیئے۔ نیز ایک بہت ضروری امر جس کی طرف عوام کو بالکل توجہ نہیں یہ ہے۔ کہ جمعہ کو اور نمازوں کی طرح سمجھ رکھا ہے۔ کہ جس نے چاہا نیا جمعہ قائم کر لیا۔ اور جس نے چاہا پڑھا دیا۔ یہ ناجائز ہے اس لئے کہ جمعہ قائم کرنا بادشاہ اسلام یا اس کے نائب کا کام ہے اس کا بیان آگے آتا ہے۔ اور جہاں اسلامی سلطنت نہ ہو۔ وہاں جو سب سے بڑا فقیہ صحیح العقیدہ ہو احکام شرعیہ جاری کرنے میں سلطان اسلام کے قائم مقام ہے۔ لہٰذا وہی جمعہ قائم کرے۔ بغیر اس کی اجازت کے

نہیں ہو سکتا اور یہ بھی نہ ہو تو عام لوگ جسکو امام بنا ئیں۔ عالم ہوتے ہوئے عوام بطور خود کسی کو امام نہیں بنا سکتے۔ نہ یہ ہو سکتا ہے۔ کہ دو چار شخص کسی کو امام مقرر کرلیں ایسا جمعہ کہیں سے ثابت نہیں۔ (بہار شریعت)

مسئلہ۔ ظہر احتیاطی (کہ جمعہ کے بعد چار رکعت نماز اس نیت سے کہ سب میں پچھلی ظہر جسکا وقت پایا اور نہ پڑھی) خاص لوگوں کے لئے ہے۔ جنکو فرض جمعہ ادا ہونے میں شک نہ ہو۔ اور عوام کہ اگر ظہر احتیاطی پڑھیں تو جمعہ کے ادا ہونے میں شک ہوگا وہ نہ پڑھیں۔ اور اس کی چاروں رکعتیں بھری پڑھی جائیں اور بہتر یہ ہے کہ جمعہ کی پچھلی چار سنتیں پڑھ کر ظہر احتیاطی پڑھیں۔ پھر دو سنتیں اور ان چھ سنتوں میں سنت وقت کی نیت کریں (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ**۔ موجودہ وقت میں مقلد خاص کے لئے ظہر احتیاطی پڑھنی ضروری ہے۔ عوام کو اپنے حال پر چھوڑ دینا مناسب ہے۔ ظہر احتیاطی کا پڑھنا مندرجہ ذیل کتب سے بالتصریح ثابت ہے۔ لاجل الاختلاف الواقع فی تفسیر المصر حکموا بفرضیۃ اداء صلوۃ الظہر بعلتہ الاحتیاط لاشتباہ الحق فان معنی المصر صار مشکوکا فلا یثبت الحق ثمہ بل الحق دائر فیما بینھم ومن ثم قال فی المحیط (۱) (۲) وتاتارخانی (۳) وابراھیم شاھی (۴) وجامع الفتاوی (۵) وکافی (۶) وعتابی (۷) وخزانۃ العلوم (۸) وفتاوی محمدیہ (۹) وخزانۃ المفتین (۱۰) والظھیری (۱۱) والصیرفی (۱۲) وجواھر الفتاوی (۱۳) وبدر المسعادت (۱۴) والغرائب انہ ان وقع الشک فی المصر فلیصلوا اربعًا فرض الوقت بعد الفراغ من صلوۃ الجمعۃ واختلفوا فی النیۃ والصحیح ان یقول اصلی للہ تعالی اربع رکعاتٍ صلوۃ الظہر الذی ادرکت وقتہ ولم اصلہ بعد۔ یعنی میخواہم از برائے خدائے تعالی چار رکعت فرض ظہر کہ یافتہ

بودم تا حال ادرا نخوانده ام دبر ذمہ من فرض شدہ است ادا ر آں اکنوں اورا میخوانم خواہ قضا شدہ است خواہ قضا نشدہ است و بر ذمۂ من ہست پس اگر نماز جمعہ ادا شدہ است و ظہر قضا در عمرش بر ذمۂ او ماندہ و او یاد ندارد آں ظہر از ذمۂ او ساقط میشود و اگر ہیچ ظہر قضا نیست بر ذمۂ او لیکن نماز جمعہ ادا نہ شدہ است آں ظہر امروز باشد و اگر نماز جمعہ ادا شدہ است۔ پس ایں چہار نفل خواہد شد۔ ومن ثم قالوا یقرئ فی الاربعۃ جمیعًا فان الفرض مشکوک کالنفل اداء انتھی (نقل از تحفہ رحمانی شرح خلاصہ کیدانی من عینہ) چونکہ تفسیر مصر میں اختلاف داقع ہو چکا ہے حتی کہ بعض کتب فقہ میں مصر کے بیس۲۰ بیس۲۰ معنے تک لکھے گئے ہیں۔ شرح الوقایہ جلد اول باب صلوۃ الجمعۃ میں فرماتے ہیں۔ اختلفوا فی تفسیر المصر فعند البعض ھو موضع لہ امیر و قاض ینفذ الاحکام و یقیم الحدود۔ اختلاف کیا فقہا کرام نے تفسیر مصر میں پس بعض کے نزدیک مصر وہ موضع ہے۔ جہاں کوئی امیر و حاکم ہو۔ کہ احکام شرع کو جاری کرے۔ اور حدود قائم کرے۔ اس عبارت کے منفصل شرح وقایہ میں تحریر کرتے ہیں۔ وعند البعض ھو موضع اذا اجتمع اھلہ فی اکبر مساجدہ لم یسعھم۔ بعض کے نزدیک مصر وہ موضع ہے۔ کہ تمام لوگ اپنے موضع کی سب سے بڑی مسجد میں جمع ہوں۔ تو مسجد میں اُن کی گنجائش نہ رہے۔ (وغیرہما) حکم فرمایا ساقط فرضیت ادا نماز ظہر بوجہ احتیاط کے داسطے مشتبہ ہونے حق کے کیونکہ معنی مصر مشکوک ہیں اور حق ظاہر نہیں ہوتا اسواسطے محیط وغیرہ کتب فقہ میں فرمایا کہ اگر واقع ہو شک بیچ مصر کے پس چاہیئے پڑھیں چار رکعت فرض وقت بعد فراغ نماز جمعہ کے اور صحیح نیت ان چار رکعت کی یوں کرے۔ پڑھتا ہوں میں واسطے اللہ تعالیٰ کے چار رکعت نماز فرض اُس ظہر کے کہ

وقت پایا تھا۔ اور ابھی تک پڑھی نہیں۔ میرے ذمہ فرض ہو چکی ہے
ادا اُس کی ابھی اُسکو پڑھتا ہوں۔ پس اگر نماز جمعہ ادا ہو چکی ہے۔ اور ظہر
قضا۔ اُسکی عمر میں اُسکے ذمہ میں باقی رہی ہوئی ہے۔ اور اُسکو یاد نہیں
وہ ظہر اس کے ذمہ سے ساقط ہو جائے گی۔ اور اگر اُس کے ذمہ میں
کوئی ظہر قضا نہیں لیکن نماز جمعہ ادا نہیں ہوئی۔ وہ ظہر آج کی ظہر ہو جائیگی۔
اور اگر نماز جمعہ ادا ہو گئی تو وہ نماز نفل ہو جائے گی۔ اسی واسطے فرمایا۔ ہر
چار رکعات کو بھری پڑھے۔ کیونکہ فرض مشکوک ہے مثل نفل کے از روئے
ادا کے انتہی (تحفہ رحمانی) گو از روئے روایات قویہ کے اُن گاؤں
میں جہاں کے رہنے والے مکلف (عاقل۔ بالغ۔ مسلمانوں سے ۲۵ گز
جگہ بھر جائے۔ درست ہے۔ جیسے کہ شہر میں مختلف مساجد میں درست
ہے لیکن چونکہ اس میں دوسرے اقوال بھی موجود ہیں۔ اگرچہ ضعیف
ہی ہیں۔ اس لئے اختلاف سے نکلنے کے لئے بعد نماز جمعہ کے عقلمند
دانا مقلد منقاد کیلئے فقہائے کرام نے حکم فرمایا کہ وہ احتیاط الظہر پڑھے
والا جمعہ ہی کو یقینی طور سے فرض سمجھ کر ادا کرتا رہے۔ (عالمگیری وغیرہ)
جیسا بیان ہوا کہ یہ احتیاط خواص کے لئے ہے۔ اور اکا چار رکعات
پڑھنے والا خالی از فائدہ نہیں۔ جیسے بیان ہوا بخلاف تارک کے۔
فائدہ۔ گز سے مراد مروجہ سولہ گرہ والا گز ہے۔ اور شرعی گز دس گرہ
کا ہوتا ہے۔ چالیس کے ۲۵ گز ہوتے ہیں۔ شرعاً شہر اُس بستی کا نام
ہے۔ جہاں پر اتنے مسلمان مرد مکلف (عاقل بالغ) رہتے ہوں (خواہ
وہ نمازی ہوں یا بے نمازی کہ اگر وہ نماز جمعہ کے لئے سب اکٹھے ہو جائیں
تو وہاں کی سب سے بڑی مسجد میں نہ سما سکیں اس قول پر اکثر فقہا کا
فتوے ہے (شرح وقایہ درمختار) فائدہ۔ موجودہ زمانہ میں جب کہ
اسلام کی حالت بہت ناگفتہ ہو گئی ہے۔ جو جگہ ایسی ہو۔ جسمیں کہ سب

مکلف مسلمان اکٹھا ہوں اور پچیس ۲۵ گز جگہ بھر جائے۔ تو بلا تامل وہاں جمعہ پڑھنا جائز ہے۔ **سوال** اگر کسی جگہ بڑی مسجد اس مقدار کی نہ ہو۔ اور وہ جگہ مسلمانوں کی آبادی اور بستی کے لحاظ سے اسقدر ہو۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ بلکہ اس مقدار سے بھی زیادہ تو کیا کیا جائے؟ **جواب**۔ بلاتامل نماز جمعہ ادا کی جائے۔ کچھ مسجد کا ہونا شرط نہیں ہے۔ **سوال**۔ ہم نے تو سنا ہے کہ شہر وہ ہے۔ جہاں امیر اور قاضی ایسا موجود ہو۔ کہ جو سزائیں شریعت کے موافق قائم کرنے پر قادر ہو۔ فرمائیے کہ یہ کیونکر ہے؟ **جواب**۔ بھائی یہ تعریف شہر کی جو آپ نے سنی ہے۔ وہ غیر مفتی بہ ہے۔ (اس پر فتویٰ نہیں) اگر یہی تعریف معتبر ہوتی تو اس زمانہ میں کیا بلکہ پہلے زمانہ سے ہی جمعہ مطلقاً ترک ہو جاتا۔ اس لئے کہ اس تعریف کے بموجب کوئی شہر ہندوستان پنجاب کا شہر ہی نہیں ہو سکتا۔ فرمائیے لاہور۔ لائلپور میں کوئی امیر قاضی حدود شرعی جاری کرنے والا موجود ہے۔ یا دہلی اور کلکتہ بمبئی وغیرہ میں حالانکہ بفضلہ تعالیٰ سب جگہ بلا تکلف ہمیشہ سے جمعہ جاری ہے۔ اور وہ اسی تعریف کے بموجب ہے۔ کہ جس کو ہم نے بیان کیا ہے۔ پس اس تعریف کی رو سے بڑے گاؤں بھی جواز جمعہ کے لئے بمنزلہ شہر ہو گئے گو جاہل ضدی انکو گاؤں ہی کہیں۔ اسی وجہ سے صاحب شامی بھی فرماتے ہیں۔ ھذا یصدق علی کثیر من القریٰ یعنی یہ تعریف جو بموجب اکثر فقہا مفتی بہ ہے۔ بہت سے گاؤں پر صادق آتی ہے۔ پس جس گاؤں پر یہ تعریف صادق آئے۔ یعنی آبادی میں اس مقدار پر ہو کہ وہاں کے رہنے والے پچیس گز کی مسجد یا اور جگہ میں نہ سما سکیں۔ وہ شرعاً شہر ہے۔ وہاں بلا تامل جمعہ جائز ہے۔ اور اگر اس مقدار کی آبادی نہیں تو وہ گاؤں ہے۔ وہاں جمعہ جائز نہیں ہے۔ اور اگر آپ زیادہ تحقیق چاہتے ہیں۔ تو اس کتاب کے اخیر میں فتویٰ درج ہے۔ مطالعہ

نوٹ:- موجودہ زمانہ میں بخیال تبلیغ ہر اس گاؤں میں جسکے گھر تیس ۳۰ سے زاید ہوں جمعہ قائم کرنا جائز ہونا چاہئیے جیسا کہ بعض کتابوں نے اس کا ذکر کیا ہے ۱۲

کریں۔ فائدہ۔ مخفی نہ رہے۔ کہ جو شرائط جمعہ کے لئے ہیں۔ وہی نماز عیدین کے لئے بھی ہیں۔ اور جمعہ وعیدین جنرل شعائر اسلام ہیں۔ جن کی وجہ سے امتیاز بین المسلم وغیر مسلم معلوم ہوتا ہے۔ ورنہ موجودہ زمانہ میں ظاہری صورت کے لحاظ سے کوئی امتیاز نہیں۔ ہاں البتہ دروغ گوئی اور خلاف اصولوں سے موجودہ مسلم دنیا کی جلد پہچان ہو سکتی ہے۔ ورنہ رسم بیاہ نمازی وغیرہ رسومات میں ہندو مسلم میں مساوات ہے۔ موجودہ وقت بعض احسد الحاسدین ظاہری علماء جو درحقیقت عبدالدرہم والدنانیر بلکہ عبدالطعام والادام ہیں۔ جو کہ روٹی ملجانے پر حلال کو حرام اور حرام کو حلال بتاتے پھرتے ہیں۔ مولا تعالےٰ مسلمانوں کو ان کے شر ور نفس سے محفوظ رکھے۔ یہ علماء سو یہود کے مرید ہیں۔ اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم وانتم تتلون الکتاب افلا تعقلون ط ان کی شان ہے۔ یہ جو اس قسم کے عالم ہیں۔ جب کہ اپنے پیر و مرشد سے تمغۂ تبلیغ حاصل کرتے ہیں۔ تو ان سے اقرار لیا جاتا ہے۔ کہ تم چالیس سال تک لباس تقیہ سے ملبوس رہنا ورنہ تمہاری تبلیغ غیر لوگوں پر ہرگز اثر نہ کریگی۔ اسی واسطے یہ لوگ اپنے کو حنفی صحیح العقیدہ بتاتے ہیں اور جمعہ کو منع کرتے ہیں لیکن درحقیقت یہ کچھ اور مذہب رکھنے والے ہیں۔ جسکا اظہار بعد کافی تسلط کے کیا جاتا ہے مولا تعالیٰ جلد از جلد ان سے بدلہ لے اور ان کو تباہ کرے۔

شرط دوم (بادشاہ)

سلطان اسلام یا اسکا نائب جسے جمعہ قائم کرنے کا حکم دیا۔ مسئلہ سلطان عادل ہو یا ظالم۔ جمعہ قائم کر سکتا ہے۔ یوہیں اگر زبردستی بادشاہ بن بیٹھا۔ یعنی شرعاً اسکو حق امامت نہ ہو۔ مثلاً قریشی نہ ہو۔ یا اور کوئی شرط مفقود ہو۔ تو یہ بھی جمعہ قائم کر سکتا ہے۔ یوہیں اگر عورت بادشاہ

بن بیٹھی تو اس کے حکم سے جمعہ قائم ہو گا۔ یہ خود قائم نہیں کر سکتی (در مختار وغیرہ)
مسئلہ۔ بادشاہ نے جسے جمعہ کا امام مقرر کر دیا۔ وہ دوسرے سے بھی
پڑھوا سکتا ہے۔ اگرچہ اُسے اسکا اختیار نہ دیا ہو کہ دوسرے سے پڑھوا
دے (در مختار) مسئلہ۔ امام جمعہ کی بلا اجازت کسی نے جمعہ پڑھایا اگر
امام یا وہ شخص جس کے حکم سے جمعہ قائم ہوتا ہے شریک ہو گیا۔ تو ہو
جائے گا ورنہ نہیں (در مختار وغیرہ) مسئلہ۔ حاکم شہر کا انتقال ہو گیا
یا فتنہ کے سبب کہیں چلا گیا۔ اس کے خلیفہ (ولیعہد) یا قاضی ماذون۔
(جسکو اجازت ملی ہو) نے جمعہ قائم کیا جائز ہے (در مختار وغیرہ) مسئلہ
کسی شہر میں بادشاہ اسلام وغیرہ جس کے حکم سے جمعہ قائم ہوتا ہے نہ
ہو تو عام لوگ جسے چاہیں امام بنا دیں۔ یو ہیں اگر بادشاہ سے اجازت
نہ لے سکتے ہوں جب بھی کسی کو مقرر کر سکتے ہیں۔ (عالمگیری وغیرہ)
مسئلہ۔ حاکم شہر نابالغ یا کافر ہے۔ اور اب وہ نابالغ بالغ ہوا
یا کافر مسلمان ہوا تو اب بھی جمعہ قائم کرنیکا انکو حق نہیں۔ البتہ اگر جدید
حکم ان کے لئے آیا۔ یا بادشاہ نے کہدیا تھا۔ کہ بالغ ہونے یا اسلام
لانے کے بعد جمعہ قائم کرنا تو قائم کر سکتا ہے (عالمگیری) مسئلہ
خطبہ کی اجازت جمعہ کی اجازت ہے۔ اور جمعہ کی اجازت خطبہ کی اجازت
ہے۔ اگرچہ کہدیا ہو کہ خطبہ پڑھنا اور جمعہ نہ قائم کرنا (عالمگیری) مسئلہ۔
بادشاہ لوگوں کو جمعہ قائم کرنے سے منع کر دے تو لوگ خود قائم کر لیں
اور اگر اس نے کسی شہر کی شہریت باطل کر دی۔ تو لوگوں کو اب جمعہ پڑھنے
کا اختیار نہیں۔ (رد المحتار) یہ اُس وقت ہے کہ بادشاہ اسلام نے شہریت
باطل کی ہو۔ اور اگر کافر نے باطل کی ہو تو پڑھیں مسئلہ۔ امام جمعہ کو بادشاہ
نے معزول کر دیا۔ تو جب تک معزولی کا پروانہ نہ آئے۔ یا خود بادشاہ
نہ آئے معزول نہ ہو گا (عالمگیری) مسئلہ۔ بادشاہ سفر کر کے اپنے ملک

کے کسی شہر میں پہنچا۔ تو وہاں جمعہ خود قایم کرسکتا ہے (عالمگیری)

شرط سوم۔ وقت ظہر

یعنی وقت ظہر میں نماز پوری ہو جائے تو اگر اثنائے نماز میں اگرچہ تشہد کے بعد عصر کا وقت آگیا۔ جمعہ باطل ہوگیا۔ ظہر کی قضا پڑہیں (عامہ کتب) **مسئلہ**۔ مقتدی نماز میں سو گیا تھا۔ آنکھ اُسوقت کھلی کہ امام سلام پھیر چکا ہے۔ تو اگر وقت باقی ہے۔ جمعہ پورا کرلے۔ ورنہ ظہر کی قضا پڑہے۔ (نئے تحریمہ سے) (عالمگیری وغیرہ) یوہیں اگر اتنی بھیڑ تھی۔ کہ رکوع وسجود نہ کرسکا۔ یہاں تک کہ امام نے سلام پھیر دیا تو اسمیں بھی وہی صورتیں ہیں۔ (درمختار)

شرط چہارم خطبہ

مسئلہ۔ خطبہ جمعہ میں شرط یہ ہے۔ کہ (۱) وقت میں ہو۔ (۲) اور نماز سے قبل ہو (۳) اور ایسی جماعت کے سامنے ہو جو جمعہ کے لیئے شرط ہے۔ یعنی کم از کم خطیب کے سوا تین مرد۔ (۴) اور اتنی آواز سے ہو کہ پاس والے سن سکیں۔ اگر کوئی امر مانع نہ ہو۔ تو اگر زوال سے پیشتر خطبہ پڑھ لیا۔ یا نماز کے بعد پڑھا یا تنہا پڑھا۔ یا عورتوں بچوں کے سامنے پڑھا تو ان سب صورتوں میں جمعہ نہ ہوا۔ اور اگر بہرون یا سونے والوں کے سامنے پڑھا یا حاضرین دور ہیں کہ سنتے نہیں یا مسافر یا بیماروں کے سامنے پڑھا جو عاقل بالغ مرد ہیں تو ہو جائے گا (درمختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ خطبہ ذکر الٰہی کا نام ہے۔ اگرچہ صرف ایک بار الحمد للہ یا سبحان اللہ یا لا الٰہ الا اللہ کہا۔ اسی قدر سے فرض ادا ہوگیا۔ مگر اتنے ہی پر اکتفا کرنا مکروہ ہے (درمختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ چھینک آئی

اس پر الحمد للہ کہا یا تعجب کے طور پر سبحان اللہ یا لا الٰہ الا اللہ
کہا۔ تو فرض ادا نہ ہؤا۔ (عالمگیری) **مسئلہ**۔ خطبہ و نماز میں زیادہ
فاصلہ ہو جائے تو وہ خطبہ کافی نہیں (در مختار) **مسئلہ**۔ سنت یہ ہے
کہ دو خطبے پڑھے جائیں اور بڑے بڑے نہ ہوں۔ مگر دونوں ملکر طوال
مفصل (جیسے سورہ بقرۃ) سے بڑھ جائیں تو مکروہ ہے۔ خصوصاً جاڑوں
میں (در مختار وغیرہ) گرمیوں میں تو زیادہ تکلیف کا سامنا ہوتا ہے یہاں
بھی تخفیف چاہیئے۔ **مسئلہ**۔ خطبہ میں یہ امور سنت ہیں (۱) خطیب کا
پاک ہونا (۲) کھڑا ہونا (۳) خطبہ سے پہلے خطیب کا بیٹھنا (۴) خطیب کا منبر
پر ہونا (۵) اور سامعین کی طرف منہ ہونا (۶) اور قبلہ کو پیٹھ کرنا۔ اور بہتر یہ ہے
کہ منبر محراب کی بائیں جانب ہو (۷)، حاضرین کا متوجہ با امام ہونا (۸)
خطبہ سے پہلے اعوذ باللہ آہستہ پڑھنا (۹) اتنی بلند آواز سے
خطبہ پڑھنا کہ لوگ سنیں۔ (۱۰) الحمد للہ سے شروع کرنا (۱۱) اللہ عزوجل
کی ثنا کرنا (۱۲) اللہ عزوجل کی وحدانیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی رسالت کی شہادت دینا (۱۳) حضور پر درود بھیجنا۔ (۱۴) کم از کم ایک
آیت کی تلاوت کرنا (۱۵) پہلے خطبہ میں وعظ و نصیحت ہونا (۱۶) دوسرے
میں حمد و ثنا و شہادت۔ درود کا اعادہ کرنا۔ (۱۷) دوسرے میں مسلمانوں کے
لئے دعا کرنا (۱۸) دونوں خطبے ہلکے ہونا۔ (۱۹) دونوں کے درمیان بقدر
تین آیت پڑھنے کے بیٹھنا۔ مستحب یہ ہے۔ کہ دوسرے خطبہ میں آواز
بہ نسبت پہلے کے پست ہو۔ اور خلفائے راشدین و عمین شریفین مکرمین
حضرت حمزہ و عباس رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا ذکر ہو۔ بہتر یہ ہے
کہ دوسرا خطبہ اس سے شروع کریں۔ الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ
ونستغفرہ ونؤمن بہ الخ۔ مرد اگر امام کے سامنے ہو تو امام کی
طرف منہ کرے۔ اور دہنے بائیں ہو تو امام کی طرف مڑ جائے اور امام

سے قریب ہونا افضل ہے۔ مگر یہ جائز نہیں کہ امام سے قریب ہونے کے لئے لوگوں کی گردنیں پھلانگے۔ البتہ اگر امام ابھی خطبہ کو نہیں گیا ہے اور آگے جگہ باقی ہے۔ تو آگے جا سکتا ہے۔ اور خطبہ شروع ہونے کے بعد مسجد میں آیا تو مسجد کے کنارے ہی بیٹھ جائے۔ خطبہ سننے کی حالت میں دوزانو بیٹھے۔ جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ**۔ بادشاہ اسلام کی ایسی تعریف جو اس میں نہ ہو حرام ہے۔ مثلاً مالک رقاب الامم کہ یہ محض جھوٹ اور حرام ہے۔ (در مختار) **مسئلہ**۔ خطبہ میں آیت نہ پڑھنا یا دونوں خطبوں کے درمیان جلسہ نہ کرنا۔ یا اثنائے خطبہ میں کلام کرنا مکروہ ہے البتہ اگر خطیب نے نیک بات کا حکم کیا۔ یا بُری بات سے منع کیا۔ تو اُسے اس کی ممانعت نہیں (عالمگیری) **مسئلہ**۔ غیر عربی میں خطبہ پڑھنا یا عربی کے ساتھ دوسری زبان خطبہ میں خلط کرنا خلاف سنت متوارثہ ہے یونہیں خطبہ میں اشعار پڑھنے بھی نہ چاہیئے۔ اگرچہ عربی ہی کے ہوں۔ ہاں دو ایک شعر پند و نصائح کے اگر کبھی پڑھ لے تو حرج نہیں۔

شرط پنجم جماعت

جماعت یعنی امام کے علاوہ کم از کم تین مرد **مسئلہ**۔ اگر تین غلام یا مسافر یا بیمار یا گونگے یا ان پڑھ مقتدی ہوں تو جمعہ ہو جائے گا۔ اور صرف عورتیں یا بچے ہوں تو نہیں (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ**۔ خطبہ کے وقت جو لوگ موجود تھے وہ بھاگ گئے۔ اور دوسرے تین شخص آگئے۔ تو ان کے ساتھ امام جمعہ پڑھے۔ یعنی جمعہ کی جماعت کے لئے اُنہیں لوگوں کا ہونا ضروری نہیں جو خطبہ کے وقت حاضر تھے۔ بلکہ اُن کے غیر سے بھی ہو جائے گا۔ (در مختار) **مسئلہ**۔ پہلی رکعت کا سجدہ کرنے سے پیشتر سب مقتدی بھاگ گئے یا صرف دو رہ گئے۔ تو جمعہ باطل ہو گیا۔ سرے سے ظہر کی نیت باندھے

اور اگر سب بھاگ گئے۔ مگر تین مرد باقی ہیں۔ یا سجدہ کے بعد بھاگے۔ یا تحریمہ کے بعد بھاگ گئے تھے۔ مگر پہلے رکوع میں آکر شامل ہو گئے۔ یا خطبہ کے بعد بھاگ گئے۔ اور امام نے دوسرے تین مردوں کے ساتھ جمعہ پڑھا۔ تو ان صورتوں میں جمعہ جائز ہے۔ (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ امام نے جب اللہ اکبر کہا۔ اُسوقت مقتدی با وضو تھے۔ مگر اُنہوں نے نیت نہ باندھی۔ پھر یہ سب بے وضو ہو گئے۔ اور دوسرے لوگ آگئے۔ یہ چلے گئے تو ہو گیا اور اگر تحریمہ ہی کے وقت سب مقتدی بے وضو تھے۔ پھر اور لوگ آگئے تو امام سرے سے تحریمہ باندھے (خانیہ)

شرط ششم۔ اذن عام

اذن عام یعنی مسجد کا دروازہ کھول دیا جائے۔ کہ جس مسلمان کا جی چاہے آئے کسی کی روک ٹوک نہ ہو۔ اگر جامع مسجد میں جب لوگ جمع ہو گئے۔ دروازہ بند کر کے جمعہ پڑھا نہ ہوا (عالمگیری) **مسئلہ**۔ بادشاہ نے اپنے مکان میں جمعہ پڑھا اور دروازہ کھولدیا لوگوں کو آنے کی اجازت عام ہے۔ تو ہو گیا۔ لوگ آئیں یا نہ آئیں اور دروازہ بند کر کے پڑھا۔ یا دربانوں کو بٹھا دیا کہ لوگوں کو آنے نہ دیں تو جمعہ نہ ہوا (عالمگیری) **مسئلہ**۔ عورتوں کو اگر مسجد جامع سے روکا جائے تو اذن عام کے خلاف نہ ہوگا۔ کہ ان کے آنے میں خوف فتنہ ہے (ردالمختار)

جمعہ ہونیکی شرطیں

جمعہ واجب ہونے کے لئے گیارہ شرطیں ہیں ان میں سے ایک بھی معدوم ہو تو فرض نہیں۔ پھر بھی اگر پڑھیگا تو ہو جائے گا۔ بلکہ مرد عاقل بالغ کے لئے جمعہ پڑھنا افضل اور بہتر ہے۔ اور عورت کے لئے ظہر افضل ہاں

عورت کا مکان اگر مسجد سے بالکل متصل ہے۔ کہ گھر میں امام مسجد کی اقتداء کر سکے۔ تو اس کے لئے بھی جمعہ افضل ہے اور نابالغ نے جمعہ پڑھا تو نفل ہے۔ کہ اس پر نماز فرض ہی نہیں (در مختار وغیرہ) (۱) شہر میں مقیم ہونا (۲) صحت یعنی مریض پر جمعہ فرض نہیں مریض سے مراد وہ ہے۔ کہ مسجد جمعہ تک نہ جا سکتا ہو۔ یا چلا تو جائے گا۔ مگر مرض بڑھ جائیگا۔ یا دیر میں اچھا ہو گا (غنیہ) شیخ فانی مریض کے حکم میں ہے (در مختار) جو شخص مریض کا تیمار دار ہو۔ جانتا ہے کہ جمعہ کو جائیگا۔ تو مریض دقتوں میں پڑ جائیگا۔ اور اُسکا کوئی پُرسانِ حال نہ ہو گا۔ تو اس تیمار دار پر جمعہ فرض نہیں (در مختار وغیرہ) (۳) آزاد ہونا۔ غلام پر جمعہ فرض نہیں۔ اور اُس کا آقا منع کر سکتا ہے۔ (عالمگیری) **مسئلہ** مکاتب غلام پر جمعہ واجب ہے۔ یونہیں جس غلام کا کچھ حصہ آزاد ہو چکا ہو۔ باقی کیلئے تکابت کرتا ہو یعنی بقیہ آزاد ہونے کیلئے کما کر اپنے آقا کو دیتا ہو۔ اس پر بھی جمعہ فرض ہے (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ جس غلام کو اُسکے مالک نے تجارت کرنے کی اجازت دی ہو۔ یا اُس کے ذمہ کوئی خاص مقدار کما کر لانا مقرر کیا ہو۔ اس پر جمعہ واجب ہے (عالمگیری) **مسئلہ** مالک اپنے غلام کو ساتھ لے کر مسجد جامع کو گیا۔ اور غلام کو دروازہ پر چھوڑا۔ کہ سواری کی حفاظت کرے۔ تو اگر جانور کی حفاظت میں خلل نہ آئے پڑھ لے (عالمگیری) **مسئلہ**۔ مالک نے غلام کو جمعہ پڑھنے کی اجازت دیدی جب بھی واجب نہ ہوا۔ اور بلا اجازت مالک اگر جمعہ یا عید کو گیا۔ اگر جانتا ہے۔ کہ مالک ناراض نہ ہو گا۔ تو جائز ہے۔ ورنہ نہیں۔ (رد المختار) **مسئلہ**۔ نوکر اور مزدور کو جمعہ پڑھنے سے نہیں روک سکتا البتہ اگر جامع مسجد دور ہو تو جتنا حرج ہوا ہے۔ اُس کی مزدوری میں کم کر سکتا ہے۔ اور مزدور اُس کا مطالبہ بھی کر سکتا (عالمگیری)

(۴) مرد ہونا۔ (۵) بالغ ہونا (۶) عاقل ہونا۔ یہ دونوں شرطیں خاص جمعہ کیلئے

نہیں بلکہ ہر عبارت کے وجوب میں عقل و بلوغ شرط ہے (۷) انکھیارا ہونا مسئلہ۔ یک چشم (کانا) اور جس کی نگاہ کمزور ہو۔ اس پر جمعہ فرض ہے۔ یوہیں جو اندھا مسجد میں اذان کے وقت باوضو ہو اس پر جمعہ فرض ہے۔ اور وہ نابینا جو خود مسجد جمعہ تک بلا تکلف نہ جا سکتا ہو۔ اگرچہ مسجد تک کوئی لے جانیوالا ہو۔ اجرت مثل پر لے جائے۔ یا بلا اجرت اُس پر جمعہ فرض نہیں (در مختار وغیرہ) مسئلہ۔ بعض نابینا بلا تکلف بغیر کسی کی مدد کے بازاروں راستوں میں چلتے پھرتے ہیں۔ اور جس مسجد میں چاہیں بلا پوچھے جا سکتے ہیں۔ ان پر جمعہ فرض ہے۔ (رد المختار) (۸) چلنے پر قادر ہونا۔ مسئلہ۔ اپاہج پر جمعہ فرض نہیں اگرچہ کوئی ایسا ہو کہ اُسے اُٹھا کر مسجد میں رکھ آئے گا (رد المختار) مسئلہ۔ جس کا ایک پاؤں کٹ گیا ہو یا فالج سے بیکار ہو گیا ہو۔ اگر مسجد تک جا سکتا ہو۔ تو اُس پر جمعہ فرض ہے ورنہ نہیں (در مختار وغیرہ) (۹) قید میں نہ ہونا۔ مگر جب کہ کسی دَین (قرض) کی وجہ سے قید کیا گیا اور مالدار ہے۔ یعنی ادا کرنے پر قادر ہے۔ تو اُس پر فرض ہے (رد المختار) (۱۰) بادشاہ یا چور وغیرہ کسی ظالم کا خوف نہ ہونا۔ مفلس قرضدار کو اگر قید کا اندیشہ ہو۔ تو اُس پر فرض نہیں (رد المختار) (۱۱) مینہ یا آندھی یا اولے یا سردی کا نہ ہونا۔ یعنی اسقدر کہ ان سے نقصان کا خوف صحیح ہو۔ مسئلہ۔ جمعہ کی امامت ہر مرد کر سکتا ہے۔ جو اور نمازوں میں امام ہو سکتا ہو۔ اگرچہ اُس پر جمعہ فرض نہ ہو۔ جیسے مریض۔ مسافر۔ غلام (در مختار) یعنی جب کہ سلطان اسلام یا اُسکا نائب یا جسکو اُس نے اجازت دی۔ بیمار ہو یا مسافر۔ تو یہ سب نماز جمعہ پڑھا سکتے ہیں۔ یا انہوں نے کسی مریض یا مسافر یا غلام یا کسی لائق امامت کو اجازت دی ہو یا بضرورت عام لوگوں نے کسی ایسے کو امام مقرر کیا ہو۔ جو امامت کر سکتا ہو۔ یہ نہیں کہ بطور خود جسکا

جی چاہے جمعہ پڑھاوے۔ کہ یوں جمعہ نہ ہو گا۔

شہر میں جمعہ کے دن ظہر پڑھنے کے مسایل

مسئلہ۔ جس پر جمعہ فرض ہے۔ اُسے شہر میں جمعہ ہو جانے سے پہلے ظہر پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ بلکہ امام ابن ہمام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ حرام ہے اور پڑھ لیا جب بھی جمعہ کے لیئے جانا فرض ہے اور جمعہ ہو جانے کے بعد ظہر پڑھنے میں کراہت نہیں۔ بلکہ اب تو ظہر ہی پڑھنا فرض ہے۔ اگر جمعہ دوسری جگہ نہ مل سکے۔ مگر جمعہ ترک کرنے کا گناہ اُس کے سر رہا (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۔ یہ شخص کہ جمعہ ہونے سے پہلے ظہر پڑھ چکا تھا۔ نادم ہو کر گھر سے جمعہ کی نیت سے نکلا اگر اُسوقت امام نماز میں ہو تو نماز ظہر جاتی رہی۔ جمعہ ملجائے تو پڑھ لے۔ ورنہ ظہر کی نماز پھر پڑھے۔ اگرچہ مسجد دور ہونیکے سبب جمعہ نہ ملا ہو (درمختار) مسئلہ۔ مسجد جامع میں یہ شخص ہے۔ جس نے ظہر کی نماز پڑھ لی ہے۔ اور جس جگہ نماز پڑھی وہیں بیٹھا ہے۔ تو جب تک جمعہ شروع نہ کرے ظہر باطل نہیں اور اگر بقصد جمعہ وہاں سے ہٹا تو باطل ہو گئی (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۔ یہ شخص اگر مکان سے نکلا ہی نہیں یا کسی اور ضرورت سے نکلا یا امام کے فارغ ہونے کے بعد نکلا یا اُس دن جمعہ پڑھا ہی نہیں گیا۔ یا لوگوں نے پڑھنا تو شروع کیا تھا۔ مگر کسی حادثہ کے سبب پورا نہ کیا تو ان سب صورتوں میں ظہر باطل نہیں (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ جن صورتوں میں ظہر باطل ہونا کہا گیا۔ اُس سے مراد فرض جاتا رہنا ہے۔ کہ نماز اب نفل ہو گئی۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ جس پر جمعہ فرض تھا اُس نے ظہر کی نماز میں امامت کی۔ پھر جمعہ کو نکلا۔ تو اُسکی ظہر باطل ہے مگر مقتدیوں میں جو جمعہ کو نکلا اُس کے فرض باطل نہ ہوئے۔ (درمختار)

مسئلہ۔ جس پر کسی عذر کے سبب جمعہ فرض نہ ہو۔ وہ اگر ظہر پڑھ کر

جمعہ کے لئے نکلا تو اسکی نماز بھی جاتی رہی۔ اُن شرائط کے ساتھ جو اوپر بیان ہوئیں (در مختار) **مسئلہ**۔ مریض یا مسافر یا قیدی یا کوئی اور جس پر جمعہ فرض نہیں۔ ان لوگوں کو بھی جمعہ کے دن شہر میں جماعت کے ساتھ ظہر پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ خواہ جمعہ ہونے سے پیشتر جماعت کریں یا بعد میں۔ یونہیں جنہیں جمعہ نہ ملا وہ بھی بغیر اذان و اقامت ظہر کی نماز تنہا تنہا پڑھیں جماعت ان کے لئے بھی ممنوع ہے (در مختار) **مسئلہ**۔ علماء فرماتے ہیں۔ جن مساجد میں جمعہ نہیں ہوتا۔ اُنہیں جمعہ کے دن ظہر کے وقت بند رکھیں۔ (در مختار) **مسئلہ**۔ گاؤں میں جمعہ کے دن بھی ظہر کی نماز اذان و اقامت کے ساتھ با جماعت پڑھیں (عالمگیری) **مسئلہ**۔ معذور اگر جمعہ کے دن ظہر پڑھے تو مستحب یہ ہے کہ نماز جمعہ ہو جانے کے بعد پڑھے۔ اور تاخیر نہ کی۔ تو مکروہ ہے۔ (در مختار) جس نے جمعہ کا قعدہ آخیرہ پالیا یا سجدہ سہو کے بعد شریک ہوا اُسے جمعہ ملگیا۔ لہذا اپنی دو ہی رکعتیں پوری کرے (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ**۔ نماز جمعہ کیلئے پیشتر سے جانا۔ اور مسواک کرنا۔ اچھے اور سفید کپڑے پہننا۔ تیل لگانا۔ خوشبو لگانا اور پہلی صف میں بیٹھنا مستحب ہے اور غسل سنت (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ**۔ جب امام خطبہ کے لئے کھڑا ہوا اُسوقت سے ختم نماز تک نماز و اذکار اور ہر قسم کا کلام منع ہے۔ البتہ صاحب ترتیب اپنی قضا نماز پڑھ لے۔ یونہیں جو شخص سنت یا نفل پڑھ رہا ہے۔ جلد جلد پورے کرلے (در مختار)

خطبے کے بعض دیگر مسائل

مسئلہ۔ جو چیزیں نماز میں حرام ہیں۔ مثلاً کھانا پینا۔ سلام و جواب سلام وغیرہ یہ سب خطبہ کی حالت میں بھی حرام ہیں۔ یہاں تک کہ امر بالمعروف (اچھے کام کا حکم کرنا) ہاں خطیب امر بالمعروف کرسکتا ہے۔ جب خطبہ پڑھے

تو تمام حاضرین پر سننا اور چپ رہنا فرض ہے۔ جو لوگ امام سے دور ہوں کہ خطبہ کی آواز اُن تک نہیں پہنچتی اُنہیں بھی چپ رہنا واجب ہے اگر کسی کو بری بات کرتے دیکھیں تو ہاتھ یا سر کے اشارہ سے منع کر سکتے ہیں زبان سے ناجائز ہے۔ (در مختار) مسئلہ۔ خطبہ سننے کی حالت میں دیکھا کہ اندھا کوئیں میں گرا چاہتا ہے۔ یا کسی کو بچھو وغیرہ کاٹنا چاہتا ہے۔ تو زبان سے کہہ سکتے ہیں۔ اگر اشارہ یا دبانے سے نبا سکیں تو اس صورت میں بھی زبان سے کہنے کی اجازت نہیں (در مختار وغیرہ) مسئلہ خطیب نے مسلمانوں کے لئے دعا کی تو سامعین کو ہاتھ اُٹھانا یا آمین کہنا منع ہے کرینگے گنہگار ہونگے۔ خطبہ میں درود شریف پڑھتے وقت خطیب کا داہنے بائیں منہ کرنا بدعت ہے۔ (رد المختار) مسئلہ۔ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک خطیب نے لیا۔ تو حاضرین دل میں درود شریف پڑھیں زبان سے پڑھنے کی اسوقت اجازت نہیں یوہیں صحابہ کرام کے ذکر پر اُسوقت رضی اللہ تعالیٰ عنہم زبان سے کہنے کی اجازت نہیں (در مختار وغیرہ) مسئلہ۔ خطبہ جمعہ کے علاوہ اور خطبوں کا سننا بھی واجب ہے مثلاً خطبہ عیدین ونکاح وغیرہا (در مختار) مسئلہ۔ پہلی اذان کے ہوتے ہی سعی واجب ہے۔ اور بیع وغیرہ اُن چیزوں کا جو سعی کے منافی ہوں چھوڑ دینا واجب یہاں تک کہ راستہ چلتے ہوئے اگر خرید و فروخت کی تو یہ بھی ناجائز۔ اور مسجد میں تو خرید و فروخت سخت گناہ ہے۔ اور کھانا کھا رہا تھا۔ کہ اذان جمعہ کی آواز آئی۔ اگر یہ اندیشہ ہو کہ کھائیگا۔ تو جمعہ سے فوت ہو جائیگا۔ تو کھانا چھوڑ دے اور جمعہ کو جائے۔ جمعہ کے لئے اطمینان و وقار (آرام وتسلی وآہستگی) کے ساتھ جائے (در مختار وغیرہ) مسئلہ خطیب جب منبر پر بیٹھے۔ تو اُس کے سامنے دوبارہ اذان دی جائے (متون) مسئلہ۔ اوپر بیان ہو چکا ہے۔ کہ سامنے سے یہ مراد نہیں کہ مسجد

کے اندر منبر سے متصل ہو جیسے آجکل رواج ہے) کہ مسجد کے اندر اذان کہنے کو فقہائے کرام مکروہ فرماتے ہیں۔ (بہار) مسئلہ۔ اذان ثانی بھی بلند آواز سے کہیں جیسے پہلی پست آواز سے نہ چاہیئے کہ خلاف مقصود ہے (بحر وغیرہ) خطبہ ختم ہو جائے تو فوراً اقامت کہی جائے خطبہ و اقامت کے درمیان دنیا کی بات کرنا مکروہ ہے (در مختار) مسئلہ۔ جس نے خطبہ پڑھا۔ وہی نماز پڑھائے۔ دوسرا نہ پڑھائے۔ اور اگر دوسرے نے پڑھا دی۔ جب بھی ہو جائے گی۔ جبکہ وہ ماذون ہو۔ یوہیں اگر نابالغ نے بادشاہ کے حکم سے خطبہ پڑھا اور بالغ نے نماز پڑھائی جائز ہے (در مختار وغیرہ) مسئلہ۔ نماز جمعہ میں بہتر یہ ہے۔ کہ پہلی رکعت میں سورہ جمعہ اور دوسری میں سورہ منافقون یا پہلی میں سبح اسم اور دوسری میں ھل اتٰک پڑھے۔ مگر ہمیشہ انہیں کو نہ پڑھے کبھی کبھی اور سورتیں بھی پڑھے (رد المختار) مسئلہ۔ جمعہ کے دن اگر سفر کیا اور زوال سے پہلے آبادی شہر سے باہر ہو گیا تو حرج نہیں ورنہ ممنوع ہے (در مختار وغیرہ) مسئلہ۔ حجامت بنوانا اور ناخن ترشوانا جمعہ کے دن بہتر ہے (در مختار) مسئلہ۔ سوال کرنیوالا اگر نمازیوں کے آگے سے گزرتا ہو یا گردنیں پھلانگتا ہو یا بلا ضرورت سوال کرتا ہو۔ مانگتا ہو تو سوال بھی ناجائز ہے۔ اور ایسے سائل کو دینا بھی ناجائز ہے۔ (رد المختار) بلکہ مسجد میں اپنے لئے مطلقاً اجازت نہیں۔

جمعہ کے روز و شب کے بعض اعمال

مسئلہ۔ جمعہ کے دن یا رات میں سورہ کہف کی تلاوت افضل ہے۔ اور زیادہ بزرگی رات میں پڑھنے کی ہے۔ فرمایا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو شخص سورہ کہف جمعہ کے دن پڑھے اُسکے لئے دونوں جمعوں کے درمیان نور روشن ہو گا (نسائی وغیرہ عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ)

اور دارمی کی روایت میں ہے جو شب جمعہ میں سورۂ کہف پڑھے۔ اُس کے لئے وہاں سے کعبہ تک نور روشن ہوگا اور ابوبکر بن مردویہ کی روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے کہ فرماتے ہیں۔ جو جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھے۔ اس کے قدم سے آسمان تک نور بلند ہوگا۔ جو قیامت کو اُس کے لئے روشن ہوگا۔ اور دو جمعوں کے درمیان جو گناہ ہوئے ہیں۔ بخشدیئے جائینگے۔ اس حدیث کی اسناد میں کوئی حرج نہیں۔ سورۂ حٰم الدخان پڑھنے کی بھی فضیلت آئی ہے۔ طبرانی نے ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو شخص جمعہ کے دن یا رات میں حٰم الدخان پڑھے۔ اُسکے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں ایک گھر بنائیگا۔ دوسری روایت میں ہے کہ اُسکی مغفرت ہو جائے گی (ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور ایک روایت میں ہے۔ جو کسی رات میں حٰم الدخان پڑھے۔ اُس کے لئے ستر ہزار فرشتے استغفار کرینگے۔ جمعہ کے دن یا رات میں جو سورہ یٰسین پڑھے۔ اُسکی مغفرت ہو جائے۔

فائدہ:۔ جمعہ کے دن روحیں جمع ہوتی ہیں لہٰذا اس میں زیارت قبور کرنی چاہیئے (اور کچھ پڑھ کر ایصال ثواب بھی ضرور کرنا چاہیئے) اور اس روز جہنم نہیں بھڑکایا جاتا (در مختار)

عیدین کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ اور دن کی گنتی پوری کرو۔ اور اللہ تعالیٰ کی بڑائی بولو۔ کہ اُس نے تمہیں ہدایت فرمائی۔ اور فرماتا ہے۔ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور قربانی کر۔ (۲) فرمایا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو عیدین کی

راتوں میں قیام کرے۔ اُسکا دل نہ مریگا۔ جسدن لوگوں کے دل مرینگے۔ (ابن ماجہ) (۳) فرماتے ہیں جو پانچ راتوں میں شب بیداری کرے اس کے لئے جنت واجب ہے۔ ذی الحجہ کی آٹھویں نویں دسویں راتیں اور عید الفطر کی رات اور شعبان کی پندرہویں رات یعنی شب برأت (اصبہانی) (۴) جب حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے۔ اُس زمانہ میں اہل مدینہ سال میں دو دن خوشی کرتے تھے۔ (مہرگان و نیروز) فرمایا یہ کیا دن ہیں لوگوں نے عرض کی۔ جاہلیت میں ہم ان دنوں میں خوشی کرتے تھے۔ فرمایا مولا تعالیٰ نے اِن کے بدلے میں اِن سے بہتر دو دن تمہیں دئیے عید اضحی (بقر عید) و عید الفطر کے دن (ابوداؤد) (۴، ۵) بریدہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر کے دن کچھ کھاکر نماز کے لئے تشریف لے جاتے اور عید اضحی کو نہ کھاتے۔ جب تک نماز نہ پڑھ لیتے۔ (ترمذی وغیرہ) بخاری شریف کی روایت انس رضی اللہ عنہ سے ہے کہ عید الفطر کے روز تشریف نہ لے جاتے۔ جب تک چند کھجوریں نہ تناول فرما لیتے اور طاق ہوتیں۔ (۶) حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید کو ایک راستہ سے تشریف لے جاتے اور دوسرے سے واپس ہوتے (ترمذی وغیرہ) (۷) فرمایا ایک مرتبہ عید کے دن بارش ہوئی۔ تو مسجد میں حضور نے عید کی نماز پڑھی (ابن ماجہ وغیرہ) (۸) فرمایا کہ حضور نے عید کی نماز دو رکعت پڑھی۔ نہ اس کے قبل نماز پڑھی نہ بعد (مسلم وغیرہ) (۹) جابر ابن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے حضور کے ساتھ عید کی نماز پڑھی۔ ایک دو مرتبہ نہیں (بلکہ بارہا) نہ اذان ہوئی نہ اقامت (مسلم شریف) مسئلہ۔ عیدین کی نماز واجب ہے۔ مگر سب پر نہیں بلکہ انہیں پر ہے۔ جن پر جمعہ واجب ہے۔ اور اس کی ادا کی وہی شرطیں ہیں جو جمعہ کے لئے ہیں۔ صرف اتنا فرق ہے کہ جمعہ میں خطبہ شرط ہے۔ اور عیدین میں سنت اگر جمعہ میں خطبہ نہ پڑھا جمعہ نہ ہوا اور اس میں نہ پڑھا

تو نماز ہو گئی مگر بُرا کیا۔ دوسرا فرق یہ کہ جمعہ کا خطبہ قبل نماز ہے۔ اور عیدین کا
بعد نماز اگر پہلے پڑھ لیا۔ تو بُرا کیا مگر نماز ہو گئی۔ لوٹائی نہیں جائیگی۔ اور خطبہ
کا بھی اعادہ نہیں۔ اور عیدین میں نہ اذان ہے نہ اقامت۔ صرف دوبار
اتنا کہنے کی اجازت ہے۔ الصلوٰۃ جامعۃ ط۔ (درمختار وغیرہ)۔
بلاوجہ عید کی نماز چھوڑنا گمراہی و بدعت ہے (جوہرہ) مسئلہ۔ گاؤں
میں عیدین کی نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے (درمختار)

روزِ عید کے مستحبات

مسئلہ۔ عید کے دن یہ امور مستحب ہیں۔ حجامت (۱) بنوانا۔ ناخن (۲) ترشوانا
(۳) غسل کرنا (۴) مسواک کرنا۔ (۵) اچھے کپڑے پہننا نیا ہو تو نیا ورنہ دھلا ہوا
(۶) انگوٹھی پہننا (۷) خوشبو لگانا (۸) صبح کی نماز مسجد محلہ میں پڑھنا (۹) عیدگاہ
جلد چلا جانا۔ (۱۰) نماز سے پہلے صدقۂ فطر ادا کرنا۔ (۱۱) عیدگاہ کو پیدل جانا۔
(۱۲) دوسرے راستہ سے واپس آنا (۱۳) نماز کو جانے سے پیشتر چند کھجوریں
کھا لینا تین۳ پانچ۵ سات۷ یا کم و بیش مگر طاق ہوں۔ کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی
چیز کھالے۔ نماز سے پہلے کچھ نہ کھایا تو گنہگار نہ ہوا۔ مگر عشا تک نہ کھایا تو عتاب
کیا جائے گا (کتب کثیرہ) مسئلہ۔ سواری پر جانے میں حرج نہیں
مگر جسکو پیدل جانے پر قدرت ہو اُس کے لئے پیدل جانا بہتر ہے۔ اور
واپسی سواری پر آنے میں حرج نہیں (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ عیدگاہ
کو نماز کے لئے جانا سنت ہے اگرچہ مسجد میں گنجائش ہو۔ اور عیدگاہ میں منبر
بنانے یا منبر لے جانے میں حرج نہیں (درالمختار وغیرہ) (۱۴) خوشی ظاہر
کرنا (۱۵) کثرت سے صدقہ دینا (۱۶) عیدگاہ کو اطمینان و وقار اور نیچی نگاہ
کئے جانا۔ (۱۷) آپس میں مبارک دینا۔ اور راستہ میں بلند آواز سے تکبیر نہ
کہے (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ نماز عید سے پہلے نفل نماز مطلقاً مکروہ عیدگاہ

میں ہو یا گھر میں۔ اُس پر عید کی نماز واجب ہو یا نہیں یہانتک کہ عورت اگر چاشت کی نماز گھر میں پڑھنا چاہے۔ تو نماز عید ہو جانے کے بعد پڑھے اور نماز عید کے بعد عید گاہ میں نفل پڑھنا مکروہ ہے۔ گھر میں پڑھ سکتا ہے بلکہ مستحب ہے کہ چار رکعتیں پڑھے۔ یہ احکام خواص کے ہیں عوام اگر نفل پڑھیں اگرچہ نماز عید سے پہلے اگرچہ عید گاہ میں۔ اُنہیں منع نہ کیا جائے (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ نماز کا وقت بقدر ایک نیزہ آفتاب بلند ہونے سے ضحوۂ کبریٰ یعنی نصف النہار شرعی تک ہے۔ مگر عید الفطر میں دیر کرنا اور عید اضحیٰ میں جلد پڑھ لینا مستحب ہے اور سلام پھیرنے کے پہلے زوال ہو گیا تو نماز جاتی رہی (در مختار وغیرہ) زوال سے مراد نصف النہار شرعی ہے

نماز عید کی ترکیب

نماز عید کا طریقہ یہ ہے۔ کہ دو رکعت واجب عید الفطر یا عید اضحیٰ کی نیت کرکے کانوں تک ہاتھ اُٹھائے اور اللّٰہ اکبر کہکر ہاتھ باندھ لے پھر ثنا پڑھے۔ پھر کانوں تک ہاتھ اُٹھائے اور اللّٰہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے۔ پھر ہاتھ اُٹھائے۔ اور اللّٰہ اکبر کہکر ہاتھ چھوڑ دے پھر ہاتھ اُٹھائے۔ اور اللّٰہ اکبر کہکر ہاتھ باندھ لے۔ یعنی پہلی تکبیر میں ہاتھ باندھے۔ اُس کے بعد دو تکبیروں میں ہاتھ لٹکائے۔ پھر چوتھی تکبیر میں ہاتھ باندھ لے۔ اسکو یوں یاد رکھے کہ جہاں تکبیر کے بعد کچھ پڑھنا ہے۔ وہاں ہاتھ باندھ لئے جائیں۔ اور جہاں پڑھنا نہیں وہاں ہاتھ چھوڑ دیئے جائیں۔ پھر امام اعوذ اور بسم اللّٰہ آہستہ پڑھ کر جہر کے ساتھ الحمد اور سورت پڑھے۔ پھر رکوع کرے دوسری رکعت میں پہلے الحمد و سورت پڑھے۔ پھر تین بار کان تک ہاتھ لے جا کر اللّٰہ اکبر کہے۔ اور ہاتھ نہ باندھے اور چوتھی بار بغیر ہاتھ اٹھائے اللّٰہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے۔ اس سے معلوم ہو گیا کہ عیدین میں زائد تکبیریں

چھ ہوئیں۔ تین پہلی میں قرأت سے پہلے اور تکبیر تحریمہ کے بعد اور تین دوسری رکعت میں قرأت کے بعد اور تکبیر رکوع سے پہلے اور ان چھوں تکبیروں میں ہاتھ اُٹھائے جائیں گے۔ اور ہر دو تکبیروں کے درمیان تین تسبیح کی قدر سکتہ کرے اور عیدین میں مستحب یہ ہے۔ کہ پہلی رکعت میں سورۂ جمعہ اور دوسری میں سورۂ منافقون پڑھے۔ یا پہلی میں سبح اسم اور دوسری میں ھل اتٰک (درمختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ امام نے چھ تکبیروں سے زاید کہیں۔ تو مقتدی بھی امام کی پیروی کرے۔ مگر تیرہ سے زیادہ میں امام کی پیروی نہیں (ردالمحتار) **مسئلہ**۔ پہلی رکعت میں امام کے تکبیر کہنے کے بعد مقتدی شامل ہوا۔ تو اُسی وقت تین تکبیریں کہہ لے۔ اگرچہ امام نے قرأت شروع کر دی ہو۔ اور تین ہی کہے اگرچہ امام نے تین سے زیادہ کہی ہوں اور اگر اس نے تکبیریں نہ کہیں۔ کہ امام رکوع میں چلا گیا۔ تو کھڑے کھڑے نہ کہے۔ بلکہ امام کے ساتھ رکوع میں جائے۔ اور رکوع میں تکبیر کہہ لے۔ اور اگر امام کو رکوع میں پایا۔ اور غالب گمان ہے کہ تکبیریں کہہ کر امام کو رکوع میں پا لیگا۔ تو کھڑے تکبیریں کہے۔ پھر رکوع میں جائے۔ ورنہ اللہ اکبر کہکر رکوع میں جائے اور رکوع میں تکبیریں کہے۔ پھر اگر اس نے رکوع میں تکبیریں پوری نہ کی تھیں کہ امام نے سر اُٹھا لیا۔ تو باقی ساقط ہو گئیں۔ اور اگر امام کے رکوع سے اُٹھنے کے بعد شامل ہوا تو اب تکبیریں نہ کہے۔ بلکہ جب اپنی پڑھے۔ اُسوقت کہے اور رکوع میں جہاں تکبیر کہنا بتایا گیا۔ اُس میں ہاتھ نہ اُٹھائے۔ اور اگر دوسری رکعت میں شامل ہوا۔ تو پہلی رکعت کی تکبیریں اب نہ کہے۔ بلکہ جب اپنی فوت شدہ پڑھنے کھڑا ہو۔ اُسوقت کہے اور دوسری رکعت کی تکبیریں اگر امام کے ساتھ پا جائے فبہا۔ ورنہ اس میں بھی وہی تفصیل ہے۔ جو پہلی رکعت کے بارہ میں مذکور ہوئی (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ۔ جو شخص امام کے ساتھ شامل ہوا پھر سوگیا۔ یا اُسکا وضو جاتا رہا اب جو پڑھے تو تکبیریں اُتنی کہے۔ جتنی امام نے کہیں اگرچہ اُس کے مذہب میں اُتنی نہ تھیں (عالمگیری) مسئلہ امام تکبیر کہنا بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا تو قیام کی طرف نہ لوٹے نہ رکوع میں تکبیر کہے (ردالمختار) مسئلہ۔ پہلی رکعت میں امام تکبیریں بھول گیا۔ اور قرأت شروع کردی۔ تو قرأت کے بعد کہہ لے۔ یا رکوع میں۔ اور قرأت کا اعادہ نہ کرے (غنیہ عالمگیری) مسئلہ امام نے زوائد تکبیرات میں ہاتھ نہ اُٹھائے۔ تو مقتدی اُس کی پیروی نہ کرے بلکہ ہاتھ اُٹھائے (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ نماز کے بعد امام دو خطبے پڑھے۔ اور خطبۂ جمعہ میں جو چیزیں سنت ہیں اس میں بھی سنت ہیں اور جو وہاں مکروہ یہاں بھی مکروہ ہیں۔ صرف دو باتوں میں فرق ہے ایک یہ کہ جمعہ کے خطبہ سے پیشتر خطیب کا بیٹھنا سنت تھا۔ اس میں نہ بیٹھنا سنت ہے۔ دوسرے یہ کہ اس میں پہلے خطبہ سے پیشتر نو بار اور دوسرے کے پہلے سات بار اور منبر سے اُترنے کے پہلے چودہ بار اللہ اکبر کہنا سنت ہے۔ اور جمعہ میں نہیں (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ عید الفطر کے خطبہ میں صدقۂ فطر کے احکام کی تعلیم کرے وہ پانچ باتیں ہیں۔ (۱) کس پر واجب ہے (۲) اور کس کے لئے (۳) کب (۴) کتنا (۵) کس چیز سے بلکہ مناسب یہ ہے کہ عید سے پہلے جو جمعہ پڑھے۔ اُس میں بھی یہ احکام بتا دیئے جائیں کہ پیشتر سے لوگ واقف ہوجائیں۔ اور عید اضحیٰ کے خطبہ میں قربانی کے احکام اور تکبیرات تشریق کی تعلیم کی جائے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ امام نے نماز عید پڑھ لی اور کوئی شخص باقی رہگیا خواہ وہ شامل ہی نہ ہوا تھا۔ یا شامل تو ہوا۔ مگر اُس کی نماز فاسد ہوگئی۔ تو اگر دوسری جگہ ملجائے پڑھ لے۔ ورنہ نہیں پڑھ سکتا۔ ہاں بہتر یہ ہے۔ کہ یہ شخص چار رکعت نماز چاشت پڑھے (درمختار) مسئلہ۔ کسی عذر کے سبب عید کے دن نماز نہ ہوسکی۔ (مثلاً سخت

بارش ہوئی یا ابر کے سبب چاند نہیں دیکھا گیا۔ اور گواہی ایسے وقت گزری کہ نماز نہ ہو سکی۔ یا ابر تھا اور نماز ایسے وقت ختم ہوئی کہ زوال ہو چکا تھا۔ تو دوسرے روز پڑھی جائے۔ اور دوسرے روز بھی نہ ہوئی۔ تو عید الفطر کی نماز تیسرے روز نہیں ہو سکتی اور دوسرے دن بھی نماز کا وہی وقت ہے۔ جو پہلے دن تھا۔ یعنی آفتاب ایک نیزہ بلند ہونے سے نصف النہار شرعی تک۔ اور بلا عذر عید الفطر کی نماز پہلے دن نہ پڑھی۔ تو دوسرے دن نہیں پڑھ سکتے (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ**۔ عید اضحیٰ تمام احکام میں عید الفطر کی طرح ہے۔ صرف بعض باتوں میں فرق ہے۔ اس میں مستحب یہ ہے۔ کہ نماز سے پہلے کچھ نہ کھائے۔ اگرچہ قربانی نہ کرے اور کھالیا تو کراہت نہیں اور راستہ میں بلند آواز سے تکبیر کہتا جائے۔ اور عید اضحیٰ کی نماز عذر کی وجہ سے بارہویں تک بلا کراہت مؤخر (تاخیر) کر سکتے ہیں بارہویں کے بعد پھر نہیں ہو سکتی اور بلا عذر دسویں کے بعد مکروہ ہے۔ (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ**۔ قربانی کرنی ہو تو مستحب یہ ہے۔ کہ پہلی سے دسویں ذی الحجہ تک نہ حجامت بنوائے نہ ناخن ترشوائے (رد المحتار) **مسئلہ**۔ عرفہ کے دن یعنی نویں ذی الحجہ کو لوگوں کا کسی جگہ جمع ہو کر حاجیوں کی طرح وقوف کرنا (کھڑا ہونا) اور ذکر و دعا میں مشغول رہنا صحیح یہ ہے۔ کہ کچھ مضائقہ نہیں۔ جب کہ لازم و واجب نہ جانے اور اگر کسی دوسری غرض سے جمع ہوئے۔ مثلاً نماز استسقاء پڑھنی ہے۔ جب تو بلا اختلاف جائز ہے اصلا حرج نہیں (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ بعد نماز عید مصافحہ و معانقہ کرنا جیسا عموماً مسلمانوں میں رائج ہے۔ بہتر ہے۔ کہ اس میں اظہار مسرت و خوشی ہے (وشاح الجید)

تکبیر تشریق کے مسائل

مسئلہ۔ نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرہویں کی عصر تک ہر نماز فرض پنجگانہ

کے بعد جو جماعت مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی۔ ایک بار تکبیر بلند آواز سے کہنا
واجب ہے اور تین بار بہتر ہے۔ اسے تکبیر تشریق کہتے ہیں وہ یہ ہے
اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ
الْحَمْدُ (تنویر الابصار وغیرہ) مسئلہ۔ تکبیر تشریق سلام پھیرنے کے
بعد فوراً واجب ہے (یعنی جب تک کوئی ایسا فعل نہ کیا ہو کہ اُس نماز
پر بنا نہ کرسکے۔ اگر مسجد سے باہر ہو گیا۔ یا قصداً جان بوجھ کر وضو توڑ دیا یا
کلام کیا۔ اگرچہ سہواً بھول کر کیا ہو۔ تو تکبیر ساقط ہو گئی۔ اور بلا ارادہ قصد
وضو ٹوٹ گیا تو کہہ لے (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ تکبیر تشریق اس پر واجب
ہے۔ جو شہر میں مقیم ہو یا جس نے اس کی اقتدا کی۔ اگرچہ عورت یا مسافر
یا گاؤں کا رہنے والا اور اگر اس کی اقتدا نہ کریں۔ تو ان پر واجب نہیں (درمختار)
مسئلہ۔ نفل پڑھنے والے نے فرض والے کی اقتدا کی تو امام کی پیروی
میں اس مقتدی پر بھی واجب ہے اگرچہ امام کے ساتھ اس نے فرض نہ
پڑھے۔ اور مقیم نے مسافر کی اقتدا کی تو مقیم پر واجب ہے۔ اگرچہ امام پر
واجب نہیں (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ غلام پر تکبیر واجب ہے اور عورتوں
پر واجب نہیں۔ اگرچہ جماعت سے نماز پڑھی۔ ہاں اگر مرد کے پیچھے عورت
نے پڑھی اور امام نے اُس کے امام ہونے کی نیت کی تو عورت پر
بھی واجب ہے۔ مگر آہستہ کہے۔ یونہیں جن لوگوں نے برہنہ نماز پڑھی۔
اُن پر بھی واجب نہیں۔ اگرچہ جماعت کریں کہ ان کی جماعت جماعت
مستحبہ نہیں (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ نفل و سنت و وتر کے بعد تکبیر
واجب نہیں اور جمعہ کے بعد واجب ہے۔ اور نماز عید کے بعد بھی کہہ لے
(درمختار) مسئلہ۔ مسبوق و لاحق پر تکبیر واجب ہے۔ مگر جب خود سلام
پھیریں اُس وقت کہیں اور امام کے ساتھ کہہ لی تو نماز فاسد نہ ہوئی اور
نماز ختم کرنے کے بعد تکبیر کا اعادہ بھی نہیں (ردالمحتار) مسئلہ۔ دونوں

میں نماز قضا ہو گئی تھی۔ ایام تشریق میں اُس کی قضا پڑھی تو تکبیر واجب نہیں۔ یوہیں سال گذشتہ کے ایام تشریق کی قضا نمازیں اس سال کے انہیں دنوں میں جماعت سے پڑھے تو واجب ہے (ردالمحتار) مسئلہ۔ منفرد پر تکبیر واجب نہیں۔ (جوہرہ نیرہ) مگر منفرد بھی کہہ لے کہ صاحبین کے نزدیک اس پر بھی واجب ہے۔ مسئلہ۔ امام نے تکبیر نہ کہی۔ جب بھی مقتدی پر کہنا واجب ہے۔ اگرچہ مقتدی مسافر یا عورت یا دیہاتی ہو۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ ان تاریخوں میں اگر عام لوگ بازاروں میں باعلان بلند آواز سے تکبیریں کہیں تو انہیں منع نہ کیا جائے (درمختار)

گہن کی نماز کا بیان

(۱) ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد (زمانہ) کریم میں ایک بار آفتاب میں گہن لگا۔ مسجد میں تشریف لائے اور بہت طویل قیام و رکوع و سجود کے ساتھ نماز پڑھی۔ کہ میں نے کبھی ایسا کرتے نہ دیکھا۔ اور یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی کی موت و حیات کے سبب اپنی یہ نشانیاں ظاہر نہیں کرتا۔ ولیکن ان سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ لہذا جب ان میں سے کچھ دیکھو تو ذکر و دعا و استغفار کی طرف گھبرا کر اُٹھو (بخاری وغیرہ) (۲) لوگوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم نے حضور کو دیکھا کہ کسی چیز کے لینے کا قصد فرماتے ہیں۔ پھر پیچھے ہٹتے دیکھا۔ فرمایا۔ میں نے جنت کو دیکھا۔ اور اُس سے ایک خوشہ (گچھا) لینا چاہا۔ اور اگر لے لیتا تو جب تک دنیا باقی رہتی تم اُس سے کھاتے۔ اور دوزخ کو دیکھا۔ اور آج کے مثل کوئی خوفناک منظر کبھی نہ دیکھا۔ اور میں نے دیکھا کہ اکثر دوزخی عورتیں ہیں۔

عرض کی کیوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ کفر کرتی ہیں۔ عرض کیگئی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرتی ہیں۔ فرمایا شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان کا کفران (انکار) کرتی ہیں۔ اگر تو اس کے ساتھ عمر بھر احسان کرے۔ پھر کوئی بات بھی (خلاف مزاج) دیکھے گی۔ میں نے کبھی کوئی بھلائی تم سے دیکھی ہی نہیں (بخاری وغیرہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما)۔

شعر ؎ دَعْ ذِکْرَهُنَّ فَمَا لَهُنَّ وَفَاءٌ

رِیْحُ الصَّبَا وَعُهُوْدُهُنَّ سَوَاءٌ

یُکْسِرْنَ قَلْبَكَ ثُمَّ لَا یَجْبُرْنَهٗ

وَقُلُوْبُهُنَّ مِنَ الْوَفَاءِ خَلَاءٌ (دیوان علی)

ترجمہ۔ (۱) چھوڑ دو ان کا ذکر کہ ان میں بوئے وفا نہیں۔ (۲) باد صبا اور ان کے عہد (پختہ وعدے) دونوں برابر ہیں۔ (۳) توڑتی ہیں تیرے دل کو پھر نہیں جوڑتیں اسکو (۴) اور دل اُن کے وفا سے بالکل خالی ہیں۔

دیگر آن مہر کہ بینی از زناں ۔۔۔ بے بقا چون صحبت ناجنس دان

گرچہ باشد زن زنانے مہربان ۔۔۔ چوں کم آید بہرہ بکشاید زبان

اول از زن داشتن چشم وفا۔ ۔۔۔ سادہ دل را بس خطا باشد خطا

عورتوں اور بچوں کی صحبت سے ممانعت ؎

شد دو خصلت مرد نادان را نشان۔ صحبت صبیان و رغبت با زنان

بازن و کودک مکن بازی ہلا + تا نگردی خوار و زار و مبتلا (پندنامہ)

؎ اگر نیک بودے سرانجام زن

زنان را مزن نام بودے نہ زن۔ (بہار دانش)

؎ مکن اعتماد بر زن کہ زن پارسا ست

کہ خربتہ بہ گرچہ دزد آشنا ست (سکندر نامہ)

از روئے مکر و فریب عورت شیطان سے کئی درجہ بڑھ کر ہے اور

ابلیس علیہ اللعنت مقابلۃً کمزور ہے۔ چنانچہ نص قطعی بلفظِ صریح اس دعوے کی شاہد قوی شہادت دے رہی ہے۔ شیطان کو اِنَّ کَیۡدَ الشَّیۡطٰنِ کَانَ ضَعِیۡفًا فرمایا۔ اور بے وفا گروہ کو اِنَّ کَیۡدَکُنَّ عَظِیۡمٌ سے تعبیر فرمایا۔ مثل مشہور ہے کہ سَلِ المجرب ولا تسئل الحکیم مبتلا کو بہ نسبت غیر کے زیادہ حال معلوم ہوتا ہے۔ (۳) حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورج گہنے میں غلام آزاد کرنے کا حکم فرمایا۔ (بخاری عن اسماء بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا) (۴) سنن اربعہ میں سمرۃ ابن جندب سے مروی کہتے ہیں حضور نے گہن کی نماز پڑھائی اور ہم حضور کی آواز نہیں سنتے تھے (قرأت آہستہ کی) **مسئلہ**۔ سورج گہن کی نماز سنت مؤکدہ ہے۔ اور چاند گہن کی مستحب۔ سورج گہن کی نماز جماعت سے پڑھنی مستحب ہے۔ اور تنہا تنہا بھی ہوسکتی ہے۔ اور جماعت سے پڑھی جائے۔ تو خطبہ کے سوا عام شرائط جمعہ اس کے لئے شرط ہیں۔ وہی شخص اس کی جماعت قائم کرسکتا ہے۔ جو جمعہ کی کرسکتا ہے۔ وہ نہ ہو تو تنہا تنہا پڑھیں۔ گھر میں یا مسجد میں (درمختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ گہن کی نماز اُسی وقت پڑھیں جب آفتاب گہن والا ہو۔ گہن چھوٹنے کے بعد نہیں۔ اور گہن چھوٹنا شروع ہوگیا۔ مگر ابھی باقی ہے۔ اُسوقت بھی شروع کرسکتے ہیں۔ اور گہن کی حالت میں اُس پر ابر آجائے جب بھی نماز پڑھیں (جوہرۂ نیرہ) **مسئلہ**۔ ایسے وقت گہن لگا۔ کہ اُسوقت نماز پڑھنا ممنوع ہے۔ تو نماز نہ پڑھیں۔ بلکہ دعا میں مشغول رہیں اور اسی حالت میں ڈوب جائے تو دعا ختم کردیں۔ اور مغرب کی نماز پڑھیں (جوہرہ وغیرہ) **مسئلہ**۔ یہ نماز اور نوافل کی طرح دو رکعت پڑھیں۔ یعنی ہر رکعت میں ایک رکوع اور دو سجدے کریں۔ نہ اس میں اذان ہے نہ اقامت۔ نہ بلند آواز سے قرأت اور نماز کے بعد دعا کریں۔ یہاں تک کہ سورج کھل جائے اور دو

رکعت سے زیادہ بھی پڑھ سکتے ہیں خواہ دو دو رکعت پر سلام پھیریں یا چار چار پر (درمختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ اگر لوگ جمع نہ ہوئے تو ان لفظوں سے پکاریں اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ (درمختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ بہتر یہ ہے کہ عیدگاہ یا جامع مسجد میں اس کی جماعت قائم کی جائے۔ اور اگر دوسری جگہ قائم کریں جب بھی حرج نہیں (عالمگیری) **مسئلہ**۔ اگر یاد ہو تو سورۂ بقرہ اور آل عمران کی مثل بڑی بڑی سورتیں پڑھیں اور رکوع و سجود میں بھی طول دیں اور بعد نماز دعا میں مشغول رہیں۔ یہاں تک کہ پورا آفتاب کھل جائے اور یہ بھی جائز ہے کہ نماز میں تخفیف کریں۔ اور دعا میں طول خواہ امام قبلہ رو دعا کرے۔ یا مقتدیوں کی طرف منہ کرکے کھڑا ہو۔ اور یہ بہتر ہے۔ اور سب مقتدی آمین کہیں۔ اگر دعا کے وقت عصا یا کمان پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو تو یہ بھی اچھا ہے۔ دعا کے لئے منبر پر نہ جائے (درمختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ سورج گہن اور جنازہ کا اجتماع (اکٹھا) ہو تو پہلے جنازہ پڑھے (جوہرہ) **مسئلہ**۔ چاند گہن کی نماز میں جماعت نہیں۔ امام موجود ہو یا نہ ہو بہر حال تنہا تنہا پڑھیں (درمختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ امام کے علاوہ دو تین آدمی جماعت کر سکتے ہیں **مسئلہ**۔ نیز آندھی آئے یا دن میں سخت تاریکی چھا جائے۔ یا رات میں خوفناک روشنی ہو۔ یا لگاتار کثرت سے مینہ برسے یا بکثرت اولے پڑیں۔ یا آسمان سرخ ہو جائے۔ یا بجلیاں گریں یا بکثرت تارے ٹوٹیں۔ یا طاعون وغیرہ وبا پھیلے۔ یا زلزلے آئیں۔ یا دشمن کا خوف ہو۔ یا اور کوئی دہشت ناک امر پایا جائے۔ ان سب کے لئے دو رکعت نماز مستحب ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

احادیث۔ (۱) صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ جب تیز ہوا چلتی تو حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَخَیْرَ مَآ اُرْسِلَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَ

وَشَرِّ مَا فِیھَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ (بخاری وغیرہ) (اے اللہ میں تجھے اس کے خیر کا سوال کرتا ہوں اور اُس کے خیر کا جو اس میں ہے۔ اور اُس کے خیر کا جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی۔ اور تیری پناہ مانگتا ہوں اُس کے شر سے اور اُس چیز کے شر سے جو اسمیں ہے۔ اور اُس کے شر سے جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ۱۲۔ (۲) رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ہوا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہے۔ رحمت وعذاب لاتی ہے۔ اُسے بُرا نہ کہو اور اللہ تعالیٰ سے اُس کے خیر کا سوال کرو۔ اور اُس کے شر سے پناہ مانگو (ابوداؤد وغیرہ) (۳) ایک شخص نے حضور کے سامنے ہوا پر لعنت بھیجی۔ فرمایا ہوا پر لعنت نہ بھیجو کہ وہ مامور ہے۔ (اپنے مولا تعالیٰ کا امر حکم بجالاتی ہے اُسکو حکم کیا گیا ہے) اور جو شخص کسی شے پر لعنت بھیجے۔ اور وہ لعنت کی مستحق نہ ہو۔ تو وہ لعنت اس بھیجنے والے پر لوٹ آتی ہے (ترمذی) (۴) ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ جب آسمان پر ابر آتا تو حضور کلام ترک فرما دیتے اور اُس کی طرف متوجہ ہو کر یہ دعا پڑھتے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْھَا (اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اُس چیز کے شر سے جو اس میں ہے۔) ۱۲۔ اگر ابر کھل جاتا۔ حمد کرتے اور برستا تو یہ دعا پڑھتے اَللّٰھُمَّ سَقْیًا نَّافِعًا (ابن ماجہ وغیرہ) (اے اللہ ایسا پانی برسا جو نفع پہنچائے) (۵) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بادل کی گرج اور بجلی کی کڑک سنتے۔ تو یہ کہتے۔ اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُھْلِکْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ (ابن ماجہ وغیرہ) (اے اللہ اپنے غضب سے تو ہم کو قتل نہ کر۔ اور اپنے عذاب سے ہم کو ہلاک نہ کر۔ اور اس سے قبل ہم کو عافیت میں رکھو) (۶) عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور جب بادل کی آواز سنتے۔ تو کلام ترک فرما دیتے اور کہتے

سُبْحَانَ الَّذِیْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِہٖ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ مِنْ خِیْفَتِہٖ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔[1] (پاک ہے وہ کہ حمد کے ساتھ رعد اُس کی تسبیح کرتا ہے۔ اور فرشتے اُس کے خوف سے۔ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے) (۷) فرماتے ہیں جب بادل کی گرج سنو تو اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرو اور تکبیر کہو۔

نمازِ استسقا کا بیان

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَا اَصَابَکُمْ مِنْ مُّصِیْبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ وَیَعْفُوْا عَنْ کَثِیْرٍ۔ تمہیں جو مصیبت پہنچتی ہے۔ وہ تمہارے ہاتھوں کی کرتوت سے ہے۔ اور بہت سی معاف فرما دیتا ہے۔ یہ قحط بھی ہمارے ہی معاصی کے سبب ہے۔ شعر

از خدا جوئیم توفیقِ ادب ۔۔۔ بے ادب محروم ماند از فضلِ رب
بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد ۔۔۔ بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

ترجمہ شعر ثانی۔ بے ادب نے نہ صرف اپنے آپ کو خراب کیا۔ بلکہ اطرافِ عالم میں (فتنہ و فساد کی) آگ لگا دی۔ ایک شخص کی بے ادبی کا عام پر وبال ہے گناہ کرنا بے ادبی ہے۔ اور باوجود قدرتِ منع کے سکوت کرنا بھی گناہ ہے۔ حدیث میں وارد ہے۔ من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہٖ وان لم یستطیع فبلسانہ وان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان (جو شخص کوئی بُری بات دیکھے تو چاہیئے کہ اسکو ہاتھ سے بند کرے اگر اس کی قدرت نہ رکھتا ہو تو زبان سے روکے۔ اگر اس پر بھی قادر نہ ہو۔ تو دل سے بُرا سمجھے اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے) کیونکہ بے ادب کی بے

[1] جو شخص بجلی اور آواز رعد کے وقت اس آیت کو پڑھے۔ تو مولا تعالیٰ اس کو مصیبت بجلی سے محفوظ رکھے گا۔ ۱۲ منہ

ادبی کا وبال پڑے گا۔ تو دوسرے لوگ بلکہ تمام وحوش وطیور تک بھی اس میں مبتلا ہونگے۔ کما قال اللہ تبارک و تعالیٰ وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا خَآصَّةً ۚ بل یعم بے ادب کی معصیت کا وبال فقط بے ادب پر ہی نہ آئیگا۔ بلکہ عام لوگوں کو پہنچے گا۔ کما قیل سعدی ؎ شنیدم کہ بر مرغ و مور و دوان۔

شود تنگ روزی بفعل بدان

رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُوْنُ فِيْ قَوْمٍ يَعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ يَقْدِرُوْنَ عَلٰى اَنْ يُّغَيِّرُوْا عَلَيْهِ وَلَا يُغَيِّرُوْنَ اِلَّا اَصَابَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتُوْا (مشکوۃ) یعنی جب کسی قوم میں کوئی آدمی گناہ کرتا ہے اور وہ لوگ اس کو منع کر سکتے ہوں۔ مگر منع نہ کریں۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے ضرور ان لوگوں کو زندگی کے اندر اندر عذاب میں مبتلا کرتا ہے شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ شعر ؎

نہ بینی کہ گاوے در علف زار بیالاید ہمہ گاوانِ دہ را۔

بفحوائے الدین کلہ ادب۔ بے ادب سے مراد ہر عاصی و گنہگار ہے۔ جس میں نہ صرف تعظیم اکابر سے پہلو تہی کرنیوالے مرتکب فواحش اور تارک صوم وصلوۃ وواجبات بھی داخل ہیں۔ منع زکوۃ قحط کا باعث ہے۔ کما قیل ؎

ابر نایداز پے منع زکوۃ۔ وز زنا اُفتد وبا اندر جہات

ترجمہ:۔ زکوۃ روک رکھنے سے بادل نہیں آتے (قحط پڑ جاتا ہے) اور زنا (کی شامت) سے ہر طرف وبا پھیل جاتی ہے۔ زنا کاری قحط کا باعث ہے۔ جیسا کہ حدیث سے ثابت ہوتا ہے۔ کما قال۔ عن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالٰے عنہ قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ

تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ قَوْمٍ یَظْھَرُ فِیْھِمُ الزِّنَا اِلَّا اُخِذُوْا بِالسَّنَۃِ وَمَا مِنْ قَوْمٍ یَظْھَرُ فِیْھِمُ الرُّشَا اِلَّا اُخِذُوْا بِالرُّعْبِ۔ ترجمہ۔ عمرو بن العاص کہتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے۔ کہ جب کسی قوم میں زنا ہونے لگتا ہے۔ تو وہ لوگ قحط میں مبتلا کیئے جاتے ہیں۔ اور جب کسی قوم میں رشوتیں عام ہو جاتی ہیں۔ تو وہ لوگ خوف میں گرفتار کیئے جاتے ہیں (مشکوٰۃ)

نزول مصائب کا سبب جرم و معاصی ہیں

کما قیل ؎ ہرچہ آید بر تو از ظلمات غم
آن ز بیباکی و گستاخی ست ہم۔

ترجمہ۔ تجھ پر جو غم کی تاریکی چھاتی ہے۔ وہ تیری ہی کسی نہ کسی بیباکی و گستاخی کے سبب سے ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ فی القراٰن الحمید وَمَا اَصَابَکُمْ مِنْ مُّصِیْبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ وَیَعْفُوْ عَنْ کَثِیْرٍ (سورہ شوریٰ رکوع ۴) یعنی جو مصیبت تم پر آتی ہے۔ وہ تمہارے ہی ہاتھوں کی کمائی کے سبب سے ہے۔ اور اکثر معاف فرما دیتا ہے۔
انبیاء علیہم السلام پر بھی مصائب آتے ہیں لیکن وہ فقط صورۃً مصائب نظر آتے ہیں۔ درحقیقت وہ راحت و رحمت ہوتے ہیں۔ کما قیل ضرب الحبیب زبیبٌ۔ شعر امیر خسرو ؎

درد گنج راحت است ار مردہ بینی طبع را
داغ عین مرہمت ار خستہ بینی ریش را۔
درود بلا زان تست گردم مردی زنی۔
کن بزنی اعتراف تا دگرے را دھند
نہ شود نصیب دشمن کہ شود ہلاک تیغت۔
سرِ دوستان سلامت کہ تو خنجر آزمائی۔

وہ لوگ تسلیم و رضا کی اقلیم کے تاجدار ہوتے ہیں۔ اس لئے اپنے محبوب حقیقی کے ہر قسم کے سلوک کو عینِ راحت سمجھتے ہیں (اشد البلاء الانبیاء ثم الامثل فالامثل) چونکہ سب سے زیادہ میدان قرب کے شہسوار انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام ہوتے ہیں اسواسطے یہ ہی زیادہ تر تختہ مشق مصائب بھی ہوتے ہیں۔ اس کے بعد جو لوگ اس میدان میں قدم رکھنے والے ہیں علی حسبِ مراتب مبتلائے درد یار ہوتے رہتے ہیں۔ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

ہر آنچہ بر سر آزدگان رود زیباست ✤ علے الخصوص کہ از دست یار زیبا خوست

اگرم زار بکشتن دہد آن یارِ عزیز ✤ تانگوئی کہ دران دم غم جانم باشد

جامی رحمۃ اللہ علیہ ؎

پیکانِ آبدار کہ آید ز دست دوست ۔ بر عاشقانِ سوختہ بارانِ رحمت است

حافظ رحمۃ اللہ علیہ ؎

یارب ایں کعبہ مقصود تماشاگہ کیست ۔ کہ مغیلانِ طریقش گل و نسرینِ من است

کسے دیگر شعر دلم ز جو رتو آسودہ است دمے نالم۔

کہ غیر چہ نبرد لذتِ خدنگ ترا ✤

ہر کہ بیباکی کند در راہِ دوست ۔ رہزنِ مردان شد و نامرد است

ترجمہ۔ جو کوئی دوست کی راہ میں بیباکی کرتا ہے۔ وہ مردوں کا رہزن ہے۔ اور خود نامرد ہے۔ راہِ دوست سے مراد احکام خداوندی ہیں اور اس میں بیباکی کرنا ان کی مخالفت ہے۔ اور ایسا بیباک آدمی دوسرے لوگوں کے لئے بھی باعث ضرر ہوتا ہے۔

عمر خیام غفرلہٗ ؎

خواہی کہ بدانی بیقین دوزخ را۔

دوزخ بجہان صحبت نااہل بود۔

اکبر الٰہ آبادی؎

کیا افسردہ نافہموں نے مجھکو ہمنشیں ہوکر ✣ طبیعت رک گئی افسوس معنی آفریں ہوکر

؎ از ادب پُر نور گشت است ایں فلک

وز ادب معصوم و پاک آمد ملک

ترجمہ :- یہ آسمان ادب ہی کے طفیل (شمس و قمر اور کواکب سے) نور علی نور ہو گیا ہے اور فرشتے ادب ہی کی بدولت معصوم اور پاک ہیں - آسمان کے ادب پر قرآن مجید کی یہ آیت کریمہ ناطق ہے وَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا قَالَتَا اَتَيْنَا طَائِعِيْنَ ط اللہ تعالیٰ نے زمینوں و آسمانوں کو حکم دیا ۔ کہ خوشی سے مطیع قدرت بنو یا جبر سے - تو دونوں نے عرض کیا ہم خوشی سے حاضر ہیں - چنانچہ وہ طریقہ ادب پر اسقدر پابند ہیں ۔ کہ ان کی گردش اور ستاروں کی سیر میں سر مُو فرق نہیں آتا ۔ اور فرشتوں کا ادب یہ کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے مقابلہ میں فرشتوں کا اسماء اشیاء میں امتحان لیا ۔ تو انہوں نے اپنے عجز کا اقرار کرتے ہوئے کہا ۔ سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ط یعنی تو پاک ہے ۔ ہم کو تو صرف اسقدر علم ہے ۔ جو تو نے ہم کو سکھا دیا ۔ بے شک تو بہت علم والا اور حکمت والا ہے ۔ اور دوسرا یہ کہ جب اس ناکامی کے بعد مولا تعالیٰ نے اُنکو آدم علیہ السلام کے آگے سجدہ کرنے کا حکم صادر فرمایا تو فرشتوں نے بلا پس و پیش فوراً سجدہ ادا کیا ۔ اور شیطان لعین نے انکار کر کے اپنی برتری کا دعویٰ کیا ۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْا اِلَّا اِبْلِيْسَ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِيْنَ ۔ اور یاد کیجئے جبکہ فرمایا ۔ آپ کے رب نے فرشتوں سے کہ سجدہ کرو آدم علیہ السلام

کی طرف پس سب نے ایک دم اکٹھا سجدہ کیا۔ مگر ابلیس نے انکار کیا اور تکبر کیا۔ اور خدا کے علم میں کافروں سے تھا۔ وَقَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْہُ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَہٗ مِنْ طِیْنٍ (اور کہا میں اچھا اور بہتر ہوں آدم علیہ السلام سے کیونکہ پیدا کیا تو نے مجھے آگ سے اور پیدا کیا حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے۔ یہ ہی وجہ ہے۔ کہ فرشتگان معصوم و پاک رہے۔ اور ابلیس کو اس بے ادبی نے مردود ابدی بنا دیا۔ حافظ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

در محفلے کہ خورشید اندر شمار ذرہ ست　　خود را بزرگ دیدن شرطِ ادب نباشد

بُد ز گستاخی کسوفِ آفتاب　　شد عزازیلے ز جرأت ردِّ باب

(سورج گرہن جب ہوا تو لوگوں کی) گستاخی کے سبب سے ہوا۔ شیطان گستاخی کے سبب ہی سے راندہ درگاہ ہوا۔ جب لوگوں میں فسق و فجور گناہ و بدکاری اور احکام دین کی طرف سے لاپرواہی بڑھ جاتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے سورج کو گہن لگتا ہے۔ تاکہ لوگ قدرت خدا پاک کا ایک خوفناک کرشمہ دیکھ کر ڈر جائیں اور اپنی سرکشی سے باز آ جائیں۔ چنانچہ اس کے متعلق حدیث باب الکسوف میں بیان ہوئی ہے۔ دوسرے مصرع کا مطلب یہ ہے۔ کہ شیطان کو آدم علیہ السلام کے لئے سجدہ کرنے کا حکم ہوا تو اُس نے گستاخی سے کہا۔ انا خیر منہ الخ جیسے عنقریب گذرا ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس کی سرکشی و گستاخی نے اسکو ذلیل کر دیا۔

؎ کیا جو کبر تو شیطان کے ہاتھ کیا آیا
وہی عزیز ہے عزت جسے خدا نے دی

ہر کہ گستاخی کند اندر طریق　　گردد اندر وادیٔ حیرت غریق

ترجمہ:۔ طریق (سلوک) میں جو شخص گستاخی کرتا ہے۔ وہ حیرت

کی ندی میں ڈوب جاتا ہے۔ (طریقت پر گستاخی تباہ کن ہے) مطلب یہ گذشتہ شعر ہر کہ بیباکی کند اندر کے مضمون کا اعادہ ہے (مثنوی سے نقل ہے)

آمدم برسر مطلب

لہٰذا ایسی حالت میں کثرت استغفار کی بہت ضرورت ہے۔ اور یہ بھی اسکا فضل ہے کہ بہت سے معاف فرما دیتا ہے۔ ورنہ اگر سب باتوں پر مواخذہ کرے۔ تو کہاں ٹھکانا فرماتا ہے۔ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ۔ اگر لوگوں کو اُن کے فعلوں پر پکڑتا تو زمین پر کوئی چلنے والا نہ چھوڑتا اور فرماتا ہے۔ اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا۔ اپنے رب سے استغفار کرو۔ بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے موسلا دھار پانی تم پر بھیجیگا۔ اور مالوں اور بیٹوں سے تمہاری مدد کریگا۔ اور تمہیں باغ دیگا۔ اور تمہیں نہریں دیگا۔ (۱) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو لوگ ناپ اور تول میں کمی کرتے ہیں۔ وہ قحط و شدت موت میں اور ظلم بادشاہ میں گرفتار ہوتے ہیں۔ اگر چوپائے نہ ہوتے تو اُن پر بارش نہ ہوتی۔ (ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما) (۲) فرماتے ہیں قحط اسی کا نام نہیں کہ بارش نہ ہو۔ بڑا قحط تو یہ ہے۔ کہ بارش ہو اور زمین کچھ نہ اُگائے (مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ) (۳) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی دعا میں اسقدر ہاتھ نہ اُٹھاتے جتنا استسقا میں اٹھاتے یہاں تک بلند فرماتے کہ بغلوں کی سپیدی ظاہر ہوتی۔ (مسلم وغیرہ) (۴) اُنہیں سے مروی ہے۔ کہ حضور نے بارش کے لئے دعا فرمائی اور

پشتِ دست سے آسمان کی طرف اشارہ کیا (یعنی اور دعاؤں میں یہا تو قاعدہ یہ ہے کہ ہتھیلی آسمان کی طرف ہو۔ اور اس میں ہاتھ لوٹ دیں کہ حال بدلنے کی فال ہو (مسلم) (۵) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پرانے کپڑے پہنکر استسقا کے لئے تشریف لے گئے۔ تواضع و خشوع و تضرع (عاجزی) اور توجہ دل کے ساتھ (سنن اربعہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما) (۶) صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں۔ لوگوں نے حضور کی خدمت اقدس میں قحط باراں کی شکایت پیش کی۔ حضور نے منبر کے لئے ارشاد فرمایا۔ عیدگاہ میں رکھا گیا۔ اور لوگوں سے ایک دن کا وعدہ فرمایا کہ اُس روز سب لوگ چلیں جب آفتاب کا کنارہ چمکا۔ اُسوقت حضور تشریف لے گئے اور منبر پر بیٹھے۔ تکبیر کہی اور حمد الٰہی بجالائے۔ پھر فرمایا تم لوگوں نے اپنے ملک کے قحط کی شکایت کی اور یہ کہ مینہ اپنے وقت پر مؤخر ہوگیا اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے۔ کہ اُس سے دعا کرو اور اُس نے وعدہ کرلیا ہے۔ کہ تمہاری دعا قبول فرمائیگا اس کے بعد فرمایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ الْغَنِیُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَآءُ اَنْزِلْ عَلَیْنَا الْغَیْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ قُوَّۃً وَّبَلَاغًا اِلٰی حِیْنٍ ۝ ترجمہ حمد ہے اللہ کے لئے جو رب ہے سارے جہان کا رحمان ورحیم ہے دن قیامت کا مالک ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ یا اللہ تو ہی معبود ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو غنی ہے اور ہم محتاج ہیں۔ ہم پر مینہ اُتار۔ اور جو کچھ تو اُتارے اُسے ہمارے لئے قوت اور ایک وقت تک پہنچنے کا سبب کردے ۱۲" پھر ہاتھ بلند فرمایا یہانتک کہ بغل کی سپیدی ظاہر ہوئی۔ پھر لوگوں کی

طرف پشت کی اور ردائے (چادر) مبارک لوٹ دی۔ پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور منبر سے اُتر کر دو رکعت نماز پڑھی اللہ تعالیٰ نے اُسوقت ابر پیدا کیا۔ وہ گرجا اور چمکا اور برسا اور ابھی مسجد کو تشریف بھی نہ لائے تھے کہ نالے بہ گئے (ابوداؤد) (۷) حضور استسقا کی دعا میں یہ کہتے اَللّٰھُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهِيْمَتَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ (ابوداؤد) ترجمہ:۔ اے اللہ تو اپنے بندوں اور چوپایوں کو سیراب کر اور اپنی رحمت کو پھیلا۔ اور اپنے شہر مردہ کو زندہ کر (۸) جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ہاتھ اُٹھا کر یہ دعا کی اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيْثًا مَّرِيْئًا مَّرِيْعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ اٰجِلٍ حضور نے یہ دعا پڑھی تھی کہ آسمان گھر آیا (ابوداؤد) ترجمہ:۔ اے اللہ ہم کو سیراب کر ایسی بارش سے جو خوشگوار تازگی لانے والی ہو نافع ہو ضرر نہ کرے جلد ہو دیر میں نہ ہو (۹) انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ لوگ جب قحط میں مبتلا ہوتے تو امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے توسّل سے طلب باران کرتے۔ عرض کرتے اے اللہ تیری طرف ہم اپنے نبی کا وسیلہ کیا کرتے تھے۔ اور تو برساتا تھا اب ہم تیری طرف نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا مکرم کو وسیلہ کرتے ہیں۔ تو بارش بھیج۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں جب یوں کرتے تو بارش ہوتی۔ یعنی حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں حضور آگے ہوتے۔ اور ہم حضور کے پیچھے صفیں باندھ کر دعا کرتے اب کہ یہ میسر نہیں حضور کے عم مکرم (عزت والے چچا) کو آگے کر کے دعا کرتے ہیں۔ کہ یہ بھی توسّل حضور سے ہے صورۃً میسر نہیں تو معناً ہے۔ (بخاری) پوری دعا طلب باران کے لئے یہ ہے

اسکو پڑھنا چاہیئے۔ اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُغِیْثًا مَرِیْئًا مُرِیْعًا نَافِعًا غَیْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَیْرَ اٰجِلٍ وَّ اَنْبِتْ مُمْرِعَ النَّبَاتِ اَللّٰھُمَّ اسْقِ عِبَادَکَ وَبَھَائِمَکَ وَاَنْزِلْ رَحْمَتَکَ وَاَحْیِ بَلَدَکَ الْمَیِّتَ اور اس دعا کو بعد خطبہ مذکورہ بالا کے پڑھے (مالابد منہ) ترجمہ :۔ اے اللہ دے ہم کو مینہ فریاد پہنچنے والا۔ سیراب کرنے والا۔ خوشگوار حاصل زمین کو پیدا کرنے والا فائدہ دینے والا نقصان نہ دینے والا۔ جلد آنے والا دیر نہ کرنے والا۔ فراخ کرنیوالا روئیدگی کا۔ اے اللہ پانی دے اپنے بندوں کو اور اپنے چوپایوں کو اور اپنی رحمت نازل کر اور زندہ کر اپنے مردہ شہروں کو۔ **مسئلہ**۔ اور یہ نماز اسوقت پڑھے جب کوئیں اور نہروں میں پانی نہ رہے۔ یا رہے تو چارپایوں کو پانی پلانے اور کھیتوں کو سینچنے کے لئے کافی نہ ہو۔ اور آسمان پر ابر ہتھیلی کے برابر نہ ہو۔ اور اگر ایسی صورت نہ ہو تو صرف استغفار کو ہر محلہ اور ہر گھر میں لوگ جمع ہو کر گٹھلیوں یا کنکروں پر پڑھیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ضرور بارش ہوگی اس لئے کہ استغفار کے ساتھ مینہ کا وعدہ نص قطعی قرآنی سے ثابت ہے۔ کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ اِنَّہٗ کَانَ غَفَّارًا یُّرْسِلِ السَّمَآءَ الخ اور قبولیت دعا کا وعدہ بھی نص قرآنی سے ہی ثابت ہے۔ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ الخ **مسئلہ** چادر لوٹنے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ اگر چادر مدور (گول) ہو تو داہنے طرف کو بائیں طرف اور بائیں کو دائیں طرف لوٹ دے اور اگر چادر مربع (چار کونہ) ہو۔ تو اوپر کو نیچے اور نیچے کو اوپر کرے۔ (کافی و محیط و سراج الوہاج) دوسرا طریقہ شرح حصن حصین و صراط المستقیم میں یہ بیان کیا ہے۔ کہ چادر کی نیچے والی طرف کو بائیں طرف سے داہنے ہاتھ میں اور داہنے طرف سے بائیں ہاتھ میں پکڑے۔ ہر دونوں ہاتھوں کو پیچھے پشت

اپنی کے پھیرے تاکہ وہ کنارہ جو کہ دائیں ہاتھ میں ہے۔ اوپر دائیں کندھا
کے ابعد جو کنارہ بائیں ہاتھ میں ہے۔ اوپر کندھے بائیں کے واقع ہووے
پس دائیاں اور بائیاں اور نیچے اور اوپر سب لوٹ جائے گا۔ اصل فارسی
عبارت یہ ہے۔" طرف زیر ینش را از جانب چپ در دست راست
واز جانب راست در دست چپ گرفتہ ہر دو دست را پس پشت
خود گرداند تا کنارۂ کہ در دست راست است بر دوش یمین وکنارۂ کہ
در دست چپ است بر دوش یسار واقع شود پس چپ وراست و
زیر و بالا منقلب گردد۔ (کذا در شرح حصن حصین و صراط المستقیم
مسئلہ۔ استسقا دعا و استغفار کا نام ہے۔ استسقا کی نماز جماعت
سے جائز ہے۔ مگر جماعت اس کی سنت مؤکدہ نہیں چاہیں جماعت
سے پڑھیں یا تنہا تنہا دونوں طرح اختیار ہے۔ (در مختار وغیرہ) مسئلہ
استسقا کے لیئے پرانے کپڑے یا پیوند لگے پہنکر تذلل وخشوع وخضوع
وتواضع وعاجزی انکساری کے ساتھ جائیں۔ سر برہنہ پیدل جائیں
اور پا برہنہ ہوں تو بہتر وافضل ہے۔ اور جانے سے پہلے خیرات کریں
کفار کو اپنے ساتھ نہ لے جائیں۔ کہ جاتے ہیں رحمت کے لئے اور
کافر پر خدا کی لعنت نازل ہوتی ہے۔ تین ۳ روز پیشتر سے روزے رکھیں اور توبہ
واستغفار کریں۔ پھر میدان میں جائیں اور وہاں توبہ کریں۔ اور زبانی توبہ
کافی نہیں۔ بلکہ دل سے کریں۔ اور جن کے حقوق اس کے ذمہ ہیں
سب ادا کرے یا معاف کرائے۔ کمزوروں۔ بوڑھوں۔ بچوں کے
توسل سے دعا کرے۔ اور سب آمین کہیں۔ کہ بخاری شریف میں
ہے۔ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تمہیں
روزی اور مدد کمزوروں کے ذریعے سے ملتی ہے۔ اور ایک روایت
میں ہے۔ اگر جوان خشوع کرنے والے اور چوپائے چرنے والے اور

بوڑھے رکوع کرنیوالے اور بچے دودھ پینے والے نہ ہوتے تو تم پر شدت سے عذاب کی بارش ہوتی۔ اسوقت بچے اپنی ماؤں سے جُدا رکھے جائیں اور مویشی ساتھ لے جائیں۔ غرض یہ کہ توجہ رحمت کے تمام اسباب مہیا کریں۔ اور تین روز متواتر جنگل کو جائیں اور دعا کریں۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ امام جہر کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھائے۔ اور بہتر یہ ہے۔ کہ پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور دوسری میں ھل اتٰک پڑھے۔ اور نماز کے بعد زمین پر کھڑا ہو کر خطبہ پڑھے۔ اور دونوں خطبوں کے درمیان جلسہ کرے اور یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ ایک ہی خطبہ پڑھے۔ اور خطبہ میں دعا و استغفار و تسبیح کرے اور اثنائے خطبہ میں چادر لوٹ دے یعنی اوپر کا کنارہ نیچے اور نیچے کا اوپر کردے۔ کہ حال بدلنے کی فال ہو۔ خطبہ سے فارغ ہو کر لوگوں کی طرف پیٹھ اور قبلہ کو منہ کر کے دعا کرے۔ بہتر وہ دعائیں ہیں جو احادیث میں وارد ہوئیں۔ اور دعا میں ہاتھوں کو خوب بلند کرے اور پشت دست جانب آسمان رکھے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ اگر جانے سے پیشتر بارش ہو گئی۔ جب بھی جائیں اور شکر الٰہی بجا لائیں اور مینہ کے وقت حدیث میں جو دعا ارشاد ہوئی پڑھے۔ اور بادل گرجے تو اُسکی دعا پڑھے۔ اور بارش میں کچھ دیر ٹھہرے کہ بدن پر پانی پہنچے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ کثرت سے بارش ہو کہ نقصان کرنیوالی معلوم ہو۔ تو اُس کے رکنے کی دعا کر سکتے ہیں اور اُس کی دعا حدیث میں یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا اَللّٰھُمَّ عَلَی الْاٰکَامِ وَ الظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِیَۃِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ (بخاری وغیرہ عن انس رضی اللہ عنہ)

ترجمہ۔ اے اللہ ہمارے آس پاس برسا ہمارے اوپر نہ برسا۔ اے اللہ بارش کو ٹیلوں اور پہاڑیوں پر اور نالوں میں اور جہاں درخت اُگتے ہیں)

نمازِ خوف کا بیان

ارشادِ باری تعالیٰ فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُکْبَانًا فَاِذَا اَمِنْتُمْ
فَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَمَا عَلَّمَکُمْ مَّا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۔ اگر تم کو خوف ہو
تو پیدل یا سواری پر نماز پڑھو۔ پھر جب خوف جاتا رہے۔ تو اللہ کو اُس
طرح یاد کرو۔ جیسا اُس نے سکھایا وہ کہ تم نہیں جانتے تھے اور فرماتا
ہے۔ وَاِذَا کُنْتَ فِیْہِمْ فَاَقَمْتَ لَہُمُ الصَّلٰوۃَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَۃٌ
مِّنْہُمْ مَّعَکَ وَلْیَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَہُمْ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْیَکُوْنُوْا
مِنْ وَّرَآئِکُمْ وَلْتَاْتِ طَآئِفَۃٌ اُخْرٰی لَمْ یُصَلُّوْا فَلْیُصَلُّوْا مَعَکَ
وَلْیَاْخُذُوْا حِذْرَہُمْ وَاَسْلِحَتَہُمْ وَدَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ
عَنْ اَسْلِحَتِکُمْ وَاَمْتِعَتِکُمْ فَیَمِیْلُوْنَ عَلَیْکُمْ مَّیْلَۃً وَّاحِدَۃً وَلَا جُنَاحَ
عَلَیْکُمْ اِنْ کَانَ بِکُمْ اَذًی مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ کُنْتُمْ مَّرْضٰٓی اَنْ تَضَعُوْٓا
اَسْلِحَتَکُمْ وَخُذُوْا حِذْرَکُمْ ۔ اِنَّ اللّٰہَ اَعَدَّ لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابًا
مُّہِیْنًا ۔ فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوۃَ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا
وَّعَلٰی جُنُوْبِکُمْ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ اِنَّ الصَّلٰوۃَ
کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۔ ترجمہ۔ اور جب تم
اُن میں ہو اور نماز قائم کرو۔ تو اُن میں کا ایک گروہ تمہارے ساتھ کھڑا
ہو۔ اور اُنہیں چاہیئے کہ اپنے ہتھیار لیئے ہو) پھر جب ایک رکعت
کا سجدہ کرلیں تو وہ تمہارے پیچھے ہو۔ اور اب دوسرا گروہ آئے جس
نے تمہارے ساتھ نہ پڑھی تھی وہ تمہارے ساتھ پڑھے اور اپنی
پناہ اور اپنے ہتھیار لیئے رہیں کافروں کی تمنا ہے۔ کہ کہیں تم اپنے
ہتھیاروں اور اپنے اسباب سے غافل ہو جاؤ۔ تو ایک ساتھ تم پر

جھک پڑیں اور تم پر کچھ گناہ نہیں اگر تمہیں مینہ سے تکلیف ہو یا بیمار
ہو کہ اپنے ہتھیار رکھدو۔ مگر پناہ کی چیز لئے رہو۔ بے شک اللہ نے
کافروں کے لئے ذلت کا عذاب طیار کر رکھا ہے۔ پھر جب نماز پوری
کر چکو تو اللہ کو یاد کرو۔ کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے۔ پھر جب اطمینان
سے ہو جاؤ۔ تو نماز حسب دستور قائم کرو بے شک نماز مسلمانوں پر
وقت باندھا ہوا فرض ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عسفان و مجنان کے درمیان اُترے
مشرکین نے کہا۔ اِن کے لئے ایک نماز ہے۔ جو باپ اور بیٹوں سے
زیادہ پیاری ہے۔ اوہ نماز عصر ہے (فائدہ:۔ اس حدیث سے
ثابت ہوتا ہے۔ کہ نماز وسطےٰ جسکی تاکید قرآن میں آئی وہ نماز عصر
ہی ہے) لہذا سب کام ٹھیک رکھو جب نماز کو کھڑے ہوں۔ ایک دم
حملہ کردو۔ جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت
شریف میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ حضورؐ اپنے اصحاب کے دو حصے
کریں۔ ایک گروہ کے ساتھ نماز پڑہیں۔ اور دوسرا گروہ اُن کے پیچھے
سپر اور اسلحہ لئے کھڑا رہے۔ تو اُن کی ایک ایک رکعت ہوگی۔ (یعنی حضور
کے ساتھ) اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں (ترمذی وغیرہ)
جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے
جب ذات الرقاع میں پہنچے۔ ایک سایہ دار درخت حضور کے لئے
چھوڑ دیا۔ اُس پر حضورؐ نے اپنی تلوار لٹکا دی تھی۔ ایک مشرک آیا
اور تلوار لے لی۔ اور کھینچکر کہنے لگا۔ آپ مجھ سے ڈرتے ہیں فرمایا!
نہ۔ اُس نے کہا آپ کو کون مجھ سے بچائے گا۔ فرمایا اللہ۔ صحابہ کرام
نے جب دیکھا تو اُسے ڈرایا۔ اُس نے میان میں تلوار رکھکر
لٹکا دی۔ اس کے بعد اذان ہوئی۔ حضورؐ نے ایک گروہ کے ساتھ

دو رکعت پڑہی۔ تو حضور کی چار ہوئیں اور لوگوں کی دو دو یعنی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (بخاری و مسلم عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

مسئلہ۔ نماز خوف جائز ہے۔ جب کہ دشمنوں کا قریب میں ہونا یقین کے ساتھ معلوم ہو۔ اور اگر یہ گمان تھا۔ کہ دشمن قریب میں ہیں۔ اور نماز خوف پڑہی۔ بعد کو گمان کی غلطی ظاہر ہوئی۔ تو مقتدی نماز کا اعادہ کریں۔ یوہیں اگر دشمن دور ہوں تو یہ نماز جائز نہیں یعنی مقتدی کی نہ ہوگی اور امام کی ہو جائیگی۔ نماز خوف کا طریقہ یہ ہے۔ کہ جب دشمن سامنے ہوں اور یہ اندیشہ ہو۔ کہ سب ایک ساتھ پڑہینگے۔ تو حملہ کردینگے۔ ایسے وقت امام جماعت کے دو حصے کرے۔ اگر کوئی اس پر راضی ہو۔ کہ ہم بعد کو پڑھ لینگے۔ تو اُسے دشمن کے مقابل اور دوسرے گروہ کے ساتھ پوری نماز پڑھ لے۔ پھر جس گروہ نے نہیں پڑہی۔ اُس میں کوئی امام ہو جائے۔ اور یہ لوگ اُس کے ساتھ باجماعت پڑھ لیں۔ اور اگر دونوں میں سے بعد کو پڑہنے پر کوئی راضی نہ ہو۔ تو امام ایک گروہ کو دشمن کے مقابل کرے اور دوسرا امام کے پیچھے نماز پڑہے۔ جب امام اس گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھ چلکے یعنی پہلی رکعت کے دوسرے سجدے سے سر اُٹھائے تو یہ لوگ دشمن کے مقابل چلے جائیں۔ اور جو لوگ وہاں تھے۔ چلے آئیں اب ان کے ساتھ امام ایک رکعت پڑہے۔ اور تشہد پڑھ کر سلام پھیر دے۔ مگر مقتدی سلام نہ پھیریں بلکہ یہ لوگ دشمن کے مقابل چلے جائیں۔ یا یہیں اپنی نماز پوری کر کے جائیں۔ اور وہ لوگ آئیں اور ایک رکعت بغیر قرأت پڑھ کر تشہد کے بعد سلام پھیریں۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ یہ گروہ یہاں نہ آئے بلکہ وہیں اپنی نماز پوری کرلے اور دوسرا گروہ اگر نماز پوری کر چکا ہے۔ فبہا ورنہ اب پوری کرے۔

خواہ وہیں یا یہاں آکر اور یہ لوگ قرأت کے ساتھ اپنی ایک رکعت
پڑہیں۔ اور تشہد کے بعد سلام پھیریں۔ یہ طریقہ دو رکعت والی نماز
کا ہے۔ خواہ نماز ہی دو رکعت کی ہو۔ جیسے فجر و عید و جمعہ یا سفر کی وجہ
سے چار کی دو ہو گئیں۔ اور چار رکعت والی نماز ہو تو ہر گروہ کے ساتھ
امام دو دو رکعت پڑہے۔ اور مغرب میں پہلے گروہ کے ساتھ دو دو
رکعت اور دوسرے کے ساتھ ایک پڑہے۔ اگر پہلے کے ساتھ ایک
رکعت پڑہی اور دوسرے کے ساتھ دو تو نماز جاتی رہی (در مختار وغیرہ)
مسئلہ۔ یہ سب احکام اس صورت میں ہیں جب امام و مقتدی
سب مقیم ہوں یا سب مسافر یا امام مقیم ہے اور مقتدی مسافر۔
اور اگر امام مسافر ہو اور مقتدی مقیم تو امام ایک گروہ کے ساتھ ایک
رکعت پڑہے اور دوسرے کے ساتھ ایک پڑھ کر سلام پھیر دے۔
پھر پہلا گروہ آئے۔ اور تین رکعتیں بغیر قرأت کے پڑہے۔ پھر دوسرا
گروہ آئے۔ اور تین پڑہے۔ پہلی رکعت میں سورت و فاتحہ پڑہے
اور اگر امام مسافر ہے۔ اور مقتدی بعض مقیم ہیں بعض مسافر۔ تو مقیم مقیم کے
طریقہ پر عمل کریں۔ اور مسافر مسافر کے (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ ایک
رکعت کے بعد دشمن کے مقابل جانے سے مراد پیدل جانا ہے۔
سواری پر جائینگے تو نماز جاتی رہیگی (در مختار) مسئلہ۔ اگر خوف
بہت زیادہ ہو کہ سواری سے اُتر نہ سکیں۔ تو سواری پر تنہا تنہا
اشارہ سے جس طرف بھی منہ کر سکیں۔ اُسی طرف نماز پڑہیں سواری
پر جماعت سے نہیں پڑھ سکتے۔ ہاں اگر ایک گھوڑے پر دو سوار
ہوں تو پچھلا اگلے کی اقتدا کر سکتا ہے۔ اور سواری پر فرض نماز اُسی
وقت جائز ہو گی۔ کہ دشمن ان کا تعاقب (پیچھا) کر رہے ہوں اور اگر
یہ دشمن کے تعاقب میں ہوں تو سواری پر نماز نہیں ہو گی (در مختار وغیرہ)

مسئلہ۔ نماز خوف میں صرف دشمن کے مقابل جانا اور وہاں سے امام کے پاس صف میں آنا۔ یا وضو جاتا رہا۔ تو وضو کے لیے چلنا معاف ہے۔ اس کے علاوہ چلنا نماز کو فاسد کر دے گا۔ اگر دشمن نے اسے دوڑایا۔ یا اس نے دشمن کو بھگایا۔ تو نماز جاتی رہی۔ البتہ پہلی صورت میں اگر سواری پر ہو تو معاف ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ سواری پر نہیں تھا۔ اثنائے نماز میں سوار ہو گیا۔ نماز جاتی رہی۔ خواہ کسی غرض سے سوار ہوا ہو۔ اور لڑنا بھی نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔ مگر ایک تیر پھینکنے کی اجازت ہے (درمختار وغیرہ) یوہیں آجکل بندوق کا ایک فیر کرنے کی اجازت ہے۔ مسئلہ۔ دریا میں تیرنے والا اگر کچھ دیر بغیر اعضا کو حرکت دیئے رہ سکے تو اشارہ سے نماز پڑھے۔ ورنہ نماز نہ ہو گی (درمختار) مسئلہ جنگ میں مشغول ہے۔ مثلاً تلوار چلا رہا ہے۔ اور وقت نماز ختم ہونا چاہتا ہے۔ تو نماز کو موخر کرے۔ لڑائی سے فارغ ہو کر نماز پڑھے (ردالمحتار) مسئلہ۔ باغیوں اور اُس شخص کے لئے جسکا سفر کسی معصیت (گناہ) کیلئے ہو (مثلاً چوری ڈاکہ وغیرہ) صلاۃ الخوف جائز نہیں (درمختار) مسئلہ۔ نماز خوف ہو رہی تھی۔ اثنائے نماز میں خوف جاتا رہا یعنی دشمن چلے گئے تو جو باقی ہے۔ وہ امن کی سی پڑھیں۔ اب خوف کی پڑھنا جائز نہیں (عالمگیری) مسئلہ۔ دشمنوں کے چلے جانے کے بعد کسی نے قبلہ سے سینہ پھیرا نماز فاسد ہو گئی (عالمگیری) مسئلہ نماز خوف میں ہتھیار لئے رہنا مستحب ہے۔ اور خوف کا اثر صرف اتنا ہے۔ کہ ضرورت کے لئے چلنا جائز ہے۔ باقی محض خوف سے نماز میں قصر نہ ہوگا (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ نماز خوف جسطرح دشمن سے ڈر کے وقت جائز ہے۔ یوہیں درندہ اور بڑے سانپ وغیرہ سے خوف ہو۔ جب بھی جائز ہے۔ (درمختار) فائدہ۔ مندرجہ بالا مسائل سے ایک تو نہایت

زبردست تاکیدِ نماز ثابت ہوتی ہے کہ نماز ایک ایسا زبردست فریضۂ
لازم ہے کہ کسی حالت میں بھی معاف نہیں ہوسکتا۔ دوئم فضیلت جماعت
بھی ثابت ہوتی ہے۔ کہ جب ایسے زبردست خوف کی حالت میں کہ ادہر
تو دشمن سے مقابلہ ہو رہا ہے۔ اور ادہر باجماعت نماز پڑہنے کا حکم دیا
جا رہا ہے۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ باجماعت نماز پڑہنا مولا تعالیٰ کو بہت پسند
اور پیاری ہے۔ اور ہر ایک کام میں خواہ وہ دنیا دینی ہو یا دنیوی ہو مولا تعالےٰ
کو اسمیں مسلمانوں کی یک جہتی بموجب ید اللہ فوق الجماعت نہایت ہی
پسند ہے۔ آج کل تو لوگوں کی ایسی حالت ہے کہ اگر باموقعہ جماعت
ملگئی تو بہا ورنہ اہتمام کرکے جماعت کے لئے ہرگز سعی نہیں کی جاتی
مولا تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت فرمائے۔ اور ٹھیک طریقہ محمدیہ پر چلنے کی
توفیق دے۔ لوگوں میں غالباً بغض و حسد کینہ وعداوت وغیرہ امراض نفسانی
پیدا ہونے کا بڑا سبب ترکِ جماعت ہی معلوم ہوتا ہے۔

کتابُ الجنائز

بیماری کا بیان

وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ۔ بیماری بھی ایک بہت بڑی نعمت ہے
اس کے منافع بے شمار ہیں۔ اگرچہ آدمی کو بظاہر اس سے تکلیف پہنچتی
ہے۔ مگر حقیقۃً راحت و آرام کا بہت بڑا ذخیرہ ہاتھ آتا ہے۔ یہ ظاہری
بیماری جسکو آدمی بیماری سمجھتا ہے حقیقت میں روحانی بیماریوں کا ایک
بہت بڑا زبردست علاج ہے حقیقی بیماری امراض روحانیہ ہیں۔ شعر؎

از حسد اول تو دل را پاک دار خویشتن را بعد ازاں مومن شمار

عیب خود را بد نہ بیند در جہاں | باشد اندر جستن عیب کساں
تخم بخل اندر دل خود کاشتن | آنکہ امید سخاوت داشتن
ہر کہ کخلق از خلق او خوشنود نیست | ہیچ قدرش بر در معبود نیست
گر بہ حرص و آز گردی مبتلا | با تو آرد زہر سو صد بلا۔
چار چیز دیگر اے نیکو سرشت | ہست از جملہ خلائق نیک زشت
زاں چہار اول حسد کینہ بود | زاں گذشتی عجب و خودبینی بود
خشم خود را دیگر فرد ناخوردہ است | خصلت چارم بخیلی کردن است
اوّلا کم گو با مردم دروغ | زانکہ گردی از دروغت بے فروغ
اے پسر کم گو با مردم درشت | در بگوئی از تو گرداند پشت
اوّل آں باشد کہ مانند مگس | مرد ناخواندہ شود مہمان کس۔

غرضیکہ امراض روحانیہ جیسے بخل کینہ عجب وکبر وغیرہ کہ یہ البتہ بہت خوف کی چیزیں ہیں۔ اور انہی کو امراض مہلک سمجھنا چاہیئے۔ بہت موٹی سی بات ہے۔ جو ہر شخص جانتا ہے کہ کوئی کتنا ہی غافل ہو۔ مگر جب مرض میں گرفتار ہوتا ہے۔ تو کسی قدر خدا کو یاد کرتا ہے۔ اور توبہ واستغفار کرتا ہے۔ اور یہ تو بڑے رتبہ والونکی شان ہے۔ کہ تکلیف کا بھی اسی طرح استقبال کرتے ہیں جیسے راحت ع

آنچہ از دوست میرسد نیکوست

درد و رنج راحت است ار مردہ بینی طبع را | داغ عین مرہم است ار چشم بینی ریش را
در دو بلا زاں تست گر دم مردی زنی | کن بزنی اعتراف تا دگرے را دہند
نہ شود نصیب دشمن کہ شود ہلاک تیغت | سر دوستاں سلامت کہ تو خنجر آزمائی

وہ لوگ تسلیم ورضا کی اقلیم کے تاجدار ہوتے ہیں۔ اس لئے محبوب حقیقی کے ہر قسم کے سلوک کو عین راحت سمجھتے ہیں۔ سعدی رحمۃ اللہ علیہ ؎

ہر آنچہ بر سر آزادگان رود زیباست | علی الخصوص کہ از دست یار زیبا خوست

اگرم زار بکشتن دہد آن یارِ عزیز۔ تا نہ گوئی کہ دراں دم غمِ جانم باشد
پیشانِ آبدار کہ آید ز دستِ دوست بر عاشقانِ سوختہ بارانِ رحمت است
وظلم ز جورِ تو آسودہ است وے تا لم۔ کہ غیر پے نبرد لذتِ خدنگ ترا۔
یارب ایں کعبۂ مقصود تماشا گاہ کیست کہ مغیلانِ طریقش گل و نسرین من ست
گویم از بندۂ مسکین چہ گناہ صادر شد کہ دل آزردہ شد از من غمِ آنم باشد
(گلستان)

کلمات اصحاب الصدق والیقین

قول حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ لیس الصادق فی الدعوٰے من لم یصبر علے ضرب مولاہ۔ جواب حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ لیس الصادق فی الدعوٰے من لم یتلذذ علے ضرب مولاہ۔ جواب حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ لیس الصادق فی الدعوٰے من لم یشکر علے ضرب مولاہ۔ جواب حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا لیس الصادق فی الدعوٰے من لم یجو فی مشاھدۃ ربہ علے ضرب المولٰے۔ مندرجہ بالا اصحاب ایک روز اس بات میں گفتگو کر رہے تھے کہ جب مولا تعالیٰ کی طرف سے مصیبت آئے تو اُسکا کیسے سامنا کرنا چاہیئے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جو مولا تعالیٰ کی زد وکوب پر صبر نہ کرے۔ وہ اپنے دعوے میں صادق نہیں۔ انکے جواب میں حضرت شیخ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ نہیں آپ کچھ قدم پیچھے ہیں بلکہ ضرب مولا تعالیٰ پر لذت حاصل کرنی چاہیئے ورنہ مدعی اپنے دعوئے محبت میں کاذب ہے۔ حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے سنکر ان کے جواب میں فرمایا یہ بھی نہیں آپ بھی ایک منزل پیچھے ہیں بلکہ ضرب مولا تعالیٰ پر شکر بجا لانا چاہیئے۔ حضرت

رابعہ بصریہ نے سُنکر ارشاد فرمایا کہ یہ بھی ٹھیک نہیں۔ جو ضرب مولا تعالیٰ میں اپنے محبوب کا مشاہدہ نہ کرے۔ وہ شخص اپنے دعوے محبت میں جھوٹا ہے **نقل ہے**۔ کہ ایک روز حضرت حسن بصری اور مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہا اور شفیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا ایک جگہ جمع تھے۔ اور صدق کے متعلق گفتگو کر رہے تھے۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ لَیْسَ بِصَادِقٍ فِیْ دَعْوَاہُ مَنْ لَّمْ یَصْبِرْ عَلٰی ضَرْبِ مَوْلَاہُ۔ جو شخص کہ اپنے مولا کے زخم پر صبر نہ کر سکے وہ شخص اپنے دعوے میں صادق نہیں۔ حضرت رابعہ بصری نے کہا۔ اس قول میں کچھ خودی کی بو آتی ہے۔ اس سے زیادہ عمدہ لفظوں میں بیان کرنا چاہیئے۔ حضرت شفیق بلخی نے کہا لَیْسَ بِصَادِقٍ فِیْ دَعْوَاہُ مَنْ لَّمْ یَتَلَذَّذْ عَلٰی ضَرْبِ مَوْلَاہُ جو شخص کہ اپنے مولا کے زخم سے محظوظ نہ ہو۔ وہ اپنے دعوئ محبت میں صادق نہیں۔ حضرت رابعہ بصریہ علیہا الرحمہ نے کہا۔ اس سے عالی مضمون میں کہنا چاہیئے کیونکہ اس میں بھی خودی کی بُو آتی ہے۔ حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ نے کہا۔ لَیْسَ بِصَادِقٍ فِیْ دَعْوَاہُ مَنْ لَّمْ یَشْکُرْ فِیْ ضَرْبَۃِ مَوْلَاہُ یعنی جو شخص اپنے مولا کے زخم پانے پر شکر گزاری نہ کرے۔ وہ اپنے دعوے میں صادق نہیں۔ حضرت رابعہ بصری بولیں۔ لَیْسَ بِصَادِقٍ فِیْ دَعْوَاہُ مَنْ لَّمْ یعنی جو شخص مولا کے مشاہدہ میں اپنی خودی کو نہ بھول جائے۔ اور توحید میں غرق نہ ہو جائے۔ وہ اپنے دعوئ میں صادق نہیں۔ فقیر باہو کہتا ہے کہ جو شخص مولا کے مشاہدہ میں اپنی خودی کو نہ بھول جائے۔ اور توحید میں غرق نہ ہو جائے۔ وہ اپنے دعوئ میں صادق نہیں۔ مگر ہم جیسے کم از کم اتنا تو کریں کہ صبر و استقلال سے کام لیں۔ اور جزع و فزع کر کے

آتے ہوئے ثواب کو ہاتھ سے نہ دیں اور اتنا تو ہر شخص جانتا ہے۔ کہ بے صبری سے آئی ہوئی مصیبت جاتی نہ رہے گی۔ پھر اُس بڑے ثواب سے محرومی دوہری مصیبت ہے۔ بہت سے نادان بیماری میں نہایت بے جا کلمے بول اُٹھتے ہیں۔ بلکہ بعض کفر تک پہنچ جاتے ہیں۔ معاذاللہ اللہ کی طرف ظلم کی نسبت کر دیتے ہیں۔ یہ تو بالکل ہی خسرالدنیا والاخرہ کے مصداق بن جاتے ہیں۔ اب بعض فوائد امراض کے جوکہ احادیث میں وارد ہیں۔ بیان کئے جاتے ہیں۔ کہ مسلمان اپنے پیارے اور برگزیدہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات بگوش دل سنیں اور اور اُن پر عمل کریں۔ مولا تعالیٰ توفیق عطا فرمائے آمین۔

(۱) حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ مسلمان کو جو تکلیف وہم وحزن واذیت وغم ودکھ ودرد پہنچے یہاں تک کہ کانٹا جو اس کے چبھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے سبب اُس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ (بخاری وغیرہ عن ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲) جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ام السائب کے پاس تشریف لیگئے فرمایا تجھے کیا ہوا ہے۔ جو کانپ رہی ہے۔ عرض کی بخار ہے۔ خدا اُس میں برکت نہ کرے فرمایا بخار کو بُرا نہ کہہ۔ کہ وہ آدمی کی خطاؤں کو اسطرح دور کرتا ہے۔ جیسے بھٹی لوہے کے میل کو (مسلم) فائدہ۔ شکوہ ہائے دہر کی ہنیں۔ حضور انور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ وَبِيَدِيَ الْأَمْرُ أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ (مسلم)۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ابن آدم مجھ کو ستاتا ہے۔ کہ دہر (زمانہ) کو کوستا ہے۔ حالانکہ میں ہی دہر ہوں تمام امر میرے ہاتھ میں ہے۔ میں ہی شب وروز کو پلٹتا ہوں۔ امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

از دست دورمہ و مہر نے زگردش چرخ
کہ دایرہ زنگار ندہ نے زیر کارست

ہٰذا زمانہ کا شکوہ خدا کا شکوہ ہے ؎

عنانِ موج بدستِ ارادتِ دریاست
مکن ز کجروی آسمان فغان زنہار
نشانِ تیر ہوائی ہمان کماندارست
بعقد چرخ منہ تیر در کمان گستاخ

؎ فلک کو کب یہ سلیقہ ہے ستمگاری میں
کوئی معشوق چھپا ہے اس پردۂ زنگاری میں

لَا یَتَحَرَّکُ ذَرَّۃٌ اِلَّا بِحُکْمِہٖ۔ جو کچھ ہوتا ہے۔ اسی کے حکم سے ہوتا ہے۔ جو کچھ دیکھے اُسی کی طرف سے دیکھے۔ سعدی رحمۃ اللہ علیہ ؎

گر گزندت رسد ز خلق مرنج
کہ نہ راحت رسد ز خلق نہ رنج
از خدا دان خلافِ دشمن و دوست
کہ دل ہر دو در تصرفِ دوست
گرچہ تیر از کمان ہمے گذرد
از کماندار بیند اہلِ خرد

(۶) حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ اللہ فرماتا ہے اپنے بندہ کی آنکھیں لے لوں پھر وہ صبر کرے تو آنکھوں کے بدلے اُسے جنت دونگا (بخاری عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ) (۷) اُمیہ نے صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اِن دو آیتوں کا مطلب دریافت کیا۔ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْہُ یُحَاسِبْکُمْ بِہِ اللّٰہُ جو تمہارے نفس میں ہے اُسے ظاہر کرو یا چھپاؤ۔ اللہ تم سے اُس کا حساب لیگا۔ اور مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِہٖ جو کسی قسم کی برائی کرے گا۔ اُسکا بدلہ دیا جائے گا۔ کہ جب ہر برائی کی جزا ہے۔ اور جو خطرہ دل میں گزرے اُس کا بھی حساب ہے تو بڑی مشکل ہے۔ کہ اس سے کون بچے گا۔ صدیقہ نے فرمایا۔ جب سے میں نے اس کا سوال حضور سے کیا۔ کسی نے بھی مجھ سے نہ پوچھا۔ حضور نے فرمایا۔ اس سے مراد عتاب (جھڑک) ہے کہ اللہ تعالیٰ بندوں پر کرتا ہے۔ کہ اُسے بخار اور تکلیف پہنچاتا ہے۔

یہاں تک کہ مال جو کرتے کی آستین میں ہو اور گم جائے اور اس کی وجہ سے گھبرا جائے۔ ان امور کی وجہ سے گناہ سے ایسا نکل جاتا ہے جیسے بھٹی سے سرخ سونا نکلتا ہے۔ (یعنی گناہوں سے ایسا پاک و صاف ہو جاتا ہے۔ جیسا بھٹی سے سونا میل سے پاک ہو کر نکلتا ہے (ترمذی) (۸) فرماتے ہیں بندہ کو کوئی تکلیف کم و بیش نہیں پہنچتی مگر گناہ کے سبب اور جو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے وہ بہت زیادہ ہے۔ اور یہ آیۃ پڑھی وَمَا اَصَابَکُمْ مِنْ مُصِیْبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ وَیَعْفُوْ عَنْ کَثِیْرٍ جو تمہیں مصیبت پہنچی۔ وہ اسکا بدلہ ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کیا اور بہت سی معاف فرما دیتا ہے (ترمذی عن ابو موسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) (۹) فرماتے ہیں بندہ جب عبادت کے اچھے طریقے پر ہو۔ پھر بیمار ہو جائے۔ تو جو فرشتہ اس پر موکل ہے۔ اسے فرمایا جاتا ہے اس کے لئے ایسے ہی اعمال لکھ جب مرض میں مبتلا نہ تھا۔ یہاں تک کہ میں اسے مرض سے رہا کر دوں۔ یا اپنی طرف بلا لوں۔ (موت دوں) (۱۰) اور انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جب مسلمان کسی بلائے بدن میں گرفتار ہوتا ہے۔ فرشتہ کو حکم ہوتا ہے۔ لکھ جو نیک کام پہلے کیا کرتا تھا۔ تو اگر شفا دیتا ہے تو دھو دیتا ہے اور پاک کر دیتا ہے۔ اور موت دیتا ہے تو بخش دیتا ہے اور رحم فرماتا ہے۔ (شرح سنت عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما) (۱۱) حضور سے سوال ہوا کس پر بلا زیادہ سخت ہوتی ہے فرمایا انبیاء علیہم السلام پر پھر جو بہتر ہیں۔ پھر جو بہتر ہیں۔ (اشد البلاء الانبیاء ثم الامثل فالامثل) آدمی میں جتنا دین ہوتا ہے۔ اسی کے اندازہ سے بلا میں مبتلا کیا جاتا ہے۔ اگر دین میں قوی ہے۔ بلا بھی اس پر سخت ہوگی۔ اور دین میں ضعیف ہے تو اس پر آسانی کی جاتی ہے۔ تو ہمیشہ بلا

میں مبتلا کیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ زمین پر یوں چلتا ہے۔ کہ اُس پر کوئی گناہ نہ رہا۔ (ترمذی وغیرہ عن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ) (۱۲) حضور فرماتے ہیں جتنی بلا زیادہ اُتنا ہی ثواب زیادہ اور اللہ تبارک و تعالیٰ جب کسی قوم کو محبوب رکھتا ہے تو اُسے بلا میں ڈالتا ہے۔ جو راضی ہوا۔ اس کے لئے رضا ہے۔ (اس کے لئے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ابتدائی زمانہ کی حالت بہت عمدہ مثال ہوسکتی ہے۔ جیسے کہ ولنبلونکم بشیئ من الخوف والجوع الخ کے یہی لوگ عمدہ نمونہ اور مصداق ہیں) اور جو ناراض ہوا اُس کے لئے ناخوشی دوسری روایت میں یوں ہے۔ کہ فرماتے ہیں حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ رکھتا ہے۔ تو اُسے دنیا ہی میں سزا دیدیتا ہے۔ اور جب شر کا ارادہ فرماتا ہے۔ تو اُسے گناہ کا بدلہ نہیں دیتا اور قیامت کے دن اُسے پورا بدلا دیگا (ترمذی وغیرہ عن انس رضی اللہ عنہ) (۱۳) فرماتے ہیں مسلمان مرد و عورت کے جان و مال و اولاد میں ہمیشہ بلا رہتی ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملتا ہے۔ کہ اُس پر خطا کچھ نہیں (ترمذی عن ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) (۱۴) فرماتے ہیں۔ بندہ کے لئے علم الٰہی میں کوئی مرتبہ مقرر ہوتا ہے۔ اور وہ اعمال کے سبب اس رتبہ کو نہ پہنچا۔ تو بدن یا مال یا اولاد میں اُس کا ابتلا فرماتا ہے پھر اُسے صبر دیتا ہے۔ یہاں تک کہ اُسے اُس مرتبہ کو پہنچا دیتا ہے۔ جو اُس کے لئے علم الٰہی میں ہے (ابوداؤد وغیرہ) (۱۵) حضور فرماتے ہیں۔ جب قیامت کے دن اہل بلا کو ثواب دیا جائیگا۔ تو عافیت والے تمنا کرینگے کاش دنیا میں قینچیوں سے اُنکی کھالیں کاٹی جاتیں (ترمذی عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) (۱۶) رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیماریوں کا ذکر فرمایا۔ اور فرمایا کہ مومن جب بیمار ہو۔ پھر اچھا ہو جائے۔ اُس کی بیماری

گناہوں سے کفارہ ہو جاتی ہے۔ اور آئندہ کے لئے نصیحت اور منافق
جب بیمار ہؤا پھر اچھا ہؤا اُس کی مثال اونٹ کی ہے۔ کہ مالک نے
اُسے باندھا پھر کھولدیا تو نہ اُسے یہ معلوم کہ کیوں باندھا نہ یہ کہ کیوں
کھولا۔ ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیماری
کیا چیز ہے میں تو کبھی بیمار نہ ہؤا فرمایا ہمارے پاس سے اُٹھ جا۔ کہ تو
ہم میں سے نہیں (ابو داؤد) (۱۷) حضور فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
جب میں اپنے مومن بندہ کو بلا میں ڈالوں۔ اور وہ اس ابتلا پر میری
حمد کرے (کہ بہ مصیبت گرفتارم نہ بہ معصیت) تو وہ اپنی خوابگاہ سے
گناہوں سے ایسا پاک ہو کر اُٹھیگا۔ جیسے اُس دن کہ اپنی ماں سے پیدا
ہؤا اور رب تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔ میں نے اپنے بندہ کو مقید
اور مبتلا کیا۔ اُس کے لئے عمل ویسا ہی جاری رکھو جیسا صحت میں تھا
(امام احمد رضی اللہ عنہ عن شداد بن اوس رضی اللہ عنہ)

بیمار پرسی کے فضائل

بیمار پرسی کرنا سنت ہے۔ احادیث میں اس کی بہت فضیلت
آئی ہے۔ (۱) حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مسلمان
پر مسلمان کے پانچ حق ہیں (۱) سلام کا جواب دینا۔ (۲) مریض کے
پوچھنے کو جانا۔ (۳) جنازہ کے ساتھ جانا۔ (۴) دعوت قبول کرنا (۵) چھینکنے
والے کا جواب دینا۔ (جب الحمد للہ کہے) (بخاری وغیرہ عن ابوہریرۃ
رضی اللہ عنہ (۲) براء بن عاذب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ ہمیں سات
باتوں کا حضور نے حکم فرمایا (یہ پانچ ذکر کر کے فرمایا) قسم کھانے والے کی قسم
پوری کرنا (۷) مظلوم کی مدد کرنا۔ (بخاری وغیرہ) (۳) فرماتے ہیں۔ حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کو گیا

تو واپس ہونے تک ہمیشہ جنت کے پھل چننے میں رہا۔ (بخاری وغیرہ عن ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ) (۳) حضور فرماتے ہیں۔ اللہ عزوجل روز قیامت فرمائے گا۔ اے ابن آدم میں بیمار ہوا۔ تو نے میری عیادت نہ کی۔ عرض کرے گا تیری عیادت کیسے کرتا تو رب العالمین ہے۔ (یعنی خدا کیسے بیمار ہو سکتا ہے کہ اُس کی عیادت کی جائے) فرمائے گا۔ کیا تجھے نہیں معلوم کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا۔ اور اُس کی تو نے عیادت نہ کی۔ کیا تو نہیں جانتا کہ اگر اُس کی عیادت کو جاتا تو مجھے اُس کے پاس پاتا اور فرمائیگا۔ اے ابن آدم میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا تو نے نہ دیا۔ عرض کریگا۔ تجھے کس طرح کھانا دیتا تو تو رب العالمین ہے۔ فرمائے گا کیا تجھے نہیں معلوم کہ میرے فلاں بندہ نے تجھ سے کھانا مانگا اور تو نے نہ دیا۔ کیا تجھے نہیں معلوم کہ اگر تو نے دیا ہوتا تو اُسکو (اُس کے ثواب کو) میرے پاس پاتا۔ فرمائیگا اے ابن آدم میں نے تجھ سے پانی طلب کیا تو نے نہ دیا۔ عرض کرے گا تجھے کیسے پانی دیتا۔ تو رب العالمین ہے۔ فرمائیگا۔ میرے فلاں بندہ نے تجھ سے پانی طلب کیا جب کہ وہ پیاسا تھا۔ اور تو نے نہ دیا۔ (۵) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی کی عیادت کو تشریف لے گئے۔ اور عادت مبارکہ یہ تھی۔ کہ جب کسی مریض کی عیادت کو تشریف لے جاتے تو یہ فرماتے لَا بَاسَ طُھُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالیٰ۔ یعنی کوئی حرج کی بات نہیں انشاء اللہ تعالیٰ یہ مرض گناہوں سے پاک کرنیوالا ہے۔ اُس اعرابی سے بھی یہی فرمایا۔ لَا بَاسَ طُھُوْرٌ اِنْشَاءَ اللّٰہُ تَعَالیٰ۔ (بخاری وغیرہ) (۶) ابوداؤد و ترمذی حضرت امیر المومنین مولے علی اسد اللہ الغالب رضی اللہ عنہ سے راوی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کے لئے صبح کو جائے۔ تو شام تک اُس

کے لئے ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں۔ اور شام کو جائے۔ تو صبح تک ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں۔ اور اُس کے لئے جنت میں ایک باغ ہوگا۔ (۷) حضور فرماتے ہیں۔ جو اچھی طرح وضو کرکے بغرض ثواب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت (بیمار پرسی) کو جائے جہنم سے ساٹھ برس کی راہ دور کردیا گیا (ابو داؤد عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ) (۸) حضور فرماتے ہیں۔ جو شخص مریض کی عیادت کو جاتا ہے۔ آسمان سے منادی (آواز کرنے والا) ندا کرتا ہے۔ تو اچھا ہے۔ اور تیرا چلنا اچھا۔ اور جنت کی ایک منزل کو تو نے ٹھکانا بنایا (ترمذی وغیرہ) (۹) ابن ماجہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہے۔ کہ حضور نے فرمایا جب تو مریض کے پاس جائے۔ تو اُسی سے کہہ کہ تیرے لئے دعا کرے کہ اُسکی دعا دعائے ملئکہ کی مانند ہے (۱۰) فرماتے ہیں افضل عیادت یہ ہے کہ جلد اُٹھ آئے (بیہقی) (۱۱) حضور فرماتے ہیں جب مریض کے پاس جاؤ تو عمر کے بارے میں دل خوش کرنے والی بات کرو کہ یہ کسی چیز کو رد نہ کردیگا اور اُس کے جی کو اچھا معلوم ہوگا۔ (ابن ماجہ) (۱۲) حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ پانچ چیزیں جو ایک دن میں کرے گا اللہ تعالیٰ اُسے جنتیوں میں لکھدیگا۔ (۱) مریض کی عیادت کرے (۲) جنازہ میں حاضر۔ (۳) روزہ رکھے۔ (۴) جمعہ کو جائے (۵) غلام آزاد کرے (ابن حبان فی صحیحہ) (۱۳، ۱۴) حضور فرماتے ہیں۔ پانچ چیزیں ہیں کہ جو ان میں سی ایک بھی کرے اللہ تعالیٰ کے ضمان میں آجائے گا۔ (۱) مریض عیادت کرے (۲) یا جنازہ کے ساتھ جائے (۳) یا غزوہ کو جائے۔ (۴) یا امام کے پاس اُس کی تعظیم وتوقیر کے ارادہ سے جائے۔ (امام سے مراد حاکم عادل مسلمان یا بادشاہ ہے) یا اپنے گھر میں بیٹھا ہے۔ کہ لوگ اُس سے سلامت رہیں اور وہ لوگوں سے (ابو داؤد وغیرہ) حضور اقدس صلے

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آج تم میں کوئی روزہ دار ہے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں۔ فرمایا آج تم میں کسی نے مسکین کھانا کھلایا عرض کی میں نے۔ فرمایا کوئی آج جنازہ کے ساتھ گیا۔ عرض کی میں فرمایا کسی نے آج مریض کی عیادت کی۔ عرض کی میں نے۔ فرمایا یہ خصلتیں کسی میں کبھی جمع نہ ہونگی مگر جنت میں داخل ہوگا۔ (ابن خزیمہ فی صحیحہ) فرماتے ہیں جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کو جائے تو سات بار یہ دعا پڑھے۔ اَسْاَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ۔ اگر موت نہیں آئی ہے تو اُسے شفا ہوجائیگی (ابوداؤد وغیرہ)

فوائد سورۂ شافیہ متعلقہ امراض جسمانیہ

برائے دفع سحر و ہر مرض۔ جس کسی پر جادو کا اثر ہو یا ایسا بیمار ہو کہ کوئی علاج فائدہ نہ کرے تو چاہیئے کہ چینی کی سفید رکابی پر اسم شریف لکھکر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط یَا حَیُّ حِیْنَ لَا حَیَّ فِیْ دَیْمُوْمَۃِ مُلْکِہٖ وَبَقَائِہٖ یَا حَیُّ اور سورۂ شافیہ (فاتحہ) ہر روز چالیس دن تک پلائیں۔ حق سبحانہ و تعالیٰ اُسکو تمام امراض سے پردۂ غیب سے شفا کلی عطا فرمائیگا۔ مجرب ہے۔ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سورۂ الحمد ہر مرض کے لئے شفا ہے۔ (دارمی وغیرہ) از حقانی صحیح مسلم وغیرہ کتابوں میں ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سانپ اور بچھو کے کاٹے پر اور مجنون دیوانہ اور اہل صرع (مرگی) پر یہ سورت پڑھ کر دم کرتے تھے۔ اُسی وقت مریض تندرست ہوجاتا تھا (جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ بیمار اُن کے ہاتھ لگانے سے تندرست ہوجائیگا) یہ معجزہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہر قرن میں ہر زمانہ میں چلا آتا ہے چنانچہ اب بھی سورۂ فاتحہ کا مجرب کی سنتوں اور

فرض کے درمیان میں اکتالیس بار ہر روز بسم اللہ کا میم الحمد کے لام سے ملا کر چالیس روز تک پڑہنا ہر کام کے لیئے عمل مجرب ہے۔ اور بیمار کو دم کرکے پلانا اور چینی کی سفید رکابی یا شیشہ کے برتن پر مشک و گلاب اور زعفران سے لکھکر چالیس روز تک بیمار کو پلانا مجرب ہے اور درد گردہ کیلیئے ایک سانس سے گیارہ بار پڑھ کر دم کرنا مجرب سریع التاثیر ہے۔ مگر اعتقاد کامل اور ہمت جازم شرط ہے۔ (عیسائیت و نیچریت وغیرہما میں رنگے ہوؤں کے لیئے غیر مفید اور اُنکا اس سے فائدہ پانا کب نصیب) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ مجھ کو اُس ذات کی قسم کہ جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ سورۂ فاتحہ کی مثل کوئی سورت نہ تورات میں ہے نہ انجیل میں نہ زبور میں نہ قرآن میں (ترمذی) درحقیقت یہ سورت ایک بحر ذخار دریائے ناپیدا کنار ہے اور مجمع اسرار بے شمار ہے۔ دین و دنیا کے متعلق کوئی بات ایسی نہیں کہ جو کامل طور پر اس سورت میں نہ ہو۔ مگر کسی قدر فہم خداداد شرط ہے۔ **فائدہ:**۔ شہد اور زعفران ملا کر چینی کی سفید رکابی پر لکھکر مریض کو چالیس روز پلائے۔ گو کسی قسم کی مرض کیوں نہ ہو۔ (مرگی۔ جنون درد اعضا۔ درد گردہ۔ وغیرہ جادو آسیب ہر مرض کے لیئے شفا ہے۔ مگر اعتقاد راسخ شرط ہے) (میزان الادیان) **فائدہ**۔ ہر قسم کے بخار کے لیئے خصوصاً جو اُترے نہیں۔ فاتحہ شریف جدا جدا حروف مثلاً ال ح م د (الحمد) چینی کی رکابی پر لکھکر پلائے۔ انشاء اللہ تعالے بخار اُتر جائیگا۔ مجرب ہے۔ **ف دیگر**۔ جو بخار ہر روز جاڑے کے ساتھ چڑہے۔ سورۂ فاتحہ مع سورۂ اخلاص سات بار پڑھ کر سفید دھاگہ میں گرہ دیکر دم کرے (سوت سفید کے تار خام چھ ہوں یا سات تار لیکر فاتحہ شریف پڑہنا شروع کرے۔ جب فاتحہ مع

اخلاص ختم ہو جائے۔ تو دھاگہ میں گرہ دے کر اس میں دم کر دے یوہیں سات گرہ پر سات بار فاتحہ مع اخلاص پڑھ کر دم کرے۔ اور قبل علامت بخار پائے جانے کے مریض کے گلے میں باندھے اول تو امید ہے۔ کہ اُسی روز بخار نہ آئیگا۔ اگر آیا تو خوب زور سے آئیگا اور پھر آئندہ باری کو انشاء اللہ تعالیٰ ہرگز نہ آئے گا۔ مجرب و آزمودہ بارہا کا ہے۔

ف دیگر

برائے تپ سوئم۔ اگر کسی کو باری کا بخار ہو۔ یعنی ایک دن آئے۔ اور ایک دن نہ آئے۔ تو چاہیئے کہ جس دن بخار کی باری ہو بخار آنے سے پہلے جو کہ دانوں پر سورۂ انا اعطینک الکوثر سات بار اول و آخر چھ چھ بار درود شریف کے پڑھ کر دم کرے۔ یوہیں دوسری بار اور یوہیں تیسری بار پڑھ کر دم کرے۔ اس طریقہ پر دم کرنے سے اکیس بار سورۂ کوثر پڑھی جائے گی اور چھتیس بار درود شریف پھر ان دانوں سے اڑھائی دو دانیہ) دانے مریض کو دیدے۔ اور مریض ان دانوں کو ثابت دبلا چبائے نگل جائے اول تو اسی روز بخار نہ آئے گا اگر آیا۔ تو خوب جوش دے کر آئیگا۔ پھر انشاء اللہ تعالیٰ نہ آئے گا۔ مجرب ہے۔ اور یہ ایکدفعہ کے پڑھے دانے کئی مریضوں کو دے سکتا ہے۔ لیکن آج کے پڑھے ہوئے کل کام نہیں دینگے کل اگر ضرورت پیش ہو تو نئے سرے سے پڑھ کر دے۔

دوسرا طریقہ تپ سوئم۔ باری والے روز صبح سویرے اٹھکر کسی سے کلام نہ کرے اور باہر جاکر ایک بوٹا درخت) یوں اکھیڑ کر پیٹھ کے پیچھے پھینک دے کہ خداوندا جسطرح میں نے اس بوٹا کو اکھیڑا ہے۔ اسی طرح فلاں (مریض کا نام لے گو مریض دور ہو) کے بخار کو اکھیڑ دے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بخار نہیں آئے گا۔

تیسرا طریقہ بخار سوئم۔ باری والے روز بخار آنے سے پہلے مندرجہ ذیل تین اشکال میں سے شکل اول کو لکھکر مریض کے گلے میں باندھے۔ اول تو خدا کے فضل سے اُسی دن بخار نہ آئیگا۔ اگر خدانخواستہ آہی گیا۔ دوسری باری پھر شکل دوم کو لکھ کر گلے میں باندھے۔ اگر بخار نہ آیا۔ تو ہوالمراد۔ ورنہ تیسری بار پھر شکل سوئم کو لکھکر گلے میں باندھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ پھر بخار نہ ہوگا۔ مجرب و آزمودہ ہے۔ کبھی خلاف نہیں پایا۔ بعد دفع بخار کے گلے سے کھولکر دریا یا کوئیں میں ڈالدے۔ اشکال ثلثہ یہ ہیں۔

سوئم	دوئم	اول
طلطلطا	طلطا	طا

برائے تپ چہارم۔ جسکو تپ چہارم ہو تو چاہیئے کہ اشکال ذیل کو بترکیب مرقوم بالا عمل میں لائے۔ ترکیب دونوں کی ایک ہے صرف اشکال میں فرق ہے۔ مجرب ہے بارہا کا آزمودہ ہے۔ کہ من آزمودم تو نیز آزما۔ وہ اشکال یہ ہیں۔

(۳)	(۲)	(۱)
ط ط ط	ط ط	ط

دوسرا طریقہ برائے دفع بخار چہارم۔ سورۂ فاتحہ سات بار مع اخلاص پڑھ کر سفید دھاگہ میں گرہ دیکر سات گرہ میں دم کرے۔ قبل ظہور علامات بخار گلے میں باندھے۔ قبل روز بخار کے بھی دھاگہ پر دم کر سکتا ہے۔ مگر گلے میں بخار والے روز باندھنا ہوگا۔ اس کے دم کرنے کا طریقہ اور ہر روز جاڑا دے کر چڑھنے والے بخار کا ایک ہی طریقہ ہے۔ جیسے بیان ہوا۔ دیگر مندرجہ ذیل

الفاظ بخار سوئم و چہارم کے لئے اکسیر اعظم کا اثر رکھتے ہیں
مگر دہائی کے لئے نہیں۔ وہ یہ ہیں۔ یا شیخ
عبد القادر جیلانی شیئاً للہ تین بار پڑھ کر گڑ پر دم کرے اور اگر گڑ میسر نہ ہو۔
تو مریض پر دم کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ پھر بخار نہیں آئیگا۔

نقش سورۂ فاتحہ شریف برائے چیچک

جب عارضۂ چیچک کی کثرت ہو تو چاہیئے کہ اس نقش کو طلوع آفتاب سے پہلے لکھکر گلے میں باندھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اول تو ہرگز نہ نکلے گی اور جو بالفرض نکل آئیگی۔ تو بہت جلد اچھی ہو جائے گی۔ مجرب ہے نقش معظم یہ ہے۔

وایاک ۸	الصراط المستقیم ۱۱	غیر المغضوب ۱۴	الحمد للہ ۱
انعمت علیہم ۱۳	رب العالمین ۲	ایاک نعبد ۷	صراط الذین ۱۲
الرحمن ۳	ولا الضالین ۱۶	نستعین ۹	یوم الدین ۶
اھدنا ۱۰	مالک ۵	الرحیم ۴	علیہم ۱۵

موت آنے کا بیان

دنیا گذشتنی و گذاشتنی ہے۔ آخر ایک دن موت آنی ہے۔ جب یہاں سے کوچ کرنا ہی ہے۔ تو وہاں کی طیاری چاہیئے۔ جہاں ہمیشہ رہنا ہے۔ اور اُس وقت کو ہر وقت پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ شعر

الا یا ساکن قصر المعلّیٰ۔
ستدفن عن قریب فی التراب

لَہٗ مَلَکٌ یُنَادِیْ کُلَّ یَوْمٍ

لِدُوْا لِلْمَوْتِ وَابْنُوْا لِلْخَرَابِ (دیوان)

اے بلند محلوں میں رہنے والے تو عنقریب خاک میں دفن کیا جانے والا ہے۔ اُسکا فرشتہ ہر روز ندا کرتا ہے۔ اے لوگو! تم موت کے لیئے پیدا ہوئے ہو۔ اور خرابی کے لئے بنا کر رہے ہو۔ ۵

فیا اخوۃ علمتم ۔ ۔ ان الدنیا

ھِلَاکٌ مُھْلِکٌ دارٍ فَنَاءٌ

اے بھائیو! تم جان چکے کہ بے شک دنیا تباہ کرنے والی اور خود تباہ ہونے والی دار ہے۔

طَلِّقِ الدُّنْیَا ثَلٰثًا وَاطْلُبْ زَوْجًا سِوَاھَا

اِنَّھَا زَوْجَۃُ سُوْءٍ لَّا تُبَالِیْ مَنْ اَتَاھَا

زن دنیا کو تین طلاق دے۔ اور دوسری عورت ڈھونڈھ۔ کیونکہ یہ بُری عورت ہے۔ اور بے باک ہے اپنے طالب سے۔

وَاِذَا نَالَتْ مُنَاھَا مِنْہُ وَلَّتْہُ قَفَاھَا۔

فَلَا تَھْوُوْا اِلَیْھَا بَلْ دَعُوْھَا۔

اور جب اُس کی آرزوئیں اُس سے پوری ہو جاتی ہیں۔ تو پیٹھ پھیر لیتی ہے۔ پس نہ میلان کرو طرف اُس (دنیا) کی۔ بلکہ چھوڑ دو اُسکو۔

وَرَبَّکُمْ اتَّقُوْا حَقَّ تُقَاہُ۔

یَا عَاشِقَ الدُّنْیَا لِغَیْرِکَ وَجْھُھَا۔

اور رب اپنے سے ڈرو حق ڈرنے کا۔ اے دنیا کے عاشق دنیا کا رخ تجھ سے پھرا ہوا ہے۔ وَلَتَنْدَمَنَّ اِذَا اَتَتْکَ قَفَاھَا۔ اور قسم ہے تو اُسوقت شرمندہ ہوگا۔ جب وہ تجھ سے منہ موڑے گی۔

تَحَرَّزْ مِنَ الدُّنْیَا فَاِنَّ فَنَاءَھَا۔ مَحَلُّ فَنَاءٍ لَا مَحَلُّ بَقَاءٍ

پرہیز کر دنیا سے اس لئے کہ دنیا کا صحن۔ مقام فنا کا ہے نہ مقام بقا کا
فَصَفْوَتُهَا مَمْزُوْجَةٌ بِكُدُوْرَةٍ۔ وَرَاحَتُهَا مَقْرُوْنَةٌ بِعَنَاءٍ۔
پس صفائی اس کی کدورت آمیز ہے اور راحت اسکی مصیبت خیز ہے۔

تنبیہ بزوال دنیا و فنائے جہان و تشبیہ دنیا بمار زہر فشان

قَدْ رَأَيْتَ الْقُرُوْنَ كَيْفَ تَفَانَتْ۔ دَرَسَتْ ثُمَّ قِيْلَ كَانَ وَكَانَتْ
بے شک دیکھا تو نے ہم عصروں کو کیونکر فنا ہوئے۔ ناپدید ہوئے پھر کہا گیا
تھا۔ فلاں مرد اور فلاں عورت۔
هِيَ الدُّنْيَا كَحَيَّةٍ تَنْفُثُ السَّمَّ وَإِنْ كَانَتِ الْمَجَسَّةَ لَانَتْ۔
یہ دنیا مثل سانپ کے ہے۔ کہ پھونکتی ہے زہر کو۔ اور اگرچہ ہو ظاہر اس کا نرم
إِنَّمَا الدُّنْيَا فَنَاءٌ لَيْسَ لِلدُّنْيَا بَقَاءٌ۔ إِنَّمَا الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا كَنَسْجِ الْعَنْكَبُوْتِ
بے شک دنیا فنا ہے، اسکے لئے بقا نہیں بیشک دنیا جو کچھ اسمیں ہے مثل گھر مکڑی کے ہے۔
وَلَقَدْ يَكْفِيْكَ مِنْهَا أَيُّهَا الطَّالِبُ قُوْتٌ۔
وَلَعَمْرِيْ عَنْ قَلِيْلٍ كُلُّ مَنْ فِيْهَا يَمُوْتُ
اور بے شک کافی ہے تجھ کو دنیا سے اے دنیا کے طالب روزی۔ اور قسم میری
زندگی کی کہ تھوڑے ہی زمانہ میں جو کہ دنیا میں ہے مرے گا۔
أَلَمْ تَرَ أَنَّ الدَّهْرَ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ۔ يَكُرَّانِ مِنْ سَبْتٍ جَدِيْدٍ إِلَى سَبْتٍ
کیا نہیں دیکھا تو نے کہ زمانہ رات دن ہیں۔ کہ بدلتے رہتے ہیں ایک نئے
ہفتہ سے دوسرے ہفتہ تک۔
فَقُلْ لِجَدِيْدِ الثَّوْبِ لَا بُدَّ مِنْ بِلًى۔
وَقُلْ لِاجْتِمَاعِ الشَّمْلِ لَا بُدَّ مِنْ شَتٍّ
پس کہہ نئے کپڑوں کو پرانا ہونا ضرور ہے۔ اور کہہ جمع ہونے پریشان
چیزوں کو کہ ضرور ہے پراگندہ ہونا۔

ترہیب نفس از دنیا و ترغیب او بعقبیٰ

قَدْ كُنْتَ مَيِّتاً فَصِرْتَ حَيّاً ۔۔۔ وَعَنْ قَلِيْلٍ تَصِيْرُ مَيِّتاً
حقیقت میں تھا تو مردہ پھر زندہ ہوا ۔۔۔ اور تھوڑے زمانہ کے بعد مردہ ہوگا
عَزَّ بِدَارِ الْفَنَاءِ بَيْتٌ ۔۔۔ فَابْنِ بِدَارِ الْبَقَاءِ بَيْتاً
عزیز ہے تجھ کو دار فانی میں گھر ۔۔۔ پس بنا کر دار باقی میں گھر

ارشاد بقناعت و ترک فکر لوازم مرگ

بَيْتٌ وَثَوْبٌ وَقُوْتُ يَوْمٍ ۔۔۔ يَكْفِيْ لِمَنْ فِيْ غَدٍ يَمُوْتُ
گھر اور کپڑا اور روزی ایک دن کی کافی ہے اس کے لیے کہ مرے گا کل
وَرُبَّمَا مَاتَ نِصْفَ يَوْمٍ ۔۔۔ وَالنِّصْفُ مِنْ قُوْتِهِ يَفُوْتُ
اور بہت ہوا کہ مرا آدھے دن میں ۔۔۔ اور آدھا حصہ اسکی روزی کا فوت ہوا
بَيْتٌ يُوَارِي الْفَتٰى وَثَوْبٌ ۔۔۔ يَسْتُرُ مِنْ عَوْرَةٍ وَقُوْتٌ
گھر کہ چھپا رکھتا ہے جوانمرد کو کپڑا ۔۔۔ کہ چھپاتا ہے ستر کو اور روزی
هٰذَا بَلَاغٌ لِمَنْ تَحَيّٰى ۔۔۔ وَذَا كَثِيْرٌ لِمَنْ يَمُوْتُ
یہ کافی ہے اسکے لیے کہ زندہ ہے ۔۔۔ اور یہی بہت ہو اسکے لیے کہ مریگا

تفضیل مردہ کہ اثر فضل او موجود است بر زندہ کہ نفع او مفقود است

بزرگی مردے کی کہ اثر اس کی بزرگی کا موجود ہے اس زندہ پر کہ فائدہ اسکا مفقود ہے
قَدْ مَاتَ قَوْمٌ وَمَا مَاتَتْ مَكَارِمُهُمْ ۔۔۔ وَعَاشَ قَوْمٌ وَهُمْ فِيْنَا كَأَمْوَاتِ
بے شک کہ قوم مری اور نہ اس کی بزرگیاں ۔۔۔ اور زندہ رہیں قومیں اور وہ ہم میں مثل مردوں کے ہیں

کما قال

مَاتَ عَبْدُ الْحَيِّ وَلَمْ يَمُتْ فَيْضَانُهُ ۔۔۔ مَا مَاتَ الْمُسَمّٰى وَسْمُهُ مَا لَا يَمُوْتُ

مرگیا عبدالحی اور نہ مرا فیض علم اُسکا۔ وہ مسمّی نام والہ نہ مرا جسکا نام زندہ ہے۔

تنبیہ بر فنائے عالم و زوال بنی آدم

اِنَّ الَّذِیْنَ بَنَوْا فَطَالَ بِنَاؤُھُمْ ۔ وَاسْتَمْتَعُوْا بِالْاَھْلِ وَالْاَوْلَادِ

جن لوگوں نے بنا کی پس دراز ہوئی بنا اُنکی۔ اور برخوردار ہوئے گھر اور اولاد سے۔

جَرَتِ الرِّیَاحُ عَلٰی مَحَلِّ دِیَارِھِمْ فَکَاَنَّھُمْ کَانُوْا عَلٰی مِیْعَادِ

چلیں ہوائیں انکے گھروں کے مقام پر۔ پس گویا کہ وہ تھے مقام موعود پر۔

وَاَرَی النَّعِیْمَ وَکُلَّ مَا یُلْھٰی بِہٖ یَوْمًا تَسِیْرُ اِلٰی بَلًی وَّنَفَادِ

اور دیکھی نعمت اور ہر وہ چیز کہ مشغول کیا گیا اس سے ایکدن ہو جائیگی کہنہ اور تمام

بیان یکساں شدن خلائق بعد از موت و خوار گشتن ایشان بعد از فوت

ذَھَبَ الَّذِیْنَ عَلَیْھِمْ وَجْدِیْ وَبَقِیْتُ بَعْدَ فِرَاقِھِمْ وَحْدِیْ

گئے وہ لوگ کہ تھا ان پر اندوہ میرا۔ اور رہا میں بعد ان کی جدائی کے تنہا۔

مَنْ کَانَ بَیْنَکَ فِی التُّرَابِ وَبَیْنَہٗ شِبْرَانِ فَھُوَ بِغَایَۃِ الْبُعْدِ

جو شخص کہ ہو درمیان تیرے اور زمین میں اسکے فرق دو بالشت کا پس وہ کمال دوری پر ہے

لَوْ کُشِفَتْ لِلْخَلْقِ اَطْبَاقُ الثَّرٰی لَمْ یُعْرَفِ الْمَوْلٰی مِنَ الْعَبْدِ

اگر کھولے جائیں خلق کیلئے طبقے خاک کے۔ نہ پہچانا جائے آقا غلام سے

مَنْ کَانَ لَا یَطَاُ التُّرَابَ بِرِجْلِہٖ یَطَاُ التُّرَابُ بِنَاعِمِ الْخَدِّ

جو شخص کہ نہیں آلودہ کرتا ہے مٹی میں پاؤں اپنے۔ آلودہ کریگی مٹی اسکے رخسار نازک کو

اظہار اندیشہ مرگ کردن و لوازم حیات ترک کردن

اظہار مرگ کا اندیشہ کرنے اور لوازم حیات کے چھوڑنے کا

جَنْبِیْ تَجَافٰی عَنِ الْوِسَادِ ۔ خَوْفًا مِنَ الْمَوْتِ وَالْمَعَادِ

پہلو میرا دور ہوا بالش (تکیہ) سے۔ خوف موت اور جائے بازگشت ہے
مَنْ خَافَ عَنْ سَکْرَۃِ الْمَنَایَا لَمْ یَدْرِ مَا لَذَّۃُ الرُّقَادِ۔
جو کہ ڈرا موت کی سختیوں سے۔ نہ جانے گا کہ لذت خواب ناز کی کیا ہے
قَدْ بَلَغَ الزَّرْعُ مُنْتَہَاہُ۔ لَا بُدَّ لِلزَّرْعِ مِنْ حَصَادِ
بے شک پہنچگئی کھیتی اپنی منتہا کو۔ ضرور ہے کھیتی کے لئے کٹنا

بیان گھیرنے اندوہ موت اساس ہر اس شخص کو کہ پیدا ہوا ہے افراد انسان سے۔

اَلْمَوْتُ لَا وَالِدًا یُبْقِیْ وَلَا وَلَدًا ھٰذَا السَّبِیْلُ اِلٰی اَنْ لَا تَرٰی اَحَدًا
موت نہ باپ کو ہمیشہ رکھتی ہے نہ بیٹے کو۔ یہ ہے راہ یہاں تک کہ نہ لحاظ کرے گی کسی ایک کا۔
کَانَ النَّبِیُّ وَلَمْ یُخَلَّدْ لِاُمَّتِہٖ لَوْ خَلَّدَ اللّٰہُ خَلْقًا قَبْلَہٗ خَلَدَا۔
تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم، اور ہمیشہ نہ رہے اپنی امت کیلئے اگر ہمیشہ رکھتا خدا مخلوق کو پہلے آپ کے ہمیشہ رہتے آپ
لِلْمَوْتِ فِیْنَا سِہَامٌ غَیْرُ خَاطِئَۃٍ مَنْ فَاتَہُ الْیَوْمَ سَہْمٌ لَمْ یَفُتْہُ غَدًا
موت کیلئے ہم میں تیر ہیں کہ خطا کرنیوالے نہیں جو کہ نہ لگا اسکو آج کوئی تیر نہ چھوڑیگا اسکو کل

تنبیہ بر فنائے دنیا کہ بہشت غافلاں است و منع از شماتت دشمنان کہ خوئے جاہلاں ہست۔

آگاہی فنائے دنیا پر کہ بہشت غافلوں کی ہے اور ممانعت دشمنوں کی بدگوئی سے کہ خصلت جاہلوں کی ہے
جَمِیْعُ فَوَائِدِ الدُّنْیَا غُرُوْرٌ وَلَا لِلْمَسْرُوْرِ بِہَا سُرُوْرٌ۔
سب فائدے دنیا کے غرور ہیں۔ اور نہ باقی رہیگا کسی مسرور کے لئے کوئی سرور
فَقُلْ لِلشَّامِتِیْنَ بِنَا اَفِیْقُوْا فَاِنَّ نَوَائِبَ الدُّنْیَا تَدُوْرُ
پس کہہ تو شوم لوگوں سے کہ میرے ساتھ موافقت کرو کہ بیشک مصائب دنیا کے دورہ کرتے ہیں
اَلْمَوْتُ قَدَحٌ کُلُّ نَفْسٍ شَارِبُہَا وَالْقَبْرُ بَابٌ کُلُّ نَفْسٍ دَاخِلُہَا

کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْتِ

نکوہش دنیا کہ ہم اقبال او مذموم ست ہم دبار او مشوم

سرزنش دنیا کی کہ اقبال اسکا مذموم ہے اور ادبار اس کا مشوم۔

مَا هٰذِهِ الدُّنْيَا لِطَالِبِهَا إِلَّا عَنَاءٌ وَهُوَ لَا يَدْرِي

نہیں ہی یہ دنیا طالب دنیا کے لئے مگر رنج اور حالانکہ وہ نہیں جانتا۔

إِنْ أَقْبَلَتْ شَغَلَتْ دِيَانَتَهُ وَإِنْ أَدْبَرَتْ شَغَلَتْهُ بِالْفَقْرِ

اگر پیش آتی ہے دنیا تو شغل میں ڈالتی ہی اسکی دیانت کو اور اگر پیچھے ہٹتی ہے تو مشغول کرتی ہی اسکو فقر میں۔

خطاب بدنیا کہ توجہ و شقاوبد است ودرمیوۂ درخت او تلخی ضرر بدی است

خطاب دنیا کو کہ توجہ اسکی طرف شقاوت (بدبختی) ابدی ہے، اور اسکے درخت کے میوے میں تلخی ضرر بدی ہے۔

دُنْيَا عَدِمْتُكِ وَمَا أَمَرَّكِ لِلْمُكْثِرِينَ فَمَا أَضَرَّكِ

اے دنیا میں نے تجھ کو نیست کیا اور کسقدر تو تلخ ہے۔ طالبان کثیر کے لئے پس کسقدر ہے ضرر تیرا۔

مَا ذَاقَ خَيْرَكِ ذَائِقٌ إِلَّا صَبَبْتِ عَلَيْهِ شَرَّكِ

نہیں چکھا تیری خیر کو کسی چکھنے والے نے۔ مگر ڈالا تو نے اس پر اپنے شر کو

قطع رشتۂ امل بمقراض تذکار اجل

کاٹنا رشتۂ امید کا۔ ساتھ مقراض ذکر موت کے

تُؤَمِّلُ فِي الدُّنْيَا طَوِيلًا وَلَا تَدْرِي إِذَا جَنَّ لَيْلٌ هَلْ تَعِيشُ إِلَى الْفَجْرِ

تو امید رکھتا ہی دنیا میں بڑی اور نہیں جانتا کہ جب رات ہوگئی تو کیا زندہ رہیگا تو صبح تک

فَكَمْ مِنْ صَحِيحٍ مَاتَ مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ وَكَمْ مِنْ مَرِيضٍ عَاشَ دَهْرًا إِلَى دَهْرٍ

پس اکثر تندرست مرگئے بغیر بیماری کے اور اکثر بیمار زندہ ہے ایک زمانہ سے دوسرے زمانہ تک

مصرعہ - ما بہ سختی نمردیم وتو بر بخت مردی

بیت از گلستان

شخصے ہمہ شب بر سر بیمار گریست . چوں روز آمد بمرد و بیمار بزیست

قطعہ

اے بسا اسپ تیز رو کہ بماند . کہ خر لنگ جان بمنزل برد
بسکہ در خاک تندرستان را . دفن کردیم وزخم خورده نمرد

منع اعتماد بر مساعدت روزگار و تخویف از قضائے حضرت تھا

ممانعت بھروسا کرنے کی زمانے کی مساعدت پر اور ڈرانا قضائے خدا تعالیٰ سے

اَحْسَنْتَ ظَنَّكَ بِالْاَيَّامِ اِذْ حَسُنَتْ . وَلَمْ تَخَفْ سُوْءَ مَا يَاْتِيْ بِهِ الْقَدَرُ

نیک گمان کیا تونے ساتھ زمانے کے جب زمانہ نیک تھا ۔ اور نہ ڈرا برائی سے اُسکی جسکو لائیگا مقدر

وَسَالَمَتْكَ اللَّيَالِيْ فَاغْتَرَرْتَ بِهَا وَعِنْدَ صَفْوِ اللَّيَالِيْ يَحْدُثُ الْكَدَرُ

اور سلامت رکھا تجھ کو راتوں نے اور تو اُن کا فریفتہ ہوا ۔ حالانکہ راتوں کی صفائی میں پیدا ہوتی ہے کدورت ۔

بشارت با اسرار با طریقت و تشبیہ دنیا بچیز ہائے بے حقیقت

اِنَّمَا الدُّنْيَا كَظِلٍّ زَائِلٍ . اَوْ كَضَيْفٍ بَاتَ لَيْلًا فَارْتَحَلَ

نہیں ہے دنیا مگر مانند چلتی پھرتی چھاؤں کے ۔ یا مانند اس مہمان کے جو ایک رات رہا اور پھر چلا گیا ۔

اَوْ كَنَوْمٍ قَدْ يَرَاهُ نَائِمٌ اَوْ كَبَرْقٍ لَاحَ فِيْ اُفْقِ الْاَمَلِ

یا مثل اُس خواب کے جسکو سونیوالا دیکھتا ہے ۔ یا مانند اُس برق کے جو چمکی ہے ۔ بلند اُمید میں ۔

حال دنیا را بپرسیدم من از فرزانہ . گفت یا خوابی ست یا بادی ست یا افسانہ

یا مثال تودۂ برف ست در فصل بہار ۔۔۔ ہیچ در چنیں جائے نسازد خانہ

باز گفتم حال آنکس گو کہ دل در وی ببست ۔۔۔ گفت یا غولیست یا دیویست یا دیوانہ

ہر حریص نامزائے ترک دنیا کے کند ۔۔۔ شیر مردی باید و دریا دلے مردانہ

ترک دنیا گیر تا سلطان شوے ۔۔۔ ورنہ ہمچو چرخ سر گردان شوے۔

آنچہ باتو در نیاید زیر خاک۔ ۔۔۔ آن ہمہ دنیا بود نی دین پاک

بیدار ساختن نفس غدار از خواب غفلت و پندار

یَا مَنْ بِدُنْیَاہُ اشْتَغَلْ۔ ۔۔۔ قَدْ غَرَّہٗ طُوْلُ الْاَمَلْ

اے وہ شخص جو ساتھ اپنی دنیا کے مشتغل ہی بیشک فریب دیا ہے اس کو اُمید دارنے

اَلْمَوْتُ یَاْتِیْ بَغْتَۃً۔ ۔۔۔ وَالْقَبْرُ صَنْدُوْقُ الْعَمَلْ

موت آتی ہے یکایک ۔۔۔ اور قبر صندوق ہے عمل کا۔

وَلَمْ تَزَلْ فِیْ غَفْلَۃٍ ۔۔۔ حَتّٰی دَنَا مِنْکَ الْاَجَلْ

اور ہمیشہ تو غفلت میں ہے۔ ۔۔۔ یہانتک کہ قریب ہوئی تجھ سی موت

بیان اشتغال مردم بکارہائے بے حاصل و ضائع شدن عمر بہ اشیائے باطل

اِذَا عَاشَ امْرُءٌ سِتِّیْنَ حَوْلًا ۔۔۔ فَنِصْفُ الْعُمْرِ تَمْحَقُہُ اللَّیَالِیْ

اگر زندہ رہا آدمی ساٹھ برس ۔۔۔ پس اسکے نصف کو گھٹا دیا راتوں نے

وَنِصْفُ النِّصْفِ یَمْضِیْ لَیْسَ یَدْرِیْ ۔۔۔ بِغَفْلَتِہٖ یَمِیْنًا عَنْ شِمَالٖ

اور جو تہائی عمر گزرتی ہے اسطرح کہ وہ نہیں جانتا ہے۔ اپنی غفلت میں دست راست کو دست چپ سے۔

وَثُلُثُ النِّصْفِ اٰمَالٌ وَحِرْصٌ ۔۔۔ وَشُغْلٌ بِالْمَکَاسِبِ وَالْعِیَالٖ۔

اور ثلث نصف میں امیدیں ہیں اور حرص۔ اور شغل ہے ساتھ پیشے کے اور ساتھ عیال کے۔

وَبَاقِی الْعُمْرِ اَسْقَامٌ وَشَیْبٌ وَهَمٌّ بِارْتِحَالٍ وَانْتِقَالٍ۔
اور باقی عمر میں امراض ہیں اور پیری۔ اور قصد ہے رحلت اور انتقال کا۔
فَحُبُّ الْمَرْءِ طُوْلُ الْعُمْرِ جَهْلٌ وَقِسْمَتُهٗ عَلٰی هٰذَا الْمِثَالِ۔
پس خواہش آدمی کو درازیٔ عمر کی نادانی ہے اور تقسیم اس کی عمر کی اس طرح پر ہے۔

بیان فنائے جہان و زوال جہان

بیان فنا اور زوال جہان کا۔

مَضَی الدَّهْرُ وَالْاَیَّامُ وَالذَّنْبُ حَاصِلٌ
وَاَنْتَ بِمَا تَهْوٰی مِنَ الْحَقِّ غَافِلٌ۔
گذرا زمانہ اور گذر گئے ایام اور گناہ اس کا محاصل ہے۔ اور تو غافل ہے بسبب اس شے کے جس کی تو خواہش کرتا ہے۔ حق ہے۔

سُرُوْرُكَ فِی الدُّنْیَا غُرُوْرٌ وَحَسْرَةٌ
وَعَیْشُكَ فِی الدُّنْیَا مُحَالٌ وَبَاطِلٌ۔
سرور تیرا دنیا میں فریفتگی ہے اور حسرت۔ اور زندگی تیری دنیا میں محال و باطل ہے

تَزَوَّدْ مِنَ الدُّنْیَا فَاِنَّكَ رَاحِلٌ۔ وَبَادِرْ فَاِنَّ الْمَوْتَ لَاشَكَّ نَازِلٌ
توشہ لے دنیا سے کہ بے شک تو کوچ کرنے والا ہے۔ اور شتاب وی کر کہ موت بے شک آنے والی ہے۔

اَلَا اِنَّمَا الدُّنْیَا كَمَنْزِلِ رَاكِبٍ۔ اَنَاخَ عَشِیًّا وَهُوَ فِی الصُّبْحِ رَاحِلٌ
آگاہ ہو کہ نہیں ہے دنیا مگر بقدر منزل سوار کے۔ کہ اس نے شتر بٹھایا شام اور وہ صبح کوچ کرنے والا ہے۔

ارشاد نفس بہ صفات فاخرہ و تنبیہ بر مرگ روز آخر

ہدایت نفس کو ساتھ صفات فاخرہ کے اور تنبیہ ساتھ مرگ کے روز آخر میں

لَا تَجْزَعَنَّ مِنَ الْهُزَالِ فَرُبَّمَا۔
ذُبِحَ السَّمِيْنُ وَعُوْفِيَ الْمَهْزُوْلُ۔
فریاد نہ کر لاغری سے کہ اکثر ذبح کیا جاتا ہے۔ فربہ اور چھوڑا جاتا ہے لاغر۔
وَاجْعَلْ فُؤَادَكَ لِلتَّوَاضُعِ مَنْزِلًا۔
اِنَّ التَّوَاضُعَ بِالشَّرِيْفِ جَمِيْلُ
اور کر اپنے قلب کو مکان تواضع کا۔ کہ بیشک تواضع ساتھ مرد شریف کے خوبی ہے
وَاِذَا وُلِّيْتَ اُمُوْرَ قَوْمٍ لَيْلَةً۔ فَاعْلَمْ بِاَنَّكَ عَنْهُمْ مَسْئُوْلُ۔
وَاِذَا حُمِلْتَ اِلَى الْقُبُوْرِ جَنَازَةً۔
فَاعْلَمْ بِاَنَّكَ بَعْدَهَا مَحْمُوْلُ۔
اور جب تو والی کیا جائے امور قوم کا۔ ایک رات بھی۔ پس آگاہ ہو۔ کہ بتحقیق تو اُس قوم سے سوال کیا جائے گا۔
يَا صَاحِبَ الْقَبْرِ الْمُنَقَّشِ سَطْحُهُ وَلَعَلَّهُ مِنْ تَحْتِهِ مَغْلُوْلُ
اے صاحب سطح قبر منقش کے یعنی اے قبر پرست اور شاید کہ نیچے اس کے وہ دست و گردن بستہ ہو۔
مَا يَنْفَعُهُ اَنْ يَكُوْنَ مُنَقَّشًا وَعَلَيْهِ مِنْ حَلَقِ الْعَذَابِ كُبُوْلُ
نہیں نفع کرتا اُسکو منقش ہونا قبر کا۔ درحالیکہ اس پر عذاب کی زنجیروں سے بندگران ہے۔
لَا تَغْتَرِرْ بِنَعِيْمِهِمْ وَبِمُلْكِهِمْ اَلْمُلْكُ يَفْنٰى وَالنَّعِيْمُ يَزُوْلُ۔
فریفتہ اور فریب خوردہ نہ ہو ساتھ نعمت اور بادشاہت اہل زمانہ کے۔ کہ بادشاہت کو فنا ہے۔ اور نعمت کو زوال۔

بیان فناء جہان و سرعت زوال آن

اَرَى الدُّنْيَا سَتُؤْذِنُ بِانْطِلَاقٍ مُشَمِّرَةً عَلٰى قَدَمٍ وَسَاقٍ۔

میں دیکھتا ہوں دنیا کو عنقریب وہ جانے پر ہے دامن گردانے ہوئے اوپر قدم اور ران کے۔

فَلَا الدُّنْیَا بِبَاقِیَۃٍ لِحَیٍّ فَلَا حَیٌّ عَلَی الدُّنْیَا بِبَاقٍ

پس نہیں ہے دنیا باقی واسطے کسی زندگی کے اور نہ کوئی زندہ باقی رہنے والا ہو دنیا پر

مذمت دنیا کہ موث بلا و محدث عنا ست

(دنیا رنج و بلا کی حادث ہے)

اُفٍّ عَلَی الدُّنْیَا وَاَسْبَابِہَا فَاِنَّہَا لِلْحُزْنِ مَخْلُوْقَۃٌ

تف ہے دنیا اور اسباب دنیا پر کہ وہ واسطے حزن کے پیدا کیگئی ہے

ہُمُوْمُہَا مَا تَنْقَضِیْ سَاعَۃً عَنْ مَلِكٍ فِیْہَا وَعَنْ سُوْقَۃٍ

اندوہ اُس کے منقضی نہیں ہوتے ایک ساعت۔ اُس بادشاہ سے جو اسمیں ہے۔ اور اُس کے بازاروں سے۔

شکایت فقدان یاران موافق

موجودہ وقت میں سچے دوست نہیں ملتے۔

تَغَرَّبْتُ اَسْأَلُ مَنْ عَنَّ لِیْ مِنَ النَّاسِ ہَلْ مِنْ صَدِیْقٍ صَدُوْقٍ

سفر کیا میں نے کہ سوال کروں اُس شخص سے جو میرے سامنے آوے آدمیوں میں سے کہ آیا ہے کوئی سچا دوست۔

فَقَالُوْا عَزِیْزَانِ لَا یُوْجَدَانِ صَدِیْقٌ صَدُوْقٌ وَبَیْضُ الْاَنُوْقِ

تو لوگوں نے کہا کہ دو چیزیں نادر ہیں۔ کہ نہیں ملتی ہیں۔ سچا دوست اور بیضہ انوق (یعنی اُس جانور کا جو سر کوہ انڈے سیتا ہے)۔

قصائد سعدی و پند و نصیحت

بیت ؎ خوش ست عمر دریغا کہ جاودانی
بس اعتماد بریں پنجروزہ فانی نیست

زمانہ پھول کی طرح بے ثبات ہے

درخت قد صنوبر خرامِ انسان را۔ مدام رونقِ نوبادۂ جوانی نیست
گلیست خرم و خندان و تازہ و خوشبوی ولے امید ثباتش چنانکہ دانی نیست
دوام پرورشش اندر کنار مادر دہر۔ طمع مکن کہ در و بوئے مہربانی نیست
مباش غرۂ و غافل چو میش سر در پیش۔ کہ در طبیعتِ این گرگ گلہ بانی نیست
(زمانہ کو مادر کہا لیکن خصلت بھیڑیئے کی رکھتا ہے۔ اور بھیڑیئے سے گلہ بانی محال ہے)
چہ حاجتست عیاں را باستماع و بیان۔ کہ بیوفائی دورِ فلک نہانی نیست
کدام بادِ بہاری وزید در آفاق۔ کہ باز در عقبش آفتِ خزانی نیست
اگر ممالک روی زمین بدست آری بہائی دولتِ یکروزہ زندگانی نیست
اگر جہاں ہمہ کام ست و دشمن اندر پئے بدوستی کہ جہاں جائے کامرانی نیست
چو بت پرست بصورت چناں مشغول کہ دیگرت خبر از لذتِ معانی نیست
جہاں ز دست بداد ند دوستان خدائے کہ پاس بند جہان را جز این جہانی نیست
عمل بیار و علم بر مکش کہ مردان را رہے سلیم تر از کوئی بے نشانی نیست
طریق حق رو از ہر کجا کہ خواہی باش کہ کنج خلوتِ صاحبدلاں مکانی نیست
کف نیاز بدر گاہِ بے نیاز بر آر۔ کہ کار مردِ خدا جز خدائی خوانی نیست
مخور چو بی ادبان کار تخم کایشاں را امید خرمنِ اقبال آنجہانی نیست
مکن کہ عیب بود دست بر خود آزردن علی الخصوص ہر آں دست کہ ثانی نیست
(وعظ کو بارش سے تشبیہ دی نفع رسانی میں)
چہ سود ریزشِ بارانِ وعظ بر سر خلق کہ مرد بارادت صدف دہانی نیست
زمین بہ تیغِ بلاغت گرفتی اے سعدی سپاس دار کہ جز فیض آسمانی نیست

بدیں صفت کہ در آفاق صیتِ شعر تو رفت | نہ رفت دجلہ کہ آبش بدیں روانی نیست
نہ ہر کہ دعویٰ زور آوری کند با ما | بسر برد کہ سعادت بہ پہلوانی نیست
ولی بخواجۂ عطار گو ستائش مشک | مکن کہ بوی خوش از مشتری نہانی نیست

(مشک آنست کہ خود بوید نہ کہ عطار بگوید)

دیگر در موعظت

صاحبا عمر عزیزست غنیمت دانش | گوی خیری کہ توانی ببر از میدانش
چیست دوران ریاست کہ فلک باہمہ قدر | حاصل آنست کہ دائم نبود دورانش
آن خدا یست تعالیٰ ملک الملک قدیم | کہ تغیر نکند مملکتِ جاویدانش
جائے گریہ است بریں عمر کہ چوں غنچۂ گل | پنج روزست بقائے دہن خندانش

(بجہت اینکہ روز تولد و فوت در حساب نیست)

دہن شیر بادرند ہر مادر دہر | تا بدندان نبرد بارد گر پستانش

(اے شیر مقدار یک دہن اگر در ایشان حاصل میشود گر دندان طفل بدر نمیرسد)

مقبلِ امروز کند دردِ دلِ خویش دوا | کہ پس از مرگ میسر نشود زمانش
ہر کہ دانہ نفشاند بزمستان در خاک | نا امیدی برد از دخل بتابستانش
دست در دامن مردان زن و اندیشہ مکن | ہر کہ با نوح نشیند چہ غم از طوفانش
معرفت داری و سرمایۂ بازرگانی | چہ بہ از نعمتِ باقی بدہ و بستانش
دولتت باد کہ از روئے حقیقت برسی | دولت آنست کہ محمود بود پایانش
خوی سعدی ست نصیحت چہ کند گر نکند | مشک دارد نتواند کہ کند پنہانش

ایضاً در نصیحت

اے کہ پنجاہ رفت و در خوابے | مگر ایں پنج روزہ دریابے
تا کی این باد کبر و آتش خشم | شرم بادت کہ قطرۂ آبے

کہل گشتی و ہمچنان طفلی — شیخ گشتی و ہمچنان شابے

(این زمانہ کہ بعد شباب بود)

چہل سال عمرِ عزیزت گذشت — مزاج تو از حال طفلی نگشت

تو ببازی نشستہ ز چپ و راست — می رود تیر چرخ پرتابے

تا درین گلہ گوسفندی ست — نہ نشیند اجل ز قصابے

تو چراغی نہادہ بر رہِ باد — خانۂ در ممرّ سیلابے

گر برفعت سپہر کیوانی — ور بحسن آفتاب مہتابے

ور بمشرق روی بہ سیاحی — ور بمغرب روی بجلّابے

ور بتمکین ابن عفّانے — ور بہ نیروی ابن خطابے

ور بہ نعمت شریک قارونی — ور بقوّت عدیل سہرابے

ور میسّر شود کہ سنگِ سیاہ — زرِ خالص کنی بقلّابے

ور بمردی ز باد درگذرے — ور بشوخی چو برق بشتابے

ملک الموت را بحیلہ و فن — نتوانی کہ پنجہ برتابے

منتہائے کمال نقصان ست — گل بریزد بوقت سیرابے

تو کہ مبدأ و مرجعت این ست — نہ سزاوار کبر و اعجابے

خشتِ بالینِ گور یاد آور — اے سر بر کنارِ احبابے

خفتنت زیرِ خاک خواہد بود — اے کہ در خوابگاہِ سنجابے

بانگ طبلت نمے کند بیدار — تو مگر مردہ نہ در خوابے

بس خلائق فریفتہ است این سیم — کہ تو لرزان بر و چو سیمابے

بس جہان دیدہ این درختِ کہن — کہ تو پیچان برو چو لبلابے

بس بگردید و بس نخواہد گشت — بر سرِ ما سپہر دولابے

تو ممیّز بعقل و ادراکے — تو مکرّم بجاہ و انسابے

ابلہی صد دقیقی و دیبا — گر بپوشد خیر بیت عنابے

نقش دیوار خانۂ تو ہنوز گر ہمیں صورتی و نقابی
اے مرید ہوائے نفس حریص تشنہ بر زہر ہیچو جلابی .
قیمت خویشتن خسیس کہ درتو اصل جوہر نابی
دست و پای بزن بچارہ و جہد کہ عجب درمیان غرقابی
عہدہائے شکستہ را چہ طریق چارہ ہم توبہ ست و شتابی
بدر بے نیاز نتوان رفت . جز بمستغفری و اوّابی .
تو در خلق میزنی ہمہ وقت لاجرم بے نصیب ازین بابی
کے دعائے تو مستجاب شود کہ ہمیگردی و در دو محرابی
یارب از جنس ما چہ خیر آید تو کرم کن کہ رب اربابی
عیب دان و لطیف و بیچونی . ستر پوش و کریم و توابی
سعدیا راستی ز خلق مجوی . چو در نفس خود نمے یابی
جائے گریہ است بر مصیبت پیر چو تو کودک ہنوز لقابی
باہمہ عیب خویشتن ہمہ روز در تگاپوی عیب اصحابی .
گرہمہ علم عالمت باشد بے عمل و کذّابی .
پیش مردان آفتاب صفت با ضافت چو کرم شب تابی
پیر گشتی و رہ ندانستی تو نہ پیری کہ طفل کتّابی

ایضاً پند سودمند از سعدی رحمۃ اللہ علیہ

ترا بکوئے اجل ہم گذار خواہد بود . قرار گاہ تو دار القرار خواہد بود .
ترا بکنج لحد سالہا بباید خفت تن تو طعمۂ ہر مور و مار خواہد بود
ترا بہ تختۂ تابوت برکشند از تخت اگر خزینہ و لشکر ہزار خواہد بود
اگر تو در چمن روزگار ہیچو گلی . دمیدہ بر سر خاک تو خار خواہد بود
گناہ میکنی و از خدا نمے ترسی ندامتت کہ چہ انجام کار خواہد بود

نیاز مندئے یاران ندارد ست سعدے ‏ مگر عمل کہ ترا یار غار خواہد بود
ز ذرہ ذرہ حالت حساب خواہد شد ‏ ز قطرہ قطرہ حرامت شمار خواہد بود
گناہ را اگر از مردمان ہمے پوشتے ‏ بروز حشر ہمہ آشکار خواہد بود
ستم مکن بکسے فکر کن کہ آخر کار ‏ بحق ترا ہمہ گیر و دار خواہد بود۔
بساز چارہ رفتن کہ ہمرہان رفتند ‏ ز سعدی این سخنت یادگار خواہد بود

پند و نصیحت از جامی رحمۃ اللہ علیہ

اے دل ندائے مرگ ترا ہم رسیدنی ست ‏ صبح اجل ز مطلع عمرت دمیدنی ست
وین نام زندگی کہ نہادیم مر ترا۔ ‏ ناگاہ نام میت بر تو رسیدنی ست
نا دوختہ قمیص بجز آستین برین ‏ از دست دیگران بقدِ تو رسیدنی ست
بر گلِ نفس ذائقۃ الموتِ حکم شد ‏ میدان یقین کہ شربت مرگ چشیدنی ست
چوں حضرت رسولِ خدا در جہان نماند ‏ کسی را چہ اعتبار بنا بود و بودنی ست
این ملک دو لتے کہ تو داری درین جہان۔ ‏ ماند بجائے خویش تو با خود ندیدنی ست
اے آدمی تو سنگدلی بلکہ آہنی۔ ‏ در راہ خوفناک ترا آوریدنی ست
پیوستگی مکن بجہان دل درو مبند ‏ زیرا کہ زین جہان بکلی بریدنی ست
غرہ مشو بر این گل رعنائے نوبہار ‏ باد خزان برین گل رعنا وزیدنی ست
آنہا کجا شدند کہ بودند ہمنشین۔ ‏ چوں میزبان نماند ترا ہم پریدنی ست
چیزے شکار کن کہ بمیدانِ روزگار ‏ این مرکبِ حیات نہ دائم دویدنی ست
جامی مشو تو سست درین راہ خطر۔ ‏ بے زاد راہ سخت خجالت کشیدنی ست

اگر تو ملک جہان را بدست آوری ‏ مباش غرہ کہ ناپائدار خواہد بود۔
بمال غرہ چہ باشی کہ بعد روزے چند ‏ ہمہ نصیبۂ میراث خوار خواہد بود
بسا امیر کہ آنجا اسیر خواہد شد ‏ بسا اسیر فرمان گذار خواہد بود

بسا امامِ زمانے و پیشوائے بزرگ — کہ روزِ حشر و جزا شرمسار خواہد بود
چرا ز حالِ قیامت دمے میندیشی — کہ حالِ بے خبراں سخت زار خواہد بود
بہشت می طلبی و از گنہ نہ پرہیزی — بہشت منزلِ پرہیزگار خواہد بود
گزر ز باطل و مردانہ حق پرستی کن — ز حق پرستی بہتر چہ کار خواہد بود

(از سعدی رحمۃ اللہ علیہ)

اے دل بکامِ خویشتن جہاں را تو دیدہ گیر — در وے ہزار سال چو نوح آرمیدہ گیر
بستان و باغ ساختہ گیر اندرو بسے — ایوان و قصر سر بفلک بر کشیدہ گیر
یا دوستانِ مشفق و یارانِ مہربان — بنشستہ و شراب مروق چشیدہ گیر
ہر ماہ رو کہ ہست در ایامِ روزگار — آں را بناز در برِ خود آوریدہ گیر
ہر نعمتے کہ ہست بعالم تو خوردہ داں — ہر لذتے کہ ہست سراسر چشیدہ گیر
چوں پادشاہ عدل بر تختِ سلطنت — صد جامۂ حریر بدولت دریدہ گیر
ہر گنج و ہر خزانہ کہ شاہاں نہادہ اند — آں گنج و آں خزانہ بچنگ آوریدہ گیر
ہر بندہ کہ ہست بہ بلغار و ہند و روم — آں بندہ را بسیم و زرِ خود خریدہ گیر
آوازِ عود و بربط و نائے و سرود و چنگ — آں طنطنہ کہ میشنوی ہم شنیدہ گیر
ور آرزوئے آبِ حیات تو ہر زماں — مانندِ خضر گردِ جہاں در دویدہ گیر
تو ہمچو عنکبوتی و حالِ جہاں مگس — چوں عنکبوت گردِ مگس بر تنیدہ گیر
گیرم ترا کہ مال ز قاروں فزوں شود — عمرت بعمرِ نوح پیغمبر رسیدہ گیر
چندیں ہزار اطلس و کمخوابِ روزگار — پوشیدہ در تنعم و آنگہ دریدہ گیر
اما ز مرگ چارہ نداری و عاقبت — در خاکِ تیرہ گوں بلحد در خزیدہ گیر
روزِ پسیں کہ ہیچ نماند بجز دریغ — صد بار پشتِ دست بدنداں گزیدہ گیر
سعدی تو ازیں قفسِ تنگنائے دہر — روزے قفس شکستہ و مرغش پریدہ گیر

حدیث اذکروا ھاذم اللذات الموت۔

موت کو ہر وقت یاد رکھو!

گر تا قیامت زندہٴ آخر فنا آخر فنا۔
در ہم چو ماہ بندہٴ آخر فنا آخر فنا۔

نے شاہ ماند در جہان نے ماہ اندر آسمان
نے آسمان پایدامان آخر فنا آخر فنا

ہر دم خدا را یاد کن دل را ز غم آزاد کن
جان را ہمیشہ شاد کن آخر فنا آخر فنا

آدم کجا حوا کجا آن دانہٴ گندم کجا۔
آن دم کجا این دم کجا آخر فنا آخر فنا

کشتی کجا طوفان کجا آن نوح کشتی بان کجا
آن موجد عماں کجا آخر فنا آخر فنا

تخت سلیمان ہاں کجا داؤد خوش الحان کجا
آن حشمت و آن شان کجا آخر فنا آخر فنا

یوسف ثانی کجا آن ملک سلطانی کجا
آن پیر کنعانی کجا آخر فنا آخر فنا

لیلےٰ کجا مجنون کجا شیرین کجا خسرو کجا
فرہاد شیرین جو کجا آخر فنا آخر فنا

کو حشمت اسکندری بر خلق عالم سروری
آن رفعت و بالاتری آخر فنا آخر فنا

اے دل تو با حق یار شو از غیر حق بیزار شو
غفلت مکن ہشیار شو آخر فنا آخر فنا

بر دولت دنیا مبین خود را مکن اندوہگین
گاہے چنان گاہے چنین آخر فنا آخر فنا

کو سعدیٴ شیرین زبان کو حافظ غرب اللسان
کو خسرو طوطی بیان آخر فنا آخر فنا

شاہ خسرو رحمۃ اللہ علیہ کہا

اے بردہ در ایام فریبندہ دمے چند
دلے عمر تلف کردہ از بہرے درمے چند

مال و زن و فرزند ہمہ بر تو وبال اند۔
ہے ہے چہ مسکینی تکیہ بمال و زن و فرزند

عمر تو دمے چند بد سنت درمے چند
جانت شدہ در بند نہٴ مرد خردمند

فردا چو شود جائے تو اندر لحد تنگ
با خصم تو گیر و زن بے مہر تو پیوند۔

صیاد اجل در طلب بردن جانت
تو در طلب خواجگئی ملک سمرقند

شداد کجا شد کہ چنین قصر بنا کرد
قارون کجا شد کہ چہل خانہ زر افگند

ایں پند اگر بشنوی از ناصح خسروؔ بہتر بود از ملک رے و گنج دماوند۔

خاقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

وقت آں ست کزیں دار فنا در گذریم۔ کارواں رفتہ و ما بر سرِ راہ منتظریم
توشۂ راہ نداریم چہ تدبیر کنیم سفر دور و دراز ست کہ ما بے خبریم
پدر و مادر و فرزند و عزیزاں رفتند وہ کہ ما غافل و مستیم چہ کوتاہ نظریم
خانۂ اصلی ما گوشۂ گورستاں ست خرّم آں روز کہ ما رخت در آنجا ببریم
دمبدم مے گذرند از نظر ما یاراں۔ ایں قدر دیدہ نداریم کہ بر خود نگریم
خانہ و خانقاہ منزل ما زیر زمین ست ما بہ تدبیر سرا ساختن و بام و دریم
گر ہمہ مملکت و ملک جہاں جمع کنند ما بغیر از کفنے ہیچ ز دنیا نبریم
پادشاہ تو حلیمی و رحیمی و غفور دست ما گیر کہ در ماندہ و بے بال و پریم
یارب از لطف و کرم عاقبت خاقانی۔ خیر گرداں کہ ہمہ در طلب خواب و خوریم

حیاتِ مستعار کا کیا اعتبار

(از سعدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

بعذر آوری خواہش امروز کن۔ کہ فردا نماند مجال سخن
کنونت کہ چشمے ست اشکے ببار زباں در دہاں ست عذرے بیار
نہ پیوستہ باشد رواں در بدن نہ ہموارہ گردد زبان در دہن
مکن عمر ضائع بہ افسوس و حیف۔ کہ فرصت عزیز ست و الوقت سیف

عمر عزیز طے شد و غافل نشستۂ برخاست شور محشر و کاہل نشستۂ
میان دو چشمت نہادند گور۔ تو بینی نہ بینی کہ اے مرد کور

غافل ز احتیاط نفس یک نفس مباش شاید ہمیں نفس نفس واپسیں بود

اے دل تو دریں جہاں چرا بیخبری — روزان و شبان در طلب سیم و زری
در قسمتِ تو ازیں جہان یک کفن ست — ایں ہم بگمان ست بری یا نہ بری

پند نامہ

از خدائے خویشتن غافل مباش — غافلانہ در رہِ باطل مباش
جائے گریست ایں جہاں در وے مخند — چشمِ عبرت برکشا و لب بہ بند
ہمچو مور از حرص ہر سوئے مرد — پند ناصح را بہ گوشِ جان شنو۔
اے پسر کو دک نہٗ بازی مکن — کار با شیطان بانبازی مکن۔
در رہِ فسق و ہوا مرکب متاز — خویشتن را سخرۂ شیطان مساز
چوں سفر در پیش داری زاد گیر — عمرِ خود را سر بسر برباد گیر
اے پسر اندیشہ از اغلال کن — نفس بد را از لکد پامال کن۔
تا نسوزی سازگاری پیشہ کن — از عذاب قہر حق اندیشہ کن
جملہ را چوں ہست بر دوزخ گذر — جائے شادی نیست با چندیں خطر
آتشے در پیش داری اے فقیر — ہیچ خوفت نیست از نارِ سعیر
عقبۂ داہست و بارت بس گراں — نگذرد بارت بہ سعی دیگراں۔
راہ پر خوفست دزدان در کمیں — راہ بر بر نا منانی بر زمین
داری اندر پیش روزِ رستخیز — از خدایٔت نیست امکانِ گریز
اے پسر راہ شریعت پیش گیر — زود تر ترکِ ہوائے خویش گیر
اے برادر باش در فرمانِ حق — تا بیابی جنت و رضوانِ حق۔
شاد گرداری دُو دلِ خستہ را — باز یابی جنت در بستہ را۔
ہر کہ آرد ایں نصیحت را بجائے — در دو عالم را حتش بخشد خدائے
یا الٰہی رحم کن بر ما ہمہ — عفو کن جملہ گناہِ ما ہمہ
عاجزیم و جرمہا کردہ بسے۔ — نیست مارا غیر تو دیگر کسے

گر بخوانی ور برانی بندہ ایم۔ ہر چہ حکم تست زاں خورسندہ ایم۔
رحمت حق باد بر جان کسے کیں نصائح را بخواند و بسے۔

کل نفس ذائقۃ الموت

پہنچا قبرستان میں اک بادشاہ دیکھا اک درویش اُس جا بیٹھا تھا۔
بولا آبادی میں کیوں آتے نہیں۔ بولا سب آبادی آتی ہے یہیں

دیگر

انسان کو چاہیئے کہ خیال قضا رہے ہم کیا رہینگے جب نہ حبیب خدا رہے

دیگر

یہ حسن جوانی چند دن کی بات ہے۔ چار دن کی چاندنی پھر اندھیری رات ہے

دیگر

دنیا کی عجب سرائے فانی دیکھی۔ ہر چیز یہاں کی آنی جانی دیکھی
آ کے جو نہ جائے وہ بڑھاپا دیکھا جا کے جو نہ آئے وہ جوانی دیکھی

دیگر

دنیا کو نہ سمجھو کہ دل آرام ہے یہ۔ اے پختہ مزاجو! طبع خام ہے یہ
ہاں پاؤں اس زمین پہ سنبھل کر رکھنا بچتا نہیں جسمیں پھنس کے وہ دام ہے یہ

دیگر

باپ بھائی ماں بہن فرزند زن اور یار غار عاشق و معشوق نوکر بندہ خدمت گزار
کام آئے گا نہیں ہر اک جدا ہو جائیگا بلکہ اک اک عضو دشمن جاں ہو جائیگا
توبہ عصیان سے کرو ہر وقت پہلے موت کے ورنہ پیش آوے خرابی سخت پیچھے موت کے
ہو سکیں جو کام اچھے آج کر لو مومنین کل نکلنا گور سے ہاتھوں نکا ممکن ہے نہیں
ہے ثبات ہستی موہوم مانند حباب یا ہے افسانہ کوئی یا ہے خیال اور یا ہے خواب
تندرستی ہے بڑی شئے اسکو نعمت جانیئے زندگی بھر عبادت ہے غنیمت جانیئے

کہ جوانی میں عبادت کاہلی اچھی نہیں۔ جب بڑھاپا آگیا کچھ بات بن پڑتی نہیں
ہاتھ میں پاؤں میں پھر یہ زور یہ قوت کہاں نطق میں یہ بات بینائی میں یہ قوت کہاں
ہے بڑھاپا بھی غنیمت گر جوانی ہو چکی۔ یہ بڑھاپا بھی نہ ہوگا موت جبدم آگئی۔
بیدار شو گر عاقلی دریاب گر صاحب دلی۔ شاید کہ نتواں یافتن این چنیں ایام را۔
جو گیا ملک عدم کو یہاں نہیں آئیگا پھر۔ پنجروزہ زندگی کوئی نہیں پائیگا پھر
ہے یہاں جنکا تکبر سے دماغ افلاک پر قبر میں سونا پڑے گا انکو فرش خاک پر۔
ہفت کشور کا خزانہ آج ہے جنکے ہاتھ گور میں جائینگے کل وہ پابرہنہ خالی ہاتھ
شوکت و تخت و کلاہ بادشاہی ہے یہاں بیکسی و گرزمین دلق گدائی ہے وہاں
ہیں یہاں زربفت کے کمخواب کے سوسو پیراہن اور وہاں لے جائیگا یہاں سے مگر کچھ کفن
جنکو کھانے کیلئے یہاں کے غذائے بیشمار عاقبت ہو جائینگے اکدن غذائے مور و مار
غیر اعمال انکو واں کچھ نہیں کام آئے گا۔ چھوڑکر تنہا چلے آئینگے خویش و اقربا۔
توبہ استغفار عصیاں سی کرو ڈرتے رہو امر دینی حق تعالیٰ کو ادا کرتے رہو۔

دیگر

دلا برخیز و طاعت کن کہ طاعت بہ ز ہر کار ست سعادت آنکسے دارد کہ وقت صبح بیدار ست
دلم گوید کہ برخیزم ہوا گوید دمے دیگر۔ ہوا را سرزنش باید کہ وقت امر جبار ست
خروسان سحر گویند قم قم اہل غفلت را۔ تو خودش نمیدانی کسے داند کہ ہشیار ست
ترا اندر لحد آرند جنازہ مرکبت سازند چو اندر گور در آرند عمل آنجا ترا یار ست
اگر سلطان تبریزی وگر شمس قنکریزی یقین در خاک آمیزی در گورت شب تار ست

دیگر

دس برس کی عمر جبکہ ہوگئی یا بیس کی آدمی کو چاہیئے کچھ قدر سمجھے زیست کی
تیس کے سن تک نشاط زندگی حاصل رہے جب ہوا چالیس کا ہر کام میں کاہل رہے
اور جب اس عمر کو تہ سے گئے پورے پچاس فرق آتا ہے بصر میں جاتے ہیں ہوش و حواس
ساٹھویں میں تکیۂ دیوار کی حاجت پڑے جب ہوا ستر کا ہر کام میں دقت پڑے

جب ہوئی اسیؔ کی یا نوّے کی عمر بے بقا
تن میں آئی ناتوانی جان پر رنج و عنا

بلکہ اب تو اسیؔ نوے کے بہت ہوتے ہیں کم
تھوڑے ہی سن میں چلے جاتے ہیں وہ سوئے عدم

دیکھتے ہی دیکھتے کیا طفل کیا پیر و جوان
چلتے پھرتے موت آئی مرگئے ہیں ناگہاں

قصہ کوتاہ ہے جیئے سو برس یا ایک دن
اس جہانِ بے بقا سے کوچ ہوگا لیکن

مومنو رہتے ہو کیوں بے فکر و بے غم بیخبر
اک سفر درپیش ہے دور و دراز و پُر خطر

توشۂ اعمال تھوڑا بار عصیاں بیشمار
منزلِ مقصود ہے بس دور شیطان رہ ما

پل صراط از بسکہ باریک و طویل و تیز ہے
اُس کے نیچے ایک دریا آگ سے لبریز ہے

نیک و بد اعمال تولیجائینگے میزان میں
ہو حساب ذرہ ذرہ حشر کے میدان میں

منزلِ اول ہے اُسکی شہر خاموشاں میں قبر
اسمیں تنگی کے سبب کروٹ کا بھی لینا ہے جبر

وہ اندھیری کوٹھڑی ہے ہر طرف سے بند آہ
روشنی کے اور ہوا کے واسطے روزن نہ راہ

ہے سرہانے پائینتی خاک اور داہنے بائیں خاک
نیچے اوپر خاک ہے تاریک تہ ہے اک مغاک

توبہ عصیان سے کرو ڈرتے رہو
امر و نہی حق تعالیٰ کو ادا کرتے رہو

دیگر نظم

از روز مردن غافلی مشغول دنیا تا بکے
فکر لباس فاخرہ این ذوق بے جا تا بکے

گر دولتِ فغفور چین باشد ترا از بہر نگین
آخر روی زیر زمین تخت و تمنا تا بکے

کو جیت دور این منزلست بیتوشہ رفتن مشکلست
پائے زعصیان در گلست این کاہلیہا تا بکے

تا چند داری سیم و زر تا کے بگردی در بدر
اے بوالہوس درہم نگر این ہوس سودا تا بکے

تا چند داری شور و شر در حرص اسپ و گاو و خر
از یاد مولیٰ بیخبر این شور و غوغا تا بکے

مرغ سحر در گفتگو دارد بہر شب جستجو
اے خفتہ دل آخر بگو این خواب شبہا تا بکے

کو حشمتِ اسکندری بر جملہ عالم سروری
کو رفعت دارا تری مغرور دنیا تا بکے

دنیاست مانند حباب از وے کہ گشتہ کامیاب
کو رستم و افراسیاب این نوبتِ ما تا بکے

زین پیر زالِ عشوہ گر خود را بدار اندر نظر
اے بیخبر دل بیخبر از وے تولّا تا بکے

تا چند مانی اے غنی آخر ز دنیا بگذری
تا کے تن خود پروری در دہر رسوا تا بکے

دیگر

موت ہے سر پر کھڑی تدبیر کرنی چاہیئے — پھر نہ ہوگا کچھ نہیں تاخیر کرنی چاہیئے
پاؤں چلنے پھرنے سے ہو جائینگے بیکار پھر — دست و بازو ہل نہیں سکنے کے ہیں زنہار پھر
خشک ہو دیگی زباں منہ سے نہ نکلے گا کلام — کچھ نہ کانوں سے سنائی دیگا اُسدم لاکلام
آنکھیں بند ہو جائینگی ہو جائینگے لب یکبار — پھر تو یہ مردہ بدستِ زندہ ہے بے اختیار
توشۂ اعمال اپنا ساتھ لے جاؤ ابھی — کون پیچھے قبر میں بھیجے گا سوچو تو سہی
بعد مرنے کے نہیں اپنا پرایا ہو لجائے۔ — فاتحہ کو قبر پر پھر کوئی آئے یا نہ آئے
توبہ استغفار عصیاں سے کرو ڈرتے رہو — امر و نہی حق تعالےٰ کو ادا کرتے رہو

نظم دیگر

اے آدمی بے خبر آخر ز دنیا میروی — ہرچند داری سیم و زر آخر ز دنیا میروی
جانت ز تن بیرون شود حال تو دیگرگوں شود — عمرت بود صد یا نود آخر ز دنیا میروی
اسپِ ہوس را تاختی قصر و عمارت ساختی — سر را بناز افراختی آخر ز دنیا میروی
در خواب و خور ہمدم شدی و ز مال و زر خرم شدی — در فکرِ دیں کم کم شدی آخر ز دنیا میروی
تو جوانے آدمی پس چوں مردن بے غمی — داری لباس ماتمی آخر ز دنیا میروی
شاہاں کہ بودند سالہا با خود نبردند مالہا — گشتند ابتر حالہا آخر ز دنیا میروی
مردم مثلِ کارواں بستہ ہمہ بارِ گراں — کس گاہ و کس بیگاہ رواں آخر ز دنیا میروی
گر عمر نوح و خضر را یابی ز الطاف خدا — از نفخۂ صورِ فنا آخر ز دنیا میروی
صبر و قناعت پیشہ کن تخم کرم در ریشہ کن — از رفتگان اندیشہ کن آخر ز دنیا میروی

نظم دیگر

ابن آدم گر گدائی در سلیمانی چہ سود — در جہانِ بیوفا دائم لئے مانی چہ سود
برزبانت یا صمد پیدا و در دل یا صنم — اے بباطن کافر و ظاہر مسلمانی چہ سود.
لاف دانش میزنی خود را نمیدانی چرا — دعوئے اے دل میکنی و غافل از جانی چہ سود
نفس را حلوائے شیریں میدہی آن دشمن است — دشمنان را دادن حلوا و بریانی چہ سود

اے کہ تو زیرِ زمین در خاکِ تیرہ خفتنی ست — وے کہ تو مغرور بر سنجاب حیوانی چہ سود
کو رباط و کامرانی مال و ملک و مملکت — ایں ہمہ در بند جاہ باغ و بستانی چہ سود
کو زن و فرزند و یاران و برادر ہم پدر — جز عمل کس نیست ہمرہ ہست پشیمانی چہ سود
قدر جان و زندگی ہرگز ندانستی چرا — در لحد وا حسرتا الحال میدانی چہ سود
گر شفیع ما رسول اللہ نباشد روزِ حشر — عمرہا و سالہا طاعاتِ ربانی چہ سود
ہر سحرگاہ نالہا میزد ہمے مولائے روم — ابن آدم گر گدائی ور سلیمانی چہ سود

نظم دیگر

ازجامی رحمۃ اللہ علیہ نقل از زلیخا

درغم خانہ بےغم چوں زید کس — زگریہ دیدہ بےغم چوں زید کس
بہ گیتی در نشانِ خرمی نیست — وگر باشد نصیبِ آدمی نیست
نباشد سر بر از ناز حبیبے — نصیب آدمی جز بے نصیبے
دل از اندیشۂ شادی تہی کن — دماغ از بند آزادی تہی کن
بداغ نامرادی شاد مے باش — بہ غل بندگی آزاد مے باش
ز ہر چیزے کہ افتد دل پسندت — کند خاطر بہ مہر خویش بندت
بصد حسرت بریدن خواہی آخر — غم ہجرش کشیدن خواہی آخر
کشادہ دستے واز پابند بگسل — وزیں بے حاصلاں پیوند بگسل
دگر تو نگسلی آنکس کہ بستست — پے بگستنش بکشادہ دستست
تو غافل خفتۂ و او ایستادہ — یکایک می ستاند آنچہ دادہ
جہانرا کردۂ بر خویشتن تنگ — نداری در جہانِ دیگر آہنگ
نۂ واقف کہ دیگر عالمی ہست — کزانجا خاطرت گریش دمی ہست
ازاں ترسم کہ چوں مرگ آید پیش — نیاری کندن از عالم دلِ خویش
دل و جان پُر از صد گونہ وسواس — ردی بیرون ز عالم ناکس الناس

شود چرخت زجام مرگِ ساقی۔ ہنوزت میل ایں دیرا نہ باقی۔
ادیمِ خاک کفش پا فشارست در و صد گونہ سختی ریگ دارست
بہ آں کمیں کفش را از پا فشانی وگرنہ خستہ دیا در رہ بمانی۔
برافگن پردۂ افلاک از پیش مباش از پردگی محروم ازیں بیش
بروں از پردہ نامحدود نوریست کزاں ہر لمعہ خورشید سر دریست
دراں لمعہ زہر امید گم شو۔ بسانِ ذرہ در خورشید گم شو۔
چو گم گشتی درو یابی رہائی زدردِ فرقت و داغِ جدائی۔

اردو نظم

حیف تو سوتا رہے ہر صبح اور وقت اذان مرغ و ماہی سب اُٹھیں یا دِ خدا کیواسطے
شمع اعمالِ نکو روشن تو کر ہمراہ لے کنج قبرِ تنگ و تیرہ کی ضیاء کیواسطے
پڑھ کے تو قرآن کو کچھ جمع کرلے اب ثواب قبر پر کون آئیگا پھر فاتحہ کے واسطے
دست و پا کام و زبان و چشم و گوش اور نقد و مال چاہیئے سمجھو کہ ہیں شکرِ خدا کیواسطے
شکر کے معنی ہیں یہ کہ ہو اُنسے صحت جو نکو نفع مت سمجھنا اپنی ہی حاجت روا کیواسطے
تجھسے جبتک ہو سکے ہو رنج کا اُنکے شریک یعنی کر سامانِ راحت اقربا کے واسطے
نارضامندی خدا کی جمیں ہو ہرگز نہ کر۔ کام جو کرتا ہے کر اُسکی رضا کے واسطے
مت چھپا حق کو نہ کر ناحق کہ حق راضی رہے سچ تو ہے کیوں جھوٹ بولیں آشنا کیواسطے
کام دوزخ کے کیئے جنت کا ہے امیدوار قصر جنت تو بنا ہے پارسا کیواسطے
حق کی نافرمانیوں سے باز آ، تو باز آ۔ آگ دوزخ کی بھڑکتی ہے سزا کیواسطے
اے خدا ہو عاقبت ہر ایک مومن کی بخیر دونوں ہاتھو نکو اُٹھاتا ہوں دعا کیواسطے

نظم دیگر

یہ دنیا ہے تحقیق دارِ فناء تو ہرگز کبھی اس میں دل مت لگا
نہ آیا کوئی جو کہ باقی رہا۔ نہ ساغر رہا اور نہ ساقی رہا۔
دلا غافل نہ ہو یکدم یہ دنیا چھوڑ جانا ہے باغیچے چھوڑ کر خالی زمین اندر سمانا ہے

ـــــــــــــــ

[1] مراد از ذات محبوب حقیقی است کہ عالم ماسوا حجاب اوست ۱۲

تیرا نازک بدن بھائی جو لیٹے سیج پھولوں پر ہویگا ایکدن مردار یہ کرموں نے کھانا ہے
اجل کے روز کو کر یاد کر سامان چلنے کا زمین کے فرش پر سونا جو اینٹوں کا سرہانا ہے
نہ بیلی ہو سکے بھائی نہ بیٹا باپ اے سائی کیا پھرنا ہے سودائی عمل نے کام آنا ہے
جہان کے شغل میں شاغل خدا کی یاد سے غافل کریں دعوے جو یہ دنیا مرا دائم ٹھکانا ہے
غلط فہمید ہے تیری نہیں آرام اس پلمیں مسافر بے وطن ہیں تو کہاں تیرا ٹھکانا ہے
فرشتہ روز کرتا ہے منادی چار کوٹوں پر محلاں اونچیا تو لے نیر اگوریں ٹھکانا ہے
کہاں وہ ماہ کنعانی کہاں تخت سلیمانی گئے سب چھوڑ یہ فانی اگر نادان وہ دانا ہے
عزیزا یاد کر وہ دن جو ملک الموت آدیگا نہ جاوے ساتھ تیرے کو اکیلے تو نے جانا ہے
نظر کر دیکھ خویشوں میں کیہ ساتھی کون ہے تیرا انہوں نے اپنے ہاتھوں سے اکیلے کو دبانا ہے
نظر کر ماڑیاں خالی کہاں وہ ماڑیاں والے سبھی جھوٹا پسارا ہے دغا بازی کا بانا ہے

دیگر

دنیا کو فانی جان تو مرنیکو برحق ٹھان تو۔ یہ بات حق کی مان تو مانو اسے فرض اتم
جو امر حق لاوے بجا ڈرتا رہے حق سی سدا کرتا رہے سب فرض ادا جنت ملے اسکو ارم
جو امر سے غافل رہا اور نہی میں شاغل رہے در دوزخ اسفل رہے جلتا بصد درد و الم۔
یارو عزیز دوستو دنیا میں ہرگز مت پھنسو دل اس کی الفت میں نہ دو مت ہار تم اپنا جنم
آدم کہاں حوا کہاں مریم کہاں یحییٰ کہاں ہارون کہاں موسیٰ کہاں سبات کا ہے سبکو غم
چلنا یہاں سے ایکدن آوے نہ کام اعمال بن۔ چلنے کا آوے ایکدن وعدے سی دم ایدنہ کم۔
ایک روز ایسا ہوویگا جو قبر میں تو سووے گا۔ شرم گناہ سے روویگا مونہ لے رکھیں جا شرم
چلنا وہاں لاچار ہے جسکا نہ کوئی یار ہے یا مور ہے یا مار ہے یا خاک ہے یا خون ہم
ڈر اس گھڑی سی جان من چھوڑیں تجہیز کرکے دفن ڈالے پھریں سب مرد و زن ماٹی میں کرکے منہدم۔
منکر نکیر آ کرکے تب پوچھیں گے تیرا کون رب چار و نطرف سی از غضب بھر خاک ہو تجھپر بہم
مت کر بھروسہ زور کا مت دل دکھا اک مور کا۔ کر یاد واندھیر اگور کا جسے وہاں سو سو قدم
روز قیامت آوی جب خلقت اٹھی قبر دنسے سب قاضی ہووے اس روز رب جاری کرے سب پر حکم

نیکی بدی تولیں وہاں نامہ عمل کھولیں وہاں | جب ہاتھ و پا بولیں وہاں جانا ہے سارا بھرم
بھائی کو بھائی چھوڑدے بیٹے کو مائی چھوڑدے | خاوند کو گائی چھوڑدے ایسی پڑے کھلبل بہم
بیٹا نہ پوچھے باپ کو جب دیکھے اُسکے پاپ کو | سب بار اپنے آپکو ساتھی نہ ہو جز اپنا دم
آدم سے تا عیسےٰ نبی پکاریں گے سبھی | بولے وہاں یک اُمتی احمد نبی صاحب حشم
کوئی نہ کام آوے وہاں غیر از عمل اے مومناں | یا مصطفےٰ ہووین شفیع یا بخشے مولےٰ از کرم

دیگر

حضرت آدم نبی نیچے زمین کے چل بسے۔
نوح کشتی بانِ عالم بھی یہاں سے چل بسے۔
یوسف و یعقوب و اسمٰعیل و اسحاق و خلیل۔
اور سلیمان آسمانی مہر والے چل بسے۔
ہود اور ادریس یونس شیث و ایوب و شعیب
دعوت اسلام کر کے ٹھہرے چندے چل بسے۔
آسمان پر عیسےٰ اور داؤد موسےٰ خاک میں۔
لیکے توراۃ و زبور انجیل حق سے چل بسے
واسطے جن کے زمین و آسمان پیدا ہوا۔
جنت الفردوس میں وہ حق کے پیارے چل بسے۔
آہ ابو بکر و عمر افسوس عثمان و علی۔
صدق و عدل و حلم و علم اپنا دکھا کے چل بسے
حضرت خیر النساء بیٹی رسول اللہ کی۔
طیب و طاہر نبی کے دونوں بیٹے چل بسے
نور چشم مرتضےٰ نے دینے سے دشمن کے زہر
پی لیا اور پارہ دل منہ سے ڈالے چل بسے
شاہ دشتِ کربلا نے ظالموں کے ہاتھ سے

زخم تیر و نیزہ و شمشیر کھا کے چل بسے +
ابو حنیفہ شافعی اور مالک و حنبل امام.
انتظام شرع کر گئے دے کے فتویٰ چل بسے
غوث اعظم شیخ عبد القادر اک عالم کے فخر
اور جنید و شبلی کی مانند کتنے چل بسے
تھے جو لقمان و ارسطو اور افلاطوں حکیم.
کچھ نہ حکمت زندگی کی اپنی سیکھے چل بسے
بو علی جیسے بھی ہزاروں دنیا میں آئے طبیب
موت کے دارو کہیں سے پر نہ لائے چل بسے
ساتھ جن کے تھا یہاں پر لشکر و فوج و سپاہ
بیکسانہ قبر کے اندر اکیلے چل بسے.
ایک ساعت بھی نہ ٹھیرے جن کا وعدہ آگیا
جی کے جی ہی میں رہے ارمان سارے چل بسے
دیکھتے ہی دیکھتے اکثر عزیز و آشنا.
تندرست و خوبصورت چلتے پھرتے چل بسے
ہائے کوئی بھی نہ پلٹا اور بھیجی کچھ خبر
پہنچے ہو کے شہر خاموشاں میں ایسے چل بسے
چل بسینگے ایکدن ہم بھی اسی صورت سے آہ.
جسطرح زیرِ زمین یہ لوگ سارے چل بسے
جیسے چل بسنا بیان اور وں کا ہم کرتے ہیں ہائے
دوست کل ہم کو کہیں گے آج وہ بھی چل بسے

دیگر

ہے جلوہ گر وہ حابجا ذاتِ مقدس کبریا. جسکی بشر کہکر ثنا بے انتہا جاتے رہے

آدم سے اب تک جسقدر پیدا ہوئے دُخت و پسر
جب کر چکے عمریں بسر ہو کر فنا جاتے رہے
ذکر خدا دن رات کر حاصل بڑے درجات کر۔
سب کی روا حاجات کر اہل صفا جاتے رہے
جو جو کہ تھے غنچہ دہن نازک بدن گل پیرہن
وقتِ قضا پہنے کفن سب نے کھا جاتے رہے
دیکھو خلیل اللہ نبی خُلّت کے وہ تھے منتہی ÷
کوشش جو راہ حق میں کی کعبہ بنا جاتے رہے
آخر سلیمان بادشاہ جن کو ملا ملک و سپاہ۔
کر ترک مال و پائے گاہ وہ یا خدا جاتے رہے
در پیش ہے تجھ کو سفر دنیا فقط ہے رہگذر۔
جب حضرتِ خیر البشر خیر الوریٰ جاتے رہے
اہل سخا والا گہر صدیق اکبرؓ ذی قدر
عثمان غنی عادل عمر شیر خدا جاتے رہے
خستہ جگر حضرت حسنؓ شبیرؓ بے گور و کفن۔
ہو کر شہید خستہ تن تیغ جفا جاتے رہے
ویراں پڑے ہیں بوستاں ناراج سب باد خزاں۔
ملتا نہیں جن کا نشان نقشہ مٹا جاتے رہے
نوشیرواں عادل ہوا حاتم سخی کامل ہوا۔
رستم بہادر دل ہوا آئی قضا جاتے رہے
نمرود اور فرعون کا دعوے خدائی کا ہوا
اصلی خدا باقی رہا وہ بے حیا جاتے رہے
صوفی تجھے کیوں ہے یہ غم رکھتا ہے ایسی چشم نم۔

حامی ہیں جب شاہ اُمم گو ظاہراً جانتے رہے

دیگر

اتنی غفلت تو نہ کر علمی خدا کیواسطے . فکر کر کچھ تو بھلا روز جزا کے واسطے
نفس کے تابع رہے ایسے کہ بھولے آہ وہ آئے تھے دنیا میں ہم جس مدعا کیواسطے
حیف تو سوتا رہے ہر صبح اور وقت اذاں مرغ و ماہی سب ہیں یاد خدا کیواسطے
کب عمارت کو یہاں کی پائیداری ہے عزیز عمر کھوتا ہے عبث اسکی بنا کیواسطے
قصہ جھگڑا الغرض و کینہ جھوٹ اور مکر و فریب رات دن کرتا ہے عمر بے بقا کیواسطے
ہے تکبر زر پہ لاحاصل کہ بعد از مرگ بس ایک ہی ستہ ہی سب شاہ و گدا کیواسطے
مال و زر ملک و زمین فوج و سپاہ گنج و حشم کب کسی کو ہے بقا سب ہے فنا کے واسطے
بیٹھ کنج صبر میں قسمت کا ہے جو پائیگا مت اُٹھا رنج و عنا گنج و غنا کے واسطے
گر سلیمان زمانہ بھی ہوا تو کیا ہوا . آخرش تو چیونٹیوں کی ہے غذا کیواسطے
آج جو دنیا ہے وے بے کل خدا جانے یہ مال . ہووے کس بیگانہ و نا آشنا کے واسطے
کام وہ کرے تو پیارے جسکے باعث گور میں باغ رضواں سے کھلے کھڑکی ہوا کے واسطے
پنجگانہ پڑھ شریعت میں ہے بہت تاکید ہے فجر و ظہر و عصر و مغرب اور عشا کیواسطے
ترک کر سب کام مت کر دیر جب سن لے اذان جلد آ مسجد میں جمعہ کے ادا کے واسطے

دیگر

گھر جسے سمجھے ہے تو ہے یہ سرا بعد تیرے اور کی ہوگی یہ جا
گھر جسے سمجھے ہے تو یہ گھر نہیں گھر تیرا ہے اور ہی اے مرد دیں
گھر وہ ہے جسمیں رہیگا حشر تک تا بہ نفخ صور روز حشر تک
تو درستی سے ہے اُسکی بے خبر ڈھونڈتا پھرتا ہی خشت و چوب در
گزرے تیری عمر کے ہفتاد سال تو سمجھتا ہے کہ میں ہوں نونہال
تو درستی میں ہے گھر کے مبتلا سر پہ عزرائیل ہے تیرے کھڑا
بے خبر ہے یہ تیرا وقت رحیل تو ابھی بوتا ہے اشجار نخیل

جبکہ آویگا انہیں پھل اے فتا — تو تو ہوگا طعمۂ مور و مار کا
تو لگا وہ باغ اے میرا جل — قبر میں کھاوے ہمیشہ جسکا پھل
تو جو اپنے آپکو سمجھے بھلا — نفس تیرا تجھ کو دیتا ہے دغا
سبکو کہدیتا ہے شیطان لعین — تیرا ثانی کوئی دنیا میں نہیں
آدمی میں ہوئیں عادات قبیح — احمقاپن سے وہ سمجھے ہی ملیح
عیب پر اوروں کے رکھتا ہی نظر — عیب سے اپنے ہی ہر اک بیخبر
اور کو سمجھے ہے کم فہمی سے خر — ہے خری سے اپنے ہر اک بیخبر
ہوں عدد گرچہ فزوں تراز شمار — اصل واحد سب کی ہی اے ہوشیار
ہے حقیقت گو کہ ہر شے کی جدی — چاہے لیکن تجھے وہ بے خودی
ہو وہی واحد تیری سمع و بصر — غیر اس کے اور نہ کچھ آوے نظر

دیگر

چھوڑ کر دنیا کو چل اللہ بس باقی ہوس — لب یہ کہتی ہے اجل اللہ بس باقی ہوس
قالب انسان میں جبتک جان ہی انسان ہے — جان جائیگی نکل اللہ بس باقی ہوس
کل کو فانی جان کر اللہ بس باقی ہوس — بڑھتے ہیں آجکل اللہ بس باقی ہوس
جو تھے نامی شہسوار انکے سمند موت سے — مر گئے دم میں کچل اللہ بس باقی ہوس
ہائے کیا کیا دیکھتے ہی دیکھتے کملا گئے۔ — اس چمن کے پھول پھل اللہ بس باقی ہوس
جنگلوں میں خفتگان خاک سے پوچھے کوئی — باپ کہاں رنگیں محل اللہ بس باقی ہوس
ہو گئیں مٹی میں مٹی ہائے کیا کیا صورتیں — اے حنا اب ہاتھ مل اللہ بس باقی ہوس

دیگر

شادئ دنیا سراسر غم بود — سود او را در عقب ماتم بود۔
نہی لا تفرح زدنیا گوشدار۔ — جائے شادی نیست دنیا ہوشدار
شادمانی راند ار دوست حق۔ — ایں سخن دارم ز استادان سبق
اے پسر با محنت و غم خوئے کن — روئے دل را جانب او جوئے کن

گر فرح داری ز فضل حق رواست
لیک از دنیا فرح جستن خطاست

حزن واندوہ ہست قوت بندگان۔
غم شود یار فرح جویندگان۔

از چہ موجودی ببیندیش اے پسر
ہر کسے دارد غم خویش اے پسر

کردا یزد مر ترا از نیست ہست
از برائے آنکہ باشی حق پرست

تا تو باشی بندۂ معبود باش
با حیا و با سخا و جود باش۔

وَتُوْبُوْا وَاذْکُرُوا ذِکْراً کَثِیْراً
بِصُبْحٍ ثُمَّ ظُہْرٍ فَالْمَسَاۃُ۔

لَعَلَّ اللّٰہَ یُنْجِیْنَا جَمِیْعًا
وَیُوْدِیْنَا جِنَانًا بِارْتِضَاۃُ

حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا دنیا میں ایسے رہو۔ جیسے مسافر بلکہ راہ چلتا۔ (کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْ عَابِرِیْ سَبِیْلٍ)، تو مسافر جسطرح ایک اجنبی شخص ہوتا ہے۔ اور راہگیر راستہ کے کھیل تماشوں میں نہیں لگتا۔ کہ راہ کھوٹی ہوگی اور منزل مقصود تک پہنچنے میں ناکامی ہوگی۔ اسی طرح مسلمان کو چاہیئے کہ دنیا میں نہ پھنسے اور نہ ایسے تعلقات پیدا کرے۔ کہ مقصود اصلی کے حاصل کرنے میں آڑے آئیں اور موت کو کثرت سے یاد کرے۔ کہ اُس کی یاد دنیوی تعلقات کی بیخکنی کرتی ہے۔ حدیث میں ارشاد فرمایا اَکْثِرُوْا ذِکْرَ ہَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ (لذتوں کی توڑ دینے والی موت کو کثرت سے یاد کرو)، مگر کسی مصیبت پر موت کی آرزو نہ کرے کہ اس کی ممانعت آئی ہے اور ناچار کرنی ہی ہے تو یوں کہے الٰہی مجھے زندہ رکھ جب تک زندگی میرے لئے خیر ہو اور موت دے۔ جب موت میرے لئے بہتر ہو (بخاری وغیرہ) اور مسلمان کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ سے نیک گمان رکھے۔ اُس کی رحمت کا امیدوار رہے۔ حدیث میں فرمایا۔ کوئی نہ مرے مگر اس حال میں کہ اللہ تعالیٰ سے نیک گمان رکھتا ہو۔ کہ ارشاد الٰہی ہے۔ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ (میرا بندہ مجھ سے جیسا گمان رکھتا میں اُسی طرح اُس کے ساتھ پیش آتا ہوں)۔

ایک جوان کے پاس تشریف لے گئے اور وہ قریب الموت تھے۔ فرمایا تو اپنے کو کس حال میں پاتا ہے۔ عرض کی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ سے امید ہے اور اپنے گناہوں سے ڈر۔ فرمایا یہ دونوں خوف و رجا اس موقع پر جس بندہ کے دل میں ہونگے۔ اللہ اُسے وہ دے گا۔ جسکی امید رکھتا ہے۔ اور اُس سے امن میں رکھیگا۔ جس سے خوف کرتا ہے۔ روح قبض ہونے کا وقت بہت سخت وقت ہے۔ کہ اس پر سارے عمل کا مدار ہے بلکہ ایمان کے تمام نتائج اخروی اسی پر مرتب کہ اعتبار خاتمہ ہی کا ہے اور شیطان لعین ایمان لینے کی فکر میں ہے۔ جسکو اللہ تعالیٰ اُس کے مکر سے بچائے اور ایمان پر خاتمہ نصیب فرمائے۔ وہ مراد کو پہنچا۔ اِنَّمَا الْعِبْرَۃُ بِالْخَوَاتِیْمِ۔ اعتبار خاتمہ ہی کا ہے۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا حُسْنَ الْخَاتِمَۃِ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ جس کا آخر کلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہوا یعنی کلمہ طیبہ وہ جنت میں داخل ہوا۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اٰخِرَ کَلَامِنَا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلے اللہ علیہ وسلم

مسئلہ۔ جب موت کا وقت قریب آئے۔ اور علامتیں پائی جائیں۔ تو سنت یہ ہے۔ کہ دہنی کروٹ پر لٹا کر قبلہ کی طرف منہ کر دیں۔ اور یہ بھی جائز ہے۔ کہ چت لٹائیں۔ اور قبلہ کو پاؤں کریں کہ یوں بھی قبلہ کو منہ ہو جائیگا۔ مگر اس صورت میں سر کو قدرے اونچا رکھیں۔ اور قبلہ کو منہ کرنا دشوار ہو کہ اُسکو تکلیف ہوتی ہو۔ تو جس حالت میں ہے چھوڑ دیں۔ (درمختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ جانکنی کی حالت میں جب تک روح گلے کو نہ آئے۔ اُسے تلقین کریں یعنی اُس کے پاس بلند آواز سے پڑھیں اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ مگر اُسے اس کے کہنے کا حکم نہ کریں۔ (عامہ کتب) **مسئلہ**۔ جب اُس نے کلمہ پڑھ لیا۔ تو تلقین موقوف کر دیں۔ ہاں اگر کلمہ پڑھنے کے بعد اُس نے

کوئی بات کی تو پھر تلقین کریں کہ اُس کا آخر کلام لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رسول اللّٰہ ہو (عالمگیری) **مسئلہ**۔ تلقین کرنے والا کوئی نیک شخص ہو ایسا نہ ہو جسکو اُس کے مرنے کی خوشی ہو۔ اور اُس کے پاس اُسوقت نیک اور پرہیزگار لوگوں کا ہونا بہت اچھی بات ہے۔ اور اسوقت وہاں سورہ یسین شریف کی تلاوت اور خوشبو ہونا مستحب مثلاً لوبان یا اگر کی بتیاں سلگادیں (عالمگیری) **مسئلہ**۔ موت کے وقت حیض و نفاس والی عورتیں اُس کے پاس حاضر ہو سکتی ہیں مگر جس کا حیض و نفاس منقطع ہو گیا اور ابھی غسل نہیں کیا اُسے اور جنب کو آنا نہ چاہیئے۔ اور کوشش کرے کہ مکان میں کوئی تصویر یا کتا نہ ہو۔ اگر یہ چیزیں ہوں تو فوراً نکال دی جائیں کیونکہ جہاں یہ ہوتی ہیں۔ ملائکہ رحمت نہیں آتے۔ اُس کی نزع کے وقت اپنے اور اُس کے لئے دعا خیر کرتے رہیں۔ کوئی بُرا کلمہ زبان سے نہ نکالیں۔ کہ اُس وقت جو کچھ کہا جاتا ہے۔ ملٰئکہ اُس پر آمین کہتے ہیں۔ نزع میں سختی دیکھیں تو سورہ یسین و سورہ رعد پڑہیں **مسئلہ**۔ جب روح نکل جائے تو ایک چوڑی پٹی جبڑے کے نیچے سے سر پر لیجا کر گرہ دیدیں۔ کہ منہ کھلا نہ رہے اور آنکھیں بند کر دی جائیں اور انگلیاں اور ہاتھ پاؤں سیدھے کر دیئے جائیں۔ یہ کام اُس کے گھر والوں میں جو زیادہ نرمی کے ساتھ کر سکتا ہو۔ باپ یا بیٹا وہ کرے۔ (جوہرہ منیرہ) **مسئلہ**۔ آنکھیں بند کرتے وقت یہ دعا پڑہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ

ترجمہ:۔ اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملت پر اے اللہ

یَسِّرْ عَلَیْہِ اَمْرَہٗ وَ سَھِّلْ عَلَیْہِ مَا بَعْدَہٗ وَاَسْعِدْہُ

تو اس کے کام کو اُس پر آسان کر اور اسکے مابعد کو اُس پر سہل اور اپنی ملاقات سے تو اسے نیک بخت کر

بِلِقَائِکَ وَاجْعَلْ مَا خَرَجَ اِلَیْہِ خَیْرًا مِّمَّا خَرَجَ عَنْہُ (درمختار)

اور جس کی طرف نکلا (آخرت) اُسے اُس سے بہتر کر جس سے نکلا (دنیا) ۱۲۔

مسئلہ۔ اُس کے پیٹ پر لوہا یا گیلی مٹی یا اور کوئی بھاری چیز رکھدیں کہ پیٹ پھول نہ جائے (عالمگیری)، مگر ضرورت سے زیادہ وزنی نہ ہو۔ کہ باعث تکلیف ہے (درمختار) مسئلہ۔ میت کے سارے بدن کو کسی کپڑے سے چھپا دیں۔ اور اس کو چارپائی یا تخت وغیرہ کسی اونچی چیز پر رکھیں کہ زمین کی سیل نہ پہنچے (عالمگیری) مسئلہ۔ مرتے وقت معاذ اللہ اُس کی زبان سے کلمہ کفر نکلا تو کفر کا حکم نہ دینگے۔ کہ ممکن ہے موت کی سختی میں عقل جاتی رہی ہو۔ اور بے ہوشی میں یہ کلمہ نکلگیا (درمختار)۔ مسئلہ۔ اور بہت ممکن ہے کہ اس کی بات پوری سمجھ میں نہ آئی۔ کہ ایسی شدت کی حالت میں آدمی پوری بات صاف طور پر ادا کرلے دشوار ہوتا ہے۔ مسئلہ۔ اُس کے ذمہ قرض یا جس قسم کے دَین ہوں۔ جلد سے جلد ادا کردیں۔ کہ حدیث میں ہے۔ میت اپنے دَین میں مقید ہے ایک روایت میں ہے اُس کی روح معلق رہتی ہے۔ جب تک دَین نہ ادا کیا جائے۔ مسئلہ۔ میت کے پاس تلاوت قرآن مجید جائز ہے۔ جب کہ اُس کا تمام بدن کپڑے سے چھپا ہو۔ اور تسبیح و دیگر اذکار میں مطلقاً حرج نہیں (ردالمختار وغیرہ) مسئلہ۔ غسل و کفن و دفن میں جلدی چاہیئے۔ کہ حدیث میں اس کی بہت تاکید آئی ہے (جوہرہ) فرمایا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اَلْعَجَلَۃُ مِنَ الشَّیْطَانِ اِلَّا فِیْ ثَلَاثٍ یعنی جلدی شیطان سے ہوتی ہے۔ مگر تین جگہ ایک تجہیز و تکفین میت پر۔ دوسرے تزویج بکر بالغہ کی جب کفو ملے۔ تیسرے ادائے دین۔ جب تک کندھوں پر ہوتا ہے۔ نیک ہو تو کہتا ہے۔ قَدِّمُوْنِیْ قَدِّمُوْنِیْ یعنی تم مجھے لے چلو لے چلو اور اگر بد کردار ہے تو کہتا ہے۔ اَیْنَ تَذْھَبُوْنَ بِیْ یعنی تم مجھے کہاں لئے جاتے ہو۔ یہ بات اس کی سوائے جن و انس کے ہر چیز سنتی ہے مسئلہ۔ پڑوسیوں اور اس

کے دوست احباب کو اطلاع کر دیں۔ کہ نمازیوں کی کثرت ہوگی اور اس کے لئے دعا کرینگے۔ کہ اُن پر حق ہے۔ کہ اُس کی نماز پڑھیں اور دعا کریں۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ بازار اور شارع عام پر اُس کی موت کی خبر دینے کے لئے بلند آواز سے پکارنا بعض نے مکروہ بتایا ہے۔ مگر اصح یہ ہے کہ اس میں حرج نہیں۔ مگر حسب عادت جاہلیت بڑے بڑے الفاظ سے نہ ہو (جوہرہ وغیرہ) مسئلہ۔ ناگہانی موت سے مرا تو جب تک موت کا یقین نہ ہو تجہیز و تکفین ملتوی رکھیں (عالمگیری) مسئلہ۔ عورت مر گئی اور اُس کے پیٹ میں بچہ حرکت کر رہا ہے۔ تو بائیں جانب سے پیٹ چاک کر کے بچہ نکالا جائے۔ اور اگر عورت زندہ ہے۔ اور اُس کے پیٹ میں بچہ مر گیا اور عورت کی جان پر بنی ہو تو بچہ کاٹ کر نکالا جائے اور بچہ بھی زندہ ہو تو کیسی ہی تکلیف ہو بچہ کاٹ کر نکالنا جائز نہیں (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ اگر اُس نے قصداً کسی کا مال نگل لیا۔ اور مر گیا۔ تو اگر اتنا مال چھوڑا ہے۔ کہ تاوان دیدیا جائے تو ترکہ سے تاوان ادا کریں ورنہ پیٹ چیر کر مال نکالا جائیگا۔ اور بلا قصد ہے تو چیرا نہ جائے (درمختار وغیرہ) مسئلہ حاملہ عورت مر گئی اور دفن کر دی گئی۔ کسی نے خواب میں دیکھا۔ کہ اُس کے بچہ پیدا ہوا تو محض اس خواب کی بنا پر کھودنی جائز نہیں۔ (عالمگیری)

میّت کے نہلانے کا بیان

مسئلہ۔ میت کو نہلانا فرض کفایہ ہے۔ بعض لوگوں نے غسل دیدیا۔ تو سب سے ساقط ہو گیا۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ نہلانے کا طریقہ یہ ہے کہ جس چارپائی یا تخت یا تختہ پر نہلانے کا ارادہ ہو۔ اُسکو تین ۳ یا پانچ یا سات بار دھونی دیں۔ یعنی جس چیز میں وہ خوشبو سلگتی ہو اُسے اتنی بار

چارپائی وغیرہ کے گرد پھرائیں اور اُس پر میت کو لٹا کر ناف سے گھٹنوں تک کسی کپڑے سے چھپا دیں۔ پھر نہلانے والا اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر استنجا کرائے۔ پھر نماز کا سا وضو یعنی منہ پھر کہنیوں سمیت ہاتھ دھوئیں۔ پھر سر کا مسح کریں۔ پھر پاؤں دھوئیں مگر میت کے وضو میں گٹوں تک پہلے ہاتھ دھونا اور کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا نہیں ہے۔ ہاں کوئی کپڑا یا روئی کی پھریری بھگو کر دانتوں اور مسوڑوں اور ہونٹوں اور نتھنوں پر پھیر دیں سر اور ڈاڑھی کے بال ہوں تو گل خیر و سے دھوئیں۔ یہ نہ ہو تو پاک صابون اسلامی کارخانے کا بنا ہوا یا بیسن یا کسی اور چیز سے ورنہ خالی پانی بھی کافی ہے۔ پھر بائیں کروٹ پر لٹا کر سر سے پاؤں تک بیر کا پانی بہائیں کہ تختہ تک پہنچ جائے۔ پھر داہنی کروٹ پر لٹا کر یوہیں کریں اور بیری کے پتے جوش دیا ہوا پانی نہ ہو تو خالص پانی نیم گرم کافی ہے۔ پھر ٹیک لگا کر بٹھائیں۔ اور نرمی کے ساتھ نیچے کو پیٹ پر ہاتھ پھیریں۔ اگر کچھ نکلے دھو ڈالیں وضو و غسل کا اعادہ نہ کریں۔ پھر آخر میں سر سے پاؤں تک کافور کا پانی بہائیں۔ پھر اُس کے بدن کو کسی پاک کپڑے سے آہستہ پونچھ دیں۔ (عالمگیری) **مسئلہ**۔ نہلانے والا باطہارت (با وضو) ہو جنب یا حیض والی عورت نے غسل دیا۔ تو کراہت ہے۔ مگر غسل ہو جائے گا۔ اور بے وضو نے نہلایا تو کراہت بھی نہیں۔ بہتر یہ ہے۔ کہ نہلانے والا میت کا سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار ہو۔ وہ نہ ہو یا نہلانا نہ جانتا ہو تو کوئی اور شخص جو امانت دار و پرہیز گار ہو (عالمگیری) **مسئلہ**۔ نہلانے والا معتمد شخص ہو کہ پوری طرح غسل دے۔ اور جو اچھی بات دیکھے مثلاً چہرہ چمک اُٹھا یا میت کے بدن سے خوشبو آئی۔ تو اُسے لوگوں کے سامنے بیان کرے۔ اور کوئی بُری بات دیکھی۔ مثلاً چہرہ کا رنگ سیاہ ہو گیا۔ یا بدبو آئی یا صورت یا اعضا میں تغیر آیا تو اسے کسی سے نہ کہے۔ اور ایسی بات کہنا جائز بھی

نہیں کہ حدیث شریف میں ارشاد ہوا۔ اپنے مُردوں کی خوبیاں ذکر کرو اور اُنکی برائیوں سے باز رہو (جوہرہ منیرہ) مسئلہ۔ اگر کوئی بدمذہب مرا اور اُسکا رنگ سیاہ ہوگیا یا صورت بدل گئی یا کوئی اور بُری بات ظاہر ہوئی۔ تو اُس کا بیان کرنا چاہیئے کہ اس سے لوگوں کو عبرت و نصیحت ہوگی (عالمگیری) غاسل کے پاس خوشبو سلگانا مستحب ہے کہ اگر میت کے بدن سے بو آئے تو اُسے پتہ نہ چلے۔ ورنہ گھبرائیگا۔ نیز اُسے چاہیئے کہ بقدر ضرورت اعضائے میت کی طرف نظر کرے۔ بلا ضرورت کسی عضو کی طرف نہ دیکھے کہ ممکن ہے۔ اُس کے بدن میں کوئی عیب ہو۔ جسے وہ چھپاتا تھا (جوہرہ) مسئلہ اگر وہاں اس کے سوا اور بھی نہلانے والے ہوں۔ تو نہلانے پر اُجرت لے سکتا ہے۔ مگر افضل یہ ہے کہ نہ لے۔ اور اگر کوئی دوسرا نہلانیوالا نہ ہو تو اجرت لینا جائز نہیں (درمختار) جنب یا حیض و نفاس والی عورت کا انتقال ہوا۔ تو ایک ہی غسل کافی ہے۔ کہ غسل واجب ہونے کے کتنے اسباب ہوں سب ایک غسل سے ادا ہو جاتے ہیں۔ (درمختار) مسئلہ مرد کو مرد اور عورت کو عورت نہلائے میت چھوٹا لڑکا ہے تو اُسے عورت بھی نہلا سکتی ہے۔ اور چھوٹی لڑکی کو مرد بھی۔ چھوٹے سے یہ مراد کہ حد شہوت کو نہ پہنچے ہوں (عالمگیری) مسئلہ۔ جس مرد کا عضو تناسل (ذکر) یا انثیین کاٹ لئے گئے ہوں وہ مرد ہی ہے۔ یعنی مرد ہی اُسے غسل دے سکتا ہے۔ یا اُسکی عورت (عالمگیری) مسئلہ۔ عورت اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے جب کہ موت سے پہلے یا بعد کوئی ایسا امر واقع نہ ہوا ہو۔ جس سے اُس کے نکاح سے نکل جائے۔ مثلاً شوہر کے لڑکے یا باپ کو شہوت سے چھوا یا بوسہ لیا۔ یا معاذ اللہ مرتد ہوگئی۔ اگرچہ غسل سے پہلے ہی پھر مسلمان ہوگئی کہ ان وجوہ سے نکاح جاتا رہا۔ اور اجنبیہ ہوگئی۔ لہٰذا غسل نہیں دے سکتی (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ عورت کو

طلاق رجعی دی۔ ہنوز عدت میں تھی کہ شوہر کا انتقال ہوگیا تو غسل دیسکتی ہے اور بائن طلاق دی ہے۔ تو اگرچہ عدت میں ہے غسل نہیں دیسکتی (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ اُمِ ولد یا مدبرہ یا مکاتبہ یا ویسی باندی اپنے مولا مردہ کو غسل نہیں دے سکتی۔ کہ یہ سب اب اُسکی ملک سے خارج ہوگئیں۔ یونہیں اگر یہ مرجائیں تو آقا نہیں نہلا سکتا۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ عورت مرجائے تو شوہر نہ اُسے نہلا سکتا ہے نہ چھو سکتا ہے اور دیکھنے کی ممانعت نہیں (درمختار) عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ شوہر عورت کے جنازہ کو نہ کندھا دے سکتا ہے۔ نہ قبر میں اُتار سکتا ہے۔ نہ منہ دیکھ سکتا ہے۔ یہ محض غلط ہے۔ صرف نہلانے اور اُس کے بدن کو بلا حائل ہاتھ لگانے کی ممانعت ہے مسئلہ عورت کا انتقال ہوا اور وہاں کوئی عورت نہیں کہ نہلا دے تو تیمم کرایا جائے۔ پھر تیمم کرانے والا محرم ہو تو ہاتھ سے تیمم کرائے اور اجنبی ہو۔ اگرچہ شوہر تو ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر جنس زمین پہ ہاتھ مارے اور تیمم کرائے اور شوہر کے سوا کوئی اور اجنبی ہو تو کلائیوں کی طرف نظر نہ کرے۔ اور شوہر کو اس کی حاجت نہیں اور اس مسئلہ میں جوان اور بڑھیا دونوں کا ایک حکم ہے۔ (درمختار و عالمگیری وغیرہما) مسئلہ۔ مرد کا انتقال ہوا۔ اور وہاں نہ کوئی مرد ہے نہ اُس کی بی بی تو جو عورت وہاں ہے اُسے تیمم کرلئے۔ پھر اگر عورت محرم ہے۔ یا اُس کی باندی تو تیمم میں ہاتھ پر کپڑا لپیٹنے کی حاجت نہیں اور اجنبی ہو تو کپڑا لپیٹ کر تیمم کرائے (عالمگیری) مسئلہ۔ مرد کا سفر میں انتقال ہوا۔ اور اُس کے ساتھ عورتیں ہیں اور کافر مرد مگر مسلمان مرد کوئی نہیں تو عورتیں اُس کافر کو نہلانے کا طریقہ بتادیں کہ وہ نہلا دے اور اگر مرد کوئی نہیں اور چھوٹی لڑکی ہمراہ ہے۔ کہ نہلانے کی طاقت رکھتی ہے۔ تو یہ عورتیں اسے سکھا دیں کہ وہ نہلائے یونہیں اگر عورت کا انتقال ہوا اور کوئی مسلمان عورت نہیں اور کافرہ عورت موجود ہے تو مرد اس کافرہ کو غسل کی تعلیم کرے

اور اُس سے نہلوائے یا چھوٹا لڑکا اس قابل ہو کہ نہلا سکے تو اُسے بتائے
اور وہ نہلائے (عالمگیری) مسئلہ۔ ایسی جگہ انتقال ہوا کہ پانی وہاں نہیں ملتا
تو تیمم کرائیں اور نماز پڑہیں اور نماز کے بعد اگر قبل دفن پانی ملجائے تو نہلا کر
نماز کا اعادہ کریں (در مختار وغیرہ) مسئلہ خنثٰی مشکل کا انتقال ہوا تو اُسے
نہ مرد نہلا سکتا ہے۔ نہ عورت بلکہ تیمم کرایا جائے۔ اور تیمم کرانے والا اجنبی
ہو تو ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر تیمم کرائے اور کلائیوں پر نظر نہ کرے۔ یونہیں خنثٰی
مشکل کسی مرد یا عورت کو غسل نہیں دے سکتا (عالمگیری) خنثٰی مشکل اگر
چھوٹا بچہ ہو تو اُسے مرد بھی نہلا سکتے ہیں اور عورتیں بھی یونہیں عکس۔
مسئلہ۔ مسلمان کا انتقال ہوا اور اُس کا باپ کافر ہے۔ تو اُسے
مسلمان نہلائیں اُس کے باپ کے قابو میں نہ دیں۔ کافر مسلمان ہوا۔
اور اُس کی عورت کافرہ ہے تو اگر کتابیہ ہے۔ نہلا سکتی ہے۔ مگر بلا ضرورت
اُس سے نہلوانا بہت بُرا ہے۔ اور اگر مجوسیہ یا بت پرست ہے اور اُس
کے مرنے کے بعد مسلمان ہو گئی تو نہلا سکتی ہے۔ بشرطیکہ نکاح میں باقی
ہو ورنہ نہیں۔ اور نکاح میں باقی رہنے کی صورت یہ ہے۔ کہ اگر سلطنت
اسلامی میں ہے۔ تو حاکم اسلام شوہر کے مسلمان ہونے کے بعد عورت
پر اسلام پیش کرے۔ اگر مان لیا۔ فبہا ورنہ نکاح سے نکلجائے گی۔ اور
دونوں صورتوں میں پھر اگرچہ مسلمان ہو جائے۔ غسل نہیں دے سکتی
(در مختار وغیرہ) مسئلہ۔ میت سے غسل اُتر جانے اور اُس پر نماز
درست ہونے میں نیت اور فعل شرط نہیں۔ یہاں تک کہ اگر مردہ
پانی میں گر گیا یا اُس پر مینہ برسا۔ کہ سارے بدن پر پانی بہ گیا۔ غسل ہو گیا
مگر زندوں پر جو غسل میت واجب ہے۔ یہ اُس وقت بری الذمہ ہونگے
کہ نہلائیں لہذا اگر مردہ پانی میں ملا۔ تو بہ نیت غسل اُسے تین بار پانی
میں حرکت دیدیں۔ کہ غسل مسنون ادا ہو جائے۔ اور ایک بار حرکت دی

تو واجب ادا ہو گیا۔ مگر سنت کا مطالبہ رہا اور بلا نیت نہلانے سے بری الذمہ ہو جائینگے۔ مگر ثواب نہ ملے گا۔ مثلاً کسی کو سکھانے کی نیت سے میت کو غسل دیا۔ واجب ساقط ہو گیا۔ مگر غسل میت کا ثواب نہ ملے گا۔ نیز غسل ہو جانے کے لئے یہ بھی ضرور نہیں کہ نہلانے والا مکلف (عاقل بالغ) یا اہل نیت ہو۔ لہٰذا نابالغ یا کافر نے نہلا دیا۔ غسل ادا ہو گیا یونہی اگر عورت اجنبیہ نے مرد کو یا مرد نے عورت کو غسل دیا۔ غسل ادا ہو گیا۔ اگرچہ ان کو نہلانا جائز نہ تھا (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** کسی مسلمان کا آدھے سے زیادہ دھڑ ملا۔ تو غسل و کفن دینگے۔ اور جنازہ کی نماز پڑھینگے اور نماز کے بعد وہ باقی ٹکڑا بھی ملا۔ تو اُس پر دوبارہ نماز نہ پڑھیں گے اور آدھا دھڑ ملا۔ تو اگر اُس میں سر بھی ہے۔ جب بھی یہی حکم ہے۔ اور اگر سر نہ ہو۔ یا طول میں سر سے پاؤں تک دہنا یا بایاں ایک جانب کا حصہ ملا۔ تو ان دونوں صورتوں میں نہ غسل ہے نہ کفن نہ جنازہ بلکہ ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ** مردہ ملا اور یہ نہیں معلوم کہ مسلمان ہے یا کافر تو اُس کی وضع قطع مسلمانوں کی ہو یا کوئی علامت ایسی ہو جس سے مسلمان ہونا ثابت ہوتا ہے۔ یا مسلمانوں کے محلے میں ملا۔ تو غسل دیں اور نماز پڑھیں ورنہ نہیں (عالمگیری) **مسئلہ**۔ مسلمان مردے کافر مُردوں میں مل گئے تو اگر ختنہ وغیرہ کسی علامت سے شناخت کر سکیں۔ تو مسلمانوں کو جُدا کر کے غسل و کفن دیں۔ اور نماز پڑھیں اور امتیاز نہ ہوتا ہو۔ تو غسل دیں اور نماز میں خاص مسلمانوں کے لئے دعا کی نیت کریں۔ اور اُن میں اگر مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہو۔ تو مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن کریں ورنہ علیحدہ۔ (ردالمختار) **مسئلہ**۔ کافر مردے کے لئے غسل و کفن و دفن نہیں بلکہ ایک چیتھڑے میں لپیٹ کر تنگ گڑھے میں داب دیں۔ یہ بھی جب کریں۔ کہ اُس کا کوئی ہم مذہب نہ ہو یا اُسے لے نہ جائے۔ ورنہ مسلمان ہاتھ نہ

لگائے نہ اُس کے جنازے میں شرکت کرے۔ اور اگر بوجہ قرابت قریبہ شریک ہو تو دور دور رہے اور اگر مسلمان ہی اُس کا رشتہ دار ہے اور اُسکا ہم مذہب کوئی نہ ہو یا لے نہیں۔ اور بلحاظ قرابت غسل و کفن دفن کرے تو جائز ہے۔ مگر کسی امر میں سنت کا طریقہ نہ برتے بلکہ نجاست دہونے کی طرح اُس پر پانی بہائے۔ اور چیتھڑے میں لپیٹ کر تنگ گڑھے میں دبادے یہ حکم اصل کافر کا ہے۔ اور مرتد کا حکم یہ ہے۔ کہ مطلقاً نہ اُسے غسل دیں۔ نہ کفن بلکہ کتے کی طرح کسی تنگ گڑھے میں دھکیل کر مٹی بغیر حائل کے پاٹ دیں (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ ذمیہ کو مسلمان کا حمل تھا۔ وہ مر گئی۔ اگر بچہ میں جان پڑ گئی تھی۔ تو اُسے مسلمانوں کے قبرستان سے علیحدہ دفن کریں۔ اور اُس کی پیٹھ قبلہ کو کر دیں۔ کہ بچہ کا منہ قبلہ کو ہو۔ اس لئے کہ بچہ جب پیٹ میں ہوتا ہے۔ تو اُس کا منہ ماں کی پیٹھ کی طرف ہوتا ہے (در مختار) **مسئلہ**۔ میت کا بدن اگر ایسا ہو گیا کہ ہاتھ لگانے سے کھال اُدھڑیگی۔ تو ہاتھ نہ لگائیں صرف پانی بہا دیں (عالمگیری) **مسئلہ**۔ نہلانے کے بعد اگر ناک کان منہ اور دیگر سوراخوں میں روئی رکھدیں تو کوئی حرج نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ نہ رکھیں۔ (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ میت کی داڑھی یا سر کے بال میں کنگھا کرنا یا ناخن تراشنا یا کسی جگہ کے بال مونڈنا یا کترنا یا اُکھاڑنا ناجائز و مکروہ تحریمی ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ جس حالت پر ہے اُسی حالت پر دفن کر دیں۔ ہاں اگر ناخن ٹوٹا ہو تو لے سکتے ہیں اور اگر ناخن یا بال تراش لئے۔ تو کفن میں رکھدیں (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ میت کے دونوں ہاتھ کروٹوں میں رکھدیں سینہ پر نہ رکھیں کہ یہ کفار کا طریقہ ہے۔ (در مختار) بعض جگہ ناف کے نیچے اُس طرح رکھتے ہیں۔ جیسے نماز کے قیام میں یہ بھی نہ کریں **مسئلہ**۔ بعض جگہ دستور ہے کہ عموماً میت کے غسل کے لئے کورے گھڑے بدھنے لاتے ہیں۔ اس کی کچھ ضرورت نہیں گھر کے

استعمالی گھڑے لوٹے سے بھی غسل دیسکتے ہیں۔ اور بعض یہ جہالت کرتے ہیں کہ غسل کے بعد توڑ ڈالتے ہیں۔ یہ ناجائز و حرام ہے۔ کہ مال ضایع کرنا ہے۔ اور اگر یہ خیال ہو کہ نجس ہو گئے۔ یہ بھی فضول بات ہے کہ اوّلاً اُس پر چھینٹیں نہیں پڑتیں اور پڑیں بھی تو راجح یہ ہے کہ میت کا غسل نجاست حکمیہ دور کرنے کے لئے ہے تو مستعمل پانی کی چھینٹیں پڑیں اور مستعمل پانی نجس نہیں جسطرح زندوں کے وضو و غسل کا پانی اور اگر فرض کیا جائے کہ نجس پانی کی چھینٹیں پڑیں تو دہو ڈالیں۔ دہونے سے پاک ہو جائینگے اور اکثر جگہ وہ گھڑے بدھنے مسجدوں میں رکھدیتے ہیں۔ اگر نیت یہ ہو۔ کہ نمازیوں کو آرام پہنچے گا۔ اور اُس کا مُردے کو ثواب تو یہ اچھی نیت ہی اور رکھنا بہتر اور اگر یہ خیال ہو کہ گھر میں رکھنا نحوست ہے۔ تو یہ نری حماقت و بے وقوفی ہے۔ اور بعض لوگ گھڑے کا پانی پھینک دیتے ہیں۔ یہ بھی حرام ہے۔

کفن کا بیان

مسئلہ۔ میت کو کفن دینا فرض کفایہ ہے۔ کفن کے تین درجے ہیں۔ (۱) ضرورت۔ (۲) کفایہ۔ (۳) سنت۔ مرد کے لئے سنت تین کپڑے ہیں۔ (۱) لفافہ (۲) آزار۔ (۳) قمیص اور عورت کے لئے پانچ۔ تین یہ اور اوڑھنی چار۔ سینہ بند ۵۔ کفن کفایت مرد کے لئے دو کپڑے (۱) لفافہ (۲) ازار اور عورت کے لئے تین (۱) لفافہ (۲) ازار (۳) اوڑھنی یا لفافہ قمیص۔ اوڑھنی۔ کفن ضرورت دونوں کے لئے یہ کہ جو میسر آئے اور کم از کم اتنا تو ہو۔ کہ سارا بدن ڈھک جائے (در مختار وغیرہ) مسئلہ۔ لفافہ یعنی چادر کی مقدار یہ ہے۔ کہ میت کے قد سے اس قدر زیادہ ہو کہ دونوں طرف

باندھ سکیں اور ازار یعنی تہبند چوٹی سے قدم تک یعنی لفافہ سے اتنی چھوٹی ہو جو بندش کے لئے زیادہ تھا۔ اور قمیص جسکو کفنی کہتے ہیں۔ گردن سے گھٹنوں کے نیچے تک اور یہ آگے اور پیچھے دونوں طرف برابر ہوں اور جاہلوں میں جو رواج ہے کہ پیچھے کم رکھتے ہیں۔ یہ غلطی ہے چاک اور آستینیں اس میں نہ ہوں مرد اور عورت کے کفن میں فرق ہے۔ مرد کا کفن مونڈھے پر چیریں اور عورت کے لئے سینہ کی طرف اوڑھنی تین ہاتھ کی ہونی چاہیئے یعنی ڈیڑھ گز سینہ بند پستان سے ناف تک اور بہتر یہ ہے کہ ران تک ہو۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ بلا ضرورت کفن کفایت سے کم کرنا ناجائز و مکروہ ہے۔ (درمختار وغیرہ) بعض محتاج کفن ضرورت پر قادر ہوتے ہیں۔ مگر کفن مسنون کے لئے لوگوں سے سوال کرتے ہیں یہ ناجائز ہے۔ کہ سوال بلا ضرورت جائز نہیں۔ اور یہاں ضرورت نہیں البتہ اگر کفن ضرورت پر بھی قادر نہ ہو تو بقدر ضرورت سوال کرے۔ زیادہ نہیں۔ ہاں اگر بغیر مانگے مسلمان خود کفن مسنون پورا کردیں۔ تو انشاءاللہ تعالیٰ پورا ثواب پائینگے (فتاوی رضویہ) مسئلہ۔ ورثہ میں اختلاف ہوا کوئی دو کپڑوں کے لئے کہتا ہے کوئی تین کیلئے تین دیئے جائیں کہ یہ سنت ہے یا یوں کیا جائے کہ اگر مال زیادہ ہے۔ اور وارث کم۔ تو کفن سنت دیں اور مال کم ہے۔ وارث زیادہ تو کفن کفایت (جوہرہ وغیرہ) مسئلہ۔ کفن اچھا ہونا چاہیئے یعنی مرد عیدین و جمعہ کے لئے جیسے کپڑے پہنتا تھا۔ اور عورت جیسے کپڑے پہن کر میکے جاتی تھی اُس قیمت کا ہونا چاہیئے۔ حدیث شریف میں ہے مردوں کو اچھا کفن دو کہ وہ باہم ملاقات کرتے اور اچھے کفن سے تفاخر کرتے یعنی خوش ہوتے ہیں۔ سفید کفن بہتر ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آپ نے مُردے سفید کپڑوں میں کفناؤ (غنیہ وغیرہ) مسئلہ کسم یا زعفران کا رنگا ہوا یا ریشم کا کفن مرد کو ممنوع ہے۔ اور عورت کے

لئے جائز یعنی جو کپڑا زندگی میں پہن سکتا ہے۔ اُس کا کفن دیا جا سکتا ہے۔ اور جو زندگی میں پہننا ناجائز اُسکا کفن بھی ناجائز (عالمگیری) مسئلہ۔ خنثیٰ مشکل کو عورت کی طرح پانچ کپڑے دیئے جائیں مگر کسم یا زعفران کا رنگا ہوا اور ریشمی کفن اسے ناجائز ہے (عالمگیری)۔ مسئلہ۔ کسی نے وصیت کی کہ کفن میں اُسے دو کپڑے دیئے جائیں تو یہ وصیت جاری نہ کی جائے۔ تین کپڑے دیئے جائیں اور اگر یہ وصیت کی کہ ہزار روپے کا کفن دیا جائے تو یہ بھی نافذ نہ ہوگی۔ متوسط درجہ کا دیا جائے (ردالمختار) جو نابالغ حد شہوت کو پہنچ گیا۔ وہ بالغ کے حکم میں ہے۔ یعنی بالغ کو کفن میں جتنے کپڑے دیئے جاتے ہیں۔ اسے بھی دیئے جائیں۔ اور اس سے چھوٹے لڑکے کو ایک کپڑا اور چھوٹی لڑکی کو دو کپڑے دے سکتے ہیں۔ اور لڑکے کو بھی دو کپڑے دیئے جائیں تو اچھا ہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کو پورا کفن دیا جائے اگرچہ ایک دن کا بچہ ہو (ردالمختار وغیرہ) مسئلہ پرانے کپڑے کا بھی کفن ہو سکتا ہے۔ مگر پرانا ہو تو دھلا ہوا ہو۔ کہ کفن ستھرا ہونا مرغوب ہے (جوہرہ) میت نے اگر کچھ مال چھوڑا تو کفن اسی کے مال سے ہونا چاہیئے اور مدیون ہے تو قرضخواہ کفن کفایت سے زیادہ کو منع کر سکتا ہے۔ اور منع نہ کیا تو اجازت سمجھی جائے گی (ردالمختار) مگر قرضخواہ کو ممانعت کا اسوقت حق ہے جب وہ تمام مال دین میں مستغرق (ڈوبا ہوا) ہو مسئلہ۔ دین و وصیت و میراث ان سب پر کفن مقدم ہے۔ اور دین وصیت پر اور وصیت میراث پر (جوہرہ) مسئلہ۔ میت نے مال نہ چھوڑا تو کفن اُس کے ذمہ ہے۔ جس کے ذمہ زندگی میں نفقہ تھا۔ اور اگر کوئی ایسا نہیں جس پر نفقہ واجب ہوتا ہے۔ یا ہے مگر نادار ہے۔ تو بیت المال سے دیا جائے۔ اور بیت المال بھی وہاں نہ ہو جیسے یہاں ہندوستان میں تو وہاں کے مسلمانوں پر کفن دینا فرض ہے۔ اگر معلوم تھا اور نہ دیا تو سب

گناہ گار ہونگے۔ اگر ان لوگوں کے پاس بھی نہیں تو ایک کپڑے کی قدر اور لوگوں سے سوال کرلیں (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ عورت نے اگرچہ مال چھوڑا اُس کا کفن شوہر کے ذمہ ہے بشرطیکہ موت کے وقت کوئی ایسی بات نہ پائی گئی جس سے عورت کا نفقہ شوہر پر سے ساقط ہو جاتا ہے۔ اگر شوہر مرا اور اُس کی عورت مالدار ہے جب بھی عورت پر کفن واجب نہیں (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ یہ جو کہا گیا کہ فلاں پر کفن واجب ہے۔ اس سے مراد کفن شرعی ہے یوں ہیں باقی سامان تجہیز مثلاً خوشبو اور غسال اور لے جانے والوں کی اجرت اور دفن کے مصارف سب میں شرعی مقدار مراد ہے۔ باقی اور باتیں اگر میت کے مال سے کی گئیں اور ورثہ بالغ ہوں۔ اور سب وارثوں نے اجازت بھی دیدی ہو تو جائز ہے ورنہ خرچ کرنے والے کے ذمہ ہے (ردالمختار) مسئلہ۔ کفن کے لئے سوال کرلائے۔ اُس میں سے کچھ بچ رہا۔ تو اگر معلوم ہے کہ فلاں نے دیا ہے۔ تو اُسے واپس کردیں۔ ورنہ دوسرے محتاج کے کفن میں صرف کردیں یہ بھی نہ ہو تو تصدق کردیں (درمختار) مسئلہ۔ میت ایسی جگہ ہے۔ کہ وہاں صرف ایک شخص ہے۔ اور اُس کے پاس صرف ایک کپڑا ہے تو اُس پر یہ ضرور نہیں کہ اپنے کپڑے کا کفن کردے۔ (درمختار)

کفن پہنانے کا طریقہ

کفن پہنانے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ میت کو غسل دینے کے بعد کسی پاک کپڑے سے آہستہ پونچھ لیں کہ کفن تر نہ ہو۔ اور کفن کو ایک یا تین یا پانچ یا سات بار دھونی دے لیں۔ اس سے زیادہ نہیں۔ پھر کفن یوں بچھائیں کہ پہلے بڑی چادر پھر تہبند پھر کفنی پھر میت کو اُس پر لٹائیں اور کفنی پہنائیں۔ اور ڈاڑھی اور تمام بدن پر خوشبو ملیں۔ اور مواضع سجود

یعنی ماتھے ناک ہاتھ گھٹنے قدم پر کافور لگائیں پھر ازار یعنی تہبند لپیٹیں پہلے بائیں جانب سے پھر دہنی طرف سے پھر لفافہ لپیٹیں پہلے بائیں طرف سے پھر دہنی طرف سے تاکہ دہنا اوپر رہے۔ اور سر اور پاؤں کی طرف باندھ دیں کہ اُڑنے کا اندیشہ نہ رہے عورت کو کفن پہنا کر اُس کے بال کے دو حصے کر کے کفن کے اوپر سینہ پر ڈالدیں اور اوڑھنی نصف پشت کے نیچے سے بچھا کر سر پر لا کر منہ پر مثل نقاب ڈالدیں کہ سینہ پر رہے کہ اُس کا طول نصف پشت سے سینہ تک ہے۔ اور عرض ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک ہے اور یہ جو لوگ کیا کرتے ہیں کہ زندگی کی طرح اُڑہاتے ہیں یہ محض بے جا و خلاف سنت ہے۔ پھر بدستور ازار و لفافہ لپیٹیں پھر سب کے اوپر سینہ بند بالائے پستان سے ران تک لا کر باندھیں (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ مرد کے بدن پر ایسی خوشبو لگانا جائز نہیں۔ جسمیں زعفران کی آمیزش ہو۔ عورت کے لئے جایز ہے۔ جس نے احرام باندھا ہے۔ اُس کے بدن پر بھی خوشبو لگائیں۔ اور اُس کا منہ اور سر کفن سے چھپایا جائے (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ**۔ اگر مردہ کا کفن چوری گیا۔ اور لاش ابھی تازہ ہے۔ تو پھر کفن دیا جائے۔ اگر میت کا مال بدستور ہے تو اُس سے اور تقسیم ہوگیا تو ورثہ کے ذمہ کفن دینا ہے وصیت یا قرض میں دیا گیا۔ تو ان لوگوں پر نہیں اور اگر کل ترکہ دین میں مستغرق ہے اور قرضخواہوں نے اب تک قبضہ نہ کیا ہو۔ تو اُسی مال سے دیں۔ اور قبضہ کر لیا تو اُن سے واپس نہ لینگے۔ بلکہ کفن اس کے ذمہ ہے۔ کہ مال نہ ہونے کی صورت میں جس کے ذمہ ہوتا ہے اور اگر صورت مذکورہ میں لاش پھٹ گئی تو کفن مسنون کی حاجت نہیں ایک کپڑا کافی ہے (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ اگر مردہ کو جانور کھا گیا۔ اور کفن پڑا ملا۔ تو اگر میت کے مال سے دیا گیا ہے۔ ترکہ میں شمار ہوگا اور اگر

کسی اور نے دیا ہے۔ اجنبی یا رشتہ دار نے تو دینے والا مالک ہے جو
چاہے کرے (عالمگیری) مسئلہ ضرور یہ ہندوستان اور اکثر جگہ پنجاب میں عام رواج
ہے۔ کہ کفن مسنون کے علاوہ اوپر سے ایک چادر اُڑھاتے ہیں۔ وہ تکیہ دار
یا کسی مسکین پر تصدق کرتے ہیں اور ایک جانماز ہوتی ہے جس پر امام
جنازہ کی نماز پڑھاتا ہے۔ وہ بھی تصدق کر دیتے ہیں۔ اگر یہ چادر و جانماز میت
کے مال سے نہ ہوں بلکہ کسی نے اپنی طرف سے دیا ہے۔ (اور عادۃً وہی
دیتا ہے جس نے کفن دیا۔ بلکہ کفن کے لئے جو کپڑا لایا جاتا ہے وہ اسی
اندازہ سے لایا جاتا ہے جس میں یہ دونوں بھی ہو جائیں) جب تو ظاہر ہے
کہ اُس کی اجازت ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں اور اگر میت کے مال
سے ہے۔ تو دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ ورثہ سب بالغ ہوں اور سب کی
اجازت سے ہو جب بھی جائز ہے۔ اور اگر اجازت نہ دی تو جس نے
میت کے مال سے منگایا۔ اور تصدق کیا اس کے ذمہ یہ دونوں چیزیں
ہیں یعنی ان میں جو قیمت صرف ہوئی ترکہ میں شمار کی جائے گی۔ اور
وہ قیمت خرچ کرنے والا اپنے پاس سے دیگا۔ دوسری صورت یہ کہ
ورثہ میں کل یا بعض نابالغ ہیں۔ تو اب وہ دونوں چیزیں ترکہ سے ہرگز
نہیں دی جا سکتیں۔ اگرچہ اُس نابالغ نے اجازت بھی دیدی ہو کہ
نابالغ کے مال کو صرف کر لینا حرام ہے۔ لوٹے گھڑے ہوتے ہوئے
خاص میت کے نہلانے کے لئے خریدے تو اسمیں یہی تفصیل ہے۔
تیجہ۔ دسواں۔ چالیسواں۔ ششماہی برسی کے مصارف میں بھی یہی
تفصیل ہے کہ جو چاہے خرچ کرے اور میت کو ثواب پہنچائے اور
میت کے مال سے یہ مصارف اُسی وقت کیئے جائیں کہ سب وارث
بالغ ہوں۔ اور سب کی اجازت ہو۔ ورنہ نہیں۔ مگر جو بالغ ہو اپنے حصے
سے کر سکتا ہے۔ ایک صورت اور بھی ہے۔ کہ میت نے وصیت کی ہو

تو دین ادا کرنے کے بعد جو بچے اُس کی تہائی میں وصیت جاری ہو گی اکثر لوگ اس سے غافل ہیں یا ناواقف کہ اس قسم کے تمام مصارف کر لینے کے بعد اب جو باقی رہتا ہے۔ اُسے ترکہ سمجھتے ہیں۔ ان مصارف میں نہ وارث سے اجازت لیتے ہیں نہ نابالغ وارث ہونا مضر جانتے ہیں۔ اور یہ سخت غلطی ہے۔ توجہ کرنی چاہیئے۔ فقط۔ تیجہ وغیرہ منع نہیں لیکن حلال مال سے ہونا چاہیئے۔

جنازہ لے چلنے کا بیان

مسئلہ۔ جنازہ کو کندھا دینا عبادت ہے۔ ہر شخص کو چاہیئے کہ عبادت میں کوتاہی نہ کرے۔ اور حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ اُٹھایا (جوہرہ) مسئلہ۔ سنت یہ ہے کہ چار شخص جنازہ اُٹھائیں ایک ایک پایہ ایک شخص لے اور اگر صرف دو شخصوں نے جنازہ اُٹھایا۔ ایک سرہانے اور ایک پائینتی تو بلا ضرورت مکروہ ہے۔ اور ضرورت سے ہو۔ مثلاً جگہ تنگ ہے تو حرج نہیں (عالمگیری) مسئلہ سنت یہ ہے کہ یکے بعد دیگرے چاروں پایوں کو کندھا دے۔ اور ہر بار دس دس قدم چلے اور پوری سنت یہ کہ پہلے دہنے سرہانے کندھا دے۔ پھر دہنی پائینتی پھر بائیں سرہانے پھر بائیں پائینتی اور دس دس قدم چلے۔ تو کل چالیس قدم ہوئے۔ کہ حدیث میں ہے جو چالیس قدم جنازہ لے چلے اُس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیئے جائینگے۔ نیز حدیث میں ہے۔ جو جنازہ کے چاروں پایوں کو کندھا دے۔ اللہ تعالیٰ اُس کی حتمی مغفرت فرما دے گا (جوہرہ وغیرہ) مسئلہ۔ جنازہ لے چلنے میں چارپائی کو ہاتھ سے پکڑ کر مونڈھے پر رکھے۔ اسباب کی طرح گردن یا پیٹھ پر لادنا مکروہ ہے۔ چوپایہ پر جنازہ لادنا بھی مکروہ ہے۔ (در مختار وغیرہ) مسئلہ۔ ٹھیلے پر لادنے کا بھی یہی حکم ہے

مسئلہ۔ چھوٹا بچہ شیر خوار یا ابھی دودھ چھوڑا یا اس سے کچھ بڑا اسکو اگر ایک
شخص ہاتھ پر اُٹھا کرلے چلے تو حرج نہیں۔ اور یکے بعد دیگرے لوگ ہاتھوں
ہاتھ لیتے رہیں اور اگر کوئی شخص سواری پر ہو اور اتنے چھوٹے جنازہ کو ہاتھ
پر لئے ہو جب بھی حرج نہیں۔ اور اس سے بڑا مردہ ہو تو چارپائی پر
لے جائیں (عالمگیری) **مسئلہ**۔ جنازہ معتدل تیزی سے لے جائیں۔ مگر
اس طرح کہ میت کو جھٹکا نہ لگے۔ اور ساتھ جانے والوں کے لئے افضل
یہ ہے۔ کہ جنازہ سے پیچھے چلیں۔ دہنے بائیں نہ چلیں اور اگر آگے
چلے تو اُسے چاہیئے کہ اتنی دور رہے کہ ساتھیوں میں شمار نہ کیا جائے اور
سب کے سب آگے ہوں تو مکروہ ہے۔ (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ** جنازہ
کے ساتھ پیدل چلنا افضل ہے۔ اور سواری پر ہو تو آگے چلنا مکروہ اور آگے
ہو تو جنازہ سے دور ہو (عالمگیری وغیرہ) عورتوں کو جنازہ کے ساتھ جانا ناجائز
وممنوع ہے اور نوحہ کرنے والی ساتھ ہو تو اُسے سختی سے منع کیا جائے
اگر نہ مانے تو اس کی وجہ سے جنازہ کے ساتھ جانا نہ چھوڑا جائے کہ اسکے
ناجائز فعل سے یہ کیوں سنت ترک کرے بلکہ دل سے اُسے بُرا جانے اور
جنازہ کے ساتھ جائے (درمختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ اگر عورتیں جنازے
کے پیچھے ہوں اور مرد کو یہ اندیشہ ہو کہ پیچھے چلنے میں عورتوں سے
اختلاط ہوگا یا ان میں کوئی نوحہ کرنے والی ہو۔ تو ان صورتوں میں مرد کو آگے
چلنا بہتر ہے۔ (درمختار وغیرہ) **مسئلہ** جنازہ لے چلنے میں سرہانا آگے
ہونا چاہیئے۔ اور جنازہ کے ساتھ آگ لے جانے کی ممانعت ہے (عالمگیری)
مسئلہ۔ جنازہ کے ساتھ چلنے والوں کو سکوت کی حالت میں ہونا چاہیئے
موت اور احوال واہوال قبر کو پیش نظر رکھیں۔ دنیا کی باتیں نہ کریں نہ ہنسیں
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو جنازہ کے
ساتھ ہنستا دیکھا۔ فرمایا تو جنازہ میں ہنستا ہے تجھ سے کبھی کلام نہ کروں گا۔

اور ذکر کرنا چاہیں۔ تو دل میں اور بلحاظ حال زمانہ اب علما نے ذکر جہر کی اجازت بھی دی ہے (در مختار وغیرہ) مسئلہ۔ جنازہ جب تک رکھا نہ جائے بیٹھنا مکروہ ہے اور رکھنے کے بعد بے ضرورت کھڑا نہ رہے۔ اور اگر لوگ بیٹھے ہوں اور نماز کے لئے وہاں جنازہ لایا گیا۔ تو جب تک رکھا نہ جائے کھڑے ہوں یوہیں اگر کسی جگہ بیٹھے ہوں اور وہاں سے جنازہ گزرا تو کھڑا ہونا ضرور نہیں۔ ہاں جو شخص ساتھ جانا چاہتا ہے۔ وہ اُٹھے اور جائے۔ جب جنازہ رکھا جائے تو یوں نہ رکھیں کہ قبلہ کو پاؤں ہوں یا سر بلکہ آڑا رکھیں کہ دہنی کروٹ قبلہ کو ہو۔ (در مختار وغیرہ) مسئلہ۔ جنازہ اٹھانے پر اُجرت لینا دینا جائز ہے جبکہ اور اُٹھانے والے بھی موجود ہوں (عالمگیری) مگر جو ثواب جنازہ لے چلنے پر حدیث میں بیان ہوا۔ اسے نہ ملے گا۔ کہ اس نے تو بدلہ لے لیا مسئلہ۔ میت اگر پڑوسی یا رشتہ دار یا کوئی نیک شخص ہو تو اُس کے جنازہ کے ساتھ جانا نفل نماز پڑھنے سے افضل ہے (عالمگیری) مسئلہ۔ جو شخص جنازہ کے ساتھ ہو اُسے بغیر نماز پڑھے واپس نہ ہونا چاہیئے۔ اور نماز کے بعد اولیائے میت سے اجازت لیکر واپس ہو سکتا ہے۔ اور دفن کے بعد اولیا سے اجازت کی ضرورت نہیں (عالمگیری) بہتر یہ ہے کہ بعد نماز جنازہ کے ولی خود بخود عام لوگوں کو جانے کی اجازت دیدے تاکہ احتیاج اجازت رفع ہو جائے۔

نماز جنازہ کا بیان

مسئلہ۔ نماز جنازہ فرض کفایہ ہے۔ کہ ایک نے بھی پڑھ لی۔ تو سب بری الذمہ ہو گئے۔ ورنہ جس جسکو خبر پہنچتی تھی اور نہ پڑھی گنہگار ہوا (عامہ کتب) اس کی فرضیت کا جو انکار کرے کافر ہے مسئلہ۔ اس کے لئے جماعت شرط نہیں۔ ایک شخص بھی پڑھ لے۔ فرض ادا ہو گیا (عالمگیری)

مسئلہ۔ نماز جنازہ واجب ہونے کے لئے وہی شرائط ہیں جو اور نمازوں کے لئے ہیں۔

نماز جنازہ کے شرائط اور اسکے مسائل

(۱) قادر۔ (۲) بالغ (۳) عاقل (۴) مسلمان ہونا۔ ایک بات اس میں زائد ہے یعنی اُس کی موت کی خبر ہونا (ردالمختار) مسئلہ۔ نماز جنازہ میں دو طرح کی شرطیں ہیں۔ ایک مصلی (نمازی) کے متعلق دوسری میت کے متعلق۔ نمازی کے متعلق۔ نمازی کے لحاظ سے تو وہی شرطیں ہیں جو مطلق نماز کی ہیں۔ یعنی نمازی کا نجاست حکمیہ و حقیقیہ سے پاک ہونا۔ نیز اُس کے کپڑے اور جگہ کا پاک ہونا (۲) ستر عورت (۳) قبلہ کو منہ ہونا۔ (۴) نیت۔ اس میں وقت شرط نہیں۔ اور تکبیر تحریمہ رکن ہے شرط نہیں جیسا پہلے ذکر ہوا۔ (ردالمختار وغیرہ) بعض لوگ جوتا پہنے اور بہت لوگ جوتے پر کھڑے ہو کر نماز جنازہ پڑھتے ہیں۔ اگر جوتا پہنے پڑھی۔ تو جوتا اور اُس کے نیچے کی زمین دونوں کا پاک ہونا ضروری ہے۔ بقدر مانع نجاست ہوگی تو اُس کی نماز نہ ہوگی۔ اور جوتے پر کھڑے ہو کر پڑھی تو جوتے کا پاک ہونا ضروری ہے۔ مسئلہ۔ جنازہ طیار ہے۔ جانتا ہے کہ وضو یا غسل کرے گا۔ تو نماز ہو جائے گی۔ تیمم کر کے پڑھے اس کی تفصیل باب التیمم میں مطالعہ کرو (   )۔ مسئلہ۔ امام طاہر نہ تھا۔ تو نماز پھر پڑھیں اگرچہ مقتدی طاہر (پاک) ہوں کہ جب امام کی نہ ہوئی۔ اور اگر امام طاہر تھا۔ اور مقتدی بلا طہارت تو اعادہ نہ کی جائے۔ کہ اگرچہ مقتدیوں کی نہ ہوئی مگر امام کی تو ہو گئی۔ یوہیں اگر عورت نے نماز پڑھائی۔ اور مردوں نے اس کی اقتدا کی۔ تو لوٹائی نہ جائے۔ کہ اگرچہ مردوں کی اقتدا درست نہ ہوئی مگر عورت کی نماز تو ہو گئی۔ وہ ہی کافی ہے۔ اور نماز جنازہ کی تکرار جائز نہیں (درمختار)

مسئلہ۔ نماز جنازہ سواری پر پڑھی تو نہ ہوئی امام کا بالغ ہونا شرط ہے خواہ امام مرد ہو یا عورت نابالغ نے نماز پڑھائی تو نہ ہوئی (درمختار) مسئلہ۔ نماز جنازہ میں میت سے تعلق رکھنے والی چند شرطیں (۱) میت کا مسلمان ہونا مسئلہ۔ میت سے مراد وہ ہے جو زندہ پیدا ہوا پھر مرگیا۔ تو اگر مردہ پیدا ہوا بلکہ اگر نصف سے کم باہر نکلا اسوقت زندہ تھا۔ اور اکثر باہر نکلنے سے پیشتر مرگیا تو اُسکی بھی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے اور تفصیل آتی ہے۔ مسئلہ۔ چھوٹے بچے کے ماں باپ دونوں مسلمان ہوں یا ایک تو وہ مسلمان ہے اُس کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔ اور دونوں کافر ہیں تو نہیں۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ مسلمان کو دارالحرب میں چھوٹا بچہ تنہا ملا اور اُس نے اُٹھا لیا۔ پھر مسلمان کے یہاں مرا تو اُس کی نماز پڑھی جائے (عالمگیری) مسئلہ۔ ہر مسلمان کی نماز جنازہ پڑھی جائے اگرچہ وہ کیسا ہی گنہگار ہو مرتکب کبائر ہو۔ مگر چند قسم کے لوگ ہیں کہ اِن کی نماز نہیں باغی جو امام برحق پر ناحق خروج کرے۔ اور اُسی بغاوت میں مارا جائے۔ ڈاکو کہ ڈاکہ میں مارا گیا۔ نہ اِن کو غسل دیا جائے۔ نہ اِن کی نماز پڑھی جائے۔ مگر جب کہ بادشاہ اسلام نے ان پر قابو پایا۔ اور قتل کیا تو نماز و غسل ہے۔ یا وہ نہ پکڑے گئے نہ مارے گئے۔ بلکہ ویسے ہی مرے تو بھی غسل و نماز ہے۔ جو لوگ ناحق پاسداری سے لڑیں۔ بلکہ جوان کا تماشا دیکھ رہے تھے اور پتھر آکر لگا اور مرگئے تو ان کی بھی نماز جنازہ نہیں۔ ہاں اُن کے متفرق ہونے کے بعد مرے تو نماز ہے۔ جس نے کئی شخص گلا گھونٹ کر مار ڈالے۔ شہر میں رات کو ہتھیار لے کر لوٹ مار کریں۔ وہ بھی ڈاکو ہیں اس حالت میں مارے جائیں۔ تو ان کی بھی نہ پڑھی جائے۔ جس نے اپنی ماں یا باپ کو مار ڈالا۔ اُس کی بھی نماز نہیں (۷) جو کسی کا مال چھین رہا تھا۔ اور اس حالت میں مارا گیا اُس کی بھی نماز نہیں (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ۔ جس نے خودکشی کی حالانکہ یہ بہت بڑا گناہ ہے مگر اُس کی نماز جنازہ پڑہی جائے گی۔ اگرچہ قصداً خودکشی کی ہو۔ جو شخص رجم کیا گیا یا قصاص میں مارا گیا۔ اُسے غسل دینگے اور نماز جنازہ پڑہینگے (درمختار وغیرہ) (۲) میت کے بدن وکفن کا پاک ہونا مسئلہ۔ بدن پاک ہونے سے یہ مراد ہے۔ کہ اُسے غسل دیا گیا ہو۔ یا غسل ناممکن ہونے کی صورت میں تیمم کرایا گیا ہو۔ اور کفن پہنانے سے پیشتر اُس کے بدن سے نجاست نکلی۔ تو دہو ڈالی جائے اور بعد میں خارج ہوئی تو دہونے کی حاجت نہیں اور کفن پاک ہونے کا یہ مطلب ہے کہ پاک کفن پہنایا جائے اور بعد میں اگر نجاست خارج ہوئی اور کفن آلودہ ہوا تو حرج نہیں (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ بغیر غسل نماز پڑہی گئی نہ ہوئی اُسے غسل دیکر پھر پڑہیں اور اگر قبر میں رکھ چکے مگر مٹی ابھی نہیں ڈالی گئی۔ تو قبر سے نکالیں اور غسل دیکر نماز پڑہیں۔ اور مٹی دے چکے تو اب نہیں نکال سکتے۔ لہذا اب اُس کی قبر پر نماز جنازہ پڑہیں کہ پہلی نماز نہ ہوئی تھی۔ کہ بغیر غسل پڑہی گئی تھی اور اب چونکہ غسل ناممکن ہے لہذا اب ہو جائے گی (ردالمختار) (۳) جنازہ کا وہاں موجود ہونا یعنی کل یا اکثر یا نصف مع سر کے موجود ہونا لہذا غائب کی نماز نہیں ہوسکتی (۴) جنازہ زمین پر رکھا ہونا یا ہاتھ پر ہو مگر قریب ہو اگر جانور پر لدا ہو نماز نہ ہوگی (۵) جنازہ مصلی کے آگے قبلہ کو ہونا اگر مصلی کے پیچھے ہوگا نماز صحیح نہ ہوگی مسئلہ اگر جنازہ اُلٹا رکھا یعنی امام کے دہنے میت کا قدم ہو تو نماز ہو جائیگی اگر قصداً ایسا کیا تو گنہگار ہوئے (درمختار) اگر قبلہ کے جاننے میں غلطی ہوئی۔ یعنی میت کو اپنے خیال سے قبلہ کو ہی رکھا تھا۔ مگر حقیقۃً قبلہ کو نہیں تو موضع تحری میں اگر تحری کی نماز ہوگئی ورنہ نہیں (۶) میت امام کی محاذی ہو۔ یعنی اگر ایک میت ہے۔ تو اُس کا کوئی حصہ بدن امام کے محاذی ہو۔ اور چند ہوں۔ تو کسی ایک کا حصہ بدن امام کے محاذی ہونا کافی ہے (ردالمختار) مسئلہ

نماز جنازہ میں دو رکن ہیں۔ (۱) چار بار اللہ اکبر کہنا (۲) قیام بغیر عذر بیٹھکر یا سواری
پر نماز جنازہ پڑہی۔ نہ ہوئی۔ اور اگر ولی یا امام بیمار تھا۔ اُس نے بیٹھ کر پڑہائی
اور مقتدیوں نے کھڑے ہو کر پڑہی ہوگئی (در مختار وغیرہ) مسئلہ۔ نماز
جنازہ میں تین چیزیں سنت موکدہ ہیں۔ (۱) اللہ عزوجل کی حمد و ثناء
(۲) نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود (۳) میت کیلئے دعا۔ نماز جنازہ کا طریقہ
یہ ہے کہ اول یوں نیت کرے۔ نیت کی میں نے اس نماز جنازہ کی پڑہتا
ہوں واسطے اللہ تعالیٰ کے چار تکبیر نماز جنازہ فرض کفایہ ثناء واسطے اللہ تعالیٰ
کے درود واسطے نبی علیہ السلام کے اور دعا واسطے اس میت کے متوجہ قبلہ
شریف کے پھر کان تک ہاتھ اُٹھاکر اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے اور زیر ناف
حسب دستور باندھ لے اور ثناء پڑہے۔ یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ
وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ
پھر بغیر ہاتھ اُٹھائے اللہ اکبر کہے اور درود شریف ابراہیمی پڑہے۔ جو نماز
میں پڑھا جاتا ہے یہ ہی افضل ہے۔ اور اگر دوسرا پڑھا جب بھی حرج
نہیں۔ پھر اللہ اکبر کہکر اپنے اور میت اور تمام مومنین و مومنات کے لیے
دعا کرے۔ دعائے مشہور یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا
وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ
مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ
اگر میت مجنوں یا نابالغ ہو تو تیسری تکبیر کے بعد یہ دعا پڑہے۔ اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا ذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا
اور لڑکی ہو تو اِجْعَلْهَا اور شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً کہے۔ (جوہرہ)
اگر یہ دعا یاد نہ ہو تو اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدَيْنَا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ۔ اگر یہ بھی یاد نہ ہو۔ تو جو یاد ہو وہ ہی پڑہی جائے۔ ۱۲ منہ
مسئلہ۔ مجنوں سے مراد وہ مجنون ہے کہ بالغ ہونے سے پہلے مجنون ہوا

کہ وہ کبھی مکلف ہی نہ ہوا۔ اور اگر جنون (دیوانگی) عارضی ہے تو اُس کی مغفرت کی دعا کی جائے۔ جیسے اوروں کے لئے کی جاتی ہے۔ کہ جنوں سے پہلے تو وہ مکلف تھا۔ اور جنون کے پیشتر کے گناہ جنون سے جاتے نہ رہے (غنیہ) مسئلہ۔ چوتھی تکبیر کے بعد بغیر کوئی دعا پڑھے ہاتھ کھولکر سلام پھیر دے۔ سلام میں میت اور فرشتوں اور حاضرین نماز کی نیت کرے۔ اُسی طرح جیسے اور نمازوں کے سلام میں نیت کی جاتی ہے یہاں اتنی بات زیادہ ہے کہ میت کی بھی نیت کرے (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ تکبیر و سلام کو امام جہر کے ساتھ کہے باقی تمام دعائیں آہستہ پڑھی جائیں اور صرف پہلی مرتبہ اللہ اکبر کہتے وقت ہاتھ اُٹھائے۔ پھر ہاتھ اُٹھانا نہیں۔ (جوہرہ وغیرہ) مسئلہ۔ نماز جنازہ میں قرآن شریف بہ نیت قرآن یا تشہد پڑھنا منع ہے۔ اور بہ نیت دعا و ثناء الحمد وغیرہ آیات دعائیہ (جنمیں دعا والے معنی پائے جاتے ہوں) یا ثنائیہ جنہیں خداوند کریم کی صفت و ثنا ہو پڑھنا جائز ہے۔ (درمختار) مسئلہ۔ بہتر یہ ہے۔ کہ نماز جنازہ میں تین صفیں کریں۔ کہ حدیث میں وارد ہے۔ کہ جسکی نماز تین ۳ صفوں نے پڑھی۔ اُس کی مغفرت ہو جائے گی۔ اور اگر کل سات ہی شخص ہوں تو ایک امام ہو اور تین پہلی صف میں اور دو ۲ دوسری صف میں اور ایک تیسری میں (غنیہ)۔ جنازہ میں پچھلی صف کو تمام صفوں پر فضیلت ہے (درمختار)۔

نماز جنازہ کون پڑھائے۔

مسئلہ۔ نماز جنازہ میں امامت کا حق بادشاہ اسلام کو ہے پھر قاضی پھر امام جمعہ پھر امام محلہ پھر ولی کو۔ امام محلہ کا ولی پر تقدم بطور استحباب ہے۔ اور یہ بھی اسوقت کہ ولی سے افضل ہو۔ ورنہ ولی بہتر ہے (غنیہ وغیرہ)

مسئلہ - ولی سے مراد میت کے عصبہ ہیں - اور نماز پڑہانے میں اولیا کی وہی ترتیب ہے جو نکاح میں ہے - صرف فرق اتنا ہے - کہ نماز جنازہ میں میت کے باپ کو بیٹے پر تقدم ہے - اور نکاح میں بیٹے کو باپ پر البتہ اگر باپ عالم نہیں اور بیٹا عالم ہے تو نماز جنازہ میں بھی بیٹا مقدم ہے اگر عصبہ نہ ہوں تو ذوی الارحام غیروں پر مقدم ہیں - (در مختار وغیرہ) مسئلہ میت کا ولی اقرب (سب سے نزدیک کا رشتہ دار) غائب ہے اور ولی ابعد (دور کا رشتہ دار) حاضر ہے - تو یہی ابعد نماز پڑہائے غائب ہونے سے مراد یہ ہے - کہ اتنی دور ہے - کہ اُس کے آنے کے انتظار میں حرج ہو (رد المختار) مسئلہ - عورت کا کوئی ولی نہ ہو - تو شوہر نماز پڑہائے وہ بھی نہ ہو تو پڑوسی یوہیں مرد کا ولی نہ ہو تو پڑوسی اوروں پر مقدم ہے - (در مختار) مسئلہ - عورتوں اور بچوں کو نماز جنازہ کی ولایت نہیں (عالمگیری) مسئلہ - ولی اور بادشاہ اسلام کو اختیار ہے کہ کسی اور کو نماز جنازہ پڑہانے کی اجازت دیدے (در مختار) مسئلہ - میت کے ولی اقرب اور ولی ابعد دونوں موجود ہیں تو ولی اقرب کو اختیار ہے کہ ابعد کے سوا کسی اور سے پڑہوا دے - ابعد کو منع کرنے کا اختیار نہیں اگر ولی اقرب غائب ہے اور اتنی دور ہے کہ اُس کے آنے کا انتظار نہ کیا جا سکے اور کسی تحریر کے ذریعہ سے ابعد کے سوا کسی اور سے پڑہوانا چاہے تو ابعد کو اختیار ہے کہ اُسے روک دے اور اگر ولی اقرب موجود ہے مگر بیمار ہے تو جس سے چاہے پڑہوا دے ابعد کو منع کا اختیار نہیں (عالمگیری) مسئلہ - عورت مر گئی شوہر اور جوان بیٹا چھوڑا تو ولایت بیٹے کو ہے - شوہر کو نہیں البتہ اگر یہ لڑکا اُسی شوہر سے ہے تو باپ پر پیشقدمی مکروہ ہے اسے چاہیئے کہ باپ سے پڑہوائے اور اگر دوسرے شوہر سے ہے تو سوتیلے باپ پر تقدم کر سکتا ہے - کوئی حرج نہیں اور بیٹا بالغ نہ ہو تو عورت کے جو اور ولی ہوں اُنکا

حق ہے شوہر کا نہیں (جوہرہ وغیرہ) مسئلہ۔ دو یا چند شخص ایک درجہ
کے ولی ہوں تو زیادہ حق اُسکا ہے جو عمر میں بڑا ہے۔ مگر کسی کو یہ اختیار
نہیں کہ دوسرے ولی کے سوا کسی اور سے بغیر اُس کی اجازت کے پڑھوائے
اور اگر ایسا کیا یعنی خود نہ پڑھائی۔ اور کسی اور کو اجازت دیدی تو دوسرے
ولی کو منع کا اختیار ہے اگرچہ یہ دوسرا ولی عمر میں چھوٹا ہو اور اگر ایک ولی
نے ایک شخص کو اجازت دیدی دوسرے نے دوسرے کو تو جسکو بڑے نے
اجازت دی وہ اولی ہے (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ میت نے وصیت
کی تھی کہ میری نماز فلاں پڑھائے۔ یا مجھے فلاں شخص غسل دے۔ تو یہ وصیت
باطل ہے۔ اس وصیت سے ولی کا حق جاتا نہ رہیگا۔ ہاں ولی کو اختیار ہے
کہ خود نہ پڑھائے اس سے پڑھوادے (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ ولی کے
سوا کسی ایسے نے نماز پڑھائی جو ولی پر مقدم نہ ہو اور ولی نے اُسے اجازت
بھی نہ دی تھی۔ تو اگر ولی نماز میں شریک نہ ہوا۔ تو نماز کا اعادہ کر سکتا ہے۔
اور مردہ دفن ہوگیا ہے تو قبر پر نماز پڑھ سکتا ہے۔ اور اگر ولی پر مقدم ہے۔
جیسے بادشاہ اسلام و قاضی و امام محلہ کے ولی سے افضل ہو۔ تو اب ولی
نماز کا اعادہ نہیں کر سکتا۔ اور اگر ایک ولی نے نماز پڑھادی تو دوسرے
اولیا اعادہ نہیں کر سکتے۔ اور ہر صورت اعادہ میں جو شخص پہلی نماز میں
شریک نہ تھا۔ وہ ولی کے ساتھ پڑھ سکتا ہے اور جو شخص شریک تھا وہ
ولی کے ساتھ نہیں پڑھ سکتا ہے۔ کہ جنازہ کی دو مرتبہ نماز ناجائز ہے۔
سوا اس صورت کے کہ غیر ولی نے بغیر اذن ولی پڑھائی (عالمگیری وغیرہ)
مسئلہ۔ جن چیزوں سے تمام نمازیں فاسد ہوتی ہیں۔ نماز جنازہ بھی اُن
سے فاسد ہو جاتی ہے۔ سوا ایکبات کے کہ عورت مرد کے محاذی دبرابر
ہو جائے تو نماز جنازہ فاسد نہ ہوگی (عالمگیری) مسئلہ۔ مستحب یہ ہے
کہ امام میت کے سینہ کے سامنے کھڑا ہو دور نہ ہو۔ میت خواہ مرد ہو۔

یا عورت بالغ ہو یا نابالغ یہ اُسوقت ہے کہ ایک ہی میت کی نماز پڑھانی ہو اور اگر چند ہوں تو ایک کے سینہ کے مقابل اور قریب کھڑا ہو (در مختار وغیرہ)۔

مسئلہ۔ امام نے پانچ تکبیریں کہیں۔ تو پانچویں تکبیر میں مقتدی امام کی متابعت نہ کرے۔ بلکہ چپ کھڑا رہے۔ جب امام سلام پھیرے تو اس کے ساتھ سلام پھیر دے۔ (در مختار) مسئلہ۔ اسوقت آیا کہ بعض تکبیریں ہو چکی ہیں تو فوراً شامل نہ ہو۔ اسوقت کہے جب امام تکبیر کہے۔ اور اگر انتظار نہ کیا بلکہ فوراً شامل ہو گیا۔ تو امام کے تکبیر کہنے سے پہلے جو کچھ ادا کیا اس کا اعتبار نہیں۔ اگر وہیں موجود تھا۔ مگر تکبیر تحریمہ کے وقت امام کے ساتھ اللہ اکبر نہ کہا۔ خواہ غفلت کی وجہ سے دیر ہوئی۔ یا ہنوز نیت ہی کرتا رہ گیا۔ تو یہ شخص اسکا انتظار نہ کرے کہ امام دوسری تکبیر کہے۔ تو اُس کے ساتھ شامل ہو بلکہ فوراً ہی شامل ہو جائے۔ (در مختار) مسئلہ۔ مسبوق یعنی جسکی بعض تکبیریں فوت ہو گئیں وہ اپنی باقی تکبیریں امام کے سلام پھیرنے کے بعد کہے اور اگر اندیشہ ہو کہ دعائیں پڑھیگا تو پوری کرنے سے پہلے لوگ میت کو کندھے تک اُٹھا لینگے تو صرف تکبیریں کہہ لے دعائیں چھوڑ دے (در مختار)

مسئلہ۔ چوتھی تکبیر کے بعد جو شخص آیا۔ تو جب تک امام نے سلام نہ پھیرا شامل ہو جائے اور امام کے سلام کے بعد تین بار اللہ اکبر کہہ لے۔ (در مختار)

مسئلہ۔ کئی جنازے جمع ہوں تو ایک ساتھ سب کی نماز پڑھ سکتا ہے یعنی ایک ہی نماز میں سب کی نیت کرلے۔ سب کی نماز جنازہ ہو جائیگی اور افضل یہ ہے کہ علیحدہ علیحدہ پڑھائی جاوے اگر علیحدہ علیحدہ پڑھائی جاوے۔ تو سب سے افضل مقدم کیا جاوے۔ پھر جو افضل اسکو مقدم کریں پھر جو افضل ہو علیٰ ہذا القیاس (در مختار) مسئلہ۔ نماز جنازہ میں امام بے وضو ہو گیا اور کسی کو اپنا خلیفہ کیا تو جائز ہے (عالمگیری) مسئلہ۔ میت کو بغیر نماز پڑھے دفن کر دیا۔ اور مٹی بھی دیدی گئی۔ تو اب اُس کی قبر پر نماز پڑھیں۔ جب تک

پھٹنے کا گمان نہ ہو اور مٹی نہ دی گئی ہو تو نکالیں اور نماز پڑھ کر دفن کریں۔
اور قبر پر نماز پڑھنے میں دنوں کی کوئی تعداد مقرر نہیں کہ کتنے دن تک پڑھی
جائے کہ یہ موسم اور زمین اور میت کے جسم و مرض کے اختلاف سے
مختلف ہے گرمی میں جلد پھٹے گا۔ اور جاڑے میں بدیر تر۔ یا شور زمین میں
جلد خشک اور غیر شور میں بدیر۔ فربہ جسم جلد۔ لاغر دیر میں (در مختار وغیرہ)۔
مسئلہ۔ کوئیں میں گر کر مر گیا۔ یا اُس کے اوپر مکان گر پڑا۔ اور مردہ نکالا نہ
جا سکا۔ تو اُسی جگہ اُس کی نماز پڑھیں۔ اور دریا میں ڈوب گیا۔ اور نکالا نہ جا سکا
تو اس کی نماز نہیں ہو سکتی۔ کہ میت کا مصلی کے آگے ہونا معلوم نہیں۔
(در مختار) **مسئلہ**۔ مسجد میں نماز جنازہ مطلقاً مکروہ تحریمہ ہے۔ خواہ میت
مسجد کے اندر ہو یا باہر۔ سب نمازی مسجد میں ہوں یا بعض۔ کہ حدیث میں نماز
جنازہ مسجد میں پڑھنے کی ممانعت آئی ہے (در مختار) وہاں بوجہ عذر بارش کے
اگر اور کوئی جگہ نہ ملسکے تو پڑھ سکتے ہیں (شامی عالمگیری) **مسئلہ**۔ شارع عام
اور دوسرے کی زمین پر نماز جنازہ پڑھنا منع ہے (در مختار) یعنی جب کہ مالک
زمین منع کرتا ہو۔ **مسئلہ**۔ جمعہ کے دن کسی کا انتقال ہوا تو اگر جمعہ سے پہلے
تجہیز و تکفین ہو سکے تو پہلے ہی کریں۔ اس خیال سے روک رکھنا کہ جمعہ کے
بعد مجمع زیادہ ہوگا مکروہ ہے (رد المختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ چند جنازوں کی
نماز ایک ساتھ پڑھائی تو اختیار ہے کہ سب کو آگے پیچھے رکھیں یعنی سب
کا سینہ امام کے مقابل ہو یا برابر برابر رکھیں یعنی ایک صف کے طور پر رکھیں
ایک جنازہ کی پیروں میں دوسرا جنازہ اور اس دوسرے جنازہ کے پیروں
میں تیسرا جنازہ (علی ہذا القیاس۔ اگر آگے پیچھے رکھے تو امام کے قریب
اُسکا جنازہ ہو جو سب میں افضل ہو۔ پھر اس کے بعد جو افضل ہو۔ وعلی ہذا القیاس
اور اگر فضیلت میں برابر ہوں تو جس کی عمر زیادہ ہو اُسے امام کے زیادہ قریب
رکھیں یہ اُس وقت ہے۔ کہ سب ایک جنس کے ہوں اور اگر مختلف جنس کے ہوں

تو امام کے قریب مرد ہوں اس کے بعد لڑکا۔ پھر خنثیٰ پھر عورت پھر مراہقہ۔ یعنی نماز میں جسطرح مقتدیوں کی صف میں ترتیب ہے۔ اُس کا عکس (برخلاف) یہاں ہے۔ اور اگر آزاد و غلام کے جنازے ہوں تو آزاد کو امام سے قریب رکھینگے۔ اگرچہ نابالغ ہو۔ اس کے بعد غلام کو۔ اور کسی ضرورت سے ایک قبر میں چند مردے دفن کریں۔ تو ترتیب عکس کریں۔ یعنی قبلہ کو اُسے رکھیں جو افضل ہے۔ جب کہ سب مرد یا سب عورتیں ہوں۔ ورنہ قبلہ کی جانب مرد کو رکھیں پھر لڑکے پھر خنثیٰ پھر عورت پھر مراہقہ کو (عالمگیری وغیرہ) فرض نماز کے وقت جنازہ حاضر ہو جائے تو پہلے فرض وسنت پڑھکر جنازہ پڑھیں بشرطیکہ نماز جنازہ کی تاخیر میں جسم خراب ہونے کا اندیشہ نہ ہو (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ**۔ نماز عید کے وقت جنازہ آیا تو پہلے عید کی نماز پڑھیں۔ پھر جنازہ پھر خطبہ عید اور سورج گہن کی نماز کے وقت آئے تو پہلے جنازہ پھر گہن کی نماز پڑھیں (جوہرہ وغیرہ) **مسئلہ**۔ مسلمان مرد یا عورت کا بچہ زندہ پیدا ہوا۔ یعنی اکثر حصہ باہر ہونے کے وقت زندہ تھا۔ پھر مرگیا تو اس کو غسل وکفن دینگے اور اس کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔ ورنہ اُسے ویسے ہی نہلا کر ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دینگے۔ اُس کے لئے غسل وکفن بطریق مسنون نہیں اور نماز بھی اس کی نہیں پڑھی جائے گی۔ یہانتک کہ سر جب باہر ہوا تھا چیختا تھا۔ مگر اکثر حصہ نکلنے سے پیشتر مرگیا۔ تو نماز نہ پڑھی جائے۔ اکثر کی مقدار یہ ہے۔ کہ سر کی جانب سے ہو تو سینہ تک اکثر ہے۔ اور پاؤں کی جانب سے ہو تو کمر تک اکثر ہے (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**: بچہ کی ماں یا جنائی نے زندہ پیدا ہونے کی شہادت دی تو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے مگر وراثت کے بارہ میں ان کی شہادت غیر معتبر ہوگی (ردالمختار) **مسئلہ**: بچہ زندہ پیدا ہوا۔ یا مردہ۔ اس کی خلقت تمام ہو یا ناتمام۔ بہر حال اُس کا نام رکھا جائے اور قیامت کے دن اُس کا حشر ہو گا (در مختار) **مسئلہ**۔ بچہ کو ماں باپ کے

ساتھ قید کر لائے اور ان میں سے کوئی مسلمان ہو گیا۔ یا وہ بچہ سمجھ والا خود مسلمان ہو گیا۔ تو ان دونوں صورتوں میں بچہ مسلمان سمجھا جائے گا اور اُس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی (تنویر الابصار) **مسئلہ**۔ کافر کے بچہ کو والدین کے ساتھ قید کیا مگر وہ دونوں وہیں دار الحرب میں مر گئے۔ تو اب بچہ مسلمان سمجھا جائے۔ مجنون بالغ قید کیا گیا تو اُسکا حکم وہی ہے جو بچہ کا ہے۔ (در والمختار) **مسئلہ**۔ مسلمان کا بچہ کافرہ عورت سے پیدا ہوا اور وہ اُس کی منکوحہ نہ تھی یعنی وہ بچہ زنا کا ہے تو اُس کی نماز پڑھی جائے (ردوالمختار)

قبر و دفن کا بیان

مسئلہ۔ میت کو دفن کرنا فرض کفایہ ہے۔ اور یہ جائز نہیں کہ میت کو زمین پر رکھدیں اور چاروں طرف سے دیواریں قائم کرکے بند کردیں (عالمگیری) **مسئلہ**۔ جس جگہ انتقال ہوا اُسی جگہ دفن نہ کریں کہ یہ انبیاء علیہم السلام کے لئے خاص ہے۔ بلکہ مسلمانوں کے قبرستانوں میں دفن کریں۔ مقصد یہ ہے کہ اس کے لئے کوئی خاص مدفن نہ بنایا جائے میت بالغ ہو یا نابالغ۔ (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ قبر کی لمبائی میت کے قد برابر ہو اور چوڑائی آدھے قد کے برابر اور گہرائی کم از کم نصف قد کی اور بہتر یہ کہ گہرائی بھی قد برابر ہو۔ اور متوسط درجہ کہ سینہ تک ہو (ردوالمختار) **مسئلہ**۔ اس سے مراد یہ کہ لحد یا صندوق اتنا ہو یہ نہیں کہ جہاں سے کھودنی شروع کی۔ وہاں سے آخر تک یہ مقدار ہو۔ **مسئلہ**۔ قبر دو قسم ہے کہ قبر کھود کر اس میں قبلہ کی طرف میت کے رکھنے کی جگہ کھودیں۔ اور صندوق وہ جو ہندوستان میں عموماً رائج

ہے۔ لحد سنت ہے۔ اگر زمین اس قابل ہو تو یہ ہی کریں۔ اور نرم زمین ہو تو صندوق میں حرج نہیں (عالمگیری) **مسئلہ**۔ قبر کے اندر چٹائی وغیرہ بچھانا ناجائز ہے۔ کہ بے سبب مال ضایع کرنا ہے۔ (در مختار) **مسئلہ** تابوت کہ میت کو کسی لکڑی وغیرہ کے صندوق میں رکھکر دفن کریں۔ یہ مکروہ ہے۔ مگر جب ضرورت ہو مثلاً زمین بہت تر ہے۔ تو حرج نہیں اور اس صورت میں تابوت کے مصارف اس میں سے لیئے جائیں جو میت نے مال چھوڑا ہے (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ**۔ اگر تابوت میں رکھ کر دفن کریں تو سنت یہ ہے۔ کہ اس میں اینٹیں بچھا دیں اور دہنے بائیں خام اینٹیں لگا دیں۔ اور اوپر کہگل کر دیں غرض کہ اندر کا حصہ مثل لحد کے ہو جائے اور لوہے کا تابوت مکروہ ہے۔ اور قبر کی زمین نمدار ہو تو دھول بچھا دینا سنت ہے (ردالمختار) **مسئلہ**۔ قبر کے اس حصہ میں کہ میت کے جسم سے قریب ہے پکی اینٹ لگانا مکروہ ہے۔ کہ اینٹ آگ سے پکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو آگ کے اثر سے بچائے (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ**۔ قبر میں اُترنے والے دو تین جو نیک ہوں۔ کوئی تعداد اس میں خاص نہیں اور بہتر یہ ہے کہ قوی و نیک و امین ہوں کہ کوئی بات نامناسب دیکھیں تو لوگوں پر ظاہر نہ کریں۔ (عالمگیری) **مسئلہ** جنازہ قبر سے قبلہ کی طرف رکھنا مستحب ہے۔ کہ مردہ قبلہ کی جانب سے قبر میں اُتارا جائے۔ یوں نہیں کہ قبر کی پائنتی رکھیں اور سر کی جانب سے قبر میں لائیں (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ عورت کا جنازہ اُتارنے والے محارم ہوں یہ نہ ہوں تو دیگر رشتہ دار یہ بھی نہ ہوں تو پرہیزگار اجنبی کے اتارنے میں مضائقہ نہیں۔ (عالمگیری) **مسئلہ**۔ میت کو قبر میں رکھتے وقت یہ دعا پڑھیں۔ بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اور ایک روایت میں بسم اللہ کے بعد وفی سبیل اللہ بھی آیا ہے (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ۔ میت کو دہنی طرف کروٹ پر لٹائیں اور اُس کا منہ قبلہ کو کریں اگر قبلہ کی طرف منہ کرنا بھول گئے۔ تختہ لگانے کے بعد یاد آیا تو تختہ ہٹا کر قبلہ رو کر دیں اور مٹی دینے کے بعد یاد آیا تو نہیں۔ یوہیں اگر بائیں کروٹ پر رکھا یا جدہر سرہانہ ہونا چاہیئے ادھر پاؤں گئے تو اگر مٹی دینے سے پہلے یاد آیا۔ ٹھیک کر دیں۔ ورنہ نہیں (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ قبر میں رکھنے کے بعد کفن کی بندش کھولدیں کہ اب ضرورت نہیں اور نہ کھولی تو حرج نہیں (جوہرہ) مسئلہ۔ قبر میں رکھنے کے بعد لحد کو کچی اینٹوں سے بند کریں اور زمین نرم ہو تو تختے لگانا بھی جائز ہے۔ تختوں کے درمیان جھری رہ گئی تو اُسے ڈھیلے وغیرہ سے بند کر دیں۔ صندوق کا بھی یہ ہی حکم ہے (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ عورت کا جنازہ ہو تو قبر میں اُتارنے سے تختہ لگانے تک قبر کو کپڑے وغیرہ سے چھپائے رکھیں۔ مرد کی قبر کو دفن کرتے وقت نہ چھپائیں۔ البتہ اگر مینہ وغیرہ کوئی عذر ہو تو چھپانا جائز ہے۔ عورت کا جنازہ بھی ڈھنکا رہے (جوہرہ وغیرہ) مسئلہ۔ تختے لگانے کے بعد مٹی دی جائے۔ مستحب یہ ہے۔ کہ سرہانے کی طرف دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹی ڈالدیں۔ پہلی بار کہیں مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ (اس سے ہم نے تم کو پیدا کیا) دوسری بار وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ (اور اسی میں تم کو لوٹائیں گے)۔ تیسری بار وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى (اور اسی سے تم کو دوبارہ نکالینگے) باقی مٹی ہاتھ یا کھرپی یا پھوڑے وغیرہ جس چیز سے ممکن ہو۔ قبر میں ڈالیں اور جتنی مٹی قبر سے نکلی اُس سے زیادہ ڈالنی مکروہ ہے۔ (جوہرہ وغیرہ)۔ مسئلہ۔ ہاتھ میں جو مٹی لگی ہے اُسے جھاڑ دیں یا دھو ڈالیں اختیار ہے۔ مسئلہ۔ قبر چوکھونٹی نہ بنائیں بلکہ اُس میں ڈھال رکھیں جیسے اُونٹ کا کوہان اور اُس پر پانی چھڑکنے میں حرج نہیں۔ بلکہ بہتر ہے اور قبر ایک بالشت اونچی ہو یا کچھ خفیف زیادہ۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ جہاز پر

انتقال ہوا۔ اور کنارہ قریب نہ ہو تو غسل و کفن دیکر نماز پڑھ کر سمندر میں ڈبو دیں (غنیہ وغیرہ) **مسئلہ**۔ علما و سادات کی قبور پر قبہ وغیرہ بنانے میں حرج نہیں اور قبر کو پختہ نہ کیا جائے (در مختار وغیرہ) یعنی اندر سے پختہ نہ کی جائے۔ اور اگر اندر خام ہو اوپر سے پختہ تو حرج نہیں۔ **مسئلہ**۔ اگر ضرورت ہو تو قبر پر نشان کے لئے کچھ لکھ سکتے ہیں۔ مگر ایسی جگہ نہ لکھیں کہ بے ادبی ہو۔ ایسے مقبرہ میں دفن کرنا بہتر ہے جہاں صالحین کی قبریں ہوں۔ (جوہرہ وغیرہ) **مسئلہ** مستحب یہ ہے۔ کہ دفن کے بعد قبر پر سورۂ بقر کا اول و آخر پڑھیں۔ سرہانے الٓمّٓ سے مفلحون تک اور پائینتی اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے ختم سورت تک پڑھیں (جوہرہ) **مسئلہ**۔ دفن کے بعد قبر کے پاس اتنی دیر تک ٹھہرنا مستحب ہے۔ جتنی دیر میں اونٹ ذبح کر کے گوشت تقسیم کر دیا جائے کہ ان کے رہنے سے میت کو اُنس ہوگا۔ اور نکیرین کا جواب دینے میں وحشت نہ ہوگی۔ اور اتنی دیر تک تلاوت قرآن شریف اور میت کے لئے دعا و استغفار کریں اور یہ دعا کریں کہ سوال نکیرین کے جواب میں ثابت قدم رہے (جوہرہ) **مسئلہ**۔ ایک قبر میں ایک سے زیادہ بلا ضرورت دفن کرنا جائز نہیں اور ضرورت ہو تو کر سکتے ہیں۔ مگر دو میتوں کے درمیان مٹی وغیرہ سے آڑ کر دیں۔ اور کون آگے ہو کون پیچھے یہ اوپر مذکور ہوا (عالمگیری)، **مسئلہ**۔ جس شہر یا گاؤں میں انتقال ہوا وہیں کے قبرستان میں دفن کرنا مستحب ہے اگرچہ یہ وہاں رہتا نہ ہو۔ بلکہ جس گھر میں انتقال ہوا۔ اُس گھر والوں کے قبرستان میں دفن کریں اور دو ایک میل باہر لیجانے میں حرج نہیں۔ کہ شہر کے قبرستان اکثر اتنے فاصلے پر ہوتے ہیں۔ اور اگر دوسرے شہر کو اُس کی لاش اُٹھا لے جائیں۔ تو اکثر علماء نے منع فرمایا۔ اور یہی صحیح ہے۔ یہ صورت میں ہے کہ دفن سے پیشتر لے جانا چاہیں۔ اور دفن کے بعد تو مطلقاً نقل کرنا ممنوع ہے۔ سوا بعض صورتوں

کے جو منہ کو رہونگی دعالمگیری) اور یہ جو بعض لوگوں کا طریقہ ہے کہ زمین کو سپرد
کرتے ہیں پھر وہاں سے نکال کر دوسری جگہ دفن کرتے ہیں یہ ناجائز ہے
اور رافضیوں کا طریقہ ہے۔ **مسئلہ**۔ دوسرے کی زمین میں بلااجازت
مالک دفن کر دیا۔ تو مالک کو اختیار ہے خواہ اولیائے میت سے کہے
اپنا مردہ نکال لو یا زمین برابر کرکے اُس میں کھیتی کرے یوہیں اگر وہ زمین شفعہ
میں لے لیگیئ۔ یا غصب کئے ہوئے کپڑے کا کفن دیا تو مالک مردہ کو
نکلوا سکتا ہے دعالمگیری وغیرہ) **مسئلہ**۔ وقفی قبرستان میں کسی
نے قبر تیار کرائی اُس میں دوسرے لوگ اپنا مردہ دفن کرنا چاہتے ہیں
اور قبرستان میں جگہ ہے تو مکروہ ہے۔ اور اگر دفن کر دیا تو خیر۔ کھدوانے
والا مردہ کو نہیں نکال سکتا جو خرچ ہوا ہے لے لے۔ دعالمگیری وغیرہ)
مسئلہ۔ عورت کو کسی وارث نے زیور سمیت دفن کر دیا۔ اور بعض
ورثہ موجود نہ تھے ان ورثہ کو قبر کھودنے کی اجازت ہے۔ کسی کا کچھ مال
قبر میں گر گیا۔ مٹی دینے کے بعد یاد آیا۔ تو قبر کھود کر نکال سکتے ہیں۔ اگرچہ
وہ ایک ہی درہم ہو دعالمگیری وغیرہ) **مسئلہ**۔ اپنے لئے کفن طیار
رکھے تو حرج نہیں۔ اور قبر کھدوا رکھنا بے معنی ہے کیا معلوم کہاں مریگا
دور مختار) **مسئلہ**۔ قبر پر بیٹھنا سونا چلنا پاخانہ پیشاب کرنا حرام ہے
قبرستان میں جو نیا راستہ نکالا گیا ہو اُس سے گذرنا ناجائز ہے خواہ
نیا ہونا اسے معلوم ہو۔ یا اس کا گمان ہو دور مختار وغیرہ) **مسئلہ** اپنے
کسی رشتہ دار کی قبر تک جانا چاہتا ہے مگر قبروں پر گذرنا پڑے گا تو وہاں
تک جانا منع ہے۔ دور ہی سے فاتحہ پڑھ دے۔ قبرستان میں جوتیاں
پہنکر نہ جائے۔ ایک شخص کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتے پہنے دیکھا
فرمایا جوتے اُتار دے نہ قبر والے کو تو ایذا دے نہ وہ تجھے **مسئلہ** قبر پر
قرآن شریف پڑھنے کے لئے حافظ مقرر کرنا جائز ہے دور مختار) یعنی جبکہ

پڑھنے والے اُجرت پر نہ پڑھتے ہوں کہ اُجرت پر قرآن مجید پڑھنا اور پڑھوانا ناجائز ہے۔ اگر اُجرت پر پڑھوانا چاہے تو اپنے کام کاج کے لئے نوکر رکھے پھر یہ کام لے۔ مسئلہ۔ عہد نامہ یا شجرہ قبر میں رکھنا جائز ہے۔ اور بہتر یہ ہے کہ میت کے منہ کے سامنے قبلہ کی جانب طاق کھود کر اُس میں رکھیں بلکہ درمختار میں کفن پر عہد نامہ لکھنے کو جائز کہا ہے۔ اور فرمایا کہ اس سے مغفرت کی امید ہے۔ اور میت کے سینہ اور پیشانی پر بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ لکھنا جائز ہے۔ ایک شخص نے اس کی وصیت کی تھی کہ انتقال کے بعد پیشانی اور سینہ پر بسم اللہ شریف لکھدی گئی۔ پھر کسی شخص نے انہیں خواب میں دیکھا حال پوچھا کہا جب میں قبر میں رکھا گیا عذاب کے فرشتے آئے۔ فرشتوں نے جب پیشانی پر بسم اللہ شریف دیکھی کہا تو عذاب سے بچگیا (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ یوں بھی ہو سکتا ہے۔ کہ پیشانی پر بسم اللہ شریف لکھیں اور سینہ پر کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مگر نہلانے کے بعد کفن پہنانے سے پیشتر کلمہ کی انگلی سے لکھیں روشنائی سے نہ لکھیں (ردالمختار)

زیارتِ قبور

مسئلہ۔ زیارت قبور مستحب ہے۔ ہر ہفتہ میں ایک دن زیارت کرے جمعہ یا جمعرات یا ہفتہ یا پیر کے دن مناسب ہے سب میں افضل روز جمعہ وقت صبح ہے۔ اولیائے کرام کے مزارات طیبہ پر سفر کر کے جانا جائز ہے۔ وہ اپنے زائر کو نفع پہنچاتے ہیں۔ اور اگر وہاں کوئی منکر شرعی ہو مثلاً عورتوں سے اختلاط تو اُس کی وجہ سے زیارت ترک نہ کی جائے کہ ایسی باتوں سے نیک کام ترک نہیں کیا جاتا بلکہ اُسے بُرا جانے

اور ممکن ہو تو بُری بات زائل کرے (ردالمحتار) مسئلہ۔ عورتوں کے لیے
بھی بعض علماء نے زیارت قبور کو جائز بتایا۔ درمختار میں بھی قول اختیار
کیا۔ مگر عزیزوں کی قبور پر جائیں گی تو جزع و فزع کریں گی۔ لہٰذا ممنوع ہے
اور صالحین کی قبور پر برکت کے لیے جائیں تو بوڑھیوں کے لئے حرج نہیں
اور جوانوں کے لیے ممنوع (ردالمحتار) اور اسلم یہ ہے کہ عورتیں مطلقاً منع کی
جائیں کہ اپنوں کی قبور کی زیارت میں تو وہی جزع و فزع ہے اور صالحین
کی قبور پر یا تعظیم میں حد سے گزر جائیں گی یا بے ادبی کرینگی۔ کہ عورتوں میں
یہ دونوں باتیں بکثرت پائی جاتی ہیں (فتاوی رضویہ) مسئلہ۔ زیارت
قبر کا طریقہ یہ ہے کہ پائنتی کی طرف سے جاکر میت کے منہ کے سامنے کھڑا
ہو۔ سرہانے سے نہ آئے کہ باعث تکلیف ہے۔ یعنی میت کو گردن پھیر کر
دیکھنا پڑے گا کہ کون آتا ہے۔ اور یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ دَارِ
قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّ اِنَّا اِنْشَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ
نَسْئَلُ اللّٰہَ لَنَا وَ لَکُمُ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ یَرْحَمُ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ
مِنَّا وَالْمُتَاَخِّرِیْنَ اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْاَرْوَاحِ الْفَانِیَۃِ وَالْاَجْسَادِ
الْبَالِیَۃِ وَالْعِظَامِ النَّخِرَۃِ اَدْخِلْ ھٰذِہِ الْقُبُوْرَ مِنْکَ
رَوْحًا وَّرَیْحَانًا وَّمِنَّا تَحِیَّۃً وَّسَلَامًا۔ ترجمہ:۔ سلام ہو تجھ پر
اے قوم مومنین کے گھر والو! تم ہمارے اگلے ہو اور ہم انشاءاللہ تم
سے ملنے والے ہیں۔ اللہ سے ہم اپنے اور تمہارے لیے عفو و عافیت
کا سوال کرتے ہیں اللہ ہمارے اگلوں اور پچھلوں پر رحم کرے۔ اے اللہ
رب فانی روحوں کے اور جسم گل جانے والے اور بوسیدہ ہڈیوں کے تو
اپنی طرف سے ان قبروں میں تازگی اور خوشبو داخل کر اور ہماری طرف
سے تحیہ اور سلام پہنچا دے) پھر فاتحہ پڑھے اور بیٹھنا چاہے تو اتنے
فاصلہ پر بیٹھے۔ کہ اُس کے پاس زندگی میں نزدیک یا دور جتنے فاصلہ پر

بیٹھ سکتا تھا (ردالمختار) مسئلہ قبرستان میں جائے تو الحمد شریف اور الم سے مفلحون تک اور آیۃ الکرسی اور امن الرسول آخر سورۃ تک اور سورۃ یٰسین شریف اور تبارک الذی اور الھکم التکاثر ایک ایک بار اور سورۂ اخلاص بارہ یا گیارہ یا سات یا تین بار پڑھے۔ اور ان سب کا ثواب مردوں کو پہنچائے تو مردوں کی گنتی برابر اسے ثواب ملے گا۔ (در مختار وغیرہ) مسئلہ۔ نماز روزہ حج زکوٰۃ اور ہر قسم کی عبادت اور ہر عمل نیک فرض و نفل کا ثواب مردوں کو پہنچا سکتا ہے۔ اُن سب کو پہنچے گا۔ اور اس کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی۔ بلکہ اُس کی رحمت سے اُمید ہے کہ سب کو پورا ملے یہ نہیں کہ اُس ثواب کی تقسیم ہو کر ٹکڑا ٹکڑا ملے (ردالمختار) بلکہ یہ امید ہے کہ اس ثواب پہنچانے والے کے لئے اُن سب کے مجموعہ کے برابر ملے مثلاً کوئی نیک کام کیا۔ جسکا ثواب کم از کم دس ملے گا۔ اسے دس مردوں کو پہنچایا تو ہر ایک کو دس دس ملیں گے۔ اور اس کو ایک سو دس اور ہزار کو پہنچایا تو اسے دس ہزار دس وعلی ہذا القیاس (فتاوی رضویہ) مسئلہ نابالغ نے کچھ پڑھ کر یا کوئی نیک عمل کر کے مردہ کو پہنچایا تو انشاء اللہ تعالےٰ پہنچیگا (فتاوی رضویہ) مسئلہ۔ قبر کو بوسہ دینا بعض علماء نے جائز کہا ہے۔ مگر صحیح یہ ہے کہ منع ہے (اشعۃ اللمعات) اور قبر کا طواف تعظیمی منع ہے۔ اور اگر برکت لینے کے لئے گرد مزار پھرا تو حرج نہیں۔ مگر عوام منع کی جائیں بلکہ عوام کے سامنے کیا بھی نہ جائے کہ کچھ کا کچھ سمجھینگے۔ مسئلہ۔ دفن کے بعد مردہ کو تلقین کرنا اہلسنت کے نزدیک مشروع ہے۔ (جوہرہ) یہ جو اکثر کتابوں میں ہے تلقین نہ کی جائے۔ یہ معتزلہ کا مذہب ہے۔ کہ انہوں نے ہماری کتابوں میں یہ اضافہ کر دیا ہے۔ (ردالمختار) مسئلہ۔ حدیث میں ہے۔ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جب تمہارا کوئی مسلمان بھائی مرے اور اُس کی مٹی دیکھو

تو تم میں ایک شخص قبر کے سرہانے کھڑا ہو کر کہے یا فلان بن فلان وہ سنے گا اور جواب نہ دیگا۔ پھر کہے یا فلان بن فلان وہ سیدھا ہو کر بیٹھ جائے گا۔ پھر کہے یا فلان بن فلان وہ کہے گا۔ ہمیں ارشاد کر اللہ تجھ پر رحم فرمائے۔ مگر تمہیں اس کے کہنے کی خبر نہیں ہوتی پھر کہے اُذْکُرْ مَا خَرَجْتَ مِنَ الدُّنْیَا شَہَادَۃَ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ (صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) وَاِنَّکَ رَضِیْتَ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ (صلے اللہ علیہ وسلم) نَبِیًّا وَّبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا۔ ترجمہ:۔ تو اُسے یاد کر جس پر تو دنیا سے نکلا۔ یعنی یہ گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے بندے اور رسول ہیں۔ اور یہ کہ اللہ کے رب اور اسلام کے دین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی اور قرآن کے امام ہونے پر راضی تھا، نکیرین ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہینگے چلو ہم اُس کے پاس کیا بیٹھیں جسے لوگ اُس کی حجت سکھا چکے اس پر کسی نے حضور سے عرض کی اگر اُس کی ماں کا نام معلوم نہ ہو فرمایا۔ حوا کی طرف نسبت کرے (رواہ الطبرانی فی الکبیر والضیا فی الاحکام وغیرہما) بعض اجلۂ تابعین فرماتے ہیں۔ جب قبر پر مٹی برابر کر چکیں اور لوگ واپس جائیں تو مستحب سمجھا جاتا ہے کہ میت سے اُس کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر یہ کہا جائے۔ یَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ قُلْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تین بار۔ پھر کہا جائے قُلْ رَبِّیَ اللّٰہُ وَدِیْنِیَ الْاِسْلَامُ وَنَبِیِّیْ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ۔ اے فلان بن فلان۔ تو کہہ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، تو کہہ میرا رب اللہ ہے اور میرا دین اسلام ہے۔ اور میرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں مسئلہ قبر پر پھول ڈالنا بہتر ہے۔ کہ جب تک تر رہینگے تسبیح کرتے رہینگے۔ اور میت کا دل بہلے گا (ردالمختار) یوہیں جنازہ پر پھولوں کی چادر ڈالنے میں

حرج نہیں مسئلہ۔ قبر پر سے تر گھاس نوچنا نہ چاہیئے کہ اُس کی تسبیح سے رحمت اُترتی ہے۔ اور میت کو اُنس ہوتا ہے۔ اور نوچنے میں میت کا حق ضائع کرنا ہے۔ (ردالمختار)

تعزیت کا بیان

مسئلہ۔ تعزیت مسنون ہے حدیث میں ہے جو اپنے بھائی مسلمان کی مصیبت میں تعزیت کرے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اُسے کرامت کا جوڑا پہنائے گا۔ (رواہ ابن ماجہ) فرمایا جو کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کرے اُسے اُسی کی مثل ثواب ملے گا (رواہ ترمذی) مسئلہ۔ تعزیت کا وقت موت سے تین دن تک ہے۔ اس کے بعد مکروہ ہے۔ کہ غم تازہ ہوگا۔ مگر جب تعزیت کرنے والا یا جس کی تعزیت کی جائے وہاں موجود نہ ہو یا موجود ہو مگر اسے علم نہیں تو بعد میں حرج نہیں (جوہرہ وغیرہ) مسئلہ دفن سے پیشتر بھی تعزیت جائز ہے۔ مگر افضل یہ ہے کہ دفن کے بعد ہو۔ یہ اُس وقت ہے کہ اولیائے میت جزع و فزع نہ کرتے ہوں ورنہ اُن کی تسلی کے لئے دفن سے پیشتر ہی کریں (جوہرہ) مسئلہ مستحب یہ ہے کہ میت کے تمام اقارب کو تعزیت کریں۔ چھوٹے بڑے مرد و عورت سب کو مگر عورت کو اُس کے محارم ہی تعزیت کریں۔ تعزیت میں یہ کہے۔ اللہ تعالیٰ میت کی مغفرت فرمائے اور اُس کو اپنی رحمت میں ڈھانکے۔ اور تم کو صبر روزی کرے۔ اور اس مصیبت پہ ثواب عطا فرمائے نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان لفظوں سے تعزیت فرمائی۔ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَاَعْطٰی وَکُلُّ شَیْئٍ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی۔ خدا ہی کا ہے۔ جو اُس نے لیا دیا اور اُس کے نزدیک ہر چیز ایک میعاد مقرر کے ساتھ ہے

(عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ مصیبت پر صبر کرے تو اُسے دو ثواب ملتے ہیں ایک مصیبت کا دوسرا صبر کا اور جزع و فزع سے دونوں جاتے رہتے ہیں۔ (درالمختار) مسئلہ۔ میت کے اعزہ کا گھر میں بیٹھنا کہ لوگ اُن کی تعزیت کو آئیں اس میں حرج نہیں اور مکان کے دروازہ پر یا شارع عام پر بچھونے بچھا بیٹھنا بُری بات ہے۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ میت کے پڑوسی یا دور کے رشتہ دار اگر میت کے گھر والوں کے لئے اُس دن اور رات کے لئے کھانا لائیں تو بہتر ہے۔ اور انہیں اصرار کر کے کھلائیں (درالمختار) مسئلہ۔ میت کے گھر والے تیجہ وغیرہ کے دن دعوت کریں تو ناجائز و بدعت قبیحہ ہے کہ دعوت تو خوشی کے وقت مشروع ہے۔ نہ کہ غم کے وقت اور اگر فقراء کو کھلائیں تو بہتر ہے (فتح القدیر) مسئلہ جن لوگوں سے قرآن شریف یا کلمہ طیبہ پڑھوایا اُن کے لئے بھی کھانا طیار کرنا ناجائز ہے (درالمختار) یعنی جب کہ ٹھیرا لیا ہو یا معروف ہو یا وہ اغنیاء ہوں مسئلہ۔ تیجے وغیرہ کا کھانا اکثر میت کے ترکہ سے کیا جاتا ہے۔ اس میں یہ لحاظ ضروری ہے۔ کہ ورثہ میں کوئی نابالغ نہ ہو۔ ورنہ سخت حرام ہے۔ یوہیں اگر بعض ورثہ موجود نہ ہوں جب بھی ناجائز ہے۔ جب کہ غیر موجودین سے اجازت نہ لی ہو۔ اور سب بالغ ہوں اور سب کی اجازت سے ہو۔ یا کچھ نابالغ یا غیر موجود ہوں۔ مگر بالغ موجود اپنے حصہ سے کرے تو حرج نہیں (خانیہ وغیرہ) مسئلہ۔ تعزیت کے لئے اکثر عورتیں رشتہ دار جمع ہوتی ہیں اور روتی پیٹتی نوحہ کرتی ہیں اُنہیں کھانا نہ دیا جائے۔ کہ گناہ پر مدد دینا ہے۔ (کشف الغطاء) مسئلہ۔ میت کے گھر والوں کو جو کھانا بھیجا جاتا ہے یہ کھانا صرف گھر والے کھائیں اور انہیں کے لائق بھیجا جائے۔ زیادہ نہیں۔ اور وں کو وہ کھانا منع ہے (کشف الغطاء) مسئلہ۔ اور صرف پہلے دن کھانا بھیجنا سنت ہے اس کے بعد مکروہ

(عالمگیری) مسئلہ۔ قبرستان میں تعزیت کرنا بدعت ہے (رد المختار)
مسئلہ۔ اور دفن کے بعد میت کے مکان پر آنا اور تعزیت کرکے اپنے اپنے گھر جانا اگر اتفاقاً ہو حرج نہیں اور اس کی رسم کرنا نہ چاہیئے۔ اور میت کے مکان پر تعزیت کے لئے لوگوں کا مجمع کرنا دفن کے پہلے ہو یا بعد اُسی وقت ہو یا کسی اور وقت خلاف اولیٰ ہے۔ اور کریں تو گناہ بھی نہیں۔

سوگ اور نوحہ کا ذکر

مسئلہ۔ سوگ کے لئے سیاہ کپڑے پہننا مردوں کو ناجائز ہے (عالمگیری) یوہیں سیاہ بلّے لگانا کہ اس میں نصاریٰ کی مشابہت بھی ہے مسئلہ میت کے گھر والوں کو تین دن تک اس لئے بیٹھنا کہ لوگ آئیں۔ اور تعزیت کر جائیں۔ جائز ہے۔ مگر ترک بہتر ہے۔ اور یہ اسوقت ہے۔ کہ فرش اور دیگر آرائش نہ کرنا ہو۔ ورنہ ناجائز ہے (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ نوحہ یعنی میت کے اوصاف مبالغہ کے ساتھ بیان کرکے آواز سے رونا جسکو بین کہتے ہیں۔ بالاجماع حرام ہے۔ یوہیں واویلا وامصیبتاہ کہکے چلانا (جوہرہ وغیرہ) مسئلہ۔ گریبان پھاڑنا موبنھ نوچنا بال کھولنا سر پر خاک ڈالنا سینہ کوٹنا ران پر ہاتھ مارنا یہ سب جاہلیت کے کام ہیں اور حرام (عالمگیری) مسئلہ۔ تین دن سے زیادہ سوگ جائز نہیں۔ اگر عورت شوہر کے مرنے پر چار مہینے دس دن سوگ کرے (حدیث) مسئلہ۔ آواز سے رونا منع ہے۔ اور آواز بلند نہ ہو تو اس کی ممانعت نہیں۔ بلکہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر بُکا فرمایا۔ (جوہرہ) اس مقام پر بعض احادیث جو نوحہ وغیرہ کے بارہ میں وارد ہیں۔ ذکر کی جاتی ہیں۔ کہ مسلمان بغور دیکھیں اور اپنے یہاں کی عورتوں کو سنائیں

اور یہ بلا ہندوستان کی اکثر عورتوں میں ہندوؤں کی تقلید سے پائی جاتی ہے۔ حدیث ۱ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جو موٹھ پر طانچہ مارے اور گریبان پھاڑے اور جاہلیت کا پکارنا پکارے (نوحہ کرے) وہ ہم سے نہیں (بخاری ومسلم) (۲) حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو سر منڈائے (یعنی کسی کے مرنے پر جیسے ہندو بھدرا کرتے ہیں) اور نوحہ کرے اور کپڑے پھاڑے میں اُس سے بری ہوں (بخاری ومسلم)۔ حدیث (۳) فرماتے ہیں (صلے اللہ علیہ وسلم) میری اُمت کے چار کام جاہلیت کے ہیں لوگ اُنہیں نہ چھوڑینگے حسب پر فخر کرنا اور نسب میں طعن اور ستاروں سے مینہ چاہنا فلاں نچھتر کے سبب پانی برسے گا)۔ اور نوحہ کرنا۔ اور فرمایا نوحہ کرنے والی نے اگر مرنے سے پہلے توبہ نہ کی۔ تو قیامت کے دن اس طرح کھڑی کی جائیگی۔ کہ اُس پر ایک کرتہ قطران کا ہوگا۔ اور ایک خارشت کا (مسلم) حدیث (۴) فرماتے ہیں حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آنکھ کے آنسو اور دل کے غم کے سبب۔ اللہ تعالیٰ عذاب نہیں فرماتا اور زبان کی طرف اشارہ کرکے فرمایا۔ لیکن اس کے سبب عذاب یا رحم فرماتا ہے اور گھر والوں کے رونے کی وجہ سے میت پر عذاب ہوتا ہے۔ یعنی جب کہ اُس نے وصیت کی ہو یا وہاں رونے کا رواج ہو۔ اور منع نہ کیا ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ یا یہ مراد ہے کہ اُن کے رونے سے اُسے تکلیف ہوتی ہی۔ کہ دوسری حدیث میں آیا اے اللہ تعالیٰ کے بندو اپنے مردے کو تکلیف نہ دو۔ جب تم رونے لگتے ہو۔ وہ بھی روتا ہے۔ (بخاری ومسلم) حدیث ۵۔ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جسپر نوحہ کیا گیا۔ قیامت کے دن اُس نوحہ کے سبب اس پر عذاب ہوگا۔ یعنی اُنہیں صورتوں میں (بخاری ومسلم) (۶) مسلم شریف میں ہی کہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں۔ جب ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کا انتقال ہوا۔ میں نے کہا مسافرت اور پردیس میں انتقال ہوا۔ ان
پر اسطرح روؤنگی جسکا چرچا ہو۔ میں نے رونے کا تہیہ کیا تھا۔ اور ایک
عورت بھی اس ارادہ سے آئی کہ میری مدد کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اُس عورت سے فرمایا جس گھر سے اللہ تعالیٰ نے شیطان کو
دو مرتبہ نکالا۔ تو اس میں شیطان کو داخل کرنا چاہتی ہے فرماتی ہیں۔ میں
رونے سے باز آئی۔ اور نہیں روئی۔ (۷) حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
فرماتے ہیں جو مرتا ہے اور رونے والا اُس کی خوبیاں بیان کرکے روتا
ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس میت پر دو فرشتے مقرر فرماتا ہے۔ جو اُس کو نچتے
ہیں اور اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ اے آدم اگر تو اول صدمہ کے وقت صبر کرے
اور ثواب کا طالب ہو تو تیرے لئے جنت کے سوا کسی ثواب پر میں
راضی نہیں (ابن ماجہ) (۹) فرماتے ہیں جس مرد یا عورت پر کوئی مصیبت
پہنچی اُسے یاد کرکے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن کہے۔ اگرچہ مصیبت
کا زمانہ دراز ہو گیا ہو۔ تو اللہ تعالیٰ اُس پر نیا ثواب عطا فرماتا ہے۔ اور ویسا
ہی ثواب دیتا ہے جیسا اُس دن کہ مصیبت پہنچی تھی **مسئلہ** مسجد میں
قبر کے پاس دروازہ مکان اہل میت کے پاس ان مقاموں پر تعزیت
کرنا مکروہ ہے (در مختار) **مسئلہ۔** تعزیت ان کلموں سے کرے۔
اَعۡظَمَ اللّٰہُ اَجۡرَکَ وَاَحۡسَنَ جَزَاءَکَ وَغَفَرَ مَیِّتَکَ ترجمہ
اللہ تعالیٰ تیرا ثواب زیادہ کرے۔ اور تیرا صبر اچھا کرے۔ اور تیری میت
کو بخشے)

شہید کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ وَلَا تَقُوۡلُوۡا لِمَنۡ یُّقۡتَلُ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ

اَمْوَاتٌ طبَلْ اَحْیَاءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ط جو اللہ کی راہ میں قتل کیے گئے اُنہیں مردہ نہ کہو۔ بلکہ وہ زندہ ہیں مگر تمہیں خبر نہیں۔ شہید دو قسم ہے۔ ایک کامل ایک ناقص۔ شہید کامل وہ ہے جو بحالت بلوغ و عقل و طہارت اسلام فعل دشمن یا کافر یا راہزن وغیرہ سے براہ ظلم بصورت مقابلہ یا غیر مقابلہ آلہ جارحہ سے قتل کیا جائے۔ یا اور کسی طرح سے مارا جائے۔ مثلاً جلایا جائے یا اس پر دیوار گرائی جائے یا ڈبو دیا جائے وغیرہ وغیرہ۔ احادیث میں اس کے فضائل بکثرت وارد ہیں۔ شہادت صرف اسی کا نام نہیں۔ کہ جہاد میں قتل کیا جائے۔ بلکہ ایک حدیث میں فرمایا اس کے سوا سات شہادتیں اور ہیں۔ جو طاعون سے مرا شہید ہے۔ جو ڈوب کر مرا شہید۔ ذات الجنب میں مرا شہید ہے۔ جو پیٹ کی بیماری میں مرا شہید ہے۔ جو جلکر مرا شہید ہے۔ جس کے اوپر دیوار وغیرہ گر پڑے . اور مر جائے شہید ہے (۷) عورت کہ بچہ پیدا ہونے یا کوارے پن میں مرجائے شہید ہے (رواہ النسائی) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ طاعون سے بھاگنے والا اُس کے مثل ہے جو جہاد سے بھاگا۔ اور جو صبر کرے۔ اُس کے لئے شہید کا اجر ہے (رواہ احمد) احمد و نسائی عرباض ابن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ فرماتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جو طاعون میں مرے۔ اُن کے بارے اللہ عزوجل کے دربار مقدمہ پیش ہوگا۔ شہدا کہینگے۔ یہ ہمارے بھائی ہیں یہ ویسے ہی قتل کیے گئے۔ جیسے ہم اور بچھونوں پر وفات پانیوالے کہیں گے یہ ہمارے بھائی ہیں یہ اپنے بچھونوں پر مرے جیسے ہم۔ اللہ عزوجل فرمائے گا۔ اِن کے زخم دیکھو اگر ان کے زخم مقتولین کے مشابہ ہوں تو یہ اُنہیں میں ہیں۔ اور اُنہیں کے ساتھ ہم دیکھیں گے تو اُن کے زخم شہداء کے زخموں سے مشابہ ہونگے۔ شہدا میں شامل

کر دیئے جائیں گے۔ ابن ماجہ کی روایت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے۔ کہ ارشاد فرمایا۔ (۸) مسافرت کی موت شہادت ہے۔ ان کے سوا اور بہت صورتیں ہیں جنہیں شہادت کا ثواب ملتا ہے۔ امام جلال الدین سیوطی وغیرہ ائمہ نے ان کو ذکر کیا ہے۔ بعض یہ ہیں۔ مسہّل کی بیماری میں مرا۔ (۱۰) سواری سے گر کر مرا یا مرگی سے مرا (۱۱) بخار میں مرا۔ (۱۲) مال یا جان (۱۳) یا اہل (۱۴) یا کسی (۱۵) حق کے بچانے میں قتل کیا گیا (۱۶) عشق میں مرا۔ بشرطیکہ پاک دامن ہو اور چھپایا ہو۔ (۱۷) کسی درندہ نے پھاڑ کھایا۔ (۱۸) بادشاہ نے ظلماً قید کیا یا مارا (۱۹) اور مر گیا۔ کسی (۲۰) موذی جانور کے کاٹنے سے مرا۔ (۲۱) علم دین کے طلب میں مرا۔ (۲۲) موذن کہ طلب ثواب کے لیے اذان کہتا ہو۔ (۲۳) تاجر راست گو سچ بولنے والا۔ (۲۴) جسے سمندر کے سفر میں متلی اور قے آئی (۲۵) جو اپنے بال بچوں کے لیئے سعی کرے اُن میں امر الٰہی قائم کرے اور اُنہیں حلال کھلائے۔ (۲۶) جو ہر روز پچیس بار یہ پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِیْ فِی الْمَوْتِ وَفِیْ مَا بَعْدَ الْمَوْتِ (۲۷) جو چاشت کی نماز پڑھے اور ہر مہینے میں تین روزے رکھے اور وتر کو سفر و حضر میں کہیں ترک نہ کرے (۲۸) فساد اُمت کے وقت سنت پر عمل کرنے والا اس کے لئے سو شہید کا ثواب ہے۔ (۲۹) جو مرض میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۔ چالیس بار کہے اور اسی مرض میں مر جائے اور اچھا ہو گیا تو اُس کی مغفرت ہو جائیگی (۳۰) کفار سے مقابلہ کے لئے سرحد پر گھوڑا باندھنے والا (۳۱) جو ہر رات میں سورۂ یٰسین شریف پڑھے (۳۲) جو باطہارت سو یا اور مر گیا (۳۳) نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر ہر روز سو بار درود شریف پڑھے۔ (۳۴) جو سچے دل سے اللہ کی راہ قتل ہو جانے کی آرزو کرے (اللھم ارزقنا شہادۃً فی سبیلک واجعل موتنا فی بلد حبیبک) (۳۵) جو جمعہ کے دن مرے (۳۶) جو صبح کو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ

السمیع العلیم من الشیطان الرجیم تین بار پڑھ کر سورہ حشر کی پچھلی تین
آیتیں ھُوَاللّٰہُ الَّذِی سے لیکر تا آخر پڑھے۔ اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے
مقرر فرمائیگا۔ کہ اُس کے لئے شام تک استغفار کریں۔ اور اگر اُس دن
میں مرا تو شہید مرا۔ اور شام کو کہے صبح تک کے لئے یہ ہی بات ہے۔
مسئلہ۔ اصطلاح فقہ میں شہید اُس مسلمان عاقل بالغ طاہر کو کہتے ہیں
جو بطور ظلم کے آلہ جارحہ (تلوار چھری وغیرہ) سے قتل کیا جائے اور نفس
قتل سے مال نہ واجب ہوا ہو اور دنیا سے نفع نہ اُٹھایا ہو۔ شہید کا حکم
یہ ہے۔ کہ غسل نہ دیا جائے ویسے ہی خون سمیت دفن کر دیا جائے۔ تو
جہاں یہ حکم پایا جائے گا۔ فقہا اُسے شہید کہیں گے۔ ورنہ نہیں مگر شہید
فقہی نہ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ شہید کا ثواب بھی نہ پائے۔ صرف
اس کا مطلب اتنا ہوگا کہ غسل دیا جائے وبس **مسئلہ۔** نابالغ اور
مجنون کو غسل دیا جائے اگرچہ وہ کس طرح قتل کئے گئے۔ جنب اور حیض
ونفاس والی عورت خواہ ابھی حیض ونفاس میں ہو یا ختم ہو گیا۔ مگر ابھی
غسل نہ کیا تو ان سب کو غسل دیا جائے (رد المختار) **مسئلہ** حیض شروع
ہوئے ابھی پورے تین دن نہ ہوئے تھے۔ کہ قتل کی گئی۔ تو اسے غسل نہ
دینگے۔ کہ ابھی پوری طرح نہیں کہہ سکتے کہ حائض ہے (درمختار) **مسئلہ**
جنب ہونا یوں معلوم ہوگا کہ قتل سے پہلے اُس نے خود بیان کیا ہو۔ یا
اُس کی عورت نے بتایا ہو (جوہرہ) **مسئلہ۔** آلہ جارحہ وہ جس سے قتل
کرنے سے قاتل پر قصاص واجب ہوتا ہے۔ یعنی جو اعضاء کو جدا کردے
جیسے تلوار وغیرہ۔ بندوق کو بھی آلہ جارحہ کہیں گے (رد المختار) **مسئلہ** جب
نفس قتل سے قاتل پر قصاص واجب نہ ہو بلکہ مال واجب ہو۔ تو غسل دیا
جائے گا۔ مثلاً لاٹھی سے مارا یا قتل خطا کہ نشانہ پر مار رہا تھا۔ مگر کسی کو لگا اور
مر گیا۔ یا کوئی شخص ننگی تلوار لئے سو گیا۔ اور سونے میں کسی آدمی پر وہ تلوار گر پڑی

وہ مر گیا یا کسی شہر یا گاؤں میں یا ان کے قریب مقتول پڑا ملا۔ اور اس کا قاتل معلوم نہیں۔ ان سب صورتوں میں غسل دینگے۔ اور اگر مقتول شہر وغیرہ میں ملا اور معلوم ہے کہ چوروں نے قتل کیا ہے خواہ اسلحہ سے قتل کیا ہو یا کسی اور چیز سے تو غسل نہ دیا جائے۔ اگرچہ یہ معلوم نہیں کہ کس چور نے قتل کیا۔ یوہیں اگر جنگل میں ملا۔ اور معلوم نہیں کہ کس نے قتل کیا تو غسل نہ دینگے یوہیں اگر ڈاکوؤں نے قتل کیا تو غسل نہ دینگے۔ ہتھیار سے قتل کیا ہو یا کسی اور چیز سے (ردالمختار) **مسئلہ**۔ اگر نفس قتل سے مال واجب نہ ہوا بلکہ وجوب مال کسی امر خارج سے ہے۔ مثلاً قاتل و اولیائے مقتول کے درمیان صلح ہوگئی۔ یا باپ نے بیٹے کو مار ڈالا۔ یا کسی ایسے کو مارا کہ اُس کا وارث بیٹا ہے۔ مثلاً اپنی عورت کو مار ڈالا اور عورت کا وارث بیٹا ہے۔ جو اس شوہر سے ہے۔ تو قصاص کا مالک بھی لڑکا ہوگا۔ مگر چونکہ اس کا باپ قاتل ہے قصاص ساقط ہوگیا تو ان صورتوں میں غسل نہ دیا جائے (ردالمختار) **مسئلہ**۔ اگر قتل بطور ظلم نہ ہو بلکہ قصاص یا حد یا تعزیر میں قتل کیا گیا یا درندہ نے مار ڈالا تو غسل دینگے (درمختار) **مسئلہ**۔ کوئی شخص گھائل ہوا مگر اس کے بعد دنیا سے متمتع (نفع لینے والا) ہوا مثلاً کھایا یا پیا یا سویا یا علاج کیا اگرچہ یہ چیزیں بہت قلیل ہوں یا خیمہ میں ٹھہرا یعنی وہیں جہاں زخمی ہوا۔ یا نماز کا ایک وقت پورا ہوش میں گزرا۔ بشرطیکہ نماز ادا کرنے پر قادر ہو۔ تو وہاں سے اُٹھ کر دوسری جگہ کو چلا یا لوگ اُسے دوسری جگہ لے گئے خواہ زندہ پہنچا ہو یا راستہ میں انتقال ہوا۔ یا کسی دنیوی بات کی وصیت کی۔ یا بیع کی یا کچھ خریدا یا بہت سی باتیں کیں تو ان سب صورتوں میں غسل دینگے۔ بشرطیکہ یہ امور جہاد ختم ہونے کے بعد واقع ہوئے اور اگر اثنائے جنگ میں ہوں تو یہ چیزیں مانع شہادت نہیں اور غسل نہ دینگے اور وصیت اگر آخرت کے متعلق ہو یا دو ایک بات بولا اگرچہ لڑائی کے بعد تو

شہید ہے۔ غسل نہ دینگے اور اگر لڑائی میں نہیں قتل کیا گیا بلکہ ظلماً تو اُن چیزوں میں سے اگر کوئی پائی گئی غسل دینگے ورنہ نہیں (درمختار وغیرہ)۔

مسئلہ۔ جس کو حربی یا باغی یا ڈاکوؤں نے کسی آلہ سے قتل کیا ہو۔ یا ان کے جانوروں نے اسکو کچل دیا۔ اگرچہ خود ہی اُن کے جانور پر سوار تھا۔ یا کھینچے لئے جاتا تھا۔ یا اُس جانور نے اپنے ہاتھ پاؤں اس پر مارے یا دانت سے کاٹا۔ یا اس کی سواری کو اُن لوگوں نے بھڑکایا اُس سے گر کر مر گیا یا انہوں نے اس پر آگ پھینکی یا اُن کے یہاں سے ہوا آگ اُڑا لائی یا انہوں نے کسی لکڑی میں آگ لگادی۔ جسکا ایک کنارہ ادھر تھا اور ان صورتوں میں جلکر مرگیا یا معرکہ میں مرا ہوا ملا۔ اور اُسپر زخم کا نشان ہے۔ مثلاً آنکھ کان سے خون نکلا یا حلق سے صاف خون نکلا یا ان لوگوں نے شہر پناہ سے اسے پھینک دیا۔ یا اس کے اوپر دیوار ڈھادی یا پانی میں ڈبا دیا۔ یا پانی بند تھا انہوں نے کھولکر ادھر بہادیا کہ ڈوب گیا یا گلا گھونٹ دیا غرض وہ لوگ جسطرح بھی مسلمان کو قتل کریں یا قتل کے سبب نہیں وہ شہید ہے (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ معرکہ میں مردہ ملا۔ اور اس پر قتل کا کوئی نشان نہیں۔ یا اُس کی ناک یا پاخانہ پیشاب کے مقام سے خون نکلا ہے۔ یا حلق سے بستہ خون نکلا۔ یا دشمن کے خوف سے مرگیا تو غسل دیا جائے۔ (درمختار) مسئلہ۔ اپنی جان یا مال یا کسی مسلمان کے بچانے میں لڑا اور مارا گیا وہ شہید ہے۔ لوہے یا پتھر یا لکڑی کسی چیز سے قتل کیا گیا ہو (عالمگیری) مسئلہ۔ دو کشتیوں میں مسلمان تھے۔ دشمن نے ایک کشتی پر آگ پھینکی یہ لوگ جل گئے وہ آگ بڑھ کر دوسری کشتی میں لگی یہ بھی جلے۔ تو اس دوسری کشتی والے بھی شہید ہیں (عالمگیری) مسئلہ۔ مشرک کا گھوڑا چھوٹ کر بھاگا۔ اور اُس پر کوئی سوار نہیں۔ اُس نے کسی مسلمان کو کچل دیا یا مسلمان نے کافر پر تیر چلایا۔ وہ مسلمان کو لگا۔ یا کافر کے گھوڑے سے مسلمان کا

گھوڑا بھڑکا۔ اُس نے مسلمان سوار کو گرا دیا۔ یا معاذ اللہ مسلمانوں نے فرار کی۔ کافروں نے ان کو آگ یا خندق کی طرف مجبور کیا مضطر کیا یا مسلمانوں نے اپنے گرد گوکھرو بچھائے تھے۔ پھر اُس پر چلے اور مر گئے۔ ان سب صورتوں میں غسل دیا جائے (عالمگیری) مسئلہ لڑائی میں کسی مسلمان کا گھوڑا بھڑکا یا کافروں کا جھنڈا دیکھ کر بدکا۔ مگر کافروں نے اُسے نہیں بھڑکایا اور اُس نے سوار کو گرا دیا۔ وہ مر گیا۔ یا کافر قلعہ بند ہوئے اور مسلمان شہر پناہ پر چڑھے اُس پر سے پھسل کر کوئی گرا اور مر گیا یا معاذ اللہ مسلمانوں کو شکست ہوئی۔ اور ایک مسلمان کی سواری نے دوسرے مسلمانوں کو کچل دیا خواہ وہ مسلمان اُس پر سوار ہو یا باگ پکڑ کر لئے جاتا یا پیچھے سے ہانکتا ہو۔ یا دشمن پر حملہ کیا اور گھوڑے سے گر کر مر گیا۔ ان سب صورتوں میں غسل دیا جائے (عالمگیری) مسئلہ۔ دونوں فریق آمنے سامنے ہوئے۔ مگر لڑائی کی نوبت نہیں آئی اور ایک شخص مردہ ملا۔ تو جب تک نہ معلوم ہو کہ آلۂ جارحہ سے ظلماً قتل کیا گیا غسل دیا جائے (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ شہید کے بدن پر جو چیزیں از قسم کفن نہ ہوں اُتار لی جائیں۔ مثلاً پوستین زرہ۔ ٹوپی۔ خود۔ ہتھیار۔ روئی کا کپڑا۔ اور اگر کفن مسنون میں کچھ کمی پڑے تو اضافہ کیا جائے اور پاجامہ نہ اُتارا جائے۔ اور اگر کمی ہے مگر پورا کرنے کو کچھ نہیں تو پوستین اور روئی کا کپڑا نہ اُتاریں۔ شہید کے سب کپڑے اتار کر نئے کپڑے دینا مکروہ ہے۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ جیسے اور مردوں کو خوشبو لگاتے ہیں۔ شہید کو بھی لگائیں۔ شہید کا خون نہ دھویا جائے۔ خون سمیت دفن کیا جائے اور اگر کپڑے میں نجاست پلیدی لگی ہو تو دھو ڈالیں (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ شہید کی نماز جنازہ پڑھی جائے (عامہ کتب) مسئلہ دشمن پر وار کیا ضرب اُس پر نہ پڑی۔ بلکہ خود اُس پر پڑی اور مر گیا۔ تو عند اللہ شہید ہے۔ مگر غسل دیں۔ اور نماز جنازہ پڑھیں۔

کعبہ معظمہ میں نماز پڑھنے کا بیان

مسئلہ۔ کعبہ معظمہ کے اندر ہر نماز جائز ہے۔ فرض ہو یا نفل تنہا پڑھے یا باجماعت اگرچہ امام کا رُخ اور طرف ہو اور مقتدی کا اور طرف۔ مگر جبکہ مقتدی کی پشت (پیٹھ) امام کے سامنے ہو تو مقتدی کی نماز نہ ہوگی اور اگر مقتدی کا منہ امام کے منہ کے سامنے ہو تو ہو جائیگی مگر کوئی چیز اگر درمیان میں حائل نہ ہو تو مکروہ ہے اور اگر مقتدی کا منہ امام کی کروٹ کی طرف ہو تو بلا کراہت جائز (جوہرہ وغیرہ) **مسئلہ**۔ کعبہ معظمہ کی چھت پر نماز پڑھی۔ جب بھی یہ ہی صورتیں ہیں مگر اُس کی چھت پر نماز پڑھنا مکروہ ہے (تنویر الابصار) **مسئلہ**۔ مسجد الحرام شریف میں کعبہ معظمہ کے گرد جماعت کی اور مقتدی کعبہ معظمہ کے چاروں طرف ہوں۔ جب بھی جائز ہے۔ اگرچہ مقتدی بہ نسبت امام کے کعبہ شریف سے قریب تر ہو بشرطیکہ یہ مقتدی جو بہ نسبت امام کے قریب تر ہے اُدھر نہ ہو۔ جس طرف امام ہو بلکہ دوسری طرف ہو۔ اور اگر اس طرف ہے۔ جس طرف امام ہے۔ اور بہ نسبت امام کے قریب تر ہے تو اُس کی نماز نہ ہوئی (عامہ کتب) **مسئلہ**۔ امام کعبہ شریف کے اندر ہے۔ اور مقتدی باہر تو اقتدا صحیح ہے۔ خواہ امام تنہا اندر ہو یا اُس کے ساتھ بعض مقتدی بھی ہوں۔ مگر دروازہ کھلا ہونا چاہیئے کہ امام کے رکوع و سجود کا حال معلوم ہوتا رہے اور اگر دروازہ بند ہے مگر امام کی آواز آتی ہے جب بھی حرج نہیں مگر جس صورت میں امام تنہا اندر ہو کراہت ہے۔ کہ امام تنہا بلندی پر ہوگا اور یہ مکروہ ہے (درمختار) **مسئلہ**۔ امام باہر ہو اور مقتدی اندر۔ جب بھی نماز درست ہے۔ بشرطیکہ مقتدی کی پشت امام کے مواجہ (سامنے) میں نہ ہو۔ فقط۔ والحمد للہ رب العالمین۔

احکام مسجد کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰہَ فَعَسٰی اُولٰئِکَ اَنْ یَّکُوْنُوْا مِنَ الْمُھْتَدِیْنَ ط (مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائے اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی۔ اور خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرے۔ بے شک وہ راہ پانیوالوں سے ہونگے (۱) حضور سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ مرد کی نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ گھر میں اور بازار میں پڑھنے سے پچیس درجے زاید ہیں اور یہ یوں ہے کہ جب اچھی طرح وضو کر کے مسجد کے لئے نکلا۔ تو جو قدم چلتا ہے اُس سے درجہ بلند ہوتا ہے اور گناہ مٹتا ہے۔ اور جب نماز پڑھتا ہے۔ تو ملئکہ برابر اُس پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔ جب تک اپنے مصلے پر ہے اور ہمیشہ نماز میں ہے۔ جب تک نماز کا انتظار کر رہا ہے۔ (بخاری وغیرہ) اور ایک روایت میں ہے۔ ہر قدم کے بدلے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور جب سے گھر سے نکلتا ہے۔ واپسی تک نماز پڑھنے والوں میں لکھا جاتا ہے (رواہ احمد) (۲) فرماتے ہیں جو اچھی طرح وضو کر کے فرض نماز کو گیا۔ اور مسجد میں نماز پڑھی اُس کی مغفرت ہو جائے گی (رواہ النسائی) (۳) جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مسجد نبوی کے گرد کچھ زمینیں خالی ہوئیں۔ بنی سلمہ (نام قبیلہ) نے چاہا کہ مسجد کے قریب اٹھ جائیں۔ یہ خبر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو پہنچی فرمایا مجھے خبر پہنچی ہے۔ کہ تم مسجد کے قریب اُٹھ آنا چاہتے ہو۔ عرض کی یا رسول اللہ ہاں ارادہ تو ہے۔ فرمایا اے بنی سلمہ اپنے گھروں ہی میں رہو۔ تمہارے قدم لکھے جائینگے۔ (تکتب اثارکم تکتب اثارکم)۔

دو بار اس کلمہ کو ارشاد فرمایا بنی سلمہ کہتے ہیں۔ لہذا ہم کو گھر بدلنا پسند نہ آیا (رواہ مسلم وغیرہ) (۴) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ انصار کے گھر مسجد سے دور تھے انہوں نے قریب آنا چاہا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ ترجمہ جو انہوں نے نیک کام آگے بھیجے وہ اور ان کے نشانِ قدم ہم لکھتے ہیں (ابن ماجہ) (۵) فرماتے ہیں۔ سب سے بڑھ کر نماز میں اُسکا ثواب ہے جو دور سے چل کر آئے۔ (رواہ البخاری وغیرہ) (۶) ابی بن کعب رضی اللہ کہتے ہیں۔ ایک انصاری کا گھر مسجد سے سب سے زیادہ دور تھا۔ اور کوئی نماز اُن کی خطا نہ ہوتی اُن سے کہا گیا کاش تم کوئی سواری خرید لو کہ اندھیرے اور گرمی میں اُس پر سوار ہو کر آؤ۔ جواب دیا میں چاہتا ہوں۔ کہ میرا مسجد کو جانا اور پھر گھر کو واپس آنا لکھا جائے۔ اِس پر حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ نے تجھے یہ سب جمع کر کے دیدیا (مسلم وغیرہ) (۷) فرماتے ہیں تکلیف میں وضو پورا کرنا اور مسجد کی طرف چلنا اور ایک نماز کے بعد دوسری کا انتظار کرنا گناہوں کو اچھی طرح دھو دیتا ہے۔ (رواہ البزار) (۸) فرماتے ہیں صلے اللہ علیہ وسلم جو مسجد کو صبح یا شام کو جائے۔ اللہ تعالیٰ اُس کے لئے جنت میں مہمانی تیار کرتا ہے۔ جتنی بار جائے۔ (بخاری ومسلم) (۹) فرماتے ہیں جو لوگ اندھیریوں میں مساجد کو جانیوالے ہیں اُنہیں قیامت کے دن کامل نور کی بشارت سنادی (ابوداؤد وغیرہ) (۱۰) فرماتے ہیں۔ تین شخص اللہ تعالیٰ کی ضمان میں ہیں۔ اگر زندہ رہیں تو روزی دے اور کفایت کرے۔ مر جائیں تو جنت میں داخل کرے۔ (۱) جو شخص گھر میں داخل ہو۔ اور گھر والوں پر سلام کرے وہ اللہ تعالیٰ کی ضمان میں ہے۔ (۲) اور جو مسجد کو جائے اللہ تعالیٰ کی ضمان میں ہے۔ اور (۳) جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلا وہ اللہ کی ضمان میں ہے۔ (ابوداؤد وغیرہ) (۱۱) فرماتے ہیں۔ جس نے گھر میں اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد کو آیا۔ وہ اللہ تعالیٰ

کا زائر (زیارت کرنے والا) ہے اور جس کی زیارت کی جائے اُس پر حق ہے کہ زائر کا اکرام (عزت) کرے (طبرانی وغیرہ) (۱۲) فرماتے ہیں صلے اللہ علیہ وسلم جو گھر سے نماز کو جائے اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ السَّائِلِیْنَ عَلَیْکَ وَبِحَقِّ مَمْشَایَ ھٰذَا فَاِنِّیْ لَمْ اَخْرُجْ اَشِرًا وَّلَا بَطِرًا وَّلَا رِیَاءً وَّلَا سُمْعَۃً وَّخَرَجْتُ اِتِّقَاءَ سَخَطِکَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِکَ فَاَسْئَلُکَ اَنْ تُعِیْذَنِیْ مِنَ النَّارِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اُس کی طرف اللہ عزوجل اپنے وجہ کریم کے ساتھ متوجہ ہوتا ہے۔ اور ستّر ہزار فرشتے اُس کے لئے استغفار کرتے ہیں (ابن ماجہ) (۱۳) فرماتے ہیں جب کوئی مسجد کو جائے تو کہے اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ۔ اور جب نکلے تو کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ (مسلم) (۱۴) عبداللہ بن عمرو عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم مسجد میں جاتے تو یہ کہتے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ فرمایا جب اسے کہہ لے تو شیطان کہتا ہے مجھ سے تمام دن محفوظ رہا۔ (ابو داؤد) اور ایک روایت میں ہے۔ جب مسجد میں حضور داخل ہوتے تو درود پڑھتے اور کہتے رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ۔ (ترمذی) ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ جاتے اور نکلتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ کہتے اس کے بعد وہ دعا پڑھتے (ابن ماجہ) تنبیہ۔ اگر سب دعائیں یاد ہو سکیں تو نور علیٰ نور ہے۔ ورنہ ان میں سے کوئی ایک یاد کرلے زیادہ مشہور اول الذکر دو دعائیں ہیں۔ (اَللّٰھُمَّ افْتَحْ الخ اَسْئَلُکَ الخ) (۱۵) فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو سب جگہ سے زیادہ محبوب مساجد ہیں اور سب سے زیادہ مبغوض بازار ہیں (مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ) (۱۶) فرماتے ہیں۔ سات شخص ہیں جنپر اللہ تعالیٰ سایہ کریگا۔

اُسدن کہ اُس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں (۱) عادل۔ (۲) اور وہ جوان جس کی نشو و نما اللہ تعالیٰ کی عبادت میں ہوئی۔ (۳) اور وہ شخص جسکا دل مسجد کو لگا ہوتا ہے (۴) اور وہ دو شخص کہ باہم اللہ کے لئے دوستی رکھتے ہیں۔ اسی پر جمع ہوئے اسی پر متفرق (جدا) ہوئے (۵) اور وہ شخص جسے کسی عورت صاحب منصب و جمال نے بلایا۔ اُس نے کہدیا۔ میں اللہ سے ڈرتا ہوں (۶) اور وہ شخص جس نے کچھ صدقہ کیا اور اسے اتنا چھپایا کہ بائیں کو خبر نہ ہوئی کہ دہنے نے کیا خرچ کیا۔ (۷) اور وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا۔ اور آنکھوں سے آنسو بہے (بخاری وغیرہ) (۱۷) فرماتے ہیں تم جب کسی کو دیکھو کہ مسجد کا عادی ہے تو اُس کے ایمان کے گواہ ہو جاؤ۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور پچھلے دن پر ایمان لائے (ترمذی) مسجد میں تھوکنا خطا ہے۔ اور اُس کا کفارہ زائل کر دینا ہے۔ (رواہ الشیخان) فرماتے ہیں صلے اللہ علیہ وسلم مجھ پر میری امت کے اعمال اچھے بُرے سب پیش کئے گئے۔ نیک کاموں میں اذیت (دکھ دینے والی) کسی چیز کا راستہ سے دور کرنا پایا اور بُرے اعمال میں مسجد میں تھوک کہ زائل (دور) نہ کیا گیا ہو۔ (رواہ مسلم) (۲۰) فرماتے ہیں مجھ پر امت کے ثواب پیش کئے گئے یہاں تک کہ تنکا جو مسجد سے کوئی باہر کر دے۔ اور گناہ پیش کئے گئے تو اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہ دیکھا کہ کسی کو آیت یا سورت قرآن دی گئی اور اس نے بھلا دی۔ (ابو داؤد وغیرہ) (۲۱) اور ایک روایت میں ہے جو اذیت کی چیز مسجد سے نکالے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک گھر جنت میں بنائے گا۔ (ابن ماجہ) (۲۲) فرماتے ہیں۔ مساجد کو بچوں اور پاگلوں اور بیع و شرا (خرید و فروخت) اور جھگڑے اور آواز بلند کرنے اور حدود قائم کرنے اور تلوار کھینچنے سے بچاؤ۔ (ابن ماجہ وغیرہ) (۲۳) فرماتے ہیں۔ جب کسی کو مسجد میں خرید و فروخت کرتے دیکھو۔ تو کہو خدا

تیری تجارت میں نفع نہ دے (ترمذی وغیرہ)(۲۴) فرماتے ہیں ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ مساجد میں دنیا کی باتیں ہونگی تم اُن کے ساتھ نہ بیٹھو کہ خدا کو اُن سے کچھ کام نہیں (بیہقی)(۲۵) ایک دن مسجد میں قبلہ کی طرف تھوک دیکھا اُسے صاف کیا پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ کیا تم میں کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے۔ کہ اُس کے سامنے کھڑا ہو کر کوئی شخص اُس کے منہ کی طرف تھوک دے (رواہ ابن خزیمہ)(۲۶) فرماتے ہیں جو قبلہ کی طرف تھوکے۔ قیامت کے دن اسطرح آئیگا کہ اُسکا تھوک دونوں آنکھوں کے درمیان ہوگا۔ (ابوداؤد) ایک روایت میں ہے مسجد میں تھوکنا گناہ ہے۔ (رواہ احمد عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)(۲۷) سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں۔ میں مسجد میں سویا تھا۔ ایک شخص نے مجھ پر کنکری پھینکی دیکھا تو حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہیں فرمایا۔ جاؤ اُن دو شخصوں کو میرے پاس لاؤ۔ میں اُن دونوں کو حاضر لایا۔ فرمایا تم کس قبیلہ کے ہو یا کہاں کے رہنے والے ہو۔ انہوں نے عرض کی ہم طائف کے رہنے والے ہیں۔ فرمایا اگر تم اہل مدینہ ہوتے تو میں تمہیں سزا دیتا۔ (کہ وہاں کے لوگ آداب سے واقف ہیں) مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آواز بلند کرتے ہو (رواہ البخاری) مسئلہ۔ قبلہ کی طرف قصداً پاؤں پھیلانا مکروہ ہے۔ سوتے میں ہو یا جاگتے میں یوہیں قرآن شریف اور کتب شرعیہ کی طرف بھی پاؤں پھیلانا مکروہ۔ ہاں اگر کتابیں اونچے پر ہوں کہ پاؤں کی محاذات (برابری سامنا) اُن کی طرف نہ ہو تو حرج نہیں یا بہت دور ہوں کہ عرفاً کتاب کی طرف پاؤں پھیلانا نہ کہا جائے۔ تو بھی معاف ہے (درمختار) مسئلہ۔ نابالغ کا پاؤں قبلہ رخ کر کے لٹا دیا یہ بھی مکروہ ہے۔ اور کراہت اس لٹانے والے پر عائد ہوگی (ردالمختار) مسئلہ۔ مسجد کا دروازہ بند کرنا مکروہ ہے! البتہ اگر اسباب مسجد

جاتے رہنے کا خوف ہو تو علاوہ اوقاتِ نماز بند کرنے کی اجازت ہے (عالمگیری)
مسئلہ۔ مسجد کی چھت پر وطی و بول و براز حرام ہے۔ یونہیں جنب اور
حیض و نفاس والی کو اُس پر جانا حرام ہے کہ وہ بھی مسجد کے حکم میں ہے
مسجد کی چھت پر بلا ضرورت چڑھنا مکروہ ہے (در مختار وغیرہ) **مسئلہ** مسجد
کو راستہ بنانا یعنی اس میں سے ہو کر گزرنا ناجائز ہے۔ اگر اس کی عادت
کرے تو فاسق ہے۔ اگر کوئی اس نیت سے مسجد میں گیا وسط (درمیان)
میں پہنچا تھا۔ کہ نادم ہوا تو جس دروازہ سے اُس کو نکلنا تھا۔ اُس کے سوا
دوسرے درورزاہ سے نکلے یا دہیں نماز پڑھ کر پھر نکلے اور وضو نہ ہو تو جس
طرف سے آیا ہے واپس جائے (در مختار وغیرہ) **مسئلہ۔** مسجد میں نجاست
لے کر جانا اگرچہ اُس سے مسجد آلودہ نہ ہو۔ یا جس کے بدن پر نجاست لگی ہو
اُسکو مسجد میں جانا منع ہے (ردالمحتار) **مسئلہ۔** ناپاک روغن مسجد میں جلانا
یا نجس گارا مسجد میں لگانا منع ہے (در مختار) **مسئلہ۔** مسجد میں کسی برتن کے
اندر پیشاب کرنا یا فصد کا خون لینا بھی ناجائز ہے (در مختار) **مسئلہ** بچے اور
پاگل کو جن سے نجاست کا گمان ہو مسجد میں لے جانا حرام ہے ورنہ مکروہ
ہے۔ جو لوگ جوتیاں مسجد کے اندر لے جاتے ہیں۔ اُن کو اس کا خیال کرنا
چاہیئے۔ کہ اگر نجاست لگی ہو۔ تو صاف کر لیں اور جوتا پہنے مسجد میں چلے جانا
سوءِ ادب (بے ادبی) ہے۔ (ردالمحتار) **مسئلہ۔** عیدگاہ یا وہ مقام کہ جنازہ
کی نماز پڑھنے کے لئے بنا ہو۔ اقتدار کے مسائل میں مسجد کے حکم میں ہے
کہ اگرچہ امام و مقتدی کے درمیان کتنی ہی صفوں کی جگہ فاصل ہو اقتدار
صحیح ہے۔ اور باقی احکام مسجد کے اُس پر نہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ
اُس میں پیشاب و پاخانہ جائز ہے۔ بلکہ یہ مطلب ہے کہ جنب اور حیض و
نفاس والی کو اُس میں آنا جائز ہے۔ فنائے مسجد اور مدرسہ و خانقاہ و سرائے
اور تالابوں پر جو چبوترہ وغیرہ نماز پڑھنے کے لئے بنا لیا کرتے ہیں۔ اُن سب کے

بھی یہی احکام ہیں جو عیدگاہ کے لئے ہیں (در مختار) مسئلہ۔ مسجد کی دیوار میں نقش و نگار اور سونے کا پانی پھیرنا منع نہیں جب کہ بہ نیت تنظیم مسجد ہو۔ مگر دیوار قبلہ میں نقش و نگار مکروہ ہے۔ یہ حکم اُسوقت ہے۔ کہ کوئی شخص اپنے حلال طیب طاہر مال سے نقش و نگار کرے اور مال وقف سے نقش و نگار حرام ہے۔ اگر متولی نے نقش کرایا یا سفیدی کی تو تاوان دے۔ ہاں اگر واقف نے یہ فعل خود بھی کیا یا اُس نے متولی کو اختیار دیا ہو تو مال وقف سے یہ خرچ دیا جائے گا (در مختار) مسئلہ۔ مسجد کا مال جمع ہے اور خوف ہے کہ ظالم ضائع کر ڈالیں گے تو ایسی حالت میں نقش و نگار پر صرف کر سکتے ہیں (عالمگیری) مسئلہ۔ مسجد کی دیواروں اور محرابوں پر قرآن لکھنا اچھا نہیں کہ اندیشہ ہے وہاں سے گرے اور پاؤں کے نیچے پڑے اسی طرح مکان کی دیواروں پر کہ علت مشترک ہے۔ یوہیں جس بچھونے یا مصلے پر اسماء الہی لکھے ہوں اُسکا بچھانا یا کسی اور استعمال میں لانا جائز نہیں اور یہ بھی منع ہے۔ کہ اپنی ملک میں سے اُسے جدا کر دے کہ دوسرے کے استعمال نہ کرنے کا کیا اطمینان لہٰذا واجب و ضروری ہے۔ کہ اُس کو سب سے اوپر کسی ایسی جگہ رکھیں کہ اس سے اوپر کوئی چیز نہ ہو (عالمگیری) یوہیں بعض دستر خوانوں پر اشعار لکھتے ہیں۔ اُن کا بچھانا اور اُن پر روٹی وغیرہ رکھ کر کھانا ممنوع ہے۔ مسئلہ۔ مسجد میں وضو کرنا اور کلی کرنا اور مسجد کی دیواروں یا چٹائیوں پر یا چٹائیوں کے نیچے تھوکنا اور ناک سنکنا ممنوع ہے اور چٹائیوں کے نیچے ڈالنا اوپر ڈالنے سے زیادہ بُرا ہے۔ اور اگر ناک سنکنے یا تھوکنے کی ضرورت ہی پڑ جائے۔ تو کپڑے میں لے لے (عالمگیری) مسئلہ۔ مسجد میں کوئی جگہ وضو کیلئے ابتداء ہی سے بانی مسجد نے قبل تمام مسجدیت بنائی ہے۔ جس میں نماز نہیں ہوتی۔ تو وہاں وضو کر سکتا ہے۔ یوہیں طشت وغیرہ کسی برتن میں بھی وضو کر سکتا ہے۔ مگر بشرط کمال احتیاط

کہ مسجد میں کوئی چھینٹ نہ پڑے (عالمگیری) بلکہ مسجد کو ہر گھن کی چیز سے بچانا ضروری ہے۔ آج کل اکثر دیکھا جاتا ہے کہ وضو کے بعد منہ اور ہاتھ سے پانی پونچھ کر مسجد میں جھاڑتے ہیں یہ ناجائز و حرام ہے۔ مسئلہ۔ کیچڑ سے پاؤں سنا ہوا ہے۔ اُسکو مسجد کی دیوار یا ستون سے پونچھنا ممنوع ہے۔ یونہیں پھیلے ہوئے غبار سے پونچھنا بھی ناجائز ہے۔ اور کوڑا جمع ہے تو اُس سے پونچھ سکتے ہیں۔ یونہیں مسجد میں کوئی لکڑی پڑی ہوئی ہے۔ کہ عمارت مسجد میں داخل نہیں۔ اُس سے بھی پونچھ سکتے ہیں۔ چٹائی کے بیکار ٹکڑے سے جس پر نماز نہ پڑھتے ہوں۔ پونچھ سکتے ہیں۔ مگر بچنا افضل و بہتر ہے (عالمگیری) مسئلہ۔ مسجد کا کوڑا جھاڑ کر کسی ایسی جگہ نہ ڈالیں۔ جہاں بے ادبی ہو (درمختار) مسئلہ۔ مسجد میں کنواں نہیں کھودا جاسکتا اور اگر قبل مسجد وہ کنواں تھا۔ اور اب مسجد میں آگیا۔ تو باقی رکھا جائیگا (عالمگیری) مسئلہ۔ مسجد میں پیڑ لگانے کی اجازت نہیں۔ ہاں مسجد کو اس کی حاجت ہے۔ کہ زمین میں تری ہے۔ ستون قائم نہیں رہتے تو اُس تری کے جذب کرنے کے لئے پیڑ لگا سکتے ہیں (عالمگیری)۔ مسئلہ۔ قبل تمام مسجدیت مسجد کے اسباب رکھنے کیلئے مسجد میں حجرہ وغیرہ بنا سکتے ہیں۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ مسجد میں سوال کرنا حرام ہے اور اس سائل کو دینا بھی منع ہے۔ مسجد میں گم شدہ چیز کو تلاش کرنا منع ہے حدیث میں ہے۔ جب دیکھو کہ کوئی گمی ہوئی چیز مسجد میں تلاش کرتا ہے۔ تو کہو خدا اُسکو تیرے پاس واپس نہ کرے کہ مسجدیں اس لئے نہیں بنیں۔ رواہ مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہا (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ مسجد میں شعر پڑھنا ناجائز ہے۔ البتہ اگر وہ شعر حمد و نعت و منقبت و وعظ و حکمت کا ہو تو جائز ہے (درمختار) مسئلہ۔ مسجد میں کھانا پینا سونا معتکف اور مسافر کے سوا کسی کو جائز نہیں۔ لہٰذا جب کھانے پینے وغیرہ کا ارادہ ہو تو اعتکاف کی نیت کر کے مسجد میں جائے۔ کچھ ذکر و نماز کے بعد اب کھا پی سکتا ہے اور بعضوں

نے صرف معتکف کا استثنا کیا اور یہی راجح ہے۔ لہٰذا غریب الوطن پردیسی بھی بنیتِ اعتکاف کرے کہ خلاف سے بچے (درمختار وغیرہ) مسئلہ مسجد میں کچا پیاز لہسن کھانا یا کھا کر جانا ناجائز ہے۔ جب تک بو باقی ہو۔ کہ فرشتوں کو اس سے تکلیف ہوتی ہے۔ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ جو اس بدبودار درخت سے کھائے۔ وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔ کہ ملئکہ کو اُس چیز سے ایذا ہوتی ہے۔ جس سے آدمی کو ہوتی ہے (رواہ البخاری) یہی حکم ہر اُس چیز کا ہے۔ جس میں بدبو ہو۔ جیسے گندنا۔ مولی۔ کچا گوشت۔ مٹی کا تیل۔ وہ دیا سلائی جس کے رگڑنے میں بو اُڑتی ہے۔ ریاح خارج کرنا۔ وغیرہ وغیرہ جسکو گندہ دہنی کا عارضہ ہو۔ یا کوئی بدبودار زخم ہو۔ یا کوئی دوائی بدبودار لگائی ہو۔ تو جب تک بو منقطع نہ ہو (نہ ہٹے) اُسکو مسجد میں آنے کی ممانعت ہے۔ یونہیں قصاب اور مچھلی فروخت کرنیوالے اور کوڑہی اور سفید داغ والے اور اُس شخص کو جو لوگوں کو زبان سے ایذا دیتا ہو۔ مسجد سے روکا جائیگا (درمختار وغیرہ) مسئلہ بیع و شرا (خرید و فروخت) وغیرہ ہر عقد مبادلہ مسجد میں منع ہے۔ صرف معتکف کو اجازت ہے۔ جب کہ تجارت کے لئے خرید و فروخت نہ کرتا ہو۔ بلکہ اپنے اور بال بچوں کی ضرورت سے ہو اور وہ شے مسجد میں نہ لائی گئی ہو (درمختار) مسئلہ۔ مباح باتیں بھی مسجد میں کرنیکی اجازت نہیں نہ آواز بلند کرنا جائز (درمختار وغیرہ) افسوس کہ اس زمانہ میں مسجدوں کو لوگوں نے چوپال بنا رکھا ہے۔ تمام دنیاوی جھگڑے ہر طرح کی فضول باتیں گالی گلوچ وغیرہ سب کچھ مسجد میں بکتے ہیں۔ بالکل پرواہ نہیں کرتے۔ بھلا ایسے نمازیوں کی نماز یا دیگر عبادات کا کیا اثر مسئلہ درزی کو اجازت نہیں کہ مسجد میں بیٹھ کر اجرت پر کپڑے سیئے۔ ہاں اگر بچوں کو روکنے اور مسجد کی حفاظت کے لیئے بیٹھا تو حرج نہیں۔ یونہیں کاتب کو

مسجد میں بیٹھ کر لکھنے کی اجازت نہیں جب کہ اُجرت پر لکھتا ہو۔ اور بغیر اُجرت لکھتا ہو۔ تو اجازت ہے۔ جب کہ کتاب کوئی بُری نہ ہو یونہیں معلم اجیر کو مسجد میں بیٹھ کر تعلیم کی اجازت نہیں اور اجیر نہ ہو۔ تو اجازت ہے (عالمگیری) مسئلہ۔ مسجد کا چراغ گھر نہیں لے جا سکتے اور تہائی رات تک چراغ جلا سکتے ہیں اگرچہ جماعت ہو چکی ہو اس سے زیادہ کی اجازت نہیں۔ ہاں اگر واقف نے شرط کر دی ہو یا وہاں تہائی رات سے زیادہ جلانے کی عادت ہے تو جلا سکتے ہیں اگرچہ تمام رات کی اجازت ہو۔ (عالمگیری) مسجد کے چراغ سے کتب بینی اور درس تدریس تہائی رات تک تو مطلقاً کر سکتا ہے۔ اگرچہ جماعت ہو چکی ہو۔ اور اس کے بعد اجازت نہیں مگر جہاں اس کے بعد تک جلنے کی عادت ہو۔ (عالمگیری) مسئلہ کبوتر اور چمگادڑ وغیرہ کے گھونسلے مسجد کی صفائی کے لئے نوچنے میں حرج نہیں (در مختار) مسئلہ۔ جس نے مسجد بنوائی تو مرمت اور لوٹے چٹائی چراغ بتی وغیرہ کا حق اُسکو ہے۔ اور اذان واقامت کا اہل ہے۔ تو اس کا بھی وہی مستحق ہے۔ ورنہ اُس کی رائے سے ہو۔ یونہیں اُس کے بعد اُس کی اولاد اور کنبے والے غیروں سے اولیٰ ہیں (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ بانی مسجد نے ایک کو امام ومؤذن کیا اور اہل محلہ نے دوسرے کو تو اگر وہ افضل ہے جسے اہل محلہ نے پسند کیا ہے تو وہی بہتر ہے اور اگر برابر ہوں تو جسے بانی نے پسند کیا وہ ہوگا (غنیہ) مسئلہ سب مسجدوں سے افضل مسجد حرام شریف ہے۔ پھر مسجد نبوی علی صاحبہا افضل التحیات وافضل السلام پھر مسجد قدس پھر مسجد قبا پھر اور جامع مسجدیں پھر مسجد محلہ پھر مسجد شارع (درالمختار) مسئلہ۔ مسجد محلہ میں نماز پڑھنا اگرچہ جماعت قلیل ہو۔ مسجد جامع سے افضل ہے۔ اگرچہ وہاں بڑی جماعت ہو۔ بلکہ اگر مسجد محلہ میں جماعت نہ ہوئی ہو۔ تو تنہا جائے۔ اور اذان واقامت

کہے نماز پڑھے وہ مسجد جامع کی جماعت سے افضل و بہتر ہے (صغیری وغیرہ) مسئلہ جب چند مسجدیں برابر ہوں تو وہ مسجد اختیار کرے جس کا امام زیادہ علم وصلاح والا ہو (صغیری) اور اگر اس میں برابر ہوں۔ تو جو زیادہ قدیم ہو اور بعضوں نے کہا جو زیادہ قریب ہو اور زیادہ راجح یہی معلوم دیتا ہے۔ مسئلہ۔ مسجد محلہ میں جماعت نہ ملی۔ تو دوسری مسجد میں بجماعت پڑھنا افضل ہے۔ اور جو دوسری مسجد میں بھی جماعت نہ ملے تو محلہ ہی کی مسجد میں اولیٰ ہے۔ اور اگر مسجد محلہ میں تکبیر اولے یا ایک دو رکعت فوت ہو گئیں اور دوسری جگہ ملجائے گی تو اس کے لئے دوسری مسجد میں نہ جائے۔ (صغیری) مسئلہ۔ یوہیں اگر اذان کہی اور جماعت میں سے کوئی نہیں تو مؤذن تنہا پڑھ لے دوسری مسجد میں نہ جائے۔ مسئلہ جو ادب مسجد کا ہے وہی مسجد کی چھت کا ہے (غنیہ) مسئلہ۔ مسجد محلہ کا امام اگر معاذ اللہ زانی یا سود خوار ہو۔ یا اس میں کوئی ایسی خرابی ہو۔ جس کی وجہ سے اس کے پیچھے نماز منع ہو تو مسجد چھوڑ کر دوسری مسجد کو جائے۔ (غنیہ) مسئلہ اور اگر اس سے ہو سکتا ہو تو معزول کر دے۔ مسئلہ۔ اذان کے بعد مسجد سے نکلنے کی اجازت نہیں۔ حدیث شریف میں فرمایا کہ اذان کے بعد مسجد سے نہیں نکلتا مگر منافق۔ لیکن وہ شخص کہ کسی کام کے لئے گیا اور واپسی کا ارادہ رکھتا ہے یعنی قبل قیام جماعت یوہیں جو شخص دوسری مسجد کی جماعت کا منتظم ہو تو اُسے چلا جانا چاہیئے۔ (عامہ کتب) مسئلہ۔ اگر اُس وقت کی نماز پڑھ چکا ہے تو اذان کے بعد مسجد سے جا سکتا ہے۔ مگر ظہر و عشا میں اقامت ہو گئی تو نہ جائے نفل کی نیت سے شریک ہو جانے کا حکم ہے (عامہ کتب) اور باقی تین نمازوں (فجر عصر شام) میں اگر تکبیر ہوئی اور یہ تنہا پڑھ چکا ہے۔ تو باہر نکلجانا واجب اور ضروری ہے تاکہ اس کا مخالف جماعت ہونا نہ ثابت ہو۔ مخالفت جماعت سخت گناہ ہے۔

قرآن شریف پڑھنے کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ۔ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قرآن سے جو میسر آئے دیا دہو) پڑھو اور فرماتا ہے وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۔ جب قرآن پڑھا جائے تو اُسے سنو اور چپ رہو۔ اس امید پر کہ رحم کیے جاؤ۔ (۱) حدیث میں حضرت نبی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ جس نے سورت نہ پڑہی اُس کی نماز نہیں (کامل نہیں) چنانچہ دوسری صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔ فہی خداج وہ نماز ناقص ہے۔ یہ حکم اُس کے لئے ہے جو امام ہو یا تنہا پڑھتا ہو۔ اور مقتدی کو خود پڑہنا نہیں بلکہ امام کی قرأت اُس کی قرأت ہے کہ حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو امام کے پیچھے ہو۔ تو امام کی قرأت اُسکی قرأت ہے (ترمذی وغیرہ) (۲) عبداللہ بن عمر و زید بن ثابت و جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سوال ہوا ان سب حضرات نے فرمایا۔ امام کے پیچھے کسی نماز میں قرآت نہ کر (رواہ الامام ابو جعفر الطحاوی فی شرح معانی الاثار) (۳) امام محمد رضی اللہ عنہ نے موطا میں روایت کی کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے امام کے پیچھے قرأت کے بارے میں سوال ہوا۔ فرمایا خاموش رہ کہ نماز میں شغل ہے۔ اور امام کی قرأت تجھے کافی ہے۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں دوست رکھتا ہوں کہ جو امام کے پیچھے قرأت کرے اُس کے منہ میں انگارا ہو۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جو امام کے پیچھے قرأت کرتا ہے کاش اُس کے منہ میں پتھر ہو۔ حیدر کرار مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ فرمایا جس نے امام کے پیچھے قرأت کی اُس نے فطرت سے خطا کی۔ مسئلہ۔ آگے بیان ہو چکا ہے۔ کہ قرأت میں اتنی آواز درکار ہے کہ اگر کوئی مانع (ثقل سماعت) بہرہ پن

یا شور و غل نہ ہو تو خود سن سکے۔ اگر اتنی آواز بھی نہ ہو تو نماز نہ ہوگی اسی طرح جن معاملات میں نطق (کلام) کو دخل ہے سب میں اتنی آواز ضروری ہے۔ مثلاً جانور ذبح کرتے وقت بسم اللہ کہنا۔ طلاق۔ عتاق استثنا آیت سجدہ پڑھنے پر سجدہ تلاوت واجب ہونا **مسئلہ**۔ فجر و مغرب و عشا کی دو پہلی میں اور جمعہ و عیدین و تراویح اور وتر رمضان کی سب میں امام پر جہر واجب ہے۔ اور مغرب کی تیسری اور عشا کی تیسری چوتھی اور ظہر و عصر کی تمام رکعتوں میں آہستہ پڑھنا واجب ہے (در مختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ جہر کے یہ معنی ہیں کہ دوسرے لوگ یعنی وہ کہ صف اول میں ہیں سن سکیں یہ ادنی درجہ ہے۔ اور اعلی درجہ کے لئے کوئی حد مقرر نہیں اور آہستہ یہ کہ خود سن سکیں (عامہ کتب) **مسئلہ**۔ اس طرح پڑھنا کہ فقط دو ایک آدمی جو اس کے قریب ہیں۔ سن سکیں جہر نہیں بلکہ آہستہ ہے (در مختار) **مسئلہ**۔ حاجت سے زیادہ اسقدر بلند آواز سے پڑھنا کہ اپنے یا دوسرے کے لئے باعث تکلیف ہو مکروہ ہے (رد المختار) **مسئلہ**۔ آہستہ پڑھ رہا تھا کہ دوسرا شخص آکر شامل ہو گیا تو جو باقی ہے اسے جہر سے پڑھے۔ اور جو پڑھ چکا ہے اس کا اعادہ نہیں۔ (رد المختار) **مسئلہ**۔ ایک بڑی آیت جیسے آیت الکرسی یا آیت مداینہ اگر ایک رکعت میں اس میں کا بعض پڑھا۔ اور دوسری میں بعض تو جائز ہے۔ جب کہ ہر رکعت میں جتنا پڑھا بقدر تین آیت کے ہو (عالمگیری) **مسئلہ**۔ دن کے نوافل میں آہستہ پڑھنا واجب ہے اور رات کے نوافل اگر تنہا پڑھے تو اختیار ہے اور اگر جماعت سے رات کے نوافل پڑھے تو جہر واجب ہے (در مختار) **مسئلہ**۔ جہری نمازوں میں منفرد کو اختیار ہے۔ اور افضل جہر ہے۔ جبکہ ادا پڑھے اور جب قضا ہے۔ تو آہستہ پڑھنا واجب ہے (در مختار) **مسئلہ**۔ جہری کی قضا اگرچہ دن میں ہو۔ امام پر جہر واجب ہے۔ اور سری کی قضا میں آہستہ پڑھنا واجب ہے۔ اگرچہ رات میں ادا کرے (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ**۔ چار رکعتی فرض کی پہلی دونوں رکعتوں

میں سورت ملانا بھول گیا۔ تو پچھلی رکعتوں میں پڑھنا واجب ہے اور ایک میں بھول گیا ہے تو تیسری یا چوتھی میں پڑھے[1] اور ایک رکعت کی قرأت سورت جاتی رہی اور ان سب صورتوں میں فاتحہ شریف کے ساتھ پڑھے جہری نماز ہو تو فاتحہ و سورت جہراً پڑھے ورنہ آہستہ اور سب صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہے۔ اور قصداً چھوڑی تو نماز کا اعادہ کرے (درمختار وغیرہ) مسئلہ سورت ملانا بھول گیا رکوع میں یاد آیا۔ تو کھڑا ہو جائے اور سورت ملائے۔ پھر رکوع کرے اور اخیر میں سجدۂ سہو کرے اگر دوبارہ رکوع نہ کرے گا تو نماز نہ ہوگی (درمختار) مسئلہ۔ فرض کی پہلی رکعتوں میں فاتحہ شریف بھول گیا تو پچھلی رکعتوں میں اس کی قضا نہیں۔ اور رکوع سے پیشتر یاد آیا تو فاتحہ پڑھ کر پھر سورت پڑھے یوہیں اگر رکوع میں یاد آیا تو قیام کی طرف لوٹے اور فاتحہ و سورت پڑھکر پھر رکوع کرے اگر دوبارہ رکوع نہ کرے گا نماز نہ ہوگی (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ ایک آیت کا حفظ کرنا ہر مسلمان مکلف پر فرض عین ہے اور پورے قرآن شریف کا حفظ فرض کفایہ اور سورۂ فاتحہ اور ایک دوسری چھوٹی سورت یا اس کے مثل مثلاً تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت کا حفظ واجب عین ہے۔ (درمختار) مسئلہ۔ بقدر ضرورت مسائل فقہ کا جاننا فرض عین ہے۔ اور حاجت سے زائد سیکھنا حفظ جمیع قرآن سے بہتر ہے (ردالمحتار) مسئلہ۔ سفر میں اگر امن و قرار ہو تو سنت یہ ہے کہ فجر و ظہر میں سورۂ بروج یا اس کی مثل سورتیں پڑھے اور عصر و عشا میں اس سے چھوٹی اور مغرب میں قصار مفصل کی چھوٹی سورتیں اور جلدی ہو تو ہر نماز میں جو چاہے پڑھے (عالمگیری) مسئلہ۔ اضطراری حالت میں مثلاً وقت جاتے رہنے یا دشمن یا چور کا خوف ہو تو بقدر حال پڑھے۔ خواہ سفر میں ہو یا حضر میں یہاں تک کہ اگر واجبات کی مراعات نہیں کر سکتا۔ تو اس کی بھی اجازت ہے۔ مثلاً فجر کا وقت اتنا تنگ ہے۔ کہ صرف ایک ایک آیت پڑھ سکتا ہے

[1] اور مغرب کی پہلی دونوں میں بھول گیا تو تیسری میں پڑھے (یہ عبارت کتاب کی ہے)

تو یہی کرے۔ (درمختار وغیرہ) مگر بعد بلندی آفتاب اس نماز کا اعادہ کرے۔
مسئلہ۔ سنت فجر میں جماعت جانے کا خوف ہو تو صرف واجبات پر اقتصار
کرے ثنا و تعوذ کو ترک کرے اور رکوع سجود میں ایک ایک بار تسبیح پر اکتفا
کرے (ردالمختار) مسئلہ۔ حضر میں جب کہ وقت تنگ نہ ہو تو سنت یہ
ہے کہ فجر و ظہر میں طوال مفصل پڑھے۔ اور عصر و عشا میں اوساط مفصل
اور مغرب میں قصار مفصل اور ان سب صورتوں میں امام و منفرد دونوں
کا ایک ہی حکم ہے (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ حجرات سے آخر تک قرآن
مجید کی سورتوں کو مفصل کہتے ہیں۔ اس کے یہ تین حصے ہیں۔ سورۂ حجرات
سے بروج تک طوال مفصل اور بروج سے لم یکن الذین تک۔ اوساط مفصل
اور لم یکن سے آخر تک قصار مفصل۔ مسئلہ عصر کی نماز وقت مکروہ
میں ادا کرے جب بھی صواب یہ ہے کہ قرأت مسنونہ کو پورا کرے جبکہ
وقت میں تنگی نہ ہو (عالمگیری) مسئلہ۔ وتر میں نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى دوسری میں سورۂ
کافرون تیسری میں سورۂ اخلاص پڑھی لہٰذا کبھی تبرکاً انہیں پڑھے۔
(عالمگیری) اور کبھی پہلی رکعت سورۂ اعلیٰ کی جگہ انا انزلنا پڑھی ہے۔
مسئلہ۔ قرأت مسنونہ پر زیادت نہ کرے جب کہ مقتدیوں پر گران ہو
اور شاق نہ ہو تو زیادت قلیلہ میں حرج نہیں (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ
فرضوں میں ٹھہر ٹھہر کر قرأت کرے اور تراویح میں متوسط انداز پر اور رات
کے نوافل میں جلد پڑھنے کی اجازت ہے مگر ایسا پڑھے کہ سمجھ میں آسکے یعنی
کم از کم مد کا جو درجہ قاریوں نے رکھا ہے۔ اس کو ادا کرے۔ ورنہ حرام ہے
ہے۔ اس لئے کہ ترتیل سے قرآن پڑھنے کا حکم ہے (ورتل القرآن
ترتیلا) (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ ساتوں قرأتیں جائز ہیں۔ مگر اولیٰ
یہ ہے کہ عوام جس سے نا آشنا ہوں۔ وہ نہ پڑھے۔ کہ اس میں ان کے

دین کا تحفظ ہے جیسے ہمارے یہاں قرأت امام بروایت حفص رائج ہے
لہٰذا یہی پڑھے (در مختار وغیرہ) مسئلہ۔ فجر کی پہلی رکعت کو بہ نسبت
دوسری کے دراز کرنا مسنون ہے۔ اور اس کی مقدار یہ رکھی گئی ہے۔ کہ
پہلی میں دو تہائی دوسری میں ایک تہائی پڑھے۔ (عالمگیری) مسئلہ
اگر فجر کی پہلی رکعت میں طول فاحش کیا مثلاً پہلی میں چالیس آیتیں دوسری
میں تین تو بھی مضائقہ نہیں مگر بہتر نہیں (رد المختار) مسئلہ۔ افضل یہ ہے
کہ اور نمازوں میں بھی پہلی رکعت کی قرأت دوسری سے قدرے زیادہ ہو
یہی حکم جمعہ و عیدین کا بھی ہے (عالمگیری) مسئلہ۔ سنن و نوافل میں دونوں
رکعتوں میں برابر کی سورتیں پڑھے (منیہ) مسئلہ۔ دوسری رکعت کی
قرأت پہلی سے طویل کرنا مکروہ ہے۔ جبکہ بیّن (ظاہر) فرق معلوم ہوتا ہے
اور اس کی مقدار یہ ہے۔ کہ اگر دونوں سورتوں کی آیتیں برابر ہوں تو
تین آیت کی زیادتی سے کراہت ہے۔ اور چھوٹی بڑی ہوں تو آیتوں
کی تعداد کا اعتبار نہیں۔ بلکہ حروف و کلمات کا اعتبار ہے۔ اگر کلمات و
حروف میں بہت تفاوت ہو کراہت ہے۔ اگرچہ آیتیں گنتی میں برابر ہوں
مثلاً پہلی میں الم نشرح پڑھی۔ اور دوسری میں لم یکن تو کراہت ہے
اگرچہ دونوں میں آٹھ آٹھ آیتیں ہیں (در مختار وغیرہ) مسئلہ جمعہ و عیدین
کی پہلی رکعت میں سبح اسم دوسری میں ھل اتٰک پڑھنا سنت ہے
کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت یہ اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہے (در مختار وغیرہ)
سورتوں کا معین کر لینا کہ اس نماز میں ہمیشہ وہی سورت پڑھا کرے مکروہ ہے
مگر جو سورتیں احادیث میں وارد ہیں۔ اُن کو کبھی کبھی پڑھ لینا مستحب ہے
مگر مداومت (ہمیشگی) نہ کرے کہ کوئی واجب گمان نہ کر لے (در مختار وغیرہ)۔
مسئلہ۔ فرض نماز میں آیت ترغیب (جس میں ثواب کا بیان ہے) ترہیب
(جس میں عذاب کا ذکر ہے) پڑھے۔ تو مقتدی و امام اُس کے ملنے اور

اس سے بچنے کی دعا نہ کریں۔ نوافل با جماعت کا بھی یہی حکم ہے۔ ہاں نفل تنہا پڑھتا ہو۔ تو دعا کر سکتا ہے (درمختار وغیرہ) مسئلہ دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورت کی تکرار مکروہ تنزیہی ہے۔ جب کہ کوئی مجبوری نہ ہو اور مجبوری ہو تو بالکل کراہت نہیں مثلاً پہلی رکعت میں پوری سورۂ ناس پڑھی تو اب دوسری میں بھی یہی پڑھے۔ یا دوسری میں بلا قصد وہی پہلی سورت شروع کردی یا دوسری سورت یاد نہیں آتی تو وہی پہلی پڑھے (ردالمختار) مسئلہ۔ نوافل کی دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورت کو مکرر پڑھنا یا ایک رکعت میں اسی سورت کو بار بار پڑھنا بلا کراہت جائز ہے (غنیہ) مسئلہ۔ ایک رکعت میں پورا قرآن مجید ختم کر لیا۔ تو دوسری میں فاتحہ کے بعد الم سے شروع کرے (عالمگیری) مسئلہ۔ فرائض کی پہلی رکعت میں چند آیتیں پڑھیں۔ اور دوسری میں دوسری جگہ سے چند آیتیں پڑھیں اگر اسی سورت کی ہوں تو اگر درمیان میں دو یا زیادہ آیتیں رہ گئیں۔ تو حرج نہیں مگر بلا ضرورت ایسا نہ کرے اور اگر ایک ہی رکعت میں چند آیتیں پڑھیں۔ پھر کچھ چھوڑ کر دوسری جگہ سے پڑھا تو مکروہ ہے اور اگر بھول کر ایسا ہوا تو لوٹے اور چھوٹی ہوئی آیتیں پڑھے (ردالمختار) مسئلہ۔ پہلی رکعت میں کسی سورت کا آخر پڑھا اور دوسری میں کوئی چھوٹی سورت مثلاً پہلی میں الخنستم اور دوسری میں سورت تبت تو حرج نہیں (عالمگیری) فائدہ۔ جب کسی کی گردن میں خنازیر ہوں تو چاہیئے کہ ایک چمڑے کا تسمہ مریض کے قد کے برابر لے اور اس میں گیارہ گرہ دے۔ اور ہر گرہ پر ایک بار سورۂ تبت پڑھ کر دم کرے اور مریض کی گردن سے پیوستہ باندھے۔ حق سبحانہ وتعالیٰ شفا کلی عطا فرمائے گا۔ مسئلہ۔ فرض کی ایک رکعت میں دو سورت نہ پڑھے اور منفرد پڑھ لے تو حرج بھی نہیں بشرطیکہ ان دونوں سورتوں میں فاصلہ نہ ہو۔ اور اگر

درمیان میں ایک یا چند سورتیں چھوڑ دیں تو مکروہ ہے (در المختار)۔
مسئلہ۔ پہلی رکعت میں کوئی سورت پڑہی اور دوسری میں ایک چھوٹی سورت درمیان سے چھوڑ کر پڑہی تو مکروہ ہے۔ اور اگر وہ درمیان کی سورت بڑی ہے کہ اُسکو پڑھے تو دوسری کی قرأت پہلی سے طویل ہو جائیگی تو حرج نہیں جیسے والتین کے بعد انا انزلنا پڑھنے میں حرج نہیں اور اذا جاء کے بعد سورہ اخلاص نہ پڑھنا چاہیئے۔ (در مختار وغیرہ) قرآن مجید اُلٹا پڑھنا کہ دوسری رکعت میں پہلی والی سے اوپر کی سورت پڑھے۔ یہ مکروہ تحریمی ہے۔ مثلاً پہلی میں سورہ کافرون پڑہی اور دوسری میں اَلَمۡ تَرَ کَیۡفَ (در مختار) حدیث شریف میں اس کے لئے سخت وعید آئی ہے۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو قرآن اُلٹ کر پڑھتا ہے کیا خوف نہیں کرتا کہ اللہ اُس کا دل اُلٹ دے اور بھول کر ہو۔ تو نہ گناہ ہے نہ سجدہ سہو۔ مسئلہ۔ بچوں کی آسانی کے لئے پارۂ عم خلاف ترتیب قرآن مجید پڑھنا جائز ہے (در المختار) مسئلہ۔ بھول کر دوسری رکعت میں اوپر کی سورت شروع کر دی یا ایک چھوٹی سورت کا فاصلہ ہو گیا پھر یاد آیا۔ تو جو شروع کر چکا ہے۔ اُسی کو پورا کرے۔ اگرچہ ابھی ایک ہی حرف پڑھا ہو۔ مثلاً پہلی میں سورہ کافرون پڑہی اور دوسری میں الم تر کیف یا تبت شروع کر دی۔ اب یاد آنے پر اُسی کو ختم کرے۔ چھوڑ کر اذا جاء پڑھنے کی اجازت نہیں (در المختار) مسئلہ۔ بہ نسبت ایک بڑی آیت کے تین چھوٹی آیتوں کا پڑھنا اچھا اور بہتر ہے۔ اور جز سورت اور پوری سورت میں افضل وہ ہے۔ جس میں زیادہ آیتیں ہوں (در مختار) مسئلہ رکوع کے لئے تکبیر کہی۔ مگر ابھی رکوع نہ گیا تھا۔ یعنی گھٹنوں تک ہاتھ پہنچنے کے قابل نہ جھکا تھا۔ کہ اور زیادہ پڑھنے کا ارادہ ہوا۔ تو پڑھ سکتا ہے۔ کچھ حرج نہیں (عالمگیری)۔

مسائل قرأت بیرون نماز

مسئلہ۔ قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا زبانی پڑھنے سے افضل ہے کہ یہ پڑھنا بھی ہے اور دیکھنا اور ہاتھ سے اُس کا چھونا بھی اور سب عبادت ہیں۔ **مسئلہ** مستحب یہ ہے۔ کہ باوضو قبلہ رو اور اچھے کپڑے پہنکر تلاوت کرے۔ اور شروع تلاوت میں اعوذ پڑھنا واجب ہے۔ اور ابتدائے سورت میں بسم اللہ سنت ورنہ مستحب اور اگر جو آیت پڑھنا چاہتا ہے۔ اُس کی ابتداو میں ضمیر مولا تعالے کی طرف راجع ہے۔ جیسے ھواللہ الذی لا الہ الا ھو تو اس صورت میں اعوذ کے بعد بسم اللہ پڑھنے کا استحباب مؤکد ہے۔ درمیان میں کوئی دنیوی کام کرے۔ تو اعوذ باللہ بسم اللہ پھر پڑھ لے۔ اور دینی کام کیا مثلاً سلام یا اذان کا جواب دیا یا سبحان اللہ اور کلمہ طیبہ وغیرہ اذکار پڑھے۔ تو اعوذ باللہ پھر پڑھنا اس کا ذمہ نہیں (غنیہ وغیرہ) **مسئلہ**۔ سورہ برأت سے اگر تلاوت شروع کی۔ تو اعوذ باللہ و بسم اللہ کہہ لے اور جو اُس کے پہلے سے تلاوت شروع کی۔ اور سورت برأت آگئی تو بسم اللہ پڑھنے کی حاجت نہیں (غنیہ) اور اُس کی ابتدا میں نیا تعوذ جو آج کل کے حافظوں نے نکالا ہے۔ بے اصل ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ سورۂ توبہ ابتداء بھی پڑھے۔ جب بھی بسم اللہ نہ پڑھے۔ یہ محض غلط ہے۔

مسئلہ۔ گرمیوں میں صبح کو قرآن شریف ختم کرنا بہتر ہے۔ اور جاڑوں میں اول شب کو کہ حدیث شریف میں ہے۔ جس نے شروع دن میں قرآن ختم کیا۔ شام تک فرشتے اُس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ اور جس نے ابتداء شب میں ختم کیا۔ صبح تک استغفار کرتے ہیں۔ (دارمی) تو گرمیوں میں چونکہ دن بڑا ہوتا ہے۔ تو صبح کو ختم کرنے میں استغفار ملائکہ زیادہ ہوگی اور جاڑوں کی راتیں بڑی ہوتی ہیں۔ تو شروع رات میں ختم کرنے سے استغفار زیادہ ہوگی (غنیہ) **مسئلہ**۔ تین دن سے کم میں قرآن کا ختم خلاف اولیٰ ہے۔ کہ نبی

کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے تین رات سے کم میں قرآن پڑھا۔ اُس نے سمجھا نہیں (ابو داؤد وغیرہ عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما) جب ختم ہو تو تین بار سورۂ اخلاص پڑھنا افضل ہے اگرچہ تراویح میں ہو۔ البتہ اگر فرض نماز میں ختم کرے تو ایک سے زیادہ نہ پڑھے (غنیہ وغیرہ) **مسئلہ** لیٹ کر قرآن پڑھنے میں حرج نہیں۔ جب کہ پاؤں سمٹے ہوں اور منہ کھلا ہو۔ یونہیں چلنے اور کام کرنے کی حالت میں بھی تلاوت جائز ہے۔ جبکہ دل نہ بٹے ورنہ مکروہ ہے۔ (غنیہ) **مسئلہ**۔ غسل خانہ اور مواضع نجاست میں قرآن مجید پڑھنا جائز نہیں (غنیہ) **مسئلہ**۔ جب بلند آواز سے قرآن پڑھا جائے۔ تو تمام حاضرین پر سننا فرض ہے۔ جب کہ وہ مجمع بغرض سننے کے حاضر ہو۔ ورنہ ایک کا سننا کافی ہے۔ اگرچہ اور اپنے کام میں ہوں (غنیہ وغیرہ) **مسئلہ**۔ مجمع میں سب لوگ بلند آواز سے پڑھیں یہ حرام ہے۔ اکثر تیجوں میں سب بلند آواز سے پڑھتے ہیں یہ حرام ہے۔ اگر چند شخص پڑھنے والے ہوں تو حکم ہے۔ کہ آہستہ پڑھیں (درمختار وغیرہ) **مسئلہ**۔ بازاروں میں اور جہاں لوگ کام میں مشغول ہوں بلند آواز سے پڑھنا ناجائز ہے۔ اگر لوگ نہ سنیں گے تو گناہ پڑھنے والے پر ہے۔ اگر کام میں مشغول ہونے سے پہلے اس نے شروع کر دیا ہو۔ اور اگر وہ جگہ کام کرنے کیلئے مقرر نہ ہو۔ تو اگر پہلے پڑھنا اس نے شروع کیا اور لوگ نہیں سنتے تو لوگوں پر گناہ۔ اور اگر کام شروع کرنے کے بعد اس نے پڑھنا شروع کیا تو اس پر گناہ ہے (غنیہ) **مسئلہ**۔ جہاں کوئی شخص علم دین پڑھ رہا ہو یا طالب علم علم دین کی تکرار کرتے ہوں یا مطالعہ دیکھتے ہوں وہاں بھی بلند آواز سے پڑھنا منع ہے (غنیہ) قرآن مجید سننا تلاوت کرنے اور نفل پڑھنے سے بہتر ہے (غنیہ) **مسئلہ**۔ تلاوت کرنے میں کوئی شخص معظم دینی بادشاہ اسلام یا عالم دین یا پیر مرشد یا استاد یا باپ آجائے تو تلاوت کرنے والا اُس کی تعظیم کو کھڑا ہو سکتا ہے (غنیہ) **مسئلہ**۔ عورت کو عورت سے قرآن مجید پڑھنا غیر محرم

نابینا سے پڑھنے سے بہتر ہے۔ کہ اگرچہ وہ اسے نہیں دیکھتا مگر آواز تو سنتا ہے
اور عورت کی آواز بھی عورت ہے۔ یعنی غیر محرم کو بلاضرورت سنانے کی اجازت
نہیں (غنیہ) مسئلہ۔ قرآن پڑھ کر بھلا دینا گناہ ہے۔ حضور اقدس صلے اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ میری امت کے ثواب مجھ پر پیش کئے گئے یہاں
تک کہ تنکا جو مسجد سے آدمی نکال دیتا ہے اور میری اُمت کے گناہ مجھ پر پیش
ہوئے تو اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ آدمی کو سورت یا آیت دی
گئی اور اُس نے بھلا دیا۔ (ابوداؤد وغیرہ) دوسری روایت میں ہے جو قرآن
پڑھ کر بھول جائے۔ قیامت کے دن کوڑھی ہو کر آئیگا (ابوداؤد وغیرہ) اور قرآن
مجید میں ہے۔ کہ اندھا ہو کر اُٹھیگا (قرآن) مسئلہ۔ جو شخص غلط پڑھتا ہو تو سننے
والے پر واجب ہے۔ کہ بتا دے بشرطیکہ بتانے کی وجہ سے کینہ و حسد پیدا نہ ہو۔
(غنیہ) اسی طرح اگر کسی کا مصحف شریف اپنے پاس عاریۃً ہے اگر اس میں
کتابت کی غلطی دیکھے بتا دینا واجب ہے۔ مسئلہ۔ قرآن مجید نہایت باریک
قلم سے لکھکر چھوٹا کر دینا جیسا آج کل تعویذی قرآن مجید چھپے ہیں۔ مکروہ ہے کہ
اس میں تحقیر کی صورت ہے (غنیہ) بلکہ حمائل بھی نہ چاہیئے۔ مسئلہ۔ قرآن مجید
بلند آواز سے پڑھنا افضل ہے۔ جبکہ کسی نمازی یا مریض یا سوتے کو ایذا نہ پہنچے۔
(غنیہ) مسئلہ۔ دیواروں اور محرابوں پر قرآن لکھنا اچھا نہیں اور مصحف شریف
کو مطلا (سونے کا پانی چڑھانا) کرنے میں حرج نہیں (غنیہ)۔ بلکہ بہ نیت تعظیم
مستحب ہے۔

قرأت میں غلطی ہو جانے کا بیان

اس باب میں قاعدہ کلیہ یہ ہے۔ کہ اگر ایسی غلطی ہوئی جس سے معنی بگڑ گئے
نماز فاسد ہو گئی ورنہ نہیں۔ مسئلہ۔ اعرابی غلطیاں اگر ایسی ہوں جن سے
معنی نہ بگڑتے ہوں۔ تو مفسد نماز نہیں مثلاً لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتِكُمْ اور اگر

اتنا تغیر ہو کہ اُسکا اعتقاد اور قصداً پڑھنا کفر ہو تو بہتر یہ ہے کہ اعادہ کرے (نماز کو لوٹائے) مثلاً عَصٰی اٰدَمُ رَبَّہٗ میں میم کو زبر اور با کو پیش پڑھ دیا اور اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا میں جلالت کو رفع اور العلماء کو زبر پڑھا اور فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِیْنَ میں ذال کو زیر پڑھا اِیَّاکَ نَعْبُدُ میں کاف کو زیر پڑھا۔ اَلْمُصَوِّرُ کے واؤ کو زبر پڑھا (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ** تشدید کو تخفیف پڑھا۔ جیسے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ میں یٰ پر تشدید نہ پڑھی۔ ربّ العالمین میں ب پر تشدید نہ پڑھی فَقُتِّلُوْا تَقْتِیْلاً میں تٌ پر تشدید نہ پڑھی نماز ہو گئی (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ**۔ مخفف کو مشدد پڑھا۔ جیسے وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ کَذَبَ عَلَی اللّٰہِ میں ذال کو تشدید کے ساتھ پڑھا یا ادغام ترک کیا۔ جیسے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ میں لام ظاہر کیا نماز ہو جائے گی۔ (عالمگیری) **مسئلہ** حرف زیادہ کرنے سے اگر معنی نہ بگڑیں نماز فاسد نہ ہوگی جیسے وَانْھٰی عَنِ الْمُنْکَرِ میں رکے بعد ی زیادہ کی ھُمُ الَّذِیْنَ میں میم کو جزم کر کے الف ظاہر کیا اور اگر معنی فاسد ہو جائیں جیسے زَرَابِیُّ کو زرابیب مثانی کو مثانین پڑھا تو نماز فاسد ہو جائے گی (عالمگیری) **مسئلہ** کسی حرف کو دوسرے کلمہ کے ساتھ وصل کر دینے سے نماز فاسد نہیں ہوتی جیسے اِیَّاکَنَعْبُدُ یوہیں کلمہ کے بعض حروف کو قطع کرنا بھی مفسد نہیں یوہیں وقف و ابتدا کا بے موقع ہونا بھی مفسد نہیں۔ اگرچہ وقف لازم ہو مثلاً اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ پر وقف کیا پھر پڑھا۔ اُولٰٓئِکَ ھُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ یا اصحاب النار پر وقف نہ کیا۔ اور اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ پڑھ دیا اور شَھِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ پر وقف کر کے اِلَّا ھُوَ پڑھا۔ ان سب صورتوں میں نماز ہو جائے گی مگر ایسا کرنا بہت قبیح ہے (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ** کوئی کلمہ زیادہ کر دیا۔ تو وہ کلمہ قرآن میں ہے یا نہیں اور بہر صورت معنی کا فساد ہوتا ہے یا نہیں۔ اگر معنی فاسد ہو جائیں گے۔ نماز جاتی رہے گی۔ جیسے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ اور اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا وَّجِمَالًا اور اگر معنی متغیر نہ ہوں تو فاسد نہ ہوگی اگرچہ قرآن میں اُس کا مثل نہ ہو۔ جیسے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا اور فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّتُفَّاحٌ وَّرُمَّانٌ (عالمگیری) مسئلہ۔ کسی کلمہ کو چھوڑ گیا اور معنی فاسد نہ ہوئے جیسے جَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا میں دوسرے سیئۃ کو نہ پڑھا تو نماز فاسد نہ ہوئی اور اگر اس کی وجہ سے معنی فاسد ہوں۔ جیسے فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ میں لا نہ پڑھا تو نماز فاسد ہوگئی (رد المختار) مسئلہ۔ کوئی حرف کم کر دیا اور معنی فاسد ہوں جیسے خَلَقْنَا بلا خ کے اور جَعَلْنَا بغیر جیم کے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ اور اگر معنی فاسد نہ ہوں مثلاً بر وجہ ترخیم شرائط کے ساتھ حذف کیا جیسے یَامَالِكُ میں یَامَالِ پڑھے تو فاسد نہ ہوگی۔ یوہیں تَعَالٰى جَدُّ رَبِّنَا میں تَعَالَ پڑھا ہو جائیگی (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ ایک لفظ کے بدلے میں دوسرا لفظ پڑھا۔ اگر معنی فاسد نہ ہوں نماز ہو جائے گی جیسے علیم کی جگہ حکیم۔ اور اگر معنی فاسد ہوں نماز نہ ہوگی جیسے وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ میں فاعلین کی جگہ غافلین پڑھا۔ اگر نسب میں غلطی کی۔ اور منسوب الیہ قرآن میں نہیں ہے۔ نماز فاسد ہوگی۔ مریم ابنۃ غیلان پڑھا اور قرآن میں ہے تو فاسد نہ ہوئی جیسے مَرْيَمَ ابْنَةَ عُثْمَانَ (عالمگیری) حروف کی تقدیم وتاخیر میں بھی اگر معنی فاسد ہوں نماز فاسد ہے۔ ورنہ نہیں۔ جیسے قسورۃ کو قوسرۃ پڑھا۔ عصف کی جگہ عفص پڑھا فاسد ہوگئی اور انفجرت کو انفرجت پڑھا تو نہیں۔ یہی حکم کلمہ کی تقدیم وتاخیر کا ہے۔ جیسے لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ میں شہیق کو زفیر پر مقدم کیا فاسد نہ ہوئی اور اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ پڑھا فاسد ہوگئی (عالمگیری) مسئلہ۔ ایک آیت کو دوسری کی جگہ پڑھا۔ اگر پورا وقف کر چکا ہے۔ تو نماز فاسد نہ ہوئی۔ جیسے وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ

پر وقف کر گئے ان الابرار لفی نعیم پڑھا یا ان الذین امنوا وعملوا الصٰلحٰت پر وقف کیا۔ پھر پڑھا اولٰئک ھم شر البریۃ نماز ہو گئی اور اگر وقف نہ کیا تو معنی متغیر ہونے کی صورت میں نماز فاسد ہو جائے گی۔ جیسے یہی مثال ورنہ نہیں۔ جیسے ان الذین امنوا وعملوا الصٰلحٰت کانت لھم جنت الفردوس کی جگہ فلھم جزاء ن الحسنیٰ پڑھا نماز ہو گئی (عالمگیری) مسئلہ۔ کسی کلمہ کو مکرر پڑھا تو معنی فاسد ہونے میں نماز فاسد ہوگی۔ جیسے رب رب العالمین مالک مالک یوم الدین جب کہ بقصد اضافت پڑھا ہو۔ یعنی رب کا رب مالک کا مالک۔ اور بقصد تصحیح مخارج کیا یا بغیر قصد زبان سے مکرر ہو گیا یا کچھ بھی قصد نہ کیا۔ تو ان سب صورتوں میں نماز فاسد نہ ہوگی (رد المختار) مسئلہ۔ ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھا۔ اگر اس وجہ سے ہے کہ اُس کی زبان سے وہ حرف ادا نہیں ہوتا تو مجبور ہے اُس پر کوشش کرنا ضروری ہے۔ اگر لاپرواہی سے ہے۔ جیسے آج کل کے اکثر حفاظ و علماء کہ ادا کرنے پر قادر ہیں مگر بے خیالی میں تبدیل حرف کر دیتے ہیں تو اگر معنی فاسد ہوں نماز نہ ہوئی۔ اس قسم کی جتنی نمازیں پڑھی ہوں۔ اُن کی قضا لازم۔ تفصیل آتی ہے۔ مسئلہ۔ ط ت۔ س ث ص۔ ذ ز ظ۔ ا ء ع۔ ہ ح۔ ض ظ۔ ان حرفوں میں صحیح طور پر امتیاز رکھیں ورنہ معنی فاسد ہونے کی صورت میں نماز نہ ہوگی۔ اور بعض تو س ش۔ ز ج۔ ق ک میں بھی فرق نہیں کرتے۔ مسئلہ مد۔ غنہ۔ اظہار۔ اخفا۔ امالہ بے موقع پڑھا یا جہاں پڑھنا ہے نہ پڑھا تو نماز ہو جائیگی (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ لحن کے ساتھ قرآن پڑھنا حرام ہے۔ اور اس کا سننا بھی حرام۔ مگر مد ولین (واو ی الف ساکن اور ماقبل کی حرکت موافق ہو تو اُس کو مد لین کہتے ہیں۔ یعنی واؤ کے پہلے پیش اور ی کے پہلے زیر اور الف کے پہلے زبر) میں لحن ہوا تو نماز فاسد نہ ہوگی (عالمگیری) اگر فاحش نہ ہو کہ تان کی حد تک پہنچ جائے۔ مسئلہ۔ اللہ عزوجل کے لئے مؤنث کے صیغے یا ضمیر

ذکر کرنے سے ناز جاتی رہتی ہے۔ فقط بریں نمط۔ اللہ بس باقی ہوس۔

ہر قسم کے ذکر اذکار کا بیان

ورد قبل نماز فجر برائے دفع تنگی و توسیع رزق

ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت شریف میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ دنیا نے مجھ کو چھوڑ دیا ہے کہ میں نہایت تنگ دست و محتاج و عاجز ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ تجھے ملئکہ کی اس صلاۃ اور خلائق کی اس تسبیح سے خبر نہیں کہ جس کی بدولت وہ روزی پاتے ہیں عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ فجر کی نماز سے پہلے سو بار پڑھا کرتا۔ کہ دنیا خواہ مخواہ تیری طرف متوجہ ہو۔ اور حق تعالیٰ ہر کلمہ سے ایک ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے۔ کہ وہ قیامت تک تسبیح کرتا ہے۔ اور اُس کے پڑھنے کا ثواب تجھے ملیگا۔ مجرب ہے۔ اول و آخر ۱۱، ۱۱ بار درود شریف پڑھے۔

نماز فجر کے بعد کا ورد برائے دفع فقر و فاقہ و وحشت قبر

فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی ہر روز سو بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ پڑھے۔ تو فقر و فاقہ سے امن میں ہوگا۔ اور وحشت قبر سے اُنس ہوگا۔ اور جنت کے دروازے اُس کے لئے کھولے جائینگے اور اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف ضرور پڑھے۔

برائے قبولیت دعا و ہر حاجت

یہ دعا کثیر البرکت اور اسم اعظم ہے۔ جو کوئی اِس کے ذریعہ سے جو حاجت کہ

رکھتا ہو حق تعالیٰ سے دعا کرے۔ انشاء اللہ ضرور اس کی دعا قبول ہوگی اس کے خواص میں حضرت خواجہ حکیم علی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کا قول کافی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ کہ میں نے اللہ تعالیٰ کو ایک ہزار بار خواب میں دیکھا۔ عرض کی۔ کہ کونسی دعا دنیا میں پڑھا کروں۔ ارشاد ہوا۔ کہ یہ دعا پڑھا کرو۔ وہ یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَسْئَلُكَ اَنْ تُحْيِيَ قَلْبِيْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِكَ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ۔ تین بار

برائے دفع غم و سختی

حدیث شریف میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی غم و سختی یا مشکل و مہم میں مبتلا ہو تو اس دعا کو پڑھے۔ حق تعالیٰ اس کو تمام سختیوں سے نجات دیگا۔ اور مشکل آسان ہوگی۔ (رواہ البخاری) وہ یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ۔

برائے حاجت دینی و دنیوی

حضرت امام مقاتل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ جس کسی کو بحضرت ذوالجلال کوئی حاجت دینی یا دنیوی پیش ہو تو اسکو چاہیئے۔ کہ جمعہ کی شب کو بڑے خضوع و خشوع سے سو بار یہ دعا پڑھے اور اپنی حاجت چاہے۔ اگر اُس کی حاجت پوری نہ ہو۔ تو مقاتل کی قبر پر لعنت کرے۔ دعا بزرگوار یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

يَاحَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا دَائِمُ يَا فَرْدُ يَا وِتْرُ يَا اَحَدُ يَا مَالِكَ الْمُلْكِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ط۔

برائے بخشش گناہ صغیرہ وکبیرہ

جواہر غیبی میں ہے۔ کہ فرمایا نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ ہر درد کی دوا ہے۔ مگر گناہ کی دوا نہیں مگر استغفار جو کوئی اس استغفار کو پڑھے بخشے جاویں اس کے تمام گناہ اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ شمار کیا میں نے کہ آنحضرت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پڑھتے تھے اس استغفار کو سو بار[1] اور فرمایا کہ خداوند تعالیٰ عادت نہیں پھیرتا کسی بندہ کی

---

[1] بچوں کیلئے مسنون طریقہ۔ عقد انامل۔ (انگلیوں پر دس ہزار تک گنتی کا سنت طریقہ مع نقشہ جات۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تکبیر تقدیس تہلیل کے درود وظائف کا اور اُن کے انگلیوں پر شمار کرنے کا حکم فرمایا کرتے تھے تاکہ انگلیاں بھی قیامت کے روز ان وظائف کی شہادت دیں۔ انگلیوں پر شمار کرنے کو عربی میں عقد انامل کہتے ہیں۔ اور یہ طریقہ مسنون ہونے کے علاوہ علم حساب میں بھی نہایت مفید ہے۔ پہلے بچوں کو دائیں اور بائیں یعنی سیدھے اور الٹے کی تمیز کراؤ۔ جب ہتھیلی نظر کے سامنے ہو۔ مثلاً دعا مانگنے کے وقت تو دائیں ہاتھ کا انگوٹھا دائیں طرف اور بائیں ہاتھ کا بائیں طرف ہوتا ہے۔ جب ہتھیلی کی پشت نظر کے سامنے ہو جیسے نماز میں بیٹھ کر دونوں رانوں پر دونوں ہاتھ رکھتے ہیں تو دائیں ہاتھ کا انگوٹھا بائیں طرف اور بائیں کا دائیں جانب ہوتا ہے۔ لڑکوں کو خوب امتحان کرو کہ وہ دائیں اور بائیں ہاتھ کی خوب شناخت کرتے ہیں یا نہیں مثلاً کسی آدمی کا تمام بدن چھپا کر کبھی اسکا دایاں۔ کبھی بایاں۔ کبھی سیدھا۔ کبھی الٹا پنجہ دکھا کر پوچھو کہ یہ دایاں ہے یا بایاں؟ جب دائیں بائیں ہاتھ کی خوب شناخت ہو جائے۔ تو اب عربی زبان میں انگلیوں کے نام حفظ کراؤ۔ خِنْصَرْ۔ بِنْصَرْ۔ وُسْطٰی۔ سَبَّابَہ۔ اِبْہَامْ

خِنصر۔ سب سے چھوٹی اُنگلی جسے فارسی انگشتِ کوچک اور ہندوستانی۔ چھنگلیا اور انگریزی لٹل فنگر کہتے ہیں
بِنصر۔ اُس کے پاس والی جسے فارسی انگشتِ دوم

اور پڑھئے اس استغفار کے مگر اُس کسی کی کہ حق تعالیٰ چاہتا ہے کہ اُس کی مغفرت کرے نقل کیا اس کو چاروں نے وہ یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَ تُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۔ ایضاً۔ حدیث شریف میں ہے۔ کہ جو کوئی اس استغفار

دنیا یا صنف، اور انگریزی انگ فنگر کہتے ہیں۔ وُسطیٰ۔ سب سے بڑی انگلی جسے فارسی انگشت میانہ اور ہندوستانی بیچ کی اور انگریزی مڈل فنگر کہتے ہیں۔ سَبّابہ جسے فارسی انگشتِ شہادت اور ہندی شہادت یا کلمے کی انگلی اور انگریزی فورفنگر بولتے ہیں۔ ابہام۔ جسے فارسی نر انگشت اور ہندی انگوٹھا اور انگریزی تھم بولتے ہیں۔ بچوں کو انگلیوں کے عربی ناموں کی خوب مشق کراؤ۔ کیونکہ جب تک انگلیوں کے عربی نام یاد نہ ہونگے۔ تب تک وہ آیندہ مطلب کو ہرگز نہ سمجھیں گے۔ **آحاد یعنی اکائیوں کا بیان**۔ ایک سے نو تک اکائیاں کہلاتی ہیں۔ ان کی گنتی صرف داہنے ہاتھ کی خِنصر، بِنصر، وُسطیٰ۔ تینوں انگلیوں کے بند کرنے اور کھولنے سے ہوتی ہے۔ سبابہ اور ابہام کا اس میں کچھ کام نہیں نہ بائیں ہاتھ سے کچھ مطلب ہے۔۔ داہنے ہاتھ کی خنصر بند کرو تو ایک ہوگا

ایک

بنصر بھی بند کرو تو دو

دو

اور جو وسطےٰ بھی کرلو تو۔ تین ہوں گے۔

تین

واضح ہو کہ ان تینوں عقدوں میں انگلیوں کے سرے جس قدر ممکن ہو خم کھائے ہوئے اور اپنی جڑوں سے قریب ہوں۔ اَب خِنصر کو کھولو تو چار

چار

اور بنصر کو بھی کھولدو تو پانچ ہو جائینگے۔

پانچ

وُسطےٰ کو کھول کر بنصر کے بند کرنے سے چھ بنیں گے۔

کو تین بار پڑھے۔ تو بخشش کی جاتی ہے اُس کی اگرچہ کافروں کی لڑائی سے بھاگا ہو۔ کہ وہ کبیرہ گناہ ہے (رواہ ابوداؤد وغیرہ) اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے

(بقیہ صفحہ ۷۰۶) بنصر کو کھول کر خنصر کو ذرا لمبا کر کے بند کرو تو سات ہونگے۔

سات

اسی طرح بنصر کو بھی بند کرو تو آٹھ۔

اور وسطے کو بھی بند کرو تو نو بن جائینگے۔

نو

توضیح - سات۔ آٹھ۔ نو کے لئے جو خنصر۔ بنصر۔ وسطے بند کرو۔ تو جس قدر ہوسکے انگلیوں کے سرے سیدھے اور پہنچے کی طرف بڑھے ہوئے ہوں تاکہ ایک دو تین کے عقد سے التباس (مشابہت) نہ ہو۔ ان اکائیوں کی بچوں کو خوب مشق کراؤ۔ اور ہر روز امتحان لو۔ مثلاً پوچھو کہ پانچ کس طرح ہوتے ہیں؟ تین کی کیا صورت ہے؟ دو اور آٹھ میں کیا فرق ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ جب بلا تامل بتانے لگیں تو آگے چلو۔

عشرات یعنی دہائیوں کا بیان - دس۱۰۔ بیس۲۰۔ تیس۳۰۔ چالیس۴۰۔ پچاس۵۰۔ ساٹھ۶۰۔ ستر۷۰۔ اسی۸۰۔ نوّے۹۰ دہائیاں کہلاتی ہیں۔ دہائیاں صرف دائیں ہاتھ کی سبابہ اور ابہام کے میل جول سے بنتی ہیں بنر تو اسے خنصر۔ بنصر۔ وسطے سے کچھ کام ہے۔ نہ بائیں ہاتھ سے کچھ غرض۔ دس۱۰ کے لئے ابہام کو کھڑا کر کے اُس کے اوپر والے جوڑ کی لکیر پر سبابہ کے ناخن کا کنارہ اس طرح رکھو کہ گول حلقے کی صورت بن جائے۔

دس

بیس۲۰ کیلئے ابہام کا اوپر کا جوڑ سبابہ کے نیچے کے جوڑ سے وسطے کی طرف ملاؤ

بیس۲۰

جس سے دیکھنے میں یہ معلوم ہو کہ ابہام کا اوپر کا جوڑ سبابہ اور وسطے میں دبا ہوا ہے۔ مگر یہ پہلے بتایا گیا ہے کہ دہائیوں کی گنتی میں وسطے کو کوئی علاقہ نہیں۔ صرف ابہام کے اوپر کے جوڑ کا سبابہ کے نیچے کے جوڑ سے وسطے کی جانب ملنا ہی بیس۲۰ پر دلالت کرتا ہے۔ تیس۳۰ کے لئے ابہام کو سیدھا کھڑا کر کے سبابہ کو خم دیکر دونوں کے سرے اس طرح ملاؤ۔ کہ سبابہ سے قوس کی اور ابہام سے چلے کی صورت بن جائے۔

کہ جو کوئی اس استغفار کو پانچ بار پڑھے۔ تو بخشے جاویں اُس کے گناہ اگرچہ سمندر کی کف (جھاگ) کے برابر ہوں۔ وہ یہ ہے۔ اَستَغفِرُ اللّٰہَ الَّذِی لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الحَیُّ القَیُّومُ وَ اَتُوبُ اِلَیہِ ؕ

(صفحہ ۷۰۷ سے پیوستہ)

تیس ۳۰

چالیس کے لیے ابہام کا سر سبابہ کے نیچے کے جوڑ کی پشت پر ایسی طرح رکھو۔ کہ ابہام ہتھیلی سے ملا رہے۔ اور بیچ میں فصل یعنی جدائی نہ ہو۔

چالیس ۴۰

پچاس کے لیے ابہام کو خم دیکر اس لکیر پر رکھو جو ہتھیلی کے کنارے پر ابہام اور سبابہ کے وسط میں ہے۔ سبابہ کھڑی اور ابہام اس کی سیدھ میں ہو۔

پچاس ۵۰

ساٹھ کے لیے ابہام کو خم دیکر اس کے ناخن پر سبابہ کی دوسری لکیر رکھو۔ جس سے تمام ناخن چھپ جائے۔

ساٹھ ۶۰

ستر کے لیے ابہام کے ناخن کا کنارہ سبابہ کے اوپر والی لکیر سے ملاؤ۔ اس عقد میں ناخن کھلا رہے +

ستر

اسی کے لیے ابہام کو کھڑا کرکے اس کے اوپر والے جوڑ کی پشت پر سبابہ کو خم دیکر اس کا اوپر کا سر رکھو۔

اسی

نوے کے لیے ابہام کو کھڑا کرکے اس کے نیچے کے جوڑ کی لکیر پر سبابہ کا اوپر کا سر رکھو۔

نوے ۹۰

سیّد الاستغفار

جو کوئی اس استغفار کو معانی پر غور کر کے پڑھے۔ اُسکے تمام گناہ بخشے جائیں اور روزی اُس کی فراخ ہو۔ اور اگر صبح کو پڑھے شام کو مرے یا شام کو پڑھے صبح کو مرے۔ تو بخشا جائے۔ اور بہشت میں داخل ہو۔ (رواہ البخاری وغیرہ) وہ یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ط۔

(صفحے سے پیوستہ) دہائیوں کا شمار ختم ہو گیا۔ اس کی خوب مشق کراؤ۔ جب تک یاد نہ ہوں آگے مت بڑھاؤ۔

مِآت اور اُلوف یعنی سینکڑوں اور ہزاروں کا بیان۔ جس طرح تم دائیں ہاتھ کی مشق کر چکے ہو۔ اسی طرح اب بائیں ہاتھ سے گنو۔ دائیں ہاتھ میں جو تم نے اکائیاں گنی تھیں۔ بائیں ہاتھ میں وہ اکائیاں نہ ہوں گی بلکہ نو سینکڑے ہونگی۔ اور دائیں ہاتھ میں جو نو دہائیاں ہیں۔ بائیں ہاتھ میں وہی نو ہزار ہونگے مثلاً دائیں ہاتھ میں جو سات کا عقد ہے۔ وہی بائیں ہاتھ میں سات سو کا عقد ہو گا۔ اور دائیں ہاتھ میں جو ستر کا عقد ہے۔ وہی بائیں ہاتھ میں سات ہزار کا عقد ہو گا علٰے ہذا القیاس باقی عقدوں کو سمجھو۔ **ف**۔ مذکورہ بالا صورتوں میں مندرجہ ذیل عقود بنائے گئے ہیں۔

۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۹۰	۸۰	۷۰	۶۰	۵۰	۴۰	۳۰	۲۰	۱۰
۹۰۰	۸۰۰	۷۰۰	۶۰۰	۵۰۰	۴۰۰	۳۰۰	۲۰۰	۱۰۰
۹۰۰۰	۸۰۰۰	۷۰۰۰	۶۰۰۰	۵۰۰۰	۴۰۰۰	۳۰۰۰	۲۰۰۰	۱۰۰۰

ان کی باہمی دو دو تین تین چار چار کی ترکیب سے ۹۹۹۹ تک شمار ہو سکتا ہے مثلاً دائیں ہاتھ کے ابہام اور سبابہ سے دس کا عقد بنا کر اُسکے ساتھ خنصر۔ بنصر۔ وُسطےٰ سے بدستور معروف ایک سے نو تک اکائیوں کے عقود ایک ایک کر کے ملاتے رہو۔ تو گیارہ سے اُنیس تک کے عقود بن جائینگے۔ اسی طرح بیس کا عقد بنا کر اُسکے ساتھ

فوائد خاتمۂ سورۂ حشر

نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی یہ تین آیتیں آخر سورۂ حشر کو مع اس اعوذ کے صبح کو پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتہ اُس پر مقرر کرتا ہے کہ قاری کے لئے شام تک بخشش کی دعا کرتے ہیں۔ اور اگر قاری اُس دن مر گیا تو شہید مریگا اور جو کوئی شام کو پڑھے اور رات کو مر گیا۔ تو یہ ہی درجہ حاصل ہوگا۔ وہ آیتیں یہ ہیں اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ تین بار پڑھ کر شروع کرے۔ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ۔ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ۔ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰىؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ (مشکوٰۃ)

(ص ۷۰۹ سے پیوستہ) بھی نو اکائیوں کے عقود شامل کرو تو اکیس سے انتیس تک عقود بن جائینگے۔ اسی طرح باقی دہائیوں کے ساتھ اکائیاں ملاتے جاؤ تو ننانوے تک کے عقود بن جائینگے۔ اب بائیں ہاتھ کے خنصر۔ بنصر۔ وسطےٰ سے جو نو سینکڑے بنتے ہیں اُن میں سے ہر ایک سینکڑے کے ساتھ دائیں ہاتھ سے بدستور سابق ننانوے عقود ترتیب وار ملاتے جاؤ گے تو ۹۹۹ تک عقدے حل ہو جائیں گے۔ اب بائیں ہاتھ کی سبابہ اور ابہام سے ۹۹۹۹ تک کی عقدہ کشائی ہے دس ہزار کے لئے دونوں ہاتھ کی انگلیاں کھول کر علیحدہ علیحدہ بشکل الف کھڑی کرو۔ یہ دس الف۔ دس الف یعنی دس ہزار پر دلالت کرینگے۔ **ف**۔ ان عقود سے حرف بھی بن سکتے ہیں۔ مثلاً الف کے لئے ایک بے کیلئے دس قاف کیلئے سو۔ غین کیلئے ہزار کا عقد دلالت کر سکتا ہے۔ عقلمندوں کو اشارہ کافی ہے۔ اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا وَّ اقْلِبْنِیْ اِلٰٓی اَهْلِیْ مَسْرُوْرًا۔ اَبْجَدْ۔ هَوَّزْ۔ حُطِّیْ۔ كَلِمَنْ۔ سَعْفَصْ۔ قَرَشَتْ۔ ثَخَذْ۔ ضَظَغْ۔

ا ۱ ب ۲ ج ۳ د ۴ ہ ۵ و ۶ ز ۷ ح ۸ ط ۹ ی ۱۰ ک ۲۰ ل ۳۰ م ۴۰ ن ۵۰ س ۶۰ ع ۷۰ ف ۸۰ ص ۹۰ ق ۱۰۰ ر ۲۰۰ ش ۳۰۰ ت ۴۰۰ ث ۵۰۰ خ ۶۰۰ ذ ۷۰۰ ض ۸۰۰ ظ ۹۰۰ غ ۱۰۰۰ } ۱۲ منہ

فوائد سورہ اخلاص

حدیث شریف میں ہے۔ کہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ تہائی قرآن مجید کے
برابر ہے کیونکہ قرآن شریف میں قصص واحکام وتوحید ہے اور سورہ اخلاص
میں خاص توحید مذکور ہے۔ اس لحاظ سے تہائی قرآن شریف کے برابر ہوئی یا بوجہ
ثواب تہائی قرآن مجید کے برابر ہے جو کوئی اس کو دس بار ہر روز پڑھے گا۔ تو
اُس کے لئے ایک محل جنت میں بنے گا۔ خیر المتین میں ہے۔ فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک دن حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس اچھی
صورت سے آئے۔ اور کہا کہ یا محمد صلے اللہ علیک۔ اللہ تعالیٰ نے بعد سلام کے
فرمایا ہے کہ ہر چیز کا ایک نسب ہے۔ اور میرا نسب قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ہے
جو کوئی میرے دربار میں تیری اُمت سے ایسا آئے گا۔ کہ جس نے تمام عمر
میں ہزار بار پڑھی ہوگی تو میں اُسکو نجات کا نشان عنایت کروں گا۔ اور میرا عرش
اُس کے آگے ہوگا۔ اور اُس کی شفاعت ایسے ستر آدمیوں کے حق میں
قبول کرونگا۔ جن پر عذاب واجب ہوگا۔ اور فرمایا کہ اگر کوئی سفر کا ارادہ کرے
اور اپنے گھر کے دونوں بازو پکڑ کر گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھے۔ تو حق تعالےٰ
اُسکا نگہبان رہتا ہے۔ یہاں تک کہ سفر سے پھر آئے۔ اور جو کوئی اس کو
پچاس بار پڑھے۔ تو اللہ تعالیٰ پچاس ہزار درجے بلند کرے۔ پچاس ہزار برائیاں
دور کرے۔ اور پچاس ہزار نیکیاں اُس کے نامہ اعمال میں لکھے اور فرمایا۔ کہ جو
کوئی ہر روز اس سورہ کو دو سو بار پڑھے تو اس کے پچاس برس کے گناہ دور
کئے جاتے ہیں۔ بشرطیکہ اُس پر قرضہ نہ ہو۔ یعنی بندوں کا حق معاف نہیں کیا
جاتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت سرور
کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ تبوک میں تھے کہ ایک روز آفتاب
نہایت روشن نکلا کہ ویسا کبھی نہیں دیکھا۔ بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

بھی اُسکو دیکھ کر تعجب کیا۔ اور حضرت جبرائیل علیہ السلام سے اُن کے آنے پر دریافت کیا کہ اس روشنی کا کیا سبب ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ معاویہ بن معاویہ لیثی رضی اللہ عنہ نے آج مدینہ طیبہ میں انتقال کیا۔ اور اللہ تعالیٰ اُن کے جنازہ پر ستر ہزار فرشتوں کو بھیجا تاکہ اُس کی نماز پڑھیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس بزرگی کا کیا سبب ہے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ یہ شخص رات دن کھڑے اور بیٹھے اور چلتے پھرتے قل ہو اللہ احد بہت پڑھتا تھا۔ تم بھی اُسکو بہت پڑھو کہ یہ سورت تمہارے رب کا نسب ہے۔

فوائد سورۂ یٰسین

حدیث شریف میں ہے۔ کہ سورۂ یٰسین قلب قرآن یعنی دل ہے قرآن شریف کا۔ جو کوئی اسکو پڑھے بخشے جائیں اس کے گناہ اور سکرات موت اس پر آسان ہو۔ دار النظیم میں ہے کہ فرمایا حضرت سرورعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی سورۂ یٰسین کو مسلمان پر مرنے کے بعد میت کے پاس پڑھے۔ تو حق تعالیٰ ہر حرف کے عوض فرشتہ بھیجتا ہے۔ میت کے آگے صف باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے اس کے لئے رحمت و بخشش مانگتے اور اُس کے جنازے اور دفن میں حاضر رہتے ہیں۔ اور اگر جان کنی کے وقت پڑھی جائے تو ملک الموت اُسکی روح اُسوقت قبض کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اس سے معلوم ہو۔ فوائد الفواد میں ہے۔ کہ حضرت امام ناصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیمار ہوئے اور سکتہ طاری ہو گیا۔ سب گھر والے یہی سمجھے کہ مر گئے۔ انہوں نے کفنا کر لے جا کر دفن کر دیا۔ جب رات ہوئی تو اُن کو ہوش آیا۔ معلوم کیا کہ میں قبر میں ہوں۔ اس حیرت اور لاچاری میں اُنہیں یاد آیا۔ کہ جب کوئی حالت اضطراری و تنگی میں چالیس بار سورۂ یٰس پڑھے گا۔ حق تعالیٰ اس تنگی سے اُس کو فراخی بخشے گا۔ اُسی وقت

آپ نے سورہ یٰسٓ شریف پڑھنی شروع کی۔ جب کوئی اُنتالیس ۳۹ دفعہ پڑھ چکے تو کشادگی کا اثر معلوم ہوا وہ یہ تھا۔ کہ ایک کفن چور کفن کی طمع پر آیا۔ اور قبر کھودنی شروع کی۔ آپ نے اُس آہٹ سے معلوم کیا۔ کہ یہ کوئی کفن چور ہے چالیسویں بار آپ نے آہستہ پڑھی۔ تاکہ وہ چور نہ سنے۔ اور قبر کو اچھی طرح کھود لے۔ جب چالیسویں بار پوری ہوگئی تو آپ آہستہ قبر سے باہر آئے۔ اُس کفن چور نے جو دیکھا۔ تو مارے خوف کے وحشت کھا گیا اور گر کر مر گیا۔ آپ کو بڑا تاسف ہوا۔ اور کہا افسوس میں چپکا ہی پڑا رہتا تو اچھا تھا۔ کہ وہ کفن لے جاتا میں پیچھا باہر نکل آتا۔ اس جلدی کے نکلنے میں بہت پشیمان ہوئے۔ تو اب خیال پیدا ہوا کہ اچانک لوگ مجھے دیکھ کر ہول کھائیں گے اور ڈر جائیں گے۔ اور سب کو تعجب اور حیرت پیدا ہوگی۔ پس یہ خیال کر کے رات کو آہستہ شہر میں آئے۔ اور آواز دیتے جاتے کہ میں فلاں ہوں مجھے سکتہ کے سبب لوگوں نے مردہ سمجھ کر دفن کر دیا تھا۔ یہ کہتے جاتے تھے اور آگے بڑھتے جاتے تاکہ خلق کو یکبارگی گھبراہٹ نہ پیدا ہو۔ حضرات اکابران دین نے فرمایا ہے کہ جس مطلب کے واسطے یہ سورت پڑھی جائے۔ مطلب حاصل ہو یہاں تک کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اس کو خوف میں پڑھے مامون رہے۔ اگر بھوکا پڑھے سیر ہو۔ ننگا پڑھے کپڑا پائے۔ پیاسا پڑھے پانی ملے۔

برائے حل مشکلات

سورہ یٰسٓ پڑھنے کے طریق تو بہت ہیں۔ لیکن اس کا مجرب طریق واسطے حل مشکلات کے یہ ہے کہ سات دن یا گیارہ دن تک ایک وقت معین کر کے ہر روز وقت مقررہ کو با وضو قبلہ رو بیٹھ کر خاص بتوجہ حق گیارہ بار درود شریف پڑھ کر اس سورت کو شروع کرے۔ جس وقت مبین اول پر پہنچے تو پھر ابتدائے سورت سے پڑھنا شروع کرے۔ اور تا مبین دوم پہنچا کر مکرر پھر اول سے شروع

کرے۔ جب مبین سوم کو پہنچے تو پھر ابتدائے سورہ سے شروع کرے تا مبین
چہارم علیٰ ہذا القیاس اسی طرح ہر مبین پر پہنچکر شروع سورہ سے پڑہنا شروع
کرے۔ جب سات مبین اسی طرح پوری کر چکے تو سورت کو ختم کر کے آخر
میں بھی گیارہ بار درود شریف پڑہ کر حضرت قادر ذو الجلال سے اپنی حاجت چاہے
انشاء اللہ تعالیٰ اس سورت کی برکت سے مشکل اُس کی آسان ہو گی مجرب ہی۔

دیگر طریقہ برائے دفع غم و سختی

جس کسی کو غم و اندوہ لاحق ہو۔ اور مصیبت پیش آئے اُس کو چاہیئے کہ
سورہ یٰسٓ کو ہر روز ایک بار پڑہے۔ اور جب آیۃ شریف سلامٌ قولاً من
رب الرحیم۔ پر پہنچے تو اُس کو بہتر۷۲ بار تکرار کر کے سورہ کو ختم کرے اور دعا
کرے۔ حضرت سبحانہٗ و تعالیٰ اس کو سب غم و اندوہ سے نجات بخشے گا۔

دیگر عمل سورہ یٰسٓ برائے ہر ضرورت

اس کا طریقہ یہ ہے کہ پڑہنے والے آدمی پانچ ہوں یا تین ہوں یا صرف
ایک ہو اور تعداد ختم سورہ مبارکہ ۷۲ بار ہے۔ اس کے پڑہنے کے لئے اگر
شب جمعہ ہو یا روز جمعہ تو بہتر ہے ورنہ دیگر ایام میں بھی ختم کر سکتا ہے لیکن
منگل اور ہفتہ کا روز نہ ہو۔ ورنہ فائدہ نہ ہو گا۔ صبح دس۱۰ بجے سے پہلے پہلے ختم پورا
کر لینا چاہیئے۔ پڑہتے وقت کچھ شیرینی رکھے اگر بیمار ہو تو پانی پر دم کر کے پلادے از
انشاء اللہ تعالیٰ یقیناً شفا کلی ہو گی۔ اگر ایک بار کرنے سے مشکل حل نہ ہو تو دوسری
بار پھر ختم کرے۔ اور بار دیگر کرنیسے بھی مشکل حل نہ ہو۔ تو تیسری بار پھر کرے۔ اگر تین
بار ختم کرنے سے بھی کام نہ ہو۔ تو پھر چھوڑ دے۔ اب سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ یہ کام
ہرگز نہ ہو گا۔ مگر قدرت قادر غالب ہے۔ ایک ختم سے دوسرے ختم تک کم از
کم دس۱۰ روز کا فاصلہ ہونا چاہیئے اور زیادہ سے زیادہ بیس۲۰ روز۔ نہ دس سے پہلے

کیا جائے نہ بعد بیس ۲ روز۔ مگر اُمید اچھی ہے۔

فضائل سورۂ واقعہ شریف

فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی پڑھے سورۂ واقعہ ہر رات کو ہر گز نہ پہنچے گا اُس کو فاقہ کبھی (خازن) وظیفہ سورۂ واقعہ شریف۔ مغرب کی نماز پڑھ کر دو ۲ رکعت نماز نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں فاتحہ شریف ایک بار اور سورۂ اخلاص دس بار پڑھے۔ پھر بطریقہ مندرجہ ذیل سورۂ واقعہ شروع کرے۔ روزی اُس کی فراخ ہوگی۔ تمام خلائق اُس کی مسخر و تابعدار ہوگی اور دشمن مقہور ہونگے وہ یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَصْبَحْتُ وَ اَمْسَيْتُ وَ اَنَا اُحِبُّ الْخَيْرَ وَ اُكْرِهُ الشَّرَّ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔ تین ۳ بار پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ بِنُوْرِكَ لِنُوْرِكَ فِيْمَا يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكَ وَ فِيْمَا يَجْرِيْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ سَخِّرْ لِيْ رِزْقِيْ وَ اعْصِمْنِيْ مِنَ الْحِرْصِ وَ التَّعَبِ فِيْ طَلَبِهٖ وَ مِنْ شُغْلِ الْهَمِّ وَ تَعَبِ الْقَلْبِ وَ مِنَ الذُّلِّ لِلْخَلْقِ بِسَبَبِهٖ وَ مِنَ التَّفَكُّرِ وَ التَّدَبُّرِ فِيْ تَحْصِيْلِهٖ اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِيْ بِهٖ رِزْقًا حَلَالًا وَ عَجِّلْ لِيْ بِهٖ يَا نِعْمَ الْمُجِيْبُ تین بار پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ لَيْسَ فِي السَّمٰوٰتِ ذَرَّاتٌ وَ لَا فِي الْبِحَارِ قَطَرَاتٌ وَ لَا فِي الْجِبَالِ مَدَرَاتٌ وَ لَا فِي الشَّجَرِ وَرَقَاتٌ وَ لَا فِي الْاَجْسَامِ حَرَكَاتٌ وَ لَا فِي الْعُيُوْنِ لَحَظَاتٌ وَ لَا فِي النُّفُوْسِ خَطَرَاتٌ وَ بِوَحْدَانِيَّتِكَ شَاهِدَاتٌ وَ عَلَيْكَ دَالَّاتٌ وَ فِيْ مُلْكِكَ سَابِحَاتٌ وَ مُتَحَيِّرَاتٌ فَاَسْئَلُكَ بِالْقُدْرَةِ الَّتِيْ سَخَّرْتَ بِهَا اَهْلَ الْاَرْضِ وَ السَّمٰوٰتِ سَخِّرْ لِيْ بِهٖ قُلُوْبَ الْمَخْلُوْقَاتِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ مدد بالاجابة جلد بیرہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ ط وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ ط دس بار پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ تَوَسَّلْتُ اِلَیْکَ لِاسْتِنْزَالِ الرِّزْقِ بِقُدْرَۃِ کِتَابِکَ الْمَجِیْدِ وَاخْتَرْتُ سُوْرَۃَ الْوَاقِعَۃِ لِذٰلِکَ اَللّٰھُمَّ عَظِّمْ رَغْبَتِیْ فِیْ تِلَاوَتِ الْقُرْاٰنِ وَاشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ بِہٖ اَمْرِیْ وَ اقْضِ بِہٖ حَاجَتِیْ وَاکْفِ بِہٖ مُھِمَّتِیْ وَزَیِّنْ بِہٖ لِسَانِیْ وَ جَمِّلْ بِہٖ وَجْھِیْ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔ پھر درود مذکورہ مع بسم اللہ سات بار پڑھ کر سورۂ واقعہ شروع کرے۔ جب لفظ کَاذِبَۃٌ پڑھے تو اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ مِنْ کُلِّ بَلَاءِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ سات بار پڑھے پھر درود مذکورہ سات بار پڑھے اور جب اُولٰئِکَ الْمُقَرَّبُوْنَ پڑھے تو اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ ۷ بار پڑھے اور درود مذکورہ سات بار پڑھے اور جب جَزَاءً بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ط پڑھے تو اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا بِفَضْلِکَ الْعَظِیْمِ وَبِلُطْفِکَ الْعَمِیْمِ ۷ بار پڑھے۔ پھر درود مذکورہ سات بار پڑھے اور جب لَا بَارِدٍ وَّلَا کَرِیْمٍ ط پڑھے تو اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ سَالِمِیْنَ ط ۷ بار پڑھے پھر وہی درود سات بار پڑھے۔ اور جب۔ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّکَ الْعَظِیْمِ ط۔ پڑھے۔ تو اَللّٰھُمَّ سُبْحَانَ الْقَادِرِ الْقَوِیِّ الْجَبَّارِ الْحَیِّ الْقَیُّوْمِ بِلَا مُعِیْنٍ ط سات بار پڑھے پھر وہی درود پڑھے اور جب سورہ تمام ہو جائے تو یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لَنَا الْاَبْوَابَ وَسَبِّبْ لَنَا الْاَسْبَابَ وَیَسِّرْ عَلَیْنَا الْحِسَابَ وَالْعِقَابَ وَاَحْیِنَا فِی الْعَافِیَۃِ یَا وَھَّابُ یَا رَزَّاقُ یَا فَتَّاحُ یَا مُعِیْنُ یَا رَاحِمَ الْمَسَاکِیْنَ اِنْ کَانَ رِزْقُنَا فِی السَّمَاءِ فَاَنْزِلْہُ وَ اِنْ کَانَ فِی الْاَرْضِ فَاَخْرِجْہُ وَاِنْ کَانَ بَعِیْدًا فَقَرِّبْہُ وَ اِنْ کَانَ قَلِیْلًا فَکَثِّرْہُ وَاِنْ کَانَ کَثِیْرًا فَحَلِّلْہُ وَاِنْ کَانَ حَلَالًا

فَاُصِلْهُ اِلَيْنَا وَبَارِكْ عَلَيْنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ وَ
بِالْاِجَابَةِ جَدِيْرٌ ط وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ط بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ
اگر مندرجہ بالا طریقہ پر سورہ واقعہ پڑھی جائے۔ تو تسخیر خلائق اور دولت مند بننے
کے لئے نہایت مفید ہے۔ اور بہت اعلیٰ ہے اور اگر اس طریقہ پر نہ پڑھی جا سکے تو
محض سورۂ واقعہ ہی بعد نماز مغرب بفحوائے مضمون حدیث مندرجہ سابقہ فقر و فاقہ
کے لئے سدِ راہ ہو سکتی ہے۔ فقط۔

سُورۂ نوح

سورۂ نوح کو بعد نماز ظہر پڑھنا چاہیئے۔ باعث ترقی درجات ہے۔ فرمایا نبی کریم
صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کوئی پڑھے سورۂ نوح ہوگا اُن مومنین سے جن
کے لئے حضرت نوح علیہ السلام نے دعا فرمائی تھی۔ بقولہ تعالیٰ رب اغفرلی ولوالدی
ولمن دخل بیتی مومنا وللمومنین والمومنات ولا تزد الظالمین
الا تبارا ط حضرت نوح علیہ السلام نے دو طرح کی دعا فرمائی تھی۔ ایک کفار کی
ہلاکت کے لئے سو وہ قبول ہوئی۔ اور کافر ہلاک ہوئے۔ اور دوسری مومنین کی
مغفرت کے لئے سو محال ہے کہ وہ قبول نہ ہو۔

سورۂ نبا (عَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ)

سورۂ عم کو بعد نماز عصر پڑھنا چاہیئے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کوئی
سورۂ عم کو پڑھے۔ پلائیگا اسکو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ٹھنڈا پانی۔ (مَنْ قَرَءَ
سُوْرَةَ عَمَّ سَقَاهُ اللّٰهُ بَرْدَ الشَّرَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)

سُوْرَةُ الْمُلْك

سورۂ ملک بعد از نماز عشا پڑھنا چاہیئے نہایت مفید ہے (عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مَنْ قَرَأَ سُوْرَۃَ الْمُلْکِ فَکَاَنَّمَا اُحْیٰی لَیْلَۃَ الْقَدْرِ فرمایا جو کوئی پڑھے سورہ الملک پس گویا اُس نے زندہ کیا لیلۃ القدر کو (بیدار رہا)

سورہ یٰسٓ

بعد صبح سورہ یٰسٓ پڑھنا نہایت مفید ہے۔ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ شَیْءٍ قَلْبًا وَاِنَّ قَلْبَ الْقُرْاٰنِ یٰسٓ مَنْ قَرَأَ یٰسٓ یُرِیْدُ بِہَا وَجْہَ اللّٰہِ غَفَرَ لَہٗ وَاُعْطِیَ مِنَ الْاَجْرِ کَاَنَّمَا قَرَأَ الْقُرْاٰنَ اثْنَتَیْنِ وَعِشْرِیْنَ مَرَّۃً۔ یعنی ہر چیز کے لئے ایک دل (قلب) ہے۔ اور بے شک قلب قرآن یٰسٓ ہے۔ جو کوئی پڑھے سورہ یٰسٓ کو اور ارادہ رکھے رضامندی خداوند کریم کا بخشش کی جائے گی اُس کے لئے اور دیا جائیگا اجر سے گویا اُس نے بائیس بار قرآن مجید ختم کیا ہے۔ مندرجہ ذیل شعر میں ان سورتوں کو بالترتیب درج فرمایا ہے۔ اور دیگر سورتوں کو بھی ذکر کیا ہے۔

یٰسٓ و نوح و عمّ را ہم واقعہ با ملک خوان
پس فجر ظہر و عصر ہم مغرب اے شاہ پسر
در شب بخواں یابی جزا بے حد و عد۔
پیش از جمعہ خوانی کہف ایمن شوی از شور دشر
در بند خوان اخلاص را الحمد را با تسمیہ۔
میخوان چہل ویکبار تو ہر تپ کہ باشد درد سر
از بہر عزت روز و شب رو سورہ یوسف بخوان۔
سورہ تغابن را بخوان میترسی از طاعون اگر۔
اوقات خمسہ ذکر گو ہم قوت خود را ذکر کن۔
چنداں بگو تو ذکر حق تا ذکر گوید موئے سر۔
ہر کہ گوید ذکر حق حق ذکر گوید مر ورا +

گردی یکے از اولیا، گر ذکر گوئی ہر سحر
ور خفیہ گو ذکر و دعا تا پاک گردی از ریا۔
روزے ترا گردد لقا بینی خدا را در بصر
مغز عبادت دان دعا بردار دست و کن دعا۔
الحاح کن خواندن دعا یابی اجابت زود تر۔
یابی اجابت آنگہے از وجہ پوشی ہم خوری
وز کذب و غیبت فحش ہم بکن زبان حبس و حصر
دانی اجابت طاہرے دارد دو ہزار از صدق و حل
طیران نگر در ملکش چون بشکند این ہر دو پر ؎
چون تو دعا خواہی کنی صلوات گو در ابتدا لو
در ختم ہم صلوات گو تا بہج یابی زود تر۔

فوائد سورۂ فاتحہ

حصن حصین میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے الفاتحۃ اعظم سورۃٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ ھِیَ السبع المثانی والقرآن العظیم۔ یعنی سورۂ فاتحہ شریف قرآن شریف کی بڑی سورت ہے۔ وہ سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے۔ (ولقد اتینٰکَ سبعًا مِنَ المثانی والقرآن العظیم ط) سبع مثانی اس لیے کہ سات آیتوں کی ہے اور نماز میں مکرر پڑھی جاتی ہے اور قرآن عظیم اس لیے کہ کل اسرار و معانی قرآن شریف کے مجمل طور پر اس میں ہیں۔ گویا الحمد شریف متن ہے اور تمام قرآن اس کی شرح الحمد جڑ ہے اور تمام قرآن اُس کا تنہ اور شاخسار اور اس وجہ سے بھی اس کو سبع مثانی کہتے کہ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ اس کی ہر

آیت کا ثواب ساتویں حصہ قرآن یعنی ایک منزل قرآن کے برابر ہے گویا ہر آیت فاتحہ کا ایک بار پڑھنا ایک منزل قرآن پڑھنے کی برابر ہے۔ اور سارے الحمد کا ثواب سارے قرآن کے برابر ہے اور اسوجہ سے بھی مثانی کہتے ہیں۔ کہ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم پر دو بار جبرائیل علیہ السلام اس سورہ مبارکہ کو لے کر اللہ جل شانہ کی طرف سے اُترے۔ ایک بار ابتدا روحی میں سورہ اقراء کے ساتھ وبنت تعلیم وضو اور نماز فقط فجر اور عصر یا فجر اور عشا کے اور دوسری بار مدینہ طیبہ میں۔ اور اس سورہ مبارکہ کے تیرہ ۱۳ نام ہیں۔ جن میں سے دو نام یہ ہیں۔ (۱) سبع مثانی (۲) قرآن عظیم (۳) اور تیسرا نام اس سورہ کا سورۃ الدعا ہے۔ اسواسطے کہ اکثر حصہ حصہ اس کا مشتمل معنی دعا پر ہے۔ اسی واسطے بہ نیت تلاوت قرآن اگرچہ حائضہ نفسا جنبیہ جنبی کو اس کا پڑھنا جائز نہیں۔ مگر بہ نیت دعا امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک بلکہ دوسرے اماموں کے نزدیک بھی اس کا پڑھنا جنبی اور جنبیہ وغیرہا کو بھی جائز ہے۔ اور یہی حکم ہے۔ اُن تمام آیتوں کا جو مشتمل ہیں معنی دعا پر قرآن مجید میں۔ اور چوتھا نام اس سورۃ کا سورۃ السؤال ہے اس لئے کہ تفسیر کبیر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ اللہ جلشانہ ارشاد فرماتا ہے۔ جس شخص کو میرا ذکر مجھ سے سوال کرنے سے غافل کر دے ہیں اُسکو مانگنے والوں سے زیادہ دیتا ہوں اور بے شک حضرت خلیل علیہ السلام نے یہ کر دکھایا جیسے کہ خداوند کریم اُن کی حکایت اُنیسویں ۱۹ پارہ میں کرتا ہے۔ (الذی خلقنی فھو یھدین الخ) یہ بت سب میرے دشمن ہیں۔ سوا میرے رب کے جس نے مجھے پیدا کیا۔ وہی مجھ کو راہ راست دکھلائے گا۔ جو مجھ کو کھلاتا پلاتا ہے بیماری سے شفا دیتا ہے جو مجھ کو مارے گا پھر زندہ کرے گا۔ جس سے مغفرت ملنے کی قیامت کے دن امید ہے۔ اے میرے رب مجھ کو حکم عطا فرما اور اپنے مقربین سے ملا۔ اس سورت میں اسی مرتبہ کے حاصل کرنے کی تعلیم ہے الحمد للہ سے ملک یوم الدین تک اول اللہ کی حمد وثنا ہے پھر نستعین تک

بندگی کی شان ظاہر کر دکھانے کا طریقہ ہے پھر خاتمہ اس کا دعا پر ہے۔ جس میں طلب ہے ہدایت تامہ کی جو دلیل ہے اس امر کی کہ دین میں کامل ترین سوال ہدایت ہے۔ (جس سبب سے اس سورت کا نام سورت سوال رکھا گیا ہے) اور اس طریقہ پر تعلیم سوال میں دلالت ہے اس امر پر کہ جہت معرفت الٰہی نعمتوں کی جہت سے بہتر ہے۔ اسواسطے کہ خاتمہ اس سورت مبارکہ کا اس امر پر ہے۔ کہ ہم کو اپنی پہچان کا سیدھا راستہ دکھادے۔ یہ نہیں سکھایا گیا کہ یوں کہو الٰہی ہم کو جنت النعیم عطا فرما۔ پانچواں نام اس سورۃ کا سورۃ وافیہ ہے۔ علامہ فخر الدین رازی رحمتہ اللہ علیہ ثعلبی رضی اللہ عنہ سے ناقل ہیں کہ اس نام سے اس سورت کو اسواسطے نامزد کیا گیا ہے کہ اس سورت کو نصف نصف کرکے دو رکعت میں پڑھنا جائز نہیں بلکہ یہ وافیہ ہے کہ پوری ہی پڑھی جاتی ہے۔ بخلاف دوسری سورتوں کے کہ اُن کی تین تین آیتوں کے ساتھ دو رکعت ہوسکتی ہیں۔ (۶) چھٹا نام اس سورت کا سورۃ فاتحہ ہے۔ اسواسطے کہ ختم باب قرآن مجید اس کے ساتھ ہوتا ہے اور قرآن مجید اسی سورت سے شروع ہوتا ہے۔ فاتحہ بمعنی شروع ہے۔ (۷) ساتواں نام اس سورت مبارک کا سورۃ اساس ہے اسواسطے کہ اساس بنیاد یعنی نیو کو کہتے ہیں۔ اور یہ سورت نماز کے لئے جو اشرف عبادات ہے۔ بمنزلہ بنیاد کے ہے۔ مکان سے کہ بغیر اس کے نماز ناقص رہتی ہے۔ (عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم من صلے صلوٰۃً لم یقرء فیھا بام القرآن فھی خداج ثلثا غیر تمام (۸) آٹھواں نام اس سورۃ کا سورۃ الکافیہ ہے۔ چنانچہ تفسیر کبیر میں ہے۔ اس کا نام سورۃ الکافیہ اور سورۃ الوافیہ بھی ہے یعنی تمام ضروریات دین و دنیا کو کفایت کرنیوالی ہے اسواسطے کہ بڑی ضرورت دینی اپنے خالق سے تعلق پیدا کرنا ہے۔ اور اپنی حقیقت کا جاننا کہ میں ہر طرح ہر بات میں اُس کا محتاج ہوں اور اُس کی شان وعظمت کا جاننا اور یہ ماننا کہ سوا اُس کے فی الحقیقت

کوئی میرا اور ہر فردِ عالم کا حاجت روا اور مشکل کشا نہیں۔ (۹) نواں نام اس سورۃ کا سورۃ ام القرآن وام الکتاب ہے۔ اسواسطے کہ ام زبان عربی میں ہر شیئے کی اصل اور جڑھ کو کہتے ہیں اور مقصود قرآن سے چار باتوں کا بیان کرنا ہے اول الٰہیات کا یعنی اُن امور کا جو ذات الہ العلمین کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں اور الحمد للہ سے الرحیم تک اس سورت میں ذات وصفات باری تعالیٰ شانہ کا ہی بیان ہے۔ اور مقصود دوم تمام قرآن کے نزول سے معاملات آخرت کا بیان کرنا اور عقبےٰ کو یاد دلاتا ہے۔ یہ مدعا مالک یوم الدین سے ظاہر ہے۔ اور مقصود سوئم ثابت کرنا اس امر کا ہے کہ بغیر تقدیر الٰہی ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ مگر ہمارے تمام افعال بلا اختیار ایسے بھی سرزد نہیں ہوتے جیسے مرض رعشہ والے کے ہاتھ کی حرکت جسکو وہ کتنا بھی چاہے روک نہیں سکتا۔ اس سورۃ میں ایاکَ نَعبُدُ کے ساتھ بندہ سے یہی اقرار لیا گیا ہے۔ کہ مثل مرتعش کی ہم بے اختیار محض نہیں پیدا کئے گئے۔ اور مقصود چہارم یہ ثابت کر کے دکھانا ہے کہ تم بغیر مشیت ایزدی کچھ نہیں کر سکتے۔ تمہارے تمام کام مقدر بتقدیر الٰہی ہیں۔ لہٰذا اس سورت میں ایاکَ نستعین سے آخر تک اقرار اس امر کا کرایا جاتا ہے۔ کہ بغیر مقدر کرنے اللہ کے ہم کچھ نہیں کر سکتے اسی واسطے اس سے اپنی عبادت کرنے میں مدد طلب کرتے ہیں۔ اور اُسی سے راہ راست دکھانے کی دعا مانگتے ہیں۔ گو الحمد شریف متن ہے اور تمام قرآن اس کی شرح الحمد جڑھ ہے اور تمام قرآن اُس کا تنہ اور شاخسار۔ (۱۰) دسواں نام اس سورت مبارکہ کا سورۃ الصلوۃ ہے۔ اسواسطے کہ حدیث میں وارد ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ صلوۃ کو اپنے اور اپنے بندہ کے درمیان نصف نصف کر کے تقسیم کر دیا ہے۔ (قال اللہ تعالیٰ قسمت الصلوٰۃ بَینِی وَبَینَ عَبدِی) ساری نماز کو تقسیم کر کے نہ بتایا بلکہ الحمد ہی کو تقسیم کر کے جلوۂ رحمت کریم رحیم دکھایا۔ اس سے صاف صراحتہً معلوم ہو گیا کہ صلوۃ نام شریعت میں جیسے

ساری نماز کا ہے۔ ویسے ہی شرعاً الحمد کو بھی صلوٰۃ کہتے ہیں۔ گیارھواں نام اس
سورۃ مبارکہ کا سورۃ الحمد ہے۔ فرمایا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اَفْضَلُ الْقُرْاٰنِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ بہتر قرآن الحمد شریف ہے (منتخب کنز العمال)
بارھواں نام اس سورۃ کا سورۃ الشکر ہے۔ جس کی وجہ ان ناموں ہی سے ظاہر
ہے۔ اسواسطے کہ حمد صفت وثنا اور شکر تینوں معنوں میں مستعمل ہے۔ اور یہ دونوں
ہی اسم ذات باری کو بہت محبوب ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
الحمد للہ رأس الشکر ما شکر اللہ عبد لا یحمدہ الحمد للہ بمنزلہ سر کے ہے شکر
سے۔ جس نے حمد الٰہی نہ بیان کی وہ شکر گزار اللہ کا نہیں (بیہقی) اور تیرھواں نام
اس سورت مبارکہ کا سورۃ الشفا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہے فاتحۃ
الکتاب شفاء من کل داء فاتحہ شریف ہر درد کی دوا ہے۔ قال قال رسول
اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاتحۃ الکتاب وآیۃ الکرسی لا یقرءھما عبد
فی دار فتصیبھم ذلک الیوم عین انس او جن عمران بن حصین رضی
رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محال ہے کہ کسی گھر میں
سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی پڑھی جاوے اور اس گھر والوں کو اسدن جن اور انسان
کی نظر بد کا بھی اثر پہنچے (رواہ الدیلمی فی الفردوس) تفصیل کے لئے تفسیر میزان
الادیان (مصنفہ حضرت قبلہ ومولٰنا دیدار علی شاہ صاحب قدوۃ اہل اللہ) کو مطالعہ
کریں۔ کچھ فوائد اس کے سابقاً بیان ہو چکے ہیں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ قدرے قلیل اور
بھی بیان کئے جاینگے۔ اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سورہ فاتحہ
مجھ کو عرش کے نیچے سے عطا ہوئی۔ یعنی لٹکتی تھی۔ اور یہ اس کی بزرگی سے کنایہ
ہے۔ اس اثنا میں حضرت جبرئیل علیہ السلام بھی حضور اقدس نبی صلے اللہ علیہ وسلم
کی خدمت شریف میں حاضر بیٹھے تھے۔ کہ ایک آواز حضرت جبرئیل علیہ السلام
نے اوپر سے سنی۔ اور اپنا سر اٹھا کر کہا کہ یہ آواز ایک فرشتہ کی ہے۔ جو آج
کے سوا کبھی زمین پر نہیں اترا۔ اس فرشتہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

پر سلام کیا۔ اور کہا بشارت ہو آپ کو دو نوروں کی جو آپ کو دیئے گئے۔ اور آپ سے قبل کسی نبی کو یہ نور نہیں دیئے گئے۔ ان میں سے ایک سورۂ فاتحہ ہے اور دوسرا خاتمہ سورۂ بقر۔ ان میں سے آپ کوئی حرف نہ پڑھینگے کہ ثواب اس کا آپ کو نہ دیا جائے (مسلم) دلیل العارفین میں ہے کہ فرمایا حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک دن جبرئیل علیہ السلام آئے۔ اور کہا کہ یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم حق تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ جو کتاب (یعنی قرآن مجید) آپ کو دی گئی ہے۔ اس میں ایک سورۃ ایسی بھیجی گئی ہے کہ اگر وہ سورت توراۃ میں ہوتی۔ تو کوئی شخص امت حضرت موسیٰ علیہ السلام سے یہودی نہ ہوتا۔ اور اگر انجیل میں ہوتی۔ تو کوئی شخص امت حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ترسا نہ ہوتا اور اگر زبور میں ہوتی تو کوئی شخص امت حضرت داؤد علیہ السلام سے آتش پرست نہ ہوتا آپ کو اس لئے دی گئی ہے۔ تاکہ اس کی برکت سے آپ کی اُمت خداوند کریم کے دربار میں مظفر ہو۔ اور قیامت کے روز عذاب دوزخ و خوف محشر سے رہائی پائے۔ وہ سورۃ فاتحہ شریف ہے۔ قسم ہے۔ اُس خدا تعالیٰ کی جس نے آپ کو خلق کی ہدایت و رہنمائی کے لئے مامور فرمایا۔ کہ اگر تمام روئے زمین کے دریا سیاہی ہو جائیں اور تمام جہان کے درختوں کی قلمیں بنائی جائیں۔ اور زمین و آسمان کاغذ ہو جائیں اور ابتدائے آفرینش سے قیامت تک اس سورت کی برکتیں اور پڑھنے کے فوائد لکھیں تو نہ لکھے جا سکیں۔ سبحان اللہ کیا ہی شان ہے تیری پاک کلام کی۔ ارباب لطائف فرماتے ہیں۔ کہ اس سورت میں سات حرف ہیں اوّل ث کہ پہلا حرف ثبور کا ہے۔ دوسرا ج کہ پہلا حرف جہنم کا ہے۔ تیسرا خ کہ پہلا حرف خواری کا ہے۔ چوتھا ز کہ پہلا حرف زقوم کا ہے۔ پانچواں ش کہ پہلا حرف شقاوت کا ہے۔ چھٹا ظ کہ پہلا حرف ظلمت کا ہے۔ ساتواں ف کہ پہلا حرف فراق کا ہے۔ تو اس سورت کے پڑھنے والے کو مذکورہ بالا امور سے کچھ سروکار نہیں۔ امام ناصر بستی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سورۂ فاتحہ میں سات

آیتیں ہیں اور انسان کے بدن میں بھی سات عضو بڑے پیدا کئے ہیں۔ جو ان آیتوں کو پڑہتا رہے۔ حق تعالیٰ اُس کے سات اعضا کو سات دوزخ سے محفوظ رکھے گا۔ اور بعض اہل طریقت نے فرمایا ہے۔ کہ اس سورت میں ایک سو چوبیس حرف ہیں اور ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر گذرے ہیں۔ جو کوئی اس سورت کو پڑہتا رہے گا ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر کا ثواب دیا جائے گا +

برائے حل مشکلات

اگر کسی کو کوئی کام مشکل یا کوئی مہم پیش آئے۔ تو چاہیئے کہ فجر کی سنت اور فرض کے درمیان الحمد شریف معہ تسمیہ اکتالیس بار اپنے مطلب کو مدنظر رکھ کر اس طریقہ سے پڑہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے میم الحمد کے لام سے وصل کرے اور آخر کو آمین تین بار کہے (بعض جگہ ۱۱، ۱۱ بار درود شریف پڑہنا بتایا ہے) اور خداوند کریم سے اپنا مطلب چاہے۔ حق تعالیٰ اس سورت کی برکت سے اس کی حاجت پوری کر دے گا۔ مگر اول آخر درود شریف بھی ضرور پڑہے۔ مجرب ہے۔ ایضاً دوسرا طریقہ یہ ہے۔ کہ اگر کسی کو کوئی حاجت پیش آئے۔ تو سورہ فاتحہ کو عروج ماہ بروز یکشنبہ اسطرح شروع کرے۔ کہ پہلے دن ستر بار دوسرے دن ساٹھ بار۔ تیسرے دن پچاس بار۔ پھر اسی طرح ہر روز دس دس بار کم کرتا جائے۔ یہاں تک کہ ہفتہ کے دن دس بار پڑہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایک ہفتہ تک اس کی حاجت پوری ہو گی +

ایضاً

جو بیمار کسی علاج سے شفا نہ پائے۔ تو چاہیئے کہ سورہ فاتحہ اکتالیس بار ہر روز بترکیب مذکورہ بالا یعنی معہ وصل میم کے پڑھ کر پانی پر دم کر کے بیمار کو پلائے یا چینی کی سفید رکابی پر لکھ کر دھو کر پلائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مریض کو جلد صحت ہو گی۔ شہد خالص میں زعفران خالص حل کر کے لکھے اور بارش کے پانی سے

دھو کر پلائیے۔ اور بمجبوری تالاب یا نہر یا ندی کے پانی سے دھو کر مریض لاعلاج کو پلانا سوائے مرضِ موت کے نہایت ہی مجرب ہے۔ اور موت کا علاج کہیں کسی طب میں نہیں پایا گیا۔ لہٰذا اس کے لئے غیر مفید ہے۔ ہاں بشرط تعلیق مفید ہو سکتی ہے۔

فوائد آیۃ الکرسی

حدیث شریف میں ہے کہ قرآن شریف کی سب آیتوں سے یہ آیت افضل ہے۔ ثواب کے اعتبار سے اور اشرف ہے تمام آیت قرآن سے اس وجہ سے کہ اسی میں اسماء و صفات الٰہی ہیں (مسلم وغیرہ) راحت القلوب میں ہے۔ کہ جب آیۃ الکرسی نازل ہوئی۔ ستر ہزار ملک اس کے گرداگرد تھے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لاکر پیش کی۔ آپ نے ہزار اعزاز و اکرام سے لیا۔ اور سر پر رکھا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی کہ یا محمد صلے اللہ تعالیٰ علیک وسلم فرمان الٰہی ہے کہ جو بندہ میرے بندوں میں سے اسکو پڑھے گا۔ تو ہر حرف کے بدلہ (عوض) ہزار برس کا ثواب اس کے نام لکھا جائیگا۔ اور ستر ہزار ملک جو کرسی کے گرد ہیں۔ اس آیۃ الکرسی کا ثواب اس کے نام لکھینگے۔ اور مقربان الٰہی سے ہوگا۔ جو بندہ پڑھ کر گھر سے نکلے گا تو حق سبحانہ و تعالیٰ ستر ہزار فرشتوں کو حکم دیتا ہے۔ کہ اس کے واپس آنے تک اس کے لئے بخشش مانگتے رہو۔

جامع الحکایات میں لکھا ہے۔ کہ ایک درویش بغداد شریف میں رہتا تھا۔ وہ آیت الکرسی پڑھ کر گھر سے کہیں باہر چلا گیا۔ رات کو دس۱۰ چور اس کے گھر آئے۔ سب کے سب اندھے ہو گئے۔ جب درویش آیا تو یہ حال دیکھ کر ان سے پوچھا۔ کہ تم کون ہو۔ اُنہوں نے کہا ہم چور ہیں۔ تمہارے گھر میں چوری کے لئے آئے تھے۔ یہاں آکر اندھے ہو گئے۔ ہمارے لئے دعا فرمائیں کہ خداوند کریم

ہماری آنکھیں درست کر دے تو ہم اس کام سے توبہ کرکے مسلمان ہوتے ہیں۔ درویش ہنسا اور فرمایا کہ خدا کے حکم سے آنکھیں کھولو۔ سب کی آنکھیں کھل گئیں اور توبہ کرکے مسلمان ہو گئے۔

برائے برکت و فتوح

جاننا چاہیئے کہ آیۃ الکرسی کے تین ۳۱۳ سو تیرہ حرف ہیں۔ اور انبیاء مرسل اور اصحاب طالوت اور اصحاب بدر کی گنتی بھی اسی قدر ہے۔ جو کوئی اس کو اسی قدر ہمیشہ پڑھتا رہیگا اسکو بہت فوائد حاصل ہونگے۔ اور طرح طرح کے عجائبات اور اسرار اس پر منکشف ہونگے کہ اسمیں بڑا اثر ہے۔

برائے استقامت جاہ و دولت و دفع اعداء

حضرت شیخ مولنا حاجی حکیم بدرالدین صاحب سے وہ شاہ ابوالبرکات رحمۃ اللہ علیہ سے عمل آیۃ الکرسی نقل کرتے ہیں۔ جو واسطے استقامت دولت وجاہ و دفعیہ دشمن کے نہایت مجرب ہے وہ یہ کہ بعد ہر نماز فرض آیۃ الکرسی کی اسطرح مداومت کرے۔ کہ اس میں دس جگہ وقف ہے۔ ہر ایک وقف پر انگلیاں ہاتھ کی بترتیب بند کرے اور داہنے ہاتھ کی چھنگلی سے شروع کرے۔ اور بائیں ہاتھ کی چھنگلی پر ختم کرے اور سورہ الم نشرح لک اور سورہ اخلاص اور درود تین تین بار پڑھ کر آسمان کی طرف دم کرے۔ پھر ہر ایک عقدہ پر کہ جس طرح انگلیاں بند کی ہیں۔ ایک ایک بار سورہ فاتحہ شریف معہ تسمیہ پڑھ کر کھولنا جائے۔ جب سب انگلیاں کھول چکیں تو ہاتھوں پر دم کرکے تمام اعضا پر پھیرے۔ مگر یہ یاد رہے۔ کہ جب یشفع عندہ پر پہنچے۔ تو دونوں عین کے درمیان کہ یہ محل اجابت دعا و اشارہ فتح ہے۔ یہاں پر بنیت خیر کی دلمیں خیال کرلے۔ یعنی مثل دولت وجاہ و فتح یا جو مناسب حال ہو دعا

کرے اور جب یَعلم مَا بَینَ اَیدِیھِم پر پہنچے تو دونوں میم کے درمیان کہ یہ محل مضرت ہے یہاں ہر شر کی نیت دل میں خیال کرے یعنی بربادی اعدا و تعدی ظالمان وغیرہ کی دعا کرے جو عند الشرع جائز ہو۔ بے گناہ کسی کو نقصان نہ پہنچائے۔

فوائد چند آیتوں کے

تفسیر معالم التنزیل میں ہے کہ فرمایا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سورۂ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور سورۂ آل عمران کی آیتیں شھد اللہ انہ لا الہ الا ھو والملئکۃ واولوا العلم قائما بالقسط ط لا الہ الا ھو العزیز الحکیم ط ان الدین عند اللہ الاسلام وقف اور قل اللھم مالک الملک تا بغیر حساب ط۔ ایسی ہیں کہ ان میں اللہ تعالےٰ کے درمیان کوئی حجاب نہیں۔ یہ دربار ایزدی میں عرض کرتی ہیں کہ خداوندا ہم کو زمین پر جو تیری نافرمانی کرتا ہے اُتار۔ حق سبحانہٗ و تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ قسم ہے مجھ کو اپنی کبریائی کی کہ جو بندہ تم کو ہر نماز کے بعد پڑھیگا۔ اُس کی خوابگاہ جنت کی جائے گی۔ خواہ وہ کسی عمل پر ہو۔ اُس کو حظیرۃ القدس میں ساکن کرونگا اور اُس کی طرف اپنی خفیہ رحمت سے ہر روز ستر بار نظر کرونگا۔ اور ہر روز اُس کی ستر حاجتیں روا کرونگا۔ جن میں سے ادنیٰ مغفرت ہے۔ اور اُسکو ہر دشمن اور حاسد سے محفوظ رکھونگا۔

فوائد خاتمہ سورۂ بقر

فرمایا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ سورۂ بقر کو ختم کیا۔ اللہ تعالےٰ نے دو آیتوں سے جو مجھ کو دی ہیں۔ آپ نے خزانۂ رحمت سے یعنی امن الرسول سے تا آخر کہ مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئی۔ تم اُن کو سیکھو

اور اپنی عورتوں کو اپنے بیٹوں کو اور سب گھر والوں کو سکھاؤ کہ وہ آیتیں رحمت کی ہیں۔ کہ ان میں بخشش کی طلب ہے۔ کسی گھر میں نہ پڑھی جائیں۔ تین بار کہ پھر شیطان اُس گھر میں آئے (رواہ الترمذی وغیرہ)

فوائد آیت کریمہ برائے ہر حاجت

حدیث شریف میں ہے۔ کہ جو کوئی مرد مسلمان حاجت یا رفع غم واندوہ یا دفع بلیات کے واسطے بذریعہ آیت کریمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کے دعا مانگے اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔ اور فرمایا حضور سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ یہ دعا حضرت ذوالنون علیہ السلام کی ہے کہ مچھلی کے پیٹ میں فرمائی جو مسلمان جس مطلب کے واسطے اس سے دعا کرے گا۔ قبول ہوگی۔ اور حضرت شاہ اہل رحمتہ اللہ علیہ نے چار باب میں فرمایا ہے۔ کہ جو عمل حصول ہر مطلب میں جلالی ہو۔ یا جمالی حکم میں کبریت احمر کے ہے۔ اور اس کو اسم اعظم شمار کیا ہے۔ وہ لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین ہے۔ حق یہ ہے کہ یہ دعا نہایت مجرب التاثیر اور کمال سریع الاثر ہے۔ اور مشائخ عظام رحمتہ اللہ علیہم اس کی سرعت تاثیر اور عدم تخلف پر اجماع اور اتفاق رکھتے ہیں کہ دفع ہر غم واندوہ کے لئے تریاق مجرب ہے۔ اور طریقے اس کے پڑھنے کے بہت ہیں۔ مگر آسان تر دو طریقے ہیں۔ اول یہ کہ بارہ دن تک بہ نیت حصول مطلب بارہ ہزار ۱۲۰۰۰ بار پڑھے اور اول آخر درود شریف گیارہ ۱۱ بار پڑھے۔ اگر اتنا نہ ہو سکے۔ تو تین سو بار ہر روز بعد از نماز عشا کے ایک مکان میں با طہارت قبلہ رو ہو کر خاص توجہ حق پڑھے اور ایک پیالہ پانی کا بھر کر اپنے پاس رکھے اور لحہ بلحہ اپنا ہاتھ پانی میں تر کر کے منہ اور بدن پر پھیرتا رہے۔
دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ایک لاکھ پچیس ہزار بار چالیس دن تک پڑھے۔ اور اپنا مطلب اللہ تعالیٰ سے چاہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ حاجت اس کی پوری ہوگی۔ خلاصہ یہ کہ

اس کی قوت تاثیر میں کچھ شک نہیں اس واسطے کہ ایسا کوئی عمل نہیں جس کی
صحت قرآن مجید اور حدیث اور اقوال مشائخ سے ثابت ہو سوا اسکے۔ فقیہ
ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب بستان میں حضرت امام جعفر صادق
رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں تعجب کرتا ہوں ایسے شخص سے جو چار
چیزوں میں مبتلا ہو اور ان چار چیزوں سے غافل رہے۔ اول اُس شخص سے
تعجب ہے کہ غم میں مبتلا ہو وہ کیوں نہیں پڑہتا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سبحانکَ
انی کنت من الظالمین کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں خود فرماتا ہے۔
فاستجبنا لہٗ ونجیناہُ مِنَ الغمِ وکذالکَ ننجی المؤمنین ط یعنی حضرت
یونس علیہ السلام نے جب یہ آیت پڑہی۔ تو ہم نے اُس کی دعا قبول کی اور غم
سے نجات دی۔ اسی طرح ہم مومنوں کو نجات دیتے ہیں۔ جس وقت وہ فریاد و
دعا کریں۔ دوئم اُس شخص سے تعجب ہے کہ جو کسی چیز سے ڈرتا ہو۔ تو وہ کیوں نہیں
پڑہتا۔ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَقَالُوا حسبنا
اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَۃٍ مِنَ اللّٰہِ وَفَضْلٍ لَمْ یَمْسَسْھُمْ
سُوْٓءٌ یعنی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے بدر میں کہا کہ ہم کو کافی ہے
اللہ اور وہ اچھا کارساز ہے۔ تو خدا تعالیٰ کے فضل سے اُن کو کچھ برائی اور تکلیف
نہ پہنچی۔ اور صحیح سلامتی سے فائدہ تجارت کے ساتھ واپس پھرے اور سب
آسیب وگزند سے محفوظ رہے۔ سوئم اُس شخص سے تعجب ہے۔ کہ جو لوگوں
کے مکر وفریب سے ڈرتا ہو تو وہ کیوں نہیں پڑہتا وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی
اللّٰہِ ط اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ ط کیونکہ حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَوَقٰہُ اللّٰہُ
سَیِّاٰتِ مَا مَکَرُوْا یعنی فرعون کا چچازاد بھائی سمعان نام پوشیدہ ایمان
رکھتا تھا۔ جب اُس کی قوم نے اُس پر سختی کی۔ تو اُس نے یہ آیت پڑہی۔
اللہ تعالیٰ نے اُسکو اُن لوگوں کے مکر سے محفوظ رکھا۔
چہارم اُس شخص سے تعجب ہے۔ کہ جنت کی خواہش رکھتا ہے۔ تو وہ کیوں

نہیں پڑہتا۔ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کیونکہ حق تعالیٰ اس کے بعد فرماتا ہے۔ فَعَسٰی رَبِّیۤ اَنۡ یُّؤۡتِیَنِ خَیۡرًا مِّنۡ جَنَّتِکَ یعنی ایک مومن نے کافر سے کہا کہ جب تو اپنے باغ میں آیا کیونکر نہ کہا۔ کہ جو اللہ چاہے وہی ہونے والا ہے مجھ کو اپنے مال کی محافظت کی قوت نہیں بجز اللہ کی مدد کے اگر تو مجھے دیکھتا ہے کہ میں تجھ سے مال واولاد میں کمتر ہوں مجھ کو امید ہے کہ میرا رب تیرے باغ سے بہتر عنایت کرے۔ تفصیل کے لئے تفسیر سورہ کہف دیکھو بوجہ خوف طوالت یہاں اسی پر اکتفا کی جاتی ہے۔

نماز کے بعد کا وظیفہ

فرمایا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی بعد ہر نماز کے تینتیس بار سُبۡحَانَ اللّٰہِ اور ۳۳ بار اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ اور ۳۴ بار اَللّٰہُ اَکۡبَرُ پھر سَو پورا کرنے کے لئے کلمہ توحید ایک بار پڑہے تو اس کے گناہ بخشے جاتے ہیں اگر سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں (رواہ مسلم وغیرہ)

فوائد کلمۂ توحید

حدیث شریف میں ہے کہ فرمایا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو کوئی کلمۂ توحید کو ہر روز دسؔ بار پڑہے تو وہ ایسا ہو گا۔ جیسے کہ چار غلام حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے آزاد کئے۔ (رواہ البخاری وغیرہ) اور جو کوئی سَو بار پڑہے تو اُسکو دسؔ بردوں (غلاموں) کے آزاد کرنے کا ثواب ہو گا۔ اور اُس کے لئے سَو نیکیاں لکھی جائینگی اور سَو گناہ اُس کے مٹائے جائینگے اور یہ کلمہ اُس کے لئے شیطان سے پناہ ہو گا۔ اور کوئی شخص بہتر اس کے عمل سے قیامت کو نہ لائے گا۔ بجز اُس شخص کے جس نے اس سے زیادہ عمل کیا ہو (رواہ ابوعوانہ) یہ وہ کلمہ ہے۔ کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو سکھایا اور یہ

ایسا کلمہ ہے۔ کہ اگر سب آسمان ایک طرف ہوں اور یہ کلمہ ایک طرف۔ تو بھاری ہوگا۔ اور اگر آسمان حلقہ ہو جائیں تو یہ اُنکو ملا دے گا۔ (رواہ ابن ابی شیبہ) وہ یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ۔

فوائد کلمۂ تمجید

فرمایا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ پانچوں کلمات گناہوں کو ایسا جھاڑتے ہیں۔ جیسے درخت اپنے پتوں کو (موسم خزاں میں) جھاڑتے ہیں اور یہ کلمات جنت کے خزانوں میں سے ہیں۔ (رواہ الطبرانی) اور جو کوئی سبحان اللہ کہتا ہے۔ اس کے لئے بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور بیس گناہ دور کئے جاتے ہیں۔ اور جو کوئی الحمد للہ کہتا ہے۔ تو اس کو بھی ایسا ثواب ہوگا۔ اور جو کوئی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتا ہے اس کو اسی طرح اور جو کوئی اللہ اکبر کہتا ہے۔ اُسکو بھی ایسا ہی ثواب ملتا ہے (رواہ النسائی وغیرہ) اور جو کوئی لَاحَوْلَ تا آخر کہے تو اُس کے گناہ دور کئے جاتے ہیں۔ جیسے کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا اور ننانوے ۹۹ بیماری و آفات سے بچا رہے گا۔ جن میں سے ادنیٰ غم ہے۔ (طبرانی) وہ یہ ہیں۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط۔ صبح و شام کو دس۱۰ دس۱۰ بار اسکو پڑھنا چاہیئے۔

برائے مزید محبت حق تعالیٰ

جواہر غیبی میں ہے۔ کہ جو کوئی چاہے کہ اس کو حق تعالیٰ کی محبت زیادہ ہو۔ تو چاہیئے کہ صبح و شام یہ تین آیتیں تین۳ تین۳ بار پڑھے۔ محبت حق تعالیٰ کی اسکو زیادہ ہوگی۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط فَسُبْحَانَ اللّٰہِ حِیْنَ

تمسون وحین تصبحون ۝ ولہ الحمد فی السمٰوٰتِ والارض وعشیاً وحین تظھرون ۝ یخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الحی ویحی الارض بعد موتھا وکذلک تخرجون ۝

برائے قضائے حاجت

جس کسی کو کوئی حاجت پیش ہو تو چاہیئے کہ فجر کی نماز کے بعد مصلے سی اُٹھنے سے پہلے کسی سے بات نہ کرے۔ اور دعا بزرگوار کو ایک سو بار پڑھ کے اپنا مطلب حق تعالیٰ سے چاہے۔ ہفتہ عشرہ تک خدائے تعالیٰ اُس کی حاجت پوری کردیگا مجرب ہے لیکن توجہ شرط ہے۔ وہ یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ یَا قَدِیْمُ یَا دَائِمُ یَا فَرْدُ یَا وِتْرُ یَا وَاحِدُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ۝

برائے دفع بلّیات وضرر طعام

جواہر غیبی میں ہے۔ کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی اس دعا کو شام کو پڑھیگا۔ تمام آفات ناگہانی سے بچا رہے یہاں تک کہ صبح ہو اور جو صبح کو پڑھے بچا رہے یہاں تک کہ شام ہو۔ یہ دعا دفع ہر درد اور بلا کے لئے مجربات صحیحہ میں سے ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جو کوئی اس دعا کو قبل از طعام پڑھیگا تو کھانا کچھ ضرر نہ کرسکیگا۔ اگرچہ اس میں زہر قاتل بھی ہو۔

امام شعبی رحمتہ اللہ علیہ اپنے کفایہ میں لکھتے ہیں۔ کہ بنی اسرائیل میں ایک بڑا عابد زاہد تھا۔ اور اُس کی ایک نوجوان کنیز تھی اور ضعیف العمر تھا جس کے سبب وہ کنیز بہت تنگ رہتی تھی۔ اور لوگوں سے اس کی شکایت کرتی رہتی۔

کہ کسی وجہ اس عابد سے خلاصی ہو۔ آخر ایک بڑھیا اُس کی ہمسایہ تھی اُس نے کہا کہ میں تجھ کو زہر ہلاہل دیتی ہوں۔ کسی طرح پانی میں ڈالکر افطار کے وقت زاہد کو پلادے۔ اس نے پانی میں گھول کر زاہد کو پلا دیا۔ اور منتظر رہی۔ کہ زاہد کب مرے۔ مگر عابد پر کچھ اثر نہ ہوا۔ صبح عابد کو زندہ بھی سلامت دیکھ کر کنیز سے نہ رہ سکا۔ ساری کیفیت عابد سے بیان کی۔ اور کہا خواہ ماردیا چھوڑ دو۔ میں نے تم کو زہر دیا تھا۔ اس نے کوئی اثر نہ کیا۔ اس کا کیا سبب ہے عابد نے تبسم کیا اور کہا کہ میں ایک دعا رکھتا ہوں۔ کہ زہر کیا بلکہ تمام آفات ارضی و سماوی اس کے پڑھنے سے دور ہوتی ہیں۔ اس لئے اس کی برکت سے زہر نے کچھ اثر نہ کیا وہ دعا مبارک یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ خَیْرِ الْاَسْمَاءِ بِسْمِ اللّٰہِ رَبِّ الْاَرْضِ وَرَبِّ السَّمَاءِ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ط

برائے فتح و نصرت

قرآن شریف میں پانچ آیتیں ہیں۔ کہ ہر ایک میں دس قاف ہیں۔ کہ ان کو آیات حرب کہتے ہیں۔ اُن کی خاصیت ہی فتح و نصرت ہے۔ جو کوئی ان کو پڑھے۔ تو جمیع اعداء اس کے ہمیشہ مغلوب و مقہور رہیں اور ہر ظالم کے شر سے محفوظ رہے۔ اور اگر کوئی لکھ کر اپنے پاس رکھے تو تمام جبار اُس کے مطیع ہوں اور سب لوگوں کے دلوں میں اُس کی ہیبت طاری ہو۔ اور اگر علم پر لکھی جائیں تو جس لشکر میں یہ علم ہو گا وہ ہمیشہ مظفر و منصور رہیگا۔ مگر علم پر جب لکھے تو چاہیئے کہ ہر قاف کے نیچے ایک علیحدہ قؔ بھی لکھے۔ اور اس کے نیچے ہندسی عدد ایک سو کا لکھے۔ کہ اس کے لکھنے میں ایک عجیب اسرار ہے۔ وہ آیات شریفہ یہ ہیں۔ اول سورہ بقر میں اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ مِنْ

بَعْدِ مُوْسٰی اِذْ قَالُوْا لِنَبِیٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ قَالَ هَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ؕ قَالُوْا وَمَا لَنَا اَلَّا نُقَاتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِیَارِنَا وَاَبْنَآئِنَا ؕ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِالظّٰلِمِیْنَ ۔ دوئم سورہ آل عمران میں پ ۴ ع ۱۔ لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِیْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ فَقِیْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِیَآءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِیَآءَ بِغَیْرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ ۔ سوئم سورہ نسا پ ۵ ع ۷ میں۔ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ قِیْلَ لَهُمْ كُفُّوْۤا اَیْدِیَكُمْ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ یَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْیَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْیَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَیْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْ لَاۤ اَخَّرْتَنَاۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِیْبٍ ؕ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۫ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا ۔ چہارم سورہ مائدہ پ ۶ ع ۸ میں۔ وَاتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ ابْنَیْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ یُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ؕ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ؕ قَالَ اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ۔ پنجم سورہ رعد میں قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءَ لَا یَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الْاَعْمٰى وَالْبَصِیْرُ ۙ۬ اَمْ هَلْ تَسْتَوِی الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ۚ۬ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَیْهِمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۔

برائے دفع سحر و ہر مرض

جب کسی پر جادو کا اثر ہو۔ یا ایسا بیمار ہو کہ کوئی علاج فائدہ نہ کرے تو چاہیئے

کہ چینی کی سفید رکابی پر یہ اسم شریف لکھکر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ یَاحَیُّ حِیْنَ لَا حَیَّ فِیْ دَیْمُوْمَۃِ مُلْکِہٖ وَبَقَآئِہٖ یَاحَیُّ اور سورۂ فاتحہ ہر روز چالیس دن تک پلائیں۔ حق سبحانہ وتعالیٰ اسکو تمام بیماریوں سے پردۂ غیب سے شفا کلی عطا فرمائے گا۔ مجرب ہے۔

برائے رویت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام ثوبان رضی اللہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی سوتے وقت باوضو ان کلمات کو پڑھ لیا کرے۔ تو مجھ کو خواب میں دیکھیگا وہ کلمات یہ ہیں۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ یَا رَبَّ الْبَیْتِ الْحَرَامِ وَشَھْرِ الْحَرَامِ وَالرُّکْنِ الْمَکَانِ اِقْرَءْ رُوْحَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِنِّی السَّلَامَ۔

فوائد سبعات عشر

جاننا چاہیئے کہ سبعات عشرہ حضرت ابراہیم تیمی قدس سرہٗ سے مشائخ رحمۃ اللہ علیہم کو پہنچے ہیں۔ اور ان کو حضرت خضر علیہ السلام سے اور ان کو حضرت سرور کائنات محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سند ہے۔ اسطرح سے کہ آپ فرماتے ہیں۔ کہ میں ایک روز کعبہ مکرمہ میں تہلیل و تسبیح میں مشغول تھا۔ کہ حضرت خضر علےٰ نبینا وآلہ وعلیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ سبعات عشرہ مجھ کو جناب سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے پہنچے ہیں۔ تجھ کو ہدیہ کرنا چاہتا ہوں اور وصیت کرتا ہوں کہ اسکو قبل طلوع وغروب آفتاب پڑھا کر اور کبھی ترک نہ کر۔ میں حضرت خضر علیہ السلام کا ارشاد بجا لایا۔ رات کو خواب میں دیکھتا ہوں کہ ملائک مجھ کو بہشت میں لے گئے۔ اور نعمائے جنت مجھ کو کھلائے۔ اور شراب خوشگوار مجھ کو پلائی۔ وہاں ایک مکان یاقوت سرخ کا بنے

دیکھا اور ایک مکان زمرد کا اور ایک مکان مروارید کا کہ ہر مکان میں حور العین
بیقیاس بیٹھی ہیں۔ میں نے پوچھا کہ یہ حوریں کس کے واسطے ہیں۔ کہا یہ اُس کے
لئے ہیں جو مسبعات عشرہ پڑہتا ہے۔ بعدہٗ میں مشرف ہوا جمال جہاں آرا حضرت
سرورکائنات محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور التماس کی میں نے۔ کہ
حضرت حضر علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ مسبعات عشرہ مجھ کو آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم سے پہنچے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں راست و حق کہتا ہے۔ پس
عرض کی میں نے کہ اس کے پڑہنے والیکو کیا ثواب ہے۔ ارشاد فرمایا کہ حق
سبحانہ وتعالیٰ اُس کے تمام گناہ بخشتا ہے۔ اور اپنے غضب کو اس سے باز
رکھتا ہے۔ اور جنت کے دروازے اُس پر کھولتا ہے۔ اور قادر نہ ہوگا۔ اس
عمل پر کوئی شخص مگر وہ کہ جسکو خدا تعالیٰ نے نیک بخت پیدا کیا ہے۔ بعد اس خواب
کے حضرت ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ چار ماہ زندہ رہے۔ اور اس عرصہ میں آپ
نے کوئی طعام وشراب دنیا نہ کھایا۔ اور نہ حاجت ہوئی کیونکہ وہ طعام وشراب
جنت سے سیراب ہو گئے تھے۔ اور بعض مشائخ رحمۃ اللہ علیہم فرماتے ہیں کہ جو
کوئی ہمیشہ اس کی مواظبت کریگا۔ وہ خدا تعالیٰ کے حفظ و امان میں رہیگا۔ اور
صلاح دارین اُسکو نصیب ہوگی۔ اور آفات دوجہانی سے محفوظ رہیگا۔
اور رزق غیب سے پائیگا۔ اور دنیا سے نہ جائیگا۔ جب تک کہ جنت میں اپنا
مقام نہ دیکھے گا۔ اور نہ مریگا جب تک کہ طعام وشراب جنت نہ کھائے گا
فواید وفضائل اس کے حد سے زیادہ ہیں۔ اس مختصر میں گنجائش نہیں۔ جو کوئی
اسکو پڑہے گا اور اس کی مواظبت کریگا خود بخود اس پر منکشف ہونگے غرض
یہ کہ ہر حاجت دینی و دنیوی کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ مسبعات عشرہ دس
چیزیں ہیں کہ ہر ایک کو معہ تسمیہ سات سات بار پڑہتے ہیں۔ اوّل سورہ فاتحہ
شریف سات بار۔ دوئم سورہ والناس سات بار۔ سوئم سورہ فلق سات بار
چہارم سورہ اخلاص سات بار۔ پنجم سورہ کافرون سات بار۔ ششم آیۃ الکرسی

سات بار۔ ہفتم کلمہ تمجید سات بار اور تین بار یہ دعا عَدَدَ مَا عَلِمَ اللّٰہُ وَزِنَۃَ مَا عَلِمَ اللّٰہُ وَمِلَاءَ مَا عَلِمَ اللّٰہُ۔ ہشتم یہ درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَحَبِیْبِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔ سات بار۔ نہم۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَ وَارْحَمْھُمَا کَمَا رَبَّیَانِیْ صَغِیْرًا اَوْکَبِیْرًا وَّاغْفِرْ لِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَاءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ۔ سات بار۔ دہم۔ اَللّٰھُمَّ یَارَبِّ افْعَلْ بِیْ وَبِھِمْ عَاجِلًا وَّاٰجِلًا فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ مَا اَنْتَ لَہٗ اَھْلٌ وَّلَا تَفْعَلْ بِنَا یَا مَوْلٰنَا مَا نَحْنُ لَہٗ اَھْلٌ اِنَّکَ اَنْتَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ جَوَّادٌ مَلِکٌ کَرِیْمٌ بَرٌّ رَّؤُفٌ رَّحِیْمٌ۔ سات بار

فوائد سورۂ مزمل برائے کشائش ظاہری و باطنی

کشائش ظاہری و باطنی کے لئے سورۂ مزمل کا گیارہ بار پڑھنا نہایت مجرب ہے۔ طریق یہ ہے۔ کہ بعد سنت فجر ایک بار اور بعد ہر نماز پنجگانہ دو دو بار پڑھے۔ سب ملکر گیارہ بار ہوئے اور اوّل آخر درود شریف گیارہ گیارہ بار پڑھے۔ جو کوئی ہمیشہ اس کی مواظبت کرے غنا دارین اسکو نصیب ہو۔ اور بفضلہ تعالیٰ کبھی کسی کا محتاج نہ ہو۔ نوٹ۔ تین سال بعد فوائد اس کے مشاہدہ ہونگے توجہ خاص مواظبت شرط ہے۔

برائے قضائے حاجت

جس کسی کو کوئی حاجت پیش ہو۔ تو چاہیئے کہ سورت مزمل کو بعد نماز فجر ایک بار اس طرح پڑھے۔ کہ چار مقام پر چار آیات کو تین تین بار تکرار کرے اوّل رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَاتَّخِذْہُ وَکِیْلًا۔ دوم وَاللّٰہُ

بقدر اللیل والنہار سوئم یبتغون من فضل اللہ چہارم واستغفر اللہ ان اللہ غفور رحیم سورۃ تمام کرکے اپنی حاجت حق سبحانہ وتعالیٰ سے چاہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ پوری ہوگی۔ مقالید السمٰوٰت والارض خیر المتین میں ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ کہ مقالید السمٰوٰتِ والارض مجھ کو تعلیم فرمائیں آپ نے فرمایا۔ کہ وہ یہ ہے۔ سبحان اللہ والحمد للہ و لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ھو الاول والاخر والظاھر والباطن بیدہ الخیر یحیی و یمیت وھو علی کل شئ قدیر۔ اے عثمان جو کوئی اس کو دس بار صبح اور دس بار شام کو پڑھے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو چھ چیزیں عنایت فرماتا ہے اول محفوظ رہنا ابلیس اور اس کے لشکر سے دوم دیا جانا تو دہ ثواب کا جنت میں۔ سوئم نکاح ہونا حوروں بڑی آنکھوں والی سے چہارم بخشے جانے اس کے گناہ۔ پنجم ساتھ ہونا اس کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ششم حاضر ہونا بارہ فرشتوں کا اس کے مرنے کے وقت تاکہ اسکو خوشخبری دین رضا حق کی اور اسکو قبر سے آراستہ کرکے موقف میں لیجائیں۔ اگر قیامت کے ہول سے کچھ اسکو معلوم ہو جائے تو فرشتے اس کو کہیں کہ تو خوف مت کر کیونکہ تو اموں لوگوں میں سے ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس سے آسان حساب لیگا پھر اس کو جنت کا حکم کیا جائیگا۔ تو فرشتے اس کو موقف سے آراستہ کرکے جنت میں لے جائیں گے۔ جیسے دلہن کو لے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ حق تعالیٰ کے حکم سے اس کو بہشت میں داخل کریں گے۔ اور لوگ ابھی شدت حساب ہی میں ہونگے۔

برائے تسخیر مطلوب

سورۂ یٰسٓ واسطے تسخیر مطلوب کے ازبس مجرب ہے۔ ترکیب یہ ہے
کہ عروج ماہ ساعت مشتری میں باوضو اول آخر درود شریف ۱۱، ۱۱ بار
کے اس سورت کو اسطرح شروع کرے کہ ہر مبین پر سو بار اسم یابُدُّوحُ
پڑھ کر کہے الفی محبتہ فلان بن فلان (مراد طالب ہے) فی قلب
فلان بن فلان (مراد مطلوب ہے) بحق یٰسٓ۔ جب سورت ختم کر چکے
تو کسی شیریں چیز پر دم کر کے مطلوب کو کھلائے۔ اسی طرح سات دن تک
کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مطلوب بے قرار ہو کر حاضر ہو۔ مگر حرام کیلئے نہ کرے

برائے شفائے مریض

قرآن شریف میں چھ آیتیں ہیں کہ اُن کو آیات شفا کہتے ہیں جو کوئی
بیمار ہو۔ تو ایک چینی کی رکابی پر مع بسم اللہ اور سورۂ فاتحہ کے لکھ کر اور پانی
سے دھو کر بیمار کو ہر روز پلائے انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد شفا ہوگی مجرب
ہے۔ وہ آیتیں یہ ہیں۔ اول وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ۔
دوئم۔ شِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ۔ سوئم۔ يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ
مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ۔ چہارم۔ وَنُنَزِّلُ مِنَ
الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۔ پنجم۔ وَاِذَا
مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ۔ ششم۔ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
هُدًى وَّشِفَاءٌ۔

برائے آسانی سکرات موت

جواہر غیبی میں ہے کہ جو کوئی ہر نماز فرض کے بعد آیۃ الکرسی سلام

پھیرنے کے ساتھ ہی پڑھے۔ اور ایک بار یہ آیت شریفہ وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ط وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ط اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ط قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝ پ سورہ طلاق۔ اور ایک بار سورہ فاتحہ اور تین بار سورہ اخلاص اور تین بار درود شریف پڑھ کر آسمان کی طرف دم کرے۔ حق سبحانہٗ وتعالیٰ اُس کی جان کو بلا وسیلہ ملک الموت قبض کرے گا اور مرتے ہی جنت میں داخل ہوگا۔ اور دنیا میں روزی اس کی فراخ ہوگی اور موت کی سختی سے نجات پائے۔ اور قبر میں راحت ہو۔

برائے خوف حاکم

جو شخص کسی حاکم ظالم سے خوف و ڈر رکھتا ہو۔ تو اس کو چاہیئے کہ جب حاکم کی طرف جائے تو کٓھٰیٰعٓصٓ کہے اور ہر طرف پر اپنے داہنے ہاتھ کی ایک ایک انگلی بند کر کے کُفِیْتُ کہے۔ اور پھر حٰمٓعٓسٓقٓ کہے اور ہر حرف پر اپنے بائیں ہاتھ کی ایک ایک انگلی بند کر کے حُمِیْتُ کہے۔ مگر انگلیوں کا بند کرنا خنصر (چھنگلیا) سے شروع کرے۔ جب حاکم کے سامنے جائے تو دونوں ہاتھ کھول دے۔ اور اُس کی طرف دم کرے۔ نہایت مہربانی اور نرمی سے پیش آئیگا۔ مجرب ہے۔

برائے دفع نظر بد

جب کسی کو اپنے اوپر یا مال وغیرہ پر نظر بد کا شبہ ہو یا یقینی نظر لگی ہو۔ تو چاہیئے کہ اس آیۃ کریمہ کو تین دفعہ پڑھ کر دم کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اثر نظر دفع ہو جائیگا۔ نہایت مجرب ہے۔ بارہا تجربہ کیا گیا ہے۔ وہ آیت شریف یہ ہے۔ وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ

لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ط۔ سورہ نٓ پارہ ۲۹

برائے حافظہ

جس کسی کا حافظہ درست نہ ہو تو چاہیئے کہ ان آیات کو ایک ہفتہ روٹی کے ٹکڑے پر حسب ترکیب ذیل ہر روز لکھ کر نہار منہ کھائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ حافظہ زیادہ ہو جائے گا۔ یعنی روز شنبہ فَتَعَالَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ۔ روز یکشنبہ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا ط روز دوشنبہ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰى ط روز سہ شنبہ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى۔ روز چہارشنبہ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ۔ روز پنجشنبہ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ روز جمعہ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ط

برائے شب بیداری

جو کوئی یہ چاہے کہ میں رات کو جاگوں تو چاہیئے کہ سوتے وقت سورۂ کہف پڑھ کر حق تعالیٰ سے جگانے کی دعا کرے۔ جس وقت کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسکو اسی وقت جگا دیگا یہ حدیث شریف کے مطابق ہے (رواہ الدارمی فی مسندہ) خاتمہ سورہ کہف یہ ہے۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۙ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ۔ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ۔ قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ط

برائے کفایت مہمات

جسکو کوئی مشکل کام پیش آئے تو چاہیئے کہ ہر نماز پنجگانہ کے بعد یہ شعر تین بار پڑھے اور دعا کرے۔ حق سبحانہٗ وتعالیٰ اُس کی مہمات کو آسان کردے گا۔
شعر یہ ہے ؎ فَسَهِّلْ يَا اِلٰهِیْ كُلَّ صَعْبٍ
بِحُرْمَتِ سَيِّدِ الْاَبْرَارِ سَهِّلْ

برائے ضعف بصر

جس کسی کو ضعف بصر ہو تو چاہیئے کہ اس آیت کو ہر نماز کے بعد تین بار پڑھ کر آنکھوں پر دم کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ صحت ہوگی۔ اور جملہ امراض سے چشم محفوظ رہے گی۔ آیت یہ ہے۔ فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ط یہ آیت سورہ قٓ میں ہے ۱۲۔

اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

فضائل وخواص کلمۂ طیبّٰب

کلمہ طیب کے فضائل وخواص غیر متناہی ہیں۔ یہ سب عبادتوں کی جڑ ہے۔ اور جملہ اذکار سے افضل ہے۔ حضرت مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ جس نے کہا۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ داخل ہوگا جنت میں ظاہر ہے۔ یہ وہی کلمہ ہے۔ کہ حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول کرنیوالا۔ اور حضرت نوح علیہ السلام کشتی کنارہ نجات پر پہنچانے والا۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آتش نمرودی گلزار کرنے والا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو تخت وتاج عطا کرنے والا۔ اور انسان ضعیف وناتوان

مشتِ خاک کو نورِ ایمان سے منور کرکے خدا تعالیٰ سے ملانے والا۔

حمد بے حد مر خدائے پاک کو۔
نورِ ایمان جس نے بخشا خاک کو۔

مونس الذاکرین میں روضۂ زندوسیہ سے روایت ہے۔ کہ فرمایا حضرت سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ وحی بھیجی اللہ تعالیٰ نے طرف بعض انبیاء علیہم السلام کے کہ اے میرے بندو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ میرا قلعہ ہے جو داخل ہوا میرے قلعہ میں امن میں ہوا میرے عذاب سے۔

حضرت ابوالفضل دہقان رحمتہ اللہ علیہ نے اسی حدیث کی طرف اشارہ کرکے کہا ہے۔ کہ داخل ہونے والا بیچ قلعہ دنیا کے امن میں رہتا ہے شمشیرِ دشمن سے۔ پس جو کوئی داخل ہو قلعہ توحید میں۔ کیا بے خوف نہ ہو۔ عذاب بخشنے والے مہربان کے سے۔ ارباب لطائف میں فرماتے ہیں۔ کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے چوبیس حرف ہیں۔ اور رات دن کی چوبیس ساعت ہیں۔ جو بندہ صدقِ دل سے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتا ہے۔ تو فرمانِ الٰہی ہوتا ہے۔ کہ اے میرے بندے آیا تو ساتھ ان چوبیس حرف کے۔ بتحقیق کی ہیں نے ساعتیں رات دن کی چوبیس پس جو گناہ کیا تونے ان ساعتوں میں چھوٹے اور بڑے چھپے اور ظاہر انجان یا جان کر بس بخشا میں نے تجھ کو برکت کہنے ایک بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ کے۔ روضۂ زندوسیہ میں حضرت ابی درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب بندہ مومن کہتا ہے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ نکالتا ہے حق تعالیٰ اُس کے منہ سے ایک فرشتہ مانند جانور سبز کے کہ ہیں واسطے اس کے دو بازو ایک مشرق اور ایک مغرب میں زمرد سبز سے۔ کہ اگر پھیلائے جائیں دونو بازو تو گزر جائیں مشرق و مغرب سے۔ پس بلند ہوتا ہے یہاں تک کہ پہنچتا ہے طرف

عرش کے۔ اور ہے واسطے اُس کے ایک آواز مثل شہد کی مکھی کے۔ پس کہتے ہیں اُسکو اُٹھانے والے عرش کے ٹھیر جا۔ ساتھ عزت اللہ کے۔ ٹھیر جا ساتھ عصمت اللہ کے۔ ٹھیر جا ساتھ جلال اللہ کے پس وہ کہتا ہے۔ نہیں ٹھیرونگا میں یہاں تک کہ بخشا جائے کہنے والا اُسکا۔ پس فرماتا ہے اللہ تعالیٰ میں نے بخش دیا کہنے والا کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا۔ پس بخشدیتا ہے اللہ تعالیٰ ستر ہزار زبانیں پس بخشش چاہتا ہے واسطے کہنے والے اُسکے کے۔ قیامت کے دن تک پس جب ہوگا دن قیامت کا۔ آئیگا یہ فرشتہ اور پکڑے گا ہاتھ اپنے صاحب کا۔ پس پار اُتار دیگا اُسکو پلصراط سے اور داخل کرے گا اُس کو جنت میں۔ اور حضرت امیر المومنین مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے مروی ہے۔ کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق واسطے اللہ کے ستون ہے یاقوت سرخ سے کہ ایک سرا اسکا نیچے عرش کے ہے۔ اور دوسرا اوپر پیٹھ مچھلی کے بیچ ساتویں زمین کے پس جب کہتا ہے بندہ کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صدق دل سے۔ کانپتا ہے عرش اور حرکت کرتی ہے مچھلی اور ستون۔ پس فرماتا ہے حق تعالیٰ ٹھیر اے عرش وہ کہتا ہے کس طرح میں ٹھیروں کہ تو نہیں بخشتا اس کے کہنے والے کے گناہ پس فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ گواہ رہو اے رہنے والو۔ میرے آسمانوں کے تحقیق بخش دیئے میں نے اُس کے کہنے والے کے گناہ چھوٹے اور بڑے اور چھپے اور ظاہر۔

مونس الذاکرین میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب حق تعالیٰ نے آسمان زمین کو پیدا کیا۔ ساتھ ہی اس کے ایک فرشتہ پیدا کیا اور اس کو امر کیا کہ کہو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ پس وہ فرشتہ ہمیشہ اُسی کلمہ کو پڑھتا ہے۔ اور قطع نہیں کرتا اور نہ دم لیتا ہے۔ اور نہ تمام کرتا ہے۔ پس جب تمام کریگا اس کلمہ کو تو اُسی وقت حضرت اسرافیل علیہ السلام کو امر کریگا۔

کہ صور پھونک اور قیامت قائم ہو۔
روضۂ زندوسیہ میں حضرت امیرالمؤمنین عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی
کہ فرمایا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فردا میری امت کا ایک مرد عرصات
میں حاضر کرینگے اور کھولے جائینگے اُس کے نامۂ اعمال کے نونے ۹۹ سجل کہ ہرایک
ہر سجل کی حد نظر تک ہوگی۔ اور اُن میں اُس کے تمام گناہ ہونگے حکم الٰہی
ہوگا کہ اے بندے ان میں سے تجھے کسی بات کا انکار ہے۔ یا کراما کاتبین
نے تجھ پر کوئی زیادتی کی ہے۔ وہ شخص کہیگا کہ خداوندا! یہ سب حق و راست ہی
فرمائے گا اللہ تعالیٰ تجھے اس میں کچھ عذر ہے یا کوئی نیکی تیرے پاس ہے جس
کے سبب تو آج رستگاری پائیگا وہ اُسوقت نہایت متحیر اور پریشان ہوگا اور
کچھ نہ سوجھے گی۔ حکم ہوگا کہ اے بندے تیری ایک نیکی میرے پاس ہی تحقیق تجھ
پر آج کوئی ظلم نہ ہوگا پس نکالا جائیگا ایک پرچہ کہ اس پر لکھا ہوگا اس بندے
کا یہ قول جو دنیا میں اُس نے کہا ہے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ
اللّٰہِ۔ وہ مرد کہیگا کہ اے خداوندا اس پرچہ کی کیا نسبت ان سجلوں کے آگے
حق تعالیٰ فرمائے گا کہ تجھ پر کوئی زیادتی نہ کی جائیگی۔ پس رکھا جائیگا وہ پرچہ ایک
پلہ میں اور وہ تمام سجل دوسرے پلہ میں۔ پس گراں ہوگا وہ پرچہ تمام سجلوں پر
تحقیق نہیں بھاری کوئی چیز اوپر نام اللہ تعالیٰ کے۔ اور حضرت ابوہریرہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے
ابوہریرہ اگر رکھا جائے کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
ایک پلہ میں۔ اور رکھے جائیں سات آسمان اور سات زمین اور جو کچھ کہ اس
میں ہے ایک پلہ میں غالب آئیگا۔ کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ
اللّٰہِ۔ روایت ہے کہ فردا روز عرصات کو دوزخ کو حاضر کرینگے۔ جیسا کہ فرمایا
اللہ تعالیٰ نے وَجِایْٓءَ یَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ پ۳۰ ع۔ یعنی لایا جائیگا اُس
دن دوزخ کو کہ ستر ہزار اُس کی باگیں ہونگی۔ اور ہر باگ ستر ہزار فرشتوں کے

ساتھ پکڑی ہوگی۔ اور اس میں چنگاریاں اُٹھینگی برابر محل کے جیسے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ كَاَنَّهٗ جِمَالَتٌ صُفْرٌ۔ یعنی مقرر وہ چنگاریاں پھینکتا ہے۔ جیسے بڑے محل۔ گویا وہ چنگاریاں زرد اونٹوں کے برابر ہونگی۔ وہ ایک ایسی جوش خروش سے ہولناک چنگھاڑ ماریگا کہ تمام فرشتے اندر عرش کے لٹک جائینگے۔ اور ہر فرشتہ کہیگا کہ یارب میں کچھ نہیں چاہتا مگر اپنی جان کو۔ اور سب پہاڑ ہول دوزخ سے کانپیں گے اور انبیاء علیہم السلام نور کے منبروں پر چڑھ کر اپنی اپنی امتوں کو وعظ فرمائینگے۔ وہ سب ہیبت سے گر پڑینگے اور نفسی نفسی کے نعرے بلند ہونگے۔ حضرت عزوجل سے ندا ہوگی۔ اے دوزخ کیا چاہتا ہے۔ بات کر۔ دوزخ کہے گا یارب ساتھ عزت تیری کے اور عظمت تیری کے آج میں بدلہ لونگا اُن لوگوں سے جو دنیا میں تیری روزی کھاتے تھے! در فرمان برداری اور عبادت اوروں کی کرتے تھے۔ پس خوشی ہو اور ٹھنڈک ہو۔ اُن لوگوں کو جو حصار لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ میں آگئے۔ اور مجھ سے چھوٹ گئے۔ کہ نہیں غمگین کریگی اُن کو گھبراہٹ بڑی۔

مفتاح الجنان میں ہے۔ کہ فرمایا حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی ہر صبح کو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے۔ گرامی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس کو سات کرامت اول قبض کرنا روح اُسکا اوپر اسلام کے۔ دوم آسان کرنا سختی جان کندن کو۔ سوم منور کرنا قبر اُس کی کو۔ چہارم نکیرین کا بہترین شکل میں ظاہر ہونا۔ پنجم دینا نامۂ اعمال کو اُس کے دہنے ہاتھ میں۔ ششم بھاری کرنا میزان میں حسنات اُس کے ہفتم گذارنا اُس کو پلصراط سے مانند برق کے۔

مونس الذاکرین میں روایت ہے۔ کہ فرمایا حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تم ادا کرو زکوٰۃ اپنے بدنوں کی۔ تحقیق زکوٰۃ بدنوں کی کہنا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کا ہے۔ کہ جیسا مال زکوٰۃ کے ادا کرنیسے پاک

ہو جاتا ہے اسی طرح آدمی کے جان و دل کلمہ شریف کے پڑھنے سے پاک ہوتے ہیں۔ اور جیسا مال مزکی کے استعمال سے کوئی شبہ نہیں رہتا اسی طرح لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے کہنے والے کو جنت میں جانے سے کوئی مانع نہیں ہوتا۔

عوارف میں ہے کہ اختیار کیا سب مشائخ رحمہم اللہ نے ذکر کلمہ طیب کا اور یہ کلمہ واسطے اس کے خاصیت ہے بیچ روشن کرنے باطن کے اور جمع کرنے عزم کے جب ہمیشگی کرے ۔۔۔۔۔۔۔۔ اور یہ بخشش اللہ تعالیٰ کی ہے واسطے اس امت مرحومہ کے۔

محی الدین ابن عربی فتوحات مکیہ میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں نے ایک حدیث شریف سنی تھی۔ کہ جو کوئی کلمہ طیب کو مع درود شریف کے ستر ہزار بار پڑھے گا تو مولا تعالیٰ اُس پر آتش دوزخ کو حرام فرما دیگا۔ اور اگر کسی دوسرے شخص کے لئے پڑھ کر ایصال ثواب کر دیگا۔ تو اگر اُس کے لیئے آگ دوزخ کی واجب ہو چکی ہو۔ جب بھی خداوند کریم اس کلمہ کی برکت سے اسکو نجات دے کر داخل جنت فرمائے گا۔ اور سنا تھا کہ فلاں شہر میں (شہر کا نام مجھے بھول گیا) ایک لڑکا صاحب کشف ہے۔ نہ تو مجھے حدیث کی صحت پر اعتماد تھا۔ اور نہ ہی اُس لڑکے کے صاحب کشف و شہود ہونے پر یقین تھا۔ اتفاقاً ایک ایسی جگہ ہماری دعوت ہوئی کہ وہ لڑکا بھی اُسمیں شریک تھا۔ یکایک دیکھتے دیکھتے وہ لڑکا رونے لگا۔ میں نے سبب رونے کا دریافت کیا تو کہنے لگا۔ کہ میری والدہ کے لئے حکم ہو گیا ہے کہ اُس کو دوزخ میں لے جائیں سو میں نے (محی الدین) فوراً ستر ہزار دفعہ پڑھا ہوا محفوظ کلمہ طیب اُس کی والدہ کو ایصال ثواب کر دیا تو وہ لڑکا فوراً ہنس پڑا۔ میں نے دریافت کیا کہ اب آپ کیوں ہنس پڑے ہیں۔ کہا کہ اب حکم ہو گیا کہ اُس کو جنت میں لے جاؤ۔ سو مجھے اسوقت دونوں باتوں کی تصدیق کامل ہو گئی۔ یعنی یہ حدیث بھی صحیح ہے۔ اور یہ لڑکا بھی واقعی صاحب کشف ہے

دل سے جناب احمد مرسل کی چاہ کر۔ ذکر درود حضرت عالم پناہ کر۔
کچھ کام اس سوا نہیں شام وپگاہ کر ورد زبان اشہدان لا الٰہ کر۔

کلمہ پڑھو بنی کا صفائی اسی میں ہے
ساری برائیوں کی بھلائی اسی میں ہے

گر چاہتے ہو اپنا دو عالم میں تم بھلا اس حوصلے سے بڑھ کے نہیں کوئی حوصلہ
دل کی زبان پہ صلّ علےٰ کا ہو مشغلا۔ اللہ دیگا اُس کے عوض خلد میں صلا

کلمہ پڑھو بنی کا صفائی اسی میں ہے۔
ساری برائیوں کی بھلائی اسی میں ہے

گر جائے لاکھ لشکر اندوہ میں بشر۔ اور ہو بلاؤں سے نہ کسی طور اُسے مفر
پر یاد ہو وظیفہ کلمہ اُسے اگر۔ ساری بلاؤں پر ہے اُسے فتح وظفر

کلمہ پڑھو بنی کا صفائی اسی میں ہے
ساری برائیوں کی بھلائی اسی میں ہے

رنگ بہار گلشن عالم کا مدعا۔ راز دہاں غنچہ سر بستہ یہ کھلا
ہے سب بہار عارض پر نور مصطفےٰ۔ بلبل کی چہچہوں سے بھی آتی ہے یہ صدا

کلمہ پڑھو بنی کا صفائی اسی میں ہے
ساری برائیوں کی بھلائی اسی میں ہے

اُٹھا کرو جو صبح کو تم خواب گاہ سے کلمہ پڑھو درود پڑھو دل کی چاہ سے
اللہ ہر بلا کی بچائے نگاہ سے۔ دل کو لگاؤ خوب سا تم لا الٰہ سے

کلمہ پڑھو بنی کا صفائی اسی میں ہے
ساری برائیوں کی بھلائی اسی میں ہے

تعلیم سب کو کرتے تھے یہ حضرت علی۔ کلمہ کا ذکر کرتے رہو تم خفی وجلی۔
ہم سب کو کرتے ہیں یہ نصیحت بہت بھلی انسان اسی کے فیض سے ہوجاتا ہے ولی

کلمہ پڑھو بنی کا صفائی اسی میں ہے۔

وہ کلمہ طیبہ مع درود شریف کے یہ ہے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ

مسدس در صفت کلمۂ شریف

قدرت خدا نے اپنی دکھائی اسی میں ہے
سچ تو یہ ہے کہ خدا کی خدائی اسی میں ہے
جرم و خطا سے عہدہ برائی اسی میں ہے
جنت ملک جو چاہو رسائی اسی میں ہے
کلمہ پڑہو بنی کا صفائی اسی میں ہے
ساری برائیوں کی بھلائی اسی میں ہے

سچ کہتے ہیں کہ راز حقیقت اسی میں ہے
روشن چراغ خانۂ وحدت اسی میں ہے
پابندئے شروط شریعت اسی میں ہے
دیکھو بہار گلشن جنت اسی میں ہے
کلمہ پڑہو بنی کا صفائی اسی میں ہے
ساری برائیوں کی بھلائی اسی میں ہے

دردِ گناہ کی ہے دوائے شفا یہی۔
گم کردہ راہ راست کا ہے رہنما یہی۔
وردِ زبان رکھتے تھے سب انبیا یہی
بحر فنا کی کشتی کا ہے ناخدا یہی۔
کلمہ پڑہو بنی کا صفائی اسی میں ہے
ساری برائیوں کی بھلائی اسی میں ہے

اس کلمہ جناب پیمبر کو لوح پر۔
لکھا تھا دستِ قدرت خالق نے پیشتر
روزِ ازل مشیتِ خالق تھی جسقدر
نور محمدی سے ہوا سب یہ جلوہ گر۔
کلمہ پڑہو بنی کا صفائی اسی میں ہے
ساری برائیوں کی بھلائی اسی میں ہے

کلمہ بنی کا صیقل زنگِ گناہ ہے۔
یہ خضرِ راہ کوچۂ عالم پناہ ہے
جسکے کہ لوح دل پہ کھدا لا الٰہ ہے۔
اسکی نجات حشر میں بے اشتباہ ہے
کلمہ پڑہو بنی کا صفائی اسی میں ہے

سارى برائيوں كى بھلائى اسى ميں ہے

ہے مومنو سوال نکیرین کی خبر۔ مَنْ رَّبُّكَ دِینُكَ پوچھینگے آن کر
کلمہ جو پڑھ کے اُن کو سنا دو گے تم اگر۔ جنت کا کھول دینگے تمہارے لیئے وہ در

کلمہ پڑھو بنی کا صفائی اسی میں ہے
ساری برائیوں کی بھلائی اسی میں ہے

عظمت یہ کلمہ میں ہے عزیزو بڑی بڑی آئے تو جھیل جائے مصیبت کڑی کڑی
رہ جاتی ہے یہ دولتِ دنیا پڑی پڑی کلمہ کو تم پڑھا کرو بار و گھڑی گھڑی

کلمہ پڑھو بنی کا صفائی اسی میں ہے
ساری برائیوں کی بھلائی اسی میں ہے

منہ سے جو وقتِ نزع کے کلمہ نکل گیا تو جان لو عذاب سقر کا خلل گیا۔
بگڑا ہوا بھی گر دمِ آخر سنبھل گیا باغِ بہشت میں وہ چلا بر محل گیا۔

کلمہ پڑھو بنی کا صفائی اسی میں ہے
ساری برائیوں کی بھلائی اسی میں ہے

شہرت بیان سے کلمہ کے افزوں صفات ہے ہے اسمِ اعظم اور یہ ہی اسمِ ذات ہے
جسکو وظیفہ اسکا سدا دن اور رات ہے اسکو حسابِ روزِ جزا سے نجات ہے

کلمہ پڑھو بنی کا صفائی اسی میں ہے
ساری برائیوں کی بھلائی اسی میں ہے

خواص درود شریف

اگرچہ سب درودں کا ثواب ایک ہے۔ مگر ہر درود شریف میں ایک جداگانہ فضیلت ہوا کرتی ہے اس لیئے چند درود شریف مشہور جو مشائخ سے ثابت ہیں۔ حسب ترکیب و فضائل بیان کیئے جاتے ہیں۔

صلوٰۃ تنجینا برائے جمیع حاجات

یہ درود شریف جمیع امور دینی و دنیوی کو کفایت کرتی ہے۔ ایک بزرگ سے منقول ہے کہ کچھ لوگ کشتی پر سوار تھے۔ کہ ایک سخت ہوا چلی۔ کہ کشتی کو ہر طرف سے گھیر لیا۔ دریا موجیں مارنے لگا۔ اور طوفان برپا ہوا۔ سب لوگ گھبرا گئے اور اپنے غرق ہونے کا یقین کر لیا۔ اسی حالت میں ایک شخص نے کچھ سوتے جاگتے دیکھا۔ کہ حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے اس طوفان کے دفع کرنے کے لئے اسکو یہ درود شریف تعلیم فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا کہ اپنے سب ساتھیوں کو یہ درود شریف سکھا کر ہزار بار پڑھو۔ وہ شخص کہتا ہے کہ میں جب ہوشیار ہوا۔ تو سب کو میں نے یہ درود شریف سکھایا۔ اور پڑھنا شروع کیا اراوہ تو ہزار بار کا تھا۔ مگر تین سو ۳۰۰ بار ہی پر نوبت یہاں تک پہنچی کہ طوفان رفع ہوگیا اور موجیں ٹھیر گئیں۔ اور ہم کو نجات ملی۔ بہت بزرگوں سے منقول ہے کہ اس درود شریف کا ہم نے تجربہ کیا ہے۔ جمیع حاجات دینی و دنیوی کے لئے اکسیر ہے

حضرت غوث الثقلین قدس اللہ سرہٗ فرماتے ہیں جو کوئی اس درود مبارک کو ہر روز سو بار بلا ناغہ اپنا ورد رکھے۔ تو جو خواص و فضائل کہ دعائے حرز یمانی اور چہل اسماء کے ورد سے حاصل ہوتے ہیں۔ اس کے پڑھنے سے حاصل ہونگے۔

اور ایک طریقہ یہ بھی ہے۔ کہ ہر مہم کے واسطے ستر بار ہر روز پڑھے۔ کہ نصف شب کو اُٹھ کر وضو کر کے دوگانہ نفل ادا کرے۔ اور ثواب اُس کا جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کو پہنچائے۔ اور خاص بتوجہ پڑھے خشوع و خضوع سے اس درود شریف کو ستر بار پڑھے۔ اور اپنی حاجت خداوند کریم سے چاہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بطفیل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس کی حاجت کو خداوند کریم پوری کرے گا۔ اور اگر کوئی جمعہ کی شب کو ایک ہزار بار حضوری قلب سے پڑھے۔ تو خواب میں جمال جہاں آرا حضرت

صلے اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوگا۔ وہ درود شریف یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط۔

ایضاً

اور بعض مشائخ رحمۃ اللہ علیہم نے درود شریف ذیل کے خواص و فضائل بھی بہت لکھے ہیں۔ خصوصاً واسطے رویت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مجرب ہے۔ اگر کوئی شب جمعہ کو باطہارت بحضوری قلب ایک ہزار بار پڑھے۔ تو جمال باکمال حضرت سیدنا صلے اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوگا۔ اکثر مشائخ رحمۃ اللہ علیہم نے اسکو کثرت سے پڑھا ہے۔ اور فیضیاب ہوئی ہیں۔ وہ درود شریف یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَحَبِیْبِکَ وَنَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ط جو کوئی اس درود شریف کو صبح و شام سو بار پڑھے۔ کبھی کسی کا محتاج نہ ہوگا۔ اور روزی اُس کی فراخ ہوگی اور جملہ آفات سے محفوظ رہے گا۔

ایضاً

یہ درود شریف بہترین درود میں سے ہے۔ اس کی فضیلتیں بھی بکثرت ہیں۔ جو کوئی ہر نماز کے بعد ایک بار پڑھے تو اس کے گناہ بخشے جاویں۔ اور

سب حاجتیں اس کی پوری ہوں۔ اور خلائق کے دلوں میں عزیز ہو۔

مولٰنا فقیہ ابو الحسن زندوی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے۔ کہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو انتقال کے بعد ایک بزرگ نے خواب میں دیکھا پوچھا کہ خداوند کریم نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ فرمایا حق سبحانہ و تعالےٰ نے مجھ کو ان پانچ درود شریف کی برکت سے بخش دیا۔ وہ درود شریف یہ ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔(۱) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ (۲) وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ (۳)، وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی اَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْہِ (۴)، وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا یَنْبَغِی الصَّلٰوۃُ عَلَیْہِ (۵)، وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ ط

تنبیہ

جاننا چاہیئے کہ جسطرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنے کی فضیلتیں اور ثواب مذکور ہیں اُسی طرح قباحتیں اور مضرتیں اور مذمت اور سختیاں و برائیاں بھی تارک درود شریف کی ثابت ہیں۔ پس مناسب جانا کہ واسطے تنبیہ عامہ کے ایک دو روایتیں تارک درود شریف کی مذمت میں جو حدیث شریف سے ثابت ہوں تحریر کی جائیں تاکہ عام لوگ اس نقصان سے بچیں اور اس سے غفلت کے بھنور میں نہ پڑیں۔ مدارج النبوت میں حضرت امیر المومنین مولا علی کرم اللہ وجہ سے حدیث مروی ہے۔ کہ فرمایا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان البخیل کل البخیل من ذکرت عندہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ یعنی بتحقیق بخیل ترین بخیل وہ شخص ہے کہ ذکر کیا جاؤں میں نزدیک اُس کے پھر نہ پڑھے درود شریف مجھ پر۔ اور فرمایا کہ بخیل عرف میں

وہ ہے۔ جو مال کے بخشنے اور صرف کرنے میں خساست کرے۔ لیکن بخیل سخت تر اور کامل تر وہ ہے کہ ذکر کیا جاؤں میں نزدیک اُس کے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے اور اتنی دیر میں اپنی زبان کو صرف وقت اور حرکت میری محبت اور شکر نعمت میں نہ دے۔ کہ ثواب اُس کا بہت بڑا اور بہت زیادہ ہے مال کے صرف کرنے سے اور بزرگ تر غلام کے آزاد کرنے سے ہے۔ اور آسان زیادہ اس سے۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ فرمایا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت ذکر کیا جاؤں میں نزدیک کسی شخص کے اور نہ بھیجے درود مجھ پر آئینہ ظلم کیا اُس نے مجھ پر۔ اور ایک حدیث میں ہے۔ کہ فرمایا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خاک میں بھرے اُس شخص کی ناک یعنی ذلیل وخوار ہو وہ شخص جس کے پاس میں ذکر کیا جاؤں اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے (رواہ الترمذی وغیرہ) اس حدیث شریف سے معلوم ہوا۔ کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک مجلس میں لیا جائے۔ تو ہر بار درود شریف بھیجے۔ عام مومنین کو چاہیئے کہ جہاں تک ممکن ہو۔ درود شریف کے ترک سے پہلو تہی کریں۔ کہ اس میں سراسر نقصان اور تباہی ہے۔ اگر زیادہ نہ ہوسکے۔ تو ہر نماز کے بعد تین بار بھی پڑھنا دارین کی بھلائی ہے۔ اور ہر آفت وبلا سے حفاظت ہے۔ ؎

ہر مرض کی دوا درود شریف ۔۔۔ دافع ہر بلا درود شریف

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۔۔۔ عَلٰی نَبِیِّكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمٖ

ایضاً

برائے حصول ہر مطلب ومہم عظیم ودافع ہر بلا مقیم کے لئے ایک مجلس میں چارصد وچار ہزار وچار وچہل بار پڑھا جاوے۔ اور اگر تین سو تیرہ ۳۱۳ بار واسطے

کشف اسرار پڑھا جاوے جو ارادہ ہو۔ دیکھیے اور جو کوئی ہمیشہ یکصد بار پڑھے
عمدہ شریف صورت میں اُسکا مطلب ہو اور جو کوئی ہر روز ہزار بار پڑھے۔
فله ما لا یَصِفُهُ الواصفون بما لا عین رات ولا اذن سمعت
ولا خطر علی قلب بشر۔ و ہر کہ بعد از نماز پنجگانہ یازدہ بار خواند مراتب علیہ
و دولت غنیہ خواہد وزرقش منقطع نشود۔ و علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرمودہ مداومت
ایں درود یک ہزار یا چہل یا صد بار یا زیادہ برائے تفریج ہم وغم و کشف کرب۔ و ضرر و تیسیر
امر۔ و تنویر سر۔ و تحسین حال و وسعت رزق و فتح ابواب خیرات و حسنات۔ و تنفیذ
کلمہ در راسیات۔ و امن از حوادث دہر و شر جوع و فقر و القا محبت خلق بر دے اجابت
سوال از خدائے ذوالجلال مجرب است۔ فقط (خزینۃ الاسرار) درود شریف یہ ہے
اَللّٰھُمَّ صَلِّ صَلَاۃً کَامِلَۃً وَسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ
تَنْحَلُّ بِہِ الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِہِ الْکُرَبُ وَتُقْضٰی بِہِ الْحَوَائِجُ وَتُنَالُ
بِہِ الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِمِ وَیُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ فِیْ کُلِّ لَمْحَۃٍ وَنَفَسٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ ط۔

ایضاً

ذکر خیر میں مولوی محبوب عالم صاحب مرید رشید حضرت سائیں توکل
انبالوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت سائیں صاحب کا ارشاد نقل کرتے ہیں۔ کہ بیشک
ہر درود شریف کے پڑھنے میں بہت ہی بہت فضائل ہیں۔ مگر جو خوبی ہم نے
درود ہزارہ کی مشاہدہ کی۔ وہ کسی اور درود شریف کی نہیں کی۔ وہ یہ ہے۔
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ
وَبِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِّائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ

ایضاً

درود شریف ذیل بھی کشائش ظاہری و باطنی کے لئے نہایت مفید ہے۔

بعد نماز پنجگانہ بعد دیا باشطہ پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَنْوَاعِ الرِّزْقِ وَالْفُتُوْحَاتِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ وَصَلِّ عَلَيْهِ۔

اَیْضًا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَکُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ۔

اَیْضًا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ۔

اَیْضًا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَمَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحِکَمِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

برائے دردِ نیم سر

اگر کسی کے آدھ سر میں درد ہوتا ہو تو چاہیے کہ وقت طلوع و غروب کے عامل مریض کا سر پکڑ کر اس افسون کو سات بار اول و آخر درود شریف پڑھ کر دم کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ درد رفع ہو جائے گا۔ مجرب ہے۔ افسون یہ ہے۔

کالی چڑی کالے بن جائے۔ آگے آیا شاہ حسین درد آدھ سر دا جائے۔

درود شریف تاج

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ دَافِعِ الْبَلَآءِ وَالْوَبَآءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ اِسْمُہٗ مَکْتُوْبٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ فِی اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ جِسْمُہٗ مُقَدَّسٌ مُعَطَّرٌ مُّطَھَّرٌ مُّنَوَّرٌ فِی الْبَیْتِ وَالْحَرَمِ شَمْسِ الضُّحٰی بَدْرِ الدُّجٰی صَدْرِ الْعُلٰی نُوْرِ الْھُدٰی کَھْفِ الْوَرٰی مِصْبَاحِ الظُّلَمِ جَمِیْلِ الشِّیَمِ شَفِیْعِ الْاُمَمِ صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاللّٰہُ عَاصِمُہٗ وَجِبْرِیْلُ خَادِمُہٗ وَالْبُرَاقُ مَرْکَبُہٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُہٗ وَسِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی مَقَامُہٗ وَقَابَ قَوْسَیْنِ مَطْلُوْبُہٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُہٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُہٗ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ اَنِیْسِ الْغَرِیْبِیْنَ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ رَاحَۃِ الْعَاشِقِیْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِیْنَ شَمْسِ الْعَارِفِیْنَ سِرَاجِ السَّالِکِیْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِیْنَ مُحِبِّ الْفُقَرَاءِ وَالْغُرَبَاءِ وَالْمَسَاکِیْنِ سَیِّدِ الثَّقَلَیْنِ نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَیْنِ وَسِیْلَتِنَا فِی الدَّارَیْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَیْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَیْنِ وَالْمَغْرِبَیْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ مَوْلٰنَا وَمَوْلَی الثَّقَلَیْنِ اَبِی الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ نُوْرٍ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ یٰۤاَیُّھَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔

مندرجہ ذیل اشعار

کو ہر روز بادِ صنو سات بار پڑھے خداوند کریم اُس کو گمراہی سے بچائیگا۔ اور

غم و رزق کے لئے اسی دفعہ پڑھے۔

یَا ثَابِتَ الصِّفَاتِ وَ یَا جَامِعَ الشَّتَاتَاتِ وَ یَا
مُخْرِجَ النَّبَاتَاتِ وَ یَا مُنْشِئَ الرُّفَاتِ مِنَ الْاَعْظَمِ الرَّمِیْمِ
اَجِبْ یَا تَوَّابُ بِحَقِّ یَا تَنْکَیْلَ
یَا هَادِیَ الرَّشَادِ وَ یَا مُلْهِمَ السَّدَادِ وَ یَا
رَازِقَ الْعِبَادِ وَ یَا مُحْیِیَ الْبِلَادِ وَ یَا خَارِجَ الْغُمُوْمِ
اَجِبْ یَا دَیَّانُ بِحَقِّ یَا دَرْدَائِیْلَ

اگر کسی کو کوئی مہم پیش آوے تو مندرجہ ذیل شعر کو پندرہ دفعہ مع مؤکل پڑھے

وَ یَا مَنْ بِهٖ اَعُوْذُ وَ یَا مَنْ بِهٖ اَلُوْذُ وَ یَا مَنْ
حُکْمُهُ النُّفُوْذُ فَمَا عِنْدَهُ لِیْ شَذُوْذُ لَكَ الْحَمْدُ یَا حَكِیْمُ
اَجِبْ یَا مُؤْمِنُ بِحَقِّ مِیْکَائِیْلَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

صبح و شام دونوں وقت

آدھی رات ڈھلے سورج کی کرن چمکنے تک صبح ہے۔ اور اس بیچ میں جس وقت ان دعاؤں کو پڑھ لے گا صبح میں پڑھنا ہوگیا۔ یوہیں دوپہر ڈھلنے سے غروب آفتاب تک شام ہے۔

اوّل

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ کَانَ وَ مَا لَمْ یَشَاْ لَمْ یَکُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ وَّ

وَاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْئٍ عِلْمًا۔ دونوں وقت ایک ایک بار

دوم

آیت الکرسی ایک ایک بار اور اُس کے بعد بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ حٰمٓ۔ تَنْزِیْلُ الْکِتَابِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ غَافِرِ الذَّنْبِ وَ قَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ ایک ایک بار۔

سوئم

تینوں قل ۳-۳ باران تینوں نمبروں کا فائدہ ہر بلا سے محفوظی ہے۔ صبح پڑھے تو شام تک اور شام کو پڑھے تو صبح تک۔

چہارم

بِسْمِ اللّٰہِ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا یَسُوْقُ الْخَیْرَ اِلَّا اللّٰہُ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا یَصْرِفُ السُّوْءَ اِلَّا اللّٰہُ مَا شَآءَ اللّٰہُ مَا کَانَ مِنْ نِّعْمَۃٍ فَمِنَ اللّٰہِ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ تین تین بار۔ اس کا فائدہ سات چیزوں سے پناہ ہے۔ (۱) جلنا۔ (۲) ڈوبنا (۳) چوری (۴) سانپ (۵) بچھو۔ (۶) شیطان (۷) سلطان صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک۔

پنجم

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۳ ۳ بار۔ سانپ بچھو وغیرہ موذیات سے پناہ ہو۔

ششم ۶

بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْئٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ط ۳-۳ بار۔ زہر و ضرر سے امان ہے

ہفتم ۷

رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِسَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبِیًّا وَّرَسُوْلًا۔ ۳-۳ بار۔ اللہ تعالیٰ کا کرم برحق ہے کہ روز قیامت اُسے راضی کرے۔

ہشتم ۸

حَسْبِیَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ط ۱۰-۱۰ بار۔ ہر بلا و مکر سے محفوظی ہے۔

نہم ۹

فَسُبْحَانَ اللّٰہِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ ه وَلَہُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْهِرُوْنَ ط یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَیُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِہَا وَکَذٰلِکَ تُخْرَجُوْنَ ط۔ ایک ایک بار۔ جس سے کسی دن سب اوراد رہجائیں تو یہ تنہا اُن سب کی جگہ کافی ہے۔ نیز رات دن کے ہر نقصان کی تلافی ہے۔

دہم ۱۰

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا ختم سورت تک ایک ایک بار شیطان

وجن وآفات سے محفوظی۔

۱۱ یازدہم

اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ نُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا نَعْلَمُهُ وَ نَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا نَعْلَمُهُ ۔ ۳۔۳ بار۔ خاتمہ ایمان پر ہو۔

۱۲ دوازدہم

بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى دِيْنِيْ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِيْ وَ وُلْدِيْ وَ أَهْلِيْ وَ مَالِيْ۔ ۳۔۳ بار۔ دین و ایمان جان مال بال بچے سب محفوظ رہیں۔

۱۳ سیزدہم

اَللّٰهُمَّ مَا أَصْبَحَ مِنْ نِعْمَةٍ أَوْ بِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَ لَكَ الشُّكْرُ۔ ایک ایک بار صبح کو کہے۔ تو دن بھر کی سب نعمتوں کا شکر ادا کیا اور شام کو۔ تو شب بھر کی۔ شام کو اَصْبَحَ کی جگہ اَمْسٰى کہے۔

۱۴ چہاردہم

بِسْمِ اللّٰهِ ذِي الشَّانِ ۔ عَظِيْمِ الْبُرْهَانِ ۔ شَدِيْدِ السُّلْطَانِ ۔ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔ ایک ایک بار۔ شیطان اور اُس کے لشکروں سے محفوظ رہے۔

پانزدہم

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ وَ أُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ

وَمَلٰئِکَتِکَ وَجَمِیْعَ خَلْقِکَ اِنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۴-۴ بار۔ ہر بار چہارم بدن دوزخ سے آزاد ہو۔ شام کو بجائے اَصْبَحْتُ کے اَمْسَیْتُ کہے۔

شش دہم

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا دَائِمًا مَعَ دَوَامِکَ وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا خَالِدًا مَعَ خُلُوْدِکَ وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا مُنْتَھٰی لَہٗ دُوْنَ مَشِیَّتِکَ وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا دَائِمًا لَا یُرِیْدُ قَائِلُہٗ اِلَّا رِضَاکَ وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا عِنْدَ کُلِّ طَرْفَۃِ عَیْنٍ وَتَنَفُّسِ کُلِّ نَفْسٍ ایک ایک بار۔ گویا اُس نے اُسدن رات پوری عبادت کا حق ادا کیا۔

ہفدہم

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ ایک ایک بار۔ غم والم سے بچے ادائے قرض کے لئے گیارہ بار پڑھے۔

ہژدہم

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ فَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ وَاَصْلِحْ لِیْ شَانِیْ کُلَّہٗ ایک ایک بار سب مشکلات حل ہوں گے۔

نوازدہم ۱۹

اَللّٰھُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی اِخْتِیَارِیْ۔ سات سات بار۔ دن رات کے ہر کام کے لئے استخارہ ہے۔

بستم ۲۰

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ ط سَوْ۱ سَوْ۱ بار۔ دنیا میں فاقہ نہ ہو۔ قبر میں وحشت نہ ہو۔ حشر میں گھبراہٹ نہ ہو۔

نوٹ :۔ اس کا بیان آگے بھی ہوا ہے۔

صرف صبح

اوّل

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط۔ دس بار۔ ہر کام بنے شیطان سے محفوظ رہے۔

دوم

سورۂ اخلاص ۱۱ بار اگر شیطان لعین مع اپنے لشکروں کے کوشش کرے کہ اس سے کوئی گناہ کرائے نہ کرا سکے جب تک یہ خود نہ چاہے۔

سوم

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اکتالیس۴۱ بار۔ اس کا دل زندہ رہے گا۔ اور خاتمہ ایمان پر ہوگا۔

چہارم

سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ ۳۳ بار۔ جنون جذام و برص و نابینائی سے بچے۔ ۱۲۰

پانچوں نمازوں کے بعد

اوّل

آیۃ الکرسی ایک ایک بار۔ مرتے ہی جنت میں داخل ہو۔

دوم

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ

تین تین بار۔ گناہ معاف ہوں اگرچہ سمندر کے جھاگوں کے برابر ہوں۔

سوم

ماتھے پر دہنا ہاتھ رکھ کر بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُمَّ أَذْهِبْ عَنِّي الْهَمَّ وَالْحُزْنَ وَعَنْ أَهْلِ السُّنَّةِ پڑھے۔ ہر غم و پریشانی سے بچے۔

نماز صبح و عصر کے بعد

بغیر پاؤں بدلے اور بے کلام کئے دس دس بار کلمہ توحید پڑھے۔ ہر بلاو آفت و شیطان و مکروہات سے بچے۔ گناہ معاف ہوں۔ اُس کے برابر کسی کی نیکیاں نہ نکلیں۔ اس کی تفصیل آگے بیان ہو چکی ہے۔

نماز صبح کے بعد

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِي كُلَّ مُهِمٍّ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ وَمِنْ أَيْنَ شِئْتَ حَسْبِيَ اللّٰهُ لِدِيْنِي حَسْبِيَ اللّٰهُ لِدُنْيَايَ حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَا أَهَمَّنِي حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَنْ بَغٰى عَلَيَّ حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَنْ حَسَدَنِي حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَنْ كَادَنِي بِسُوْءٍ حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الْمَوْتِ حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الْمَسْأَلَةِ فِي الْقَبْرِ حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الْمِيْزَانِ حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الصِّرَاطِ

حَسْبِیَ اللّٰہُ حَسْبِیَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۚ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۔ ایک ایک بار۔ یا تین تین بار۔ مشکل آسان ہو۔ سب پریشانیاں دور ہوں۔ ایمان سلامت رہے۔ مولا تعالیٰ ہر جگہ مدد فرمائے دشمن برباد ہوں حاسد اپنی آگ میں جلیں۔ نزع آسان ہو۔ قبر میں شاداں ہو۔ نیکیوں کا پلہ بھاری ہو۔ صراط پر سہل جاری ہو۔

نماز مغرب کے بعد

فرض پڑھ کر چھ رکعتیں ایک ہی نیت سے ہر دو رکعت پر التحیات و درود و دعا اور پہلی۔ تیسری۔ پانچویں ثنا سے شروع کرے۔ ان میں پہلی دو سنت مؤکدہ ہونگی۔ باقی چار نفل۔ یہ صلاۃ اوابین ہے۔ اِنَّہٗ کَانَ لِلْاَوَّابِیْنَ غَفُوْرًا اس کا بیان گزرا ہے۔

شب میں

یعنی غروب شمس سے طلوع صبح تک جو وقت ہو۔ (۱) سورۂ ملک۔ عذاب قبر سے نجات ہے۔ (۲) یٰسٓ۔ مغفرت ہے۔ (۳) واقعہ۔ فاقہ سے امان ہے (۴) سورۂ دخان۔ صبح اس حال میں اٹھے کہ ستر ہزار فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہوں۔

بعد نماز عشا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی جَسَدِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

فِی الْاَجْسَادِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی قَبْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ۔ طاق بار جتنا ہو سکے۔ حصول زیارت اقدس کے لئے اس سے بہتر صیغہ نہیں مگر خالص تعظیم شانِ اقدس کے لئے پڑھے۔ اس نیت کو کبھی جگہ نہ دے۔ کہ مجھے زیارت عطا ہو۔ آگے انکا کرم بے حد وانتہا ہے۔

فراق و وصل چہ خواہی رضائے دوست طلب
کہ حیف باشد آز و غیر او تمنائے

منہ مدینہ طیبہ کی طرف ہو اور دل حضور اقدس صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف دست بستہ پڑھے۔ یہ تصور باندھے کہ روضۂ انور کے حضور حاضر ہوں اور یقین جانے کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے دیکھ رہے ہیں اس کی آواز سن رہے ہیں۔ اس کے دل کے خطروں پر مطلع ہوں۔

ع۲

اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔ اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ اَبَدًا عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمْ یَا غَوْثُ یَا غَوْثُ یَا غَوْثُ سو بار گناہوں کی مغفرت آفات دنیاوی واخروی سے نجات وصفا قلب ۱۲۔

سوتے وقت

ع۱

آیۃ الکرسی ایک بار جب تک سوئے حفاظت الٰہی میں رہے۔ اس کے گھر اور گرد کے گھروں میں چوری سے پناہ ہو۔ آسیب وجن کا دخل نہ ہو۔

عـ۲ـ

تسبیح حضرت زہرا رضی اللہ عنہا۔ صبح نشاط پر اُٹھے۔ اور فوائد بے شمار تسبیح حضرت سیدتنا زہرہ رضی اللہ عنہا یہ ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ بار۔ اللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۴ بار آخیر میں کلمہ توحید ایک بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ۔

عـ۳ـ۔ الحمد و قل ایک ایک بار۔

عـ۴ـ

ابتدائے سورۂ بقر سے مفلحون تک۔ اور آخر آمن الرسول سے ختم تک ان دونوں کے فوائد بے شمار ہیں۔ جنکا قدرے ذکر گزر چکا ہے۔

عـ۵ـ

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے آخر سورۂ کہف تک چار آیتیں شب میں یا صبح جسوقت جاگنے کی نیت سے پڑھے۔ آنکھ کھلے گی۔

عـ۶ـ

دونوں کف دست پھیلا کر تینوں قل ایک ایک بار پڑھ کر اُن پر دم کر کے سر اور چہرہ اور سینے اور آگے پیچھے جہاں تک ہاتھ پہنچیں۔ سارے بدن پر پھیر لے۔ پھر دوبارہ پھر سہ بارہ اسی طرح ہر بلا سے محفوظ رہے۔

عـ۷ـ

سورۂ کافرون پر خاتمہ کرے۔ اُس کے بعد کلام کی حاجت ہو تو بات کر کے پھر پڑھ لے کہ اسی پر خاتمہ ہوگا۔

سوتے سے اُٹھکر

عـ۱ـ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ

قیامت میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کی حمد ہی کرتا اُٹھے۔

تنبیہ

اوپر سے یہاں تک جتنی دعائیں لکھی گئیں ہر ایک کے اول و آخر درود شریف ضروری ہے۔

تنبیہ

اذکار و اشغال میں مشغولی سے پہلے اگر قضا نمازیں یا روزے ہوں انکا ادا کر لینا جسقدر ممکن ہو۔ نہایت ضروری ہے۔ جس پر فرض باقی ہو۔ اُس کی نفل و اعمال مستحبہ کام نہیں دیتے۔ بلکہ قبول نہیں ہوتے جب تک فرائض ادا نہ کرے۔

تنبیہ

اذکار و اشغال کے لئے تین بدرقوں کی اشد ضرورت ہے۔ تقلیل طعام۔ تقلیل کلام۔ تقلیل منام۔ وَبِاللّٰہِ التوفیق۔ ۱۲

درود شریف

بعد نماز جمعہ مجمع کے ساتھ مدینہ طیبہ کی طرف منہ کر کے دست بستہ کھڑے ہو کر سو بار پڑہیں۔ جہاں جمعہ نہ ہوتا ہو۔ جمعہ کے دن نماز صبح خواہ ظہر یا عصر کے بعد پڑہیں۔ جو کہیں اکیلا ہو۔ تنہا پڑہے۔ یوہیں عورتیں اپنے اپنے گھروں میں پڑہیں۔ اس کے پڑہنے کے بہم فائدے ہیں۔ جو صحیح و معتبر حدیثوں سے ثابت ہیں۔ یہاں چند مشتے نمونہ از خروارے بیان کئے جاتے ہیں۔ جو شخص

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سچی محبت رکھیگا۔ جو اُن کی عظمت تمام جہان سے زیادہ دل میں رکھیگا۔ جو اُن کی شان گھٹانے والوں اُن کے ذکر پاک مٹانے والوں سے دور رہے گا۔ دل سے بیزار ہو گا۔ ایسا جو کوئی مسلمان اسے پڑھیگا۔ اُس کے لئے بے شمار فائدے ہیں۔ کچھ درج کئے جاتے ہیں (۱) اس کے پڑھنے والے پر خداوند کریم اپنی تین ہزار رحمتیں اُتاریگا (۲) اُسپر دو ہزار بار اپنا سلام بھیجے گا۔ (۳) پانچ ہزار نیکیاں اُس کے نامۂ اعمال میں درج فرمائے گا۔ (۴) اُس کے پانچ ہزار گناہ معاف فرمائے گا۔ (۵) اس کے پانچ ہزار درجے بلند فرمائے گا (۶) اُس کے ماتھے پر لکھدیگا۔ کہ یہ منافق نہیں (۷) اُس کی پیشانی پر تحریر فرمائے گا۔ کہ یہ دوزخ سے آزاد ہے۔ (۸) اللہ تعالٰے اُسکو قیامت کے روز شہداء کے ساتھ رکھیگا۔ (۹) اُس کے مال میں ترقی فرمائے گا۔ (۱۰) اُس کی اولاد اور اولاد کی اولاد میں برکت رکھے گا (۱۱) دشمنوں پر غلبہ دیگا۔ (۱۲) لوگوں کے قلوب میں اُس کی محبت پیدا کرے گا۔ (۱۳) کسی روز زیارت اقدس صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہو گا۔ (۱۴) ایمان پر خاتمہ ہو گا (۱۵) رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت اُس کے لئے واجب ہوگی۔ (۱۶) قیامت کے روز حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس سے مصافحہ فرمائینگے۔ (۱۷) خداوند کریم اُس سے ایسا راضی ہو گا کہ کبھی ناراض نہ ہو گا۔ اعلیحضرت قبلہ رضا خان صاحب مرحوم کی طرف سے ہر سنی کو اس کے پڑھنے کی اجازت ہے۔ وہ درود شریف یہ ہے۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط

دعائے عقیقہ

نوٹ :۔ اگر ساتویں روز عقیقہ نہ ہو سکے۔ تو چودھویں روز کرے۔ اگر نہ ہو سکے

تو اکیسویں روز کرے (ترمذی)
پیدائش سے ساتویں دن عقیقہ کرنا مسنون ہے کہ بچہ کے سر کے بال مونڈے جائیں۔ اسی وقت قربانی کی جائے اگر لڑکا ہو تو دو بکرے اور لڑکی ہو تو ایک بکری ذبح کرے۔ (نر مادہ کا ایک ہی حکم ہے) اور عقیقہ سے پہلے نام رکھ لیا جائے کہ بروقت ذبح کرنے قربانی کے دعا میں نام کی ضرورت ہوتی ہے۔

لڑکے کے عقیقہ کی دعا

اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ عَقِيْقَةُ لِابْنِيْ (یہاں پر لڑکے کا نام لیا جائے) دَمُهَا بِدَمِهٖ وَلَحْمُهَا بِلَحْمِهٖ وَشَحْمُهَا بِشَحْمِهٖ وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهٖ وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهٖ وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا فِدَاءً لِابْنِيْ مِنَ النَّارِ وَتَقَبَّلْهَا مِنْهُ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ نَبِيِّكَ الْمُصْطَفٰى وَحَبِيْبِكَ اَحْمَدَ الْمُجْتَبٰى صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

لڑکی کے عقیقہ کی دعا

اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ عَقِيْقَةُ لِابْنَتِيْ (یہاں پر لڑکی کا نام لیا جائے) دَمُهَا بِدَمِهَا وَلَحْمُهَا بِلَحْمِهَا وَشَحْمُهَا بِشَحْمِهَا وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهَا وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهَا وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا فِدَاءً لِابْنَتِيْ مِنَ النَّارِ وَتَقَبَّلْهَا مِنْهَا كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنَ النَّبِيِّكَ الْمُصْطَفٰى وَحَبِيْبِكَ اَحْمَدَ الْمُجْتَبٰى صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اور جب شروع سے آخر تک یہ دعا پڑھ چکے اور بسم اللہ اللہ اکبر پر پہنچے اُسی وقت ذبح کرے اور ذبح کے ساتھ بچہ کے سر پر اُسترا چلے۔

ختم خواجگان برائے قضائے حاجت

یہ ختم منسوب ہے حضرت خواجگان نقشبندیہ قدس اللہ اسرارہم سے یعنی حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ابوالحسن خرقانی اور حضرت خواجہ یوسف ہمدانی اور حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی اور حضرت احمد یسوی اور حضرت خواجہ ابو المنصور ماتریدی اور حضرت خواجہ محمد بابا سماسی اور حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند اور حضرت خواجہ محمد پارسا اور حضرت خواجہ عبداللہ احرار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے فرمایا ہے۔ کہ جو کوئی اس ختم شریف کو تین دن پڑھیگا۔ حضرت حق سبحانہ اُس کی ایک ہزار ایک حاجت روا فرمائیگا یہ ختم نہایت مجرب ہے اور بارہا آزمایا گیا ہے۔ جب کسی کو کوئی حاجت پیش آئے۔ تو چاہیئے لباس پاک پہنے اور باوضو روبہ قبلہ باادب بیٹھے اور کچھ خوشبو مثل عطر کے لگائے۔ یا لوبان وغیرہ جلائے اور بڑے خشوع وخضوع سے بحضور قلب شروع کرے۔ درمیان میں کسی سے بات چیت نہ کرے۔ اور اپنے مطلب کو تا آخر مدنظر رکھے۔ خداوند کریم اُس کی مشکل آسان کر دیگا مگر تعین وقت ضرور ہے۔ اکثر مشائخ رحمۃ اللہ علیہم نے اس ختم کو بعد نماز عصر کے کیا ہے۔ اور اجازت بھی اُسی وقت کی فرماتے ہیں۔

ترکیب اس کی یہ ہے۔ کہ ایک آدمی یا تین یا سات یا جتنے ہوں مگر بعدد طاق ہوں۔ حلقہ باندھ کر دو زانو ہو کر بیٹھیں۔ اور اول قدرے شیرینی لے کر سورہ فاتحہ ایک بار سورہ اخلاص تین بار پڑھ کر ثواب حضرت خواجگان ممدوح کو بخشے پھر اس طرح شروع کرے۔ سورہ فاتحہ مع تسمیہ سات بار۔ درود شریف سو بار۔

سورۂ الم نشرح معہ تسمیہ اُنہتر ۶۹ بار۔ سورۂ اخلاص معہ تسمیہ ایک ہزار ایک بار۔ پھر سورۂ فاتحہ سات بار۔ درود شریف سو بار پڑھے۔ بعدہٗ اسماء ذیل ہر ایک کو ایک سو ایک ۱۰۱ بار پڑھے۔ (۱) یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ (۲) یَا کَافِیَ الْمُهِمَّاتِ۔ (۳) یَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ (۴) یَا دَافِعَ الْبَلِیَّاتِ (۵) یَا حَلَّ الْمُشْکِلَاتِ (۶) یَا شَافِیَ الْاَمْرَاضِ (۷) یَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ (۸) یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ (۹) یَا مُنْزِلَ الْبَرَکَاتِ (۱۰) یَا مُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ (۱۱) بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ اٰمِیْنَ۔ جب ختم کر چکے خداوند کریم سے اپنی حاجت کی دعا کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ قبول ہوگی۔

شجرۂ عالیہ خاندان نقشبندیہ منظومہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد ہے ہر دم خدائے بے ریا کیواسطے ‌ ‌ جس نے بخشا ہی شرف انبیاء کیواسطے
بے نہایت ہو درود کبریائے دوستو ‌ ‌ سرور عالم محمد مصطفےٰ کے واسطے
اور اُن کی آل اور اصحاب پر ہووے مدام ‌ ‌ اور جملہ پیران مجتبےٰ کے واسطے۔
یا الٰہی ہم گنہ گاروں پہ کر فضل عمیم۔ ‌ ‌ سید الابرار احمد مرتضےٰ کیواسطے
دور کر سب غم ہمارے یا الٰہ العٰلمین ‌ ‌ حضرت صدیق اکبر باصفا کے واسطے
یا الٰہی دیجیو ہر غم سے تو ہر دم نجات ‌ ‌ پیشوائے شاہ سلمان فارسی کے واسطے
شاہ قاسم بن محمد ابن صدیق رسول۔ ‌ ‌ اور جعفر صادق پیر ہدےٰ کے واسطے
والی بسطام حضرت شاہ عارف بایزید ‌ ‌ اور حضرت شاہ خرقان بوالحسن کیواسطے
فارمد کے شاہ عالی بوعلی پیر ہدائے ‌ ‌ حضرت بو یوسف ہمدانی کیواسطے
عبد خالق عجدوانی ہادیٔ دین نبی ‌ ‌ اور محمد عارف راہ خدا کے واسطے۔
حضرت محمود اور حضرت عزیزان علی ‌ ‌ حضرت بابا سماسی باصفا کیواسطے
حضرت میر کلال شاہ مردان خدا ‌ ‌ اور بہاؤ الدین شاہ اولیا کے واسطے

اور علاء الدین محمد سعید عالی گہر۔
اور عبید اللہ احراری ولی با کمال۔
اور درویش محمد مقتدائے مومناں
اور خواجہ باقی باللہ سالک راہِ خدا۔
اور محمد شیخ معصوم سراجِ سالکان
شیخ سرہندی محمد پیشوا حضرت زُبیر
سید حضرت جمال اللہ نورِ مُصطفےٰ۔
حامیِ دینِ محمد زاہد و عالم فقیر
مظہرِ فیضِ الٰہی شاہ محمد نامدار
یا الٰہی جملہ اِن حضرات کو کیجو عطا۔
ساتھ اُن کے اور جملہ مومنوں کو اے خدا
خادم شرع محمد خاکپائے اولیاء
حبّ اپنی ذات کی اے خالقِ ہر دو جہان
کھولدے سینہ میرا اے قادر حیُّ القیوم
جسقدر ہیں جملہ اہلِ خاندانِ نقشبند
یا الٰہی ہو ہمیشہ صد درود و صد سلام۔

حضرت یعقوب چرخی راہنما کیواسطے
اور محمد زاہد جلوہ نما کے واسطے۔
خواجہ امکنگی نصیر اولیاء کیواسطے
اور مجدد شیخ احمد پیشوا کے واسطے
حجت اللہ نقشبند بیریا کے واسطے
اور محمد اشرف شاہ جہاں کے واسطے
اور محمد شاہ عیسےٰ خوش لقا کے واسطے
شاہ محمد حامیُ دینِ خدا کے واسطے
خانِ عالم منبع نورِ ہُدیٰ کیواسطے
جنت الفردوس و اُم مصطفےٰ کے واسطے
مرحمت کیجو جگہ خیر الوریٰ کے واسطے
جب در عاصی کو دے شمس الضحیٰ کیواسطے
اور کیجو عفو تو اس خاکپائے کیواسطے
دائمًا تو خاص اپنی معرفت کے واسطے
کر منور سب کے دل بدر الدجےٰ کیواسطے
سرورِ عالم و آلِ اصفیاء کے واسطے

تمت بالخیر

ختم شریف غوثیہ

چہار شنبہ اور جمعرات اور جمعہ کے دن روزہ رکھے۔ اور جمعہ کے دن دو رکعت نفل پڑھے۔ اور ہر رکعت میں آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۂ اخلاص پندرہ بار پڑھے اور سلام کے بعد قبلہ رو بیٹھے۔ اور ختم شروع کرے۔ مگر وقت معین میں ہونا چاہیئے

درود شریف ایک سو گیارہ بار، کلمہ تمجید ایک سو گیارہ بار۔ سورہ یٰسین ایک بار سورہ الم نشرح ایک سو اکتالیس بار۔ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَ نِعْمَ النَّصِیْرُ ایک سو گیارہ بار۔ درود شریف ایک سو گیارہ بار۔ یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ ایک سو گیارہ بار۔ بعدہٗ فاتحہ شریف پڑھ کر ثواب ختم غوثیہ حضرت غوث الثقلین قدس سرہٗ کی روح مبارک کو پہنچائے۔ اور اپنی حاجت حق سبحانہٗ وتعالیٰ سے بوسیلۂ حضرت ممدوح طلب کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روا کرے گا۔

ختم چشتیہ

اس کا طریقہ یہ ہے کہ بسم اللہ شریف ایک سو گیارہ بار سورۂ فاتحہ ۱۱۱ بار۔ درود شریف ۱۱۱ بار۔ سورۂ اخلاص ۱۱۱ بار۔ کلمۂ تمجید ۱۱۱۔ کلمۂ طیب ۱۱۱ بار۔ آیۃ الکرسی ۱۱۱ بار۔ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۱۱۱ بار۔ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ ۱۱۱ بار۔ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ ۱۱۱ بار رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ۱۱۱ بار۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۱۱۱ بار۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَھَّابُ ۱۱۱ بار۔ فَسَھِّلْ یَا اِلٰھِیْ کُلَّ صَعْبٍ بِحُرْمَتِ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ ۱۱۱ بار۔ وَاللّٰہُ النَّاصِرُ وَالْمُعِیْنُ ۱۱۱ بار درود شریف ۱۱۱ بار۔ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۱۱۱ بار پڑھے۔ بعدہٗ سورۂ فاتحہ ایک بار۔ اور سورۂ اخلاص تین بار پڑھ کر ثواب ختم حضرت خواجہ خواجگان معین الدین چشتی اجمیری قدس سرہٗ کی روح مبارک کو بخشے اور خداوند کریم سے اپنی حاجت بوسیلۂ حضرت ممدوح طلب کرے۔ خداوند کریم اس کی حاجت پوری کر دے گا۔

شجرۂ خاندان عالیہ حضرات چشتیہ

(منظومہ از بندگی رحمۃ اللہ علیہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے خداوندا تو ذات کبریا کے واسطے | رحم کر مجھ پر محمد مصطفیٰ کے واسطے

میں ہوا ہوں سخت زار اس بند محنت میں اسیر | کھولدے مشکل علی المرتضیٰ کے واسطے

خواجۂ بصری حسن کا نام لاتا ہوں شفیع | شیخ عبدالواحد اہل بقا کے واسطے

فضل کر مجھ پر طفیل خواجۂ ابن عیاض | شاہ ابراہیم بلخی بادشاہ کے واسطے

حضرت خواجہ حذیفہ کے لئے تو رحم کر | پھر ہبیر البصری صاحب ہدا کے واسطے

خواجہ ممشاد کی خاطر میرا دل شاد کر | شیخ بو اسحاق قطب چشتیا کیواسطے

خواجۂ ابدال احمد بو محمد مقتدا | خواجہ بویوسف صاحب صفا کیواسطے

والیٔ ہندستان خواجہ معین الدین حسن | شیخ قطب الدین قطب الاتقیا کے واسطے

کام کر شیریں طفیل خواجۂ گنج شکر | اور نظام الدین محبوب اولیا کے واسطے

دلکو روشن کر طفیل شاہ نصیر الدین چراغ الدین | اور کمال الدین کمال اصفیا کے واسطے

دور کر ظلمت سراج الدین و دنیا کے لئے | اور علم الحق و دین علم الھدے کے واسطے

حضرت محمود راجن سرور دنیا و دیں | اور جمال الدین جمن صاحب صفا کے واسطے

شیخ حسن اور خواجہ شیخ محمد کی طفیل | حضرت یحیٰے مدنی مقتدا کے واسطے

فضل کر مجھ پر طفیل شاہ کلیم اللہ دلی | اور نظام الدین مقبول خدا کیواسطے

دین و دنیا کا وسیلہ پیر عالم فخر دین | خواجہ نور محمد راہ نما کیواسطے

حضرت خواجہ سلیمان دو جہاں کے دستگیر | قبلہ حاجات کعبہ مدعا کے واسطے

بخشدے اپنی محبت قطع کردے ماسوا | واسطے پیران شجرہ چشتیا کے واسطے

یاالٰہی از طفیل شیخ محمد تھانوی | اور قاضی اسمٰعیل پیشوا کے واسطے

اور جملہ پیشوایان طریق چشتیا | کیجیو تو رحم حیدر بینوا کے واسطے

یا الٰہی بھیجیو تو صد درود و صد سلام سید الکونین ختم الانبیار کیواسطے
اور اُن کی آل اور اصحاب پر ہووے مدام اور ازواج احباب مصطفےٰ کیواسطے

تمت

ختم عالمگیر

یہ ختم حضرت سردار انبیار سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے منسوب ہے عالمگیر اس لیئے کہتے ہیں. کہ جمیع حاجات پر حادی ہے. طریق اس کا یہ ہے کہ بسم اللہ شریف سو بار ۱۰۰۔ درود شریف سو بار. سورہٴ فاتحہ سو بار کلمہ طیب سو بار. کلمہ شہادت ۱۰۰ بار. امنت باللہ سو بار. استغفار سو بار. آیۃ الکرسی ۱۰۰ بار. الٓمّٓ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۱۰۰ بار. یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ. سو بار. سورہٴ اخلاص ۱۰۰ بار کلمہ تمجید. اللہ علیم ۱۰۰ بار. یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ ۱۰۰ بار پڑھے. بعدہٗ جو حاجت کہ رکھتا ہو حق سبحانہ و تعالیٰ سے چاہے انشاء اللہ تعالیٰ بطفیل رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی حاجت روا ہوگی.

تنبیہ

احادیث میں کسی دعا کی نسبت جو تعداد معین فرمائی ہے. اس سے کم زیادہ نہ کرے. کہ جو فضائل اُن اذکار کے لیئے ہیں. وہ اُسی عدد کے ساتھ مخصوص ہیں. اُن میں کم زیادہ کرنے کی مثال یہ ہے. کہ کوئی قفل کسی خاص قسم کی کنجی سے کھلتا ہے. اب اگر کنجی میں وندانے کم یا زایدہ کردیں تو اس سے نہ کھلے گا. البتہ اگر شمار میں شک واقع ہو. تو زیادہ کر سکتا ہے اور یہ

زیادہ نہیں. بلکہ اتمام ہے۔ کوئی ورد و وظیفہ کیا جائے۔ تو خاص خیال سے کیا جائے۔ ورنہ کوئی فائدہ نہیں. اسی وجہ سے صوفیائے کرام ہر ورد میں خشوع و خضوع مقدم بتاتے ہیں. علاوہ طہارت ظاہری و باطنی کے خاص توجہ بھی شرط ہے۔ ورنہ تضیع اوقات ہے اکثر لوگ تمام دنیاوی باتیں بھی کرتے چلے جاتے ہیں. اور ساتھ ساتھ تسبیح بھی رولتے ہیں. انکو یکجہتی سے کام کرنا چاہیئے۔

نماز عصر و فجر کے بعد بغیر پاؤں بدلے بغیر کلام کئے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ دس دس بار پڑھے۔

بعد ہر نماز پیشانی یعنی سر کے اگلے حصہ پر ہاتھ رکھ کر پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّی الْهَمَّ وَالْحُزْنَ ط اور ہاتھ کھینچکر ناک تک لائے۔ نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد غروب تک ذکر کرنا اس سے بہتر ہے کہ چار چار غلام بنی اسمٰعیل سے آزاد کئے جائیں (ابوداؤد) فرمایا ہے کہ فجر کی نماز جماعت سے پڑھکر آفتاب نکلنے تک ذکر کرے پھر بعد بلندی آفتاب دو رکعت نماز پڑھے۔ تو ایسا ہے جیسے حج و عمرہ کیا پورا پورا۔ (ترمذی)

حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر نماز فرض کے بعد یہ دعا پڑھتے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَادَّ لِمَا قَضَیْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔ (بخاری وغیرہ)

سلام پھیر کر بلند آواز سے یہ دعا پڑھتے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ

وَلَہُ الْفَضْلُ وَلَہُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ (مسلم) رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ۔ ہر نماز کے بعد کہہ لینا چھوڑنا نہیں (ابوداؤد وغیرہ) فرماتے ہیں صلے اللہ علیہ وسلم نماز مغرب اور صبح کے بعد بغیر جگہ بدلے اور پاؤں موڑے جو کلمہ توحید دس دس بار پڑھے۔ اس کے لئے ہر ایک کے بدلے دس نیکیاں لکھی جائینگی اور دس گناہ محو کئے جائیں گے اور دس درجے بلند کئے جائینگے۔ اور یہ دعا اس کے لئے ہر برائی اور شیطان رجیم سے حفظ ہے اور کسی گناہ کو حلال نہیں۔ کہ اسے پہنچے سوا شرک کے اور وہ سب سے عمل میں اچھا ہے۔ مگر وہ جو اس سے افضل کہے تو یہ بڑھ جائیگا (ترمذی وغیرہ)

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے نجد کی جانب ایک لشکر روانہ فرمایا۔ وہ جلد واپس ہوا اور مال غنیمت بہت لایا۔ ایک صاحب نے کہا اس لشکر سے بڑھ کر ہم نے کوئی لشکر نہیں دیکھا جو جلد واپس ہوا ہو اور غنیمت زیادہ لایا ہو۔ اس پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ کیا وہ قوم نہ بتادوں جو غنیمت اور واپسی میں ان سے بڑھ کر ہیں۔ جو لوگ نماز صبح میں حاضر ہوئے پھر بیٹھے اللہ کا ذکر کرتے رہے۔ یہاں تک کہ آفتاب طلوع کر آئے۔ وہ جلد واپس ہونیوالے اور زیادہ غنیمت والے ہیں (ترمذی)، فقرائے مہاجرین حاضر خدمت اقدس ہوئے اور عرض کی مالداروں نے بڑے بڑے درجے اور لازوال نعمت حاصل کی ارشاد فرمایا۔ کیا سبب۔ لوگوں نے عرض کی۔ جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں وہ بھی پڑھتے ہیں۔ اور جیسے ہم روزے رکھتے ہیں وہ بھی رکھتے ہیں۔ اور وہ صدقہ کرتے ہیں ہم نہیں کر سکتے۔ اور وہ غلام آزاد کرتے ہیں ہم نہیں کر سکتے ارشاد فرمایا کیا تمہیں ایسی بات نہ سکھادوں جس سے اُن لوگوں کو پالو جو تم سے آگے بڑھ گئے اور بعد والوں پر سبقت لے جاؤ۔ اور تم سے کوئی افضل نہ ہو مگر وہ جو تمہاری طرح کرے۔ لوگوں نے عرض کی: ہاں یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا

کہ ہر نماز کے بعد ۳۳، ۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ بار اللہ اکبر کہہ لیا کرو۔ ابوصالح کہتے ہیں۔ کہ پھر فقرائے مہاجرین حاضر خدمت اقدس ہوئے اور عرض کی ہم نے جو کیا اُسکو ہمارے بھائی مالداروں نے سُنا۔ تو انہوں نے بھی ویسا ہی کیا ارشاد فرمایا۔ ھٰذَا فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ط یہ خدا کا فضل ہے۔ جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔ (رواہ مسلم وغیرہ) ارشاد فرماتے ہیں۔ صلے اللہ علیہ وسلم کچھ اذکار نماز کے بعد کے ہیں جنکا کہنے والا نامراد نہیں رہتا۔ ہر فرض نماز کے بعد سبحان اللہ ۳۳ بار۔ الحمد للہ ۳۳ بار۔ اللہ اکبر ۳۴ بار (رواہ مسلم) بازار میں جائے تو چوتھا کلمہ پڑھے۔ یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط حدیث شریف میں آیا ہے۔ جو کوئی اس کلمہ کو پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ بعدد شمار بازاریوں کے اُس کے گناہ بخشدیگا۔ اور اس کو ذاکرین میں لکھ لیگا۔

اَدْعِیَّاتْ مَاثُوْرَہ

(۱) رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ (۲) رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ط (۳) رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا الخ (۴) رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ ط رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا

وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ ○ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ○ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ○ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ○ رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ ○ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا ○ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ ○ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ○ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ○ جو شخص ہر نماز کے بعد ان آیات شریفہ کو پڑھے۔ اور پڑھنے کے وقت دل سے عاجزی کر کے دعا مانگے۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ دعا اس کی جلد قبول ہو گی۔ اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِكْ لَنَا فِیْ اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُلُوْبِنَا وَاَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَاجْعَلْنَا شَاكِرِيْنَ لِنِعْمَتِكَ مُثْنِيْنَ بِهَا قَابِلِيْهَا وَاَتِمَّهَا عَلَيْنَا (ابو داؤد) یہ دعا بہت عمدہ ہے اس کے الفاظ بہت جامع ہیں اور جب چاہے پڑھے۔

مناجاتِ صبوحی

(از حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

خُذْ بِلُطْفِكَ يَا اِلٰهِیْ مَنْ لَّهٗ زَادٌ قَلِيْلٌ

مُفْلِسٌ بِالصِّدْقِ يَاْتِیْ عِنْدَ بَابِكَ يَا جَلِيْلُ

ذَنْبُهٗ ذَنْبٌ عَظِيْمٌ فَاغْفِرِ الذَّنْبَ الْعَظِيْمَ

اِنَّهٗ شَخْصٌ غَرِيْبٌ مُّذْنِبٌ عَبْدٌ ذَلِيْلٌ

مِنْهُ عِصْيَانٌ وَّنِسْيَانٌ وَّسَهْوٌ بَعْدَ سَهْوٍ

مِنْكَ اِحْسَانٌ وَّفَضْلٌ بَعْدَ اِعْطَاءٍ جَزِيْلٌ

قَالَ يَا رَبِّ ذُنُوْبِيْ مِثْلُ رَمْلٍ لَّا تُعَدُّ

فَاعْفُ عَنِّيْ كُلَّ ذَنْبٍ وَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ

قُلْ لِنَارٍ اَبْرِدِيْ يَا رَبِّ فِيْ حَقِّيْ كَمَا

قُلْتَ قُلْنَا نَارُ كُوْنِيْ اَنْتَ فِيْ حَقِّ الْخَلِيْلِ

كَيْفَ حَالِيْ يَا اِلٰهِيْ لَيْسَ لِيْ خَيْرُ الْعَمَلْ

سُوْءُ اَعْمَالِيْ كَثِيْرٌ زَادُ طَاعَتِيْ قَلِيْلٌ۔

اَنْتَ شَافِيْ اَنْتَ كَافِيْ فِيْ مُهِمَّاتِ الْاُمُوْرِ

اَنْتَ حَسْبِيْ اَنْتَ رَبِّيْ اَنْتَ لِيْ نِعْمَ الْوَكِيْلُ

عَافِنِيْ مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَّاقْضِ عَنِّيْ حَاجَتِيْ

اِنَّ لِيْ قَلْبًا سَقِيْمًا اَنْتَ مَنْ يَّشْفِي الْعَلِيْلُ

هَبْ لَنَا مُلْكًا كَبِيْرًا نَّجِّنَا مِمَّا نَخَافُ.

رَبَّنَا اِذْ اَنْتَ قَاضٍ وَّالْمُنَادِيْ جِبْرَئِيْلُ

رَبِّ هَبْ لِيْ كَنْزَ فَضْلٍ اَنْتَ وَهَّابٌ كَرِيْمٌ

اَعْطِنِيْ مَا فِي الضَّمِيْرِيْ دُلَّنِيْ خَيْرَ الدَّلِيْلُ

اَيْنَ مُوْسٰى اَيْنَ عِيْسٰى اَيْنَ يَحْيٰى اَيْنَ نُوْحٌ

اَنْتَ يَا صِدِّيْقُ عَاصٍ تُبْ اِلَى الْمَوْلَى الْجَلِيْلُ

تَمَّتْ

قصیدہ

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ بحضور حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ گونا مناجات سمجھ کر یہاں درج کیا جاتا ہے :-

اِنْ نِلْتِ یَا رِیْحَ الصَّبَا یَوْمًا اِلٰی اَرْضِ الْحَرَمْ
بَلِّغْ سَلَامِیْ رَوْضَۃً فِیْهَا النَّبِیُّ الْمُحْتَرَمْ

مَنْ وَجْهُهٗ شَمْسُ الضُّحٰی مَنْ خَدُّهٗ بَدْرُ الدُّجٰی
مَنْ ذَاتُهٗ نُوْرُ الْهُدٰی مَنْ کَفُّهٗ بَحْرُ الْهِمَمْ

قُرْاٰنُهٗ بُرْهَانُنَا نَسْخًا لِاَدْیَانٍ مَضَتْ
اِذْ جَاءَنَا اَحْکَامُهٗ کُلُّ الصُّحُفْ صَارَ الْعَدَمْ

اَکْبَادُنَا مَجْرُوْحَۃٌ مِنْ سَیْفِ هَجْرِ الْمُصْطَفٰی
طُوْبٰی لِاَهْلِ بَلْدَۃٍ فِیْهَا النَّبِیُّ الْمُحْتَشَمْ

یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ لِمَنْ یَتْبَعْ نَبِیًّا عَالِمًا
یَوْمًا وَّلَیْلًا دَائِمًا وَارْزُقْ کَذَا اِلٰی بِالْکَرَمْ

لِیْ حَسْرَۃٌ اِسْمَعْ کَذَا اِسْمِیْ لَمْ اُصِفِ الْمُصْطَفٰی
فِیْ کُلِّ حِیْنٍ قَدْ مَعْنِیْ فِی الْحَالِ مَا یَحْصِلُ بِهِمْ

لَسْتُ بِرَاحِ مُفْرَدًا بَلْ اَقْرَبَائِیْ کُلُّهُمْ
فِی الْقَبْرِ اِشْفَعْ یَا شَفِیْعُ بِالصَّادِ وَالنُّوْنِ الْقَلَمْ

یَا مُصْطَفٰی یَا مُجْتَبٰی اِرْحَمْ عَلٰی عِصْیَانِنَا
مَجْبُوْرَۃٌ اَعْمَالُنَا طَمْعًا وَّذَنْبًا وَّالظُّلَمْ

یَا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ اَنْتَ شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْنَ
اَکْرِمْ لَنَا یَوْمَ الْحَزِیْنِ فَضْلًا وَّجُوْدًا وَّالْکَرَمْ

یَا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ اَدْرِکْ لِزَیْنِ الْعَابِدِیْنَ

مَحْبُوْسُ اَیْدِی الظَّالِمِیْنَ فِیْ مَوْكِبِ الْمُزْدَحِمِ

تمت بالخیر

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِكَاتِبِهِ الْفَقِیْرِ الْمُذْنِبِ وَلِوَالِدَیْهِ وَلِاُسْتَاذِهٖ وَلِمَنْ لَّهٗ حَقٌّ عَلَیْهِ بِحُرْمَتِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ حَبِیْبِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاِتْبَاعِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔ اٰمِیْن۔

تضرع و مناجات با قاضی الحاجات

از حیدر کرار مولا علی مشکلکشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

قَرِیْحُ الْقَلْبِ مِنْ وَجَعِ الذُّنُوْبِ ۔ نَحِیْلُ الْجِسْمِ یَشْهَقُ بِالنَّحِیْبِ ۔

خستہ دل گناہوں کے درد سے ۔ لاغر تن کہ آواز سے روتا ہے ۔

اَضَرَّ بِجِسْمِهٖ سَهَرُ اللَّیَالِیْ ۔ فَصَارَ الْجِسْمُ مِنْهُ كَالْقَضِیْبِ ۔

کیا دکھ دیا اس کے جسم کو شب بیداری نے ۔ کہ ہوگیا تن اُسکا مثل شاخ درخت کے

وَغَیَّرَ لَوْنَهٗ خَوْفٌ شَدِیْدٌ ۔ لِمَا یَلْقَاهُ مِنْ طُوْلِ الْكُرُوْبِ ۔

اور بدلایا رنگ اُس کا خوف سخت نے ۔ بسبب اُس چیز کے کہ پہنچی ہے اسکو زیادتی رنج سے

یُنَادِیْ بِالتَّضَرُّعِ یَا اِلٰهِیْ ۔ اَقِلْنِیْ عَثْرَتِیْ وَاسْتُرْ عُیُوْبِیْ ۔

پکارتا ہے زاری سے اے اللہ میرے ۔ بخش دے خطا میری اور چھپا عیب میرے

فَزِعْتُ اِلَی الْخَلَائِقِ مُسْتَغِیْثًا ۔ وَلَمْ اَرَ فِی الْخَلَائِقِ مِنْ مُّجِیْبِ ۔

التجا لیگیا میں طرف لوگوں کے فریاد چاہنے والا ۔ اور نہ دیکھا میں نے لوگوں میں کوئی جواب دینے والا

وَاَنْتَ تُجِیْبُ مَنْ یَّدْعُوْكَ رَبِّیْ ۔ وَتَكْشِفُ ضُرَّ عَبْدِكَ یَا حَبِیْبِیْ

اور تو جواب دیتا ہے ہر کسی کو کہ پکارتا ہے تجھ کو اے رب میرے ۔ اور دور کرتا ہے تکلیفیں اپنے بندے کی اے محبوب میرے

وَدَائِیْ بَاطِنٌ وَّلَدَیْكَ طِبٌّ ۔ وَمَنْ لِّیْ مِثْلُ طِبِّكَ یَا طَبِیْبِیْ

اور بیماری میری اندرونی ہے اور تیرے پاس علاج ہے — اور کون ہے میرا معالج مثل تیرے علاج کرنے طبیب میرے

ایضاً

اِلٰہِی اَنْتَ ذُو فَضْلٍ وَّ مَنٍّ ۔ وَاِنِّی ذُوْ خَطَایَا فَاعْفُ عَنِّی

وَظَنِّی فِیْکَ یَا رَبِّی جَمِیْلٌ ۔ فَحَقِّقْ یَا اِلٰہِی حُسْنَ ظَنِّی ۔

یَظُنُّ النَّاسُ بِی خَیْرًا وَّاِنِّی ۔ لَشَرُّ النَّاسِ اِنْ لَّمْ تَعْفُ عَنِّی

وَبَیْنَ یَدَیَّ مُحْتَبِسٌ ثَقِیْلٌ ۔ کَاَنِّیْ قَدْ دُعِیْتُ لَہٗ کَاَنِّیْ ۔

اُجِنُّ بِزَہْرَۃِ الدُّنْیَا جُنُوْنًا ۔ وَیُفْنِی الْعُمْرُ مِنْہَا بِالتَّمَنِّیْ

فَلَوْ اِنِّیْ صَدَقْتُ الزُّہْدَ فِیْہَا ۔ قَلَبْتُ لِاَہْلِہَا ظَہْرَ الْمِجَنِّ ۔

تمت

مناجات

اِلٰہِی تُبْتُ مِنْ کُلِّ الْمَعَاصِیْ ۔ بِاِخْلَاصٍ رَجَاءَ لِّلْخَلَاصِیْ ۔

اَغِثْنِیْ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ ۔ بِفَضْلِکَ یَوْمَ یُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ

نفقہ لیس باقی ہوس

مناجات

اِلٰہِی عَبْدُکَ الْعَاصِیْ اَتَاکَ ۔ مُقِرًّا بِالذُّنُوْبِ وَقَدْ دَعَاکَ

فَاِنْ تَرْحَمْ فَاَنْتَ لِذٰلِکَ اَہْلٌ ۔ وَاِنْ تَطْرُدْ فَمَنْ یَّرْحَمْ سِوَاکَ

مناجات بجناب مجیب الدعوات

پادشاہا جرم ما را در گذار ۔ ما گنہگاریم و تو آمرزگار ۔

تو نکوکاری و ما بد کردہ ایم ۔ جرم بے اندازہ بیحد کردہ ایم ۔

سالہا دربندِ عصیان گشتہ ایم — آخر از کردہ پشیمان گشتہ ایم
دائماً در فسق و عصیان ماندہ ایم۔ — ہمقرینِ نفس و شیطان ماندہ ایم
روز و شب اندر معاصی بودہ ایم — غافل از امر و نواہی بودہ ایم۔
بے گنہ نہ گذشت بر ما ساعتے۔ — با حضوریِ دل نہ کردم طاعتے۔
بر درآمد بندۂ بگریختہ — آبروئے خود ز عصیان ریختہ
مغفرت دارد امید از لطفِ تو — زانکہ خود فرمودۂ لَا تَقْنَطُوْا
بحرِ الطافِ تو بے پایان بود۔ — نا امید از رحمتت شیطان بود
نفس و شیطان زد کریما راہِ من — رحمتت باشد شفاعت خواہِ من
چشم دارم کز گنہ پاکم کنی — پیش از ان کاندر لحد خاکم کنی۔
اندر آن دم کز بدن جانم بری — از جہان با نورِ ایمانم بری۔
یارب آں ساعت کہ جان بر لب رسد — چشم پژمردہ بتاب و تب رسد
شربتِ شہدِ شہادت نوشیم — خلعتِ راہِ سعادت پوشیم
چوں ندارم در دو عالم جز تو کس — ہم تو میباشی مرا فریاد رس۔

مناجات دیگر از بوستان

خداوندگارا نظر کن بجود۔ — کہ جرم آمد از بندگان در وجود۔
گناہ آید از بندۂ خاکسار — بامید عفوِ خداوندگار۔
کریما بہ رزقِ تو پروردہ ایم۔ — بانعام و لطفِ تو خو کردہ ایم
گدا چوں کرم بیند و لطف و ناز — نگردد ز دنبالِ بخشندہ باز۔
چو ما را بدنیا تو کردی عزیز — بعقبیٰ ہمیں چشم داریم نیز۔
عزیزی و خواری تو بخشی و بس — عزیزِ تو خواری نہ بیند ز کس۔
خدایا بعزت کہ خوارم مکن۔ — بذلِ گنہ شرمسارم مکن۔

مسلط مکن چوں منی بر سرم. از دست تو بہ گر عقوبت برم.
بگیتی بتر زیں نباشد بدے جفا بردن از دست ہمچوں خودے
مرا شرمساری زروئے تو بس دگر شرمسارم مکن پیش کس
گرم بر سر افتد ز تو سایۂ سپہرم بود کمترین پایۂ.
اگر تاج بخشی سرافرازدم. تو بردار تا کس نیندازدم

تمام شد

دیگر

بلطفم بخواں یا براں از درم. ندارد بجز آستانت سرم
تو دانی کہ مسکین و بیچارہ ایم فرماندہ با نفس امارہ ایم.
نمی تازد ایں نفس سرکش چناں کہ عقلش تواند گرفتن عناں.
کہ با نفس و شیطان برآید بزور کہ زور پلنگان نیاید زمور.
بمردان راہت کہ راہی بدہ وزیں دشمنانم پناہی بدہ
خدایا بذاتِ خداوندیت باوصاف بے مثل و مانندیت
بلبیک حجاج بیت الحرام بمدفون یثرب علیہ السلام.
بتکبیر مرداں شمشیر زن. کہ مرد وغا را شمارند زن
بطاعات پیران آراستہ بصدق جوانان نوخاستہ.
کہ ما را دراں ورطۂ یک نفس زننگ دو گفتن بفریاد رس
امید ست از آناں کہ طاعت کنند کہ بے طاعتاں را شفاعت کنند
بپاکاں کز آلائشم دور دار. وگر زلتی رفت معذور دار.
کہ چشم ز روئ سعادت مبند زبانم بوقت شہادت مبند
چراغ یقینم فرا راہ دار. ز بد کردنم دست کوتاہ دار
خدایا بذلت مران از درم. کہ صورت نہ بندد در دیگرم

وراز جہل غائب شدم روز چند۔ کنون کامدم در بر ویم مبند
چہ عذر آورم از ننگ تر دامنی مگر عجز پیش آورم کاے غنی۔
فقیرم بجرم گناہم مگیر غنی را ترحم بود بر فقیر
چرا باید از ضعف حالم گریست اگر من ضعیفم پناہم تو یست
خدایا بغفلت شکستیم عہد چہ زور آورد با قضا دست جہد
چہ برخیزد از دست تدبیر ما ہمین نکتہ بس عذر تقصیر ما۔
ہمہ ہرچہ کردم تو برہم زدی چہ قوت کند با خدائے خودی
نہ من سر ز حکمت بدر میبرم کہ حکمت چنین میرود برسرم

تمام شد

مناجات از مزمل شاہ صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

طاعت نہ کردم قائلم۔ مسکین ز تو من سائلم۔
رحمی بکن چو ہائلم۔ برکت محمد مصطفےٰ۔
روزے بکن دیدار را صحت بکن بیمار را۔
کن چارۂ ناچار را۔ برکت محمد مصطفےٰ۔
جز تو ندارم ہیچ کس۔ درماندہ ام فریادرس
دلخستہ را دہ حال خوش۔ برکت محمد مصطفےٰ
ہر جا کہ ہستم بندہ ام۔ از رحم تو من زندہ ام۔
ہرگز مکن شرمندہ ام۔ برکت محمد مصطفےٰ
ایزد تعالےٰ قادری۔ فی کل شیئٍ ناظری
ہر جا کہ ہستم حاضری برکت محمد مصطفےٰ
اے کاشف اسرارہا۔ اے ہادیٔ راہم نما

در دل بدہ صدق و صفا۔ برکت محمد مصطفےٰ
توفیق دہ بر طاعتے۔ کن منزبیت ہر ساعتے۔
تا دل بیابد راحتے۔ برکت محمد مصطفےٰ
اے مالکِ ملکِ بقا۔ بخشندۂ جرم و خطا
مارا بدہ ایمان عطا۔ برکت محمد مصطفےٰ
تمت بالخیر

مناجات حضرت شیخ جنید قدس سرہٗ

(از عنایت مزمل شاہ صاحب)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی واقفی از حال زارم۔ ہمیدانی کہ جز تو کس ندارم
الٰہی کردہ ام بسیار تقصیر وزاں حضرت بغایت شرمسارم
الٰہی غرقہ ام در بحرِ عصیان بدست رحمت افگن بر کنارم
الٰہی خاطرم را جمع گردان کہ مسکین و پریشان روزگارم۔
الٰہی رفتہ ام در خواب غفلت بدہ بیداری زین کار بارم۔
الٰہی بر کشا از غیب راہے کہ چندیں سال شد در انتظارم۔
الٰہی گر بخوانی در برانی۔ تو دانی بندۂ بے اعتبارم
الٰہی گر بباد بے نیازی دہی من چیستم مشتِ غبارم
الٰہی چوں عزیزم کردی امروز مکن فردا بہ پیش خلق خوارم
الٰہی چوں دریں جا فضل کردی قیامت ہمچناں امیدوارم
الٰہی از کمال فضل بپذیر کہ دل سوزندہ و چشم اشکبارم۔
الٰہی حاضری کز شرم عصیان دمادم اشک خوں از دیدہ بارم
الٰہی نفس و شیطان در کمین اند ز تقوٰی و عنایت کن حصارم۔

الٰہی گر نہ توفیق تو باشد۔ برآرد دیو نفس از جان دمارم
الٰہی راہ مردن سخت راہ ست تو آسان بگذران زیں رہگذارم۔
الٰہی بر یکے گفتن مدد دہ۔ کہ تا من جان بآسانی سپارم۔
الٰہی در شب سر منزل گور تو لطف خویش گردان غمگسارم
الٰہی چوں دریں جا بگذرانی۔ بفضل خود گناہاں درگذارم۔
الٰہی از طفیل شیخ بغداد بدہ در بارگاہ خویش بارم۔
الٰہی بہر حضرت غوث اعظم۔ بدہ در جنت الماوی قرارم۔
بحق غوث الاعظم شاہ جیلان بوقت نزع کلمہ برآرم۔
الٰہی بر جنید ایماں نگہدار کہ این است اصل جاہ و اعتبارم

تمام شد

دیگر

خداوندا بحق عاشق زار۔ کہ باشد جان بلب از شوق دیدار
بحق مہر گرم و آہ سردش بحق چشم سرخ و روئے زردش
بحق سوز داغ سینۂ او۔ بحق سینۂ بے کینۂ او۔
بحق آتشے کز جانم افروخت متاع ہستی بے چارہ سوخت
بحق کشتگانِ خنجرِ دوست کہ جان دادند آخر بر درِ دوست
بحق خستگانِ لاؤ بالی۔ خریداران حسن لا یزالی۔
بحق بیدل از دل رمیدہ۔ ز تنہائی بوحشت آرمیدہ
بحق عارف از خویش رستہ قفس بر طائر قدسی شکستہ
بحق صاحب دل کز رہ دل۔ بود آساں بہ پیشش کل مشکل
درون دل بود دیدار بارش نہاں در غنچہ باشد صد بہارش
کرامت کن حس را گوہر دل کہ الحق دل بود بے مہرہ گل

دلے دہ کو بجز مستی نداند | دلے کز بند ہستی وا رہاند
دلے دہ مخزنِ سرِ ولایت | دلے دہ مطلعِ نورِ ہدایت
دلے دہ واقفِ رازِ نہانی | دلے دہ کاشفِ سرِ معانی
دلے دہ قعرِ بحرِ راز غواص۔ | دلے از محرمانِ خلوتِ خاص
دلے دہ بادہ آشامِ محبت | دلے دہ می خوارۂ جامِ محبت
دلے دہ در بغل پروانۂ عشق | چو طفلان شیر زخمی خانۂ عشق
دلے خلوت سرائے شاہدِ راز | بناز آمادۂ دلدارئے ناز
دلے از وادیِ ایمن رسیدہ | چو موسیٰ شعلۂ آتش خریدہ
کزاں آتش برافروزم چراغے | وزیں ظلمت سراپا بم فراغے
نہم پا در فضائے عالمِ نور | بسوزم رخت ہستی ز آتشِ طور
بیا ساقی شرابِ دلنوازم | بدہ تا یا جالت عشق بازم
دلے را کز مئے عشق است مستی | ندارد کار جز ساقی پرستی
بیا اے ساقئے خمخانۂ راز | شرابِ جانفزا در ساغر انداز
کہ گردم فارغ از زاہد پرستی | گزینم شیوۂ رندی و مستی۔
بیا ساقی بدہ جامِ شرابم | کہ تا بے خود سوئے خود راہ بیابم
متاعِ ہستیم تاراج گرداں | ازانم در خور معراج گرداں

تمام شد

مناجات از شرف الدین بخاری رحمۃ اللہ علیہ

از درد بے قرارم فریاد رس الٰہی | کس نیست جز تو یارم فریاد رس الٰہی
مسکین و دردمندم سوزندہ چون سپندم | جز بر تو دل نہ بندم فریاد رس الٰہی
تلخ است زندگانی زہرم شدہ جوانی | تدبیر ما تو دانی فریاد رس الٰہی۔
دیدم بسے بلاہا کردم بسے خطاہا۔ | بر نفس خود خطاہا فریاد رس الٰہی

بیچارہ و فقیرم در دستِ غم اسیرم — یک ذرہ حقیرم فریادرس الٰہی۔
چوں رحمت تو آید زحمت ز من رباید — صحت لقا نماید فریادرس الٰہی۔
ہر درد را دوائی ہر سوخ را شفائی۔ — از تو کنم گدائی فریادرس الٰہی۔
ہستم شکستہ خاطر در طاعتِ تو قاصر — ہستی خدائے قادر فریادرس الٰہی
سلطان بے وزیری خلاقِ بے نظیری — رزاق دستگیری فریادرس الٰہی
ہم عالم الغیوبی ہم ساتر العیوبی — ہم غافر الذنوبی فریادرس الٰہی
معبود بے زوالی موجود باکمالی — مقصود لایزالی فریادرس الٰہی۔
چرخ از تو شد معلق فرمان تست مطلق — ہستی خدائے برحق فریادرس الٰہی
دردم را دوا کن زحمت ز من جدا کن۔ — ایمان بمن عطا کن فریادرس الٰہی
مشتے ضعیف خاکم در معرضِ ہلاکم — بسیار دردناکم فریادرس الٰہی
ترسندہ از عذابم سوزندہ از حسابم۔ — بیروں کن از عقابم فریادرس الٰہی
چنداں گناہ کردم نامہ سیاہ کردم — عمرے تباہ کردم فریادرس الٰہی
یارب طفیلِ احمد از در گہم مکن رد۔ — بنمائے لطف بیحد فریادرس الٰہی
پیماں بسے ببستم عہدے بسے شکستم — با ہر بدے نشستم فریادرس الٰہی
از تو کرم ہزاراں از من گناہ ہزاراں — غم ہا رسیدہ پایاں فریادرس الٰہی
گرچہ گناہ کردم لاتقنطوا ست وِردم — گویم ہماں بہ ہر دم فریادرس الٰہی
نامِ شرف چو دارم تشریف دہ ہزارم — ایمان بتو سپارم فریادرس الٰہی

تمام شد۔

مناجات در جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

غریبم یا رسول اللہ غریبم — ندارم در جہاں جز تو حبیبم
مرض ز عصیان لا دوائے — مگر الطافِ تو باشد طبیبم
بریں نازم کہ ہستم امتِ تو۔ — گنہگارم ولیکن خوش نصیبم

مُناجات

الٰہی بحسن و جمال محمد صلے اللہ علیہ وسلم | الٰہی بفضل و کمال محمد صلے اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحق نبی مکرم صلے اللہ علیہ وسلم | الٰہی بجود و نوال محمد صلے اللہ علیہ وسلم

الٰہی بر درج نبی حجازی صلے اللہ علیہ وسلم | الٰہی بجاہ و جلال محمد صلے اللہ علیہ وسلم

الٰہی باعجاز ختم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم | الٰہی بصدق مقال محمد صلے اللہ علیہ وسلم

الٰہی بتصدیق صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ | وزیر صداقت مآل محمد صلے اللہ علیہ وسلم

الٰہی بانصاف فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ | امیر عدالت سکال محمد صلے اللہ علیہ وسلم

الٰہی باکرام عثمان عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ | کہ شد کشتہ در امتثال محمد صلے اللہ علیہ وسلم

الٰہی بتکریم و اعزاز حیدر رضی اللہ تعالیٰ عنہ | کہ ظاہر شد از وی کمال محمد صلے اللہ علیہ وسلم

الٰہی بتطہیر خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا | کہ جان داد از انتقال محمد صلے اللہ علیہ وسلم

الٰہی بافضال سبطین اقدس رضی اللہ تعالیٰ عنہما | جگر گوشۂ و فخر آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم

الٰہی باعزاز روح خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا | کہ بودست محو وصال محمد صلے اللہ علیہ وسلم

الٰہی بتقدیس روح حمیرا رضی اللہ تعالیٰ عنہ | کہ بودہ فدائے جمال محمد صلے اللہ علیہ وسلم

الٰہی باخلاص عباس و حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | کہ بودند غم خوار حال محمد صلے اللہ علیہ وسلم

الٰہی بتوقیر زید بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ | الٰہی بعشق بلال محمد صلے اللہ علیہ وسلم

الٰہی بسوز دل اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ | کہ بود عاشق زار نال محمد صلے اللہ علیہ وسلم

الٰہی بمقبولی غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ | کہ عین علی بود و آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم

دلم را عنایت کنی تازہ عشقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ | بمحبوبی خط و خال محمد صلے اللہ علیہ وسلم

مراد دلم را بر آرائے الٰہی۔ | بتائید اصحاب و آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم

مراد جمیل ست اے کاش بیند | برویائے صادق جمال محمد صلے اللہ علیہ وسلم

پس از مردن خود بفردوس اعلیٰ | نشیند بصف نعال محمد صلے اللہ علیہ وسلم

بروزیکہ نفسی نگویند مرسل علیہم السلام | شفیعم بود جملہ آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم

(تمنا مرشد)

شانِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شمس الضحیٰ محمد بدر الدجیٰ محمد۔ نور الہدیٰ محمد صلے علیٰ محمد
سیدنا محمد صلوٰۃ بر محمد

شاہِ حرم محمد بحر کرم محمد کہف الامم محمد صلے علیٰ محمد
سیدنا محمد صلوٰۃ بر محمد

طٰہٰ لقب محمد اعلیٰ نسب محمد فخر عرب صلے علیٰ محمد
سیدنا محمد صلوٰۃ بر محمد

نور خدا محمد شمع الدجیٰ محمد اعلیٰ و ادنےٰ محمد صلے علیٰ محمد
سیدنا محمد صلوٰۃ بر محمد

ما الیتیم محمد ما پیر و یم محمد تو حاضری محمد صلے علیٰ محمد
سیدنا محمد صلوٰۃ بر محمد

گنج سخا محمد کانِ حیا محمد صدق و صفا محمد صلے علیٰ محمد
سیدنا محمد صلواۃ بر محمد

بحرِ عطا محمد مشکل کشا محمد معجز نما محمد صلے علیٰ محمد
سیدنا محمد صلوٰۃ بر محمد

سخاوت لیکہ محمد شجاعت لیکہ شفاعت لیکہ محمد صلے علیٰ محمد
سیدنا محمد صلوٰۃ بر محمد

ختم رسل محمد ہادیٔ سبل محمد خیر الرسل محمد صلے علیٰ محمد
سیدنا محمد صلوٰۃ بر محمد

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم

(تمت بالخیر)

مناجات اُردو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یاالٰہی یوم محشر مصطفیٰ کا ساتھ ہو۔ شافع روزِ جزا صلِ علیٰ کا ساتھ ہو
یاالٰہی جب سوا نیزے پہ آئے آفتاب تاجِ فرقِ مرسلانِ انبیاء کا ساتھ ہو
یاالٰہی حشر کے میدان میں زیرِ علَم سایۂ ذاتِ احد ظلِ خدا کا ساتھ ہو
یاالٰہی جب کہ ہو درپیش راہِ پل ہمیں عاجزوں کے دستگیر و پیشوا کا ساتھ ہو
یاالٰہی جب ترازو میں تُلے فردِ عمل اُس مددگارِ دو عالم راہنما کا ساتھ ہو
یاالٰہی ہم سبھوں کا خاتمہ بالخیر کر۔ جب چلیں دنیا سے محبوب خدا کا ساتھ ہو
یاالٰہی خواہش جنت ہے ہم کو اس لیے باعثِ پیدائش ارض وسما کا ساتھ ہو
یاالٰہی مصطفیٰ کے ہیں جو یار و جانشیں یعنی صدیق دو عالم پیشوا کا ساتھ ہو
یاالٰہی عدل جنکا خلق میں مشہور ہے حضرت فاروق اعظم بے ریا کا ساتھ ہو
یاالٰہی ہیں جو ذوالنورین دامادِ نبی۔ یعنی عثمان غنی ذوالحیا کا ساتھ ہو
یاالٰہی حوض کوثر پر بوقتِ تشنگی۔ ساقیِ کوثر علی المرتضیٰ کا ساتھ ہو
یاالٰہی کر عطا رتبہ شہادت کا مجھے سیّد بیکس شہید کربلا کا ساتھ ہو۔
یاالٰہی لے چلیں جب دفن کرنے قبر میں غوثِ پاکِ پیشوائے اولیا کا ساتھ ہو
یاالٰہی وقت مشکل حافظِ ناکام کو۔ اپنے پیر و مرشدان رہنما کا ساتھ ہو

ایضاً دیگر

فضل کر یارب محمد مصطفیٰ کے واسطے سیّد کونین شاہ انبیاء کے واسطے۔
یااِلٰہ العالمین یہ عرض کر میری قبول استجب ہذا دعائی مجتبیٰ کے واسطے

دور کر رنج دلی ہے سخت مجھ کو بے کلی — اس شہ صدیق اکبر با صفا کے واسطے
فیض کے ہاتھوں سے مجھکو میوۂ مقصد کھلا — اس عمر فاروق عادل بے ریا کے واسطے
دو جہانمیں حضرت عثماں کے رو سی مجھے — مت خجل کیجو تو اس صاحب حیا کے واسطے
ہے تیرے دربار عالی میں میری یہ التجا — حل ہو مشکل میری مشکلکشا کے واسطے
دے خوشی دلکو میرے سرسبز کر نخل مراد — اس جگر خستہ حسن صاحب لوا کے واسطے
بلبل باغ مدینہ قرۃ العین رسول — یعنی بی بی فاطمہ خیر النساء کے واسطے
ہر طرف سے فوج غم نے آنکر گھیرا مجھے — دے پناہ یارب شہید کربلا کے واسطے
کون تجھ بن دادرس عاصی کا ہے اے خدا — ہو تو ہی فریادرس زین العبا کے واسطے
میں بہت حیران ہوں کر رحم کی مجھپر نظر — جعفر و باقر علی موسی رضا کے واسطے
موسی کاظم تقی اور نقی و عسکری — اور امام مہدی پیر ہدیٰ کے واسطے
یاالٰہی سب اٹھا لے درد دھندے کے بوجھ — غوث اعظم پیر و مرشد رہنما کے واسطے

مناجات حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ

برائے برآمدن حاجات دارین بوقت معین ہر روز پڑھنا چاہیئے :-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ بزرگے وجبارے. لا الٰہ الا اللہ رحیمے وغفارے لا الٰہ الا اللہ مرا لخلق نگہداری لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ الٰہی بحرمت وبرکت یکصد و چہار دہ سورۂ قرآن. الٰہی بحرمت وبرکت شش ہزار وششصت وشش آیت قرآن. الٰہی بحرمت وبرکت ہفتاد وشش ہزار وہشتاد وشش کلمات قرآن. الٰہی بحرمت وبرکت حروف مقطعات قرآن الٰہی بحرمت وبرکت سہ صد و بست ویک لکھ ویک ہزار وششصد و نود ونہ (؟) حروف قرآن. الٰہی بحرمت وبرکت نود ونہ نام باری تعالیٰ. الٰہی بحرمت وبرکت

ملائکہ مقربین الٰہی بحرمت و برکت اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الٰہی بحرمت و برکت سادات علیہم السلام الٰہی بحرمت و برکت سہ صد مرد نقبا۔ الٰہی بحرمت و برکت ہفتاد مرد نجبا۔ الٰہی بحرمت و برکت زہاد و عباد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین الٰہی بحرمت و برکت شہدا امت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الٰہی بحرمت و برکت جمیع مشائخان طریقت رحمۃ اللہ علیہم اجمعین خداوندا مالکا بادشاہا مہمات دینی و دنیاوی من بندہ را بنظر عنایت خود راست آر۔ با جمیع مسلمانان آمین یارب العالمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

دیگر تکبیر عاشقان

جواہر خمسہ میں ہے کہ یہ ورد درمیان عشاء و مغرب دوامًا اس کا پڑھنا واسطے حاجات دینی و دنیوی کے مفید ہے۔ حضرت شاہ عبدالرحمان رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے وہ یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ خَیْرِ الْاَسْمَآءِ انبیاء را اولیاء را زہاد را عباد را ابدال را اوتاد را سالکاں را ناسکاں را محبوباں را مجذوباں را۔ مجذوب سالک را۔ سالک مجذوب را اصحاب تمکین را۔ ارباب تلوین را۔ اہل سکر را۔ اہل صحو را۔ نشستگان کنج سلامت را۔ روندہ گاں راہ ملامت را۔ قلندراں سرمست را۔ صوفیان زبردست را۔ سلسلۂ طبقۂ حیدریاں را۔ غلغلۂ موہاں را۔ شاہان عرب را۔ سروران عجم را۔ بندگان زنگبار را امیران خراسان را۔ سلطانان ہند را۔ خلفائے سندھ را۔ سرانداز ان غزنویاں را۔ ظریفان تبت و چین را۔ جابکسواران بدخشاں را۔ عاشقان غور را و مشتاقان ماوراء النہر را و اصلان بر و بحر را۔ شہیدان دشت کربلا را۔ کہ در حیات ظاہری و باطنی اند۔ بدرگاہ خدا تشفیع می آرم برائے برآمدن حاجات و مہمات دینی و دنیوی ہر کہ در آید برآید ہر کہ در افتد بر افتد ہر کہ دگر کند جگر خورد۔ چوں تکبیر عاشقان

بگوید۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ بِحَقِّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ یَا قَدِیْمُ یَا قَدِیْمُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا بَاقِیْ یَا مُنْتَقِمُ یَا قَادِرُ یَا اِلٰہَ الْاَوَّلِیْنَ وَیَا اِلٰہَ الْاٰخِرِیْنَ ہر کہ مارا بدخواہد و بد گوید ضَرْبَۃِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہِ و بر جان او و ذو الفقار علی بر گردن او و گرز حمزہ بر پشت او۔ و عصائے موسے کلیم اللہ علیہ السلام بر جگر او و آرہ زکریا علیہ السلام بر سر او۔ و کرم ایوب علیہ السلام در بطن او و تیغ رجال الغیب در قتل او و قہر خدا در مقہوری او بحق یَا بُدُّوْحُ یَا بُدُّوْحُ یَا بُدُّوْحُ ہیبت گردنش باد اشکستہ ہر کہ بدخواہ من ست۔ باز چیدہ باد ہر خاریکہ در راہ من ست۔ اَللّٰہُمَّ یَا مَنْ تَفَرَّدَ بِنُصْرَۃِ الضُّعَفَاءِ وَالْخَلْقُ عَجَزَ عَنْ ذَالِکَ اَللّٰہُمَّ سُدَّ لِسَانَ اَعْدَائِیْ وَلَا تُشْمِتْ بِیَ الْاَعْدَاءَ وَاظْفِرْ لِیْ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَعْدَآءِ قَالَ مُوْسٰی مَا جِئْتُمْ بِہِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰہَ سَیُبْطِلُہٗ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ وَیُحِقُّ اللّٰہُ الْحَقَّ بِکَلِمَاتِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُجْرِمُوْنَ ؕ

مناجات فارسی از سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

من بندہ شرمسارم تو رحم کن رحیما ۔ در فسق بے شمارم تو رحم کن رحیما
اندر سرائے فانی کردم گناہ تو دانی ۔ درماندہ را نخوانی تو رحم کن رحیما
شرمندہ روئے زردم جرم عظیم کردم ۔ خور را بتو سپردم تو رحم کن رحیما
غیبت دروغ گفتم غافل بسے نخفتم ۔ توبہ بسے شکستم تو رحم کن رحیما
در وقت نزع جانم گویا بکن زبانم ۔ تا کلمہ را بخوانم۔ تو رحم کن رحیما

از تن رود چو جانم بستہ شود زبانم — بے چارہ چوں بجانم تو رحم کن رحیما
در گور چوں بمانم تنہا چو بے کسانم — ہر دم ترا بخوانم تو رحم کن رحیما
یارب بحق مرداں گورم فراخ گرداں — از فضل تا قیامت تو رحم کن رحیما
یارب گنہگارم پر عیب و شرمسارم — جز تو کسے ندارم تو رحم کن رحیما
جنت بدہ مکانم با جملہ مومنانم — تا جاوداں بخوانم تو رحم کن رحیما
عمرم گذشت باطل کردم گناہ حاصل — برایں فقیر غافل تو رحم کن رحیما
من سعدی صفائم بردین مصطفائم — ہر دم ہمیں بخوانم تو رحم کن رحیما

عہدنامہ مترجم مع اسناد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جو کوئی اس عہدنامہ کو تمام عمر میں ایک بار پڑھے۔ تو بے شک ایمان کے ساتھ جائے۔ اور اس کے بہشتی ہونے کا میں ضامن ہوں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے۔ کہ آدمی کے بدن میں تین ہزار بیماریاں ہیں۔ ایک ہزار بیماریوں کو حکیم جانتے ہیں۔ اور ان کی دوا کرتے ہیں لیکن دو ہزار بیماریوں کی دوا کوئی نہیں جانتا پس جو کوئی اس عہدنامے کو اپنے پاس رکھے۔ تو اللہ تعالیٰ اسکو ان دو ہزار بیماریوں سے محفوظ رکھے گا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ جو کوئی اس عہدنامہ کو اپنے پاس رکھے۔ تو سانپوں اور بچھوؤں سے امن میں رہیگا۔ اور اس پر جادو کا اثر نہیں ہوگا۔ اور بدگوؤں کی زبان بند ہو جائے گی اور اگر لکھ کر پانی میں دھو کر دردمند کو پلاوے تو شفا پاوے۔ اور حضرت خاتون

جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے۔ کہ جو کوئی اس عہد نامہ کو شفیع لائے۔ اس کی حاجت برآئے۔ اور جو اسکو مشک و زعفران سے لکھ کر مینہ کے پانی سے دھو کر تین دن صبح کو پی لیگا۔ اسکو فہم اور عقل زیادہ ہو اور جو کچھ سنے یاد رکھے۔ اور وہ ہرگز فراموش نہ ہو۔ حضرت امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ جو کوئی اس عہد نامہ کو پڑھے اور مردوں کو بخشے۔ اس کی قبر مشرق سے مغرب تک پُر نور ہو اور اگر اس کو مُردے کی قبر میں رکھے اس مُردے کو سات پیغمبروں کا ثواب ملیگا۔ اور منکر اور نکیر کا سوال اُس پر آسان ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ ایک لاکھ گز داہنے اور چالیس ہزار بائیں اور چالیس ہزار سر اور چالیس ہزار گز پاؤں سے عذاب دور کرے۔ اور اس کی قبر ایسی کشادہ ہو کہ آنکھ کام نہ کر سکے۔ اور اس عہد نامہ کی اللہ تعالیٰ نے ایک صورت بنائی ہے کہ جو قبر میں پاس رکھے اور جب قیامت کو قبر سے اُٹھے۔ تو یہ فرشتہ بن کر سامنے آئے اور بہشتی حلہ لاکر پہنائے۔ اور براق پر سوار کرے۔ پھر اللہ تعالیٰ یوں فرمائے کہ اے مومن تیرے ساتھ عہد نامہ ہے۔ تو خوش ہو کہ تو نے دنیا میں اس عہد نامہ کو ہر روز پڑھا ہے۔ آج میں اس عہد کو وفا کرتا ہوں۔ تاج سر پر رکھ اور بہشتی جامہ پہن اور براق پر سوار ہو۔ اور بلا حساب کتاب بہشت میں جا اور قیامت کے دن اسکا منہ چودھویں رات کے چاند کا سا ہو گا۔ لوگ یہ دیکھ کر شور مچائینگے۔ کہ یہ کوئی پیغمبر ہے۔ یا کوئی اور بزرگ ہے۔ کہ ایسی بزرگی سے آتا ہے تو اسوقت بہشت کا فرشتہ کہیگا۔ کہ یہ پیغمبر نہیں ہے۔ امت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ادنیٰ غلام ہے۔ چونکہ دنیا میں یہ عہد نامہ ساتھ رکھتا تھا اس لیئے یہ اس کا نور و برکت ہے۔ تب وہ لوگ ہلیں گے۔ اور کہیں گے کہ افسوس اتنی مدت ہم دنیا میں رہے۔ اور اس مکرم معظم عہد نامہ سے غافل رہے

عہد نامہ یہ ہے :۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع ساتھ نام اللہ کے جو بخشش کرنیوالا مہربان ہے

اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

اے اللہ آسمانوں کے پیدا کرنے والے اور زمین کے جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے

هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعْهَدُ اِلَيْكَ فِيْ

اور جو بخشش کرنیوالا مہربان ہے۔ اے اللہ تحقیق میں عہد کرتا ہوں طرف تیری بیچ

هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ

اس زندگی دنیا کے ساتھ اسکے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود سوائے تیرے اکیلا ہے تو

لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ فَلَا

نہیں شریک واسطے تیرے کوئی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صاحب بندے تیرے ہیں اور رسول تیرے ہیں پس مت

تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ فَاِنَّكَ اِنْ تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ تُقَرِّبْنِيْ اِلَى

مت سونپ تو مجھ کو طرف نفس میرے کی پس تحقیق اگر تو سونپے گا مجھ کو طرف نفس میرے کی نزدیک کریگا وہ مجھکو طرف

الشَّرِّ وَتُبَاعِدْنِيْ مِنَ الْخَيْرِ وَاِنِّيْ لَا اَتَّكِلُ اِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاجْعَلْ لِّيْ

برائی کے اور دور کرے گا مجھ کو بھلائی سے اور تحقیق میں نہیں بھروسہ کرتا ہوں مگر ساتھ رحمت تیری کے پس کر تو میرے لئے

عِنْدَكَ عَهْدًا تُوَفِّيْهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ

نزدیک اپنے عہد کو کہ پورا کرے تو اس کو دن قیامت کے تحقیق تو نہیں خلاف کرتا ہے وعدہ۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

اور رحمت نازل کرے خدا تعالیٰ اوپر بہتر مخلوق اپنی کے کہ محمد ہیں اور اولاد ان کی کے اور اوپر دوستوں

اَجْمَعِيْنَ. بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

ان کے سب پر۔ ساتھ رحمت اپنی کے اے سب سے بڑھ کر رحم کرنیوالے زیادہ مہربان

دُعائے جمیلہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَبِّ يَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَيْرِ

روایت

اسناد دعائے جمیلہ کے بہت ہیں مگر تھوڑا سا بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جو کوئی بعد نماز فجر کے پڑھے تین سو حج کا ثواب پاوے برابر حضرت آدم علیہ السلام کے اور جو کوئی بعد نماز ظہر کے پڑھے۔ پانچ سو حج کا ثواب پاوے برابر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اور جو کوئی بعد نماز عصر کے پڑھے ثواب نو سو حج کا پاوے۔ برابر حضرت یونس علیہ السلام کے اور جو کوئی بعد نماز عشا کے پڑھے ثواب ہزار حج کا پاوے برابر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اور جو کوئی بعد نماز تہجد پڑھے لاکھ حج کا ثواب پاوے برابر جناب حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اگر شک لاوے تو نفع نہ پاوے۔

روایت

ہے کہ ایک دن حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم مسجد مدینہ منورہ میں بیٹھے تھے۔ کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق تعالیٰ سلام فرماتا ہے۔ اور یہ تحفہ دعائے جمیلہ آپ کی امت کے لیئے بھیجا ہے حضرت نے دریافت فرمایا کہ اُسکا ثواب کتنا ہے۔ جبرائیل امین علیہ السلام نے کہا۔ کہ جو کوئی اسکو پڑھے یا اپنے پاس رکھے۔ اگرچہ گناہ اس کے مانند کف دریا ہوں۔ یا مثل ریت جنگل کے یا موافق درختوں کے پتوں کے ہوں۔ خداوند کریم اس دعا کی برکت سے بخشدیگا۔ اور وقت جان کندنی کے حق تعالیٰ اپنے دست قدرت سے بآسانی تمام خاتمہ بالخیر کرے گا۔ اور قبر میں اُس کی لاش پر ایک فرشتہ قیامت تک رہے گا۔ اور جو کوئی پندرہویں رمضان المبارک کو روزہ کھولنے کے وقت پڑھیگا۔ اور اگر پڑھنا نہ جانتا ہو۔ تو اپنے ہاتھوں میں رکھیگا اور گیارہ مرتبہ درود شریف باوضو پڑھیگا۔ ثواب بے حد بے شمار پائے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔ اور جو حاجت رکھتا ہو۔ اللہ تعالیٰ اُسکو پوری کرے گا۔ اگر ساری عمر میں ایک دفعہ پڑھے یا پاس رکھے۔ قیامت کے روز پلصراط سے گذر کر داخل جنت ہو گا۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ڈراو اپنی اُمت کو دوزخ کے خوف سے فضیلت اس دعا کی اگر بیان کروں۔ تو تمام خلقت نماز روزے چھوڑ دے۔ اور جو کوئی اس دعا کو پڑھے۔ یا اپنے پاس رکھے۔ اُس پر جادو اثر نہ کرے اور دشمن دوست ہوں۔ اور جو کوئی اس دعا کو پڑھے یا اپنے پاس رکھے منہ اس کا قیامت کے دن مثل چاند کے روشن ہو گا اور قضائے نماز کا کفارہ ہو۔ اور سفر میں نماز کی سستی نہ ہووے اور دن قیامت کے جو قبر سے اُٹھے گا۔ تو خلقت محشر کی کہے گی یہ کونسا پیغمبر ہے۔ حق تعالیٰ فرمائے گا کہ پیغمبر نہیں۔ اس شخص نے دنیا میں دعائے جمیلہ کو صدق دل سے پڑھا تھا۔ اس سبب سے یہ نعمت اور رحمت اس کے لئے ہے اور دن قیامت کے اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ اور وہ دعا معروفہ یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ یَا جَمِیْلُ یَا اَللّٰهُ یَا قَرِیْبُ یَا اَللّٰهُ یَا مُجِیْبُ یَا اَللّٰهُ یَا حَبِیْبُ یَا اَللّٰهُ یَا رَؤُفُ یَا اَللّٰهُ یَا مَعْرُوْفُ یَا اَللّٰهُ یَا مَنَّانُ یَا اَللّٰهُ یَا دَیَّانُ یَا اَللّٰهُ یَا بُرْهَانُ یَا اَللّٰهُ یَا سُلْطَانُ یَا اَللّٰهُ یَا مُسْتَعَانُ یَا اَللّٰهُ یَا مُحْسِنُ یَا اَللّٰهُ یَا مُتَعَالِیُ یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمَانُ یَا اَللّٰهُ یَا رَحِیْمُ یَا اَللّٰهُ یَا کَلِیْمُ یَا اَللّٰهُ یَا کَرِیْمُ یَا اَللّٰهُ یَا جَلِیْلُ یَا اَللّٰهُ یَا مَجِیْدُ یَا اَللّٰهُ یَا حَکِیْمُ یَا اَللّٰهُ یَا غَفُوْرُ یَا اَللّٰهُ یَا غَفَّارُ یَا اَللّٰهُ یَا مُبْدِیُ یَا اَللّٰهُ یَا رَافِعُ یَا اَللّٰهُ یَا شَکُوْرُ یَا اَللّٰهُ یَا خَبِیْرُ یَا اَللّٰهُ یَا بَصِیْرُ یَا اَللّٰهُ یَا سَمِیْعُ یَا اَللّٰهُ یَا اَوَّلُ یَا اَللّٰهُ یَا اٰخِرُ یَا اَللّٰهُ یَا ظَاهِرُ یَا اَللّٰهُ یَا بَاطِنُ یَا اَللّٰهُ یَا قُدُّوْسُ

یَا اَللّٰہُ یَا سَلَامُ یَا اَللّٰہُ یَا مُهَیْمِنُ یَا اَللّٰہُ یَا عَزِیْزُ یَا اَللّٰہُ یَا مُتَکَبِّرُ یَا اَللّٰہُ یَا خَالِقُ یَا اَللّٰہُ یَا بَارِیُٔ یَا اَللّٰہُ یَا مُصَوِّرُ یَا اَللّٰہُ یَا جَبَّارُ یَا اَللّٰہُ یَا حَیُّ یَا اَللّٰہُ یَا قَیُّوْمُ یَا اَللّٰہُ یَا قَابِضُ یَا اَللّٰہُ یَا بَاسِطُ یَا مُنْزِلُ یَا اَللّٰہُ یَا قَوِیُّ یَا اَللّٰہُ یَا شَهِیْدُ یَا اَللّٰہُ یَا مُعْطِیُ یَا اَللّٰہُ یَا مَانِعُ یَا اَللّٰہُ یَا خَافِضُ یَا اَللّٰہُ یَا رَافِعُ یَا اَللّٰہُ یَا وَکِیْلُ یَا اَللّٰہُ یَا کَفِیْلُ یَا اَللّٰہُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا اَللّٰہُ یَا رَشِیْدُ یَا اَللّٰہُ یَا صَبُوْرُ یَا اَللّٰہُ یَا فَتَّاحُ یَا اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط

دُعَاءِ عُکَاشَہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُمَّ یَا کَثِیْرَ النَّوَالِ وَدَائِمَ الْوِصَالِ وَیَا اَحْسَنَ الْفِعَالِ اَللّٰهُمَّ اِنْ دَخَلَ الشَّکُّ فِیْ اِیْمَانِیْ بِکَ وَلَمْ اَعْلَمْ بِہٖ تُبْتُ عَنْہُ وَاَقُوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَللّٰهُمَّ اِنْ دَخَلَ الْکُفْرُ فِیْ اِسْلَامِیْ بِکَ وَلَمْ اَعْلَمْ بِہٖ تُبْتُ عَنْہُ وَاَقُوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنْ دَخَلَ الشِّرْکُ فِیْ تَوْحِیْدِیْ اِیَّاکَ وَلَمْ اَعْلَمْ بِہٖ تُبْتُ عَنْہُ وَاَقُوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَللّٰهُمَّ اِنْ دَخَلَ الْعُجْبُ وَالْکِبْرُ وَالرِّیَاءُ وَالسُّمْعَۃُ فِیْ

عَمِلِیْ بِکَ وَلَمْ اَعْلَمْ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَاَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنْ دَخَلَ الْكِذْبُ وَجَرَی
الْغِیْبَةُ عَلٰی لِسَانِیْ وَلَمْ اَعْلَمْ بِهٖ وَتُبْتُ عَنْهُ وَاَقُوْلُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنْ دَخَلَ
الْخَطَرَاتُ وَالْوَسْوَسَةُ فِیْ صَدْرِیْ اِیَّاكَ وَلَمْ اَعْلَمْ
بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَاَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ
اللّٰهِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنْ دَخَلَ التَّشْبِیْهُ فِیْ مَعْرِفَتِیْ بِكَ وَلَمْ
اَعْلَمْ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَاَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ
اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ مَا قَدَّرْتَ عَلَیَّ مِنْ اَمْرِیْ فَلَمْ اَرْضِهٖ وَلَمْ اَعْلَمْ
بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَاَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ مَا اَنْعَمْتَ عَلَیَّ فَعَصَیْتُ وَلَمْ اَعْلَمْ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ
وَاَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ اَللّٰهُمَّ مَا اٰتَیْتَنِیْ
مِنْ نَعْمَائِكَ فَغَفَلْتُ عَنْ شُكْرِكَ وَلَمْ اَعْلَمْ بِهٖ تُبْتُ
عَنْهُ وَاَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ
مَا اَرَیْتَنِیْ مِنْ اٰیٰتِكَ فَلَمْ اُؤَدِّ حَقَّهٗ وَلَمْ اَعْلَمْ بِهٖ
تُبْتُ عَنْهُ وَاَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ مَا مَنَنْتَ بِهٖ عَلَیَّ مِنَ الْحُسْنٰی فَلَمْ اَحْمَدْ لَكَ وَلَمْ
اَعْلَمْ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَاَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ مَا ضَیَّعْتُ مِنْ عُمْرِیْ بِمَا لَمْ تَرْضَ
بِهٖ وَلَمْ اَعْلَمْ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَاَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ مَا اَوْجَبْتَ عَلَیَّ مِنَ النَّظَرِ فِیْكَ فَغَفَلْتُ
وَلَمْ اَعْلَمْ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَاَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ مَا قَصَرْتُ اَمَلِیْ فِیْ رَجَائِكَ مِنْكَ

وَلَمْ اَعْلَمْ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَاَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ مَا اَعْهَدْتُ عَلٰى سِوَاكَ فِى الشَّدَائِدِ وَلَمْ اَعْلَمْ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَاَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِ اسْتَعَنْتُ مِنْ غَيْرِكَ فِى النَّوَائِبِ وَلَمْ اَعْلَمْ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَاَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنْ زَلَّتْ قَدَمِیْ فِیْ صِرَاطٍ مِنْ غَيْرِكَ وَلَمْ اَعْلَمْ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَاَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ مَا اَصْلَحْتُ سَيِّئَاتِیْ بِفَضْلِكَ فَرَآيْتُهٗ مِنْ غَيْرِكَ وَلَمْ اَعْلَمْ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَاَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ يَا حَیُّ يَا قَيُّوْمُ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِيْنَ وَزَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط

دعائے نور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

حدیث شریف میں وارد ہے کہ ایک روز حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ جبرائیل علیہ السلام پروردگار عالمین کی طرف سے حاضر خدمت اقدس ہوئے اور عرض کی۔ یا رسول اللہ حق تعالیٰ بعد تحفہ درود وسلام کے فرماتا ہے۔ کہ ہم نے یہ ہدیہ تمہارے لئے اور تمہاری

اُمت کے لئے بھیجا ہے تمہیں لازم ہے کہ تم اس دعا کو منافقوں سے پوشیدہ کرو اور انہیں نہ سکھاؤ کہ برکت سے اس دعا کے جوشنٔ طلب کی جا دے گی۔ مہیا ہو جائے گی۔ پس حضرت رسول خدا نے فرمایا۔ کہ اے اخی جبرائیل علیہ السلام میں تمہاری عظمت دیکھنا چاہتا ہوں۔ جبرائیل علیہ السلام نے جب یہ کلام جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا۔ ایک پرواز میں مشرق سے مغرب تک گئے۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یا اخی جبرائیل علیہ السلام میں نے تمہاری عظمت تو دیکھی اب میں چاہتا ہوں کہ معلوم کروں۔ کہ تم سے زیادہ بزرگ و عظیم کون ہے۔ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی مجھ سے عظیم تر میکائیل علیہ السلام ہیں۔ اور ان کی عظمت اس درجہ تک ہے۔ کہ اُن کے سوراخ بینی میں اگر ستر برس پرواز کروں۔ تو ان کو خبر نہ ہو۔ پس حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ان سے بھی کوئی عظیم تر ہے۔ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی۔ ان سے عظیم تر اسرافیل ہیں۔ کہ اگر میکائیل اسرافیل علیہ السلام کے بائیں کان کے سوراخ میں ستر برس پرواز کریں تو انہیں خبر نہ ہو۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یا اخی جبرائیل علیہ السلام کوئی ان سے بھی عظیم تر ہے۔ جبرائیل نے عرض کی ان سے بزرگ تر عرش خدا ہے کہ جب خداوند عالم نے عرش کو پیدا کیا۔ کہ درازی میں اس کے ستر ہزار پائے ہیں۔ اور ایک پایہ سے دوسرے پایہ تک ہزار برس کی راہ کا فاصلہ ہے۔ ایک روز اسرافیل علیہ السلام نے درگاہ رب العزت میں عرض کی۔ بار خدایا میں طواف عرش یعنی اس کے عرض وطول میں گردش کرنا چاہتا ہوں۔ تاکہ مجھے بزرگی عرش کی معلوم ہو۔ کہ کس قدر ہے خداوند کریم نے فرمایا۔ کہ ہم نے اجازت دی جا در گرد ہمارے عرش کے گردش کر اور بزرگی ہمارے عرش کی معلوم کر جب اسرافیل علیہ السلام کو اجازت ملی تو وہ اُڑے اور ایک پایہ عرش تک پرواز کی۔ بال و پر ان کے گر گئے۔ پھر انہوں نے

خداوند کریم سے پروبال کی درخواست کی اور اللہ تعالیٰ نے دوبارہ پروبال انہیں عطا فرمائے۔ اور انہوں نے پھر ایک پایہ تک پرواز کی حتیٰ کہ عاجز ہو کر عرض کرنے لگے پروردگارا خدائی تیرے لئے ہے اور تیری قدرت بہت بڑی ہے۔ جب عرش نے دیکھا کہ اسرافیل سا فرشتہ میرے گرد طواف نہ کر سکا۔ تو وہ اپنے تئیں دیکھنے لگا۔ خداوند کریم نے اُسی دم ایک سانپ پیدا کیا۔ کہ چالیس بار اس نے گرد عرش کے حلقہ کیا اور منہ کھولا کہ عرش کو نگل جائے۔ چنانچہ عرش باوجود اس عظمت کے اس کے منہ کے سامنے مثل دانہ خشخاش کے تھا۔ جب عرش نے دیکھا۔ تو نہایت خائف ہوا اور لرزہ میں آیا اور پیش باری تعالیٰ نالاں ہوا اور عرض کرنے لگا۔ کہ خداوندا میں نے بہت بُرا کیا۔ میرا گناہ نہ دیکھ اور اپنے لطف پر نظر فرما۔ اُسی وقت خدا تعالیٰ نے دعائے نور کو پیدا کیا۔ اس سانپ کی نظر جب دعاء نور پر پڑی پس اس دعا کی برکت سے سانپ عرش کو نگل نہ سکا۔ اور اسی طرح منہ کھولے رہگیا۔ اور تا قیامت اسی حالت سے رہیگا اور اس دعا کو دعائے نور کہتے ہیں۔ جو کوئی اس دعا کو پڑھے یا اپنے پاس رکھے زخم تیر و شمشیر اس پر اثر نہ کرے گا۔ اور بہتر علتوں سے وہ شخص خلاص ہو۔ اور بدگوؤں اور حاسدوں اور غمازوں کی زبان سے امان میں رہے۔ اور دیو پری اور جادو اور سانپ کے گزند سے محفوظ رہے۔ اور بچھو اور سانپ اور کل گزندوں کے گزند سے خداوند عالم اسے اپنے حفظ میں رکھے۔ اور اگر کوئی حاجت پیش آوے تو بعد نماز عشاء دو رکعت نماز نفل ادا کرے۔ پھر جو مراد رکھتا ہو۔ طلب کرے۔ اور یہ دعا پڑھے۔ خدا تعالیٰ اُس کی مراد بر لادے گا۔ اور اگر پڑھ نہ سکے تو اُسے چاہیئے کہ بعد از فراغ نماز کہے۔ کہ خداوندا حرمت سے اس دعائے نور کے میری مراد بر لا۔ پس جو مراد رکھتا ہو گا۔ خداوند کریم مراد اس کی بر لاویگا۔ اور جو اس دعا کو با طہارت اپنے پاس رکھے۔ چشم خلائق میں عزیز ہو۔ اور اس کی بات کو ہر شخص قبول کرے اور خدائے تعالیٰ اس کو شر شیطان اور خوف سلطان

اور جمیع آفات ناگہانی سے اور بلیات آخر الزمانی اور ظلم ظالم اور سلم سپ بیگانہ اور جملہ بلاؤں سے اپنی پناہ میں رکھے اور دشمن اس پر ظفر یاب نہ ہو۔ اور رزق و روزی اس پر کشادہ ہو۔ اور کبھی غلبہ بھوک اور پیاس نہ ہو۔ اور تنگدست نہ ہو اور اگر غلام اپنے پاس یہ دعا رکھے۔ آزاد ہو جائے۔ اور بدبخت نیک بخت ہو اور اگر فقیر اپنے پاس رکھے۔ تونگر ہو۔ اور اگر کافر اپنے پاس رکھے۔ تو مسلمان ہو۔ اور جو بادشاہ اپنے پاس اس دعا کو رکھے تو اسکا لشکر شکست نہ کھاوے اور ملک و ولایت اس کی آباد و معمور رہے۔ اور اگر بادشاہ ظالم اپنے پاس رکھے عدل اختیار کرے اور اگر مسافر اپنے پاس رکھے پانی میں غرق نہ ہو۔ اور جو کوئی مرتے وقت مردہ کے ہاتھوں پر رکھ کر قبر میں دفن کرے۔ جب نکیرین آدیں اور منکر کہے کہ تیرا خدا کون ہے۔ نکیر کہے کہ تو اس سے کیا سوال کرتا ہے۔ یہ تو دعائے نور اپنے ساتھ لایا ہے۔ پس منکر نکیر اس سے سوال نہ کریں۔ اور شاد و خرم پھر جاویں۔ اور ایک دروازہ درہائے بہشت سے اس کی قبر کی طرف کھولدیں تاکہ ہمیشہ بوئے بہشت و بو مشک و عنبر کی اس کی قبر میں آیا کرے اور قبر اس کی روشن و فراخ ہو۔ اور ایک شخص خوش رو اس کا مونس ہو۔ اور چالیس ہزار اہل عذاب اس کی قبر کے آگے اور چالیس ہزار پیچھے اور چالیس ہزار دہنی طرف اور چالیس ہزار بائیں۔ اس دعا کی برکت سے بخشے جاویں۔ اور ہر شب جمعہ ستر شعلہ نور کے اس کی قبر میں نازل ہوں۔ اور بروز قیامت بحکم خدا فرشتے براق اور حلے اور شراب طہور اور تاج کرامت لے کر اسکی قبر پر آدیں۔ شراب طہور اُسے دیں۔ اور حلہ پہنا دیں۔ اور تاج کرامت اُس کے سر پر رکھیں اور براق پر اُسے سوار کریں۔ اور ستر ہزار فرشتے اُس کے براق کے آگے روانہ ہوں۔ جسوقت عرصات قیامت میں آدے۔ تو اُس پر اہل محشر سلام کریں اور سوال کریں کہ یہ کونسا پیغمبر اور کونسا صدیق ہے۔ فرشتے جواب میں کہیں کہ یہ پیغمبر ہے اور نہ صدیق یہ شخص امت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے

کہ دعائے نور اپنے پاس رکھتا تھا۔ اور یہ مراتب اس کو دعا کی وجہ سے ملے ہیں
لوگ عرصات کے فریاد کرینگے اور کہیں گے کہ ہم اس دعا سے محروم رہے پس
چاہیے۔ کہ ہر شخص اُسے اپنے پاس رکھے۔ اور اس کا ورد کرے۔ کہ خدا تعالےٰ
اس شخص پر اپنی رحمت نازل کرے۔ اور جو اس دعا کی اسناد میں شک لاوے
کافر ہووے۔ العیاذ باللہ۔ اور اگر تمام درخت عالم کے بجائے قلم ہوں۔ اور تمام
پتے درختوں کے بجائے کاغذ ہوں اور تمام فرشتے اولین و آخرین لکھیں تو بھی
اس دعا کی شرح نہ لکھ سکیں۔ اس واسطے کہ شرح اس کی طولانی ہے لیکن مختصراً
تحریر کی گئی تا کہ باعث ملال لکھنے و پڑھنے والوں کے نہ ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔
والیہ المرجع والمآب وعلمہ اتم اکمل۔ وھو ہذا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ اَللّٰھُمَّ یَا نُوْرُ النُّوْرِ تَنَوَّرْتَ
بِالنُّوْرِ وَالنُّوْرُ فِیْ نُوْرِ نُوْرِکَ یَا نُوْرُ اَللّٰھُمَّ یَا عَزِیْزُ
تَعَزَّزْتَ بِالْعِزَّۃِ وَالْعِزَّۃُ فِیْ عِزَّۃِ عِزَّتِکَ یَا عَزِیْزُ اَللّٰھُمَّ
یَا جَلِیْلُ تَجَلَّلْتَ بِالْجَلَالِ وَالْجَلَالُ فِیْ جَلَالِ جَلَالِکَ یَا جَلِیْلُ
اَللّٰھُمَّ یَا وَھَّابُ تَوَھَّبْتَ بِالْھِبَۃِ وَالْھِبَۃُ فِیْ ھِبَۃِ ھِبَتِکَ
یَا وَھَّابُ اَللّٰھُمَّ یَا عَظِیْمُ تَعَظَّمْتَ بِالْعَظَمَۃِ وَالْعَظَمَۃُ
فِیْ عَظَمَۃِ عَظَمَتِکَ یَا عَظِیْمُ اَللّٰھُمَّ یَا عَلِیْمُ* اَللّٰھُمَّ یَا قُدُّوْسُ
تَقَدَّسْتَ بِالْقُدْسِ وَالْقُدْسُ فِیْ قُدْسِ قُدْسِکَ یَا قُدُّوْسُ
اَللّٰھُمَّ یَا جَمِیْلُ تَجَمَّلْتَ بِالْجَمَالِ وَالْجَمَالُ فِیْ جَمَالِ جَمَالِکَ
یَا جَمِیْلُ اَللّٰھُمَّ یَا سَلَامُ تَسَلَّمْتَ بِالسَّلَامِ وَالسَّلَامُ فِیْ
سَلَامِ سَلَامِکَ یَا سَلَامُ اَللّٰھُمَّ یَا صَبُوْرُ تَصَبَّرْتَ بِالصَّبْرِ وَالصَّبْرُ
فِیْ صَبْرِ صَبْرِکَ یَا صَبُوْرُ اَللّٰھُمَّ یَا مَلِیْکُ تَمَلَّکْتَ بِالْمَلَکُوْتِ
وَالْمَلَکُوْتُ فِیْ مَلَکُوْتِ مَلَکُوْتِکَ یَا مَلِیْکُ اَللّٰھُمَّ یَا رَبُّ
تَرَبَّبْتَ بِالرُّبُوْبِیَّۃِ وَالرُّبُوْبِیَّۃُ فِیْ رُبُوْبِیَّۃِ رُبُوْبِیَّتِکَ یَا رَبُّ

* تَعَلَّمْتَ بِالْعِلْمِ وَالْعِلْمُ فِیْ عِلْمِ عِلْمِکَ یَا عَلِیْمُ ۱۲

اَللّٰهُمَّ يَا مَنَّانُ تَمَنَّنْتَ بِالْمِنَّةِ وَالْمِنَّةُ فِیْ مِنَّةِ مِنَّتِكَ يَا مَنَّانُ
اَللّٰهُمَّ يَا حَكِيْمُ تَحَكَّمْتَ بِالْحِكْمَةِ وَالْحِكْمَةُ فِیْ حِكْمَةِ حِكْمَتِكَ
يَا حَكِيْمُ اَللّٰهُمَّ يَا حَمِيْدُ تَحَمَّدْتَ بِالْحَمْدِ وَالْحَمْدُ فِیْ حَمْدِ
حَمْدِكَ يَا حَمِيْدُ اَللّٰهُمَّ يَا وَاحِدُ تَوَحَّدْتَ بِالْوَحْدَانِيَّةِ
وَالْوَحْدَانِيَّةُ فِیْ وَحْدَانِيَّةِ وَحْدَانِيَّتِكَ يَا وَاحِدُ اَللّٰهُمَّ يَا
فَرْدُ تَفَرَّدْتَ بِالْفَرْدَانِيَّةِ وَالْفَرْدَانِيَّةُ فِیْ فَرْدَانِيَّةِ
فَرْدَانِيَّتِكَ يَا فَرْدُ اَللّٰهُمَّ يَا حَلِيْمُ تَحَلَّمْتَ بِالْحِلْمِ وَالْحِلْمُ
فِیْ حِلْمِ حِلْمِكَ يَا حَلِيْمُ اَللّٰهُمَّ يَا قَدِيْرُ تَقَدَّرْتَ بِالْقُدْرَةِ
وَالْقُدْرَةُ فِیْ قُدْرَةِ قُدْرَتِكَ يَا قَدِيْرُ۔ اَللّٰهُمَّ يَا قَدِيْمُ
تَقَدَّمْتَ بِالْقِدَمِ وَالْقِدَمُ فِیْ قِدَمِ قِدَمِكَ يَا قَدِيْمُ
اَللّٰهُمَّ يَا شَاهِدُ تَشَهَّدْتَ بِالشَّهَادَةِ وَالشَّهَادَةُ فِیْ شَهَادَةِ
شَهَادَتِكَ يَا شَاهِدُ اَللّٰهُمَّ يَا قَرِيْبُ تَقَرَّبْتَ بِالْقُرْبِ وَ
الْقُرْبُ فِیْ قُرْبِ قُرْبِكَ يَا قَرِيْبُ اَللّٰهُمَّ يَا نَصِيْرُ تَنَصَّرْتَ بِالنُّصْرَةِ
وَالنُّصْرَةُ فِیْ نُصْرَةِ نُصْرَتِكَ يَا نَصِيْرُ اَللّٰهُمَّ يَا سَتَّارُ تَسَتَّرْتَ
بِالسِّتْرِ وَالسِّتْرُ فِیْ سِتْرِ سِتْرِكَ يَا سَتَّارُ اَللّٰهُمَّ يَا قَهَّارُ
تَقَهَّرْتَ بِالْقَهْرِ وَالْقَهْرُ فِیْ قَهْرِ قَهْرِكَ يَا قَهَّارُ اَللّٰهُمَّ
يَا رَزَّاقُ تَرَزَّقْتَ بِالرِّزْقِ وَالرِّزْقُ فِیْ رِزْقِ رِزْقِكَ يَا رَزَّاقُ
اَللّٰهُمَّ يَا خَلَّاقُ تَخَلَّقْتَ بِالْخَلْقِ وَالْخَلْقُ فِیْ خَلْقِ خَلْقِكَ يَا
خَلَّاقُ اَللّٰهُمَّ يَا فَتَّاحُ تَفَتَّحْتَ بِالْفَتْحِ وَالْفَتْحُ فِیْ فَتْحِ فَتْحِكَ يَا
فَتَّاحُ اَللّٰهُمَّ يَا رَفِيْعُ رَفَعْتَ بِالرِّفْعَةِ وَالرِّفْعَةُ فِیْ رِفْعَةِ
رِفْعَتِكَ يَا رَفِيْعُ اَللّٰهُمَّ يَا حَفِيْظُ تَحَفَّظْتَ بِالْحِفْظِ وَالْحِفْظُ فِیْ
حِفْظِكَ يَا حَفِيْظُ اَللّٰهُمَّ يَا مُفَضِّلُ تَفَضَّلْتَ بِالْفَضْلِ وَالْفَضْلُ
فِیْ فَضْلِ فَضْلِكَ يَا مُفَضِّلُ اَللّٰهُمَّ يَا وَاصِلُ تَوَصَّلْتَ بِالْوَصْلِ وَالْوَصْلُ فِیْ وَصْلِ وَصْلِكَ يَا وَاصِلُ

اَللّٰهُمَّ یَا لَطِیْفُ تَلَطَّفْتَ بِاللُّطْفِ وَاللُّطْفُ فِیْ لُطْفِ لُطْفِكَ یَا لَطِیْفُ اَللّٰهُمَّ
یَا قَابِضُ قَبَضْتَ بِالْقَبْضِ وَالْقَبْضُ فِیْ قَبْضِ قَبْضِكَ یَا قَابِضُ
اَللّٰهُمَّ یَا غَفَّارُ غَفَرْتَ بِالْمَغْفِرَةِ وَالْمَغْفِرَةُ فِیْ مَغْفِرَةِ
مَغْفِرَتِكَ یَا غَفَّارُ اَللّٰهُمَّ یَا جَبَّارُ جَبَرْتَ بِالْجَبَرُوْتِ
وَالْجَبَرُوْتُ فِیْ جَبَرُوْتِ جَبَرُوْتِكَ یَا جَبَّارُ اَللّٰهُمَّ یَا سَمِیْعُ
سَمِعْتَ بِالسَّمْعِ وَالسَّمْعُ فِیْ سَمْعِ سَمْعِكَ یَا سَمِیْعُ اَللّٰهُمَّ یَا كَبِیْرُ
كَبَّرْتَ بِالْكِبْرِیَاءِ وَالْكِبْرِیَاءُ فِیْ كِبْرِیَاءِ كِبْرِیَائِكَ یَا كَبِیْرُ
اَللّٰهُمَّ یَا كَرِیْمُ تَكَرَّمْتَ بِالْكَرَمِ وَالْكَرَمُ فِیْ كَرَمِ كَرَمِكَ
یَا كَرِیْمُ اَللّٰهُمَّ یَا رَحِیْمُ* اَللّٰهُمَّ یَا مَجِیْدُ تَمَجَّدْتَ بِالْمَجْدِ
وَالْمَجْدُ فِیْ مَجْدِ مَجْدِكَ یَا مَجِیْدُ یَا مُجِیْبُ یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ
یَا رَحِیْمُ یَا حَیُّ یَا حَلِیْمُ یَا عَزِیْزُ یَا نُوْرُ النُّوْرِ یَا لَا اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْوَهَّابِ
سُبْحَانَ الْمَجِیْدِ سُبْحَانَ الصَّبُوْرِ سُبْحَانَ الْبَصِیْرِ سُبْحَانَ الْمَانِعِ
سُبْحَانَ الْقَیُّوْمِ سُبْحَانَ الْبَرِّ سُبْحَانَ الْمُعَافِیْ سُبْحَانَ الْاَوَّلِ
سُبْحَانَ الْمُعِزِّ سُبْحَانَ الظَّاهِرِ سُبْحَانَ الشَّافِیْ سُبْحَانَ الْكَافِیْ
سُبْحَانَ السَّلَامِ سُبْحَانَ الْمُؤْمِنِ سُبْحَانَ الْمُهَیْمِنِ سُبْحَانَ
الْمُصَوِّرِ سُبْحَانَ النَّاصِرِ سُبْحَانَ الْوَاحِدِ سُبْحَانَ الْاَحَدِ
سُبْحَانَ الْمُفْرَدِ سُبْحَانَ الرَّحِیْمِ سُبْحَانَ الْمُؤَخِّرِ سُبْحَانَ
الْمُقْتَدِرِ سُبْحَانَ الصَّبَّارِ سُبْحَانَ النُّوْرِ سُبْحَانَ الْهَادِیْ
سُبْحَانَ الْمُقْتَدِرِ سُبْحَانَ الْجَلِیْلِ سُبْحَانَ الْمَجِیْدِ سُبْحَانَ الرَّقِیْبِ
سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط سُبْحَانَ مَنْ یَّشَاءُ بِقُدْرَتِهٖ
وَیَحْكُمُ مَا یُرِیْدُ بِعِزَّتِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ

* تَرَحَّمْتَ بِالرَّحْمَةِ وَالرَّحْمَةُ فِیْ رَحْمَتِكَ یَا رَحِیْمُ ۱۲

ذِی الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَالْهَیْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ
سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْمَقْصُوْدِ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْمَوْجُوْدِ سُبْحَانَ الْمَلِکِ
الْمَعْبُوْدِ سُبْحَانَ الْحَیِّ الْحَلِیْمِ سُبْحَانَ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ
الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَةِ وَالرُّوْحِ لَا
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ
لِلّٰہِ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ
یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا نُوْرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
یَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ بِحُرْمَةِ هٰذِهِ الْاَسْمَآءِ وَاصْرِفْ عَنِّی الْقَضَآءَ
وَالْبَلَاءَ وَالْهُمُوْمَ وَالْغُمُوْمَ وَجَمِیْعَ الْاٰفَاتِ وَمِنْ اَوْلَادِیْ
وَاٰبَآئِیْ وَاُمَّهَاتِیْ وَاَقْرِبَآئِیْ وَعَشِیْرَتِیْ فَاِنَّ عَلَیْکَ فِیْ جَمِیْعِ
الْاُمُوْرِ اِعْتِمَادِیْ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ خَیْرِ
خَلْقِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ
یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔ تمت بالخیر والعافیۃ

دعائے وسعت رزق

حضرت امام رضا رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ کہ واسطے وسعت رزق کے بعد ہر نماز فریضہ اسکو پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ یَا مَنْ یَمْلِکُ حَوَائِجَ السَّآئِلِیْنَ وَیَعْلَمُ ضَمِیْرَ الصَّامِتِیْنَ لِکُلِّ مَسْئَلَةٍ مِّنْکَ سَمْعٌ حَاضِرٌ وَّجَوَابٌ عَتِیْدٌ وَّلِکُلِّ صَامِتٍ مِّنْکَ عِلْمٌ بَاطِنٌ مُّحِیْطٌ اَسْئَلُکَ بِمَوَاعِیْدِکَ الصَّادِقَةِ وَاَیَادِیْکَ الْفَاضِلَةِ وَرَحْمَتِکَ الْوَاسِعَةِ وَسُلْطَانِکَ وَمُلْکِکَ الدَّآئِمِ وَکَلِمَاتِکَ التَّامَّاتِ

يَا مَنْ لَا تَنْفَعُهُ طَاعَةُ الْمُطِيْعِيْنَ وَلَا تَضُرُّهُ مَعْصِيَةُ الْعَاصِيْنَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَارْزُقْنِيْ مِنْ فَضْلِكَ وَاَعْطِنِيْ فِيْمَا رَزَقْتَنِيَ الْعَافِيَةَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝

تَمَّتْ بِالْخَيْرِ وَالْعَافِيَةِ

دعائے ماثورہ

الموصوف بہ

گنجینۂ رحمت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَسْنادِ دُعائی بزرگوار۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ خدا کے رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو کوئی اس دعا کو پڑھے۔ تو خدائے تعالیٰ اسکا ثواب پڑھنے والے کے والدین کو دیگا گویا کہ حق والدین ادا کیا دعائے مکرمہ یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَلَهُ الْكِبْرِيَاءُ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ وَلَهُ الْعَظَمَةُ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

تَمَّتْ بِالْخَيْرِ

اسنادِ دعائے دیگر

ایک دن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کی مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ نے تم کو سلام کہا ہے۔ اور بعد سلام کے یہ تحفہ درود کا بھیجا ہے یعنی آپ کی امت کی بخشش کا سبب کر کے بھیجا ہے۔ اگر کسی آدمی نے تمام عمر میں سجدہ نہ کیا ہو۔ اور اس دعا کو پڑھے۔ تو ثواب اسکو اسی ہزار ۸۰ شہیدوں اور صدیقوں کا لوح قلم کا اور عرش اور کرسی کا اور سات زمین اور سات آسمان کا اور آٹھ جنتوں کا دیتا ہے اور جو کوئی تمام عمر میں ایک ہی مرتبہ پڑھے یا نظر سے دیکھے یا سنے تو ثواب حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اور موسےٰ اور نوح نبی اللہ اور عیسیٰ روح اللہ اور یعقوب اور جبرائیل اور اسرافیل اور عزرائیل علیہم السلام کا دیتا ہے۔ اور یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس کو اور اس کے والدین کو بخشونگا۔ اور یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس گھر میں یہ دعا ہووے تو ہزار گھر تک برکت ہووے۔ اور آگ سے امن میں رہیگا۔ اور اس کے پڑھنے والیکے واسطے جنت میں محل تیار ہوتے ہیں۔ ایسے محل کہ اسی ہزار ندیاں اور ہر ایک ندی میں اسی ہزار درخت اور ہر درخت پر اسی ہزار ڈالیاں میوہ دار کہ اس کے گننے کا شمار اللہ تعالیٰ جانے۔ اور یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم جو کوئی مردہ کے کفن کے ساتھ دفن کرے تو سوال منکر و نکیر کا اس پر آسان ہو جائیگا۔ اور اس دعا کا رکھنے والا ایمان سے ساتھ سلامتی کے جاویگا اور قیامت کے دن اس کا منہ چودھویں رات کے چاند جیسا ہوگا اور ساری محشر کی خدائی دیکھ کر کہے گی یہ کوئی پیغمبر ہے یا اولیا ہے۔ تب غیب سے آواز ہوگی۔ کہ یہ آدمی پیغمبر تو نہیں ہے۔ اولیا بھی نہیں ہے بلکہ ایک بندہ خدا کا اور اُمتی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ اب لائق ہے۔

کہ اس دعا کو محلہ محلہ پہنچا دینا۔ اور بخیلی نہ کرنا۔ اور چھپا نہ رکھنا۔ اور اگر کوئی بخیلی کرے گا۔ تو قیامت کے دن شفاعت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نہ ہوگی۔ اور اس کا رکھنے والا قرض سے آزاد ہو دیگا۔ اور بیمار ہووے۔ تو صحت پاوے۔ اور خلاصی بلا اور غم اور ظلم سے ہووے۔ اور تیر اور شمشیر و بندوق وغیرہ اثر نہ کرے۔ اور جو کوئی سفر میں جاوے۔ اور ساتھ رکھے تو سلامت آوے۔ اور بادشاہ کے نزدیک جاوے۔ تو سرخرو آوے۔ اور اس دعا کو پڑھنے والے پر نظر رحمت کی رکھتا ہے۔ اور اسناد اس دعائے بزرگوار کے بہت ہیں۔ مگر مختصر لکھا ہے۔ تاکہ باعث ملال نہ ہو جائے۔ دعائے بزرگوار یہ ہے:۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ يَا نُوْرُ تَنَوَّرْتَ بِالنُّوْرِ وَالنُّوْرُ فِيْ نُوْرِكَ يَا نُوْرُ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَيْنَا وَارْفَعْنَا بَلَآءَنَا يَا رَءُوْفُ لَبَّيْكَ وَارْحَمْ لَبَّيْكَ وَاشْفَعْ لَبَّيْكَ وَاغْفِرْ لَبَّيْكَ وَاكْرِمْ لَبَّيْكَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا خَيْرَ الدَّارَيْنِ مَعَ الْقُرْبِ وَالْاِخْلَاصِ وَالْاِسْتِقَامَةِ بِلُطْفِكَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

اسناد دعائے گلوبند

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے چالیس سال گلے مبارک میں رکھی تھی۔ دعائے بزرگوار یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ انْصُرْنَا عَلٰى كُلِّ عَدُوٍّ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا كَانَ ذَكَرًا اَوْ اُنْثٰى حُرًّا اَوْ عَبْدًا وَّ

شَاهِدًا وَّ غَائِبًا وَّ ضَعِيفًا وَّ تَمْرِيضًا مُسْلِمًا وَّ كَافِرًا وَّلَا تُسَلِّطْ
عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا وَلَا يَخَافُ مِنْكَ يَا اللّٰهُ يَا اَحَدُ يَا
صَمَدُ يَا رَبُّ يَا شَكُوْرُ يَا غَفُوْرُ اَغِثْنِيْ يَا مَنْ هُوَ يَا لَآ
اِلٰهَ اِلَّا هُوَ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرِهَا وَ مُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ
وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ط۔

اسناد دعائے مکرم

اسناد ہیں اس دعائے بزرگوار کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہے۔ کہ جو کوئی اس دعا کو پڑہے۔ یا اپنے پاس رکھے۔ تو خدائے تعالیٰ سے جو مانگے سو حاصل ہووے اور فقیر ہووے تو تونگر بن جائے۔ اور اگر بیمار ہووے تو صحت پاوے۔ اور جس مراد کے واسطے پڑہے۔ تو مراد حاصل ہوجاوے اور غمگین ہووے تو خوش ہوجائے۔ اور اگر جاہل ہو تو عالم بن جائے۔ اور اگر قید ہووے تو خلاصی پاوے۔ اور اگر عورت چاہے تو عورت ملے اور اگر سفر میں جاوے تو وطن کو سلامتی سے آوے۔ اور اگر اعتقاد سے پڑہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے نور اقدس کو خواب میں دیکھے۔ اور پندرہ مرتبہ پڑہے تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے۔ دعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَللّٰهُمَّ يَا رَجَائِيْ يَا مُنَائِيْ
يَا غِيَاثِيْ يَا مُرَادِيْ يَا شِفَائِيْ يَا كَافِيْ كَفٰى يُحْيِيْ يَا غَفُوْرُ
يَا غَفُوْرُ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ يَا اللّٰهُ سہ بار يَا غَفُوْرُ
سہ بار يَا رَحْمٰنُ سہ بار يَا رَحِيْمُ سہ بار يَا كَرِيْمُ سہ بار وَصَلَّى
اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ وَ نُوْرِ عَرْشِهٖ نَبِيِّنَا وَ شَفِيْعِنَا مُحَمَّدٍ
وَّ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ط

اسنادِ دعائے معظم

واسطے داخل ہونے جنت کے

ایک دن حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم مسجد مدینہ منورہ میں تشریف رکھتے تھے۔ کہ ابلیس علیہ اللعنہ آیا۔ حضور نے فرمایا اے بدبخت کہاں سے آیا۔ ابلیس نے کہا یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم میں بدبخت نہیں ہوں۔ اسواسطے کہ مجھے ایک دعا ایسی یاد ہے۔ کہ جس کے پڑھنے سے میں جنت میں جاتا ہوں۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سنکر حیران رہے۔ پس جبرائیل علیہ السلام نے خدائے تعالیٰ کے حکم سے آکر کہا۔ کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ بدبخت سچ کہتا ہے۔ اس دعا مبارک کو اس سے سیکھ لو۔ اور اس دعا کو جو کوئی اعتقاد سے پڑھے۔ تو انشا اللہ تعالےٰ بے شک جنت میں جاوے۔ مگر یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسے شیطان کو چالیس برس اول مرنے کے یہ دعا فراموش ہو جاوے گی۔ دعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ اَللّٰھُمَّ یَا اِلٰہَ الْبَشَرِ وَیَا عَظِیْمَ الْخَطَرِ وَیَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَۃِ وَیَا عَزِیْزَ الْمَنِّ وَیَا مَالِکَ یَوْمِ الدِّیْنِ بِحَقِّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ؕ

اسنادِ دعائے دیگر

حضرت امیر المومنین مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ جو کوئی اس دعا کو پڑھے۔ تو چھ برس کی نماز قضا عمری قبول ہوتی ہے اور

امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سات برس کی قضا عمری قبول ہوتی ہے۔ اور دیگر روایت علی رضی اللہ عنہ سے ہے۔ کہ ہزار برس کی نماز اُس کی قبول ہوتی ہے۔ تب یاران نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عرض کیا۔ یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہر انسان کی عمر سو برس ہوگی مگر اتنے برس کہاں سے ہوئے حضور نے فرمایا۔ کہ قضا عمری اس کے باپ کی اور اس کی ماں کی اور اس کی بھائیوں کی اور اس کی بہنوں کی اور اس کے یار دوستوں کی قضا نماز قبول ہووے گی۔ دعائے مکرم معظم یہ ہے
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ قَبْلَ کُلِّ اَحَدٍ وَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ بَعْدَ کُلِّ اَحَدٍ وَّالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ نَعْمَائِہٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَّصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

اسنادِ دُعائے دیگر

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو کوئی اس دعا مبارک کو قبرستان میں ایک بار پڑھے تو تیس ۳۰ ہزار برس کا عذاب خدائے تعالیٰ گورستان سے اُٹھاتا ہے اور اگر دو بارہ پڑھے تو قیامت تک عذاب نہ ہووے اور اگر گیارہ ۱۱ بار پڑھے۔ بیچ رات جمعہ کے تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے۔ اور اگر بیس ۲۰ بار پڑھے۔ تو رب العزت کو خواب میں دیکھے۔ اور جو کوئی شک کرے کافر ہو جاوے۔ دعا یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ عَرْشُہٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ فِی الْجَنَّۃِ رُبُوْبِیَّتُہٗ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ فِی الْقُبُوْرِ قَضَآءُہٗ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ حُکْمُہٗ

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ فِیْ جَهَنَّمَ سُلْطَانُهٗ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَا مَفَرَّ وَلَا مَلْجَا مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَیْهِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط

اسنادِ دعائے دیگر

روایت کرتے ہیں کہ حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہ فرماتے ہیں کہ سنا ہے میں نے حضرت نبی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ یا علی جس رات کو میں معراج میں گیا اور سدرۃ المنتہیٰ کے جھاڑ کے پاس پہنچا اور جبرائیل علیہ السلام اسی جگہ ہی رہے۔ تب خطاب حضرت رب العزت کا آیا۔ کہ ستر ہزار برس کا راستہ تھا۔ اور آنکھ میری ایک سے ایک مل گئی تھی۔ تب کہا پروردگار نے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ میں نے کہا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ اس وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ حضرت فرماتے ہیں میں وہاں سے آگے گیا تو کئی پردے نور کے دیکھے میں نے اس کے اوپر نیلے حرف دیکھے تھے۔ تب اللہ تعالیٰ سے ندا آئی۔ کہ یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم یہ دعا ہے کہ سات آسمان اور سات زمین کو پیدا کیا تھا۔ اس کے آگے اس دعا کو پیدا کیا۔ میں نے واسطے تمہارے اور تمہاری اُمت کے اور یہ دعا اوپر کسی پیغمبر کے نہیں بھیجی۔ جب اللہ تعالیٰ سے یہ ندا سنی تو خوش ہوا میں اور قاب قوسین اور اللہ تعالیٰ کے قرب کو میں نے

حاصل کیا میں نے تو اس دعا کو شفیع لیا جب کہ سدرۃ المنتہیٰ کو پہنچا۔ اور تمام فرشتے آسمان اور زمین کے اور عرش و کرسی کے اور لوح و قلم کے نے کہا۔ یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم حج اللہ تعالیٰ کے قبول ہوئے اور جبرائیل علیہ السلام سے کہا۔ میں نے کہ اے بھائی جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ نے بڑی مہربانی میرے اوپر فرمائی۔ اور اس دعا کی بشارت دی۔ تب جبرائیل علیہ السلام نے کہا۔ یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس دعا کی شرح بہت ہے۔ اس دعا کی برکت سے ایک دم میں آسمان سے زمین پر آتا ہوں۔ اور یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم جو کوئی اس دعا کو پڑھے یا اپنے پاس رکھے۔ تو حاکموں کی آنکھیں مہربانی دکھائیں اور جو کوئی اس دعا کو غم والا پڑھے۔ تو اس کا غم دور ہو۔ اور جو کوئی اس دعا کو پڑھے یا اپنے پاس رکھے۔ جب وہ مریگا۔ تو ہزار شہید ونکا ثواب لکھا جائے گا۔ اور بہشت میں اس کا محل تیار کیا جائیگا۔ اور ہر شب فرشتے آئینگے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت لیکر اور آکر کہیں گے کہ اے مومن خدائے تعالیٰ نے تیرے گناہ عفو کیئے۔ اور رحمت خدا کی اوپر تیرے نازل ہے۔ اور ہم تیرے واسطے بخشش مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے اور کہا جبرائیل علیہ السلام نے کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کوئی اس دعا کو پڑھے۔ یا اپنے پاس رکھے تو ثواب اس کا ایسا ہے کہ آئے برس روزہ رکھے۔ اور رات دن نماز پڑھا کرے۔ اور جو کوئی اس دعا کو پڑھے۔ گویا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خواب میں دیکھا۔ اور اگر کوئی بیمار ہووے تو اور کسی دوا سے اچھا نہ ہووے تو اس دعا کو لکھے۔ اور اپنے پاس رکھے یا سر کہ میں دھوکر پلا دے۔ تو اچھا ہووے۔ اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اپنے گھر میں اس دعا کو پڑھے تو روزی اس کی زیادہ ہو۔ اور محتاج نہ ہووے۔ اور جو کوئی حاجتمند تہجد کے وقت پڑھے۔ اس دعا کو اور کہے کہ اے پروردگار میری حاجت روا کر۔ اگر ہزار حاجتیں ہونگی۔ دنیا یا دین کی تو اللہ تعالیٰ بر لادے گا۔ اور حضرت نے فرمایا ہے مرد کسی کی باندھی ہوئے

تو مشک و زعفران سے لکھ کر دھو کر پلا دے۔ تو کشادہ ہو جاوے! ور اس
کی اسناد بہت ہیں۔ اگر درخت قلم ہو ویں۔ اور تمام دریا کی سیاہی ہو وے
اور سب آدمی اور جن اور ملائک ملکر قیامت تک لکھیں تو بھی نہ لکھ سکیں
واللہ اعلم بالصواب۔ دعائے مکرم یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰھِیْ لَا حَقَّ اِلَّا اَنْتَ وَ لَکَ الْحَمْدُ۔

اِلٰھِیْ لَا خَالِقَ اِلَّا اَنْتَ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰھِیْ لَا رَازِقَ اِلَّا اَنْتَ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰھِیْ لَا سُلْطَانَ اِلَّا اَنْتَ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰھِیْ لَا بُرْھَانَ اِلَّا اَنْتَ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰھِیْ لَا جَبَّارَ اِلَّا اَنْتَ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰھِیْ لَا قَھَّارَ اِلَّا اَنْتَ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰھِیْ لَا نَاصِرَ اِلَّا اَنْتَ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰھِیْ لَا قَادِرَ اِلَّا اَنْتَ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰھِیْ لَا بَصِیْرَ اِلَّا اَنْتَ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰھِیْ لَا سَمِیْعَ اِلَّا اَنْتَ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰھِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ حَاکِمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ
لَکَ الْحَمْدُ۔

اِلٰھِیْ اَنْتَ کَاشِفُ الْمُشْکِلَاتِ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰھِیْ اَنْتَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰھِیْ اَنْتَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰھِیْ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ وَ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰهِي أَنْتَ مُقَلِّبُ الْقُلُوْبِ وَالْأَبْصَارِ وَلَكَ الْحَمْدُ
اِلٰهِي أَنْتَ كَافِيَ الْهَادِي وَلَكَ الْحَمْدُ
اِلٰهِي أَنْتَ الْمُنْشِئُ الْمُبْدِئُ وَلَكَ الْحَمْدُ
اِلٰهِي أَنْتَ تُوْلِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ
فِي اللَّيْلِ وَلَكَ الْحَمْدُ
اِلٰهِي أَنْتَ قَرِيْبُ الْمُجِيْبِ وَلَكَ الْحَمْدُ
اِلٰهِي أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَلَكَ الْحَمْدُ
اِلٰهِي أَنْتَ رَبُّ الْأَرْبَابِ وَلَكَ الْحَمْدُ
اِلٰهِي أَنْتَ رَبُّ السَّادَاتِ وَلَكَ الْحَمْدُ
اِلٰهِي أَنْتَ مُنْعِمُ الدَّرَجَاتِ وَلَكَ الْحَمْدُ
اِلٰهِي أَنْتَ الْفَتَّاحُ الْمِفْتَاحِ وَلَكَ الْحَمْدُ
اِلٰهِي أَنْتَ الْخَالِقُ الْجَبَّارِ وَلَكَ الْحَمْدُ
اِلٰهِي أَنْتَ نَاظِرُ السَّمٰوٰتِ وَلَكَ الْحَمْدُ
اِلٰهِي أَنْتَ الْقَهَّارُ الْقَاهِرُ وَلَكَ الْحَمْدُ۔
اِلٰهِي أَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدِ وَلَكَ الْحَمْدُ
اِلٰهِي أَنْتَ الْوَاجِبُ الْمُجِيْبِ وَلَكَ الْحَمْدُ
اِلٰهِي أَنْتَ الرَّشِيْدُ الْمُرْشِدُ وَلَكَ الْحَمْدُ
اِلٰهِي أَنْتَ سَيِّدُ الْمُؤْمِنِ وَلَكَ الْحَمْدُ
اِلٰهِي أَنْتَ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ وَلَكَ الْحَمْدُ
اِلٰهِي أَنْتَ الْبَاعِثُ الْوَارِثُ وَلَكَ الْحَمْدُ۔
اِلٰهِي أَنْتَ الْغِيَاثُ الْمُتَغِيْثُ وَلَكَ الْحَمْدُ
اِلٰهِي أَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ وَلَكَ الْحَمْدُ
اِلٰهِي أَنْتَ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ وَلَكَ الْحَمْدُ

اِلٰهِی اَنْتَ الْمُصَوِّرُ الْقُدُّوسُ وَلَكَ الْحَمْدُ
اِلٰهِی اَنْتَ النُّوْرُ الْمُنَوِّرُ وَلَكَ الْحَمْدُ
اِلٰهِی اَنْتَ الْغَفُوْرُ الْعَتِیْدُ وَلَكَ الْحَمْدُ
اِلٰهِی اَنْتَ الشَّكُوْرُ الْمَجِیْدُ الْمُجِیْبُ وَلَكَ الْحَمْدُ
اِلٰهِی اَنْتَ الْبَرُّ الرَّحِیْمُ وَلَكَ الْحَمْدُ
اِلٰهِی اَنْتَ الْقَدِیْمُ الْبَاقِیْ وَلَكَ الْحَمْدُ
اِلٰهِی اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْمُعِزُّ وَلَكَ الْحَمْدُ
اِلٰهِی اَنْتَ تَعْبُدُ الْمُعَاشِرُ وَلَكَ الْحَمْدُ
اِلٰهِی اَنْتَ الْخَالِصُ الْاِخْلَاصُ وَلَكَ الْحَمْدُ
اِلٰهِی اَنْتَ قَاضِیُ الْحَاجَاتِ وَلَكَ الْحَمْدُ
اِلٰهِی اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ وَلَكَ الْحَمْدُ
اِلٰهِی اَنْتَ الرَّفِیْعُ الْمُنَافِعُ وَلَكَ الْحَمْدُ
اِلٰهِی اَنْتَ الرَّبِیْعُ الْبَدِیْعُ وَلَكَ الْحَمْدُ
اِلٰهِی اَنْتَ الْمَالِكُ الْمُلْكِ وَلَكَ الْحَمْدُ
اِلٰهِی اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ وَلَكَ الْحَمْدُ

اِلٰهِی اَنْتَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ. هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ. سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ. هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ۔

(تمت)

اسنادِ دعائے دیگر

اسناد دعا واسطے معافی گناہوں کے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک روز مسجد مدینہ منورہ میں بیٹھے تھے۔ کہ جبرائیل علیہ السلام خوش ہوتے ہوئے تشریف لائے۔ اور کہا یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم حق تعالیٰ اپنے اوپر تمہارے درود وسلام بھیجا ہے اور یہ ہدیہ امت تمہارہی کو بھیجا ہو کہ کسی پیغمبر کو نہیں بھیجا۔ اور یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم جو کوئی اس دعا کو پڑھے۔ یا اپنے پاس رکھے۔ تو گناہ اس کے برابر کوہ قاف کے ہوویں۔ یا برابر دریا برابر دریا کے پانی کے ہوویں تو اللہ تعالیٰ وقت موت کے جان اُس کی اپنے قدرت کے ہاتھ سے قبض کرے۔ عزرائیل علیہ السلام کو کرنے نہ دیگا۔ اور اس کی قبر میں پروردگار چار حوریں بھیجے گا۔ دو حوریں دائیں طرف اور دو حوریں بائیں طرف بیٹھیں گی۔ تا روز قیامت اس کی مونس ہوونگی۔ اور ان حوروں کی طرف دیکھتے دیکھتے ہی قیامت ہو جاوے گی۔ اور جو شخص اس دعا کو پڑھے یا اپنے پاس رکھے۔ اور گیارھویں تاریخ کو ماہ رمضان المبارک کے روزہ افطار کرنے کے وقت پڑھے۔ اور اگر پڑھنا نہ جانتا ہو۔ تو دوسرے سے پڑھاوے اور اگر پڑھنے والا نہ ملے۔ تو اس دعا کو ہاتھ میں لیوے۔ اور پندرہ مرتبہ درود پڑھے۔ اور کہے الٰہی میری حاجت روا کر۔ اگر سو حاجتیں ہوونگی تو خدا بر لاوے گا۔ اگر کوئی اس دعا کو پڑھے۔ یا اپنے پاس رکھے۔ تو قیامت کے روز پلصراط آسان ہوگی۔ اور دروازے جنت کے خدائے تعالیٰ اس کے واسطے کھول دیگا۔ اگر دعا کو لکھ کر اپنے سر پر باندھے۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ ہزار دشمن پر فتح پائیگا۔ اگر کوئی نماز پڑھے گا۔ تو نماز کی کاہلی دور ہو جائے گی اور نماز کا شوق پیدا ہو جائے گا۔ اگر سفر میں ہوگا۔ باسلامت اپنے مکان پر آئیگا اور جو کوئی اس دعا کو پڑھے۔ تو روز قیامت لوگ اسکو دیکھ کر کہینگے۔ اسے

پروردگار یہ کوئی پیغمبر ہے. تب غیب سے آواز ہوگی. یہ پیغمبر نہیں ولی بھی نہیں مگر اس دعا کو پڑہنے والا ہے. اور جبرائیل علیہ السلام نے کہا. یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کوئی اس دعا کو پڑہے گا. اللہ تعالیٰ اسکو دوزخ میں نہ جلائے گا اگر اسکا پڑہنے والا ساتھ اعتقاد کے آگ میں جاوے. تو نہ جلے اور پانی میں غرق نہ ہووے اور تلوار اور گرز نہ لگے. اور سانپ اور بچھو اور ناگ وکتا نہ کاٹے اور جادو نہیں چلے. اور جادو کرنے ولے کی زبان بند ہو جاوے. اور کسی کا ظلم اور دشمنی نہ چلے اس کے اسناد بہت ہیں. مگر مختصر کرکے لکھا ہے. واللہ اعلم بالصواب. دعائے بزرگوار یہ ہے.

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یَا جَلِیْلُ یَا اَللّٰہُ یَا قَرِیْبُ یَا اَللّٰہُ یَا مُجِیْبُ یَا اَللّٰہُ یَا عَطُوْفُ یَا اَللّٰہُ یَا حَبِیْبُ یَا اَللّٰہُ یَا رَءُوْفُ یَا اَللّٰہُ یَا مَعْرُوْفُ یَا اَللّٰہُ یَا لَطِیْفُ یَا اَللّٰہُ یَا حَنَّانُ یَا اَللّٰہُ یَا مَنَّانُ یَا اَللّٰہُ یَا دَیَّانُ یَا اَللّٰہُ یَا مَنَّانُ یَا اَللّٰہُ یَا بُرْهَانُ یَا اَللّٰہُ یَا سُلْطَانُ یَا اَللّٰہُ یَا مُسْتَعَانُ یَا اَللّٰہُ یَا مُحْسِنُ یَا اَللّٰہُ یَا مُتَعَالُ یَا اَللّٰہُ یَا کَرِیْمُ یَا اَللّٰہُ یَا خَلِیْلُ یَا اَللّٰہُ یَا مُجِیْبُ یَا اَللّٰہُ یَا حَلِیْمُ یَا اَللّٰہُ یَا عَظِیْمُ یَا اَللّٰہُ یَا مُقْتَدِرُ یَا اَللّٰہُ یَا غَفُوْرُ یَا اَللّٰہُ یَا غَفَّارُ یَا اَللّٰہُ یَا رَفِیْعُ یَا اَللّٰہُ یَا شَکُوْرُ یَا اَللّٰہُ یَا سَمِیْعُ یَا اَللّٰہُ یَا اَوَّلُ یَا اَللّٰہُ یَا آخِرُ یَا اَللّٰہُ یَا ظَاهِرُ یَا اَللّٰہُ یَا بَاطِنُ یَا اَللّٰہُ یَا مَالِکُ یَا اَللّٰہُ یَا قُدُّوْسُ یَا اَللّٰہُ یَا سَلَامُ یَا اَللّٰہُ یَا مُؤْمِنُ یَا اَللّٰہُ یَا مُهَیْمِنُ یَا اَللّٰہُ یَا جَبَّارُ یَا اَللّٰہُ یَا مُتَکَبِّرُ یَا اَللّٰہُ یَا خَالِقُ یَا اَللّٰہُ یَا بَارِئُ یَا اَللّٰہُ یَا مُصَوِّرُ یَا اَللّٰہُ یَا رَازِقُ یَا اَللّٰہُ یَا حَیُّ یَا اَللّٰہُ یَا قَیُّوْمُ یَا اَللّٰہُ یَا قَابِضُ یَا اَللّٰہُ یَا بَاسِطُ یَا اَللّٰہُ یَا مُذِلُّ یَا اَللّٰہُ یَا قَوِیُّ یَا اَللّٰہُ یَا شَهِیْدُ یَا اَللّٰہُ یَا مُعْطِیُ یَا اَللّٰہُ یَا نَافِعُ یَا اَللّٰہُ یَا رَافِعُ یَا اَللّٰہُ یَا وَکِیْلُ یَا اَللّٰہُ یَا کَفِیْلُ

يَا اَللّٰهُ يَا جَمِيْعُ يَا اَللّٰهُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا اَللّٰهُ يَا ذَا الْكَمَالِ
يَا اَللّٰهُ يَا مُعِيْدُ يَا اَللّٰهُ يَا سَادَاتُ يَا اَللّٰهُ يَا بَاعِثُ يَا اَللّٰهُ يَا مُجِيْبَ
الدَّعَوَاتِ يَا اَللّٰهُ يَا مُنْزِلَ الْبَرَكَاتِ يَا اَللّٰهُ يَا كَافِيَ الْحَسَنَاتِ
يَا اَللّٰهُ يَا مَحْوَ السَّيِّئَاتِ يَا اَللّٰهُ يَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ يَا اَللّٰهُ يَا وَهَّابُ
يَا اَللّٰهُ يَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ يَا اَللّٰهُ يَا فَرْدُ يَا اَللّٰهُ
يَا وِتْرُ يَا اَللّٰهُ يَا اَحَدُ يَا اَللّٰهُ يَا صَمَدُ يَا اَللّٰهُ يَا وَاجِدُ يَا اَللّٰهُ يَا وَاحِدُ
يَا اَللّٰهُ يَا مَاجِدُ يَا اَللّٰهُ يَا صَادِقُ يَا اَللّٰهُ يَا عَلِيُّ يَا اَللّٰهُ يَا غَنِيُّ
يَا اَللّٰهُ يَا كَافِيْ يَا اَللّٰهُ يَا مُعَافِيْ يَا اَللّٰهُ يَا بَاقِيْ يَا اَللّٰهُ
يَا هَادِيْ يَا اَللّٰهُ يَا قَادِرُ يَا اَللّٰهُ يَا سَتَّارُ يَا اَللّٰهُ يَا فَتَّاحُ يَا اَللّٰهُ
يَا رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَاَنْ اَسْئَلُكَ
اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيْتَ وَسَلَّمْتَ وَبَارَكْتَ وَرَحِمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ يَا
اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط

تمت بالخیر

اسناد دعائے دیگر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

روایت کرتے ہیں۔ سلطان العارفین سید محی الدین عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کہ جو شخص اس دعا کو سنیچر کے روز بعد نماز فجر کے پڑھے۔ ہر روز دس بار پڑھے۔ سردار ہووے اور اگر ہر روز نہ پڑھ سکے۔ تو ہفتہ میں ایک بار پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اسکا ہر ایک مقصد خداوند کریم بر لاوے گا۔ اگر دنیا میں اسکا اجر نہ ملے۔ تو قیامت کے روز اُسکا

دامنگیر ہوں گا۔ دعائے بزرگوار یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

سُبْحَانَ الْقَادِرِ الْقَاهِرِ الْقَوِیِّ الْمُعَانِی لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ۔ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط۔

تمت بالخیر

اسنادِ دعائے دیگر

روایت کرتے ہیں کہ جو کوئی اس دعا کو واسطے ادائے قرض کے پڑھے۔ تو خداوند کریم قرض اسکا خزانۂ غیب سے ادا کر دیویں۔ جو کوئی تنگ لادے کا فر ہو جائے دعا یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط۔

یَاقَاضِیَ الدُّیُوْنِ وَمَنْ خَزَائِنُهٗ بَیْنَ الْکَافِ وَالنُّوْنِ اِقْضِ دَیْنِیْ وَدَیْنَ کُلِّ مَدْیُوْنٍ ط

عرضداشت بحضور سرور کون و مکاں صلی اللہ علیہ وسلم

(زمیندار ۱۷ جون ۱۹۳۲ء)

اے نشانِ حجت حق مظہر شانِ جلیل۔
تو نے کی تکمیل آئین مسیحا و خلیل۔

اولین برہان تری فرزند آذر کی دعا۔
اور تو بید ابن مریم دوسری تیری دلیل۔

تیری چشم مست کا صدیق اکبر ہے خراب تیری تیغ ناز کا فاروق اعظم ہے قتیل

ختم تجھ پر ہوگیا انسانِ کامل کا لقب
لا نہیں سکتے زمین و آسمان تیرا عدیل

بن گیا قرآن کی ہر ہر سطر ہر ہر لفظ میں
نطق تیرا شانۂ زلفِ پیامِ جبرئیل

کر دیا تونے قوامِ دین و دنیا معتدل
ناخنِ رہبانیت کی جڑ میں ٹھونکی تونے کیل

لفظ جنت فیہ معنی سے رہا ہوتا اگر
تیری رحمت اہل عالم کی نہ ہو جاتی کفیل

ہم تیرے احکام پر جبتک عمل کرتے رہے
ہمکو ڈھونڈے سے نہ ملتا تھا کہیں اپنا مثیل

پرچم اسلام اک عالم پہ لہراتا رہا
مشوروں میں ہم رہے اقوام عالم کے دخیل

سطوتِ اسلام کے ماتھے پہ چیں پڑتا تھا بل
سرکشوں کو ایک کی نہ ملسکتی تھی ڈھیل

جب چمکتا تھا ہمارا خنجرِ خارا شگاف
فتح و نصرت کو نہ ہوتی تھی مجالِ قال و قیل

مشرق و مغرب کے دفتر کو الٹ دیتے تھے ہم
اور ہمارے فیصلہ کی ہو نہ سکتی تھی اپیل

چھوڑ دی ہے جب سے لیکن ملتِ بیضا کی راہ
ہم مسلمان ہوگئے دنیا کی قوموں میں ذلیل

ہمکو آج آنکھیں دکھاتے ہیں ہمارے ریزہ چین
بنگئے شہباز کل تک جنکو ہم سمجھے تھے چیل

ہم بھلے ہیں یا برے ہیں تیرے آخر ہیں غلام
ہمکو ہم چشموں میں اے آقا نہ ہونے دے ذلیل

اے شفیع المذنبیں اے رحمۃ للعالمین
انت حسبی انت بی انت لی نعم الوکیل

خطبہ نکاح

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ النِّکَاحَ سُنَّۃً سَنِیَّۃً فِی الْاِسْلَامِ وَنَصْلًا قَاطِعًا بَیْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ وَحِصْنًا حَصِیْنًا عَنِ الْفُحْشِ وَالْاٰثَامِ وَتَمَتُّعًا فِی اللَّیَالِیْ وَالْاَیَّامِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ خَیْرِ الْاَنَامِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الْعِظَامِ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ

وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَّنِسَآءً وَ
اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَآءَلُونَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۚ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ
رَقِيبًا ۝ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. اَلنِّكَاحُ مِنْ
سُنَّتِي فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي. وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا
وَلِدِينِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّنْيَا كُلُّهَا مَتَاعٌ وَّخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ
فَاِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْاُمَمَ رَوَاهُ اَبُو دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ نِصْفَ الدِّينِ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ فِي
النِّصْفِ الْبَاقِي ط بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ
بِالْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ ط اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَّؤُفٌ
رَّحِيمٌ ۔ پھر ایجاب و قبول مرد و عورت سے باآواز بلند کرادے۔ جو وہ دونوں عربی زبان
سمجھتے ہوں تو عربی میں مستحب ہے اور نہیں تو ایک بار عربی زبان میں اور دوبار طرفین
کی زبان میں اگر مرد یا عورت نابالغ ہوں۔ تو اُن کے ولی سے اجازت لے لینا چاہیے
موافق رسم ہندوستان کے۔ پھر طبق چھوہارے وغیرہ شیرینی کا حاضرین میں تقسیم کرے
پھر ناکح کی طرف متوجہ ہو کر کہے۔ اور حاضرین بھی اسی طرح کہیں۔ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ
وَبَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ اور بعضے حضرات کرام بعد ایجاب
و قبول و قبل تقسیم شیرینی یہ دعا پڑھتے ہیں۔ اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ
بَيْنَ اٰدَمَ وَحَوَّاءَ اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ اِبْرَاهِيمَ
وَسَارَةَ اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَزُلَيْخَا
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ مُوسٰى وَ
صَفُورَآءَ اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ سُلَيْمَانَ وَبِلْقِيسَ

اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَھُمَا کَمَا اَلَّفْتَ بَیْنَ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَھُمَا کَمَا اَلَّفْتَ بَیْنَ عَلِیٍّ وَّفَاطِمَۃَ الزَّھْرَآءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا۔ بَارَکَ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۔

کنواں پاک کرنیکے احکام

جنت کی کنجی نماز اور نماز کی کنجی طہارت ہے۔ طہارت نصف ایمان ہے۔

کن کن صورتوں میں کل پانی نکالا جائیگا۔

کنوئیں میں ہر اس جانور کا پیشاب جس سے احتراز ممکن ہو۔ بہتا ہوا تاڑی۔ سیندھی کے قسم کا شراب کا قطرہ۔ ناپاک لکڑی۔ ناپاک جوتا۔ ناپاک کپڑا۔ ناپاک جوتا وغیرہ اشیاء۔ ہر اُس جانور کا پائخانہ جسکا گوشت حلال نہیں مطلقاً اور حیوان جسکا گوشت حلال ہے۔ جبکہ زیادہ معلوم ہو مرغ و بط و مرغابی کی بیٹ کے کہ ان کی بیٹیں اگر ذراسی بھی گریں گی سب پانی ناپاک ہو جائیگا۔ ناپاک کنوئیں کے پانی کا قطرہ۔ ناپاک کنوئیں کے پانی سے بھیگا ہوا ڈول رسی یا گھڑا گرے۔ کنوئیں میں آدمی۔ کتا۔ بکری یا اور کوئی دموی جانور (جسمیں بہنے والا خون ہو) انکے برابر یا ان سے بڑا گر کر مر جائے۔ اور پھول کر پھٹ جائے۔ یا رُواں جھڑ جائے یا باہر مرے اور پھر کنوئیں میں گرے اُسی تفصیل مذکور پر کہ بڑا ہو تو گرتے ہی سب پانی نکالنے کا حکم ہوگا۔ اور چھوٹا ہو تو پھولنے۔ پھٹنے اور رُواں گر جانے پر۔ بچہ جو زندہ پیدا ہو حکم میں آدمی کے برابر ہے۔ یعنی اگر غسل کے بعد کنوئیں میں گرا تو کچھ نہیں۔ ورنہ سب پانی نکالا جائیگا۔ اور جو زندہ پیدا نہ ہو وہ اگر گریگا۔ ہر حال میں سب پانی نکلیگا۔ بکری کا بچہ

حکم میں بکری کے برابر ہے۔ جنگل کا بڑا مینڈک جس میں دم سائل (بہنے والا خون) ہوتا ہے حکم میں چوہے کے برابر ہے چھپکلی (کرلی)، چوہے یا کسی جانور دموی کی دم یا کوئی عضو کٹ کر گرے اگرچہ پھولے پھٹے نہیں۔ بلی چوہے کو دبوچے اور چوہا زخمی ہو کر اس سے چھوٹ کر کنوئیں میں گرے یا چھ چوہے گر کر مر جائیں یا دو بلیاں گر کر مر جائیں کافر مردہ اگرچہ سَو بار دہو یا گیا ہو سور گرے اگرچہ نہ مرے یا ان کے سوا اور کوئی جانور جس کے جسم پر پلیدی کے لگے ہونیکا یقین ہو کنوئیں میں گرے اگرچہ زندہ نکل آئے۔ وہ جانور جسکا جھوٹا ناپاک ہے یا مشکوک ہے۔ کنوئیں میں گرے اور اسکا منہ پانی میں پڑے جوتا یا گیند وغیرہ جبکہ اُن کے نجس ہونیکا یقین ہو کوئیں میں گرے محض یہ خیال کہ نجس ہونگے معتبر نہیں۔ مردار کی ہڈی جسمیں گوشت یا چکنائی لگی ہو یا ہیں مردار کی غیر مدبوغ (کچی) کھال کا ذرا سا ریزہ بھی۔ کافر کنوئیں میں گھسے اور اس کے بدن پر یا کپڑے پر پلیدی ہونیکا یقین نہ ہو۔ تو اگرچہ کنواں پاک ہے۔ لیکن احتیاط اس میں ہے کہ کل پانی نکالدیا جائے۔ مینگنی یا گوبر وغیرہ ایسی نجاستوں سے اور اسی مقدار میں کوئی نجاست اگر خود ڈال دے۔ جبکا قلیل معاف ہے۔ کنوئیں کے پاس نجاست کا چہ بچہ ہو۔ اگر اس سے کنوئیں تک نجاست سرایت کرے۔ کہ کنوئیں کے پانی میں اسکا اثر رنگ یا مزہ ظاہر ہو۔ کنواں ناپاک ہو جائیگا۔ اگرچہ چہ بچہ کتنے ہی فاصلہ پر ہو۔ شہید کے بدن پر دم کثیر قابل سیلان (بہت سا خون قابل بہنے کے) لگا ہو اور یہ شہید کنوئیں میں گرے اور یہ دم کثیر اس کے بدن سے جدا ہو کر پانی میں ملجائے۔ سب صورتوں میں کل پانی نکالا جائیگا۔

مندرجہ ذیل صورتوں میں چالیس سے ساٹھ ڈول تک نکالے جائینگے

کبوتر۔ بلی۔ مرغی۔ تین چار یا پانچ چوہے گر کر مر جائیں۔ چھوٹی ہوئی مرغی (جو غلاظت پر منہ ڈالتی ہے) جس کے جسم پر نجاست لگی ہونا یقینی معلوم نہ ہو۔ گرے اور زندہ نکل آئے۔ مگر اس کا پانی میں منہ پڑا ہو۔

مندرجہ ذیل صورتوں میں بیس سے تیس ڈول تک

نکالے جائینگے۔ چوہا۔ چھچھوندر۔ چڑیا۔ چھپکلی۔ گرگٹ یا ان کے برابر یا ان سے چھوٹا کوئی اور جانور دموی (جس میں بہنے والا خون ہو) کنوئیں میں گرکر مرجائے۔ اور پھولنے پھٹنے سے قبل نکالا جائے۔ پھولنے پھٹنے کا حکم مذکور ہوا۔

مندرجۂ ذیل صورتوں میں بیس ڈول نکالے جائینگے

کتے۔ سوئر کے سوا اور کوئی جانور کنوئیں میں گرے اور زندہ نکل آئے۔ مگر اُس کے جسم پر نجاست لگے ہونیکا یقین نہ ہو۔ اور پانی میں اُسکا منہ بھی نہ پڑا ہو۔ اور اگر پڑا ہو۔ تو اُسکا جھوٹا ناپاک اور مشکوک نہ ہو۔ (جھوٹا ناپاک اور مشکوک ہونے کی صورت میں کل پانی نکالا جائیگا۔ جیسے مذکور ہوا۔ وہ چیز جو خود نجس نہ ہو۔ اور اُسکا نجس ہونا یقینی معلوم نہ ہو۔ بلکہ شبہ ہو۔ تو اُس کے گرنے سے اگرچہ کنواں پاک ہے۔ مگر دل کا شبہ مٹانے کے لئے بیس ڈول نکالدینا بہتر ہے۔ بے وضو شخص اور جس آدمی پر غسل فرض ہو اگر بلا ضرورت کنوئیں میں اتریں۔ اور اُنکے جسم پر نجاست نہ لگی ہو بے وضو شخص اور جس شخص پر غسل فرض ہو۔ اگر ضرورت سے کنوئیں میں اتریں یا گھسے اور پانی میں پہنچکر نیت وضو یا غسل کرے۔ باوضو شخص گھسے اور پانی میں پہنچکر تقرب با نیت وضو یا غسل کرے۔ جنب نے مثلاً دس کنوؤں میں نہانے کے لئے غوطہ لگایا۔ پہلے تین کا پانی مستعمل ہوگیا کہ تین بار تک پانی ڈالنا سنت ہے۔ چوتھے کنوئیں سے آخر تک کا پانی مستعمل نہ ہوگا۔ مگر اس حالت میں کہ بہ قصد قربت (ثواب) نہانے کی نیت کرے یا تیسرے کنوئیں سے نکلنے کے بعد حدث واقع ہو جائے۔ تو قصد تقرب کی صورت میں یا جن میں نیت وضو یا غسل کرے گا۔ ان کا پانی مستعمل ہوگا۔ اور دوبارہ حدث ہونے کی صورت میں کل چھ کنوؤں کا۔ باقی چار نہیں۔

نوٹ نمبر ۱:- پانی مستعمل ہونے کی صورتوں میں صرف وہ مستعمل ہوگا جو بدن سے لگا

سارے کنوئیں کا پانی مستعمل نہ ہوگا۔ بیس ڈول نکالنے کے بعد کنوئیں کا پانی قابل طہارت ہوگا۔

مندرجہ ذیل صورتوں میں کنواں پاک رہے گا!

مینگنیاں۔ گوبر اور لید اگرچہ ناپاک ہیں۔ مگر کنوئیں میں گر جائیں تو اُن کا قلیل معاف ہے۔ اُڑنے والے حلال جانور کبوتر چڑیا کی بیٹ یا شکاری پرند چیل۔ شکرا باز کی بیٹ گر جائے۔ چوہے۔ چمگادڑ کا پیشاب یا نجس غبار گرے۔ مسلمان مردہ بعد غسل کے گرے شہید گر جائے اور بدن پر خون نہ لگا ہو۔ یا اگر لگا ہو مگر قابل بہنے کے نہ ہو۔ اور اگرچہ وہ خون جسم سے چھوٹ کر پانی میں ملجائے۔ یا اگر خون بہنے کے قابل ہو۔ مگر خشک ہوگیا ہو اور بدن سے چھوٹ کر پانی میں نہ ملے۔ پانی کا جانور یعنی وہ جو پانی میں پیدا ہوتا ہے کنوئیں میں مر جائے۔ یا مرا ہوا گر جائے۔ اگرچہ پھول پھٹ جائے۔ خشکی پر رہنے والا یا پانی میں رہنے والا مینڈک گر کر مر جائے۔ یا سڑ جائے یا جن جانوروں میں بہتا ہوا خون نہ ہو جیسے مچھر۔ مکھی وغیرہ کنوئیں میں گر کر مر جائیں۔ مردار کی ہڈی جبکہ اُس پر چکنائی یا گوشت لگا نہ ہو۔ مردار کی مدبوغ (پکی ہوئی) کھال۔ بے وضو شخص یا وہ جس شخص پر غسل فرض ہو۔ جب کہ اُنکے جسم پر نجاست نہ لگی ہو۔ اگر ضرورت سے کنوئیں میں اُتریں مثلاً ڈول نکالنے کے لئے اُتریں۔ گائے بھینس کا پٹھا جو بندش کے کام میں آتا ہے کنوئیں میں گرے اگرچہ گل گیا ہو ذبح کیے ہوئے جانور ماکول اللحم (جسکا گوشت کھایا جاتا ہے) کا پھکنا گرے۔ کافروں کے پانی بھر کنوئیں پر کھڑا ہو کر نہانے اور دھونے وغیرہ سے جو چھینٹیں کنوئیں میں گریں۔ جب تک اُن کے برتن کپڑے۔ بدن کے ناپاک ہونے کا یقین نہ ہو۔ کنواں پاک رہے گا۔ صرف اسقدر کہ اُن کے کپڑے وغیرہ ناپاک ہوتے ہیں حکم نجاست کے لئے کافی نہیں۔ انگریزی پڑیا جو کنواں صاف کرنے کے واسطے ڈالی جاتی ہے۔ جب تک اُس کی نجاست پر علم نہیں کنواں پاک ہے۔ مرغی کا تازہ انڈا جس پر رطوبت لگی ہو گرے۔ ہاں اگر انڈے میں بیٹ ذرا بھی لگ جائیگی۔

تو سب پانی نکالا جائیگا۔ بکری کا بچہ پیدا ہوتے ہی پانی میں گرے اور مرے نہیں۔
کنوئیں میں سے مرا ہوا جانور نکلے اگر اس کے گرنے کا وقت معلوم ہو تو اُس وقت
سے پانی نجس ہے۔ اُس کے بعد جسنے وضو غسل کیا کپڑے دہوئے وضو غسل
نہ ہوا کپڑے ناپاک ہو گئے۔ اگر وقت معلوم نہیں تو اگر پھولا پھٹا نہ ہو۔ تو ایک دن
رات سے ناپاکی کا حکم ہو گا۔ اور پھولا پھٹا ہو۔ تو تین شب روز کی نمازیں اگر اُس
پانی سے غسل کرکے پڑہیں وہائی جائیں گی یوہیں ہر وہ شے جس سے یہ پانی ہر شب
و روز میں لگا ہو پاک کی جائیگی یہ جو حکم دیا گیا ہے۔ کہ اتنا اتنا پانی نکالیں٭۔ اگر وہ اس
میں پڑی رہی تو کتنا ہی پانی نکالیں کنواں پاک نہ ہو گا۔ ہاں اگر وہ گل سڑکر مٹی ہوگئی
ہو۔ یا وہ خود نجس نہ تھی۔ بلکہ کسی چیز کے لگنے سے ہوگئی تھی۔ جیسے نجس کپڑا اور اس کا
نکالنا مشکل ہو۔ تو اب فقط پانی نکالنے سے کنواں پاک ہو جائیگا۔ جس کنوئیں کا ڈول
معین ہو۔ تو اس کنوئیں کے واسطے اُس کا معین ڈول معتبر ہے۔ اُس کے چھوٹے
بڑے ہونے کا لحاظ نہ ہو گا۔ اور جس کنوئیں کا کوئی خاص ڈول نہ ہو۔ وہاں وہ ڈول
معتبر ہو گا۔ جسمیں ایک صاع پانی آسکے۔ وزن صاع از روئے تحقیق تین سو اکاون
روپیہ بھر ہے۔ ڈول معین ہے۔ مگر جس ڈول سے پانی نکالا ہے وہ اس سے چھوٹا
یا بڑا ہے۔ یا ڈول معین نہیں۔ مگر جس سے نکالا۔ وہ ایک صاع سے کم و بیش ہے
تو ان صورتوں میں حساب کرکے اس معین یا ایک صاع کے برابر کرلیں۔ کنوئیں
سے ڈول بھرا ہوا نکلنا ضرور نہیں۔ اگر کچھ پانی چھلک کر گر جائے۔ یا ٹپک جائے
مگر جتنا بچے وہ آدہے ڈول سے زیادہ ہو۔ تو وہ پورا ہی ڈول شمار کیا جائیگا۔ کل پانی
نکالنے کے یہ معنی ہیں۔ کہ اتنا پانی نکالا جاوے۔ کہ اب ڈول ڈالیں۔ تو آدھا بھی نہ
بھرے۔ کنوئیں کی مٹی نکالنے یا دیوار دہونے کی ضرورت نہیں۔ مگر جو کنواں ایسا ہو
کہ اُسکا پانی ٹوٹتا نہیں چاہے کتنا ہی نکالیں یا پانی ٹوٹ سکتا ہو۔ مگر ایسا کرنے سے
اُس کے پھٹ جانے وغیرہ کا گمان ہو۔ تو ایسی صورت میں آتنا ہی پانی نکالیں جتنا
اُس وقت اس میں موجود ہے۔ اور اس کا آسان طریقہ یہ ہے۔ کہ اس میں کوئی پتھر

٭ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ چیز جو اس میں گری ہو۔ اسکو اس جگہ سے نکال لیں۔ پھر اتنا پانی نکالیں ۱۲

وغیرہ بھاری چیز باندھ کر کوئیں میں اسطرح چھوڑیں کہ اس میں خم نہ آئے۔ جب وقت پتھر تہ کو پہنچ جائے۔ فوراً ہاتھ روک لے پھر جسقدر رسی پانی میں بھیگی اُسے ناپ لیں۔ اُس کے بعد چند شخص پھرتی سے سو ڈول نکالیں۔ پھر اُس رسّی کے سوکھے ہوئے سرے میں پتھر وغیرہ باندھ کر اُسی طرح ناپیں جتنا پانی کم ہو اُسی حساب سے پانی نکالیں۔ اُس کی مثال یہ ہے۔ کہ پہلی مرتبہ ناپنے سے معلوم ہوا کہ فلاں کوئیں میں دس ہاتھ ہے۔ اور سو ڈول نکالنے کے بعد دوسری مرتبہ ناپو تو نو ہاتھ رہا۔ تو معلوم ہوا کہ سو ڈول میں ایک ہاتھ کم ہوا۔ تو دس ہاتھ نکالنے کے واسطے ایک ہزار ڈول نکالے جائیں۔ سو ڈول تو نکل ہی چکے اب نو سو ڈول اور نکالنے سے کنواں پاک ہو جائیگا۔ کنوئیں سے جتنا پانی نکالنا ہے۔ اُس میں اختیار ہے کہ ایک دم سے اتنا نکالیں یا تھوڑا تھوڑا کر کے۔ دونوں صورتوں میں پاک ہو جائیگا مثلاً ایک ہزار ڈول نکالنے ہیں اور سو ڈول ایک دن نکالے پھر سو ڈول دوسرے دن نکالے۔ تو اسطرح سے سو ڈول روزانہ نکالنے سے دسویں دن جب کہ ایک ہزار ڈول نکل جائینگے کنواں پاک ہو جائیگا۔

فصل فی السور

آدمی اور جانوروں کے جھوٹے کا بیان

مسئلہ[۱]۔ آدمی اگرچہ جنب ہو۔ یعنی اُس پر غسل فرض ہو۔ یا حیض ونفاس والی عورت ہو۔ باہر رہنے والی مرغی جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے۔ چوپائے ہوں یا پرند اگرچہ نر ہوں۔ جیسے گائے۔ بیل۔ بھینس۔ بکری۔ چھنڈا۔ کبوتر۔ تیتر۔ گھوڑا۔ شکاری جانور جن کو پال کر شکار کے لئے سکھا لیا ہو۔ اور چونچ میں نجاست نہ لگی ہو۔ پانی کے رہنے والے جانور خواہ اُن کی پیدائش پانی میں ہو یا نہو ان سب کا جھوٹا پاک ہے

[۱] جھوٹا پاک ہے

مسئلہ۔ مرغی جو چرتی پھرتی ہو۔ اور غلیظ پر منہ ڈالتی ہو۔ غلاظت کھانے والے گائے۔ اُڑنے والے شکاری جانور جیسے شکرا۔ باز۔ بہری چیل وغیرہ کوا گھر میں رہنے والے جانور جیسے بلی چوہا سانپ ان سب کا جھوٹا مکروہ ہے۔ **مسئلہ** گدھے خچر کا جھوٹا مشکوک ہے۔ **مسئلہ**۔ سوئر۔ کتا۔ شیر۔ چیتا۔ بھیڑیا۔ ہاتھی۔ گیدڑ اور دوسرے درندے ان سب کا جھوٹا ناپاک ہے۔ **مسئلہ**۔ کتے نے برتن میں منہ ڈالا۔ تو اگر وہ چینی یا دھات یا مٹی کا روغنی یا استعمالی چکنا ہے۔ تو تین۳ بار دھونے سے پاک ہو جائیگا ورنہ ہر بار سکھا کر ہاں چینی میں بال ہو یا اور برتن میں دراڑ ہو تو تین بار سکھا کر پاک ہوگا۔ صرف دھونے سے پاک نہ ہوگا۔ **مسئلہ**۔ اگر مٹکے کو کتے نے اوپر سے چاٹا اُس میں کا پانی پاک ہے۔ **مسئلہ**۔ اگر کسی کا بلی نے ہاتھ چاٹنا شروع کیا۔ تو چاہیئے کہ فوراً ہاتھ کھینچ لے۔ یوہیں چھوڑ دینا کہ چاٹتی رہے مکروہ ہے۔ اور چاہیئے کہ ہاتھ دھو ڈالے بے دھوئے اگر نماز پڑھ لی۔ تو ہو گئی مگر خلاف اولی ہے۔ بہتر نہیں۔ **مسئلہ** بلی نے چوہا کھایا اور فوراً برتن میں منہ ڈالا تو ناپاک ہو گیا۔ اور اگر زبان سے منہ چاٹ لیا۔ کہ خون کا اثر جاتا رہا۔ تو ناپاک نہیں **مسئلہ**۔ جو جھوٹا پانی پاک ہے اس سے وضو وغسل جائز ہیں **مسئلہ**۔ اچھا پانی موجود ہوتے ہوئے مکروہ پانی سے وضو وغسل مکروہ۔ اور اگر اچھا پانی نہیں۔ تو پھر کوئی حرج نہیں اسی طرح مکروہ جھوٹے کا کھانا پینا بھی مالدار کو مکروہ حاجتمند کے لیئے جائز ہے۔ **مسئلہ**۔ اچھا پانی ہونے کی صورت میں مشکوک سے وضو وغسل جائز نہیں۔ ورنہ اُسی سے وضو وغسل کر لے اور تیمم بھی خواہ پہلے تیمم پھر وضو وغسل یا عکس اوّل وضو کرنا افضل ہے۔ یعنی پہلے تیمم کیا پھر وضو جب بھی حرج نہیں۔ مگر اس صورت میں وضو وغسل میں نیت کرنی ضرور ہے۔ اور اگر وضو کیا اور تیمم نہ کیا۔ یا تیمم کیا اور وضو نہ کیا۔ تو نماز نہ ہوگی **مسئلہ** سوائے ضرورت شدید کے مشکوک جھوٹے کا کھانا پینا اچھا نہیں **مسئلہ** اگر مشکوک پانی اچھے پانی میں ملگیا۔ تو اگر غیر مشکوک زیادہ ہے۔ تو وضو وغسل کرے ورنہ نہیں **مسئلہ**۔ پسینے اور لعاب کا حکم مثل جھوٹے کے ہے۔ یعنی جسکا جھوٹا

پاک ہے اُسکا پسینہ و لعاب بھی پاک ہے جسکا جھوٹا ناپاک ہے۔ اُسکا پسینہ و لعاب بھی ناپاک ہے۔ **مسئلہ** گدھے و خچر کا پسینہ اگر کپڑے میں لگ جائے کپڑا پاک رہا ہے کتنا ہی زیادہ لگا ہو۔ **مسئلہ**۔ جنبی و حیض و نفاس والی کو درود شریف و دعاؤں کے پڑھنے میں حرج نہیں مگر افضل یہ ہے کہ وضو یا کلی کر کے پڑھیں **مسئلہ**۔ ان سب کو اذان کا جواب دینا جائز ہے۔ **مسئلہ**۔ قرآن مجید اگر ایسا ہو جائے۔ کہ پڑھنے کے کام میں نہ آئے۔ تو اُسے کفنا کر لحد کھود کر ایسی جگہ دفن کر دیں جہاں پاؤں پڑنے کا احتمال نہ ہو **مسئلہ**۔ کافر کو قرآن مجید چھونے نہ دیا جائے۔ بلکہ مطلقاً حروف اُس سے بچائیں **مسئلہ**۔ قرآن سب کتابوں کے اوپر رکھیں پھر تفسیر پھر حدیث پھر باقی دینیات علی حسب مراتب **مسئلہ** کتاب پر کوئی دوسری چیز نہ رکھی جائے حتے کہ قلم و دوات حتی کہ وہ صندوق جسمیں کتاب ہو۔ اُسپر کوئی چیز نہ رکھی جائے۔ **مسئلہ**۔ مسائل یا دینیات کے اوراق میں پڑیا باندھنا۔ جس دستر خوان پر اشعار وغیرہ کچھ تحریر ہو۔ اُس کو کام میں لانا یا بچھونے پر کچھ لکھا ہو اُسکو استعمال میں لانا منع ہے **مسئلہ**۔ کاغذ کا ادب ضروری ہے۔ کیونکہ یہ قرآن و حدیث لکھنے کا محل ہے۔ پھر خصوصاً وہ کاغذ جسپر کچھ لکھا ہو۔ گو وہ اردو فارسی کیوں نہ ہو۔ آخر حروف تو وہی ہیں ہر حرف جدا جدا واجب التعظیم اور ذوالتاثیر کاملہ ہے۔

درود لکھی شریف

اسناد۔ سلطان المشائخ واقف اسرار معنوی حضرت محمود غزنوی علیہ الرحمۃ کا معمول تھا۔ کہ ہر روز بطور وظیفہ صدق نیت اور فرط محبت سے لاکھ بار درود پڑھتے تھے چونکہ اسقدر پڑھنے میں تمام دن گذر جاتا تھا۔ اور انتظام سلطنت کے لئے کوئی وقت فرصت کا ہاتھ نہ آتا تھا۔ اسوجہ سے خلل کلی نے سیاست مہمات مملکت میں ظہور پایا۔ اور

انتظام سلطنت میں فتور آیا۔ ایک شب عالم خواب میں جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آپ ہی کی ذات بابرکات کا دنیا و آخرت میں امت عاصی کو سہارا ہے۔ یہ محنت امت اور فتور سلطنت آپ کو کب گوارا ہے۔ سلطان محمود کو اپنی زیارت سے سرفراز فرمایا۔ اور یوں ارشاد کیا۔ کہ اے محمود اس درود کو ہر روز بعد نماز صبح کے ایک بار پڑہو۔ اور تم کو لاکھ مرتبہ درود پڑہنے کا ثواب ملیگا۔ اور اس کی برکت سے میری محبت میں تو کامل ہو جائیگا۔ اور جسقدر ایک سے زیادہ پڑہتا جائیگا اسی قدر لاکھوں تک ثواب پائیگا۔ پس سلطان محمود نے حسب ارشاد سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر روز اس درود شریف کی مواظبت کی۔ اور اس مژدے سے ہر شخص کو خبر دی۔ پس ایکمرتبہ پڑھ کر لاکھ درود کا ثواب پانے سے درود خوانوں کو سرور ہوا۔ اور اسی واسطے اس کا نام درود لکھی رکھا گیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ رَحْمَةِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ فَضْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ خَلْقِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ عِلْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كَلِمَاتِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كَرَمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ حُرُوْفِ كَلَامِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ قَطَرَاتِ الْاَمْطَارِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَوْرَاقِ الْاَشْجَارِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ رَمْلِ الْقِفَارِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَا خَلَقَ فِی الْبِحَارِ۔ اَللّٰھُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ
الْحُبُوْبِ وَالثِّمَارِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَا اَظْلَمَ عَلَیْہِ
اللَّیْلُ وَاَشْرَقَ عَلَیْہِ النَّھَارُ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ۔
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَنْفَاسِ الْخَلَائِقِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمٰوٰتِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ شَیْءٍ فِی الدُّنْیَا
وَالْاٰخِرَۃِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَاَنْبِیَآئِہٖ وَرُسُلِہٖ
وَجَمِیْعِ الْخَلَائِقِ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَقَائِدِ
الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ وَشَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّ
عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَ
اَھْلِ طَاعَتِکَ اَجْمَعِیْنَ مِنْ اَھْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِیْنَ
بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ وَیَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ
تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا دَائِمًا اَبَدًا کَثِیْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰہِ
رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ تمت ہر کہ ایں اوراد خواند صبح و شام آتش دوزخ بر و گردد حرام۔

قصیدہ غوثیہ

سَقَانِی الْحُبُّ کَاسَاتِ الْوِصَالِ۔
فَقُلْتُ لِخَمْرَتِی نَحْوِی تَعَالِی۔

پلائے عشق نے مینوں پیالے جو آہے وہ سجن دے وصل والے
کہیا اس خمر نوں پھر میں بلا کے جو میں ول آقدم جلدی اٹھا کے

سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِی فِی کُؤُسٍ
فَھِمْتُ بِسَکْرَتِی بَیْنَ الْمَوَالِ۔

میرے ول آگیا وہ خمر فی الحال ہزاروں جام اندر تیز یاں نال
اوہنوں میں مست ہو کے نوش کیتا مگر رل مل کے یاراں نال پیتا

فَقُلْتُ لِسَائِرِ الْاَقْطَابِ لُمُّوا
بِحَالِی وَادْخُلُوْا اَنْتُمْ رِجَالِ۔

کہیا میں فیر قطباں نوں جو آؤ میری طرفے سبھے رل مل سدھاؤ
تسیں سارے ہو داخل میر یاں نال ہو تابع میری سارے میر یاں نال۔

شَرِبْتُمْ فَضْلَتِی مِنْ بَعْدِ سُکْرِی
وَلَا نِلْتُمْ عُلُوِّی وَاتِّصَالِی

ہویا میں مست جاں ایہ خمر کر نوش تسیں ہوئے میرے جوٹھے تھیں بیہوش
مگر درجہ میرا ہے بہت عالی ملی ناہیں تساں نوں اوکمالی۔

مَقَامُکُمُ الْعُلٰی جَمْعًا وَّلٰکِنْ
مَقَامِی فَوْقَکُمْ مَا زَالَ عَالِ۔

تساڈے واسطے عالی ہو منزل مقام قرب اندر شان حاصل
مگر درجہ میرا اعلیٰ پچھانوں میری منزل ہمیشہ دور جانوں

اَنَا فِی حَضْرَۃِ التَّقْرِیْبِ وَحْدِیْ۔
یُصَرِّفُنِیْ وَحَسْبِیْ ذُوالْجَلَالِ۔

سچی درگاہ اندر میں کھلویا۔ حضوری قرب میںوں خاص ہویا۔
میںوں کردا ہے رب کجھ ہوداہو اوہو کافی ہے میںوں صاحب زور

اَنَا الْبَازِیُّ اَشْھَبُ کُلِّ شَیْخٍ۔
وَمَنْ ذَا فِی الرِّجَالِ اُعْطِیَ مِثَالِیْ۔

میںوں ہر شیخ کارن بازجانوں میری اوچی اڈاری ہی پچھانوں
ہوئی کیہڑے ولی نوں ایہ کرامت میری مانند خاص الخاص رحمت

کَسَانِیْ خِلْعَۃً بِطِرَازِ عَزْمٍ۔
وَتَوَّجَنِیْ بِتِیْجَانِ الْکَمَالِ۔

خدا میںوں عجب پوشاک لائی الوالعزمی دی جس پر دیل پائی
کمالیت دا دِتّس تاج میںوں نہ کیتس غیر دا محتاج میںوں۔

وَاَطْلَعَنِیْ عَلٰی سِرٍّ قَدِیْمٍ
وَقَلَّدَنِیْ وَاَعْطَانِیْ سُؤَالِیْ۔

خدا میںوں عجب درجہ دکھایا۔ قدیمی بھید دا واقف بنایا۔
میرے گل ہار عزت دا پوایا۔ میں جو کجھ منگیا اللہ بخشیں پایا۔

وَوَلَّانِیْ عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعًا
فَحُکْمِیْ نَافِذٌ فِیْ کُلِّ حَالِ۔

میںوں لیاندا خود مختار کیتس سبھی قطباں اتے مختار کیتس
میرا ہر وقت میں ہے حکم جاری میری عزت بنائی آپ باری

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ بِحَارٍ
لَصَارَ الْکُلُّ غَوْرًا فِی الزَّوَالِ

میں اپنا بھید جے ندیاں تے ڈالاں نہ جھلس جھال میری اے کمالاں

اُنہاں ندا آب نا موجود ہووے　　زمین وچہ نگھرے نابود ہووے

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ جِبَالٍ

لَدُکَّتْ وَاخْتَفَتْ بَیْنَ الرِّمَالِ

اگر ڈالاں میں اپنے بھید نالیں　　پہاڑاں پر کسے ویلے کدائیں

ہو دن سب ریزہ ریزہ ریت فی الحال　　میرے مولا دی قدرت کاملہ نال

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ مَیْتٍ

لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلٰی تَعَالٰی۔

میں اپنا بھید جے مردیتے ڈالاں　　اگرچہ موئے نوں گذرے ہوون سالاں

ہووے زندہ اُٹھے اوہ مردہ فی الحال　　میرے مولا دی قدرت کاملہ نال

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ نَارٍ

لَخَمِدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِیْ۔

اگر میں بھید اپنا آتش اوپر　　کدیں ڈالاں بجھے سراسر

ہووے گرمی تمامی اوسدی دور　　ہووے تیزی تکبر اوسدا سب دور

وَمَا مِنْهَا شُهُوْرٌ اَوْ دُهُوْرٌ۔

تَمُرُّ وَتَنْقَضِیْ اِلَّا اَتَالِیْ۔

جیہڑے آون مہینے تے زمانے　　ہمیشہ گذردے اوپر جہانے

سبھے ہیں آوندے میرے پاس　　پچھوں دنیا دے اندر جاندے ہن خاص

وَتُخْبِرُنِیْ بِمَا یَاْتِیْ وَیَجْرِیْ۔

وَتُعْلِمُنِیْ فَاَقْصِرْ عَنْ جِدَالِیْ۔

مینوں دنیا دی دیون خبر ساری　　ہووے جو نیک بد دنیا دی ساری

مینوں دسن تمامی حال تے چال　　نہ کر توں بحث تے جھگڑے میرے نال

مُرِیْدِیْ هِمْ وَطِبْ وَاشْطَحْ وَغَنِّ

وَافْعَلْ مَا تَشَاءُ فَالْاِسْمُ عَالٍ۔

مریدا میریا ہمت عیاں کر	خوشی تے بے نیازی تیرے گھر
ادہو کجھ کر جو چاہے دل تیرا خاص	جو میرا نام عالی ہے تیرے پاس

مُرِیْدِیْ ہِمْ تَخَفْ اللّٰہُ رَبِّیْ۔
عَطَانِیْ رِفْعَۃً نِلْتُ الْمَنَالِ

مریدا میریا کجھ خوف نہ کر	خدا میرا مربی ہے سراسر
مینوں بخشش خداتھیں عام ہوئی	بلندی قدر دی انعام ہوئی

طُبُوْلِیْ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ دُقَّتْ
وَشَاءُوْسُ السَّعَادَۃِ قَدْ بَدَالِیْ۔

زمین اسمان تے میرے نقارے	وجے جان کرم کیتا کرن ہارے
نقیب اقبال دے مینوں ملے ہن	جو پوشاپوش کردے پیش چلن

بِلَادُ اللّٰہِ مُلْکِیْ تَحْتَ حُکْمِیْ
وَوَقْتِیْ قَبْلَ قَلْبِیْ قَدْ صَفَالِیْ

خداوے شہر میرے ملک ہوئے	جو میرے حکم اگے زیر ہوئے
ہویا ہے وقت میرا صاف اول	ہویا پھر دل میرا پچھوں مکمل۔

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعًا۔
کَخَرْدَلَۃٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالِیْ۔

خداوے شہر جتنے ہیں سارے	جو ہفت اقلیم دے اندر لیپائے
سبھے مینوں اکٹھے نظر آئے	جو اک ارہیوں دادانہ دکھائے

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْبًا۔
وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَّوْلَی الْمَوَالِیْ۔

علم دادرس کیتا میں نہایت	جوتا میں ہو گیا قطباں ولایت
ہوئی حاصل ہمیشہ باارادت	مینوں مولی الموالی تھیں سعادت

فَمَنْ فِیْ اَوْلِیَاءِ اللّٰہِ مِثْلِیْ

وَمَنْ فِی الْعِلْمِ وَالتَّصَرُّفِ حَالِیْ۔

بھلا میرا اولیاء اللہ بھتیں کیہڑا　　کرے دعویٰ مثل میری دا جیہڑا
میری حالت تصرف تے علم دا　　نہ کوئی دوسرا ہرگز دسیندا۔

رِجَالِیْ فِیْ هَوَاجِرِهِمْ صِیَامٌ
وَفِیْ ظُلَمِ اللَّیَالِیْ کَاللَّآلِیْ۔

میرے شاگردوں بھئیں ہیں قائم۔　　جو گرمی سخت اندر ہیں صائم۔
اندھیری رات اندر خوب چمکن　　جویں موتی عجب مرغوب چمکن

وَکُلُّ وَلِیٍّ لَّہٗ قَدَمٌ وَّاِنِّیْ
عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الْکَمَالِ

جہاں میں ہر ولی صاحب قدم ہے　　جو ہے رہبر دے پچھے بے الم ہے
قدم میرا ہے حضرت کے قدم پر　　میں اسدی تابع ہاں وہ ہی رہبر

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّیْ
عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ۔

مریدا میریا نہ ہو تو مضطر　　کسے دشمن بھئیں ہرگز خوف نہ کر
جو میں تحقیق ہاں ڈاڈھا دلاور　　تیرے دشمن نوں کرساں قتل رابر

اَنَا الْجِیْلِیُّ مُحْیِ الدِّیْنِ اِسْمِیْ
وَاَعْلَامِیْ عَلٰی رَأْسِ الْجِبَالِ۔

وطن میرا اچھا نوں ملک گیلان　　لقب میرا محی الدین جیلان
میری عظمت دے جھنڈے ہین تر　　بزرگی دے پہاڑاں توں سراسر

اَنَا الْحَسَنِیُّ وَالْمَخْدَعُ مَقَامِیْ۔
وَاَقْدَامِیْ عَلٰی عُنُقِ الرِّجَالِ۔

حسن دی نسل بھئیں مینوں پچھانوں　　میری جا ہگ تسیں مخدع پچھانوں
قدم میرا ہے گردن اولیا پر　　خدا دے وگ جیہڑے ہین یکسر

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُوْرُ اِسْمِیْ۔
وَجَدِّیْ صَاحِبُ الْعَیْنُ الْکَمَالِ۔

پچھلے نام میرا خاص تے عام جو عبدالقادر اصلی ہے میرا نام
مرا نانا تے دادا بے زوالی ہوئے ہیں صاحب عین الکمالی

دُعائے مُغنی

باتفاق جملہ عالمین وکاملین دعائے مغنی سے زائد کوئی چیز جلالی نہیں اور ہر کس وناکس پڑھنے کے لائق نہیں۔ ہاں البتہ بطور وظیفہ کے پڑھنے کا کچھ مضایقہ نہیں۔ مگر بطور زکوٰۃ عمل بدون اجازت شیخ کامل کوئی صاحب ہرگز ہرگز پڑھنے کا اس کے ارادہ نہ کریں۔ اس کی زکواۃ کے دو طریقے ہیں۔ ایک طریقہ یہ ہے کہ بعد نماز صبح دو مرتبہ بعد نماز ظہر دو مرتبہ بعد نماز عصر دو مرتبہ بعد نماز مغرب دو مرتبہ اور بعد نماز عشا تین مرتبہ پڑھے۔ اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ جب پڑھنے کا بطور عمل کے ارادہ کرے تو عروج ماہ میں بروز مبارک وبوقت سعد شروع کرے قبل شروع کے غسل اور وضو کامل کرکے خوشبو عطر وغیرہ ملکر اور خوشبو بخورات جلاکر دوگانہ نفل کا ادا کرے۔ اور دونوں رکعتوں میں بعد سورہ فاتحہ کے سورہ نصر ستر ستر مرتبہ پڑھے۔ اور بعد سلام کے یہ کلمہ تمجید و آیہ قرآنی دو عا ستر ستر مرتبہ خواہ سات مرتبہ پڑھے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ یَا غِیَاثِیْ عِنْدَ کُلِّ کُرْبَةٍ وَمَعَاذِیْ عِنْدَ

كُلِّ شِدَّةٍ وَنَجِيْبِي عِنْدَ كُلِّ دَعْوَةٍ وَمُوْنِسِي عِنْدَ كُلِّ وَحْشَةٍ وَيَا رَجَائِيَ حِيْنَ تَنْقَطِعُ حِيْلَتِيْ - بعد اس کے سر برہنہ کر کے دعا مغنی کو شروع کرے۔ بعد ادائے شروط ایام قرأت کے ہر روز بلاناغہ جسقدر ہوسکے بعد فرض فجر پڑھے۔ لیکن بہتر یہ ہے۔ کہ گیارہ مرتبہ پڑھے۔ اور تعداد پڑھنے کی بقدر زکوٰۃ ایک ہزار ایک مرتبہ ہر روز ہے۔ اور پڑھنے والے کے اور آسمان کے بیچ میں کوئی چیز حائل نہو اور ترک حیوانات بھی ضروری ہے۔ اور اس کے فوائد و منافع تحریر و تقریر سے خارج ہیں۔ فقط تمت۔

مناجات از خواجہ اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہر کہ قبل از دعائے مغنی ایں مناجات را ۳ بار بخواند نفع است و اگر مجرد دعائے مغنی بلاناغہ بعد از نماز فجر ۳ بار بخواند زود تر تونگر و غنی گردد۔ بعون اللہ تعالیٰ و برکۃ ہذا الدعا المتبرکۃ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اِلٰهِيْ اِنَّ قَلْبِيْ مَرِيْضٌ فَصَحِّحْهُ وَفَاسِدٌ فَاصْلِحْهُ وَمُظْلِمٌ فَنَوِّرْهُ وَعُنُقِيْ فَبَصِّرْهُ وَدَنِسٌ فَطَهِّرْهُ وَخَرَابٌ فَاعْمُرْهُ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

آغاز دعای مغنی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ وَبِكَ اَسْتَغِيْثُ فَاَغِثْنِيْ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ فَاَكْفِنِيْ يَا كَافِيْ اَكْفِنِي الْمُهِمَّاتِ مِنْ اُمُوْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَيَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَيَا رَحِيْمَهُمَا اَنَا عَبْدُكَ بِبَابِكَ فَقِيْرُكَ بِبَابِكَ سَائِلُكَ بِبَابِكَ ذَلِيْلُكَ بِبَابِكَ اَسِيْرُكَ بِبَابِكَ مِسْكِيْنُكَ بِبَابِكَ ضَعِيْفُكَ بِبَابِكَ ضَيْفُكَ بِبَابِكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ط اَلظَّالِمُ بِبَابِكَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ مَهْمُوْمُكَ بِبَابِكَ يَا كَاشِفَ كَرْبِ الْمَكْرُوْبِيْنَ عَاصِيْكَ بِبَابِكَ يَا طَالِبَ الْغَابِرِيْنَ اَلْمُقِرُّ بِبَابِكَ يَا اَرْحَمَ

الراحمين الخاطئ ببابك يا غافر المذنبين المعترف ببابك
يا رب العالمين الظالم ببابك يا مأمل الطالبين المسيئ ببابك
البائس ببابك الخاشع ببابك ارحمني يا مولاي انت الغافر
وانا المسيئ وهل يرحم المسيئ الا الغافر مولاي مولاي
انت الرب وانا العبد وهل يرحم العبد الا الرب مولاي
مولاي انت الملك وانا المملوك وهل يرحم المملوك
الا المالك مولاي مولاي انت العزيز وانا الذليل
وهل يرحم الذليل الا العزيز مولاي مولاي انت
الكريم وانا اللئيم وهل يرحم اللئيم الا الكريم مولاي
مولاي انت الرزاق وانا المرزوق وهل يرحم المرزوق
الا الرزاق مولاي مولاي انت العزيز وانا الذليل
وانت الغفور وانا المذنب وانت القوي وانا الضعيف
الٰهي الامان الامان في ظلمة القبور وضيقها الٰهي الامان
الامان عند سؤال منكر ونكير وهيبتهما الٰهي الامان الامان
عند وحشة القبور الٰهي الامان الامان في يوم كان مقداره
خمسين الف سنة. الٰهي الامان الامان يوم ينفخ في الصور
فصعق من في السمٰوٰت ومن في الارض الا من شاء الله الٰهي
الامان الامان يوم زلزلت الارض زلزالها الٰهي الامان
الامان يوم تشقق السماء بالغمام الٰهي الامان الامان
يوم نطوي السماء كطي السجل للكتب الٰهي الامان الامان
يوم تبدل الارض غير الارض والسمٰوٰت وبرزوا لله
الواحد القهار الٰهي الامان الامان يوم ينظر المرء
ما قدمت يداه ويقول الكافر يا ليتني كنت ترابا الٰهي

اِلٰہِی اَلْاَمَان اَلْاَمَان یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ
اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ اِلٰہِی اَلْاَمَان اَلْاَمَان یَوْمَ یُنَادِیْ مِنْ بُطْنَانِ
الْعَرْشِ اَیْنَ الْعَاصُوْنَ وَاَیْنَ الْمُذْنِبُوْنَ وَاَیْنَ الْخَائِفُوْنَ وَاَیْنَ
الْخَاسِرُوْنَ هَلُمُّوْا اِلَی الْحِسَابِ اَنْتَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ
مَعْذِرَتِیْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤَالِیْ یَا اِلٰہِیْ اٰہٍ مِنْ کَثْرَۃِ
الذُّنُوْبِ وَالْعِصْیَانِ اٰہٍ مِنْ کَثْرَۃِ الظُّلْمِ وَالْجَفَاءِ اٰہٍ مِنَ النَّفْسِ
الْمَطْرُوْدَۃِ اٰہٍ مِنَ النَّفْسِ الْمَطْبُوْعَۃِ لِلْهَوٰی اٰہٍ مِنَ الْهَوٰی اَغِثْنِیْ
یَا مُغِیْثُ عِنْدَ تَغَیُّرِ حَالِیْ اِنِّیْ عَبْدُکَ الْمُذْنِبُ الْمُجْرِمُ الْمُخْطِیُٔ اَجِرْنِیْ
مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ اَللّٰهُمَّ اِنْ تَرْحَمْنِیْ فَاَنْتَ
اَهْلٌ وَاِنْ تُعَذِّبْنِیْ فَاَنَا اَهْلٌ فَارْحَمْنِیْ یَا اَهْلَ التَّقْوٰی وَ
یَا اَهْلَ الْمَغْفِرَۃِ وَیَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَیَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ حَسْبِیَ
اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی
خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِیْنَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ اَرَادُوْا وَمَا کَانَ حَتّٰی
اُرِیْدُ ۔ فَطُوْبٰی لَهُمْ مِنْ مُرَادٍ مُرِیْدٍ ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ یَا اَصْحٰبَ السِّحْرِ وَالْوَسْوَاسِ وَاعْتَصَمْتُ
بِکَ یَا اَللّٰہُ بِحَقِّ الْخِضْرِ وَالْاِلْیَاسِ وَبِحَقِّ کٓهٰیٰعٓصٓ تَهِیْجٍ کَهْکَهِیْجٍ
جُوْجُوْجٍ مَزْخُوْخٍ مَوْغُوْخٍ مَهْمَجُوْغٍ وَبِحَقِّ اَیْخٍ اَیْخٍ زَجْبُهَیْمُوْغٍ ثُمَّرَاجٍ
طَغْعَاجٍ اَزْرٍ اَنْحَاسٍ وَبِحَقِّ اٰدَمَ وَنُوْحٍ وَّاعْتَصَمْتُ بِکَ مِنْ شَرِّ الْجِنِّ
وَالْاِنْسِ وَالْاَهْرَهَنِ وَالشَّیَاطِیْنِ وَالْجُنُوْدِ وَالْاَتْبَاعِ وَمِنْ اٰفَۃٍ
وَّعَاهَۃٍ وَّاعْتَصَمْتُ بِکَ مِنْ کُلِّ بَلَآءٍ وَّبِحَقِّ دَانْیَالَ وَبِحَقِّ اَیْخٍ اَیْخٍ
وَارَشٍ وَارَشٍ وَنُوْرَشٍ وَنُوْرَشٍ وَبِحَقِّ اِهْیًا اَشْرَاهِیًا اِهْیَ
اَشْرَاهِیْ اَصْبَاغُوْثُ وَبِحَقِّ عَظَمَتِکَ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ وَاحْفَظْنِیْ

مِنَ الْبَلَآءِ وَالْعَافَةِ وَالْعَاهَةِ وَبِحَقِّ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَبِحَقِّ دَاؤُدَ
وَزَکَرِیَّا وَبِحَقِّ اِسْمٰعِیْلَ وَیَحْیٰی وَبِحَقِّ اِدْرِیْسَ وَشِیْثَ وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَبِحَقِّ اَسَدِ اللّٰہِ الْغَالِبِ مُرْتَضٰی عَلِیٍّ وَّ
بِحَقِّ اِمَامِ حَسَنٍ وَبِحَقِّ حَضْرَتِ اِمَامِ حُسَیْنٍ وَبِحَقِّ حَضْرَۃِ سَیِّدَۃِ
النِّسَآءِ فَاطِمَۃَ الزَّهْرَاءِ وَبِحَقِّ دَوَازْدَہ اِمَامِ وَچَہَاردَہ مَعْصُوْم
صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ وَبِحَقِّ السَّیِّدِ اَبِیْ مُحَمَّدٍ مُحْیِ الدِّیْنِ
عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا
بِدَایَۃَ لَہٗ وَلَا نِہَایَۃَ لَہٗ وَاعْتَصَمْتُ بِكَ مِنْ شَرِّ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ
بِقِرَآءَۃِ السَّیْفِیِّ وَاسْتَجِبْ دُعَآئِیْ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَغِثْنِیْ
یَا مَنْ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَّھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ
الْوَکِیْلُ۔ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ
خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

---

[1] ہاتھ اٹھا کر اپنے مطلب کا تصور کرے [2] چاروں قل مع بسم اللہ تین بار پڑھ کر دم کریں۔

فہرست مضامین کتاب مستطاب موسومہ گلزار شریعت حصہ دوم (جلد ثانی)